امجد رئیس کلیکشن

(مغربی ناولوں کی تلخیص)

(3)

(چار طویل ناول)

برفیلا جہنم

امجد رئیس

الاسکا کے ہولناک برف زاروں میں بھٹکتی ہوئی دو بہنوں کی تحیرانگیز داستان... وہ ایک دوسرے پر جان دیتی تھیں لیکن تقدیر کی گردش اور ستم ہائے دوراں نے انہیں جدا کر دیا... چاہت اور لگن کے ساتھ اپنے لہو کی خوشبو نے پھر ملا دیا اور انہوں نے عہد کر لیا کہ اب وہ کبھی جدا نہیں ہوں گی لیکن مقدر کا لکھا کس نے اور کب جانا ہے... وہ دونوں شانہ بہ شانہ اپنے دشمنوں سے بقا کی خون ریز جنگ لڑتی رہیں کیونکہ پسپائی ان کی سرشت میں ہی نہیں تھی... ایک طرف موسم کی جان لیوا سختیاں... برفانی طوفان اور دوسری طرف خون کا پیاسا دشمن... نئے ماحول میں ایک نہ بھولنے والی کہانی... جس کی ہر سطر قاری کو اپنی گرفت میں لیے رکھتی ہے...

برفیلے جہنم میں زندگی اور موت کا ہولناک تصادم... عزم وارادوں کی فتح وشکست...

وقت نصف شب سے آگے جا رہا تھا...... لزا کی حالت ابتر تھی، وہ نڈھال ہو چکی تھی۔ قاتلوں کے آگے بھاگتے ہوئے لزا کو پانچ گھنٹے بیت گئے تھے...... مزید یہ کہ طوفان تھمنے کے آثار مفقود تھے۔ یخ بستہ کاٹ دار ہوائیں اسی شدت کے ساتھ چنگھاڑ رہی تھیں۔ درجۂ حرارت گرتے گرتے منفی بیس فارن ہائٹ تک چلا گیا تھا۔ الاسکا جیسے سرد ترین علاقے میں بھی، منفی بیس غیر معمولی تھا۔ تاہم طوفان کی نوعیت لزا سے کہہ رہی تھی کہ اسے منفی تیس فارن ہائٹ تک جانا چاہیے۔

خود کو گرم رکھنے کی اس کی تمام تر کاوشیں ناکامی سے ہمکنار ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ جلد از جلد اسے کسی پناہ گاہ تک پہنچنا تھا۔ لزا اس حقیقت سے بخوبی آشنا تھی کہ وہ اور اس کے کُتے موت کے منہ میں ہیں۔ غراتی، گرجتی بادِ زمہریر کے شور میں برفانی گاڑیوں کے انجنوں کی آوازیں حسِ سماعت تک نہیں پہنچ پا رہی تھیں۔ لیکن لزا کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس کے تعاقب میں آنے والے زیادہ دور نہیں ہیں۔



سیمی آٹومیٹک اعشاریہ پینتالیس کے فائر کی گونج ابھی تک اس کے ذہن میں محفوظ تھی۔ فائر کرنے کے بعد مخصوص برفانی کیموفلاج سفید رنگ کے لباس والا لزا کی طرف گھوما تھا۔ اگر لزا کے دونوں ''ہسکی'' HUSKIES (سرد علاقوں کے کتوں کی مخصوص نسل)، روسکو اور موک نہ ہوتے تو لزا ماری گئی تھی۔

روسکو اور موک کی وجہ سے نہ صرف وہ بال بال بچی بلکہ فرار ہونے میں بھی کامیاب رہی۔ مت سوچو لزا! گزرے واقعات کے بارے میں مت سوچو...... اپنی توجہ جان بچانے پر مرکوز رکھو۔

لزا اپنی گھٹتی ہوئی توانائی کو سمیٹتے ہوئے آگے بڑھتی رہی۔ معاً اسے منجمد دریا کے آثار نظر آئے۔ لزا نے آگے جانے کے لیے کتوں کو ہشکارا۔ گزشتہ ہفتہ کم درجۂ حرارت پر دریا کی یہ حالت نہیں تھی۔ تاہم اس وقت دریا مکمل ٹھوس حالت میں تھا۔ لزا کو یقین نہیں تھا کہ بظاہر ٹھوس دریا، کتوں کا، اس کا اور برفانی قدمچوں کا وزن سہار لے گا۔ یہاں ایک دن سورج جھانکتا دکھائی دیتا تو اگلے روز برف اور بادلوں کے ساتھ سرد ہوائیں...... نگاہ کی رسائی کو محدود کر دیتیں۔ ہر شے سفید رنگت اختیار کر لیتی۔

بہر حال منجمد دریا کی موجودگی سے لزا کو اپنی صحیح لوکیشن کا اندازہ ہو گیا۔ کتوں کی راسیں اس نے مضبوطی سے تھامی ہوئی تھیں۔ انگلیوں کے جوڑ اکڑ گئے تھے۔ ٹھنڈ، حفاظتی اشیا اور لباس کے باوجود ہڈیوں میں اتری جا رہی تھی۔ چہرہ بے حس ہو گیا تھا۔ یہی حال ہاتھ پیروں کا تھا۔ رک کر سو جانے کی خواہش نہایت شدت اختیار کر گئی تھی۔ توانائی کا ہر ذرہ خرچ ہو چکا تھا۔ وہ محض قوتِ ارادی کے سہارے آگے بڑھ رہی تھی۔ اسے ہر صورت اپنے متعاقبین کو شکست دینی تھی۔ وہ ہتھیار ڈالنے کے لیے تیار نہیں تھی، اس سے بہتر تھا کہ وہ اپنے وفادار کتوں سمیت دریا میں ڈوب کر فنا کی وادیوں میں گم ہو جائے۔

کتوں کے سہارے وہ اب دریا پر سفر کر رہی تھی۔ دریا کی ٹھوس سطح کتنی مضبوط ہے؟ اس اندیشے کو اس نے بالائے طاق رکھ دیا تھا۔

اچانک علاقے کا انداز بدل گیا۔ وہ اب بلندی کی طرف جا رہے تھے...... مشکل در مشکل...... روسکو اور موک رکے اور پلٹ کر اپنی نیم جاں مالکن کو دیکھا۔ کتوں کی آنکھوں میں الجھن اور تکلیف تھی۔ وہ آرام کے طلبگار تھے۔

دفعتاً پتا نہیں کیونکر اینڈریا کی شبیہ لزا کے تصور میں در آئی۔ کاش ''اینڈریا'' اس کے ساتھ ہوتی تو وہ بہ آسانی اوپر تک پہنچ جاتے۔

اینڈریا! ہاں وہ اینڈریا تھی...... وہ سامنے کھڑی تھی۔ مردانہ انداز، مردوں کی طرح چوڑے شانے...... ایتھلیٹ کے مانند مضبوط و توانا جسم...... لزا نے رشک سے اپنی بہن اینڈریا کو دیکھا۔ بچپن کی یادوں نے یلغار کی۔ جب دونوں بہت چھوٹی تھیں۔ آپس میں کھیلتی تھیں اور لڑتی تھیں۔ لڑائی میں اینڈریا جیت جاتی تھی۔

چار سال قبل جب دونوں بہنیں جوان ہو چکی تھیں تو الاسکا میں اینڈریا، لزا کے کیبن سے عالم اشتعال میں اس طرح نکلی کہ دونوں کے تعلقات آتش گیر عداوت کی نذر ہو چکے تھے۔

اس وقت اینڈریا برفانی طوفان سے بے نیاز کھڑی مسکرا رہی تھی۔ لزا بھول گئی کہ وہ رونا چاہتی تھی۔ وہ اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ کتنی تھک چکی ہے...... وہ رو سکی نہ کچھ بول سکی۔ وہ گھٹنوں پر گر گئی۔ برف اس پر جمع ہونے لگی۔ اس کی نگاہ دھندلانے لگی، تاہم مسکراتی ہوئی اینڈریا اب بھی وہیں کھڑی تھی۔

دونوں ہسکی اپنی تھوتھنی لزا کے پہلوؤں سے رگڑ رہے تھے۔ تاہم لزا کو مسکراتی ہوئی اینڈریا کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

☆☆☆

سڑکوں پر بھیڑ تھی۔ اینڈریا، آج کا کام نمٹا کر بارش میں ہی پیدل گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔ بریف کیس اس کے ہاتھ میں تھا۔ دس منٹ بعد وہ گھر پر تھی۔

''میں پہنچ گئی ہوں۔'' اس نے بلند آواز میں کہا۔

''لباس تبدیل کر لو تو ملتی ہوں۔'' اندر سے ماں کی آواز آئی۔

اس کی ماں بائیولوجیکل سائنس کی پروفیسر تھی۔ پروفیسر جولیا میکال۔ اینڈریا تیار ہو کر بال خشک کرتی ہوئی، ماں کے کمرے میں داخل ہوئی۔ جولیا، بستر پر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھی تھی۔ اطراف میں پنسلیں اور ریفرنس بکس بکھری ہوئی تھیں۔ اینڈریا ٹھٹک کے رک گئی۔ کوئی گڑبڑ ہے یا اس کا وہم ہے؟ اس کی نظر ماں کے زرد چہرے پر گئی۔ اینڈریا کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی۔

طویل عرصے بعد اینڈریا نے ماں کی یہ کیفیت دیکھی تھی۔ آخری بار اس وقت، جب وہ لزا کے ساتھ اسکول سے

واپس گھر آئی تھی اور دونوں بہنوں پر یہ انکشاف ہوا تھا کہ ان کا باپ کسی اور عورت کی خاطر ان کی ماں کو چھوڑ گیا تھا۔ وہ آسٹریلیا بزنس ٹرپ پر گیا تھا۔ واپسی پر اس کے ساتھ آسٹریلین فٹنس انسٹرکٹر تھی پھر تلخی...... آنسو...... اور جدائی......

حیرت انگیز طور پر باپ کے جانے کے بعد گھر کی فضا پُرسکون ہوگئی۔ بعدازاں جولیا نے بیٹیوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ باپ سے رابطہ رکھ سکتی ہیں لیکن دونوں بہنیں دل گرفتہ اور غصے میں تھیں۔ ان کے دل میں ایسا کوئی احساس نہیں بیدار ہوا کہ باپ سے رابطہ رکھا جائے۔

چار برس بعد آج ماں کی پھر ویسی ہی کیفیت تھی۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا نے بے ربط دھڑکنوں کے درمیان سوال کیا۔ ''آپ بہت پریشان ہیں؟'' وہ ماں کے قریب بیٹھ گئی۔

''لزا......'' جولیا کی آواز ٹوٹ گئی۔

''کیا ہوا لزا کو؟''

''اسے تمہاری مدد چاہیے۔''

اینڈریا، ماں کو تکتی رہ گئی، اسے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔ چار برس بیت گئے تھے۔ اینڈریا اور لزا کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ کیا ماں ان دونوں کے تعلقات دوبارہ استوار کرنے کی خواہش مند ہے؟

اینڈریا بستر سے اٹھنے ہی والی تھی کہ اسے ماں کی سرگوشی سنائی دی۔ ''الاسکا سے پولیس کی کال آئی ہے کہ لزا لاپتا ہے۔''

اینڈریا نے دیکھا کہ ماں کا جسم لرز رہا ہے، وہ خود کو رونے سے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

''اوہ مام۔'' اینڈریا نے اٹھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ ''آپ لزا کو جانتی ہو...... مجھے یقین ہے کہ وہ چند گھنٹوں میں منظرِعام پر آجائے گی۔'' اینڈریا نے ماں کو تسلی دی۔

جولیا نے نفی میں سر ہلایا، وہ سسکیاں قابو کرنے کی کوشش میں الفاظ ادا نہیں کر پا رہی تھی۔ اینڈریا نے نرمی سے ماں کا ہاتھ پکڑا، ہاتھ کمزور اور سرد تھا۔ اینڈریا نے ہاتھ کو اپنے رخسار کے ساتھ لگا لیا۔ جولیا کے چہرے پر آبدیدہ اور نحیف مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے گہری سانس لی اور خود کو سنبھالا۔

''لزا، اسکائی جورنگ (SKIJORING) کے لیے نکلی تھی۔'' بالآخر جولیا نے پریشان لہجے میں بولنا شروع کیا۔ ''دونوں کتے اس کے ساتھ تھے۔ پہاڑوں میں انہیں خوفناک طوفان نے آلیا۔ چار دن گزر گئے ہیں، لزا کا کوئی نشان نہیں ملا۔'' جولیا کی بائیں آنکھ سے ایک آنسو فرار ہونے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

اینڈریا کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''آپ مذاق......'' وہ تھم گئی۔

''ہفتے کے روز لزا نے اپنے دوست کے پاس پہنچنا تھا لیکن وہ نہیں پہنچی۔ اس کا دوست چند گھنٹے انتظار کر کے لزا کے کیبن تک گیا...... وہاں کچھ نہیں تھا۔ کچھ سامان اور کتے بھی غائب تھے۔''

''وہ اپنے کتوں کے ساتھ کسی بار میں رک گئی ہوگی۔ اس کے بارے میں کوئی بھی پیش گوئی کرنا دشوار ہے۔'' اینڈریا نے کہا۔

''اینڈریا، میں جانتی ہوں کہ تم اپنی بہن سے ناراض ہو لیکن وہ تمہاری بہن ہے، تم دونوں ہی میرا اثاثہ ہو۔ اس مرتبہ مجھے تمہاری ضرورت ہے کہ تم میری بات سنو...... لزا کے دوست نے ہی گمشدگی کی اطلاع دی تھی، وہ کوئی رینجر ہے۔ اسی نے متعدد افراد کو لزا کی تلاش پر مامور کیا ہے۔ تاہم مجھے شک ہے کہ مجھے پوری بات نہیں بتائی گئی ہے...... میری خواہش ہے کہ تم وہاں جاؤ اور لیک ایج کی پولیس سے رابطے میں رہتے ہوئے، حقائق معلوم کرو۔''

''لیک ایج؟'' اینڈریا کی آواز کچھ بلند ہوگئی۔ ''میرا خیال تھا کہ وہ گریگ کے ساتھ رہنے کے لیے واپس ''فیئر بینک'' آگئی تھی۔''

''ان دونوں میں علیحدگی ہوگئی ہے۔'' جولیا نے بتایا۔

اینڈریا کے دماغ میں غیر یقینی کی کھچڑی پکنے لگی۔ ماں دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔

اینڈریا سوچ رہی تھی کہ لزا، لیک ایج میں ہی کیوں لاپتا ہوئی؟

''آپ چاہتی ہیں کہ میں لیک ایج کا سفر کروں؟''

جولیا نے بیٹی کو دیکھا، تاہم خاموش رہی۔ اس کی بولتی آنکھوں میں اینڈریا کو اپنے سوال کا جواب مل گیا۔

''تھامس کا کیا ہوگا؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔

اینڈریا کا اشارہ لزا کے باس کی جانب تھا۔ باس، یونیورسٹی آف الاسکا، فیئر بینک میں مقیم تھا۔ ''کیا تھامس کو ناگوار نہیں گزرے گا کہ لزا کو فیئر بینک میں ہونا چاہیے تھا؟''

''نہیں۔'' جولیا نے ٹشو پیپر نکالا۔

''لیک ایج، طاقتور مقناطیسی میدان کے وسط میں

ہے۔ جہاں الاسکا یونیورسٹی والے تحقیق کرتے چلے آرہے ہیں۔ لزا، فیئر بینک ہر ہفتے واپس آتی ہے۔ وہ کل وقتی لیب ورکر نہیں ہے...... اسے کھلی فضاؤں میں کام کرنے سے محبت ہے۔ ویسے اس کا زیادہ تر کام کمپیوٹر پر ہوتا ہے۔'' جولیا کا رنگ اب بھی زردی مائل تھا۔ تاہم وہ قدرے سنبھل چکی تھی۔

''پلیز اینڈریا، ہوسکتا ہے اس کی جان خطرے میں ہو...... ہوسکتا ہے، اس طرح تم دونوں پھر ایک ہوجاؤ...... تم دونوں کا خون ایک ہی ہے۔ ہوسکتا ہے وہ تمہاری منتظر ہو۔''

اینڈریا کے اندر بچپن کے غصیلے بچے نے انگڑائی لی۔ نہیں، میں نہیں جاؤں گی۔ اسے چار سال قبل پیدا ہونے والی تلخی یاد آئی۔ اینڈریا نے آنکھیں بند کرلیں۔ بند آنکھوں کے پیچھے اس نے معاً لزا کو برفانی طوفان میں رینگتے دیکھا۔ اینڈریا نے بوکھلا کر آنکھیں کھول دیں۔ کیا واقعی خون، خون کو آواز دے رہا ہے؟

''میں جانتی ہوں، تم ہمیشہ سے ضدی رہی ہو۔''

''آپ یوں نہ سوچیں۔ مجھے صرف یہ مخمصہ ہے کہ میرے جانے سے کیا فرق پڑ سکتا ہے؟'' اینڈریا نے جواب دیا۔

''میں ماں ہوں...... میں پھر کہوں گی کہ لزا کو تمہاری ضرورت ہے، وہ تمہاری بہن ہے۔''

اینڈریا نے لوکل کونسل کے لینڈ اسکیپنگ پروگرام کے بارے میں سوچا، جہاں دریا کنارے وہ قدیم پارک کی نئی منصوبہ بندی میں مصروف تھی۔ وہ یقیناً اس کی غیر موجودگی پر شور کریں گے۔ ماں کی اینگزائٹی کو وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔ اینڈریا کے پاس دوسری کوئی چوائس نہیں تھی۔

''ٹھیک ہے۔'' اینڈریا نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''میں جاؤں گی۔''

جولیا کی آنکھوں میں اٹکے ہوئے آنسو دفعتاً پھسل پڑے۔ اس نے بیٹی کا ہاتھ پکڑلیا۔ ''ڈارلنگ، تھینک یو۔''

☆☆☆

اینڈریا کا مضبوط بدن کپکپا اٹھا۔ اس نے کھڑے کھڑے جاگنگ کی۔ گلوز میں چھپے ہاتھوں سے ٹرٹل نیک سویٹر کو ٹھوڑی تک اوپر کھینچا۔ جہاز میں سامان لوڈ کرنے والے کے کان چھپے ہوئے تھے۔ اینڈریا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ خود اس کے کان سرد ہوا کی زد میں تھے۔ اس کا سویٹر اور واٹر پروف جیکٹ ناکافی تھے۔ دوسروں کے مانند اس کے جسم پر بھی فر' لائن پارکا ضروری تھا۔

اپریل کی مناسبت سے موسم اتنا سرد نہیں ہونا چاہیے تھا۔ تاہم سرما کے اواخر میں آنے والے طوفانوں نے موسم کے تیوروں پر ڈرامائی اثر چھوڑا تھا۔ اینڈریا نے پہلے کبھی ایسی ٹھنڈ محسوس نہیں کی تھی۔ وہ بائے روڈ جانا چاہتی تھی لیکن موسم نے فلائنگ پر مجبور کردیا تھا اور اینڈریا بائی ائر جانے سے الرجک تھی۔ اس کے برعکس لزا کو فلائنگ سے لگاؤ تھا۔ لزا کی ایڈونچر پسند طبیعت میں گلائڈ، پیراشوٹ اور اسکائی ڈائیونگ شامل تھی۔ حالانکہ دونوں کی جسمانی ساخت میں نمایاں فرق تھا۔ اینڈریا کا ظاہر اور انداز مردانہ تھا۔ باوجود اس کے اینڈریا کے ایڈونچر ویلز کی پہاڑیوں میں گھومنے تک ہی محدود تھے۔ البتہ دونوں بہنوں میں مشترکہ چیز ان کی حوصلہ مندی تھی۔ اینڈریا نے اسکارف کے ذریعے منہ اور ناک کو چھپا کر دور پہاڑوں کو دیکھا۔ وہیں کہیں اس کی بہن پھنسی ہوئی تھی۔ ماں کے کمرے میں جب اس نے آنکھیں بند کی تھیں تو اسے لزا ناگفتہ بہ حالت میں نظر آئی تھی۔ یہ کیا تھا؟ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ کیا واقعی لزا مصیبت میں ہے؟

اینڈریا اپنا بیگ لے کر جہاز میں سوار ہوگئی۔ یہ ایک چھوٹا جہاز تھا۔ پائلٹ کا نام میک تھا۔ وہاں کل تین ہی افراد تھے۔ میک اور اینڈریا...... تیسرے کے سامان سے ظاہر ہورہا تھا کہ وہ کوئی ایکسپلورر تھا۔ اینڈریا کو اس جہاز میں سفر نہیں کرنا تھا لیکن اس کا مطلوبہ جہاز لیک اینج کے لیے ایک ہفتے بعد روانہ ہوتا، چنانچہ اسے میک کے ساتھ روانہ ہونا پڑا۔ میک، لمبے بال اور گھنی مونچھوں والا آدمی تھا۔ تیسری سواری کا نام وکٹر تھا۔ وکٹر کا قدوقامت اور انداز فوجی کے مانند تھا۔ اس کے انداز میں بھی غیر محسوس قسم کی جارحیت تھی۔

اینڈریا پہلے بھی اس علاقے میں جاچکی تھی۔ سائنس دانوں کے ایک گروپ کے ساتھ دو مہینے اینڈریا نے وہاں گزارے تھے۔ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر روز ان کی ٹیم کو ''لیک اینج'' سے ''بروک رینج'' لے جاتا تھا۔ جہاں وہ ریسرچ کے لیے کیمپنگ کرتے اور شام میں واپس آجاتے۔ اس دوران میں وہ کال نامی شخص کی محبت میں گرفتار ہوگئی۔ کال، پیشہ ور شکاری اور جنگلی حیات کا ماہر تھا۔ ماضی کے دو مہینوں کے تصور نے اس کے چہرے پر سرخی کی لہر دوڑادی۔

جہاز کو فضا میں اڑتے ہوئے دو گھنٹے ہوچکے تھے۔ جب بھی جہاز کی چال میں فرق آتا، اینڈریا کے ذہن میں یہی خدشہ سر اٹھاتا کہ یہ کھلونا نما جہاز اب گرا کہ تب گرا......

اس وقت وہ تمنا کرتی کہ کاش وہ اپنی نڈر بہن کے مانند ہوتی۔لزا کے لیے ایڈونچرز کھیل کی حیثیت رکھتے تھے۔لزا کا شعبہ طبعیات اور ریاضی تھا۔لزا کے تحقیقاتی معمے اینڈریا کے سر پر سے گزرتے تھے۔اینڈریا کے کام کی نوعیت عملی تھی، جس میں جسمانی محنت کا بھی دخل تھا جبکہ لزا سائنس کے ذریعے تصورات کو حقیقت کا روپ دینے کی جستجو میں رہتی تھی۔

اینڈریا پتا نہیں کب خوابیدہ حالت میں چلی گئی۔معاً میک نے اسے بیدار کیا۔جہاز نیچے کی طرف جارہا تھا۔

''وکٹر کا ٹھکانا قریب ہے۔'' اس نے بتایا۔

میک نے وکٹر کو مع سازوسامان اور رائفل کے ایک ویران برفستاں میں اتار دیا۔وہاں درخت کے تنوں سے بنے ایک چھوٹے کیبن کے سوا کچھ نہ تھا۔اینڈریا کو حیرت ہوئی کہ وہ اس ویران جگہ پر کیا کرنے آیا ہے؟

اینڈریا کو خیال گزرا کہ آئندہ شاید ہی اس کی ملاقات اس اکھڑ شخص سے دوبارہ ہو۔میک نے انجن بند کیے بغیر دوبارہ ٹیک آف کیا۔رخ مغرب کی جانب تھا۔ پندرہ منٹ بعد وہ لیک ایج کے اوپر تھے۔ماضی کی یادیں پھر اینڈریا کے ذہن میں کھلبلی مچانے لگیں۔اینڈریا نے نیچے دیکھا۔دو پہاڑوں کے درمیان ایک گہری وادی تھی۔ وادی کی جھیل منجمد حالت میں تھی۔

☆☆☆

اینڈریا بغلوں میں ہاتھ دیے کھڑی تھی۔اس نے اطراف میں نظر دوڑائی۔چند عمارتیں، شیڈز اور درخت...... کوئی ذی نفس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔کوئی کار نہ کوئی برفانی مشین...... ہُو کا عالم تھا۔میک نے اینڈریا کا بیگ اس کے حوالے کیا اور جانے کے لیے ہاتھ ملایا۔

''تم رکو گے نہیں۔اندھیرا ہونے والا ہے۔کیسے واپس جاؤ گے؟''

''نکل جاؤں گا۔'' وہ مڑا۔

اینڈریا نے اسے روکا۔''پولیس اسٹیشن کا تو تمہیں علم ہوگا؟''

''قریب ترین، تمہیں ''کولڈ فٹ'' میں ملے گا، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ٹروپر ''ڈیمارکو'' پہنچنے والی ہوگی۔امید ہے، تمہاری بہن تمہیں مل جائے گی۔''

''مجھے بھی امید ہے، شکریہ۔''

میک، گڈ لک کہہ کر مڑ گیا۔ذرا دیر میں اس کا چھوٹا جہاز فضا میں بلند ہو کر غائب ہو گیا۔اینڈریا وہاں تنہا کھڑی رہ گئی۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اسے گاؤں کا رخ کرنا چاہیے۔

اچانک ایک نسوانی آواز نے اسے چونکا دیا۔

''مس میکال؟'' یہ سوالیہ آواز تھی اور قریب سے آئی تھی۔

اینڈریا میکال نے رخ پھیرا۔وہ اپنی فیملی میں سب سے مختلف تھی۔اسی لیے آواز دینے والی کی آواز میں سوال کا عنصر شامل تھا۔فیملی البم کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا تھا کہ اینڈریا اپنی نارویجیئن پردادی پر گئی تھی۔

''یس، اینڈریا میکال۔'' اینڈریا نے وردی میں ملبوس خاتون ٹروپر پر نظر ڈالی۔وردی گہرے نیلے رنگ کی تھی۔بالائی لباس پر سنہری پٹیاں بھی نمایاں تھیں۔جیبوں کی تعداد کافی سے زیادہ تھی۔ایک کولہے پر گن اور دوسرے پر واکی ٹاکی نظر آرہا تھا۔

''میم۔'' وہ بولی۔''میں ٹروپر ڈیمارکو ہوں۔''

''ہائے۔''

''امید ہے، سفر ٹھیک رہا ہوگا۔'' ڈیمارکو کی ذہین آنکھیں اینڈریا کا جائزہ لے رہی تھیں۔

اینڈریا نے مسکرا کر سر ہلایا۔

''میں فیئر بینک سے ہیلی کاپٹر پر آئی ہوں۔یہاں کے باشندے کھلے دل کے ہیں۔مجھے ایک کار مل گئی۔''

اینڈریا نے ڈیمارکو سے نگاہ ہٹا کر فورڈ ایکسپلورر کو دیکھا۔

''میں فی الحال تمہیں اسکول لے جاتی ہوں، وہاں کسی ٹیچر کا کمرا مل جائے گا۔یہ عارضی انتظام ہے۔ہمارے پاس یہاں ٹروپر پوسٹ نہیں ہے۔محض ایک VPSO ہے۔'' ڈیمارکو نے فورڈ کی جانب حرکت کرتے ہوئے وضاحت کی۔

فورڈ ناہموار انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ہیٹر کی ناب فل پر تھی۔تازہ برف نے راستے کو کیچڑ زدہ کر دیا تھا۔غالباً اسنو پلو کچھ دیر قبل ہی گزرا تھا۔رہ گزر کے دونوں کناروں پر برف کی پانچ فٹ بلند دیوار بن گئی تھی۔

''تم پہلے بھی اس علاقے میں آچکی ہو؟''

جواب میں اینڈریا نے محتاط رویہ اختیار کیا، کچھ بولے بغیر اس نے سر کو جنبش دی۔اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا، وہ متعجب تھی کہ یہاں اتنا سناٹا کیوں ہے۔یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی گھوسٹ ٹاؤن میں آگئی ہے۔حتیٰ کہ کوئی کتا تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

وہ موزبار کے قریب سے گزرے، نیون سائن چمک رہا تھا۔ ہاٹ کافی، آل ڈے بریک فاسٹ اور موزبار اینڈریا کے لیے شناسا تھا لیکن ساتھ ہی اسے ناقابلِ فہم اجنبیت کا احساس بھی ہورہا تھا۔ اسے ایک تبدیلی نظر آئی تھی کہ بار دوسری دکان تک وسعت اختیار کرگیا تھا۔

فورڈ، یک منزلہ عمارت کے سامنے رک گئی۔ ڈیمارکو، اینڈریا کو لے کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچی۔ کمرے میں ایک ڈیسک اور چار کرسیاں رکھی تھیں۔ اندر گرمائش تھی۔ ایک فائل کیبنٹ بھی موجود تھا۔ ڈیسک پر کاغذات کا ڈھیر تھا۔ کونے میں ایک چھوٹی ٹیبل پر ٹی بیگز پیپر کپس اور دیگر سامان موجود تھا۔

ڈیمارکو کافی مشین کی طرف گئی اور کپ بنالائی۔ اس نے ایک کپ اور کرسی اینڈریا کو پیش کی۔ اینڈریا نے کپ لیا اور کرسی مسترد کردی۔ چوبیس گھنٹے ہوگئے تھے، وہ جانتی تھی کہ اسے آرام ملا تو سوجائے گی۔

ڈیمارکو نے کرسی سنبھال کر ایک سبز فولڈر کھولا۔ اس کی انگلی ایک صفحے پر پھسلتی رہی۔

''لزا، ابھی تک لاپتا ہے؟'' اینڈریا نے خشک لہجے میں سوال کیا۔

''تمام کوششیں جاری ہیں۔ ہر ایک اسے تلاش کررہا ہے۔''

''مثلاً؟'' اینڈریا نے کافی کا سپ لیا۔

''یہاں موجود تقریباً ہر کوئی...... ''وائزمین'' اور ''کولڈفٹ'' کی اکثریت گھروں سے باہر ہے۔ ہمارے کُتّے بھی سرگرم ہیں۔ ران اور لیو...... میرا مطلب ہے مسٹر اور مسز ویمبلی اپنے ائرکرافٹ پر سرگرداں ہیں۔'' ڈیمارکو نے فون کی جانب دیکھا۔ ''یہ لوگ تاریکی ہونے تک واپس آجائیں گے۔''

''کہاں تلاش کیا جارہا ہے؟'' اینڈریا نے ایک اور سوال کیا۔

ڈیمارکو نے ایک نقشہ کھولا۔ ''ہم یہاں پر ہیں۔'' اس نے لیک ایج کے مقام پر انگلی رکھی۔ پھر اس کی انگلی پھسلتی ہوئی شمال مغرب کی طرف گئی۔ ''یہاں پر تلاش جاری ہے۔'' انگلی رک گئی۔ اس علاقے کو بڑے سیاہ الفاظ سے نمایاں کیا گیا تھا: WILDERNESS۔

اینڈریا نے کپ رکھ کر نقشے کا جائزہ لیا۔ نقشے پر سبز، خاکی، سیاہ، سرخ نشان تھے۔ جو گلیشیرز، کھائیوں، پہاڑ کی چوٹیوں، جنگلات، آبشار و دیگر آبی علاقوں کی نشاندہی کررہے تھے۔

''تمہاری بہن کو ویک اینڈ پر ''جو چپنا گا'' سے ملنا تھا۔ جو، فاریسٹ رینجر ہے۔ اس نے لزا کو وہاں گُر سکھائے تھے کہ کن علاقوں اور کن حالات میں کیسے زندہ رہا جاتا ہے۔ جب لزا نے ویک اینڈ پر ملاقات نہیں کی تو جو چپنا گا اس کے کیبن پر پہنچا۔ لزا وہاں نہیں تھی۔ جو چپنا گا یہی سمجھا کہ وہ اسکائی جورنگ کے لیے گئی ہوئی ہے۔''

''اسکائی جورنگ؟'' اینڈریا نے الفاظ دہرائے۔ ماں نے بھی ایسا ہی کچھ کہا تھا۔

''برف پر کتوں کی راسیں پکڑ کر اسکیٹنگ کی جاتی ہے۔ اس قسم کی اسکیٹنگ میں دونوں ہاتھوں میں پول نہیں ہوتے۔'' ڈیمارکو نے سمجھایا۔ ''ساتھ میں پشت پر بیگ یا ساتھ میں سلیج ہوتی ہے۔''

وہ اس شغل کی عادی تھی۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ وہ کسی مشکل سے دوچار معلوم ہوتی ہے۔

''کیا تم میری بہن سے ملی ہو؟''

''نہیں، کبھی نہیں۔ تاہم وہ اطراف میں کافی معروف ہے۔'' ٹروپر ڈیمارکو نے جواب دیا۔ ''ایک اہم بات تمہارے علم میں لانا چاہتی ہوں۔'' اس نے مزید کہا۔

اینڈریا نے بغور اس کے تاثرات دیکھے اور بے قراری محسوس کی۔ تاہم وہ خاموشی سے منتظر رہی کہ ڈیمارکو کس بات کا انکشاف کرنے جارہی ہے۔

''لزا کا ایک کتا خراب حالت میں یہاں واپس پہنچ گیا تھا۔ اس کی ہارنس ٹوٹی ہوئی تھی۔ وہ چرمی راسوں کو چبا کر نمی حاصل کرنے کی کوشش کررہا تھا اور جزوی طور پر فراسٹ بائیٹ کا شکار تھا، اس کا وزن گرچکا تھا۔'' ٹروپر نے خاموش ہوکر اینڈریا کا ردِعمل جانچنے کی کوشش کی۔

یہ خبر اینڈریا کے لیے اچھی نہیں تھی۔ اس کا چہرہ بے تاثر رہا۔ تاہم تصور میں بے یارومددگار، بدحال لزا برفستاں میں رینگتی دکھائی دے رہی تھی۔ اینڈریا نے خشک گلے کو تر کرنے کی کوشش کی۔ لزا کے تصور کو پرے دھکیلا۔ لزا، سروائیور تھی، وہ بحرانوں سے سلامت نکل آتی تھی۔ کتے کی واپسی کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کی بہن ختم ہوچکی ہے۔

طوفانوں میں پھنسنے اور لاپتا ہونے والے افراد کی نشاندہی میں جو چپنا گا ماہرت تامہ رکھتا تھا۔ ڈیمارکو نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھی، جہاں سیاہ نشان بنا ہوا تھا۔ جو کو یقین ہے کہ حال ہی میں کوئی ویرانے میں موجود کیبن میں ٹھہرا تھا۔

''تمہاری بہن مارلبرو پیتی تھی؟''

''ہاں، ہاں......'' اینڈریا نے خاموش زبان میں کہا۔ ''لیکن مارلبرو برانڈ استعمال کرنے والی وہ دنیا میں واحد شخصیت نہیں ہے۔ نہ ہی تنہا چاکلیٹ میں لپٹی ہوئی مونگ پھلیاں کھاتی ہے۔''

گفتگو کچھ دیر کے لیے تھم گئی۔ اینڈریا کھڑکی سے باہر ویران سڑکوں کو دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً فون کی گھنٹی نے دونوں کو چونکا دیا۔

ڈیمارکو نے کال وصول کی۔

''وہاٹ؟ کہاں پر؟ اوہ گاڈ...... شناخت ہوگئی؟ او کے......اور کون ہے وہاں؟''

اینڈریا کے کان کھڑے ہوگئے۔

ڈیمارکو نے ریسیور شانے اور سر کے درمیان دبا کر نقشے کا جائزہ لیا۔ ''او کے...... میں سمجھ گئی۔'' اس نے فون رکھا اور نقشے پر جھک گئی۔ اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوگئی تھیں۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔ ''کیا یہ لزا کے بارے میں ہے؟''

ڈیمارکو نے سر اٹھا کر اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''تلاش کنندگان کو کچھ ملا ہے لیکن جہاں تمہاری بہن گم ہوئی تھی، یہ مقام وہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔''

''انہوں نے کیا چیز دریافت کی ہے؟'' اینڈریا نے آواز متوازن رکھی تاہم اس کے دماغ میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔

''آئی ایم سوری۔'' ٹروپر نے نقشہ لپیٹا۔ اینڈریا کو اس کا انداز پسند نہیں آیا۔

''پلیز تم اپنی بہن کے کیبن میں چلی جاؤ۔ وہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میں چھوڑ آتی ہوں۔ وہاں تم آرام کرو۔ پھر ہم کل ملتے ہیں۔''

اینڈریا خاموش رہی، وہ سمجھ گئی تھی کہ کوئی باڈی دریافت ہوئی ہے۔ اس نے ذہن کو بمشکل منفی اندیشوں سے پاک رکھا۔ تاہم ڈیمارکو کا رویہ اسے پسند نہیں آیا تھا۔

☆☆☆

ڈیمارکو نے کیبن کے باہر ایک چابی اس کے حوالے کی۔ ''دوسری چابی ڈانا کے پاس ہے۔ تم جانتی ہو نہ ڈانا کو؟ موک نامی کتا پہلے ڈانا ہی کے پاس تھا۔''

''ہاں شاید۔'' اینڈریا نے رخ پھیرا۔

چابی اینڈریا کے حوالے کر کے ڈیمارکو مستعار لی ہوئی فورڈ میں روانہ ہوگئی۔ کیبن کا دروازہ کھولتے ہوئے لاشعوری طور پر اینڈریا کی دھڑکنیں اضطراب کا شکار ہو گئیں۔ اندر قدم رکھتے ہی جیسے چار سال پرانی عداوت، رنجش اور شکوے سب یک لخت تحلیل ہوگئے۔ لزا کا مسکراتا ہوا حسین چہرہ اس کے تصور میں ابھرا۔ اس کے زندگی سے بھرپور قہقہے......اینڈریا کے سینے میں درد کی لہر اٹھی۔

سب سے پہلے اس نے روشنی کا سوئچ تلاش کیا اور کیبن کا جائزہ لینا شروع کیا۔ کیبن کی حالت ابتر تھی۔ ہر شے جگہ بہ جگہ تھی۔ اینڈریا نے جلد ہی بھانپ لیا کہ یہ محض ابتری نہیں تھی بلکہ کسی نے اس جگہ کی تلاشی لی تھی۔ اینڈریا کے اعصاب تن گئے۔ دھیمے قدموں سے اس نے تمام کیبن کا جائزہ لیا۔ بلاشک و شبہ اس جگہ کو خوب کھنگالا گیا تھا۔ کیوں؟......کس لیے......؟

آخر میں وہ چند سیڑھیاں اتر کے بڈ روم کے دروازے پر آئی۔ لاک کے اردگرد کی لکڑی کی حالت بتا رہی تھی کہ لاک توڑا گیا تھا۔ اینڈریا کے ذہن میں نئے وسوسے سر اٹھا چکے تھے۔ یقیناً معاملہ طوفان میں گمشدگی کا نہیں تھا۔

ایک کونے میں اسے سیاہ و سفید رنگ کی ڈھیری نظر آئی۔ اینڈریا نے بوٹ مار کے ڈھیری کو بکھیرا اور پنجوں کے بل وہاں بیٹھ گئی۔ جلد ہی اس نے کمپیوٹر کی جلی ہوئی مڑی تڑی ڈسکس برآمد کرلیں۔ وہ عالم پریشانی میں ڈسکس کو گھور رہی تھی۔ دھڑکنیں تیز تر ہوگئی تھیں۔

اینڈریا واپس لزا کے بیڈ روم میں آئی۔ خواب گاہ کا ایک گوشہ لزا آفس کے طور پر استعمال کرتی تھی۔ فائلیں، کاغذات، لیپ ٹاپ اور متعلقہ لوازمات اینڈریا کو کہیں دکھائی نہیں دیے۔ کیا یہ نقب زنی کی واردات تھی۔ لزا کی کمپیوٹر ڈسک خود لزا نے جلائیں یا کسی اور نے؟ سوال کے پیچھے سوال آرہا تھا۔ داخلی دروازے کا لاک کیوں سلامت تھا۔ ماں کا خیال ٹھیک تھا کہ تمام باتیں اس تک نہیں پہنچی ہیں۔ ایک بات طے تھی کہ لزا زندہ ہے تو لازماً خطرے میں ہے۔ اینڈریا کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ یہ خطرہ انسانی ہے یا موسم کی طرف سے یا پھر دونوں جانب سے؟ کتے کی واپسی اچھی علامت نہیں تھی۔ اگر لزا نے خود کتے کو بھیجا ہے تو یقیناً وہ زندہ ہے اور مدد کی طلبگار ہے...... کیا پولیس نے لزا کے کیبن کی حالت نہیں دیکھی؟ یا وارنٹ حاصل کرنے کا مسئلہ تھا؟

اینڈریا نے ڈیمارکو سے رابطے کا فیصلہ کیا۔ موبائل

اس علاقے میں ناکارہ تھے۔ لینڈ لائن کی سہولت تھی...... تاہم ناقابلِ اعتبار......

بہرحال اینڈریا نے لینڈ لائن پر ہی نمبر ملایا، نمبر ڈیمارکو نے ہی اسے دیا تھا۔ غیر متوقع طور پر پہلی کوشش میں ہی رابطہ ہوگیا۔ فون کسی اور نے ہی اٹھایا تھا۔ اینڈریا نے خشک لہجے میں صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے ڈیمارکو سے رابطے کی خواہش ظاہر کی۔

''تم ذرا انتظار کرو، میں ڈیمارکو سے ریڈیو پر رابطہ کرتی ہوں۔'' دوسری جانب سے مثبت جواب ملا۔ اینڈریا کو چند منٹ انتظار کرنا پڑا، پھر دوسری جانب سے آواز آئی۔

''میری بات ہوگئی ہے۔ وہ فارغ ہوتے ہی پہلے تم سے ملاقات کرے گی۔''

☆☆☆

ڈیمارکو نے بمشکل نصف گھنٹا لزا کے کیبن میں گزارا۔ وہ نوٹ بک میں لکھتی جارہی تھی۔ ٹوٹا ہوا اندرونی تالا چیک کرنے کے بعد اس نے تبصرہ کیا۔ ''اس علاقے میں بریک اِن کی وارداتیں تقریباً مفقود ہیں۔''

اینڈریا کو حیرت کے ساتھ غصہ بھی تھا۔ یہ لوگ اب تک کیا کرتے رہے؟ اس نے تلخی سے سوچا۔ یقیناً ان کی سرگرمیاں ایک ہی زاویے پر مرکوز تھیں کہ یہ طوفان میں گمشدگی کا عام کیس ہے۔ تاہم اینڈریا نے غصہ دباتے ہوئے سوال کیا۔

''کیا تم پرنٹ لینے کے لیے کچھ کرنے جارہی ہو؟''

''فی الحال میں یہاں تنہا ہوں۔ جلدی کرائم لیب کے کارندوں کی خدمات حاصل کروں گی۔'' ڈیمارکو نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

''بہت خوب...... کتنی جلدی؟ میری بہن کی گمشدگی کو ہفتہ ہونے کے قریب ہے۔'' اینڈریا سے برداشت نہ ہوا۔

''ہم پوری کوشش کررہے ہیں۔'' اس مرتبہ ڈیمارکو نے ضبط سے کام لیا۔ اس نے اینڈریا کے طنز کو محسوس کرلیا تھا۔ وہ ہاتھ ہلا کر باہر نکل گئی۔

ڈیمارکو کے جانے کے بعد اینڈریا نے ماں سے رابطہ کیا اور مختصر الفاظ میں صورتِ حال بتاتے ہوئے اطمینان دلایا۔ اینڈریا نے ماں کو جزئیات سے آگاہ کرتے وقت پریشان کن امور حذف کردیے تھے۔

بستر پر جانے سے قبل اس نے ایک بار پھر وہاں موجود اشیا کا جائزہ لیا۔ بیڈ سائڈ کیبنٹ کی بالائی دراز کھولتے ہی اس کی نگاہ ساکت ہوگئی۔ وہ غیر یقینی انداز میں اپنے ہاتھ کی تحریر کو گھور رہی تھی۔ چند ثانیے بعد اس نے خطوط کا پلندا باہر نکال کر ربن کو کھولا۔ خطوط، تہنیتی کارڈز اور بچکانا تصاویر...... ہاتھ سے بنائی ہوئی ڈایاگرامز کافی پرانی تھیں۔ انہیں اسکول کی کاپیوں سے پھاڑ کر نکالا گیا تھا۔ پلندا خاصا وزنی تھا۔

اینڈریا بستر پر گرسی گئی۔ اس کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ اس نے لرزیدہ ہاتھ سے دوسری دراز کھولی اور پلکیں جھپکنا بھول گئی۔ وہاں لزا اور اس کی تصاویر بھری ہوئی تھیں۔ زیادہ فوٹو دونوں کے بچپن کے تھے۔ کسی میں دونوں بائیسکل چلارہی تھیں، کہیں کھیلتے ہوئے یا لڑتے ہوئے...... گارڈن میں...... کرسمس کے موقع پر تحفے کھولتے ہوئے تصاویر...... ہنستی مسکراتی تصاویر...... اینڈریا نے آنکھیں بند کرلیں۔ اس کا ذہن ماضی میں سفر کررہا تھا۔ سماعت میں بچپن کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

چند منٹ بعد اس نے آنکھیں کھولیں، آنکھوں میں پانی تھا۔ لزا کے برعکس اس نے ایسی کوئی یادگار محفوظ نہیں رکھی تھی۔ دفعتاً اسے شدت سے احساس ہوا کہ چار سال قبل ہونے والی بدمزگی سے قطع نظر دونوں کے دلوں میں دور کہیں ایک دوسرے کی محبت نہاں تھی، پھر چار برس پہلے دونوں کے درمیان خلیج کیونکر حائل ہوگئی تھی۔ اینڈریا نے ہاتھ کی پشت سے بھیگی آنکھیں صاف کیں۔ بمشکل خود کو تصورات کی دنیا سے باہر نکالا اور تھکے ہوئے ذہن کو نیند کے حوالے کردیا۔

وہ پتا نہیں کب سوئی، کتنی دیر نیند کی آغوش میں رہی، تاہم آنکھ شور کی وجہ سے کھلی تھی۔ کوئی چوبی دروازے کو کوٹ رہا تھا۔ اینڈریا کو احساس ہوا کہ وہ گہری نیند سوتی رہی تھی۔ چوبی دروازے کے رخنوں سے سورج کی روشنی دن چڑھنے کا اعلان کررہی تھی۔ وہ گاؤن کی ڈوریاں لپیٹتی ہوئی اٹھی۔ دروازے کی جھری سے باہر نظر ڈالی۔ وہ، ٹروپر ڈیمارکو تھی۔ جو غالباً آغاز میں دستک انداز ہونے کے بعد دروازہ پیٹنے پر مجبور ہوئی تھی۔

دروازہ کھولتے ہی اینڈریا نے سرد موسم کی شدت کو محسوس کیا۔ ڈیمارکو کے نتھنوں سے سانس کا اخراج بھاپ کے مانند نمودار ہورہا تھا۔ اینڈریا معذرت کے ساتھ کافی کی آفر کرتے کرتے تھم گئی۔ ڈیمارکو کے تاثرات نے اینڈریا کے ذہن میں گھنٹی بجائی۔ اس کا دل یک بارگی شدت سے دھڑکا۔

ڈیمارکو نے ہیٹ اتار کر شرٹ پر پیٹ کے قریب رکھ لیا اور مخصوص انداز میں سر کو خم دیا۔ اس کا خاص رسمی انداز اور حزنیہ سنجیدگی، قوتِ گویائی کی محتاج نہیں تھی۔

اوہ، گاڈ، نہیں...... پلیز نہیں۔ اینڈریا نے مضبوطی سے چوکھٹ تھام لی۔ نہیں، لزا نہیں مر سکتی۔ اس کے ذہن میں خاموش چیخ بلند ہوئی۔ پلیز گاڈ، وہ میرا انتظار کر رہی ہے۔ وہ زندہ ہے۔ تاہم اینڈریا کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ وہ پلک جھپکائے بغیر ڈیمارکو کو گھور رہی تھی۔

بالآخر ٹروپر نے لب کشا کیے۔ ''اینڈریا...... آئی ایم سوری۔'' اس نے اینڈریا سے نگاہیں چرائیں۔ ''ہمیں پہاڑوں میں ایک لاش ملی ہے۔''

☆☆☆

اینڈریا، ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں بیٹھی تھی۔ اس کی نظریں نیچے تاحدِ نگاہ پھیلی ہوئی برفانی سفیدی پر چکرا رہی تھیں۔ سانسوں میں گھٹن، دھڑکنوں میں اضطراب کروٹیں لے رہا تھا۔ ذہن میں خوف کی گھٹا میں گاہے گاہے امید کی کرن سر اٹھاتی اور ڈوب جاتی۔

ہیلی کاپٹر کی پرواز زیادہ طویل نہیں تھی۔ ایک کھاڑی کے قریب اس کی بلندی کم ہونا شروع ہوئی۔ اینڈریا نے اندازہ لگایا کہ پائلٹ کھاڑی کے اندر اترنے جا رہا تھا۔ ایک جانب کھاڑی کے اندر گرنے والی آبشار تک منجمد حالت میں تھی۔ یہ منظر دیدنی تھا۔ اینڈریا کے جسم میں کپکپی کی لہر دوڑ گئی۔ ہیلی کاپٹر کھاڑی کے اندر برف میں ملفوف سطحِ زمین کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔ روٹرز کی بلند آواز حرکت کے ساتھ بھربھری برف کا طوفان سا اٹھا۔ اینڈریا کی نگاہ برفاب سفیدی میں گم ہو گئی۔ اس کے سینے میں بھی ایک طوفان سر اٹھا رہا تھا۔ جبڑے بھینچ کر اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔

نرم دھکے کے ساتھ ہیلی کاپٹر لینڈ کر گیا۔ انجن بند ہوا، پروں کی گردش کا زور ٹوٹتے ٹوٹتے برفانی ذرات پھر سے برف آلود زمین پر بیٹھ گئے۔ دروازے کھل گئے، پائلٹ اپنی نشست پر گھوما۔ اینڈریا کی نظریں چار ہوئیں۔ پائلٹ کی آنکھوں میں ترحم کے ساتھ ہمدردی موجود تھی۔ اینڈریا نے نگاہ ہٹا کر اکڑی ہوئی انگلیوں سے سیٹ بیلٹ کھولی۔ دبیز اسکارف چہرے پر لپیٹ کر وہ باہر آگئی۔ ڈیمارکو کی رہنمائی میں وہ آگے بڑھی۔

جلد ہی اس نے الاسکا اسٹیٹ ٹروپرز کا ہیلی کاپٹر دیکھ لیا۔ قریب ہی کئی برفانی گاڑیاں موجود تھیں۔ مخصوص وردی میں تین اہلکار بھی کھڑے تھے۔ سفید زمین پر زرد رنگ کا باڈی بیگ رکھا تھا۔

اینڈریا کے قدم لڑکھڑا گئے۔ ڈیمارکو نے اسے سہارا دیا۔ وہ خود پر انحصار کرنے کی عادی تھی۔ سہاروں سے اسے نفرت تھی۔ وہ حوصلے اور وقار کے ساتھ حالات کا سامنا کرے گی۔ اینڈریا نے ٹروپر ڈیمارکو کا ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ مضبوط قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہاں موجود ایک آدمی چند قدم پسپا ہو گیا۔ تاہم دوسرے نے سر اٹھا کر اینڈریا کا جائزہ لیا۔

اینڈریا کی نظریں زرد رنگ کے بیگ پر تھیں۔ بیگ کی زپ سینے تک کھلی تھی۔ بیگ میں موجود باڈی کے سر پر برف آلود ٹوپی تھی جس میں سے چھوٹے سیاہ بال جھانک رہے تھے۔ اینڈریا، بے جان چہرے کو گھور رہی تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ پلکوں پر برف جمی ہوئی تھی۔ جلد پر اودے دھبے نظر آرہے تھے۔ تڑخے ہوئے ہونٹ سیاہ پڑ چکے تھے۔ ایک کان میں طلائی رنگ نظر آرہا تھا۔ اینڈریا کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی...... دوسرا رنگ کدھر ہے؟

جسم پر عام لباس تھا جو برفانی موسم میں باہر جانے کے لیے قطعی موزوں نہ تھا۔ اینڈریا کی نگاہ سینے پر پڑی اور ذہن میں بھی جیسے سرد بھربھری برف بھر گئی۔ وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکی اور لاش کے سینے پر موجود سیاہی مائل نشانات کو دیکھا جو کسی وقت سرخ رنگ کے حامل رہے ہوں گے۔ بلاشک و شبہ نشانات گولیوں کے تھے......

اینڈریا کی پلکیں ساکت تھیں اور سانس رکی ہوئی تھی۔ ''یہ میری بہن نہیں ہے۔'' اس نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

☆☆☆

لزا وقتی طور پر حواس کھو بیٹھی تھی۔ اس کی حسیات واپس آئیں تو اسے اولین خیال یہی آیا کہ وہ کسی مقبرے میں ہے۔ ایک بار...... دو بار...... وہ پلکیں جھپکتی چلی گئی۔ تاہم حسِ بینائی جیسے مردہ ہو گئی تھی۔ وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔ گھور تاریکی اور ٹھنڈ لہو کی گردش جمانے پر تلی ہوئی تھی۔ لزا نے بینائی پر زور دینے کے بجائے حسِ سماعت کو آزمایا۔ جواب ملا کہ طوفان کی غارت گری جاری ہے۔

حیرت انگیز طور پر وہ کسی بھی قسم کی اذیت سے محروم تھی۔ حتیٰ کہ خوفناک ٹھنڈ بھی اسے تکلیف پہنچانے سے قاصر تھی۔ یقیناً وہ موت کی گرفت میں ہے...... موت ایسی ہوتی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ ہائپوتھرمیا کے باعث ہونے والی موت

تکلیف سے عاری ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں شدید نیند آتی ہے، ہائپوتھرمیا کا متاثر نیند سے شکست کھا جائے تو یہ ابدی نیند میں بدل جاتی ہے۔ دیگر علامتوں کے ساتھ بالآخر خون کی پمپنگ رک جاتی ہے، پھیپھڑوں میں سانس کھینچنے کی قوت کم ہوتی جاتی ہے۔ نبض برائے نام رہ جاتی ہے، اعضا اکڑنے لگتے ہیں، یہ برفانی موت کی شکل ہے۔ ایک ہی مثبت نکتہ ہے کہ ہائپوتھرمیا میں کوئی خاص اذیت نہیں سہنی پڑتی۔ بہرحال جان تو جاتی ہے اور کون خوشی سے جان دیتا ہے۔ وہ بھی لزا جیسی فائٹر اور ایڈونچر پسند...... لہٰذا مثبت نکتے کی اہمیت بھی دہشت ناک حقیقت سے زیادہ نہ تھی۔

وہ یقیناً سوئی نہیں تھی، ورنہ بیداری نصیب نہ ہوتی۔ اونگھتے اونگھتے لاشعوری طور پر اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔ لاشعور میں مزاحمت جاری تھی...... وہ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ وہ ایسے نہیں مرے گی۔ مرنے سے قبل اسے ایک نہایت اہم کام سرانجام دینا تھا۔ جس کے آثار بظاہر مفقود تھے۔ تاہم اس کی فطری ہمت جوان تھی۔

لزا نے ہلنے جلنے کی کوشش کی۔ تاہم اس کے بدن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حرارت کا کوئی ذرہ اس کے جسم میں نہیں بچا تھا۔ لزا نے اپنے تجربے کے مطابق بہترین کوششیں آزما ڈالیں۔ لیکن ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اس کا جسم سرد ترین مذبح خانے میں لٹکے ہوئے بے جان ٹکڑے کے مانند بے حس وحرکت رہا۔

لزا کو اینڈریا کا خیال آیا۔ کیا اسے علم ہو گیا ہوگا، کیا وہ اس کی مدد کو آئے گی؟ اگر آئی بھی تو کیا بہت تاخیر نہ ہو جائے گی؟ لزا کو منطقی شک تھا کہ وہ نہیں آئے گی۔ وہ چار سال قبل ہونے والی کڑوی عداوت کو بھولی نہیں تھی۔ تاہم خود وہ اینڈریا سے نفرت نہیں کرتی تھی۔

اچانک لزا نے محسوس کیا کہ اسے سانس لینے میں دقت ہو رہی ہے۔ اس نے دعا کی کہ اینڈریا اس سے نفرت کرتی رہے اور کبھی اسے ڈھونڈنے نہ آئے پھر اسے اپنی ماں جولیا میکال کا خیال آیا۔ لزا نے جان توڑ کر آخری کوشش کی۔ جان تو بے جان تھی۔ یہ اسپرٹ تھی۔ جب جان ہارتی ہے تو اسپرٹ کام کرتی ہے اور معجزے رونما ہوتے ہیں۔ انسانی اسپرٹ سے بڑھ کر کوئی چیز طاقتور نہیں۔ کسی نے کہا کہ سب سے طاقتور ''مسل'' انسانی دماغ ہوتا ہے۔ جب تک دماغ لڑتا ہے، جسم نہیں گرتا اور وہ اب بھی اجل سے پنجہ آزما تھی۔

☆☆☆

''تمہارے علم میں ہونا چاہیے کہ یہ باڈی کس کی ہے۔'' اینڈریا نے اعتراض نما سوال اٹھایا۔ ''کسی نہ کسی نے گمشدگی کی رپورٹ درج کرائی ہوگی۔''

ڈیمارکو محض ہنکارا بھر کے رہ گئی۔ دریافت شدہ باڈی لزا کی نہیں تھی۔ اس بات نے ڈیمارکو کو بدمزہ کر دیا تھا۔ ڈیمارکو کا کام ختم ہونے کے بجائے دگنا ہو گیا تھا۔

''کیا وہ تنہا تھی؟'' اینڈریا نے سوالات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ''ایسی علامت ملی ہو کہ کوئی اس کے ساتھ تھا؟''

ڈیمارکو نے گاڑی کو بریک لگائے۔ تاہم وہ اب بھی خاموش تھی۔

''باڈی کے جسم پر آؤٹ ڈور جانے والا لباس نہیں تھا، کیا یہ عجیب بات نہیں ہے؟'' اینڈریا کے تاثرات میں تلخی در آئی۔

ڈیمارکو نے سر اٹھایا۔ اینڈریا کو لگا کہ وہ کچھ کہنے والی ہے۔ تاہم وہ شانے اچکا کر رہ گئی۔ اینڈریا کے چہرے پر سرخی کی لہر نمودار ہوئی۔ ڈیمارکو کی خاموشی اسے کھلنے لگی تھی۔

اینڈریا نے نقشہ نکالا۔ کچھ دیر اس نے نقشے کا جائزہ لیا پھر بولی۔ ''نامعلوم باڈی جہاں دریافت ہوئی ہے، لزا کی گمشدگی کی جگہ وہاں سے چالیس میل دور ہے۔ دونوں برفانی پہاڑوں میں لاپتا ہوئی ہیں اور اسے محض اتفاق پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ تم کوئی رائے دینی ہے یا منہ بند کر کے بیٹھی رہوگی۔'' اینڈریا نے غصے کا اظہار کیا۔

''ہم آدھے گھنٹے میں پیسفک میٹنگ کال کریں گے۔'' بالآخر ڈیمارکو نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔ ''جب تک میں تمہیں کیبن تک چھوڑ دیتی ہوں۔ تم فریش ہو جاؤ۔''

☆☆☆

اینڈریا نہیں چاہتی تھی کہ وہ میٹنگ میں دیر سے پہنچے۔ لہٰذا اس نے پھرتی دکھائی اور تیار ہو کر سرخ رنگ کی جیپ میں بیٹھ گئی۔ لزا کے کیبن کے باہر سرخ شیوی بلیزر کھڑی تھی۔ غیر متوقع طور پر اس کا دروازہ نہ صرف کھلا تھا بلکہ اگنیشن میں چابی بھی موجود تھی۔ کچھ سوچنے کے بعد جیپ میں بیٹھ گئی۔ لزا کی گاڑی لاک تھی جس کی چھت پر برف کا ڈھیر تھا۔ جیپ اسٹارٹ کرنے میں اس کا ایک منٹ خرچ ہو گیا تاہم طاقتور گاڑی کا انجن غرانے لگا۔ قبل اس کے کہ وہ گاڑی آگے بڑھاتی اس کی نگاہ پسنجر سیٹ پر پڑی جہاں کان کا طلائی رنگ پڑا تھا۔ وہ پلکیں جھپکنا بھول گئی۔ نامعلوم لاش کے کان میں ایک طلائی رنگ تھا جس کی بناوٹ بالکل یکساں تھی۔ دوسرا رنگ یہاں پسنجر سیٹ پر پڑا تھا۔

اینڈریا نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر اس کی نظر ایئر ویو مرر سے لٹکتے ہوئے رینٹرل کار ٹیگ پر رک گئی۔ اس نے گلو باکس کھول کر رینٹرل ایگریمنٹ نکالا...... ایگریمنٹ، میری گلی موٹ، ورجینیا کا تھا۔

☆☆☆

میٹنگ کا انتظام موز بار میں کیا گیا تھا۔ گاؤں کی طرح موز میں بھی کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک مقامی شخص کافی کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اینڈریا نے اس سے ڈیمارکو کے بارے میں استفسار کیا۔ اینڈریا نے محسوس کیا کہ وہ کچھ جلدی آ گئی ہے۔ موز میں اِکا دُکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔

کاؤنٹر پر موجود شخص نے جواب دینے سے پہلے، نیچے سے اوپر تک اینڈریا کا جائزہ لیا۔ اینڈریا بھی اطمینان سے اس کو ٹٹول رہی تھی۔ وہ ایک تجیم شحیم، پہلوان نما آدمی تھا۔

''ڈیمارکو نے میری ذمّے داری لگائی ہے۔'' وہ بولا۔ ''کہ میں تمہیں ''ریسرچ اینڈ ریسکیو کمانڈ پوسٹ'' لے جاؤں۔ میرا نام ''جو چیتا گا'' ہے۔ لوگ مجھے بگ جو کے نام سے یاد کرتے ہیں۔'' اس نے اپنا ریچھ جیسا پنجہ مصافحے کے لیے بڑھایا۔

اینڈریا نے پلکیں جھپکائیں۔ ''تم لزا کے دوست ہو؟''

بگ جو نے اثبات میں سر ہلایا۔

اینڈریا نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ پکڑ لیا۔

''میں کار لاتا ہوں، تم یہاں رکو۔'' وہ فوراً ہی باہر نکل گیا۔

اینڈریا کی ذہنی رَو دریافت شدہ باڈی کی طرف چلی گئی۔ اگر وہ واقعی لزا ہوتی تو کیا اینڈریا کے اعصاب......

اینڈریا نے اجنبی باڈی کا تصور ذہن سے نکال دیا۔ وہ طلائی ائر رنگ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ یہ کیا عقدہ ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ لزا اور نامعلوم باڈی کا آپس میں کوئی نہ کوئی تعلق رہا تھا۔ گاڑی میں پایا جانے والا اکلوتا ائر رِنگ، اینڈریا نے اپنے پاس محفوظ کر لیا تھا۔

معاً اینڈریا، بگ جو کے ساتھ ڈیمارکو کو بار میں داخل ہوتے دیکھ کر چونک اٹھی۔

''ڈیمارکو کے پاس ایک اطلاع ہے تمہارے لیے۔'' بگ جو نے قریب آ کر کہا۔ ''اگر یہ نہیں بتائے گی تو میں بتا دوں گا۔''

تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''بیٹھ جاؤ۔'' ڈیمارکو نے سنجیدگی سے کہا۔

''لزا مل گئی ہے؟'' اینڈریا نے بیٹھے بغیر سوال کیا۔

ڈیمارکو نے نفی میں سر ہلایا اور نشست سنبھالی۔

اینڈریا منتظر نگاہوں سے ڈیمارکو کو تکتی رہی۔

''میں نے تمہیں پہلے نہیں بتایا تھا۔'' ڈیمارکو نے بولنا شروع کیا۔ ''کیونکہ یہ غیر ضروری تھا۔ ہمیں پتا تھا کہ وہ لزا کی باڈی نہیں تھی۔ تاہم اب ہمیں علم ہو گیا ہے کہ وہ لاش کس کی تھی۔ نیز وہ تمہاری بہن سے بھی ملی تھی۔''

''تم میری گلی موٹ کی بات کر رہی ہو؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔

ڈیمارکو واضح طور پر چونک اٹھی۔

''تم جانتی ہو اسے؟'' ڈیمارکو کی آواز میں ہیجان تھا۔

''نہیں، لزا کے کیبن کے باہر اس کی شیوی بلیزر کھڑی تھی۔ شیوی میں جو ٹیگ تھا، اس پر میری کا نام لکھا تھا۔ کار، ورجینیا کی فیئر بینک رینٹ کمپنی سے حاصل کی گئی تھی۔''

چند ساعت کے لیے خاموشی چھا گئی۔ اینڈریا، ڈیمارکو کے ردِعمل کی منتظر تھی جبکہ ڈیمارکو خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ بگ جو ابھی تک کھڑا تھا۔ اینڈریا نے بیٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

بالآخر ڈیمارکو نے ایک گہری سانس لی اور لب کشا کیے۔ ''جیسا میں نے کہا تھا کہ...... میں نے تمہیں پوری بات نہیں بتائی تھی لیکن میرا اندازہ تھا کہ تم نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ پہاڑوں میں ملنے والی لاش کو گولی ماری گئی تھی۔ یہ اور بات کہ تم نے اظہار نہیں کیا۔ بہت قریب سے سینے میں دو گولیاں ماری گئی تھیں۔ مرڈر۔''

اینڈریا خاموش تھی۔ جبڑے بھینچے ہوئے اور تاثرات پتھرائے ہوئے تھے۔

''لاش برف کے نیچے دبائی گئی تھی۔'' ڈیمارکو پھر گویا ہوئی۔ ''کسی برفانی جانور، غالباً بھیڑیے کی کارستانی تھی کہ لاش مکمل طور پر پوشیدہ نہ رہ سکی۔ سرچ اور ریسکیو ٹیم کے ایک فرد کی نظر لاش کے ہاتھ پر پڑ گئی۔ معما کھلتا چلا گیا۔ لاش اِن ڈور کپڑوں میں اس لیے تھی کہ اسے پہاڑوں میں قتل نہیں کیا گیا تھا۔ وہاں خون بھی بہت کم تھا۔ دونوں باتیں ظاہر کر رہی تھیں کہ ''کرائم سین'' کہیں اور تھا۔ جہاں سے لاش کو پہاڑوں میں لا کر دفن کیا گیا۔

ڈیمارکو اور اینڈریا پبلک [illegible] ایک دوسرے

کو گھور رہی تھیں۔ اینڈریا بخوبی سمجھ رہی تھی کہ ڈیمارکو کیا سوچ رہی ہے۔ شیوی بلیزر، لزا کے کیبن پر موجود تھی۔ لزا غائب تھی۔ میری کو قتل کر دیا گیا تھا۔ بظاہر کرائم سین، لزا کا کیبن تھا۔ دوسرے الفاظ میں لزا مفرور تھی۔

''ہم تمہاری بہن کے کیبن نما گھر کے لیے سرچ وارنٹ کی تیاری کے آخری مراحل میں ہیں۔ شیوی بلیزر، میری، اور 'فیئر بینک' رینٹ کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اگلا مرحلہ لزا کے گھر کی تلاشی ہے۔ میں کسی بات کا اعلان نہیں کر رہی ہوں...... یہ محض تفتیش کا حصہ ہے۔ معمول کی تفتیش۔''

اینڈریا نے ڈیمارکو کے تسلی آمیز آخری فقرے کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ وہ نوٹ کر رہی تھی کہ ڈیمارکو شروع سے ہی کیس کو جلد از جلد ختم کرنے کے چکر میں ہے۔ چاہے اس کے لیے اسے تھوڑی بہت ہیرا پھیری ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

''کیا تم سمجھتی ہو کہ لزا کو بھی ختم کر دیا گیا ہے؟'' اینڈریا نے بمشکل آواز کو سپاٹ رکھا۔

''کہا نہیں جا سکتا۔ ضروری ہے کہ پہلے اس کے کیبن کی چھان بین کی جائے۔'' ڈیمارکو نے اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔ ''نیز تمہارے تعاون کے مشکور ہوں گے اگر تم کیبن سے دور رہو...... میرا مطلب ہے کہ جب تک ہم اپنی کارروائی مکمل نہیں کر لیتے۔''

''میرا سامان؟'' اینڈریا نے اعتراض کیا۔

''وہ تمہیں مل جائے گا۔ فی الحال تمہارے لیے متبادل قیام گاہ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تم خیال نہیں کرو گی۔'' ڈیمارکو اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک نظر بگ جو پر ڈالی اور باہر نکل گئی۔ اینڈریا فولڈنگ چیئر پر بیٹھ گئی۔ بگ جو بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ اینڈریا کا جسم غیر محسوس انداز میں کانپ رہا تھا۔ وہ خیالوں میں گم تھی۔ بگ جو غور سے لزا کی بہن کو دیکھ رہا تھا۔

ڈیمارکو کے حالیہ انکشافات نے اینڈریا کا حوصلہ اور توانائی نچوڑ لی تھی۔

''لزا زندہ ہے۔'' بگ جو کا صبر جواب دے گیا۔

اینڈریا کو جھٹکا لگا۔ اس نے سر اٹھا کر بگ جو کی آنکھوں کی اتھاہ گہرائیوں میں جھانکا۔ ''تم کیسے کہہ سکتے ہو؟'' اینڈریا نے سرسراتی آواز میں سوال کیا۔

''میں جانتا ہوں۔'' بگ جو نے سکون اور اعتماد سے جواب دیا۔ بگ جو کے تیقن نے اینڈریا کے بدن میں امید کی لہر اٹھا دی۔

''چلو اٹھو، تمہارا سامان لے آتے ہیں۔'' بگ جو نے کرسی چھوڑ دی۔

''لیکن ڈیمارکو......'' اینڈریا نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔

''وہ ابھی سرچ وارنٹ حاصل نہیں کر سکی ہے۔ ہمیں اس سے قبل ہی سامان نکال لینا چاہیے۔'' اینڈریا نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی اور بگ جو کے ساتھ چل پڑی۔ بگ جو کے پاس سفید رنگ کی ''ڈاج ریم'' تھی۔ دونوں اسی میں لزا کے کیبن تک پہنچے۔

بگ جو کے ساتھ چلتے ہوئے اینڈریا کی امید اور حوصلہ لوٹ آیا تھا۔ اگرچہ امید کی کرن موہوم سی تھی۔ تاہم جس انداز میں بگ جو نے لزا کی زندگی کا انکشاف کیا تھا، وہ غیر معمولی تھا۔

کیبن پر ایک ٹروپر وردی گیں چوکس کھڑا تھا۔ اس کی عمر بیس سال سے کم رہی ہوگی۔ اس نے شائستگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم ان دونوں کو اندر نہیں جانے۔ اس ضمن میں اس کے پاس واضح احکامات موجود تھے۔

اینڈریا دل میں لعنت ملامت کرتی ہوئی واپس ڈاج میں بیٹھ گئی۔ بگ جو نے گاڑی گھما لی...... معاً اینڈریا نے کچھ دور جانے کے بعد بگ جو کو روک لیا۔ راستے کی ایک سمت میل باکس کی قطار تھی۔ بگ جو سوالیہ نظروں سے اینڈریا کو دیکھ رہا تھا۔ اینڈریا گاڑی سے اتر گئی۔ وہ لزا کے میل باکس کو پہچانتی تھی۔ باکس زرد رنگ کا تھا۔ اینڈریا، باکس خالی کر کے واپس ڈاج میں آ گئی۔ انجن اسٹارٹ تھا۔ بگ جو نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اس کا رخ جنوب کی طرف تھا۔

''مجھے چند چیزیں درکار ہیں۔ کیا ہم کچھ دیر کے لیے سپر مارکیٹ پر رک سکتے ہیں؟'' اینڈریا نے درخواست کی۔

بگ جو نے مسکرا کر ایک جگہ ڈاج روک لی۔ اینڈریا تیزی سے مارکیٹ نما بڑے سے اسٹور میں داخل ہو گئی۔ بنیادی ضرورت کی اشیا خرید کر وہ واپس آ گئی۔ مارلبرو اور لائٹر لینا وہ نہیں بھولی تھی۔ اگرچہ کئی برس قبل وہ سگریٹ نوشی ترک کر چکی تھی۔

گاڑی میں واپس آنے کے بعد اس نے ایک سگریٹ نکالی اور بگ جو کا عندیہ لیا کہ اسے اعتراض تو نہیں...... بعد ازاں تھوڑی سی کھڑکی کھول کر اس نے سگریٹ سلگا لیا۔ اس نے گہرا کش لے کر پریشان کن

خیالات کو سگریٹ کے دھوئیں میں چھپالیا۔
بگ جو ٹاؤن سے باہر مقیم تھا، پانچ میل دور۔ اس کا چوبی کیبن زیادہ بڑا نہیں تھا۔ وہ اکیلا ہی اندر چلا گیا۔ اینڈریا گاڑی سے اتر کر باہر کھڑی تھی۔ بھوک کے مارے اس کا پیٹ احتجاج کر رہا تھا۔ اس نے ایک اور سگریٹ سلگا لیا۔ چند منٹ بعد بگ جو دوبارہ نمودار ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں نرم فر (Fur) نما کوئی چیز تھی۔ ایک لمحے کے لیے اینڈریا کو خیال گزرا کہ وہ کوئی مردہ جانور ہے۔ فر کے ڈھیر میں ایک چھوٹا سا نیلا دائرہ نمودار ہوا، جس کے گرد سیاہ لکیر تھی۔ بگ جو کے ہاتھوں میں کتا تھا۔ زندہ کتا......
''موک سے ملو۔'' بگ جو نے قریب پہنچ کر انکشاف کیا۔
''اوہ نو، یہ لزا کا کُتا ہے۔ اس کا نام موک ہے؟''
''ہاں۔'' بگ جو نے تصدیق کی۔ ''آؤ میں تمہارے لیے قیام گاہ کا بندوبست کروں۔'' بگ جو نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔
وہ کیبن خاصا معقول تھا۔ کھڑکیوں پر سرخ پردے پڑے تھے۔ ''یہ موسم سرما میں بند رہتا ہے۔ اس لیے اسے گرم رکھنے کے لیے تمہیں کچھ وقت لگے گا۔ اسٹوو جلا کر رکھنا۔''
اینڈریا کی آنکھوں میں پسندیدگی کا رنگ تھا۔ حیرت بھی عیاں تھی۔ اس علاقے میں اس نے اتنا شاندار چوبی گھر نہیں دیکھا تھا۔ قبل اس کے وہ کوئی سوال کرتی، بگ جو نے خود ہی اطلاع فراہم کی۔
''یہ لزا کے دوست مائیکل فلنٹ کی ملکیت ہے۔ تم جب تک چاہو یہاں سکونت اختیار کر سکتی ہو۔''
''مائیکل؟ کون مائیکل فلنٹ؟''
''دوست، محض ایک دوست۔''
''کرائے کا کیا ہوگا؟''
''پہلے تم اچھی طرح جائزہ لے لو، پھر خود فیصلہ کرو۔''
''اوکے۔''
''میں بیس منٹ بعد آتا ہوں، پھر سرچ اینڈ ریسکیو سینٹر چلیں گے۔'' بگ جو نے بتایا۔
''جو، میں بتا نہیں سکتی کہ میں تمہاری کتنی مشکور ہوں۔''
بگ جو نے مسکرا کر سر ہلایا اور گود میں موجود کُتے کی دبیز فر سہلانے لگا۔ کُتے کی آنکھیں بھی اینڈریا کی طرح نیلی تھیں۔
''تم اسے کہاں لے جا رہے ہو؟'' اینڈریا نے استفسار کیا۔
''موک کو ختم کرنا پڑے گا۔'' بگ جو کی آواز میں ہلکی سی اداسی تھی۔ ''زہریلا انجکشن لگانا پڑے گا۔''
''نہیں، تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' اینڈریا گویا کراہ اٹھی۔ اس کی آنکھوں میں خوف اور درد کی ملی جلی آمیزش تھی۔
''اینڈریا، یہ ناکارہ ہو چکا ہے...... کیا تم مجھے ایک ظالم شخص سمجھ رہی ہو؟''
''نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ میں تمہاری مجبوری سمجھتی ہوں۔''
''تم کیا چاہتی ہو؟''
''یہ لزا کا کتا ہے...... مم...... میرا...... مطلب ہے، کیا میں اسے رکھ سکتی ہوں؟''
بگ جو نے غور سے اینڈریا کی آنکھوں میں جھانکا، پھر آگے بڑھ کر موک کو اس کی بانہوں میں ڈال دیا۔
''اب یہ تمہارا ہے، پورے کا پورا......''
''اوہ، جو......'' اینڈریا کھل اٹھی۔ ''لیکن کیا مائیکل فلنٹ یہاں موک کو برداشت کرے گا؟''
''کتوں سے مائیکل کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔'' بگ جو نے اینڈریا کو اطمینان دلایا پھر اس نے مرہم کی ایک ٹیوب اینڈریا کے حوالے کی اور ڈوگ فوڈ کے بارے میں بتایا۔
''ہاں، اسے پانی زیادہ پلانا اور اپنا حلیہ اچھا بناؤ، خانہ بدوش لگ رہی ہو...... ٹاؤن میں اسپورٹس شاپ ہے...... وہاں سے کم از کم یہ گندے جوتے ضرور تبدیل کر لینا۔'' بگ جو مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔
عقب میں اینڈریا منہ کھولے کھڑی رہ گئی۔
☆☆☆
سرچ اینڈ ریسکیو کمانڈ پوسٹ ایک وسیع میدان تھا جس کے ایک طرف جنگل اور دوسری جانب منجمد وادی تھی، اینڈریا نے پیڈڈ ٹراؤزرز، فر والا ''پارکا'' اور ہڈ کے ذریعے شدید سردی سے مدافعت کا بندوبست کیا تھا۔ پیروں میں نئے جوتے بگ جو نے اسے پیش کیے تھے۔ کلائیوں پر دبیز بینڈ، ہاتھوں پر دستانے...... کان بھی ڈھکے ہوئے تھے، گویا، موسم کی شدت سے نمٹنے کے لیے وہ پوری طرح مسلح تھی۔
موسم کی وجہ سے وہاں خاصے لوگ تھے۔ زیادہ تعداد ہائیپرز کی تھی۔ جگہ جگہ ان کے ٹینٹ لگے ہوئے تھے۔ فور

وہیل گاڑیاں اور چند برفانی گاڑیاں بھی موجود تھیں۔ بیشتر افراد کے ہاتھوں میں سینڈوچ اور تھرماس تھے۔ یخ بستہ ہواؤں میں مختلف آوازیں گونج رہی تھیں۔ گاہے بگاہے نسوانی چیخیں اور مردانہ قہقہے سنائی دے جاتے۔

کئی افراد نے اینڈریا کو پہچان کر ہاتھ ہلایا۔ میدان کے جنگل والے سرے پر چند کمرے بنے تھے۔ یہی کمانڈ لینڈ تھا۔ وہ بگ جو کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوگئی۔ یہاں اتنی ٹھنڈک نہیں تھی۔ دیواروں پر نقشے چسپاں تھے۔ جابجا جیکٹس اور دستانے بکھرے پڑے تھے۔

اینڈریا کی نظریں وہاں موجود افراد پر گھومتی ہوئی ایک دراز قامت شخص پر جم گئیں۔ وہ کچھ فاصلے پر ریڈیو پر محو گفتگو تھا۔ بات کر کے وہ پلٹا تو اینڈریا حیران رہ گئی۔ وہ کال پیکاٹی تھا۔

اینڈریا نے فوراً ہی نگاہ ہٹالی۔ تاہم دل، سینے میں تین گنا رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ کال پیکاٹی ہی کے باعث لزا اور اینڈریا کے مابین گہری خلیج حائل ہوئی تھی۔ قطع نظر اس کے، کون کتنا ذمے دار تھا...... اینڈریا کے تعلقات کال کے ساتھ تھے۔ کال کی بیوی سیفرون، لزا کی بہترین دوست تھی۔ اینڈریا کے علم میں یہ بات لزا کے ذریعے آئی کہ کال شادی شدہ ہے اور اس کی بیوی سیفرون، لزا کی بہترین دوست ہے۔ اس شادی کو آٹھ سال ہوگئے تھے۔ لزا کسی قیمت پر یہ برداشت نہیں کرسکتی تھی کہ کال اور اینڈریا کے تعلقات کی وجہ سے اس کی دوست سیفرون کو کسی قسم کی جذباتی اذیت برداشت کرنی پڑے یا اس کے اور کال کے ازدواجی تعلقات متاثر ہوں۔ اس موضوع پر دونوں بہنوں کے درمیان خاصی تلخ کلامی ہوئی بعدازاں اینڈریا پہلی فرصت میں الاسکا سے پرواز کرگئی۔

اینڈریا نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ کال ریڈیو چھوڑ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ اینڈریا نے ظاہر کیا جیسے وہ دیوار پر آویزاں نقشے کا جائزہ لے رہی ہے۔

''اینڈی!''

''کال، تم؟'' اینڈریا نے پلٹ کر نارمل انداز میں جواب دیا۔ ''کیسے ہو تم؟''

''بظاہر ٹھیک...... لیکن دیگر افراد کے مانند تمہاری بہن کے لیے متفکر ہوں۔''

''تم ابھی تک ''فیئر بینک'' میں ہو؟''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' کال نے جواب دیا۔ وہ بار بار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔ شیو بھی بڑھا ہوا تھا۔

''کوئی پریشانی ہے؟'' اینڈریا نے سوالیہ نظروں سے اس کے چہرے کا جائزہ لیا۔

''اینڈی، بات یہ ہے...... مجھے تمہیں آگاہ رکھنا چاہیے۔'' اس نے خاموش ہو کر پُرسوچ انداز اختیار کیا۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا کے کان کھڑے ہوئے۔

''اینڈی، میں یہاں آفیشل وزٹ پر ہوں۔'' اس نے نچلا ہونٹ چبایا۔

''میری یادداشت کے مطابق تم اپنا کاروبار سیٹ کرنے جارہے تھے؟''

''ہاں، ٹھیک ہے...... لیکن میں ساتھ ہی کچھ اور بھی کر رہا تھا۔''

''کیا مطلب؟''

''آؤ باہر چلتے ہیں۔'' کال نے نرمی سے کہا۔

اینڈریا اس کی آنکھوں میں جھانکتی رہی۔ پھر اثبات میں سر ہلایا۔ دونوں باہر سرد ماحول میں آگئے۔

''تم آفیشل وزٹ کی بات کر رہے تھے؟'' اینڈریا کی آواز میں تجسس تھا۔

''فالکن نام کی ایک بڑی فرم ہے۔ میں اس کے لیے وقتاً فوقتاً انویسٹی گیٹر کا کام کرتا ہوں۔ انشورنس انویسٹی گیٹر...... ہمارے اچھے تعلقات رہے ہیں۔''

''یعنی تمہیں اچھے پیسے مل رہے ہوں گے؟''

''ہاں، لیکن پیسا مسئلہ نہیں ہے۔'' کال پھر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ اب وہ واضح طور پر بے کل دکھائی دے رہا تھا۔

''پھر؟'' اینڈریا کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''میرا اسائنمنٹ، لزا ہے۔'' کال نے نظریں چرائیں۔ لمحہ بھر کے لیے اینڈریا کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

''کیا کہا تم نے؟'' اس کی آواز از خود بلند ہوگئی۔

''ایسا ہی ہے۔ بڑی اڑچن ہے۔ دو اعشاریہ چار ملین ڈالرز داؤ پر لگے ہیں۔''

''لزا کا کیا تعلق ہے؟'' اینڈریا پلکیں جھپکائے بغیر کال کو گھور رہی تھی۔

''چھ مہینے پہلے اس نے لائف انشورنس کرائی تھی۔'' کال نے پژمردگی سے انکشاف کیا اور بالوں میں ہاتھ گھمانے لگا۔

''ڈبل شٹ، مسٹر کال پیکاٹی......'' اینڈریا تڑخ اٹھی۔

''دیکھو، اینڈی...... تم کیا سمجھ رہی ہو؟''

''میں خوب سمجھ رہی ہوں۔ انشورنس کمپنیوں میں اس قسم کے فراڈ عام ہیں۔ پراپرٹی، کار، فارم یا زندگی یا کسی اور چیز کا بیمہ کراؤ...... بعدازاں مجرمانہ طریقوں سے بیمے کی رقم وصول کرو۔ لائف انشورنس کا معاملہ اور ہے۔ بیمہ کنندہ اپنے کسی عزیز کو بینی فشریز بناتا ہے۔ ظاہر ہے کہ موت کی صورت میں بیمے کی رقم سے خود وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اصل وصول کنندہ اگر مجرمانہ ذہنیت رکھتا ہے اور بیمہ کنندہ کے ساتھ مخلص نہیں یا بیمہ کنندہ کی موت کا انتظار نہیں کرسکتا تو وہ بیمے کی رقم وصول کرنے کے لیے اسے ختم کردیتا ہے یا مروا دیتا ہے۔ انشورنس کمپنیاں اتنی آسانی سے رقم ادا نہیں کرتیں اور تفتیش کی صورت میں عموماً اس قسم کے بیشتر جعلی کلیم پکڑے جاتے ہیں لیکن اگر بیمہ کنندہ خود انشورنس کی رقم سے مستفید ہونا چاہتا ہے تو اسے زندہ رہتے ہوئے مرنا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں عموماً اسے ایک شراکت دار کی ضرورت پڑتی ہے۔ شراکت دار، بیمہ کنندہ کا وصول کنندہ یا بینی فشری ہوتا ہے...... دونوں کے مابین منصوبے کی نوعیت کچھ بھی ہو......''

''اینڈی، تمہاری بیشتر باتیں ٹھیک لیکن......''

''مجھے بات پوری کرنے دو۔'' اینڈریا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ''تم انشورنس کمپنی کی طرف سے لزا کے کیس پر تفتیش کر رہے ہو...... یعنی تم سمجھتے ہو کہ لزا......''

''اوہ، ہو، تم خاموش تو رہو۔ آخر یہ ایک بھاری رقم ہے اور دنیا میں ایسے ویسے لوگوں کی کمی نہیں جو اتنی بڑی رقم کے لیے اس سے بھی آگے جاسکتے ہیں۔''

اینڈریا نے پیر پٹخے اور دو انگلیاں جوڑ کر کال کے سینے کو ٹھوکا۔ ''تمہیں ہمت کیسے ہوئی؟ کیا میری بہن کا شمار ایسے ویسے لوگوں میں ہوتا ہے؟ کال، تمہاری سوچ نے مجھے صدمہ پہنچایا ہے...... اگر یہ مذاق ہے تو بہت سنگین ہے۔''

''میں یہ نہیں کہہ رہا کہ انشورنس کے معاملے میں لزا کوئی سازش کر رہی ہے۔'' کال نے اٹکی ہوئی آواز میں مدافعت پیش کی۔

''اوہ، ویری گڈ۔ گویا تم کورٹ کے دونوں جانب کھیل رہے ہو۔'' اینڈریا نے طنز کیا۔

''میں تو صرف اپنا کام کر رہا ہوں۔''

''تم لزا کو جانتے ہو اور مجھے بھی...... تمہیں یہ ٹاسک لینا ہی نہیں چاہیے تھا۔''

''میں نے اسائنمنٹ تمہاری وجہ سے لیا تھا۔'' کال نے برف پوش زمین کی جانب دیکھا۔

''وہاٹ، کیا بکواس ہے؟ تم نے تو کئی برس پہلے بھی مجھے دھوکا دیا اور اپنی بیوی کو بھی...... اب تمہیں مجھ سے کیا دلچسپی ہوسکتی ہے؟'' ماضی کے تصور نے اینڈریا کے حلق میں کڑواہٹ گھول دی تھی۔

''جب تک تم یہاں ہو، کیا ہم مل سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ بات چیت کرسکتے ہیں؟''

''نہیں اور کمپنی کو جا کر بتا دو کہ لزا کی انشورنس پالیسی میں کوئی فراڈ نہیں ہے۔ تفتیش سے ہاتھ اٹھا لو۔'' اینڈریا نے خشک لہجے میں بات ختم کرتے ہوئے رخ پھیر لیا۔

''اینڈی، رک جاؤ۔ میں ماضی کی غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتا تھا اسی لیے......''

''اسی لیے تم نے اس کیس میں ہاتھ ڈالا۔'' اینڈریا نے مڑے بغیر جواب دیا۔

''اینڈی، تم نے پوچھا نہیں کہ موت کی تصدیق کی صورت میں 2.4 ملین ڈالرز کس کو ملنے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ بینی فشری میں لزا نے کس کا نام لکھا ہے؟''

''کیا فرق پڑتا ہے؟''

''بہت زیادہ۔''

اینڈریا، سلوموشن میں گھومی۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا تجسس بیدار ہوگیا۔ ''کیا پہیلی ڈالنے والے ہو؟'' اینڈریا کی آواز میں چبھن تھی۔

چند لمحے سکوت طاری رہا پھر کال دھیرے سے گویا ہوا۔

''لزا نے بینی فشری کی جگہ...... تمہارا نام لکھا ہے۔''

☆☆☆

اینڈریا اگلے روز بیدار ہوئی تو اس کے سر کے ساتھ اعضا میں بھی دکھن تھی۔ گزشتہ روز کال کا انکشاف اس کے سر پر بم کے مانند پھٹا تھا۔ متعدد سوالات نے سر اٹھایا تھا اور سوچتے سوچتے اینڈریا کا سر پھٹنے لگا تھا جو کچھ بھی تھا، کم ازکم چھ ماہ قبل لزا کو اپنی زندگی خطرے میں نظر آنے لگی تھی۔ آخر ایسی کیا بات تھی؟ جس حقیقت نے اینڈریا کو ہلا کر رکھ دیا تھا، وہ خود اس کا نام تھا جو لزا نے موت کی صورت وصول کنندہ کے طور پر ڈالا تھا۔ کہاں اینڈریا، لزا سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تھی۔

لزا کے کیبن میں اینڈریا کے خطوط، تصاویر وغیرہ اور اب لائف انشورنس کی دھماکا خیز شق...... گویا اینڈریا یک طرفہ ہی برگشتہ تھی جبکہ لزا اپنے سب غم چھپا کر بھی اسی کی یاد کو سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ سکھ اپنے سارے دے کر اس کی

بہن نے اپنی خاطر عذاب رکھ لیے......لیکن اینڈریا اب حسرتوں کا حساب کیسے رکھے۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ اس کا پورا وجود ہی پگھلا جارہا تھا۔ میں نے ناحق اسے غلط جانا اور اپنا ہی اعتبار کھو دیا۔ وہ لزا کو نہ بچاسکی تو آئینے کا سامنا کیسے کرے گی؟

لزا زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ اینڈریا کے سینے میں طوفان اٹھا۔ وہ موسم کے ہاتھوں نہیں مرسکتی۔ انشورنس کا مطلب، اسے انسانوں سے خطرہ ہے۔ وہ لزا کو بچانے کے لیے اپنی جان دینے سے دریغ نہیں کرے گی۔ بگ جو نے کہا تھا کہ لزا زندہ ہے۔ کیا لزا، بگ جو سے رابطے میں ہے؟ اینڈریا نے بستر چھوڑ دیا۔

اینڈریا نے لزا کے میل باکس سے نکالی ہوئی اشیا برآمد کیں اور ایک ایک آئٹم دیکھنا شروع کیا۔ چند بل تھے، خطوط اور کارڈز......صرف ایک خط ایسا تھا جس نے اینڈریا کی توجہ کھینچ لی۔ ارسال کنندہ کے نام کی جگہ ''ٹیسا'' لکھا تھا۔ خط کی ہیڈنگ عجیب اور بڑے حروف میں لکھی گئی تھی۔

''باسٹرڈ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، دبنے کی ضرورت نہیں۔''

اینڈریا نے خط پڑھنا شروع کیا۔ متن غیر واضح تھا۔ اختتام کچھ اس طرح تھا: یہ ایک عام سی زیادتی ہے، لہٰذا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یکسر بھول جاؤ۔ ہم سب تم سے محبت کرتے ہیں۔ کون پروا کرتا ہے، کب، کہاں پر کیا ہوا۔

اینڈریا نے رقعہ الٹ پلٹ کر دیکھا۔ کوئی پتا، نہ فون نمبر۔ مایوسی کے عالم میں اس نے لفافے کا جائزہ لیا تو امید کی کرن چمکی۔ دو اپریل کی تاریخ تھی۔ کمپنی کا نام پیک ایڈونچر تھا جو فیئر بینک میں تھی۔

اینڈریا نے فون اٹھایا۔ قسمت کام کررہی تھی۔

''پیک ایڈونچر۔'' کسی خاتون کی کھنک دار آواز آئی۔

''ہائے، کیا میں ٹیسا سے بات کرسکتی ہوں؟''

''وہ آج ڈیوٹی پر نہیں ہے۔ اگر کوئی پیغام ہے تو......؟''

اینڈریا نے اپنا تعارف کرایا۔ دوسری جانب سے فوری ردِعمل آیا۔ ''اوہ، گاڈ...... کیا تم نے لزا کو ڈھونڈ لیا ہے؟''

''نہیں، ابھی نہیں۔''

''ڈیئر لارڈ، امید ہے تم اسے تلاش کرلوگی۔ ہم سب اسے بہت پسند کرتے تھے۔ میں تمہیں نمبر دیتی ہوں۔ تم ٹیسا کے گھر پر بات کرلو۔ وہ بہت خوش ہوگی۔''

''تھینک یو۔'' اینڈریا نے سگریٹ سلگایا۔

دوسری بیل پر اٹھانے والی ٹیسا ہی تھی۔ اینڈریا سے متعارف ہوکر اس نے خوشی کا اظہار کیا۔ تاہم وہ یہ سن کر مضطرب ہوگئی کہ لزا ابھی تک لاپتا ہے۔ دورانِ گفتگو اینڈریا کو پتا چلا کہ لزا اور ٹیسا کی دوستی پیک ایڈونچر کے ذریعے ہی پروان چڑھی تھی۔ پیک ایڈونچر کا ایک ونگ اپنے گاہکوں کو ہیلی کاپٹر سروس بھی فراہم کرتا تھا۔ ٹیسا کی بیشتر ذمے داریاں ہیلی کاپٹر سروس سے متعلق تھیں۔ وہ گاہکوں کو کوہ پیمائی اور ہائیکنگ کے لیے پہاڑوں پر لے جاتی تھی۔ بعض گاہک نچلی چوٹیوں اور گلیشیئرز تک رسائی کو ترجیح دیتے تھے۔ بنابریں لزا تیزی سے ٹیسا کے قریب ہوتی چلی گئی۔

ٹیسا کے تعاون اور اعتماد کو دیکھتے ہوئے اینڈریا نے ہمت کرکے اسے بتادیا کہ وہ لزا کے نام اس کا خط پڑھ چکی ہے۔ ٹیسا نے برا نہیں منایا، البتہ حیران ضرور ہوئی تھی۔

''اس سے کیا مدد مل سکتی ہے؟''

''شاید کچھ نہیں لیکن کیا تم وضاحت کروگی کہ اس فقرے سے تمہاری کیا مراد تھی۔ 'باسٹرڈ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا'......؟''

''ہاں، باسٹرڈ ایک ہی ہے۔'' ٹیسا نے گہری سانس لی۔ اس کا نام پیٹر سانٹونی ہے۔''

''ٹیسا، معاف کرنا...... کیا تم ''میری گلی موٹ'' کو جانتی ہو؟'' اینڈریا نے معاً کسی خیال کے تحت سوال کیا۔

''نہیں۔'' ٹیسا نے لاعلمی ظاہر کی۔

اینڈریا نے اسے میری کے قتل کے بارے میں بتا دیا۔

''گڈ لارڈ......''

لمحاتی سکوت نے بات چیت کا سلسلہ منقطع کردیا۔

''ٹیسا، تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، تاہم مجھے یقین نہیں آرہا۔''

''پیٹر سانٹونی کے بارے میں کچھ بتاؤ گی؟''

''وہ دونوں ساتھ کام کررہے تھے۔ پتا نہیں دونوں کے درمیان ناپسندیدگی کب اور کیسے پروان چڑھی۔ تاہم خراب تعلقات میں شدت اس وقت پیدا ہوئی جب سانٹونی کو لزا کے کورٹ کیس کے بارے میں پتا چلا۔''

''کورٹ کیس؟''

''لزا نے اگرچہ اس معاملے میں مجھ سے رازداری کا

وعدہ لیا تھا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ تمہیں باخبر رہنا چاہیے...... چھ سال قبل یو ایس ڈسٹرکٹ کورٹ نے لزا کو طلب کیا تھا۔ اس کا سبب یونیورسٹی کا پروفیسر کرو تھا۔ اسی نے سمن جاری کرائے تھے۔ پروفیسر کرو، لزا کی غیر ذمے دارانہ سرگرمیاں روکنے کے لیے اسے کورٹ لایا تھا...... یہی چارجز تھے۔ اور وہ جیت گیا، لزا جیل جانے کا رسک لیے بغیر عدالتی جنگ کو طول نہیں دے سکتی تھی۔''

اینڈریا سوچ رہی تھی کہ چھ سال قبل لزا کی عمر تیئس برس تھی۔ گویا وہ پی ایچ ڈی کے درمیان تھی۔ یعنی واشنگٹن ڈی سی سے پی ایچ ڈی کرنے کا امکان ختم ہو چکا تھا۔ کیونکہ عدالتی جنگ کے باعث یونیورسٹی سے فریقین کی بے دخلی یقینی تھی۔

''آخر لزا ایسا کیا کر رہی تھی کہ پروفیسر کرو نہ صرف اسے کورٹ لے گیا بلکہ اپنی پروفیسر شپ بھی داؤ پر لگا دی؟''

''لزا نے پروفیسر پر قتل کا الزام لگایا تھا۔'' ٹیسا نے جواب دیا۔ جواب سن کر اینڈریا کی قوتِ گویائی سلب ہو گئی۔

''پندرہ سال پہلے۔'' ٹیسا نے بات آگے بڑھائی۔ ''جیرالڈ نام کا ایک طالب علم ہائیکنگ کے دوران مارا گیا تھا۔ اسے حادثے سے ہی تعبیر کیا گیا۔ جیرالڈ ایک جینئس طالب علم تھا۔ تاہم قبل اس کے وہ اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ پیش کرتا، حادثے کا شکار ہو کر چل بسا۔ حقیقت سے ہر کوئی لاعلم تھا۔ تاہم اس وقت کرو اس کے ساتھی طالب علم کی حیثیت سے اس کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ کسی طرح جیرالڈ کے تھیسس کی نقل لزا کے ہاتھ لگ گئی۔ کرو نے جو مقالہ جمع کرایا تھا، پُراسرار طور پر وہ جیرالڈ کے مقالے سے بے حد مماثلت رکھتا تھا۔ کرو نے مقالہ جیرالڈ کی موت کے کچھ عرصے بعد جمع کرایا تھا...... لزا کا فطری تجسّس بیدار ہو گیا۔ اس نے اپنے طور پر چھان بین شروع کر دی۔ کرو اس وقت تک پروفیسر بن چکا تھا۔

''ذاتی تفتیش کے دوران میں لزا کے علم میں یہ بات آئی کہ کرو گاہے گاہے کوہ پیمائی کا شوق پورا کرتا تھا جس دن جیرالڈ کی موت ہوئی، کرو اسے پہاڑ پر لے گیا تھا۔ لزا کا اسکرو ڈھیلا ہو گیا اور پروفیسر کرو پر چڑھ دوڑی۔ غالباً اس نے عجلت کا مظاہرہ کیا تھا۔ کورٹ میں پروفیسر کے مقابل اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ بہرحال یہ خاصا اسکینڈل بن گیا تھا۔''

اینڈریا شاک کی حالت میں یہ عجیب کہانی سن رہی تھی۔

''کس کس کو پتا تھا؟''

''تنازعہ کافی پھیل گیا تھا۔ کیونکہ ایک ہائر علمی ادارے میں اس قسم کا معاملہ غیر معمولی تھا۔ مستزاد کہ ایک طالب علم بھی مارا گیا تھا۔'' ٹیسا نے جواب دیا۔

''پیٹر سانٹونی کو کیونکر پتا چلا، یہ میں نہیں جانتی۔'' ٹیسا کی آواز آئی۔ ''لیکن یہی بات تھی جس کے ذریعے وہ لزا کو کسی معاملے میں چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔''

ٹیسا نے اینڈریا کی معلومات میں توقعات سے بڑھ کر اضافہ کیا تھا۔ تاہم اینڈریا مزید کچھ کام کی بات معلوم کرنے میں ناکام رہی۔ فون بند کر کے وہ سوچوں میں غلطاں کمرے کی لمبائی چوڑائی ناپنے لگی۔ موک بھی اپنی نئی مالکن کے آگے پیچھے پھر رہا تھا۔ اس نے اینڈریا سے مانوس ہونے میں بہت کم وقت لیا تھا۔ موک کی صحت بھی تیزی سے بحال ہو رہی تھی۔

☆☆☆

اینڈریا کا رخ لزا کے کیبن کی طرف تھا۔ وہاں گاڑیوں کی خاصی تعداد دیکھ کر اسے تعجب ہوا۔ مزید براں، کیبن کے اردگرد پول نصب کر کے زرد رنگ کے ٹیپ سے احاطہ بندی کر دی گئی تھی۔ گویا وہ کوئی کرائم سین تھا۔ ٹروپر وینڈنگ کو دیکھ کر اینڈریا اس کی طرف بڑھی۔ یہ وہی کم عمر اہلکار تھا جس نے پہلے بھی اینڈریا اور بگ جو کو کیبن میں جانے سے روکا تھا...... اینڈریا نے ڈیمار کو کے بارے میں استفسار کیا۔ وینڈنگ نے اسے انتظار کرنے کو کہا اور خود ایک طرف غائب ہو گیا۔ اس کی واپسی جلدی ہوئی تھی تاہم اینڈریا کا منہ بن گیا۔ کیونکہ اس کے ہمراہ ڈیمار کو کے بجائے کال پیگاٹی تھا۔

''ڈیمار کو کہاں ہے؟'' اینڈریا کی آواز میں خشکی تھی۔

''مصروف ہے۔'' جواب کال کی طرف سے آیا تھا۔

اینڈریا نے چبھتی ہوئی نگاہ کال پر ڈالی۔ ''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ پولیس میں بھرتی ہو گئے ہو؟''

''میں تفتیشی ٹیم کا حصہ ہوں، اگرچہ ''کرائم سین'' کے ہر کونے کھدرے تک رسائی نہیں رکھتا۔''

''کرائم سین؟'' اینڈریا کے حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ یعنی اس کا خدشہ ٹھیک نکلا تھا۔ زرد ٹیپ کا مطلب

واضح تھا بلکہ یہ خدشہ پہلے سے موجود تھا۔ جب میری کی گاڑی لزا کے کیبن کے باہر ملی تھی۔

کال نے بغور اپنی سابقہ گرل فرینڈ کے تاثرات کا جائزہ لیا۔ ”کیا ہم کسی مناسب جگہ بیٹھ کر کوئی ڈرنک نہیں لے سکتے؟“ کال نے سرسری انداز میں کہا۔

اینڈریا نے اچٹتی نظر ٹروپر وینڈنگ پر ڈالی۔ اس نے کال کی آواز میں پنہاں خفیف سی ذومعنویت کو محسوس کر لیا تھا۔ لہٰذا اس نے خلافِ ارادہ ہامی بھر لی۔

کچھ دیر بعد دونوں موز بار میں براجمان تھے۔

”کال میں اس لیے تمہارے ساتھ آگئی ہوں کہ شاید کرائم سین کے بارے میں تم کچھ بتا سکو۔ لہٰذا تم کوئی ناپسندیدہ موضوع نہیں چھیڑو گے۔“ اینڈریا نے تنبیہ کی۔

”چار سال بعد بھی تم اس قدر نالاں ہو...... جبکہ میں چار سال سے نادیدہ بوجھ اٹھائے پھر رہا ہوں۔“ کال نے اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھا۔ جواباً اینڈریا نے ہاتھ اٹھا کر بیزاری کا اظہار کیا۔

کال نے ایک گہری سانس لی۔ اس کی آنکھوں میں شکوہ تھا۔ اس نے کافی مگ میں چاکلیٹ کو ہلایا اور چرمی نشست گاہ سے کمر ٹکا دی۔ ”او کے، اینڈی...... شاید تمہارا رویہ جائز ہے۔ میں نے وینڈنگ کے سامنے اس لیے بات نہیں کی تھی کہ پولیس تمہیں زیادہ کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہے یا فی الحال ان کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے...... کیبن کی ایک چوبی دیوار سے انہوں نے اعشاریہ پینتالیس کیلیبر کی گولی برآمد کی ہے۔ گولی انہوں نے لیب روانہ کر دی ہے۔ انہیں تقریباً یقین ہے کہ ”میری گلی موٹ“ کی باڈی سے جو دو گولیاں حاصل ہوئی تھیں وہ اور کیبن والی گولی ایک ہی سیمی آٹومیٹک آتشیں ہتھیار سے فائر کی گئی تھیں۔ تینوں گولیوں کا کیلیبر بھی اعشاریہ پینتالیس ہے۔ بس انہیں لیب رزلٹ کا انتظار ہے۔“ کال کافی مگ ہونٹوں تک لے گیا۔

گردن کی پشت پر اینڈریا کے رونگٹے کھڑے ہونا شروع ہو گئے۔ وہ بخوبی سمجھ رہی تھی کہ کال کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ یہ حقیقت پہلے ہی عیاں تھی کہ باڈی جہاں دریافت ہوئی تھی، ہلاکت وہاں نہیں ہوئی تھی۔

”میری کو لزا کے کیبن میں گولی ماری گئی؟“ بدقت تمام اینڈریا نے سوال کیا۔

کال نے نظریں چرائیں۔ ”پولیس کو وہاں خون کے نشانات بھی ملے ہیں اور وہ نمونے بھی لیب روانہ کر دیے گئے ہیں۔“

”لیکن...... مجھے وہاں ایسے کوئی نشان دکھائی نہیں دیے تھے۔“ اینڈریا نے نشست میں پہلو بدلا۔ اس کی رفتارِ نبض میں اضافہ ہونے لگا تھا۔

”عام آدمی کی نگاہ سے پوشیدہ رکھنے کے لیے ایسے نشانات کو چھپانے کے کئی طریقے اور اسپرے موجود ہیں۔ گولی کی دریافت کے بعد پولیس نے شدومد کا مظاہرہ کرتے ہوئے، خون کے نشانات دریافت کر لیے۔“ کال نے جواب دیا۔

دونوں کافی مگ میز پر دھرے تھے۔ سکوت کا پلڑا واضح طور پر بھاری ہو گیا۔ اینڈریا کے دماغ میں خیالات و خدشات کی یلغار، پیہم رواں تھی۔ لیب رزلٹ کے مطابق خون اگر لزا کا ہوا؟ کیا اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے؟ لیکن بگ جو کے نزدیک وہ زندہ ہے؟ اگر خون واقعی میری کا ہوا تو اس کا کیا مطلب لیا جائے گا؟ دونوں ایک دوسرے کو جانتی تھیں؟ کیا دونوں کی کیبن میں جھڑپ ہوئی؟ سوال در سوال...... اینڈریا کا دماغ چکرانے لگا۔ گتھی الجھتی جا رہی تھی۔ دفعتاً اینڈریا کے مفلوج ہوتے ذہن میں زوردار کڑاکا ہوا۔ بقول، کال پیکاٹی...... اینڈریا، لزا کی لائف انشورنس کی رقم وصول کرنے کی قانونی حق دار تھی۔ اگر...... اگر......

اینڈریا نے آنکھیں موند لیں۔ اس نے سوچنا بند کر دیا تھا۔

اپنے ہاتھ پر لمس محسوس کرتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں۔ کال نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ کال کا ہاتھ جیسے بول رہا تھا۔ لمس میں ڈھارس تھی، امید...... اپنائیت اور شاید کہیں دکھ والم بھی ہلکورے لے رہا تھا۔

”میری، لزا کو کیسے جانتی تھی؟“ اینڈریا نے نرمی سے ہاتھ کھینچا۔

”یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے دونوں دوست تھیں۔ کاؤچ کے عقب سے میری کا بیگ ملا ہے۔“

”لیکن کیسے......؟ میری، ورجینیا کی رہائش کنندہ تھی؟“

”کانفرنس کے ذریعے یا کام کی وجہ سے...... دونوں کا تعلق سائنس سے تھا۔“ کال نے خیال آرائی کی۔

اینڈریا کو لزا کا باس تھامس یاد آیا۔ ”کیا تھامس، میری سے واقف تھا؟“

”میں اس بارے میں اندھیرے میں ہوں۔“

ایک بار پھر خاموشی کا پردہ تن گیا۔

اینڈریا اندر ہی اندر تھامس سے ملنے کا فیصلہ کر رہی تھی۔ اس گفتگو نے اس کے اعصاب ہلا دیے تھے۔

☆☆☆

اینڈریا، ٹروپر وینڈنگ کے ہمراہ بریفنگ روم میں داخل ہوئی۔ اس کمرے کا انتظام بھی اسکول میں کیا گیا تھا۔ وہاں ایک ہی میز تھی۔ ایک دیوار گیر سفید بورڈ تھا۔ ڈیمارکو نے بیٹھتے ہوئے اسے بھی اشارہ کیا۔ میز کی تیسری کرسی خالی تھی۔ ڈیمارکو نے وینڈنگ کی جانب دیکھا۔ اینڈریا نے حیرت محسوس کی جب وہ خلافِ توقع کرسی سنبھالنے کے بجائے باہر نکل گیا۔

ایک منٹ نہیں گزرا تھا کہ وینڈنگ کے بجائے دوسرا وردی پوش اندر داخل ہوا۔ اینڈریا کو ایک بار پھر حیرت کا سامنا تھا۔ چند روز قبل وردی پوش کو اس نے بڑھے ہوئے شیو اور شاٹ گن کے ساتھ دیکھا تھا۔ تاثرات میں درشتگی تھی۔ لباس بھی دوسرا تھا...... جس جہاز میں وہ میک کے ساتھ ''لیک اینج'' پہنچی تھی۔ وردی پوش اسی جہاز میں تھا اور راستے میں اتر گیا تھا۔ ہاں، وہ وکٹر ہی تھا۔ نئے حلیے میں...... کلین شیو...... اس وقت اس کی عمر قدرے کم معلوم ہو رہی تھی۔ تاہم اینڈریا کے اندازے کے مطابق وہ پچاس سے اوپر ہی کا تھا۔

''مسٹر وکٹر۔'' اینڈریا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

اس نے نسبتاً شائستگی سے سرخم کرتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''سارجنٹ پیکائی۔''

اینڈریا چونکے بغیر نہ رہ سکی۔ اگرچہ ماضی میں کال نے اپنی فیملی کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں بتایا تھا تاہم اس کے باپ کا فوجی پس منظر اینڈریا کے علم میں تھا۔ کال نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ بعد میں اس کا باپ عسکری ادارہ چھوڑ کر پولیس میں چلا گیا تھا۔

''کال پیکائی کے والدِ محترم؟''

سارجنٹ نے پھر اثبات میں سر ہلایا۔ ''ڈیمارکو، تحقیقات میں میری معاون ہے۔'' سارجنٹ نے نشست سنبھالی۔ اس وقت اس کے بولنے کا انداز بھی بدلا ہوا تھا جبکہ جہاز میں وہ بالکل ہی اجڈ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم چند غیر رسمی سوالات کریں گے؟'' اس نے استفہامی انداز اختیار کیا۔

اینڈریا نے اپنی اس خواہش کو دبایا کہ وہ وکیل کی موجودگی میں بات کرے گی۔ اس نے سوال جواب کے لیے رضامندی ظاہر کردی۔

''تمہاری بہن کے اکاؤنٹ میں ایک سو تیئس ہزار ڈالرز ہیں، کیوں اور کیسے؟'' پہلا سوال ہی قطعی غیر متوقع تھا۔

''وہاٹ؟'' اینڈریا کو سماعت کا دھوکا معلوم ہوا۔

سارجنٹ پیکائی نے پھر وہی الفاظ ویسے ہی دہرائے۔ اس کے لہجے میں خشکی در آئی تھی۔ اینڈریا نے بھی اشتعال محسوس کیا۔ ''خدا بہتر جانتا ہے۔'' اس نے شانے اچکائے۔ ''ہم دونوں چار برس سے لاتعلق ہیں۔''

''وجہ؟''

''ذاتی!'' اینڈریا نے بھی مختصر اور خشک جواب دیا۔

سارجنٹ چند سیکنڈ، اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ اینڈریا بھی پلک جھپکائے بغیر اسے تکتی رہی۔

''اوکے۔'' اس نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ ''یہ بتاؤ کہ 2.4 ملین خرچ کرنے کے لیے تم نے کیا منصوبہ بنایا ہے؟'' سارجنٹ نے بدلحاظی کا مظاہرہ کیا۔ اس کا براہِ راست اشارہ انشورنس کی رقم کی جانب تھا۔

چنگاری اینڈریا کے تلوے میں لگی اور پل بھر میں لپکتی ہوئی جا کے نظر میں شعلہ بن کے چمکی۔ ''سارجنٹ! کسی اچھے علاقے میں ایک شاندار فارم خرید کے تمہیں تحفے میں دوں گی۔'' اینڈریا کی فطری سرکشی میں ابال آ گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ آگے میز پر جمائے اور جلتی ہوئی نظریں، سابق فوجی کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

ڈیمارکو چونک اٹھی اور پیکائی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''تم اپنے لیے دشواریاں پیدا کر رہی ہو۔'' وہ پھنکارا۔

''مشغلہ ہے میرا۔'' اینڈریا کے اندز میں کوئی فرق نہیں آیا۔ مارے اشتعال کے پیکائی کے نقوش بگڑ گئے۔ قبل اس کے کہ وہ آپے سے باہر ہوتا، ڈیمارکو نے مداخلت کی۔

''اینڈریا تم غلط سمجھ رہی ہو۔ ہمیں ماحول کو خوشگوار رکھنا چاہیے۔''

اس قسم کے بے ہودہ سوالات کی ذمے داری میرے اوپر نہیں ہے۔'' اینڈریا نے ڈیمارکو کی جانب رخ کرلیا۔ دوسری جانب پیکائی تسمسا کے رہ گیا۔ اینڈریا کا ردِعمل اس کے لیے قطعی غیر متوقع تھا۔ ایسی مرد مار لڑکی سے پہلے اس کا واسطہ نہیں پڑا تھا۔ ڈیمارکو نے اسے آنکھ سے اشارہ دیا۔ پھر اینڈریا کی طرف متوجہ ہوئی۔

''اوکے، اوکے...... تم کیا پینا پسند کرو گی؟''

''کچھ نہیں۔'' اینڈریا نے خود کو سنبھالنا شروع کیا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔

''پیکائی۔'' سارجنٹ نے فون اٹھایا۔ اس کے

جبڑے اب تک بھنچے ہوئے تھے۔ اس نے خاموشی سے مختصر بات سنی اور کمرے سے نکل گیا۔

''اگر تم برا نہ مانو تو ایک آدھ سوال کا جواب دے دو۔ ممکن ہے، تمہارے جوابات لزا کے لیے مددگار ثابت ہوں۔'' ڈیمارکو نے نرم لہجہ اختیار کیا۔

''مثلاً؟''

''لزا کی کسی کے ساتھ دشمنی، میرا مطلب ہے اس کا کوئی دشمن یا کوئی عداوت؟''

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ سب اسے پسند کرتے تھے۔''

اچانک اسے ٹیسا کی سنائی ہوئی کہانی یاد آئی اور وہ سوچ میں پڑ گئی۔ ''البتہ چند برس پہلے یونیورسٹی میں...... میں نہیں سمجھتی کہ آیا اس بات کا موجودہ صورتِ حال سے کوئی تعلق بنتا ہے۔''

ڈیمارکو کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ ''بعض اوقات غیر متعلقہ امور حیرت انگیز طور پر مددگار ثابت ہوتے ہیں۔'' ڈیمارکو نے اینڈریا کی حوصلہ افزائی کی۔

اینڈریا نے اختصار کے ساتھ پروفیسر کروو کے بارے میں بتایا لیکن ٹیسا کا ذکر گول کر گئی۔ ڈیمارکو نے تیزی سے نوٹ پیڈ پر لکھنا شروع کیا پھر وہ کرسی سے اٹھ کر اینڈریا کے قریب میز کے کونے سے ٹک گئی۔

''وہ ایک اچھا پولیس مین ہے۔'' ڈیمارکو بولی۔

اینڈریا نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

''وہ بُرا آدمی نہیں ہے، تم ایک بار اس کے طریقہ کار کو سمجھ لوگی تو سارجنٹ کو بہتر آدمی پاؤ گی۔''

''ممکن ہے۔'' اینڈریا نے نیم دلی سے کہا۔

''میں پیکاٹی کے بیٹے کال کو بتا چکی ہوں کہ یہ سب بکواس ہے۔ لزا اپنی ہی موت کا ڈراما نہیں رچا سکتی...... اور چار سال سے ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔ بہرحال وہ میری بہن ہے۔ بجا طور پر ہماری ماں فکر مند ہے۔ نتیجتاً میں اس کی مدد کے لیے یہاں دکھائی دے رہی ہوں۔ لیکن یہاں جو کچھ ہو رہا ہے، میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ آخر کیا چکر چل رہا ہے؟''

''ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم لزا کو انشورنس فراڈ کے لیے موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ تاہم ہم انشورنس کے معاملے کو سرے سے نظرانداز بھی نہیں کر سکتے...... جبکہ یہ محض چھ مہینے پہلے کی بات ہے۔ تمہیں ہماری مجبوری سمجھنی چاہیے۔'' ڈیمارکو نے وضاحت پیش کی۔

عین اسی وقت وکٹر طوفانی انداز میں بریفنگ روم میں داخل ہوا۔ ڈیمارکو کو اشارہ کر کے وہ پھر پلٹ گیا۔ ڈیمارکو معذرت کر کے خود بھی باہر نکل گئی اور دروازہ بند ہو گیا۔

اینڈریا پھرتی سے اٹھی اور دبے قدموں دروازے تک پہنچی۔ اس نے بایاں کان دروازے پر رکھ دیا۔ تاہم وہ کچھ بھی سننے میں ناکام رہی۔ قدموں کی قریب ہوتی آواز پر وہ واپس اپنی جگہ پر آ گئی۔

ٹروپرز نے بھی اندر آ کر اپنی اپنی نشست سنبھال لی۔ پیکاٹی کا چہرہ بظاہر بے تاثر تھا۔ تاہم زیر جلد دبا دبا جوش اینڈریا کی تیز نگاہ کی زد میں آ گیا۔ اینڈریا نے خود کو نارمل رکھا۔ تاہم دماغ میں دور کہیں الارم بجنے لگا تھا۔

وکٹر پیکاٹی نے حتی الامکان نارمل انداز میں سوال کیا۔ ''کیا تم جانتی ہو کہ لزا کسی پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی یا کام کی نوعیت کے بارے میں تمہارے پاس کوئی خبر ہو؟''

''نہیں۔''

''کیا کبھی، لزا نے ''میگ'' کا ذکر کیا تھا؟ میری مراد ہے چار سال پہلے کوئی بات کی ہو؟'' پیکاٹی محتاط تھا۔

''نہیں۔'' اینڈریا نے پھر مختصر جواب دیا۔ تاہم اس کے ذہن میں بجنے والے الارم کی آواز کچھ بلند ہو گئی۔ وہ اندر ہی اندر کسی بُری خبر کا سامنا کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ کم از کم پیکاٹی کے روبرو وہ کسی قسم کی کمزوری کے اظہار کے لیے آمادہ نہیں تھی۔

''شاید تمہیں پتا نہ ہو کہ لزا کے کیبن میں دو چیزیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سیمی آٹومیٹک سے چلائی گئی اعشاریہ پینتالیس کی گولی۔'' پیکاٹی نے الفاظ چباتے ہوئے کہا۔

اینڈریا کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے اپنے ظاہر پر آہنی شیلڈ چڑھا لی۔ وہ بدترین خبر عزم و حوصلے کے ساتھ سننا چاہتی تھی۔

''دوسری چیز خون کے دھبے تھے۔ کچھ دیر قبل دونوں کا لیب رزلٹ موصول ہو گیا ہے۔ خون، میری گلی موٹ کا تھا۔'' پیکاٹی نے رک کر بغور اینڈریا کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

اینڈریا کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری تھا۔ نہ اس نے نظریں چرائیں۔ البتہ میز کے نیچے اس کے دونوں ہاتھ مٹھیوں کی شکل میں سختی سے بھنچ گئے تھے۔

''میری کی ہلاکت اسی قسم کی گولی سے ہوئی ہے۔

میری کی ہلاکت کے معاملے کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے ہم نے تمہاری بہن کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے ہیں۔"

☆☆☆

لزا کے چہرے پر فولادی عزم کی سختی تھی۔ اکلوتے کُتے "روسکو" کی مدد سے وہ قدم بہ قدم ڈھلوان پر چڑھ رہی تھی۔ وہ پوری توجہ کے ساتھ ایک قدم رکھتی اور مطمئن ہونے کے بعد دوسرا قدم اٹھاتی۔ تھکاوٹ اور بھوک کی وجہ سے ذہن پر لہر در لہر غنودگی حملہ آور ہو رہی تھی۔ کھوپڑی میں جیسے دماغ کے بجائے برف کی گیند رکھی ہوئی تھی۔ یہ بھربھری گیند اب ٹھوس شکل اختیار کرتی جا رہی تھی۔

وہ جس برفانی علاقے سے گزر رہے تھے، وہ وادیوں اور کھاڑیوں سے پُر تھا۔ چھوٹی بڑی پہاڑیاں راستے میں حائل تھیں۔ کبھی نیچے اترنا پڑتا اور کبھی رخ اوپر کی جانب ہو جاتا۔ لزا کے ذہن میں صرف ایک بات تھی کہ اب تک تعاقب کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ متعاقبین نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا تھا۔ وہ سفاک قاتل تھے۔ اور ٹارگٹ تک پہنچنے کے لیے مکمل طور پر یکسو۔

وہ تین تھے۔ انہوں نے بلا تامل میری کو گولیاں مار کے ہلاک کر دیا تھا۔ لزا جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اگرچہ تب سے اس نے پیچھا کرنے والوں کو نہیں دیکھا تھا۔ تاہم اسے کوئی خوش فہمی نہیں تھی۔ وہ پُریقین تھی کہ قاتل بلائے بے اماں کی طرح اس کے پیچھے تھے۔ ان کے نظر نہ آنے کی ایک وجہ مخصوص کیموفلاج برفانی لباس تھا۔ لزا کو اس لحاظ سے سبقت حاصل تھی کہ وہ علاقے کو قاتلوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور سے جانتی تھی۔ نیز سورج، ستاروں اور زمینی نشانات کی مدد سے کب، کس طرف رخ کرنا ہے؟ ایسی تمام تراکیب اسے ازبر تھیں۔

دشمنوں کا سہارا، صرف لزا کے قدموں کے نشانات تھے یا پھر "روسکو" کے پنجوں کے نشانات...... موک کو روانہ کرنے کے بعد وہ اسکی جورنگ نہیں کرسکتی تھی۔ لہٰذا کتے کے ہمراہ پیدل رواں تھی۔ اکثر اوقات برف باری کے باعث قاتل اپنے مطلوبہ نشانات سے بھی محروم ہو جاتے تھے۔

روسکو وقتاً فوقتاً پلٹ کر اپنے بچھڑے ہوئے ساتھی کے لیے سوگوار آواز بلند کرتا۔ موک، بمشکل اپنی مالکن سے جدا ہوا تھا۔ لزا کو یقین تھا کہ وہ سیدھا بگ جو کے پاس جائے گا۔ موک کو روانہ کرنے سے پہلے ایک مقام پر وہ نیم غشی کی حالت میں گری تھی۔ سدھائے ہوئے کتے تقریباً اس کے ساتھ لپٹے رہے اور فر کی حرارت لزا کے لیے مددگار ثابت ہوئی۔

موک نے جدا ہونے سے پیشتر روسکو کے ساتھ مل کر دوسری بار اس وقت لزا کی جان بچائی جب وہ کسی نہ کسی طرح ایک چٹانی کھوہ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ کھوہ میں وہ یخ بستہ ہوا کے براہِ راست تھپیڑوں سے بچ گئی۔ کینڈل روشن کرنے کے لیے اس نے سلیڈ کو کھوہ میں کھینچا...... اس زور آزمائی کے دوران میں اس کی ہمت جواب دے گئی اور وہ بے ہوش ہو گئی۔

صبح اسے ہوش آیا تو وہ سمجھ نہ سکی کہ کہاں پر ہے۔ وہ کتوں کے درمیان سینڈوچ بنی پڑی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کے حواس بحال ہوئے تو اسے ادراک ہوا کہ کتے ایک بار پھر اسے زندگی کی طرف لے آئے ہیں۔

اس نے نئے عزم کے ساتھ ہمت پکڑی۔ ہاتھوں میں حرارت واپس لانے کے لیے اسے کافی دیر لگی، پھر کہیں جا کر وہ آگ روشن کر سکی۔ ٹن پین میں برف پگھلا کر پی اور کتوں کو پلائی، بچی کھچی چاکلیٹ کو حسرت سے دیکھا۔ معمولی مقدار میں چاکلیٹ چبا کر بقیہ ٹکڑا اس نے واپس رکھ لیا۔ بعد ازاں اس نے موک کی راسیں چاقو سے کاٹ کر اسے روانہ کر دیا تھا۔ وہ مڑ مڑ کر اپنی بدحال مالکن کو دیکھتا رہا۔

"گو، موک...... گو...... گڈ بوائے...... گو......"

موک وہاں سے بمشکل ٹلا تھا۔ لزا نے دعا کی اور نئے حوصلے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔ میلونی کے ٹھکانے تک پہنچے بغیر اس کا بچنا محال تھا۔

وہ دھیمی رفتار سے محوِ سفر تھی۔ لزا وقتاً فوقتاً چلتے چلتے رک جاتی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے اور کتے کو دیکھ کر کوئی پرندہ یا جانور حرکت پذیر ہو...... اس طرح اس کی لوکیشن کا دشمنوں کو اندازہ ہو سکتا تھا۔ رکنے کی دوسری وجہ سماعت کا استعمال تھا۔ سماعت کے زور پر وہ کوئی مخدوش آواز سننے کی کوشش کرتی۔ پھر آگے بڑھتی۔ ابتر حالت میں یہ ایک طویل اور تھکا دینے والا سفر تھا۔ خطروں کا احساس بھی لزا کی گرتی ہوئی توانائی کو نچوڑ رہا تھا۔ ایک مقام پر اس کی مڈبھیڑ بھیڑیوں سے ہوتے ہوتے رہ گئی۔

بالآخر وہ میلونی کے ٹھکانے کے قریب پہنچ کر گر گئی۔ راستے میں بھی دو مرتبہ وہ ٹھوکر کھا کر گری تھی۔ روسکو کی موجودگی ایک بڑا سہارا ثابت ہوئی تھی۔

زمین پر پڑے پڑے اس نے چاکلیٹ ختم کر دی۔ میلونی کا کیبن جنگل نما قطعہ اراضی پر تھا۔ لزا نے خود پر قابو

پاتے ہوئے بے دھڑک اندر گھسنے کی کوشش نہیں کی۔
اطمینان کرنے کے بعد وہ روسکو کو لے کر اندر چلی گئی۔
ایک جانب شکار کیے ہوئے دو مردہ خرگوش لٹک رہے تھے۔ روسکو سیدھا اس جانب لپکا۔ لزا نے اشیائے خورونوش پر حملہ کیا۔ تاہم وہ کھانے پینے میں محتاط تھی۔ بہت تھوڑی پیٹ پوجا کرنے کے بعد اس نے وہاں موجود اپنی مطلوبہ اشیا اکٹھی کرنی شروع کردیں۔ بعدازاں رک سیک اتار کر ایک طرف رکھا۔ رک سیک میں جو کچھ تھا، اسی وجہ سے میری قتل ہوئی اور اسی کے لیے قاتل لزا کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے۔ اگر وہ بروقت رک سیک میں موجود ''شے'' کو کہیں چھپا دیتی تو کم از کم فوری طور پر قتل و غارت گری کی نوبت نہ آتی۔
تیس منٹ آرام کرنے کے بعد وہ کیبن میں موجود ہیم ریڈیو کی طرف متوجہ ہوئی۔ ذرا دیر میں وہ ''کنگ'' کے کوڈ نیم سے بگ جو سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ لزا اپنی آواز اور لب و لہجہ بدلنا نہیں بھولی تھی۔ اس قسم کے ریڈیو کی بات کہیں اور بھی سنی جاسکتی تھی۔ بگ جو بھی اشاروں میں بات کر رہا تھا۔ ''الفا'' (اینڈریا) کی الاسکا آمد کی خبر نے لزا کو ناقابل بیان مسرت سے دوچار کردیا۔ اس نے تیزی سے بگ جو کو چند ہدایات دیں اور رابطہ منقطع کردیا۔
کیبن میں رہ کر میلونی کا انتظار کرنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ لزا، روسکو کے ساتھ کیبن کے قریب ہی جنگل میں چھپ گئی۔ آگے بڑھنے سے پیشتر وہ میلونی کو ٹاؤن بھیجنا چاہتی تھی۔

☆☆☆

گھنٹوں بعد بالآخر اینڈریا، ماں سے رابطے کے لیے ہمت مجتمع کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ جولیا میکال، بیٹی کی آواز سن کر تڑپ اٹھی۔ اس کی اضطرابی، لرزیدہ آواز سن کر اینڈریا نے ماں کی بڑھتی ہوئی ذہنی پریشانی کا اندازہ لگایا۔ جولیا ایک ہی سوال کی تکرار کر رہی تھی۔ اینڈریا نے ماں کو لزا کی سلامتی کا یقین دلایا۔ تسلی تشفی کے بعد جب جولیا میکال قدرے پُرسکون ہوئی تو اینڈریا نے استفسار کیا۔
''لزا کس پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی؟''
''تم جانتی ہو کہ وہ اپنے کام کے بارے میں ہمیشہ اپنی مرضی کرتی تھی۔'' جولیا چند ساعت خاموش رہ کر پھر بولی۔ ''وہ موڈ میں ہوتی تو کبھی کبھی میگ کا ذکر کرتی تھی۔'' جولیا نے بتایا۔

اینڈریا چونک اٹھی۔ سارجنٹ نے بھی ''میگ'' کے بارے میں سوال کیا تھا۔
''ماں، میگ سے کیا مطلب...... میگان یا میگی؟''
''یہ تو میں نہیں جانتی، شاید میگی...... وہ جب میگ کے بارے میں بات کرتی تو یوں معلوم ہوتا جیسے میگ اس کی کوئی عزیز ترین سہیلی ہے۔''
''میگ کا سر نیم پتا ہے آپ کو؟''
''نہیں، لزا نے کبھی اس کا پورا نام نہیں لیا۔'' جولیا نے جواب دیا۔
''ماں، یونیورسٹی کے پروفیسر گرو کو آپ جانتی ہیں؟''
''ہاں، لزا گرو کا ذکر کرتی تھی۔ دونوں میں اچھی دوستی تھی۔ شروع میں ساتھ کام کرتے تھے لیکن بعد میں کوئی بدمزگی ہوگئی تھی۔ ایسا کیوں ہوا، میں نہیں جانتی۔''
''ماں......'' اینڈریا مقدمے کے بارے میں سوال کرتے ہوئے رک گئی۔
''کیا بات ہے؟'' جولیا نے سوال کیا۔
''ماں، اپنا خیال رکھنا...... سب ٹھیک ہوجائے گا۔'' اینڈریا نے بات بدل کر فون بند کردیا۔
وہ کچھ دیر خیالات میں غلطاں رہی پھر یونیورسٹی آف الاسکا کا نمبر ملایا۔ اس نے میگ کے بارے میں سوال کیا تھا۔
''کون میگ؟'' ڈپارٹمنٹ بتایئے۔''
''جیوفزیکل انسٹی ٹیوٹ۔'' اینڈریا نے کچھ سوچ کر اندازے سے جواب دیا۔
''تمہارا مطلب ہے کہ سرجان راس انسٹی ٹیوٹ؟''
''یس۔''
وقفہ......
''ایک نام ہے۔ میگان ولسن۔ کیا لائن ملاؤں؟''
''یس پلیز۔'' اینڈریا اندھیرے میں تیر چلا رہی تھی۔
دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کچھ دیر بعد لائن کٹ گئی۔ وہ پھر کوشش کرے گی۔ اینڈریا نے فیصلہ کیا اور لزا کے باس تھامس کا نمبر ملایا۔ پتا چلا کہ تھامس چھٹیوں پر ہے۔ تین روز سے قبل اس کی واپسی ممکن نہیں...... اگلا سوال کرنے سے پہلے ہی دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہوگیا۔
بعدازاں اینڈریا، سپر مارکیٹ کی طرف نکل گئی...... ضروری شاپنگ کرنے کے بعد وہ لوٹی اور ایک بار پھر میگان کو ٹرائی کرنے والی تھی کہ 'موک' نے اچانک بھونکنا شروع کر

دیا۔ اینڈریا نے اسے خاموش کرایا اور بیٹھنے کے لیے کہا۔ حلق کی گہرائی سے ''ووف...... ف......'' کی آواز نکال کر وہ بیٹھ گیا۔ تاہم اس کی دم گردش میں تھی اور اینڈریا کی دھڑکن بھی بڑھ گئی تھی۔

دروازہ کھولنے پر وہ ڈیانا کو پہچان گئی۔ ڈیانا غیر یقینی نظروں سے ''موک'' کو دیکھ رہی تھی۔

''اس وقت یہ بہت چھوٹا تھا'' وہ بولی۔ ''اس طرح نہیں غراتا تھا۔''

''کافی پیو گی؟'' اینڈریا راستے سے ہٹ گئی۔

''شکریہ، لیکن ابھی نہیں۔'' اس نے مسکراتے ہوئے ایک کاغذی ٹکڑا آگے بڑھایا۔ ''میں یہ پہنچانے آئی تھی۔''

کاغذ کا ٹکڑا کسی نوٹ بک سے پھاڑا گیا تھا۔ اسے چار تہوں کے ساتھ فولڈ کیا گیا تھا۔ اینڈریا نے پرچہ کھولا اور اس کا حلق بند ہو گیا۔ پھیپھڑوں کو آکسیجن کی ترسیل رک گئی۔

''میڈ میلونی کے ٹھکانے پر ملو۔ ہر کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں پایا جاتا ہے۔ کسی کو مت بتانا۔ لو یو...... لزا۔''

اینڈریا کی رکی ہوئی سانس پھر سے جاری ہو گئی بلکہ سانس پھول گئی۔ اس نے ناقابلِ یقین نظروں سے ڈیانا کو اندر کھینچ کر دروازہ بند کر دیا۔ گھٹاٹوپ اندھیروں میں بالآخر دفعتاً امید کی کرن چمکی تھی۔

''میلونی، میرے انکل ہیں...... پہاڑوں میں رہتے ہیں...... شکاری ہیں۔ کل آدھی رات گزرنے پر وہ ٹاؤن میں آئے تھے۔ وہ عجلت میں تھے۔ تاکید کر گئے ہیں کہ کسی کو پتا نہ چلے۔ خصوصاً پولیس تک بات نہ پہنچے۔''

''تم نے یہ پڑھ لیا ہے؟''

''لزا میری بھی دوست ہے۔''

''تمہارے انکل تک میں کیسے پہنچ سکتی ہوں؟''

''تم میری برفانی مشین استعمال کر سکتی ہو۔'' ڈیانا نے اندرونی جیب سے ایک نقشہ نکالا۔ اینڈریا نے ایک نظر نقشے پر ڈالی پھر ڈیانا کو دیکھا۔

''پتا نہیں لزا کس حال میں ہے۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔''

''ممکن نہیں ہے۔ میرے بغیر بار بند ہو جائے گا، جب تک دوپہر میں میرا کزن نہیں پہنچ جاتا۔''

''میں اس علاقے اور جنگلی حیات سے پوری طرح واقف نہیں ہوں۔ اگر میں راستہ بھٹک گئی تو بہت برا ہوگا۔''

''تمہاری بات میں وزن ہے لیکن میری مجبوری کو سمجھو...... ایسا کرتے ہیں کہ تم مائیکل فلنٹ کو ساتھ لے لو۔ تم اس پر بھروسا کر سکتی ہو۔'' ڈیانا نے مشورہ دیا۔

''مائیکل فلنٹ...... جو اس کیبن کا مالک ہے؟''

''ہاں، احتیاطاً تم نقشہ بھی ساتھ رکھو۔''

اینڈریا کو بگ جو کی بات یاد تھی کہ مائیکل، لزا کا دوست ہے۔ بگ جو ہی اینڈریا کو اس کیبن میں چھوڑ گیا تھا۔ اینڈریا سوچ میں پڑ گئی۔ اس نے پھر نقشہ دیکھا...... ڈیانا نے نقشے پر میلونی کے ٹھکانے کی نشاندہی کی۔

''یہ کیا ہے؟'' ایک دائرے میں "U" کی شکل پر اینڈریا نے انگلی رکھتے ہوئے سوال کیا۔ ''یو'' کا نشان، میلونی کے چوبی کیبن سے دس میل کے فاصلے پر تھا۔

''اَن ویری فائیڈ لینڈنگ ایریا۔'' ڈیانا قریب ہو گئی۔ ''یہ غالباً فلنٹ کی ہنٹنگ لاج ہے۔''

''کیا فلنٹ مقامی ہے؟''

''نہیں۔ لیکن وہ یہاں خاصا معروف ہے۔''

''دولت مند معلوم ہوتا ہے، کیا کرتا ہے؟''

''متعدد کام۔ زنک اور گولڈ کی مائننگ میں وہ بڑا حصے دار ہے۔ کئی ہوٹلوں اور مہمان خانوں کا مالک ہے۔ ایک ٹمبر کمپنی بھی ہے۔ نیز اس کا اپنا ایئر کرافٹ بھی ہے۔''

''بہت خوب۔'' اینڈریا نے سیٹی بجائی۔

''فلنٹ، علاقے سے خوب واقف ہے۔ مزید یہ کہ جنگلات میں اس کے متعدد کیبن ہیں۔ جنہیں لزا اپنا سمجھ کے استعمال کرتی رہی ہے۔''

''یعنی فلنٹ، پولیس تک نہیں جائے گا؟'' اینڈریا نے نقشہ لپیٹا۔

''میں نہیں سمجھتی، لزا کے معاملے میں وہ ایسا کرے گا۔'' ڈیانا نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں اسے ابھی فون کرتی ہوں۔''

اینڈریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

مائیکل فلنٹ دراز قد، مضبوط قد کاٹھ کا مالک تھا۔ اس کی وجاہت نمایاں نظر آتی اگر شیو بڑھا نہ ہوتا اور آنکھیں سرخ نہ ہوتیں...... یوں لگ رہا تھا کہ وہ کئی روز سے سویا نہیں ہے۔ اس نے اینڈریا سے ہاتھ ملایا تاہم شکریہ کے الفاظ کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ کیبن کے کرائے کی پیشکش بھی اس نے ایک طرف کر دی۔ وہ جلد ہی اصل موضوع کی طرف آ گیا۔

''بقول ڈیانا کے لزا نے تمہیں کوئی نوٹ بھیجا ہے؟''

''ہاں، مجھے امید ہے کہ تم رازداری کا خیال رکھو...

گے۔''

''ظاہر ہے، لزا میری دوست ہے۔ میں پولیس تک کیوں جاؤں گا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ لزا کو گرفتار کر لیں گے۔''

''کیا تم سمجھتے ہو کہ لزا کسی کو قتل کر سکتی ہے؟ پولیس اسے میری کا قاتل سمجھ رہی ہے؟''

''میں نہیں سمجھتا کہ اس خونی واردات کی ذمے دار لزا ہے لیکن کیا تم سوالات کا ذخیرہ بعد کے لیے محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ ہمیں روانہ ہونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔'' فلنٹ کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

''او کے۔'' اینڈریا نے اتفاق کیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ ڈیانا کے مسکن کے قریب اس کی برفانی مشین کے پاس کھڑے تھے۔ فلنٹ نے ماہرانہ انداز میں گاڑی کو دو بار چیک کیا۔ ایمرجنسی سپلائز، نائف، شاٹ گن، ایمو، فلیئر، ٹارچ، ڈرائی بیٹریز وغیرہ۔ مطمئن ہونے کے بعد فلنٹ نے گرم جیکٹ کی اندرونی جیب سے دستی جی پی ایس یونٹ نکالا۔ اور اینڈریا کو اس کے استعمال کا طریقہ سمجھایا۔ آخر میں اس نے ڈیانا کا مہیا کردہ نقشے کا مطالعہ شروع کیا۔ فلنٹ نے نقشہ زیادہ دیر نہیں دیکھا، نہ اسے ضرورت تھی لیکن اس کی پیشانی شکن آلود ضرور ہوگئی تھی۔

''کیا بات ہے؟'' اینڈریا بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

''یہ ممکن نہیں ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''جہاں وہ لاپتا ہوئی تھی اور جہاں اسے تلاش کیا جاتا رہا، یہ مقام اس سے کافی فاصلے پر ہے۔ میلونی کا ٹھکانا قطعی مخالف سمت میں ہے۔ تادیر جاری رہنے والے طوفان اور نامساعد حالات میں وہ وہاں کیسے پہنچ گئی؟'' فلنٹ نے سر اٹھا کر پُرسوچ انداز میں خلا میں جھانکا۔ اینڈریا اور ڈیانا خاموش تھیں۔

فلنٹ نے ڈیانا کی طرف رخ کیا۔ ''اگر ہم دوپہر تک واپس نہ آئیں تو چند افراد کے ساتھ ہمارے لیے اپنے انکل کے ٹھکانے پر آجانا۔'' ڈیانا کے چہرے پر الجھن تھی، تاہم اس نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ اینڈریا کی چھٹی حس نے سر اٹھانا شروع کیا۔ فلنٹ واضح طور پر غیر مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ ڈیانا کو دی گئی ہدایت کسی گڑبڑ کا اعلان کر رہی تھی۔ قبل اس کے، وہ کوئی سوال کرتی، فلنٹ نے چلنے کا عندیہ دے دیا۔ فلنٹ نے برفانی گاڑی اسٹارٹ کی۔ گاڑی کا انجن غراہٹ کے ساتھ بیدار ہوا تھا۔ اینڈریا نے سرعت سے عقبی نشست سنبھال لی۔

☆☆☆

سر سے پاؤں تک اس کا لباس کسی جانور کی کھال تھا۔ شانے پر مردہ خرگوش لٹک رہا تھا۔ ہاتھ میں شاٹ گن تیار حالت میں تھی۔

اگرچہ فلنٹ نے احتیاط کرتے ہوئے گاڑی جنگل میں فاصلے پر چھوڑ دی تھی اور اینڈریا کو لے کر وہ سامنے کے رخ سے نہیں آیا تھا۔ پھر بھی شکاری اچانک ہی ایک درخت کی آڑ سے نکلا اور فلنٹ کو غیر مسلح ہونے پر مجبور کر دیا۔

''میلونی۔'' فلنٹ شاٹ گن گرا کر آہستہ سے گھوما۔

''میں ہوں۔ مائیکل فلنٹ۔''

''میں لزا کی بہن اور ڈیانا کی دوست ہوں۔ ڈیانا نے لزا کا بھیجا ہوا پرچہ مجھے دیا تھا، ہم لزا کے لیے آئے ہیں۔ تم یقیناً ڈیانا کے انکل ہو۔'' اینڈریا نے دوستانہ انداز میں کہا۔

میلونی، گن نیچے کیے بغیر تفتیشی اندازی میں اینڈریا کو دیکھ رہا تھا۔

''تمہاری شکل لزا سے تو نہیں ملتی؟''

''ہاں ایسا ہی ہے۔'' اینڈریا نے لزا کا پرچہ جیب سے نکال کر لہرایا۔

''میلونی، گن نیچے کرو..... لزا کئی روز سے لاپتا تھی۔ تمہارے ذریعے یہاں اس کی موجودگی کا علم ہونے پر ہم یہاں آئے ہیں۔'' فلنٹ نے عام سے انداز میں کہا۔

''طوفان بہت خوفناک تھا۔ سب اس کے لیے پریشان تھے۔''

اینڈریا حیران تھی کہ اسے کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔

''لزا خیریت سے ہے؟'' اس نے سوال کیا۔

''ہاں، خوفناک طوفان تھا۔'' میلونی نے فلنٹ کی بات کا جواب دیا۔

''سب سوچ رہے تھے کہ اس کا بچنا مشکل ہے۔'' فلنٹ نے کہا۔

عجیب آدمی ہے۔ اینڈریا نے سوچا۔ میلونی کی گن جھکنے لگی۔

''آخری بار میں نے اسے دیکھا تو وہ زندہ تھی۔'' میلونی نے کہا۔ اینڈریا کی گردن پر چیونٹیاں رینگنے لگیں۔ یہ کیا جواب تھا۔ فلنٹ بھی چونک پڑا۔

''کیا مطلب ہے، اس بات کا؟'' فلنٹ نے سوال کیا۔

''کل رات میں ٹاؤن گیا تھا تو اسے یہاں چھوڑ گیا

تھا۔''

''ہاں، ڈیانا نے بتایا تھا کہ انکل نے لزا کے لیے کچھ ضروری اشیا بھی خریدنی تھیں۔'' اینڈریا نے کہا۔

''ہاں، میں اس کی مطلوبہ اشیا لے آیا تھا۔''

''پھر کیا ہوا؟'' اینڈریا نے بے چینی سے سوال کیا۔

''میں واپس پہنچا تو وہ جا چکی تھی۔''

''وہاٹ...... لیکن کیوں؟'' اینڈریا سٹپٹا گئی۔

''پتا نہیں...... میں معذرت خواہ ہوں۔''

''وہ کس طرف گئی ہے؟'' فلنٹ نے اپنی گن اٹھالی۔

''سوری...... رات کچھ برف باری ہوئی تھی جس کے باعث میں اندازہ نہیں لگا سکا۔'' میلونی نے جواب دیا۔

''کیوں، آخر کیوں؟ اس نے میرا انتظار کیوں نہیں کیا؟'' اینڈریا کی آواز میں کرب تھا۔ ''وہ پریشان تھی؟''

''کیا کہہ سکتا ہوں۔ وہ بہت پہلے نکل گئی تھی۔ میں اس کے لیے جو اشیا لایا تھا، اس نے میرا بھی انتظار نہیں کیا۔''

''میں دیکھ سکتی ہوں، اس نے کیا منگوایا تھا؟''

''ہاں۔'' میلونی کیبن کی طرف چل پڑا۔ وہ دونوں اس کے پیچھے تھے۔

میلونی کی خریداری میں کچھ طبی سامان تھا اور باقی اشیا خواتین کے مخصوص استعمال کی تھیں۔ دو ڈبے چاکلیٹ کے تھے۔

فلنٹ باریک بینی سے کیبن کا جائزہ لے رہا تھا۔

فراق کی اذیت ناک میخ اینڈریا کے دل میں چبھ رہی تھی۔ ایک اچھی خبر کے ساتھ، اتنے قریب آ کے وہ لزا کو دیکھ بھی نہ سکی...... دوسری نکیلی کیل سوال کی تھی، جو اس کے دماغ میں گھسی جا رہی تھی...... لزا نے اس کا انتظار کیوں نہیں کیا۔

وہاں زبردستی لے جانے کے کوئی اشارے موجود نہ تھے۔ ورنہ میلونی جیسے تجربہ کار و مشاق شکاری سے پوشیدہ نہ رہتے۔

فلنٹ کو بھی ایسا کوئی اشارہ نہ ملا، جو یہ ظاہر کرتا کہ لزا کو زبردستی وہاں سے اٹھایا گیا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے گئی تھی۔ لیکن کیوں؟ اسے جانا ہوتا تو وہ اینڈریا کو کیوں بلاتی؟ مزید یہ کہ اسے کیونکر پتا چلا کہ اینڈریا وہاں پہنچ چکی ہے؟ معاً اینڈریا کی نظر ہیم ریڈیو پر پڑی۔

''کیا لزا نے کسی کو کال کی تھی؟'' وہ تیزی سے میلونی کی طرف گھومی

''ہوسکتا ہے۔ تاہم میری موجودگی میں اس نے ایسا نہیں کیا۔'' اینڈریا پُریقین تھی کہ لزا نے کسی سے ریڈیو پر بات کی ہے۔ وہ جو کوئی بھی تھا، اسی نے لزا تک اینڈریا کی آمد کی اطلاع پہنچائی تھی۔

''تم نے ٹاؤن میں ڈیانا کے علاوہ کسی اور کو تو لزا کے بارے میں نہیں بتایا تھا؟'' فلنٹ نے مشکوک نظروں سے میلونی کو تاڑا۔

میلونی نے جسم کا وزن دوسرے پیر پر منتقل کیا۔ اس کا چہرہ متغیر دکھائی دیا۔ وہ خاموش تھا۔

''پلیز انکل، سوچیے، لزا کو ہماری مدد درکار ہے۔'' اینڈریا نے گویا التجا کی۔

''دراصل یہاں ویرانے میں عرصے سے مجھے پینے پلانے کا موقع نہیں ملا تھا۔'' میلونی نے جھینپتے ہوئے اعتراف کیا۔

اینڈریا کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ ادھر فلنٹ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ دونوں سمجھ گئے کہ میلونی کیا کہنے جا رہا ہے۔

''میں بار میں رک گیا اور خود کو روک نہ سکا۔ شاید تھوڑی زیادہ پی لی تھی۔''

''چچا، آپ نے بہت زیادہ پی لی تھی۔'' اینڈریا نے دل میں کہا۔ وہ کفِ افسوس مل کے رہ گئی اور فلنٹ کو دیکھا۔ فلنٹ نے مایوسی سے سر کو جنبش دی۔

''پھر میری مڈبھیڑ ہینک، بلی بوب، رونی...... اور آخر میں بگ جو سے ہوئی۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ بگ جو بہت پریشان ہو گیا تھا۔''

اتنے لوگوں تک بات پہنچ گئی۔ اینڈریا نے عالم دہشت میں پھٹی پھٹی نظروں سے فلنٹ کو دیکھا۔ اس نے محسوس کیا کہ فلنٹ اپنا غصہ پینے کی کوشش کر رہا تھا۔ میلونی کچھ شرمندہ دکھائی دیا۔

''لزا کی حالت کیسی تھی؟'' اینڈریا نے رنجیدہ آواز میں سوال کیا۔

''وہ شدید تھکن کا شکار تھی اور کمزور ہو گئی تھی۔ چہرے اور ہاتھ پر ایک آدھ جگہ فراسٹ بائٹ کے اثرات تھے۔'' میلونی نے بتایا۔

''انکل، لزا مشکل میں ہے۔ ایک عورت قتل کر دی گئی ہے جس کا الزام لزا پر لگایا جا رہا ہے۔ ہمیں جلد از جلد کچھ کرنا ہے۔ آپ جو کچھ بتا سکتے ہیں بتا دیں...... پلیز۔'' اینڈریا نے پھر التجا کی۔

قتل والی اطلاع پر میلونی چونک اٹھا۔

''تمہیں پتا ہے کہ قتل کس نے کیا ہے؟'' میلونی نے عجیب سوال کیا۔

''ابھی تک نہیں۔''

''میں شرط لگا سکتا ہوں اس بات پر۔''

''کس بات پر؟''

''کہ قتل کس نے کیا ہے؟''

''وہاٹ؟'' اینڈریا کے ساتھ فلنٹ بھی دنگ رہ گیا۔

یعنی واردات میلونی کے علم میں تھی۔

''قتل کس نے کیا ہے؟'' اینڈریا کا سوال سرگوشی میں ڈھل گیا۔

''اسی نے، جس سے وہ بھاگتی پھر رہی ہے۔'' میلونی نے ایک اور دھماکا کیا۔

''وہ کس کے آگے بھاگ رہی ہے؟'' فلنٹ نے سرسراتی آواز میں استفسار کیا۔

''اپنے شوہر کے آگے۔''

اینڈریا لڑکھڑا گئی۔ اس کا منہ کھلا رہ گیا۔ فلنٹ بھی چند لمحوں کے لیے سناٹے میں آگیا۔

''اس نے شادی کرلی تھی؟'' الفاظ بمشکل اینڈریا کی زبان سے ادا ہوئے۔

''تمہیں نہیں بتایا تھا، اس نے؟'' میلونی نے الٹا سوال کیا۔

''کون ہے وہ؟''

''لزا نے کبھی اس کا نام نہیں لیا۔''

''مقامی؟ انگلش؟ امریکن؟'' اینڈریا نے تیزی سے پوچھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ فلنٹ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ اینڈریا نے وقتی طور پر فلنٹ کو نظرانداز کردیا تھا۔

''کم آن، سوچو...... کبھی اس کی زبان پھسلی ہوگی۔''

میلونی چند ساعت کے لیے خاموش ہوگیا۔

''وہ پائلٹ ہے۔'' میلونی نے کلیو دیا۔

''پائلٹ؟ کمرشل، پرائیویٹ؟ ائرکرافٹ یا ہیلی کاپٹر یا پھر دونوں کا؟''

''یہ نہیں معلوم۔'' میلونی نے اعتراف یا۔

وہاں خاموشی چھا گئی۔ اینڈریا بری طرح چکرا گئی تھی۔ کچھ باتیں سمجھ میں آرہی تھیں۔ بیشتر امور فہم و ادراک سے بالاتر تھے اور کچھ انکشافات یقینی و بے یقینی کے بھنور میں قلابازیاں کھا رہے تھے۔

''کیا تمہارے لیے یا ہمارے لیے وہ کوئی اشارہ چھوڑ گئی ہے؟'' اینڈریا نے سوچ کر سوال کیا۔

''چھوڑا کچھ نہیں، البتہ لے گئی ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''میری پرانی شاٹ گن اور کچھ ایمونیشن لے گئی ہے۔'' میلونی نے بتایا۔ ''لیکن وہ ایک نوٹ چھوڑ گئی ہے کہ بعد میں ادائیگی کردے گی۔''

اینڈریا کو کوئی اور سوال نہیں سوجھ رہا تھا۔ اس نے سوالیہ نظر فلنٹ پر ڈالی۔

''چلنا چاہیے۔'' فلنٹ کھڑا ہوگیا۔ اینڈریا آبدیدہ ہوگئی۔ چار سال میں پہلی بار وہ لب دریا پہنچ کر بھی تشنہ لب تھی...... دفعتاً اینڈریا نے پیش قدمی کی اور میلونی کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔

''بہن کا خیال رکھنے کا شکریہ۔''

میلونی منہ کھولے ہاتھ کی پشت کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہاں فراسٹ بائٹ نمودار ہوگیا ہو۔

☆☆☆

لیک ایج، واپسی کے سفر کے دوران میں اینڈریا کا ذہن متواتر قلابازیاں کھاتا رہا۔ بہرحال گھومتی چکراتی خیالی رو بار بار حیران کن انکشافات سے حاصل شدہ آسودگی پر اٹک جاتی کہ لزا نہ صرف زندہ ہے بلکہ شادی کرچکی ہے۔

لیکن وہ غائب کہاں ہوگئی۔ ایک کتے کے ساتھ وہ زیادہ دور نہیں جاسکتی تھی۔ وہاں موجود ہیم ریڈیو بھی اینڈریا کے تصور میں اٹکا ہوا تھا۔ اس نے ریڈیو پر کس کو کال کی؟ اور کیا وہ کال محفوظ تھی؟ اس قسم کے ریڈیو پر کال کوئی اور بھی سن سکتا تھا۔

واپس پہنچنے پر اس نے فلنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ فلنٹ نے اینڈریا کو آرام کا مشورہ دیا اور جاتے جاتے لزا کا پرچہ ساتھ لے گیا۔ وہ ہچکچائی تھی، تاہم رقعہ فلنٹ کی درخواست پر اینڈریا نے اس کے حوالے کردیا۔ ساتھ ہی میگ کے بارے میں سوال کربیٹھی۔

رخصت ہوتے فلنٹ کے پیر جیسے زمین نے پکڑ لیے۔ اس کی آنکھوں میں ایک تاثر چمک کر غائب ہوگیا۔ اینڈریا الجھن میں پڑگئی۔

''میگ؟'' اس نے لفظ دہرایا۔ ''کیوں؟ کہاں سنا تم نے یہ لفظ؟''

''پولیس نے استفسار کیا تھا۔''

ٹک...... ٹک...... سیکنڈز گزرنے لگے۔

''اینڈریا!'' اس کی آواز اور آنکھوں میں نرمی تھی۔

''مشورہ سمجھو یا نصیحت...... اس نام کے معاملے میں حد درجہ احتیاط سے کام لینا۔''

''کیوں؟ آخر میگ کون ہے؟ کیا کرتی......''

''وعدہ کرو، آئندہ یہ نام زبان پر مت لانا۔'' اس کے تاثرات میں غصہ در آیا۔ ''میں نہیں چاہتا کہ تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ۔'' یہ کہہ کر وہ فوراً ہی روانہ ہو گیا۔ اینڈریا عالمِ استعجاب میں اس کی پشت کو تکتی رہ گئی۔

خیالات میں غلطاں وہ فلنٹ کے شاندار کاٹیج نما کیبن میں آ گئی۔ گرم پانی سے غسل کر کے اس نے اشیائے خورونوش سے انصاف کیا۔ دبیز موزے لیے اور ٹریک سوٹ پر اپنا پسندیدہ سویٹر پہن کر اس نے فون اٹھایا اور صوفے پر نیم دراز ہو گئی۔ سگریٹ سلگا کر اس نے ماں سے رابطہ کیا۔ اول لزا کی خیریت سے مطلع کیا۔

''ڈارلنگ، گزشتہ بار تم نے میگ کے بارے میں پوچھا تھا؟''

''ہاں ماں، کیوں؟ کیا بات ہے؟'' اینڈریا کے کان کھڑے ہو گئے۔

''یہاں ایک آدمی آیا تھا۔ وہ لزا کی کولیگ میگ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔''

اینڈریا کے ذہن میں الارم کی گھنٹی بجی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ''کون آدمی؟ کیا اس نے دھمکایا تھا؟ کیا آپ خیریت......''

''سکون سے رہو۔ میں ٹھیک ہوں۔ بقول اس کے وہ لزا کا دوست تھا۔ لیکن وہ جو نام بتا رہا تھا، وہ نام لزا کے منہ سے میں نے کبھی نہیں سنا...... میتھیو ایوانز۔''

''وہ دیکھنے میں کیسا تھا؟''

''لحیم شحیم امریکی۔ براؤن ہیئر، براؤن آئز...... عمر چالیس اور پچاس کے درمیان۔ آنکھوں کے لیے ٹینٹڈ گلاسز اس کے زیرِ استعمال تھے۔''

''وہ کیا جاننا چاہتا تھا؟''

''میگ کا اتا پتا...... وہ یہ بھی پوچھ رہا تھا کہ آخری بار میری اور لزا کی بات چیت کب ہوئی تھی اور موضوع کیا تھا؟ نیز کیا لزا نے مجھے کوئی چیز ارسال کی ہے...... وغیرہ وغیرہ...... بظاہر وہ چارمنگ تھا لیکن اس کے سوالات نے میرے اوپر کوئی اچھا تاثر نہیں چھوڑا۔ اور ہاں وہ چین اسموکر تھا۔ میں لزا کو خوب جانتی ہوں۔ وہ اس قسم کے دوست نہیں پالتی۔ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔''

''ماں، بہت خیال رکھنا اپنا...... بلکہ رالف انکل کو کچھ دن کے لیے وہیں بلا لو۔'' اینڈریا نے سگریٹ بجھاتے ہوئے مشورہ دیا۔ ''لزا زندہ ہے۔ میں بہت قریب پہنچ گئی ہوں۔ جلد ہی اسے ڈھونڈ لوں گی۔ لزا کے لیے فکر مند مت ہونا۔''

''ڈارلنگ مجھے تم پر بھروسا ہے۔ تم نے بہن کے لیے وہاں جا کر میرا مان رکھ لیا۔ وہ اب بھی تم سے محبت کرتی ہے۔''

''ماں، میں جان گئی ہوں...... اگر یہاں نہ آتی تو خود کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔'' اینڈریا جذباتی ہو گئی۔

''میری دعائیں تم دونوں کے ساتھ ہیں۔'' جولیا میکال کی جانب سے پُراطمینان جواب آیا۔

☆☆☆

''اینڈریا؟ اینڈریا میکال؟ اینڈریا؟'' یہ نسوانی پکار تھی۔

کون شور مچا رہا ہے؟ اینڈریا سوچتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ باہر آتشی رنگ زلفوں والی ایک قدرے فربہ عورت کھڑی تھی۔ گھنگریالے سرخ بال شانوں اور پیشانی کو چوم رہے تھے۔ ہاتھ میں خاصا بڑا کارپٹ بیگ تھا۔ مجموعی طور پر وہ ایک پُرکشش شخصیت کی مالک تھی۔

''آئی ایم اینڈریا۔'' اینڈریا نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

''اوہ تھینک گاڈ...... بالآخر تم مل گئیں۔ میں لزا کی دوست کونی بامین ہوں۔'' اس نے مسکراتے ہوئے بیگ نیچے رکھ کر اینڈریا کا بڑھا ہوا ہاتھ گرمجوشی سے تھام لیا۔ ''میں سمجھتی ہوں کہ تم ایک تکلیف دہ صورتِ حال سے گزر رہی ہو...... اگرچہ یہ ایک بے تکی بات معلوم ہوتی کہ میں تمہارے ہم قدم رہنے کی بات کروں۔ لیکن میں یہ ہمت کر بیٹھی ہوں۔ شاید تمہیں سہارا ملے، شاید میں کچھ کر سکوں۔ میرا دل نہیں مانتا کہ کوئی طوفان لزا کو نگل سکتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور جہاں بھی ہے، مجھے یاد کر رہی ہو گی۔ مجھے خوف تھا کہ تم مجھے غلط نہ سمجھو......'' وہ بے تکان بول رہی تھی۔

اینڈریا کو کچھ عجیب لگا۔ تاہم اسے یہ اعتراف کرنے میں کوئی باک نہ تھا کہ یہ عورت اسے اچھی لگی تھی۔

''میں نے کہاں کہاں فون نہیں کیا۔ نیم پاگل ہو گئی۔ ہر ایک نے لاعلمی کا اظہار کیا۔'' اس نے پھر بولنا شروع کیا۔

اینڈریا پوچھتے پوچھتے رہ گئی کہ تم نے میگ کو بھی فون کیا یا نہیں۔ اسے فلنٹ کی نصیحت یاد آ گئی تھی۔ ساتھ ہی وہ حیران تھی کہ لزا کے دوستوں کی تعداد کہاں جا کر ختم ہو گی۔

میگ کا ذکر کرتے ہوئے وہ کافی کی پیشکش کر بیٹھی۔ کونی نے بخوشی دعوت قبول کرتے ہوئے اندر قدم رکھا۔ موک بیٹھے بیٹھے غرایا۔

''وہیں بیٹھے رہو اور خاموشی سے بیٹھو۔'' اینڈریا نے اسے ڈپٹا۔

کافی کے علاوہ اینڈریا نے بلیو بیری مفن فریج سے نکالے۔ کونی کی زبان حسبِ معمول قینچی کی طرح چل رہی تھی۔ اس کے انگریزی لہجے سے اینڈریا نے اندازہ لگایا کہ اس کا پس منظر برطانیہ میں ہے۔ دونوں جلد ہی بے تکلف ہوگئیں۔

''میری بہن کو تم کیسے جانتی ہو؟''

''میں چھ مہینے سے اس کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ ہم تھامس کے ساتھ ہیں۔ تھامس کو تم جانتی ہوگی لیکن کئی روز سے وہ فون نہیں اٹھا رہا۔'' کونی نے مفن کا ٹکڑا منہ میں منتقل کیا۔

''وہ چھٹیوں پر ہے۔'' اینڈریا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ لزا کی گمشدگی سے بھی بے خبر ہے۔ اسے معلوم ہوا تو وہ کھلبلی مچا دے گا۔ وہ دونوں بہت قریب تھے۔'' کونی کی گفتار سے یہ بات عیاں تھی کہ یہاں کے معاملات کے علاوہ بھی وہ بہت باخبر ہے۔

اینڈریا کو ماں کی بات یاد آئی کہ لزا تھامس کو باپ کا درجہ دیتی ہے۔ دونوں میں بہت انڈراسٹینڈنگ ہے۔

''مجھے تھامس کی طرف سے بھی پریشانی ہونے لگی ہے۔'' کونی نے کافی کا گھونٹ لیا۔ ''اور میگ کی بھی فکر ہے۔''

''میگ؟'' اینڈریا بے اختیار چونک اٹھی۔ کونی اسی کی جانب متوجہ تھی۔

''اب یہ مت کہنا کہ تم نے یہ نام نہیں سنا۔'' کونی نے پورے اعتماد سے کہا۔ اینڈریا نے لمحوں میں تردید نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

''کون ہے وہ؟''

''دیکھو ڈیئر۔'' کونی نے کافی اور مفن کی طرف سے توجہ ہٹالی۔ ''میں تمہیں بہت کچھ بتا سکتی ہوں، باوجود اس کے کہ میں نے تھامس سے وعدہ کیا ہوا ہے۔''

''کل ایک آدمی ہماری ماں کے پاس پہنچا تھا۔ وہ میگ کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔ میرے نزدیک یہ مشکوک معاملہ ہے اور میں حقائق کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔''

کونی کے چہرے پر ہچکچاہٹ نمودار ہوئی۔ ''میگ کے بارے میں جاننا تمہارے لیے خطرے سے خالی نہیں۔ یہ بات تھامس اور لزا بھی بخوبی جانتے ہیں۔''

اینڈریا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔ معاملہ کیا ہے؟ فلنٹ نے بھی ایسی ہی بات کی تھی۔

''اوکے...... تم لزا کی بہن ہو۔ اسی کی مدد کے لیے یہاں آئی ہو۔ مشکل میں ہو۔ تمہارا حق بنتا ہے۔'' کونی پُرسوچ انداز میں تھم تھم کر بولی۔ چند ساعت گزرنے کے بعد اس نے ایک گہری سانس لی۔

''میگ اِز ٹاپ سیکرٹ...... اگر ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نکلا تو میں، تھامس اور لزا تمہیں کچا چبا جائیں گے۔ یہ بات سمجھ لو۔'' کونی قطعی سنجیدہ نظر آرہی تھی۔

''سمجھ گئی۔'' کچھ نہ سمجھتے ہوئے اینڈریا نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر کونی کو اطمینان دلایا۔

''گڈ، ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ کسی کو میگ کی بھنک لگے۔'' کونی قریب سرک آئی۔ ''میگ کسی لڑکی کا نام نہیں ہے۔'' کونی نے حیران کن انکشاف کیا۔ ''میگ کا مطلب ہے میگا انجن جنریشن۔''

اینڈریا دنگ رہ گئی۔

''میگ پر تھامس اور پیٹر، پیٹر سانٹونی کئی سال سے کام کر رہے تھے۔'' کونی نے مزید بتانا شروع کیا۔

پیٹر کے نام پر اینڈریا ایک بار پھر چونکی تھی۔ تاہم اس مرتبہ اس نے اپنے تاثرات پر قابو رکھا۔

''پیٹر نے ایک مرتبہ میگ سے میرا تعارف کرایا تھا لیکن اس کی ٹیکنالوجی اتنی پیچیدہ تھی کہ مجھے کامیابی کے آثار مفقود دکھائی دیے۔ حالانکہ پیٹر ذہین تھا۔ اس کا ڈیٹا، فارمولے، طریقہ کار اور معلومات سب متاثر کن تھے۔ اس کے باوجود کامیابی کا پرندہ دور فضاؤں میں ہی پرواز کرتا رہا۔

''جب لزا پروجیکٹ میں شامل ہوئی تو اس نے نئے خیالات پیش کیے۔ اس کے سوچنے کا انداز مختلف تھا۔ بڑا غیر روایتی قسم کا۔ لزا کے بعض آئیڈیاز بظاہر احمقانہ دکھائی دیتے لیکن حیرت انگیز طور پر پروجیکٹ نے رینگنا شروع کر دیا۔ لزا اور پیٹر میں سرد جنگ کا آغاز ہوگیا۔ لزا اس کا مذاق اُڑانے سے بھی دریغ نہ کرتی۔ تلخی بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ پیٹر نے پروجیکٹ سے لزا کی علیحدگی کا مطالبہ کر دیا۔ مستزاد یہ کہ وہ

پروفیسر کرُو کے کیس سے بھی واقف ہوگیا۔ جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ تاہم باس تھامس، لزا کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ آویزش خاصی بڑھ چکی تھی۔ آخر میں پیٹر واک آؤٹ کر گیا۔''

''تھامس اور لزا نے حفاظتی نقطہ نظر کے تحت لیب اور دفاتر میں تالے ڈالنے شروع کر دیے۔ پیٹر کی اہمیت اور حیثیت ختم ہوگئی۔ وہ آج تک اس معاملے پر برہم ہے۔''

''میگ کیا بلا ہے؟''

''میگ وہ بلا ہے جس پر تمہاری بہن فریفتہ ہو چکی ہے۔ ''ٹیسلا'' اس کا ہیرو تھا۔ لیکن وہ وھٹل کے کام سے بھی متاثر تھی۔ وھٹل نے جیٹ انجن پر کام کیا تھا۔''

اینڈریا کے ذہن میں لزا کی بات گونجنے لگی۔ وہ کہا کرتی تھی۔ ''ہمیں ایک اور وھٹل کی ضرورت ہے جو ہمیں آگے لے جائے، مزید آگے۔ لندن سے سڈنی، صرف دو گھنٹے میں...... بغیر کسی عام اور مہنگے فیول کی مدد سے......''

وہاں گہرا سکوت چھا گیا۔

''ایک انوکھا جیٹ انجن۔'' کونی مسکرائی۔

''تم مذاق کر رہی ہو؟'' اینڈریا کا ذخیرۂ الفاظ ختم ہو گیا۔ اس کی دیوانی، سرپھری بہن نے کوئی ناقابلِ یقین چیز ایجاد کر لی ہے۔

کونی ہنسنے لگی۔ ''کیا یقین نہیں آ رہا؟''

''ہاں۔'' اینڈریا نے جلدی سے کہا۔ تاہم اسے خوف کا بھی احساس ہوا۔ اگر کونی سچ بول رہی ہے تو پوری ایوی ایشن انڈسٹری کا مستقبل بدل جائے گا۔

''کونی، تم جانتی ہو، میری گلی موٹ کون تھی؟''

''ہاں، مجھے اس کی ہلاکت کی خبر جب ملی تو اس وقت میں ہوائی جہاز میں تھی۔ مجھے احساس ہوا کہ میں ایک موٹی رقم کھو چکی ہوں۔''

مزید کافی تیار کرتے ہوئے اینڈریا کھڑکی سے باہر فاصلے پر منجمد جھیل کو دیکھ رہی تھی۔ کونی کی شکل میں اسے ایک ایسا ہمدرد مل گیا تھا جو لزا کی تلاش میں اسی کی طرح پُرعزم تھا بلکہ کونی بیشتر مخفی امور سے بخوبی آگاہ تھی۔

''رقم؟'' اینڈریا، خیالات کی دنیا سے باہر آئی۔

''ڈیئر، میں ان کی بزنس انویسٹر تھی۔''

☆☆☆

کونی، برائٹ لائٹ یوٹیلیٹیز کے ریسرچ ڈپارٹمنٹ کی ہیڈ تھی۔ برائٹ لائٹ، مستقبل کے منصوبوں پر تحقیق اور سرمایہ کاری کرتی تھی۔

''لیکن جیٹ انجن کا الیکٹرسٹی سے کیا تعلق بنتا ہے؟''

''میگ کسی شکل میں الیکٹرسٹی استعمال نہیں کرے گا بلکہ وہ توانائی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہوگی۔ لزا کے اکاؤنٹ میں 123,000 کی رقم برائٹ لائٹ کی جانب سے آئی تھی۔ 100,000 مزید ایک سال بعد آنے تھے۔'' کونی کی گفتگو سے اینڈریا نے محسوس کیا کہ کونی کے نزدیک لزا اور برائٹ لائٹ کے سرمائے سے زیادہ میگ کی اہمیت ہے۔ بظاہر میگ کی لیب بکس کے ساتھ فرسٹ ڈیزائن غائب تھا۔ میگ کو پیٹنٹ کرانے کے لیے ان چیزوں کی شدید اہمیت تھی۔ کونی اس بات پر بدمزہ تھی کہ پروٹو ٹائپ (فرسٹ ڈیزائن) اور لیب بکس غلط ہاتھوں میں جا چکی ہیں۔ یعنی میگ کوئی بھی پیٹنٹ کرا سکتا ہے۔

''کیا اب تک پیٹنٹ نہیں کرایا گیا ہے۔'' اینڈریا کی آواز میں خوف کی جھلک تھی۔

کونی نے دونوں ہاتھوں میں سر تھام لیا۔ ''تھامس کچھ زیادہ ہی محتاط تھا کہ کوئی اس کا آئیڈیا نہ چرا لے۔ میں نے اسے متعدد بار بتایا کہ پیٹنٹ کرانے کے قواعد وضوابط میں تبدیلی آ چکی ہے۔ جو درخواست پہلے جمع کرائے گا، پیٹنٹ کے حقوق اسے نہیں مل سکتے۔ حقوق اس کے نام پر رجسٹرڈ ہوں گے جو ثابت کرے گا کہ اصل آئیڈیا اس کا تھا۔ چنانچہ پروٹو ٹائپ اور لیب بکس کے بغیر تیس سال کی محنت تباہ ہو سکتی تھی۔'' کونی نے تفصیل سے وضاحت پیش کی۔

''میری......؟''

''ہاں، میری کا تعلق پیٹنٹ آفس، ورجینیا سے تھا۔ ایک سال پہلے لزا USTPO آفس گئی تھی۔ تھامس درخواست فائل کرنا چاہتا تھا۔ لزا اور میری میں دوستی ہوگئی۔ جو آخر وقت تک جاری رہی۔

''USTPO، میگ کے بارے میں جان گئی تھی؟''

''نو، تھینک گاڈ، صرف میری کو پتا تھا لیکن میری کا رویہ اور سوچ بھی پُراسرار تھی۔'' ''لزا، میری سے ملنے کے لیے فیئر بنکس کیوں نہیں گئی...... بجائے میری کو کرائے کی شیوی بلیزر میں یہاں آنا پڑا؟''

''میری تفتیش اور نظریے کے مطابق، وہ یہاں پروجیکٹ کا فرسٹ ڈیزائن دیکھنے آئی تھی۔ غالباً وہ لزا کو قائل کرنا چاہتی تھی کہ وہ پروٹو ٹائپ کی مدد سے ٹیکنالوجی کو پیٹنٹ کرانے میں خود پہل کرے۔ ایک بات ذہن میں

رکھو کہ میں پولیس کو بتا چکی ہوں کہ میں لزا کی بزنس انویسٹر ہوں۔ اس طرح لزا کے اکاؤنٹ میں موجود رقم کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ تاہم میگ کا لفظ زبان پر لانے کی میں جرأت نہیں کرسکتی تھی۔ یہ بات جنگل کی آگ کے مانند پھیلتی اور لزا کے لیے خطرات میں اضافہ ہو جاتا۔''

''تم نے اگر پولیس کو سرمایہ کاری کے بارے میں بتایا ہے تو پھر سوال تو اٹھے گا کہ سرمایہ کاری کس چیز پر؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

کونی ہنس پڑی۔ ''کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ میں نے سائنسی اصطلاحات استعمال کرنا شروع کر دیں۔ برائٹ لائٹ، ای والز (EVals) کی بات شروع کر دی۔ ہنڈرڈ بلین الیکٹرانز کو مقید کر کے کیسے الیکٹران والز میں استعمال کیا جائے گا وغیرہ...... وغیرہ۔ ٹروپر ڈیمار کو تو میری باتیں سن کر ہونق نظر آرہی تھی۔ سب کچھ اس کے سر پر سے گزر گیا۔'' کونی پھر ہنسنے لگی۔

''ڈیئر، میگ کے بارے میں اور کون کون جانتا ہے؟'' اینڈریا نے سرسری انداز میں سوال کیا۔

''اور کوئی نہیں جانتا۔'' کونی نے انگلیوں میں انگلیاں پھنسائی۔

اینڈریا کچن کے بہانے اٹھی۔ یہ اتنا ہی خفیہ مشن یا پروجیکٹ تھا تو فلنٹ کیونکر واقف ہے، وہ اس کے ساتھ جڑے خطرات سے بھی بے خبر نہیں ہے۔ اینڈریا نے دماغ پر زور دیا۔ تھامس سے بات کیے بغیر چارہ نہیں تھا۔ میگ اسی کی ایجاد تھی۔ تیس برس قبل اسی نے اس ''خیال'' پر کام کا آغاز کیا تھا۔ کچن میں چند منٹ گزار کر وہ واپس آگئی۔

''کونی، مجھے تھامس کو کال کرنی چاہیے۔''

''اچھا خیال ہے۔'' کونی کھڑی ہوگئی۔ ''کیا میں چلوں؟''

''نہیں، کیوں؟ بیٹھو نا......'' اینڈریا نے نمبر ملانا شروع کیا۔

دوسری طرف سے آنسرنگ مشین، پیغام مانگ رہی تھی۔ اینڈریا نے پیغام ریکارڈ کرایا۔ تھامس کی آمد ایک روز بعد متوقع تھی۔ وہ فون رکھ کر پلٹی۔ کونی نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی لیکن اینڈریا کو شک ہوا کہ مسکرانے سے پہلے وہ بے چین تھی۔

''اوہ لارڈ، تھامس کو یقیناً ابھی تک نہیں پتا چلا کہ لزا لاپتا ہے۔'' کونی نے تشویش ظاہر کی۔ ''ہمیں فیئر بنکس جا کر براہِ راست تھامس سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

''نہیں، میں یہیں سے ایک اور کوشش کروں گی۔'' اینڈریا کے ذہن میں تھا کہ شاید لزا کا دوسرا پیغام آئے۔ فی الحال وہ یہاں سے ہٹنا نہیں چاہ رہی تھی۔

''اوکے۔'' کونی نے سر ہلایا۔ ''لیکن میں نہیں سمجھتی کہ اس حساس موضوع پر وہ فون پر بات کرے گا۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ میگ کے لیے بہت محتاط ہے۔ بہرحال تم کوشش کرلو۔ کل کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''ہاں، کل ملتے ہیں۔''

''گڈ، صبح ناشتے کے بعد......'' کونی نے بیگ اٹھاتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔ اس کے رخصت ہونے کے بعد اینڈریا نے ڈیمار کو کا کارڈ نکالا۔

''ہیلو، می، اینڈریا۔ اطلاع دینی تھی کہ میں یہاں ہوں۔ اگر تمہیں میری ضرورت پڑے......'' اینڈریا نے کہا۔

''شکریہ۔ میں قدر کرتی ہوں۔''

فون بند کر کے وہ سوچنے لگی کہ اب کیا کرے؟ لزا کی مدد، لیکن کیسے؟ وہ یہاں آکر چکرا گئی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ یہاں اسے اتنے پُراسرار اور مخدوش حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ مزید آزمائشیں دونوں بہنوں کی منتظر ہیں۔

یہ بات واضح تھی کہ میلونی بار میں بادہ پیمائی کے بعد اول فول بک آیا تھا اور لزا کا نامعلوم دشمن میلونی سے پہلے وہاں پہنچ گیا تھا۔ اینڈریا نے بہن کی پیش بینی کی صلاحیت پر فخر محسوس کیا۔ یقیناً وہ میلونی کو روانہ کر کے غافل نہیں ہوئی تھی اور خطرہ محسوس کرتے ہی نکل گئی۔

تاہم اینڈریا کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ وہ خود اندر ہی اندر کسی حد تک ہراساں ہے۔ کئی بار بگ جو سے ملنے کا خیال آیا لیکن وہ فیصلہ نہ کرسکی۔

☆☆☆

اگلی صبح روشن تھی۔ موسم اچانک تبدیل ہوا تھا۔ گرم ملبوسات غائب ہو گئے تھے۔ ہر کوئی ہلکے کپڑوں میں نظر آرہا تھا۔

تیز ڈرائیونگ غالباً کونی کی عادت تھی۔ اینڈریا کئی بار اسے ٹوکتے ٹوکتے رہ گئی۔ وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھیں ایک سفید جیپ تعاقب میں ہے۔ اگرچہ وہ کونی کی گاڑی سے فاصلے پر تھی۔ ایک تنگ موڑ مڑتے ہی کونی نے سختی سے بریک دبائے۔ سامنے ایک ٹریکٹر اور ٹریلر نے سڑک بلاک کی ہوئی تھی۔

اینڈریا کے ذہنی الارم نے معاً کرخت سیٹی بجائی تھی۔ اس نے جھٹکے سے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ ''کونی، بھاگو۔'' وہ چلائی۔ کونی کچھ نہ سمجھی جبکہ اینڈریا اس اثنا میں دروازہ کھول کر نکل گئی تھی۔ عقب میں سفید جیپ سے دو آدمی لپکتے چلے آرہے تھے۔ ایک اینڈریا کے سر پر تھا...... اسے توقع نہیں تھی کہ شکار گاڑی رکتے ہی نکل جائے گا۔ تاہم وہ بھی بلا کا پھرتیلا تھا۔ اس نے بروقت اینڈریا کے بالوں پر ہاتھ ڈالا۔

کونی بھی گاڑی سے نکل آئی تھی اور سکتے کے عالم میں کھڑی تھی۔

اینڈریا نے پلٹے بغیر عقب میں لات چلائی، لات مطلوبہ ہدف کے آس پاس ہی لگی تھی۔ ''اوغ'' کی آواز کے ساتھ حملہ آور نے اس کے بال چھوڑ دیے۔ اینڈریا پلٹی، وہ دونوں ہاتھ زیرِناف رکھے جھکا ہوا تھا۔ اینڈریا نے پوری طاقت سے دائیں لات اس کی ٹھوڑی کے نیچے رسید کی۔ وہ ڈکراتا ہوا الٹ کر گرا...... اینڈریا نے دیکھا دوسرا آدمی گن کے اشارے پر کونی سے بونٹ کھلوا کر تاروں کا گچھا کھینچ رہا تھا۔

نسوانی چیخ کے بجائے مردانہ ڈکار سن کر وہ چونک اٹھا۔

اینڈریا سامنے نہیں بھاگ سکتی تھی۔ وہاں روڈ بلاک پر حملہ آوروں کے ساتھیوں کے سوا کوئی اور نہیں ہوسکتا تھا۔ قریبی ڈھلوان پر اتر بھی جاتی تو آتشیں ہتھیاروں کی زد سے بچنا محال تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کررہا تھا۔ ہتھیار بدست نے کونی کی گاڑی ناکارہ کردی تھی۔ ایک آپشن تھا کہ وہ سفید جیپ پر ریورس میں جتنی دور جاسکے، نکل جائے۔

سفید جیپ کے دونوں دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اینڈریا نے دوڑ لگادی۔ ہتھیار بدست نے کونی کی طرف سے توجہ ہٹا کر اینڈریا کو للکارا۔ زمین پر لوٹ پوٹ ہونے والا بھی سنبھل رہا تھا۔ کونی غڑاپ سے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب کھلے دروازے میں گھس گئی۔ اس نے سامنے نظر ماری۔ ٹریکٹر کی جانب سے ایک آدمی گن ہاتھ میں لیے کونی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ زمین پر گرنے والا کھڑا ہوگیا تھا۔ اس کی ٹھوڑی سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ اپنے دوسرے ساتھی کے ہمراہ جیپ کی طرف بھاگا۔

اینڈریا نے اگنیشن پر ہاتھ مارا۔ مایوسی نے اس کے اعصاب سن کردیے۔ غیرمتوقع طور پر وہاں چابی نہیں تھی۔ ہنگامی حالات میں چابی لے کر اترنے کا خیال کون رکھتا ہے۔

اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ نکل بھاگنے کا موقع نہ تھا۔ دونوں حملہ آور دائیں بائیں سے جیپ کے دروازے پر تھے۔ اینڈریا نے جھٹکے سے ڈرائیونگ سائڈ کا دروازہ پھر کھولا۔ اس طرف سے آنے والے کے پاس گن تھی۔ دروازے کے ساتھ تصادم کے بعد اس کے حلق سے وزنی گالی برآمد ہوئی۔ دوسرے دروازے پر چوٹ کھایا ہوا چوکنا ہوگیا تھا۔ لہٰذا اس بار اینڈریا کی چلائی ہوئی ٹانگ خالی گئی۔ وہ سخت غصے میں تھا۔ لات سے بچ کر اس نے وہی ٹانگ تھام کر بےدردی سے اینڈریا کو گھسیٹ کر گاڑی سے باہر پھینک دیا۔ دوسرا بھی گھوم کر آیا۔ اینڈریا نے گھیرے میں آئی ہوئی جنگلی بلی کے مانند بھرپور مزاحمت پیش کی۔

''گولی ماردوں گا۔'' ہتھیار بدست نے گن کی نال اس کے پیٹ میں گھسادی۔ اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ تینوں فریق ہانپ رہے تھے۔ اینڈریا نے خاصی چوٹیں برداشت کی تھیں۔ پل بھر میں اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر اسے بےدست وپا کردیا گیا۔ اینڈریا نے خون آلود برف تھوکی...... اس کی آنکھوں اور منہ پر ٹیپ لگا کر گاڑی کے عقب میں پھینک دیا گیا۔ اینڈریا کے ہر بُنِ مُو سے پسینا بہہ نکلا تھا۔

وہ فلور کارپٹ پر چہرہ رگڑ کر آنکھوں سے ٹیپ ہٹانے کی سعی کرنے لگی۔ ناکام ہونے کے بعد اس نے ذہن مرکوز کیا کہ جیپ کس طرف جارہی ہے۔ ساتھ ہی اس کی سماعت دونوں کی آوازوں پر تھی۔

جلد ہی اس پر انکشاف ہوا کہ جیپ ڈالٹن ہائی وے پر پہنچ گئی ہے۔ اوہ گاڈ...... اس نے خوف کو پرے دھکیلا، اسے کہاں لے جایا جارہا ہے؟ آگے تین سو میل تک کوئی ٹاؤن نہیں تھا۔

☆☆☆

ہائی وے پر سفر دو تین گھنٹے جاری رہا۔ اینڈریا کا انگ انگ دکھ رہا تھا۔ بازو اکڑ گئے تھے۔ جبڑے کے ایک جانب ورم تھا۔ جیپ کی رفتار کم ہوئی۔ وہ ہائی وے سے اتر گئی۔ ٹائروں کی آواز بتارہی تھی کہ جیپ برفیلے ٹریک پر رواں تھی۔

بالآخر ہلکے جھٹکے کے ساتھ جیپ کا سفر تمام ہوا۔ اگلا دروازہ کھول کر کوئی اترا۔ پھر عقبی دروازہ کھلا۔ یخ ہوا کا تھپیڑا اندر گھسا۔

''آؤٹ۔'' مردانہ غراہٹ ابھری۔
اینڈریا نے اٹھنے کی کوشش کی اور کراہ کے رہ گئی۔ دو مردوں سے ہاتھا پائی میں وہ مجروح ہوئی تھی۔ پھر باندھ کر اسے مختصر جگہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ طویل سفر کی وجہ سے اعضا بھی اکڑ گئے تھے۔
''اٹھاؤ اِسے۔ اس کا دم خم ختم ہوگیا ہے۔ بہت زور مار رہی تھی۔'' دوسرا اگلا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔
وہ دونوں اسے اٹھا کر برفانی زمین پر چل رہے تھے۔ پاپیادہ سفر جلدی ختم ہوگیا۔ اسے کسی ٹھوس ڈربا نما خلا میں ڈال دیا گیا جس کی گہرائی زیادہ نہیں تھی۔
''یہاں اچھل کود مچائی تو ہزار فٹ نیچے جا کے گرو گی۔'' ایک مردانہ دھمکی سماعت سے ٹکرائی۔
اینڈریا ہول کے رہ گئی۔ وہ برفانی مشین کے ساتھ منسلک سامان رکھنے کے چھوٹے سے ڈبے میں پڑی تھی۔ برفانی گاڑی میں اب اغوا کنندگان کے کیا عزائم ہیں۔ تھوڑی دیر بعد مخصوص غراہٹ کے ساتھ گاڑی کا انجن بیدار ہوا۔
اینڈریا کا ایک نامعلوم اندھا سفر شروع ہوگیا۔ یہ ایک خطرناک سفر تھا۔ کئی مرتبہ جھٹکا لگنے پر اس کا جسم چند انچ ہوا میں بلند ہوا۔ ہر مرتبہ اس کا دل بیٹھ سا جاتا...... وہ دل ہی دل میں خدا کو یاد کرتی رہی، جسم سنبھالتی رہی کہ باہر نہ جا پڑے۔ اوپر سے ٹھنڈ خون جمائے دے رہی تھی۔
نشیب و فراز کا یہ خوفناک جہنمی سفر بھی تمام ہوا۔ برفانی گاڑی کا انجن بند ہوا۔ ان دونوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر برف میں چلانا شروع کیا۔ چلنے سے زیادہ وہ گھسٹ رہی تھی۔ سردی کی شدت سے بدن کانپ رہا تھا۔ اس مرتبہ مسافت چند منٹ میں اختتام پذیر ہوگئی۔ اس کے ایک بازو پر سے ہاتھ ہٹ گیا۔ کوئی چوبی دروازہ خفیف چرچراہٹ سے کھلا۔ کسی نے اسے دھکا دے کر آگے بڑھایا۔ اینڈریا کا پیر لکڑی سے ٹکرایا۔ اس نے اندازے سے پیر اٹھایا۔ اندازہ لگایا کہ وہ کسی کیبن میں ہے۔ اس کے پشت پر بندھے ہاتھ کھول دیے گئے۔ وہ دونوں فوراً ہی باہر نکل گئے تھے۔ دروازہ بند ہوا اور ڈبل بولٹ گرنے کی آواز آئی۔
اینڈریا بے اختیار گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ آنکھوں اور ہونٹوں پر سے ٹیپ نوچ کر پھینکا۔ کچھ دیر تک اسے اندھے پن کا احساس ہوا۔ ویسے بھی وہاں نیم تاریکی تھی۔ دھیرے دھیرے اسے نظر آنے لگا۔ اینڈریا نے ہاتھ پیر ہلا کر اعضا میں خون کی گردش بحال کی۔ اچانک باہر سے اسے برفانی گاڑی کے انجن کی آواز آئی۔ وہ اچھل کر دروازے پر آئی اور مکے برسانے لگی۔ فوراً ہی اسے سعی لاحاصل کا ادراک ہوگیا۔ گاڑی کی آواز دور ہوتی جارہی تھی۔ خوف اور اندیشوں نے ذہن پر یلغار شروع کردی......
اینڈریا نے گہرے گہرے سانس لے کر ذہن صاف کیا اور اعصاب کو تھپکی دی۔ بدحواس ہونے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس نے اطراف کا جائزہ لیا۔ یہ ایک کمرے کا کیبن تھا۔ فضا کی کثافت اور بو کہہ رہی تھی کہ کیبن جنگل میں ہے۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ کمر تک بلند لکڑیوں کا ڈھیر تھا۔ ایک روشن دان، چمنی، لکڑی کا شیلف...... شیلف کی لمبائی پانچ فٹ سے زیادہ تھی۔ غالباً وہ اس چوبی زنداں کا بیڈ تھا۔ ایک طرف دس گیلن پانی کا کنٹرینز اور سربند غذا کے ڈبے پڑے تھے۔
''اوہ نو۔'' اس نے خود کلامی کی۔ آثار بتا رہے تھے کہ نامعلوم ویرانے میں اسے تنہا... کئی روز کے لیے قید کیا گیا ہے۔ اینڈریا نے پلٹ کر دروازے کا جائزہ لیا۔ دروازہ خاصا مضبوط تھا۔ بلندی پر آمنے سامنے دو چھوٹے روشن دان تھے۔ جن سے بمشکل سر ہی باہر نکالا جاسکتا تھا۔

☆☆☆

میلونی اچھا آدمی تھا۔ لیکن لزا کو ایک ہی بات کا ڈر تھا کہ وہ ٹاؤن میں جانے کے بعد حواس سے نوشی کی نذر نہ کر دے۔ خوش قسمتی سے وہ اس کے لیے تیار تھی۔ اس کی یہی پیش بندی کام آگئی۔ وہ روسکو کے ساتھ میلونی کے کیبن کے عقبی سمت پہاڑی کی چوٹی پر درختوں کے نیچے تھی، جب فضا میں ہیلی کاپٹر کی نمایاں آواز گونجنا شروع ہوگئی۔
ہیلی کاپٹر، میلونی کے کیبن کے قریب ہوتا چلا گیا۔ پھر جتنا نیچے آسکتا تھا...... پائلٹ، مشین کو نیچے لے گیا۔ ہیلی کاپٹر حتی الامکان قریب رہتے ہوئے، بڑے دیوقامت بھونرے کے مانند کیبن پر منڈلا رہا تھا۔ لزا خوب جانتی تھی کہ مشینی پرندے میں جو بھی تھا، وہ بغور دوربین سے اپنے مطلوبہ ٹریکس یا قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا ہے...... لزا نے خود کو مبارک باد دی۔ اس نے اندر باہر کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا۔ باہر برف میں قدموں کے جو نشان پڑے تھے، وہ اس نے چھپا دیے تھے۔ کچھ دیر چھان بین کے بعد ہیلی کاپٹر نے واپس بلند ہونا شروع کیا۔ وہاں ایک میل کے دائرے میں لینڈنگ کی جگہ نہیں تھی۔ البتہ رسی کی سیڑھی کے ذریعے اترا جاسکتا تھا۔ تاہم ہیلی کاپٹر کی آواز دور ہوتے ہوئے معدوم ہوگئی۔

لزا عارضی پناہ گاہ سے نکل آئی اور اگلی منزل کی جانب قدم بڑھائے۔ وہ چند دوستوں اور سیفرون (Saffron) کے ہمراہ چند سال پہلے موسم گرما میں آوارہ گردی کرتے ہوئے اس کیبن میں رکی تھی۔ اس وقت لزا کا اگلا پڑاؤ وہی کیبن تھا، جسے تلاش کرنے میں اسے خاص دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اسے یاد تھا کہ میلونی کے ٹھکانے سے کس سمت اور کتنی دور جانا ہے۔ وہاں موجود مختلف ریڈیوز اس وقت لزا کے لیے سب سے اہم تھے۔ کیبن میں شارٹ ویو اور لانگ ویو دونوں ریڈیو...... علاوہ ازیں ہیم ریڈیو بھی تھا۔

شاٹ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ بے دھڑک کیبن میں گھسنے کے بجائے پہلے اس نے سن گن لی۔ بعدازاں قدم آگے بڑھائے۔

''براوو جیریکو؟ یو ریڈ؟ دس اِز کنگ۔''

''براوو جیریکو؟ دس اِز کنگ......''

''کنگ، ہم لوگ پریشان ہیں۔ کہاں ہو؟'' بگ جو کی آواز آئی۔

''سوری فارویٹ۔ تمہارا پیارا پرندہ الفا کیسا ہے؟''

''الفا اڑ گیا۔ ہر طرف سے اطلاع آرہی ہے کہ وہ اُڑا نہیں بلکہ اسے چرالیا گیا ہے۔''

لزا کا دل اچھل کر حلق کی جانب لپکا۔ یوں لگا جیسے اس کی ائرلفٹ کی کیبل تڑاخ سے ٹوٹ گئی ہے...... اور وہ قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے گر رہی ہے۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اینڈریا کو اغوا کرلیا گیا ہے۔ اس کے بدترین خدشے نے حقیقت کا روپ دھارلیا تھا۔

''ہم کیا کر سکتے ہیں؟'' لزا کی آواز بھرّا گئی۔ بدحواس ہونے کے باوجود اس نے اپنی آواز اور لہجے کے بدلاؤ کو برقرار رکھا تھا۔

''دیکھتا ہوں۔ پھر بتاؤں گا۔''

☆☆☆

اینڈریا کا بدن لرز رہا تھا۔ شاک کا اثر کم ہوگیا تھا لیکن کڑاکے کی سردی ہڈیوں میں اترتی جارہی تھی۔ پہلی ترجیح سرخ، نارنجی آگ تھی۔ بصورت دیگر سفید، نیلگوں برفیلی آگ اسے کھا جاتی۔ اس نے فی الفور آتش دان جلا کر اس میں دو لکڑیاں جھونک دیں۔ چند موم بتیاں اور ایک کین اوپنر بھی اس کے ہاتھ لگ گیا۔ وہ متواتر حرکت میں تھی۔ چھوٹا سا فرائنگ پین اور ایک پرانا سلیپنگ بیگ بھی مل گیا۔ اس نے احتیاط سے امکانات کا تخمینہ جوڑا۔ وہ اگر یہاں سے نہ نکل سکی یا اسے لینے کوئی نہ آیا تو وہ زیادہ سے زیادہ دو ہفتے نکال سکتی تھی۔

سلیپنگ بیگ، آتش دان کے قریب لا کر وہ اس کے اندر گھس گئی۔ منفی خیالات سے بچنے کے لیے دھیان اس نے کونی کی طرف کرلیا۔ اسے کونی کی گاڑی کے تار ادھیڑنے والے کا جملہ یاد آگیا۔ ''تم خوش قسمت ہو، ٹاؤن تک پیدل جاسکتی ہو۔''

کیا وہ لیک اسٹیج پہنچ گئی ہوگی؟ اس نے پولیس کو اطلاع کردی ہوگی؟ کیا پولیس کی تلاش شروع ہوچکی ہے؟ اغوا کنندگان کون ہیں؟ ان کے عزائم کیا ہیں؟ کیا اغوا کا تعلق میگ سے ہے یا پھر لزا سے؟

دفعتاً ایک حیوانی آواز بلند ہوئی اور اینڈریا بھڑک اٹھی۔ اس نے اٹھ کر دروازے سے کان لگائے۔ سکوتِ بے کراں...... بے پایاں سناٹا...... ایسے میں دھڑکتے دل کا شور بھی بہت لگ رہا تھا۔ ایک منٹ بعد اس نے دروازے سے کان ہٹایا۔ اسی وقت باہر سے آواز پھر بلند ہوئی، آواز قریب آگئی تھی۔ یہ بھیڑیے کی غراہٹ تھی۔ باہر بھیڑیا نہیں، پورا غول تھا۔ وہ دروازے کو گھورتی ہوئی قدم قدم پیچھے ہٹ رہی تھی۔ گردن کی پشت پر نرم رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔ اس نے تیزی سے لکڑی کا ایک اور ٹکڑا اٹھا کر آگ میں جھونکا۔ تاہم اس میں نمی تھی۔ بوجہ تپش اور روشنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اگر باقی لکڑیاں بھی نم آلود ہوئیں تو اسے ہائپوتھرمیا کا شکار ہونے سے کوئی بچانے والا نہیں تھا۔ اسے ادراک ہوا کہ وہ لزا کے ساتھ نامساعد حالات کی ایک ہی کشتی میں سوار ہوچکی ہے۔ اب دونوں کو مدد درکار تھی۔ لزا کے مقابلے میں اس وقت وہ زیادہ مخدوش حالت میں تھی۔ لزا اب بھی آزاد تھی اور اینڈریا نامعلوم مقام پر درندوں کے درمیان محصور ہوچکی تھی۔ اسلحے کے نام پر وہ چاقو تک سے محروم تھی۔

باہر دبی دبی آہٹیں، غراہٹیں بتا رہی تھیں کہ بھیڑیے جان گئے ہیں کہ کیبن آباد ہوچکا ہے۔ وہ قریب آگئے تھے۔ اینڈریا نے سماعت پر زور دیا۔ بھوکے، خون آشام بھیڑیے کیبن کے گرد منڈلا رہے تھے۔ وہ ان کی تعداد کا اندازہ نہیں لگاسکی۔ چار، چھ، آٹھ یا زیادہ۔ یک لخت پھر خاموشی چھا گئی۔ چند ساعت کے وقفے سے بدلی ہوئی آواز ابھری۔ روشن دان کی سمت والی دیوار کو پنجوں سے کھرچا جارہا تھا۔ اینڈریا کی سانسیں اب تک ناہموار تھیں۔ تاہم وہ کیبن کی مضبوطی سے مطمئن تھی۔

اسے حوصلہ بلند رکھتے ہوئے خود کو ڈپریشن سے بچانا تھا۔ کسی طرح اسے یہاں سے فرار ہونا پڑے گا۔ بھیڑیوں سے دھیان ہٹا کر اس نے پھر کیبن کو کھنگالنا شروع کیا۔ ایک شیشے کے ٹکڑے کے علاوہ کوئی نئی چیز ہاتھ نہ آئی۔ ایک بار پھر سکوت طاری ہو گیا۔ تاہم اینڈریا بھیڑیوں کی موجودگی محسوس کر رہی تھی۔ بے اختیار اسے موک کی یاد آئی...... پھر کال کی شبیہہ یادداشت کی سطح پر ابھری...... اس کے ساتھ ماضی میں بتائے گئے وقت کی فلم چلنے لگی۔ یہاں مشکل میں، تنہائی میں وقتاً فوقتاً کال کی یاد آ رہی تھی۔ وہ چار سال بعد اس سے ملی تھی۔ برہم تھی۔ لیکن اس وقت اسے اکیلے میں پہلی بار احساس ہوا کہ کال کی شخصیت میں کوئی چیز بدل گئی ہے۔ کئی بار اس نے کال کی آنکھوں میں بے کلی دیکھی تھی۔

کال کی باتیں اور ٹپس یاد آئیں۔ بھیڑیوں کے متعلق وہ اینڈریا کو بتاتا تھا کہ اشتعال دلائے بغیر بھیڑیے شاذ ہی انسانوں پر حملہ کرتے ہیں...... اسے یاد آیا کہ کال بعض اوقات کس طرح کیمپ فائر روشن کرتا تھا۔ وہ اٹھی اور وہاں رکھی لکڑیوں کا جائزہ لینے لگی۔ ایک ٹکڑا منتخب کر کے اس نے بیرونی چھال ہٹائی اور اسے آتش دان میں جھونک دیا۔ ساتھ ہی اپنے لباس کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر انگاروں پر رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد آگ میں اضافہ ہونے لگا۔

آتشدان کے قریب سلیپنگ بیگ میں گھس کر وہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اس نے نم شاخوں کی مدد سے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ آگ ایک حد سے باہر نہ جائے۔

☆☆☆

اگلے روز کچی پکی نیند کے بعد وہ بیدار ہوئی۔ دن کا بیشتر حصہ میگ اور لزا کے گمنام شوہر کے بارے میں سوچتے ہوئے گزرا۔ علاوہ ازیں، زمین سے لے کر چھت تک اس نے کیبن کا بھرپور جائزہ لیا۔ وہاں موجود اشیا کو اس طرح ایک دیوار کے ساتھ سجایا کہ تاریکی کی صورت میں وہ بہ آسانی اپنی مطلوبہ شے تک پہنچ سکے۔

تیسرے روز سہ پہر کے وقت دور کہیں مدھم آواز ابھری۔ اینڈریا شیلف نما بیڈ پر لیٹی ہوئی ایک سربند ڈبا کھول کر کاجو کے دانوں سے لطف لے رہی تھی۔ آواز سن کر اس کے جبڑوں کی حرکت یک لخت تھم گئی۔ دھیان حسِ ذائقہ کی جانب سے ہٹ کر سماعت پر مرکوز ہو گیا۔ وہ آہستہ سے اٹھی اور بلی کی چال سے دروازے پر پہنچ گئی۔ کیا وہ لوگ واپس آ رہے ہیں یا اس کا وہم تھا۔ وہ دروازے سے ہٹنے والی تھی کہ اس کی سماعت نے برف دبنے کی مخصوص کرنچ کرنچ پکڑ لی۔ آواز تیزی سے قریب آ رہی تھی۔ برفانی گاڑی کی آواز کا دور قریب کہیں پتا نہ تھا۔ دفعتاً دروازہ غیر معمولی انداز میں ہلا، اینڈریا اچھل کر پیچھے گئی اور گرتے گرتے بچی۔ تاہم اس کے حلق سے چیخ نکل گئی تھی۔

باہر سے حیوانی چیخ بلند ہوئی۔ کسی نے زوردار طریقے سے دروازہ دھڑ دھڑایا۔ جیسے دو بھاری شاخیں دروازے پر ماری گئی ہوں۔ اینڈریا کے مسامات نے پسینا اُگل دیا۔ باہر ریچھ موجود تھا۔

''جاؤ یہاں سے۔'' وہ خوف زدہ انداز میں چلّائی۔ ریچھ نے بھیانک آوازیں نکالیں اور گھوم کر کیبن کی پشت پر آ گیا۔ اینڈریا نے بوکھلاہٹ میں کال کی باتیں یاد کیں۔ کھانے پینے کی اشیا کو چھپا کر رکھنا چاہیے تاکہ ان کی بُو ریچھ کی قوتِ شامہ تک نہ پہنچے۔ حتیٰ کہ پیپرمنٹ اور ٹوتھ پیسٹ تک چھپا دینا چاہیے۔ اینڈریا نے تیزی سے فرائنگ پین خالی کیا اور اشیائے خورونوش پر سلیپنگ بیگ ڈال دیا۔ تاہم اسے احساس تھا کہ قدم اٹھانے میں اسے تاخیر ہو چکی ہے۔ ریچھ یقیناً بھوکا تھا۔

''یہاں سے چلے جاؤ۔'' وہ سراسیمگی کے عالم میں پھر چلّائی۔ ''مجھے اکیلا چھوڑ دو۔''

ریچھ، کتّوں کے مانند سمجھدار اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس کی سماعت میں جیسے کال نے سرگوشی کی۔ اگر وہ زبردستی اندر گھسنا چاہیں تو باز نہیں آتے اور کوئی نہ کوئی طریقہ دریافت کر لیتے ہیں۔

دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے چرچرایا۔ کیبن لرز اٹھا۔ اینڈریا پوری جان سے ہل کے رہ گئی۔ بھیڑیوں کا پورا غول انتظار کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن یہ ریچھ تھا، بلاشبہ بھوک سے پریشان...... دروازے کو لگنے والی ٹکر اس کی جسامت اور قوت کو ظاہر کر رہی تھی۔

اینڈریا تھر تھر کانپ رہی تھی۔ ان حالات میں کوئی سپر ہیرو بھی ہوتا تو گھبرا جاتا۔ ریچھ کی حیوانی آوازیں اس کے اشتعال کو ظاہر کر رہی تھیں۔ اینڈریا کی بے قابو دھڑکنیں پسلیاں توڑنے پر تلی ہوئی تھیں۔

وہ دہشت زدہ، آنکھیں پھاڑے دروازے کو گھور رہی تھی۔ ریچھ غالباً نئے منصوبے کے ساتھ دروازے پر ہلّا بولنے والا تھا۔ اینڈریا نے وزنی قدموں کی آواز کو دور جاتے سنا۔ آواز توقع سے زیادہ دور ہوتی چلی گئی۔ وہ الجھ گئی۔ کیا درندہ واپس جا رہا ہے؟

اچانک ایک دوسری طرز کی آواز سنائی دی۔ وہ

برفانی گاڑی کی آواز تھی۔ اینڈریا کو یقین نہیں آیا۔ ریچھ، انجن کی آواز سے بوکھلا کر پسپا ہو گیا تھا۔ چہ خوب...... ایک دشمن نے دوسرے دشمن کو بھگا دیا تھا۔ اینڈریا کے ستارے اچھے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ متواتر دشمنوں کے گھیرے میں تھی۔

اطمینان ہونے کے بعد وہ جھپٹی اور دروازہ پیٹتے ہوئے چیخنے لگی۔ ''مجھے یہاں سے نکالو...... جلدی کرو......''

''آرام سے، ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔'' باہر سے آواز آئی۔ ''کوئی ہوشیاری دکھائی تو برف میں دفنا کر چلے جائیں گے۔''

''میں پیچھے ہٹ رہی ہوں۔ دروازہ کھولو۔''

ایک آدمی پسٹل ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوا۔

''گھوم جاؤ۔''

''گھوم گئی۔''

''ہاتھ دیوار پر رکھ لو۔''

''ہاتھ دیوار پر۔''

''ہلو گی تو پہلی گولی ٹانگ پر ماروں گا۔''

''نہیں ہلوں گی۔'' اینڈریا فرمانبردار بچی کی طرح حکم کی تعمیل کر رہی تھی، اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی۔

''بیڈ پر بیٹھ جاؤ۔''

''بیٹھ گئی۔'' اسے حیرت کے ساتھ خوشی تھی کہ انہوں نے منہ پر ٹیپ نہیں لگایا تھا۔ ہاتھ بھی کھلے ہوئے تھے۔

''کال ملاؤ۔'' اس نے کسی کو ہدایت دی۔ اینڈریا نے الجھن محسوس کی۔ کیا یہ تاوان کا معاملہ ہے۔

''ٹک...... ٹک...... وقت گزرتا رہا۔ دس منٹ تک کچھ بھی نہ ہوا۔ ہر جانب خاموشی تھی۔ اینڈریا نے سگریٹ کی بُو محسوس کی پھر فون کی گھنٹی بجی۔

''یپ، رائٹ، او کے۔''

قدموں کی آہٹ ابھری۔ کسی نے موبائل فون اینڈریا کے کان سے لگا دیا۔ اسے موبائل فون پر تعجب ہوا۔ تاہم فون کے سائز نے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ وہ سیٹلائٹ فون تھا۔

''ہیلو کہو۔'' کسی نے اینڈریا کے لیے حکم صادر کیا۔

''ہیلو؟''

''اینڈی؟''

اینڈریا کے دماغ میں رنگ رنگ کے ان گنت ستارے گردش کرنے لگے۔ اسے لگا کہ وہ کرۂ ارض سے بہت دور بے وزنی کی کیفیت میں ہلکورے لے رہی ہے۔

وہ لزا کی آواز تھی۔ وہ حیرتِ پیہم کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔ وہ لزا کی آواز تھی۔ ملاقات ایسے ہونی تھی؟ اینڈریا نے چار سال بعد بہن کی آواز سنی تھی۔ تاہم اسے یوں محسوس ہوا جیسے لزا پہلو میں بیٹھی ہے۔ اسباب و تغیرات کی نذر ہونے والے تعلقات کا اِک نیا باب کھل رہا تھا۔ کتنی محبت اور ہم آہنگی تھی دونوں میں۔ مزاج و عادات میں تضادات کے باوجود۔ پھر کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟

''اینڈی؟''

''جواب دو۔'' کوئی اینڈریا کے دوسرے کان کے قریب غرایا۔ اینڈریا کو جھٹکا لگا اور وہ ہوش کی دنیا میں واپس آ گئی۔

''اینڈی، کہاں ہو؟ تم ٹھیک تو ہو؟''

''یس۔'' وہ بولی۔ ''یس، لزا۔ میں ہوں۔ میں یہاں ہوں۔ ہاں، میں ٹھیک ہوں۔''

''میں تمہیں نکال لوں گی، او کے؟'' لزا نے تیزی سے کہا۔ ''تم کہاں ہو؟''

اسی وقت فون ہٹا لیا گیا۔

اینڈریا اچھل کر کھڑی ہوئی، وہ چیخ رہی تھی۔ ''پہاڑوں میں۔ ہال روڈ کے شمال میں۔ پہاڑوں پر۔''

ایک مضبوط بازو اینڈریا کی گردن کے گرد لپٹ گیا۔ دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ کسی نے اس کے لیے ایک فحش گالی ایجاد کی۔ اسے واپس بٹھا دیا گیا۔ وہ شدتِ جذبات سے لرزاں تھی۔ اس کی مٹھیاں کھل بند ہو رہی تھیں۔

''یس۔'' مردانہ آواز آئی۔ ''ہاں، فال وے پر۔ چھ بجے...... جیسا کہ طے ہوا تھا۔ چھ بجے پہنچ جانا۔ ورنہ تمہاری بہن کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے گا کہ تم دونوں خود ہی خودکشی کر لو گی۔'' بولنے والے نے سفاک لہجے میں دھمکی دی۔ وہ غالباً لزا سے بات کر رہا تھا۔ اینڈریا کسمسا کر رہ گئی۔

کچھ دیر وہاں خاموشی رہی۔

''چلو نکلو۔'' کسی نے کہا۔ لیکن اینڈریا ہار ماننے کے لیے تیار نہ تھی۔ اس کے اغوا کی وجہ سامنے آ گئی تھی۔ وہ اگر اسے آزاد بھی کر دیتے تو ظاہر ہے، پہلے لزا کو قابو کرتے۔ ضروری نہیں تھا کہ لزا کو دبوچنے کے بعد وہ اینڈریا کو چھوڑ دیتے۔ اگر چھوڑ بھی دیتے تو بے معنی تھا۔ دونوں بہنوں کی جان ایک دوسرے میں اٹکی ہوئی تھی۔ اینڈریا کو کسی بھی طرح فرار ہونا تھا۔

تینوں کیبن سے نکل چکے تھے اور برفانی ڈھلوان پر پیش قدمی کر رہے تھے۔ اس مرتبہ ایک ہی آدمی نے اس کا بازو تھاما ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ بھی کھلے ہوئے تھے۔ کیا کرنا چاہیے؟ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ معاً اس کا دل بہت زور سے دھڑکا۔ ایسے برف دبنے کی مخصوص کرنچ سنائی دی۔ جو اگرچہ مدّھم تھی لیکن اینڈریا کی سماعت نے نہ صرف محسوس کرلی بلکہ شناخت بھی کرلی۔

فوراً بعد آہٹیں بلند ہوئیں، شاخیں چٹخنے کی آواز آئی اور ایک حیوانی چیخ بلند ہوئی۔ وہ لوگ یوں رکے، جیسے چلتی گاڑی میں ایمرجنسی بریک لگ ہوں۔

''یہ کیا ہے؟'' ان میں سے ایک نے کہا۔

''خدا جانے۔'' دوسرے نے کہا۔ ''لیکن رکو مت، یہاں سے نکلو۔''

درندے کی غصیلی، حیوانی آواز پھر بلند ہوئی۔

دہشت کے تیز دھار بلیڈ نے گویا اینڈریا کے اعصاب کو اُدھیڑ ڈالا۔ اگر یہ مادہ تھی تو وہ سب خوفناک آفت کی زد میں تھے۔ ریچھنی اپنے بچوں کی وجہ سے بہت جلد غضب کی انتہا کو چھونے لگتی ہے اور ہلاکت خیز حملہ کرنے میں قطعی نہیں ہچکچاتی۔

''یہ ریچھ ہے۔'' اینڈریا کو بتانا پڑا۔ اس کی آواز میں خوف دہراس کے سوا کچھ نہ تھا۔ ''خدا کے لیے ساکت ہو جاؤ۔'' اس نے آنکھوں کی پٹی نوچ پھینکی۔ اسے دو آدمیوں کی جھلک نظر آئی۔ ایک کے چہرے پر داڑھی تھی۔ وہ دونوں اینڈریا کے بجائے، بیس گز دور سفید رنگ کی بھاری بھرکم ریچھنی کو دیکھ رہے تھے۔

ان کے بائیں جانب ریچھنی کے بچے کی آواز سنائی دی۔ اینڈریا کا خدشہ درست نکلا تھا۔ ریچھنی کی موٹی بالدار کھال ''ہیبرنیشن'' کے باعث مزید دبیز ہو گئی تھی۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل ان کو گھور رہی تھی۔ اس کا وزن کم سے کم بھی 800 سو پونڈ تھا۔

''حرکت مت کرنا۔'' اینڈریا نے التجا کی۔ ''پلیز بالکل مت ہلنا۔''

داڑھی والے نے گالی بکی اور پسٹل والا ہاتھ سیدھا کیا۔

ریچھنی عقبی ٹانگوں پر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ہونٹ پلٹ گئے۔ اس کے دو انچ لمبے فولادی دانت نمایاں ہو گئے۔ اس نے منہ کھول کے بند کیا۔ کھٹ کی ایسی آواز آئی، جیسے الیکٹرک اوون کا ڈور بند کرتے وقت آتی ہے۔

''نہیں، پلیز نہیں...... کچھ مت کرو۔ وہ چلی جائے گی۔'' اینڈریا نے ہاتھ جوڑ دیے۔ وہ جانتی تھی کہ ریچھنی کی کھال کے لیے پسٹل کھلونوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ احمق...... گدھے...... اس نے زیرلب کہا اور انچ انچ کر کے پیچھے کھسکنے لگی۔ وہ دعا کر رہی تھی کہ دونوں آدمی پاگل پن سے باز رہیں۔ وہ اور اینڈریا، ریچھنی اور اس کے بچے کے درمیان نہیں تھے۔ پھر بھی اگر ریچھنی نے خطرہ محسوس کیا تو بلاتامل ان پر چڑھ دوڑے گی۔

''لعنت ہے۔'' گن بردار نے فائر کیا۔ دہشت سے اینڈریا کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ بدن کا ہر رونگٹا کھڑا ہو گیا۔

ریچھنی کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر چاروں پیروں پر آئی اور ہلّہ بول دیا۔ اتنے وزن کے ساتھ وہ برق رفتاری سے بیس گز کا درمیانی فاصلہ طے کر رہی تھی۔ دھمکتے قدموں کے ساتھ برف کے ذرات اُڑ رہے تھے۔ اینڈریا پلٹ کر دیوانہ وار درختوں کی طرف بھاگی۔ اوپر تلے کئی فائر ہوئے اور ریچھنی کی بھیانک آواز گونجی۔ پلٹ کر دیکھنے کا وقت ہی نہیں تھا نہ ضرورت۔ اینڈریا خوب جانتی تھی کہ وہ لوگ کس قیامت کو دعوت دے بیٹھے ہیں۔

درندے کی ایک اور مشتعل چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا نے ریچھنی کے بچے کی خوف زدہ آواز بھی سنی۔ وہ درختوں کے قریب پہنچ گئی تھی۔ اس نے عقب میں جھانکنے کا رسک لے ہی لیا۔ فائر کرنے والا فرار ہو رہا تھا۔ دوسرا اینڈریا کی طرح درختوں کی طرف بھاگ رہا تھا۔ مشتعل ریچھنی گولیاں چلانے والے کے سر پر تھی۔

اینڈریا نے ہانپتے ہوئے دوڑ لگائی اور درختوں میں گھس گئی۔ رکے بغیر وہ گھنی جھاڑیوں میں گھستی چلی گئی۔ اس کے ہاتھ اور پیروں پر خراشیں پڑ گئیں۔

آخری فائر گونجا اور پھر انسانی چیخیں۔ ''گولی چلاؤ، خدا کے لیے گولی چلاؤ۔'' غالباً وہ اپنے ساتھی کی مدد کا طالب تھا۔ جھاڑیوں میں سے اینڈریا کو اس کا دوسرا ساتھی کہیں دکھائی نہیں دیا۔

ڈھلوان پر سے ایک بھیانک انسانی چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا نے گردن گھمائی۔ بڑا ہولناک نظارہ تھا۔ اینڈریا کی نگاہ پتھرا گئی۔ ریچھنی نے فائرنگ کرنے والے کو جھاپ لیا تھا۔ آناً فاناً درندے نے اس کا گن والا ہاتھ شانے سے اس طرح اکھاڑ لیا، جیسے کوئی بہ آسانی شاخ سے پھول توڑ لیتا ہے۔ ایک کریہہ چیخ کے ساتھ خون کا فوارہ بلند ہوا اور سفید برف انسانی خون سے رنگ گئی۔ اینڈریا پر سکتہ طاری تھا۔

ریچھنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہوئی اور انسانی عضو ایک طرف اچھال دیا۔ وہ دوبارہ زخمی پر گری۔ وہ وزنی جسیم ریچھنی کے بوجھ تلے برف میں دفن ہوگیا۔ وہاں صرف درندہ نظر آرہا تھا۔ معاً ہر طرف مرگ آسا سناٹا سرائیت کر گیا۔ سفید درندے کے آس پاس نقرئی برف خون سے رنگین ہوگئی تھی۔

درندے نے سر اٹھایا اور چاروں پیروں پر پوری طرح کھڑا ہوگیا۔ اس کی تھوتھنی خون سے سرخ ہورہی تھی۔

ریچھنی نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر درختوں کی طرف منہ کرلیا۔

اینڈریا ساکت تھی، اس نے پلک تک نہیں جھپکی تھی۔ پھر ریچھنی کیوں اس کی طرف متوجہ تھی جس آدمی کو ریچھنی نے اینڈریا کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کیا تھا، وہ آخر میں بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ نتیجتاً اس وقت سفید ریچھنی درختوں سے زیادہ دور نہیں تھی۔ اور براہِ راست اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ اس نے نہایت آہستگی سے نظر جھکالی۔ براہِ راست دیکھنے سے بہتر تھا کہ وہ نظر نیچی رکھے۔ سینے میں دل ڈھول کے مانند بج رہا تھا۔

بندھی نظر کا تار ٹوٹنا درندے کے نزدیک کم خطرے کی علامت ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ نظریں چار رکھی جائیں۔ ریچھنی سر جھکا کر اینڈریا کی طرف چل پڑی۔ وہ درندے کی اس حرکت پر حواس باختہ ہوگئی۔

''پلے ڈیڈ...... پلے ڈیڈ...... مردہ بن جاؤ......'' اس کے تصور میں کال کی چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا آنکھیں بند کر کے ڈھیرے سے لڑھک گئی۔ خوفناک حالات میں یہ آخری ترکیب تھی، جس پر عملدرآمد کرنے کے لیے غیر معمولی قوتِ ارادی درکار ہوتی ہے۔ دل کہہ رہا تھا کہ اٹھ کر بھاگو۔

''پلے ڈیڈ......'' تصور میں کال چیخ رہا تھا۔

ریچھنی کا منہ محض چند انچ کے فاصلے پر تھا۔ اینڈریا نے سانس تک روک لی۔ ریچھنی کے منہ سے سڑے ہوئے گوشت کی بُو آرہی تھی۔ اینڈریا نے منہ بنانے سے احتراز کیا۔ لاش منہ نہیں بناتی۔

''تم مرچکی ہو۔ میلونی کے خرگوش کے مانند مردہ ہو۔'' اس نے خود کو سمجھایا۔ درندے نے پنجے سے ٹھوکا دیا۔ اس کا جسم پیٹ کے بل گھوم گیا۔ چہرہ برف میں دھنس گیا۔ وہ بے حد کڑے لمحات تھے۔ پتا پانی ہوا جارہا تھا۔ ریچھنی متواتر اسے ٹٹول رہی تھی، تاہم جارحیت کا عنصر ناپید تھا۔ نہ اس کے حلق سے کوئی آواز نکل رہی تھی۔ اچانک کچھ فاصلے پر بچے کی آواز آئی۔ ریچھنی کی توجہ بٹ گئی۔ پھر بچے کی فکر نے اسے ''مردہ'' اینڈریا کے قریب سے ہٹالیا۔

اینڈریا نے فوراً ہی حرکت کی حماقت نہیں کی۔ البتہ اس نے آہستگی سے سانس کھینچی۔ ''تھینک یو، کال۔'' اس نے خود سے کہا۔ کرشمہ ہوگیا تھا۔ اذیت ناک موت کا خطرہ ٹل رہا تھا۔ چند منٹ بعد نہایت احتیاط سے اس نے سر اٹھانا شروع کیا۔ ریچھنی غائب تھی۔ وہ ڈھیرے سے گھٹنوں کے بل اٹھی۔ چاروں طرف دیکھا اور کھڑی ہوکر آہستہ سے ایک درخت کی آڑ میں سرک گئی۔ کئی جگہ سے اس نے کانٹے اور پتے ہٹائے، لباس درست کیا۔ ''تھینک گاڈ، بلین تھینکس۔''

درختوں کی آڑ لیتی ہوئی وہ تیزی اور اندازے سے اس طرف بڑھی جہاں اس کے خیال میں برفانی گاڑی کو ہونا چاہیے تھا۔ اس کی کوشش تھی کہ حرکت کرتے ہوئے کسی قسم کی آواز نہ پیدا ہو۔ کچھ تگ و دو کے بعد اسے گاڑی نظر آگئی۔ برداشت کا بندھن ٹوٹ گیا۔ چابیوں سے متعلق دعا کرتی ہوئی وہ گاڑی کی سمت بھاگی۔

گاڑی پر سوار ہوتے ہوئے اس نے سکون کی سانس لی۔ چابیاں جگہ پر تھیں۔ سکون کی سانس ٹوٹی نہ تھی کہ فائر کی آواز آئی۔ اس نے دھماکے کی سمت دیکھا اور چابی گھمائی۔ درختوں میں سے جان بچا کے بھاگنے والا دوسرا ساتھی برآمد ہوا تھا۔ وہ پسٹل لہراتا ہوا چلا رہا تھا۔ اس کا رخ اینڈریا کی طرف تھا۔ اینڈریا نے مشین گھمائی اور پہاڑ سے نیچے اترنے لگی۔ ہتھیار بدست قریب پہنچ گیا تھا اور گولی مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ وہ رخ بدل کے گاڑی کے متوازی دوڑ رہا تھا۔ اینڈریا نے رفتار بڑھائی اور سر نیچے کر کے معاً گاڑی کا رخ حملہ آور کی جانب کردیا۔

دھماکا ہوا۔ پتا نہیں گولی گاڑی میں لگی یا برف میں گھسی...... بہرحال اینڈریا محفوظ تھی۔ اینڈریا رفتار بڑھاتی گئی۔ وہ حملہ آور کے سر پر تھی۔ اس نے اپنے دوسرے ساتھی کے مانند پسٹل پر انحصار کرنے کی غلطی دہرائی۔ دو مزید دھماکے ہوئے۔ ٹارگٹ کلیئر نہیں تھا۔ گاڑی برف کے ذرات اُڑا رہی تھی۔ تیسرا عنصر اس کی حد سے بڑھی ہوئی بدحواسی تھی۔ یقیناً اس نے بھی اپنے ساتھی کی دلخراش موت کا منظر دیکھا تھا اور اب تک شاک میں تھا۔ اس نے گاڑی سے بچنے کے لیے چھلانگ لگانے میں خاصی تاخیر کردی تھی۔ اس کا منہ کھل گیا تھا لیکن کوئی چیخ برآمد نہ ہوئی۔ تصادم کے بعد وہ فضا میں بلند ہوا اور قلابازی کھا کر منہ کے بل برف پر گرا۔ گاڑی کا توازن بگڑا۔ کوشش کے باوجود گاڑی دائیں

جانب جھکتی چلی گئی۔ اینڈریا نے سر اٹھا کر ہینڈل بارز چھوڑ دیں اور بائیں جانب کودی۔ برفانی مشین دائیں جانب پہلو کے بل گر کر کچھ دور گھسٹتی چلی گئی۔ اینڈریا بائیں جانب لڑھکنیاں کھانے کے بعد چت پڑی آسمان کو گھور رہی تھی۔ ٹانگوں میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ سانس ہموار ہوئی اور دل اپنے ٹھکانے پر آ کر معمول کے مطابق دھڑکنے لگا۔

اس نے ٹانگیں ہلا کر ہڈیوں کی سلامتی چیک کی پھر لنگڑاتی ہوئی اٹھی۔ بازو بھی دکھ رہا تھا۔ اس نے حملہ آور کو پلٹ کر دیکھا۔ وہ زندہ تھا، لیکن سانس کی رفتار تسلی بخش نہیں تھی۔ اس نے اضطراری طور پر اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ خود اس کی سلامتی ابھی تک خطرے میں تھی۔ حالیہ دھماکوں کے بعد کوئی بھی درندہ وہاں نازل ہو سکتا تھا۔

وہ گری ہوئی گاڑی کی طرف چل دی۔ جیسے تیسے اس نے گاڑی کو سیدھا کیا۔ تاہم وہ انجن اسٹارٹ کرنے میں ناکام رہی۔ پیدل ہی نکلنا پڑے گا۔ اس نے سوچا۔ کھانے پینے کی اشیا کے لیے کیبن جانے کا خیال آیا۔ جسے اس نے فوراً ہی رد کر دیا۔

سوچ بچار کے بعد وہ اس مقام پر واپس آئی جہاں پر اس نے برفانی مشین اسٹارٹ کی تھی۔ ڈھلوان پر اس نے مشین کے نشانات کا جائزہ لیا اور انہیں دیکھتی ہوئی نیچے اترنے لگی۔

اینڈریا نے گھڑی دیکھی۔ غروب آفتاب میں چار گھنٹے باقی تھے۔ اغوا کنندگان جب اسے برفانی گاڑی پر کیبن تک لائے تو اندازاً گاڑی نے ایک گھنٹا سفر کیا تھا۔ یعنی تیس میل کے لگ بھگ پہاڑ سے اترنے کے لیے اسے کم از کم تیس میل چلنا پڑے گا۔ سورج غروب ہوتے ہوتے ٹھنڈ بڑھتی جائے گی۔ ساتھ ہی درندوں کا خطرہ بھی۔ اگر وہ نیچے پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تو ہال روڈ تک جانے کے لیے ایک دو میل مزید طے کرنے پڑیں گے۔

وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی ایک گھنٹے تک چلتی رہی۔ میں اور لز ابھی نہیں لڑیں گے۔ وہ جیسی ہے ٹھیک ہے، میں اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کبھی نہیں کروں گی۔ میں کال کو معاف کر دوں گی۔ وہ کیا کہنا چاہتا ہے، میں اسے بولنے دوں گی۔ اور...... اور میں یہاں سے نکل جاؤں گی۔ لز ابھی صحیح سلامت رہے گی۔ اس نے آسمان کو دیکھ کر خدا کو یاد کیا۔

دفعتاً اس کی سماعت سے ٹکرانے والی آوازوں نے اسے ہوشیار کر دیا۔

''ہاؤ...... ہاؤ...... جارج......'' ایک مردانہ آواز ہوا کے دوش پر تیرتی ہوئی آئی۔ وہ آٹھ عدد کتوں کے ساتھ اچانک ہی نمودار ہوا تھا۔ برف پر پھسلنے والی لکڑی کی مخصوص سلیڈ (Sled) کو آٹھ کتے کھینچ رہے تھے۔ سلیڈ پر ہیڈ لیمپ اور کئی اشیا موجود تھیں۔ اس کے شانے سے بندوق جھول رہی تھی اور بیلٹ کے ساتھ چھرے نما چاقو...... گلے میں دوربین جھول رہی تھی۔ اس کے چوڑے چہرے پر تجسّس کے آثار نمایاں تھے۔

''تم کون ہو؟ میں نے دھماکوں کی آواز سنی تھی؟'' وہ بولا۔ ''راستے میں ایک سفید ریچھ کی جھلک بھی دیکھی تھی۔''

اجنبی کو دیکھ کر اینڈریا پر جیسے شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ زندگی میں کوئی چیز دیکھ کر وہ اتنی خوش نہیں ہوئی تھی۔ ان حالات اور اس موقع پر اجنبی نے اسے ناقابلِ بیان مسرت سے ہمکنار کیا تھا۔

''میرا نام والٹر ہے۔'' اس نے تعارف پیش کیا۔ نقوش سے وہ مقامی لگ رہا تھا۔

''والٹر، تم ایک اسٹار ہو۔'' اینڈریا جذباتی ہو گئی۔ اس نے خود کو بمشکل والٹر کو گلے لگانے سے روکا۔ ''میرا خیال تھا کہ اس ویرانے میں مجھے بے یار و مددگار ساری رات چلنا پڑے گا۔''

''تمہاری مشین کہاں ہے؟''

''برف میں پھنس گئی تھی، پھر اسٹارٹ نہیں ہوئی۔'' اینڈریا نے اختصار کے ساتھ سفید ریچھنی کے حملے اور اپنے اغوا کے بارے میں بتایا۔

''تم ہی وہ لڑکی ہو، جس کے اغوا کی خبریں چل رہی ہیں؟'' والٹر کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

''ہاں، میں ہی ہوں۔''

''ویل...... ویل......'' اس کے دانت نکل آئے۔ ''یعنی میں ہیرو بننے جا رہا ہوں۔ جس نے کئی روز بعد اس دور افتادہ ویرانے سے تمہیں زندہ سلامت نکال لیا۔'' اس نے پُرجوش انداز میں کہا۔

''کوئی شک نہیں کہ تم ہیرو بن چکے ہو۔'' اینڈریا نے مسکراتے ہوئے تائید کی۔

☆☆☆

وہ جس گاؤں میں داخل ہوئے، والٹر کے مطابق وہ راون کریک کہلاتا تھا۔ اس علاقے میں والٹر ہی واحد شخص تھا، جس کے پاس اب تک کتوں کی ٹیم صحیح سلامت تھی۔ اس

کا بچپن بھی یہیں گزرا تھا۔ وہ علاقے کے چپے چپے سے واقف تھا۔ اینڈریا نے وہاں والٹر کے کیبن سمیت ہر کیبن پر سیٹلائٹ ڈش دیکھی۔ اسے ٹیلی گراف پول بھی نظر آئے۔ یعنی بجلی اور فون دونوں کی سہولت تھی۔

''اندر چل کر حلیہ درست کرو اور تازہ دم ہو جاؤ۔'' والٹر نے دعوت دی۔

والٹر نے اپنی بیوی کیتھی سے اینڈریا کا تعارف کرایا۔ ان کے پانچ بچے تھے جو اسے یوں گھور رہے تھے جیسے وہ دوسرے سیارے کی مخلوق ہو۔ اینڈریا نے دیکھا کہ وہاں دو ہی کمرے تھے۔ پانچوں بچے ایک ہی بیڈ استعمال کرتے تھے۔ دوسرا والدین کے زیر استعمال تھا۔ آتش دان تھا، کچن کی گنجائش نہیں تھی۔ البتہ ٹی وی موجود تھا۔ یقیناً ٹی وی پر اس کے اغوا کی خبریں چلائی گئی ہوں گی۔

''کیتھی...... اینڈریا کے طعام کے لیے کچھ کرو، میں ٹروپرز کو اطلاع دیتا ہوں۔'' والٹر نے فون اٹھایا۔

والٹر نے لاف زنی سے احتراز کرتے ہوئے سارجنٹ پیکاٹی کو بتایا کہ اس نے اینڈریا کو بچالیا ہے اور وہ اس کے گھر میں محفوظ ہے۔

اینڈریا حال سے بے حال ہو گئی تھی۔ کوئی نازک اندام لڑکی ہوتی تو خوف و دہشت سے ہی ہارٹ فیل ہو جاتا......

کیتھی بھی اپنے شوہر کی طرح تھی۔ وہ خوش اخلاقی سے ملی اور خاطر مدارات میں جُت گئی۔ اینڈریا فون کی گفتگو سن رہی تھی۔

''نہیں ہم انتظار نہیں کر سکتے، دھند پھیل جائے گی...... ہیلی کاپٹر میں پہنچ رہے ہیں۔'' والٹر سنتا رہا پھر بولا۔ ''او کے۔'' اور فون اینڈریا کو پکڑا دیا۔

وکٹر، اغوا کنندگان کا حلیہ جاننا چاہتا تھا۔ اسے کہاں رکھا گیا تھا؟ سفید جیپ کیسی تھی؟ وہ کیسے فرار ہوئی؟ اینڈریا جواب دیتی رہی۔ بعدازاں اس نے لزا کی خیریت معلوم کی۔

''وہ اغوا کنندگان سے رابطے میں ہے لیکن درمیان میں کوئی اور آدمی ہے۔'' وکٹر نے بتایا۔

''درمیانی رابطہ کون ہے؟''

''ہم کوشش کر رہے ہیں...... شاید لزا کو علم ہو۔ لیکن وہ تمہارے تحفظ کی خاطر احتیاط برت رہی ہے۔''

اینڈریا کی آنکھیں بھر آئیں۔

''میرا خیال ہے کہ ہم اغوا کنندگان کو پہچان گئے ہیں لیکن درمیانی رابطہ ہی بنیادی کڑی ہے۔ ہم ایک ایئر کرافٹ پہاڑوں میں بھیج رہے ہیں۔ تیسرے آدمی کو وہیں کہیں ہونا چاہیے۔ تم کیا مدد کر سکتی ہو؟''

تیسرا آدمی کون ہو سکتا ہے؟ کیا لزا کا شوہر؟ کیا لزا کو پتا ہے کہ وہ آزاد ہو چکی ہے، چنانچہ خود لزا کو ''فال وے'' سے دور رہنا چاہیے۔

''کونی کہاں ہے؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟'' اینڈریا کو کونی کا خیال آیا۔

''وہ گھبرائی ہوئی ہے۔ ویسے ٹھیک ہے۔ وہ پندرہ میل پیدل چل کر واپس آئی تھی۔ تمہاری خیریت سے آگاہی کے بعد اس کی حالت مزید بہتر ہوئی ہے۔ تین سے چار آدمی ملوث ہیں اور تمہیں چارے کے طور پر استعمال کر کے لزا کو قابو کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ لزا کس چیز پر ریسرچ کر رہی تھی۔ یہ کوئی بہت اہم معاملہ لگتا ہے، جس کی وجہ سے سارا فساد پھیلا ہوا ہے۔''

''نہیں، میں نہیں جانتی۔'' اینڈریا نے جھوٹ بولا۔

''آر یو شیور۔''

''یس۔ آئی ایم سوری۔'' اینڈریا نے جماہی لی۔

''میری حالت ٹھیک نہیں ہے۔ سوال جواب بعد کے لیے رکھو۔'' اینڈریا نے تھکی ہوئی نرم آواز میں کہا۔

''میں سمجھتا ہوں۔ تم آرام کرو۔''

''تم غسل کر کے کچھ کھا پی لو...... بچے نیچے لیٹنے کے عادی ہیں۔ تم ان کا بیڈ استعمال کر سکتی ہو۔'' کیتھی نے کہا۔

اس غریب گھرانے کی مہمان نوازی پر اینڈریا کی آنکھوں میں تحسین و تشکر کے جذبات نظر آئے۔

جب وہ استراحت کے لیے لیٹی تو والٹر اپنے دوست احباب کو اپنی کارکردگی کے بارے میں زور شور سے باری باری آگاہ کر رہا تھا۔ اینڈریا خاموشی سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی۔ لیکن اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہری نیند سو چکی تھی۔

☆☆☆

شور شرابے سے معاً اینڈریا کی نیند اُچٹ گئی۔ چند لمحے تک اس کی سمجھ میں نہیں آیا کیا ہو رہا ہے اور وہ خود کہاں ہے۔

''فلیئرز لاؤ۔'' والٹر چیخا۔ وہاں روشنیاں کھلی ہوئی تھیں۔ ٹی وی بھی آن تھا۔ اینڈریا اٹھ بیٹھی۔ گھڑی دیکھی ایک بج رہا تھا۔ بچے بھی اٹھ گئے تھے۔ کیتھی کے ہاتھ میں لوڈڈ شاٹ گن تھی۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' اینڈریا پریشان ہوگئی۔

''ایئر کرافٹ ہے۔ تاریکی میں لینڈ نہیں کر سکتا۔'' والٹر نے بتایا۔

''اور یہ شاٹ گن؟''

''احتیاط اچھی ہے، پتا نہیں کون ہے۔'' کیتھی نے کہا۔

کچھ دیر کی افراتفری کے بعد والٹر فلیئرز لے کر باہر نکل گیا۔ وہ طویل رن وے نما پٹی کی نشاندہی کے لیے فلیئرز رکھنے جا رہا تھا۔ محلے کے کچھ اور لوگ بھی جمع ہو گئے تھے۔ رات ہی وہ سب والٹر کی ''ہیروشپ'' سے باخبر ہو چکے تھے۔

اینڈریا بھی چوکس ہو چکی تھی۔ اس نے اشارے سے پسٹل کے بارے میں پوچھا۔ کیتھی نے بڑے لڑکے، جو ابھی چھوٹا ہی تھا، کو اشارہ کیا۔ اس نے ایک چھوٹے کپ بورڈ میں سے پسٹل نکال کر اینڈریا کو پکڑا دیا۔ بچے اینڈریا سے مرعوب تھے۔ گاؤں بیدار ہو چکا تھا۔ جو اندر تھے، ان کی نگاہ بھی باہر تھی۔ اینڈریا نے کھڑکی پر پوزیشن سنبھال لی۔ کیتھی دروازے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ وقت گزرنے لگا۔

ایئر کرافٹ لینڈ کر چکا تھا۔

والٹر کے ساتھ ایک دراز قامت شخص گاؤں کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے شانے سے بھی شاٹ گن جھول رہی۔ والٹر کی شاٹ گن اس کی کہنی اور بازو کے حلقے میں تھی۔ گاؤں کے چند افراد ان دونوں کے دائیں بائیں تھے۔ فاصلہ تھا۔ اینڈریا پہچان نہ سکی۔ روشنی بھی کم تھی۔ تاہم اسے دراز قامت کی مخصوص چال میں شناسائی کا احساس ہوا۔

وہ لوگ قریب آتے گئے۔ چہروں کے نقوش واضح ہونے لگے۔

''اوہ نو۔'' اینڈریا نے کیتھی کو گن چھوڑنے کا اشارہ دیا، اور اپنا پسٹل بھی واپس کر دیا۔ والٹر کے ہمراہ کال پیکاٹی تھا۔ وہ دونوں جوتوں سے برف جھاڑ کر اندر داخل ہو گئے۔

''اینڈی، تمہیں دیکھ کر...... بلکہ زندہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔'' کال نے شاٹ گن ایک طرف دیوار سے ٹکا دی۔

''لیکن تاریکی میں کوئی ایئر کرافٹ اتارنے کی کوشش نہیں کرتا۔'' وہ بولی۔

''ہاں ٹھیک ہے لیکن میں خود کو روک نہ سکا۔''

''تم نے خود کو اور ایئر کرافٹ کو خطرے میں ڈال دیا۔ کیا پاگل پن ہے؟'' والٹر نے تبصرہ کیا۔

''کوئی ریڈیو پر بہت سے لوگوں کو اینڈریا کی بازیابی اور ''راون کریک'' کے بارے میں بتا رہا تھا۔ پتا نہیں، یہ باتیں کس کس نے سنی ہوں گی۔ اگر دشمنوں کو بھنک لگ چکی ہے تو ''راون کریک'' تک پہنچنے میں ان کو زیادہ وقت نہیں لگے گا۔'' کال نے آمد کی وجہ بھی بتا دی۔

والٹر کا منہ لٹک گیا۔ رات وہی ریڈیو پر اپنے کارنامے کی تشہیر کر رہا تھا۔

''تو تم میری حفاظت کے لیے نکلے ہو؟'' اینڈریا نے لہجہ نرم رکھا تھا۔

''لزا کی کوئی اطلاع ہے؟'' کال نے اینڈریا کے سوال سے کنی کترائی۔

''اوہ، تم سمجھے کہ وہ یہاں ہوگی۔ دیکھ لو، وہ یہاں نہیں ہے۔'' اینڈریا کی آواز میں ہلکی سی تلخی ظاہر ہوئی۔ ''اب تم جا سکتے ہو۔'' وہ کہنا چاہتی تھی۔ تاہم وہ اسے جانے کے لیے نہ کہہ سکی۔

''اینڈی......؟'' کال کی آنکھوں میں پھر بے کلی اور شکوہ ظاہر ہوا۔ ''وژیول فلائٹ رولز کے تحت ''لیک ایج'' رسائی سے باہر ہے۔ کلیئرنس ملتے ہی میں چلا جاؤں گا۔ کال نے شاید اینڈریا کا ذہن پڑھ لیا تھا۔

اینڈری نے تاسف محسوس کیا۔

''تمہیں سارجنٹ پیکاٹی نے نہیں بھیجا؟''

''نہیں، تم غلط سمجھ رہی ہو۔'' کال نے زخمی نگاہ اینڈریا پر ڈالی۔ وہاں خاموشی چھا گئی۔

کیتھی نے دخل اندازی کی۔ ''کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ بچوں کا بیڈ کافی بڑا ہے۔ تم اسے اینڈریا کے ساتھ شیئر کر سکتے ہو۔''

☆☆☆

اینڈریا زیادہ سے زیادہ فاصلہ رکھ کر بیڈ کے کنارے پر لیٹی تھی۔ دل کہہ رہا تھا کہ آرام سے درمیان میں لیٹو۔ ذہن کہہ رہا تھا کہ باہر والٹر کے کتوں کے درمیان لیٹ رہو۔ لیکن وہ دونوں میاں بیوی کے ظرف کو بھی ٹھیس نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔

اس نے دیکھا کہ تین بچے والدین کے کمرے میں ہیں اور دو آتش دان کے پاس کمبل میں گھسے ہوئے ہیں۔ اسے لگا جیسے کال کے جسم کی حدت اس تک پہنچ رہی ہے۔ غیر ارادی طور پر دل کی دھڑکن بڑھنے لگی۔ اسے ماضی یاد آیا۔ پھر سیفرون کا خیال آیا۔ اگر اسے پتا چلا کہ چار سال بعد وہ دونوں پھر ایک ہی بستر پر ہیں تو کیا ہوگا؟ کال وہاں

کسی بھی وجہ کے تحت آیا ہو، اینڈریا حیران تھی کہ ایک انوکھی سی خوشی اس کے اندر کیوں سر اٹھا رہی ہے۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکی۔ اور ایک آہ سرد کھینچی۔

''نیند نہیں آرہی؟'' کال نے سرگوشی کی۔ ''میں بھی نہیں سو پا رہا۔ پتا نہیں کیوں؟''

''سو جاؤ۔'' کال نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا۔ وہ میکانیکی انداز میں سیدھی ہوگئی۔

''اینڈی۔'' اس نے اینڈریا کی طرف کروٹ لی۔ ''کیا مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا؟''

''پتا نہیں۔'' اس نے کال کی طرف دیکھا۔

''سو کیوں نہیں رہی ہو؟''

''پتا نہیں۔''

''ہونہہ......'' کال نے اسے خود سے قریب کرلیا۔ وہ کچھ نہ کرسکی۔ نہ کچھ کہہ سکی۔ پتا ہی نہ چلا کہ نیند ہے یا رت جگا۔ خواب ہے یا عالم بیداری ہے؟ طلسم حسن و باطل کیا ہے؟ دل کیا ہے...... اسلوب حیات کیا ہے...... عذاب جان کیا ہے...... اور جی کا زیاں کیا ہے...... اک کیف کہ اضطراری بھی ہے...... اک جذب کہ غیر اختیاری بھی ہے۔

☆☆☆

سورج افقی لکیر کے پیچھے چھپ رہا تھا۔ ٹھنڈ بڑھ گئی تھی۔ روسکو بل کھا کر گیند کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ دم گھما کر اس نے اپنی ناک پر رکھ لی تھی۔ لزا، روسکو کے ہمراہ مقررہ جگہ پر ایک گھنٹا قبل ہی پہنچ گئی تھی۔ طے شدہ مقام سے دور وہ ایک جگہ منتخب کر کے انتظار کرنے لگی۔ اس کے ہاتھوں میں ایک اسالٹ رائفل، جو چند دیگر اشیا کے ساتھ بگ جو نے فراہم کی تھی۔ فال وے، ایک چھوٹا سا برج تھا۔ چھ بج چکے تھے۔ لزا کی بے قراری بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ اپنی بلند کمیں گاہ سے برج پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ وقت، ڈیڈ لائن سے دو گھنٹے اوپر ہو چکا تھا۔ کسی کا نام و نشان نہیں تھا۔

بالآخر ایک نیلے رنگ کی فورڈ نمودار ہوئی۔ برج کی روشنی میں لزا نے گاڑی کا نمبر یاد کیا۔ فورڈ میں ایک ہی آدمی تھا۔ اینڈریا کہاں ہے؟ لزا کی بے چینی میں اضافہ ہوگیا۔ وہ آدمی فورڈ میں چالیس منٹ تک بیٹھا رہا۔ معاً وہ رائفل ہاتھ میں لیے باہر نکل آیا۔ لزا اپنی کمین گاہ میں دبک گئی۔ فورڈ والے نے اطراف کا جائزہ لیا لیکن گاڑی سے دور نہیں گیا۔ پھر وہ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوگیا۔ انجن کی آواز دور ہوتے ہوئے بالکل ہی معدوم ہوگئی۔

لزا پر فرسٹریشن نے حملہ کیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ چیخنا شروع کر دے۔ تاہم اس نے خود پر قابو پالیا۔ بوکھلاہٹ کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس نے ہائی انرجی چاکلیٹ بار نکالی اور کھانا شروع کر دی۔ وہ غور کر رہی تھی کہ اینڈریا کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا وہ زخمی ہے؟ یا اس پر تشدد کیا گیا ہے اور وہ قریب المرگ ہے یا پھر ماری گئی ہے۔ لزا نے منفی خیالات و خدشات کے حشرات کو ذہن سے نکال کر پھینکا۔ اس کی بہن اتنی کمزور اور سیدھی نہیں تھی۔ یقیناً وہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ دشمنوں نے لزا کو کہاں بلایا ہے۔ اس کا مطلب جلد یا بدیر وہ یہاں پہنچے گی۔ اسے یہاں پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

لزا نے خیالات کا در بند کر کے انتظار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

☆☆☆

''میں پولیس کو بتا دیتا ہوں کہ تمہیں واپس لا رہا ہوں۔'' کال نے کہا۔ وہ دونوں کیبن سے باہر تھے۔

''نہیں، تم مجھے پہلے کہیں اور لے جاؤ گے؟''

''الاسکا بیورو آف انوسٹی گیشن سے تمہارا ملنا ضروری ہے۔'' کال نے اصرار کیا۔

''اگر میں بتا دوں کہ میں کہاں جانا چاہ رہی ہوں تو کیا تم پہلے وہاں لے چلو گے؟''

''کیا کہنا چاہ رہی ہو؟''

''وہ جگہ میرے علم میں ہے جہاں وہ لوگ مجھے چھوڑ کر لزا کو پکڑنا چاہتے تھے۔'' اینڈریا نے کال کو بتایا۔

''تم نے پولیس کو نہیں بتایا تھا؟''

''نہیں۔''

''تم جس مقام کا ذکر کر رہی ہو، وہ گلیشیئر کے جنوب میں ہے۔ وہ خطرناک جگہ ہے۔''

''کم آن، کال...... تم وہاں جا سکتے ہو۔''

کچھ دیر سوچنے کے بعد کال نے ہامی بھری لیکن ایک شرط بھی عائد کر دی کہ بعد ازاں اینڈریا چند سوالات کے جواب دے گی۔

اینڈریا نے اپنے میزبانوں کا دل سے شکریہ ادا کیا اور وہ دونوں فال وے کے لیے روانہ ہوگئے۔ فال وے پر پہنچ کر انہوں نے نشانات کے لیے تلاش شروع کر دی۔ کال نے رائفل ہاتھ میں لے لی تھی۔ فورڈ کے نشانات بہ آسانی مل گئے۔ انہوں نے تلاش جاری رکھی۔ کال نے ایک پسٹل دے کر اینڈریا کو مخالف سمت میں روانہ کرتے ہوئے تلاش کا دائرہ بڑھایا۔ اینڈریا کو دیکھے بغیر لزا سامنے

نہیں آسکتی تھی۔ لہٰذا دونوں متفق تھے کہ لزا اب بھی دشمنوں کی پہنچ سے دور ہے۔

کال کی پکار سن کر اینڈریا پلٹی۔ وہ فاصلے پر ایک جگہ گھٹنا ٹکائے بیٹھا تھا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ اینڈریا تیز قدموں کے ساتھ وہاں پہنچی۔

''یہ دیکھو۔'' کال نے اشارہ کیا۔ اس پتھر کے پیچھے لزا انتظار کرتی رہی ہے۔ اینڈریا نے وہاں پڑے ہوئے استعمال شدہ سگریٹ کے ٹوٹوں کو دیکھا۔ برانڈ مارلبرو تھا۔ لزا نے یہاں بیٹھ کر غالباً سگریٹ کا پورا پیکٹ خالی کر دیا تھا۔

کال نے آس پاس کا جائزہ لیا۔'' اس نے بہترین جگہ منتخب کی تھی۔ برج سے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ یقیناً تمہیں نہ پا کر وہ سامنے نہیں آئی اور گاڑی والا خالی ہاتھ واپس چلا گیا۔ اینڈریا نے بے چینی سے اطراف میں نظر دوڑائی کہ شاید کہیں سے لزا کا مسکراتا ہوا چہرہ بلند ہوگا اور وہ دوڑتی ہوئی آ کے گلے لگ جائے گی۔ لیکن کال کو ہمراہ دیکھ کر اس کا کیا ردِعمل ہوگا۔

اینڈریا نے ایک نامعلوم خلش محسوس کی۔ بالآخر دونوں نے واپسی کے لیے ایئرکرافٹ کی سمت چلنا شروع کیا۔ دونوں خاموش تھے۔ فضا میں پہنچنے کے بعد اینڈریا کے ہیڈفون میں کال کی آواز آئی۔ ''اینڈی؟''

''میں تمہارے اس وعدے پر یہاں آیا تھا کہ ہم چار سال پہلے والی آؤٹ ڈور مہم کے بارے میں کچھ بات کریں گے۔''

اینڈریا خاموش رہی۔

''مہم کے دوران میں جسمانی تعلقات کے علاوہ بھی کچھ اور تھا۔'' اس نے کہا۔

اینڈریا نے گردن گھمائی۔ ''تمہاری وائف سیفرون کیسی ہے؟''

کال نے چند سیکنڈ کے لیے آنکھیں بند کرلیں۔

''ڈیڈ، وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔'' اس نے آنکھیں کھول دیں۔

☆☆☆

لزا کو اپنی حماقت پر شدید غصہ آیا تھا۔ اس نے بروقت اپنی کمین گاہ بدل ڈالی تھی۔ بصورت دیگر ان دونوں میں کوئی ایک اسے دیکھ لیتا۔ اینڈریا کے ساتھ کال کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔ اسے امید نہیں تھی کہ اینڈریا سے اس قسم کی بنیادی حماقت سرزد ہوگی۔

اسے یقین تھا کہ کسی طرح اینڈریا وہاں ضرور پہنچے گی اور تنہا آئے گی۔ جیسے خود لزا وہاں پہنچی تھی۔ اگرچہ اینڈریا کے لیے بیشتر علاقے اجنبی تھے، وہ کسی کو ساتھ لا سکتی تھی لیکن لزا کے گمان میں نہ تھا کہ ساتھ آنے والا کال ہوگا۔ کیا اینڈریا، سیفرون کی المناک موت سے واقف ہے؟

اینڈریا کو دیکھ کر وہ چیختی ہوئی سامنے آنے والی تھی کہ بروقت تھم گئی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کال مسلح حالت میں ہے۔ کال کے بارے میں وہ شکوک و شبہات کا شکار تھی۔ میگ، وہ خزانہ تھا۔ جو کسی بھی دوست کو دشمن میں بدل سکتا تھا۔ اینڈریا سے رابطے کے لیے اب کوئی اور راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔

☆☆☆

''جب تم نے الاسکا سے پرواز کی، اس کے بعد سیفرون صرف چھ ماہ زندہ رہ سکی تھی۔ میں نے تمہیں بتانے کی کوشش کی...... خطوط روانہ کیے۔ لیکن شاید تم نے کسی خط کو کھولنے کی زحمت ہی نہیں کی۔'' کال نے رنجیدگی سے بتایا۔

اینڈریا کے لیے یہ خبر ناقابلِ یقین تھی۔ جب اس کی لزا سے جھڑپ ہوئی تھی تو لزا نے کہا تھا۔ اگر اس افیئر کا سیفرون کو علم ہوگیا تو وہ ختم ہو جائے گی۔

''کیا سیفرون کو پتا چل گیا تھا؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''نہیں، لیکن تم نے میرے خطوط کا جواب کیوں نہیں دیا؟''

''میں کسی کا گھر تباہ نہیں کرسکتی تھی۔'' اینڈریا نے تاسف کے ساتھ جواب دیا۔ اس اطلاع نے اسے ذہنی طور پر ڈسٹرب کر دیا تھا۔ اگرچہ وہ اس بات سے آگاہ تھی کہ ذمّے داری اس پر عائد نہیں کی جاسکتی۔

''اینڈی، تمہیں میری بات پر یقین کرنا ہوگا۔ افیئر کا آغاز کیونکر ہوا...... میرا کوئی قصور نہیں تھا لیکن تم سے جب میری ملاقات ہوئی تو میری شخصیت میں ازخود کوئی تبدیلی رونما ہونے لگی۔'' وہ خاموش ہوگیا۔ اینڈریا سامنے خلا میں دیکھنے لگی۔

''سیفرون مقامی تھی۔ مجھے کوئی شرمندگی نہیں ہے، اگر میں یہ اعتراف کروں کہ مجھے اس سے محبت نہیں تھی۔ کیونکہ یہی حقیقت تھی۔ یہ ڈیڈ کا فیصلہ تھا۔ میں کوئی معذرت نہیں پیش کر رہا۔ اسے بچپن سے دمے کا مرض لاحق تھا۔ ہماری شادی کو آٹھ سال ہوگئے تھے۔ میں نے اپنی ذمّے

داری کو نبھایا تھا اور اچھے شوہر کے مانند اس کی دیکھ بھال کرتا تھا پھر ایک مرتبہ انفیکشن کے بعد حالت خراب ہوگئی، وہ سانس لینے کے لیے مچھلی کے مانند تڑپتی تھی۔'' وہ پھر خاموش ہوگیا۔ اینڈریا کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ وہ بھی چپ تھی۔ معاملہ ڈاکٹرز کے ہاتھ سے نکلنے لگا...... پھر...... وہ چلی گئی۔''

''یس۔'' اینڈریا کو اپنی آواز اجنبی لگی۔ کال جن حالات سے گزرا، وہ بہتر سمجھ سکتی تھی کیونکہ بیماری کی حالت میں ماں کے ساتھ اس کی حالت بھی غیر ہوجاتی تھی۔

''میری ملاقات تم سے ہوگئی۔ یہ ملاقات سیفرون کی زندگی میں نہیں ہونی چاہیے تھی۔ وہ میری غلطی تھی۔ شاید میں بے بس ہوگیا تھا۔ میری وضاحت سے پہلے ہی تم الاسکا سے نکل گئیں۔''

اینڈریا کو احساس ہوا کہ کال کیوں ایک سال تک برابر ہر ماہ خط بھیجتا رہا تھا۔

''میری غلطی نہیں تھی۔'' وہ بمشکل بولی۔

''ہاں، لیکن کیا تم مجھے معاف کرسکتی ہو؟'' کال نے بجھی ہوئی آواز میں کہا۔ اینڈریا اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

☆☆☆

زمین پر اترے تو وکٹر اور ڈیمار کو منتظر تھے۔ کال انہیں خبر دے چکا تھا۔ تاہم اس نے یہ بتایا کہ راون کریک سے لیک ایج پہنچنے میں اتنی دیر کیوں لگی۔

''تمہیں خیریت سے دیکھ کر خوشی ہوئی۔'' ڈیمار کو نے ہاتھ ملاتے ہوئے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔ ''تم واقعی ایک بہادر لڑکی ہو۔''

وکٹر نے بھی اس کی سخت جانی اور جدوجہد کا اعتراف کیا۔ ڈیمار کو نے اسے فورڈ ایکسپلورر میں بٹھایا۔

''یہ ایک بھیانک خواب تھا جس کے اثرات تمہارے اوپر باقی ہوں گے۔'' وکٹر نے کہا۔ ''سوالات کے ذریعے ہم اس میں اضافہ نہیں کرنا چاہتے۔ تم آرام کرو۔ اپنی سہولت سے کچھ بتانا چاہو تو بتا سکتی ہو۔'' وکٹر نے کہا۔

''کیوں نہیں، کیا تم برداشت کرلو گے؟''

وکٹر کی آنکھیں سکڑ گئیں، وہ مسکرایا۔ ''ہاں...... ہاں...... تم بتاؤ۔''

''پیٹر سانٹونی کا نام سنا ہے؟''

''ہاں، جانتا ہوں۔''

''تمام فساد کے پیچھے اسی کا ہاتھ ہے۔ وہ ایک سرپھرا سائنس داں ہے۔ جسے لزا اور تھامس نے پروجیکٹ سے الگ کردیا تھا۔ اس بات پر وہ سخت برافروختہ ہے۔''

''ہاں، ہم نے سنا ہے۔'' وکٹر نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا۔ ''کیا تم پروجیکٹ کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟ تھامس اور لزا نے اس معاملے کو بہت خفیہ رکھا ہے۔''

اینڈریا پھر میگ کا ذکر کرتے کرتے رہ گئی۔

''سوری، میں خود حیران ہوں کہ ایسی کون سی ریسرچ ہے کہ اس دور دراز پُرامن علاقے میں برف خون سے رنگین ہونا شروع ہوگئی ہے۔''

''سانٹونی، پروفیسر کرُو کو جانتا ہے۔ تاہم ہم پروفیسر تک نہیں پہنچ سکے، جس پر لزا نے قتل کا الزام عائد کیا تھا۔ جس علاقے میں تمہیں اغوا کر کے لے جایا گیا تھا، وہاں سے ایک آدمی زخمی حالت میں ملا ہے جبکہ دوسرا ریچھ کے حملے میں مارا گیا ہے۔ زخمی ملزم کو اسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں وہ خوش قسمت رہا۔ اس نے کافی مفید معلومات فراہم کی ہیں۔''

''شکر ہے ایک تو ہاتھ لگا۔'' اینڈریا نے کہا۔

''تیسرا درمیانی آدمی ہے، وہی اہم مہرہ ہے...... جسے ہم تلاش کررہے ہیں۔''

ان کی گاڑی اسکول تک پہنچ گئی تھی۔ وہاں خاصا رش تھا۔ کونی، بگ جو، ڈیانا، میک دی پائلٹ......

''عقبی راستے سے چلتے ہیں۔'' ڈیمار کو نے کہا۔

''نہیں یہ میرے دوست اور بہی خواہ ہیں...... سامنے سے چلیں گے۔'' اینڈریا نے کہا۔ اس کے باہر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کوئی بھاری تکیے کے مانند آن لپٹی۔ وہ اینڈریا کے چہرے کو چوم رہی تھی۔ اس سے کچھ بولا نہیں جارہا تھا۔ پھر ڈیانا نے اینڈریا کو جکڑ لیا اور رخسار پر بوسہ دیا۔ ڈیانا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ بعدازاں سب نے ہاتھ ملاتے ہوئے اظہارِ تشکر کیا۔ اینڈریا کو پتا چلا کہ ڈیانا نے اس کے لیے ایک پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔ اس نے فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا کیا۔

• اسکول میں جانے کے بعد اس کی خاطر تواضع شروع ہوگئی۔ ڈیمار کو اور وکٹر کا رویہ بدل چکا تھا۔ وہ لوگ نام نہاد بریفنگ روم میں آگئے۔ وکٹر، سفید جیپ میں دلچسپی لے رہا تھا جو اینڈریا کو اٹھا کرلے گئی تھی۔

فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے کال ریسیو کی اور اس کا رنگ بدل گیا۔ فون رکھ کر اس نے ان دونوں کی طرف سنجیدگی سے دیکھا۔ ''کوئی نئی آفت؟'' اینڈریا کی چھٹی حس

نے سوال کیا۔

''کیا بات ہے؟''

''بری خبر ہے۔'' اس نے جواب دیا۔ اینڈریا نے خاص اثر محسوس نہیں کیا۔ بری خبریں سن سن کر وہ عادی ہوگئی تھی اور جن ہولناک حالات سے گزر کے آئی تھی، اس سے وہ اور مضبوط ہوگئی تھی۔ بس اسے فکر تھی کہ ''بری خبر'' لزا سے متعلق نہ ہو۔

''کیا خبر ہے؟'' ڈیمار کو نے سوال کیا۔

''اینکوریج کے نواح میں تھامس کی باڈی دریافت ہوئی ہے۔ ایک جلی ہوئی کار کے اندر۔''

اینڈریا کے جبڑے بھنچ گئے۔ خبر غیر متوقع تھی۔ بری نہیں بہت بری خبر تھی۔

☆☆☆

جس وقت وکٹر ''بری خبر'' کا اعلان کر رہا تھا۔ اسی دن لزا اور تھامس، مخالف سمتوں میں ایک دوسرے سے الگ ہو رہے تھے۔ تاریخ تھی اپریل 2۔ جمعے کا دن تھا۔ تھامس، میگ کو ساتھ لیے اینکوریج کی طرف محوِ سفر تھا۔ لزا کا رخ لیک ایج کی جانب تھا۔

''میں نکلتی ہوں۔'' ڈیمار کو نے سارجنٹ کو بتایا۔

وکٹر نے اینڈریا کی طرف رخ کیا۔ ''تھامس کو تم کتنے قریب سے جانتی تھیں؟''

''میں اس سے چند بار ملی اور ہر مرتبہ اچھا تاثر لیا۔ وہ ایک شریف، نرم دل اور فیاض آدمی تھا۔'' اینڈریا کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

''آئی ایم سوری۔'' وکٹر نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا۔ ''کاش یہ خبر تم میرے بجائے میڈیا سے سنتیں۔''

''کسی نے فوری طور پر شناخت نہ کیے جانے کے مقصد کے تحت اسے نذرِ آتش کیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل سے بندھے تھے۔'' آخری فقرہ ادا کرتے ہوئے وکٹر کے جبڑے بھنچ گئے اور اینڈریا یہ سن کر لرز اٹھی۔

''ہوسکتا ہے، وہ تھامس نہ ہو۔'' اینڈریا نے آس بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈینٹل فارنسک کے بعد شک کی گنجائش نہیں رہ جائے گی۔'' کمرے میں خاموشی چھاگئی۔

''کیا تم اب بھی سمجھتے ہو کہ میری بہن قاتل ہے؟''

وکٹر نے ہاتھ پھیلائے۔ ''دیانت داری سے کہوں گا کہ وہ دوست تھیں۔ ایک ہی ہدف کے لیے ساتھ کام کر رہی تھیں۔ مقصد تھا ٹیکنالوجی کو پیٹنٹ کرانا۔ ٹیکنالوجی تھامس

کے ذہن کی پیداوار تھی۔ تھامس برسا برس سے اپنے آئیڈیے پر کام کررہا تھا۔ لزا سے ملاقات ضروری ہے۔ تفتیش کا دل وہ پروجیکٹ ہے جس کی حقیقت پردۂ اخفا میں ہے۔'' وکٹر کھڑا ہوگیا۔

''پیٹر سانٹونی کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' اینڈریا بھی کھڑی ہوگئی۔

''وہ گزشتہ ہفتہ الاسکا سے نکل گیا ہے۔ اسے کھوجنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔''

''یعنی وہ غائب ہوگیا ہے؟''

وکٹر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

☆☆☆

''تھامس کا سن کر دلی افسوس ہوا۔'' کال نے خلوص سے کہا۔

''شکریہ۔'' اینڈریا نے مسکرانے کی کوشش کی اور موک کی فر میں انگلیاں چلانے لگی۔ ''میں کافی بناتی ہوں۔'' وہ اٹھی۔

''تمہیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔'' کال نے کافی کپ پکڑتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب؟''

''ڈیمارکو نے تمہاری حفاظت کے لیے ایک ٹیم بنائی ہے، شومئی قسمت ٹیم کے بیشتر افراد مصروف ہیں۔ ڈیڈ کا بھی جانا ضروری تھا۔ شاید ڈیمارکو ہی یہاں موجود رہ سکے۔''

اینڈریا کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ وہ اغوا کنندگان کو بھلا بیٹھی تھی......

''اینڈی، کیا تم جانتی ہو کہ لزا کیا ریسرچ کررہی تھی؟''

''اس نے کبھی ذکر نہیں کیا۔ ماں کو بھی نہیں بتایا۔''

''ہم......م...... اینڈی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔'' کال کے لہجے میں کوئی بات تھی جو فلنٹ سے ملتی جلتی تھی۔ اینڈریا کی دھڑکنوں میں اضافہ ہوگیا۔

''کال، یہ فلنٹ کون ہے؟''

''تم کیسے جانتی ہو؟''

''میں اس کے کیبن میں ٹھہری ہوں...... وہ اس کیبن کا مالک ہے۔''

''گاڈ، یہ آدمی ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس سے بچ کے رہنا۔''

اینڈریا کے اعصاب تن گئے۔ ہر نیا پرانا کردار اینڈریا کو خطرے کا احساس دلا رہا تھا اور ہر کوئی اینڈریا کو دوسرے سے بچنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

''لیکن کیوں؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''ڈیڈ نے لزا کا فون ریکارڈ چیک کیا تھا۔ فلنٹ اسے متواتر کال کرتا رہا ہے۔''

''پھر؟''

''اس کی فیملی اوسس (OSIS) آئل کمپنی کو اون کرتی ہے۔ وہ خاصا مالدار ہے۔ الاسکا کی معیشت آئل پر انحصار کرتی ہے۔ بدقسمتی سے ''پروڈ ہوبے'' خشک ہورہا ہے۔ پندرہ سالوں میں پیداوار پچاس فیصد گر گئی ہے۔ فلنٹ چکر میں ہے کہ آرکٹک والٹر فائر رفیوج کی کوسٹ لائن کے ساتھ ڈرلنگ کا آغاز کرے۔ میرے اندازے کے مطابق لزا کی ریسرچ فلنٹ کے لیے نہ صرف مفید ہے بلکہ اس کی دولت میں بھی کئی گنا اضافہ کرسکتی ہے۔''

''کیا وہ لزا کا دوست ہے؟'' اینڈریا نے قطع کلامی کی۔

''تمہیں کس نے بتایا؟'' کال کے لہجے میں حیرت تھی۔

''ڈیانا نے۔''

کال کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''ہر کوئی جانتا ہے کہ لزا اور فلنٹ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہیں۔''

اس انکشاف نے اینڈریا کو ایک نئی الجھن سے دوچار کردیا۔ ''اگر تم ٹھیک کہہ رہے ہو تو فلنٹ فون پر لزا سے رابطے کی کوشش کیوں کرتا رہا؟''

''بظاہر وہ لزا سے اختلافات دور کرنا چاہتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اصل مدعا تھامس اور لزا کے پروجیکٹ تک رسائی ہے۔'' کال نے عقدہ کشائی کی۔ ''اینڈی اگر تم لزا کے پروجیکٹ کے بارے میں جانتی ہو تو کبھی بھولے سے بھی فلنٹ سے ذکر مت کرنا۔''

یہ کیا اسرار ہے؟ میگ آخر کیا بلا ہے؟ کتنے لوگ اس کے پیچھے لگے ہیں؟ کال بھی نہیں جانتا کہ فلنٹ تو پہلے ہی میگ سے آگاہ ہے یا پھر فلنٹ صرف ''میگ'' کے نام سے واقف ہے اور اینڈریا کے ساتھ بلف کررہا تھا؟

کال نے کافی ختم کی اور کھڑا ہوگیا۔ ''تمہارے اعزاز میں پارٹی ہے۔ بار میں آنا مت بھولنا۔'' یہ کہہ کر وہ نکل گیا۔

☆☆☆

اسٹوو روشن کرتے ہوئے لزا کا دھیان اینڈریا کی جانب تھا۔ اسے علم تھا کہ لزا ایک اسٹیج واپس پہنچ چکی ہے۔

اس نے گرم دودھ میں چاکلیٹ ملانی شروع کی۔ وہ آبدیدہ ہوئی جارہی تھی۔ تھامس کے ساتھ جو پروگرام طے ہوا تھا، وہ دعا کررہی تھی کہ تھامس کامیابی سے لیب بکس منزل تک پہنچادے۔ کل کسی اور نے میگ کو پیٹنٹ کرالیا تو وہ ہاتھ ملتی رہ جائے گی۔ یہ اسی کی غلطی تھی جب اس نے تھامس کے مشورے پر کان نہیں دھرے کہ میگ کے معاملے میں کچھ عرصے مزید خاموشی اختیار کی جائے لیکن بقول لزا کے وہ لوگ اتنا آگے بڑھ گئے تھے کہ پیٹر سانٹونی کے پاگل پن سے جان چھڑانا ضروری ہوگیا تھا۔

سانٹونی بعدازاں ناسا تک جا پہنچا اور میگ کے بارے میں بتادیا۔ پیری نے لزا کو وارن کیا۔ پیری ناسا کے BPP پروگرام سے منسلک تھا۔ چند سال پہلے وہ لوگ سالٹ لیک سٹی کی کانفرنس میں ملے تھے۔ پیری سر سے گنجا تھا، مزاج شگفتہ اور قد لمبا تھا۔

روسکو نے منہ لزا کے پیر سے رگڑا...... اگر وہ سانٹونی کے سامنے اینڈریا کا ذکر نہ کرتی تو اینڈریا کو اتنی مصیبتیں نہ جھیلنی پڑتیں۔

☆☆☆

دستک سن کر موک نے غرانا شروع کردیا۔ اینڈریا نے جھانک کر دیکھا۔ باہر دو آدمی کھڑے تھے۔ اینڈریا نے بغور جائزہ لیا۔ دونوں اجنبی تھے۔ کم ازکم اغواکنندگان میں سے نہیں تھے۔ اینڈریا نے کھڑکی پر دستک دے کر انہیں متوجہ کیا۔ ''کیا مدد کرسکتی ہوں؟''

ایک آدمی کھڑکی کی جانب آیا اور اپنی آئی ڈی دکھائی، وہ ناسا کا کارڈ تھا۔ اینڈریا کے پیٹ میں اینٹھن ہونے لگی۔ گویا بات اتنی دور نکل گئی ہے۔

''تمہاری بہن سے متعلق چند باتیں کرنی ہیں۔'' وہ بولا۔

اینڈریا دروازے کی طرف گئی اور موک کھڑا ہو کے غرانے لگا۔

نشست گاہ میں آنے کے بعد تعارف شروع ہوا۔ ''میرا نام بین ایلسن ہے اور یہ فلیکس کیرالا ہے...... میں زیادہ وقت نہیں لوں گا ہمیں احساس ہے کہ تم حال ہی میں نامساعد حالات کا شکار رہی ہو۔'' وہ دونوں خوش دلی کا مظاہرہ کررہے تھے لیکن اینڈریا نے سنجیدہ تاثرات قائم رکھے۔

وہ دونوں جلد ہی مطلب کی بات پر آگئے۔ ''لزا کے لیے ہم افسوس محسوس کرتے ہیں۔ وہ ایک مقبول و معروف ہستی ہے۔''

''کیا تم لوگ اس سے ملے ہو؟''

''اوہ ہاں، کئی بار...... میگ کی وجہ سے۔''

''میگ کا نام سنا ہے میں نے۔'' اینڈریا کی آواز سپاٹ تھی۔

''ہُم...... ہم......'' ایلسن نے ہنکارا بھرا۔ ''شاید تم جانتی ہو کہ میگ کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ اسپیس ٹریول کے لیے اس کی افادیت ناقابلِ یقین ہے...... تاہم اس وقت ٹیکنالوجی کا تحفظ خطرے میں ہے۔ نہ صرف دونوں سائنسداں لاپتا ہیں بلکہ میگ کے ساتھ ریسرچ کا مواد بھی غائب ہے۔''

اینڈریا نے سوچا کہ کیا وہ لوگ تھامس کے مرڈر سے واقف ہیں؟

''تم ہمیں میری کے مرڈر کے بارے میں کچھ بتاسکتی ہو؟''

اینڈریا نے تول کر جواب دیا۔ ''پولیس کے مطابق وہ لزا کی دوست تھی۔''

''اور وہ پیٹنٹ آفس کے لیے کام کرتی تھی؟''

''ٹھیک بات ہے۔''

وہ دونوں گھما پھرا کر سوال کرتے رہے۔ تاہم اینڈریا اتنے دن میں کافی کچھ سیکھ چکی تھی۔ دونوں مطلب کی کوئی بات حاصل نہ کرسکے۔

''پروٹوٹائپ کے بارے میں تمہارے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟'' وہ کھلنے لگے۔

''نہیں، آئی ایم سوری۔'' اینڈریا نے ان کے چہروں پر فرسٹریشن دیکھی۔

''پولیس اب تک بے خبر ہے۔ پھر تم لوگوں کو میگ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟'' اینڈریا کے سوال میں چبھن تھی۔

''یہ اتنا بھی خفیہ نہیں ہے۔ لزا ہمارے ایک سائنس داں پیری سے ملی تھی، غالباً وہ ایک کانفرنس تھی۔ بعدازاں ہم نے تھامس سے رابطے کی کوشش کی۔ وہ ملنا نہیں چاہتا تھا۔ پھر ہم نے تمہاری بہن کو ٹیکنالوجی کے بدلے ایک خطیر رقم کی پیشکش کی۔ لیکن اس نے یہ پیشکش ٹھکرادی۔ اس کا کہنا تھا کہ میگ جو کچھ بھی ہے وہ انسانیت کی فلاح کے لیے ہے۔''

''خوب۔''

''وہ پیشکش ابھی تک کھلی ہے۔'' ایلسن نے معنی خیز

انداز میں کہا۔
''جنٹلمین تم لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔''
اینڈریا کھڑی ہوگئی۔
''تم سمجھیں نہیں...... اس غیر معمولی پیشکش سے تم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہو، اگر میگ اور لیب بکس ہم تک پہنچا دو۔''
کیرالا نے چارا ڈالا۔
''او کے، کتنی بھاری پیشکش کی بات کر رہے ہو؟''
اینڈریا نے اپنی سرکشی پر قابو پاتے ہوئے سوال کیا۔
''کم سے کم بھی یہ رقم آٹھ ہندسوں پر مشتمل ہوگی۔''
اتنی بڑی رقم کے لیے خونی رشتوں میں خون خرابہ بھی معمولی بات تھی۔
''اتنی رقم سے تم اپنے تمام خواب حاصل کر سکتی ہو۔''
ایلسن کو امید ہوئی کہ کام بن رہا ہے۔
''گیٹ آؤٹ۔'' اینڈریا اچانک بپھر گئی۔ ''ہر کوئی لزا کے بجائے ٹیکنالوجی کے حصول کی فکر میں ہے۔''
وہ دونوں ایک دم بوکھلا گئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے کہ اینڈریا نے موک کو اشارہ کیا۔ موک اچھل کر قدموں پر کھڑا ہوگیا۔ اس کے حلق سے خطرناک غراہٹ خارج ہو رہی تھی۔ نظریں دونوں آدمیوں پر تھیں۔
''او کے، او کے......'' دونوں نے پسپائی اختیار کی۔
''آئندہ یہ دونوں نظر آئیں تو چھوڑنا مت۔''
اینڈریا نے موک سے کہا۔

☆☆☆

پارٹی میں اینڈریا کا دل نہیں لگ رہا تھا۔ لزا کی غیر موجودگی نے اسے بے سکون کیا ہوا تھا۔ وہاں اس کی کال اور کونی سمیت کئی شناسا لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ کونی کے شوہر سے بھی اس کا تعارف ہوگیا۔ اینڈریا کو تعجب ہوا کہ وہ کونی کا تیسرا شوہر تھا۔ اس کا نام اسکاٹ تھا۔ میک بھی وہاں موجود تھا۔ ڈیانا کی موجودگی تو لازم تھی۔ اسکاٹ کی شخصیت، اینڈریا کو بے چین کر رہی تھی۔ نا معلوم بے چینی......
معاً اینڈریا کے شانے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ وہ مائیکل فلنٹ تھا۔ چند باتیں کر کے وہ بھیڑ میں غائب ہوگیا۔ اینڈریا نے اس کا اشارہ دیکھ لیا تھا، چنانچہ اس کے پیچھے جانے میں اس نے کوئی مضائقہ محسوس نہیں کیا...... کچھ دیر بعد دونوں فلنٹ کے کیبن میں بیٹھے تھے، جو بظاہر اینڈریا نے کرائے پر حاصل کیا تھا۔ عمومی گفتگو کے بعد فلنٹ نے اینڈریا کو مشورہ دیا کہ وہ کسی اور خطرے سے دو چار ہونے سے قبل گھر واپس چلی جائے۔ اسے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔
اینڈریا، فلنٹ کے بارے میں مشکوک ہو چکی تھی۔ وہ اگر واپس چلی بھی جاتی تو ماں کو کیا منہ دکھاتی...... اول تو لزا کو خطرناک، الجھے ہوئے حالات میں تنہا چھوڑ کر جانے کا تصور ہی محال تھا۔
''ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے کیا تمہاری اور لزا کی ان بن ہوگئی تھی؟''
فلنٹ چونکا، تاہم خود پر قابو لیا۔ ''ہاں، ایسا ہوا تھا لیکن ہم نے اختلافات ختم کر کے ہم آہنگی اختیار کر لی تھی۔''
فلنٹ نے کھڑکی کے باہر جھانکا، پھر آواز دھیمی کر کے بولا۔
''دیکھو ایک بات ایسی ہے جو تمہارے علم میں رہنی چاہیے لیکن تم وعدہ کرو کہ تم اسے سیکرٹ رکھو گی؟''
اینڈریا نے اثبات میں سر ہلایا تاہم فلنٹ کا رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ لہٰذا وہ خاموش رہی۔
''میں لزا کے بی ہاف پر درخواست جمع کرانے USTPO جا رہا ہوں، لزا کے پاس میگ، پروٹوٹائپ اور لیب بکس ہونے چاہئیں اور ٹیکنالوجی رجسٹرڈ ہو جائے گی۔''
''وہ تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ لزا خود بھی یہ کام کر سکتی ہے۔'' اینڈریا نے اعتراض کیا۔
''لیکن اگر میرے پاس پاور آف اٹارنی ہو تو پھر؟''
''پروٹوٹائپ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔''
''اگر ہم میگ، پروٹوٹائپ اور لیب بکس بھی لے جائیں پھر؟''
''وہ کیسے؟''
''تم بھی ساتھ چلو گی۔''
''تم سمجھتے ہو کہ پروٹوٹائپ اور بکس کا اتا پتا مجھے معلوم ہے؟'' اینڈریا نے منہ بنایا۔ ''یہ کام صرف لزا کر سکتی ہے۔''
''تم جانتی ہو کہ یہ چیزیں کہاں ہیں؟''
''بہت خوب...... اچھی خوش فہمی ہے۔'' اینڈریا نے تلخی سے کہا۔ ''اور تم نے کیسے فرض کر لیا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی؟''
''اگر تمہیں پتا بھی ہے تو تم مجھے نہیں بتاؤ گی۔'' وہ بولا۔
''اگر تم اسی طرح سوچتے ہو تو اس گفتگو سے کیا حاصل ہوگا؟''
فلنٹ کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''میرا مشورہ ہے کہ تم واپس لوٹ جاؤ...... تمہاری وجہ سے مشکلات مزید بڑھ گئی

ہیں۔'' وہ کھڑا ہو گیا۔

اینڈریا نے خوف محسوس کیا۔ لیکن وہ ایڑیوں پر گھوم کر باہر نکل گیا۔ جاتے جاتے مڑا۔ ''ممکن ہے دونوں چیزیں میرے قبضے میں ہوں۔''

فلنٹ کا تعلق بنیادی طور پر تیل کے کاروبار سے تھا جبکہ لزا ماحولیات کی آلودگی کے خلاف تھی۔ یہ دونوں کس طرح ایک دوسرے کے دوست ہو سکتے تھے۔ یعنی کال کا انتباہ صحیح تھا۔ حالیہ گفتگو نے فلنٹ کے خلاف، اینڈریا کے شکوک میں اضافہ کر دیا تھا۔ تاہم متعدد سوالات تھے جس کے جوابات اب تک اس کی دسترس سے باہر تھے۔ فلنٹ کا آخری فقرہ اینڈریا کے سر سے گزر گیا تھا۔

☆☆☆

اگلے روز اینڈریا دردکش کا ڈبل ڈوز لے کر باہر تازہ ہوا میں آ گئی تھی۔ کچھ دیر بعد کونی وہاں آن دھمکی۔ رسمی کلمات کے بعد اینڈریا اسے کیبن میں لے آئی۔

''اسکاٹ واپس چلا گیا ہے۔'' کونی نے بتایا۔ ''کل پارٹی سے فلنٹ تمہیں لے گیا تھا...... میری نظر پڑ گئی تھی...... اینڈریا، فلنٹ سے محتاط رہو۔'' کونی نے پھر مشورہ دیا۔

اینڈریا جھلا گئی...... اسے کس کس سے محتاط رہنا چاہیے۔

''وہ مجھے، بس کیبن تک چھوڑ کے چلا گیا تھا۔'' اینڈریا نے کہا۔

''کیا وہ میگ کی بات کر رہا تھا؟'' کونی نے اپنا تجسّس چھپانے کی کوشش کی۔ کونی، لزا اور تھامس کے لیے سرمایہ کاری کر رہی تھی اور اگر فلنٹ دروغ گوئی سے کام لے رہا تھا تو اینڈریا کو بتا دینا چاہیے تھا کہ فلنٹ کے کیا ارادے ہیں...... وہ کوئی فیصلہ نہ کر پائی۔

''اینڈی، میری طرف دیکھو۔'' کونی نے مطالبہ کیا۔

اینڈریا نے رخ بدلا۔ ''میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہوں اور ساتھ ہی معذرت خواہ ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہیں اغوا کر لیا جائے گا۔''

''کیا مطلب ہے، تمہارا؟''

''مجھے اپنی حماقت کا احساس دیر سے ہوا...... مجھے معاف کر دو، میں تمہاری حفاظت نہ کر سکی۔''

''تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا؟''

''ہاں، لیکن میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔''

''میگ کس چڑیا کا نام ہے؟'' اینڈریا نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

''میگنیٹک انرجی جنریٹر۔ یہ مقناطیسی توانائی کو الیکٹرسٹی میں تبدیل کرتا ہے۔ اس کا مطلب توانائی کے حصول کے لیے تیل، گیس اور کوئلے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ناقابلِ یقین حد تک ارزاں اور کاربن فری ہے...... میگ، گوبل وارمنگ اور آلودگی کے مسئلے کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ کار، ٹرک، جہاز، راکٹ کو توانائی بھی دے سکتا ہے اور زمین کے ماحولیاتی نظام پر بھی مضر اثرات مرتب نہیں ہوں گے۔ یہ ایک انقلابی ایجاد ہے۔''

اینڈریا نے حیرت اور استعجاب کے عالم میں کونی کے انکشافات سنے۔ یعنی میگ کسی جیٹ انجن کا نام نہیں تھا۔

''الیکٹرک کے کیبل کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ ہر گھر میں ایک چھوٹا سا میگ ہو گا۔'' کونی کا چہرہ چمکنے لگا۔ ''لزا کو یقین ہے کہ یہ توانائی کوری سائیکل کر کے ماحول کی بہتری کے لیے بھی کام کرے گا۔'' ''کیا تم یقین کرو گی؟''

''تیل انڈسٹری کا تو کباڑا ہو جائے گا۔'' اینڈریا نے اضافہ کیا۔

''بالکل، بالآخر ایسا ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ لزا کے خون کے پیاسے ہیں کہ ایسا نہ ہونے پائے۔''

اینڈریا کو ناسا کے آدمیوں کا خیال آیا۔

''کیا میگ کو تباہ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں؟''

''دو باتیں ہیں یا تو اسے برباد کر دیا جائے گا یا پھر کوئی گروپ اسے دولت کے پہاڑ کھڑے کرنے کے لیے استعمال کرے گا۔''

اینڈریا نے سر ہلایا۔ اس کا دماغ سن ہو گیا تھا۔ اسے اب احساس ہوا کہ کونی کس قدر ہوشیار ہے۔ میری، میگ کی حقیقت سے واقف تھی، اس لیے ماری گئی۔ چنانچہ کونی نے جیٹ انجن کی کہانی پھیلا کر خود کو اور اینڈریا کو بچانے کی کوشش کی تھی۔ میری کے ساتھ لزا بھی ماری جاتی لیکن وہ بچ گئی لیکن میری کا قاتل کون ہے؟

''ڈیئر اینڈی...... مجھے سن گن ملی ہے کہ تم میگ کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان چکی ہو۔''

''کیا مطلب ہے؟''

''فلنٹ تمہارے گرد منڈلا رہا ہے اور وہ ہنٹنگ لاج کے چکر بھی لگا رہا ہے جبکہ ہنٹنگ لاج وہ کبھی کبھار ہی جایا کرتا تھا۔'' کونی نے بیگ سے ایک نقشہ نکالا۔ ایک جگہ وہی دائرے کے اندر U کا نشان تھا۔ ''یہ پہاڑ پر 4,053 بلند ہے۔ ویری فائڈ لینڈنگ ایریا...... اس کا اصل نام کلیئر کریک لاج ہے، جو فلنٹ کی ملکیت ہے۔ میرا غالب خیال

ہے کہ لزا یہاں روپوش ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"پچھلے سال جون میں فلنٹ وہاں صرف ایک مرتبہ گیا تھا جبکہ اس سال وہ کئی بار جا چکا ہے۔ شاید اسے بھی شک ہو گیا ہے۔ فلنٹ کی لاج میلونی کے ٹھکانے سے چالیس میل دور ہے۔"

"کیا ایک کُتّے کے ساتھ ناگفتہ بہ حالت میں لزا وہاں تک سفر کر سکتی ہے؟"

"یقیناً، یہ ایک انتہائی دشوار مرحلہ ہے لیکن تمہاری بہن کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ ورنہ اب تک ماری جاتی یا پکڑی جاتی۔" کوئی نے اعتراف کیا۔ "کوئی اہم بات ہے جو فلنٹ وہاں کے چکر کاٹ رہا ہے اور اہم ترین بات لزا ہی ہو سکتی ہے۔"

اینڈریا کو بچپن کا ہائیڈ اینڈ سیک والا کھیل یاد آیا۔ لزا ہمیشہ جیت جاتی تھی۔ دشمن کی ناک کے نیچے چھپنا بہترین جگہ ہے۔

"ناممکن۔" اینڈریا نے ٹہلتے ہوئے کہا۔ اس نے بڑی خوب صورتی سے جھوٹ بول کر نفی میں اظہار کیا۔ اینڈریا نے ڈرامائی انداز میں سانس بھری۔ "لزا میں اتنی طاقت نہیں بچی ہے کہ وہ لمبا سفر کر سکے۔" اینڈریا نے کوئی کے چہرے پر مایوسی کا رنگ ابھر کے ڈوبتے دیکھا۔

'ہوشیار لزا۔ اس نے چھپنے کے لیے بہترین جگہ چنی ہے۔' اینڈریا دل ہی دل میں مسکرائی۔

☆☆☆

اینڈریا کا رخ موزبار کی جانب تھا۔ اس نے ڈیانا سے SOV کرائے پر لینے کے لیے استفسار کیا۔ ڈیانا نے فی الفور اپنی گاڑی اینڈریا کے حوالے کر دی اور کرائے کی بات بھی نہیں کی۔ اینڈریا نے شکریہ ادا کیا۔ اور ذہن حساب کتاب میں لگایا۔ فلنٹ کی لاج، لیک اتیج سے تقریباً 30 میل شمال میں اور ہال روڈ سے مغرب میں 20 میل کے فاصلے پر تھی۔ راستے میں دریا، جنگل، پہاڑیاں اور جھیل بھی حائل تھی۔ اینڈریا کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ وہ تنہا جانے کے لیے پُرعزم تھی۔

موزبار سے روانہ ہوتے وقت اسے ایک شناسا سا آواز سنائی دی۔ وہ پلٹی اور ڈیمارکو کو دیکھ لیا جو تیز قدمی سے اس کی طرف آ رہی تھی۔

"چند باتیں ہو سکتی ہیں؟"

"کیوں نہیں۔" اینڈریا نے جواب دیا۔

"سارجنٹ نے مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں بتا دیا جائے کہ جو آدمی اسپتال میں بچ گیا تھا، اس نے چند شرائط پر زبان کھول دی ہے۔ وہ کرائے کے آدمی تھے۔ ان کی ذمّے داری تمہیں اغوا کرنے تک محدود تھی۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہ اس قسم کے کام پہلے بھی کر چکے ہیں۔ انہیں لزا کو قتل کرنے کے لیے ہی ہائر کیا گیا تھا۔ جب وہ لیک اتیج پہنچے تو میری سے ناواقف تھے۔"

"میری خوامخواہ ماری گئی اور لزا بال بال بچ گئی۔ غالباً تیسری گولی لزا پر چلائی گئی تھی۔ لزا جو کچھ نہ لے جا سکی، وہ اس نے نذرِ آتش کر دیا تھا۔"

"تیسرا آدمی کون تھا؟" اینڈریا نے بے چینی سے سوال کیا۔

"تمام رابطے ای میل کے ذریعے ہو رہے تھے اور ادائیگی وائر ٹرانسفر کے ذریعے۔ ای میل کی چھان بین سے پیٹر سانٹونی کا نام سامنے آیا ہے۔ خیال غالب ہے کہ کرائے کے آدمیوں سے میری کو بھی اسی نے مروایا ہے۔"

"کیا اسے گرفتار کر لیا گیا ہے؟"

"ابھی تک نہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"میرا مطلب ہے کہ......" ڈیمارکو نے اینڈریا کی آنکھوں سے نظر ہٹائی۔ "ہم اس تک پہنچ گئے ہیں...... لیکن وہ زندہ نہیں ہے۔"

"وہاٹ؟"

"ہاں، اسے گاڑی میں نذرِ آتش کر دیا گیا ہے۔ اس طرح کہ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ وہیل سے بندھے تھے۔"

اینڈریا کا سر گھومنے لگا۔

"کیس خاصا الجھ گیا ہے...... حالانکہ متعدد جوابات مل گئے ہیں۔ لزا ہی پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھا سکتی ہے۔"

"کوئی اور مشتبہ شخص؟" اینڈریا نے پوچھا۔

"ایک آدھ پر ہم نے نظر رکھی ہے۔ مختصر یہ کہ اصل مجرم اب تک پردۂ اخفا میں ہے۔"

"مائیکل فلنٹ کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"تم کیا جانتی ہو اس کے بارے میں؟"

"میں نے سنا ہے کہ دونوں میں مخاصمت تھی۔"

"میرے خیال میں تمہیں سارجنٹ سے بات کرنی چاہیے۔"

☆☆☆

اینڈریا کو دیکھ کر بگ جو کو حیرت کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم وہ اس کی آمد کا مقصد نہ جان سکا۔ کافی ختم کر کے اینڈریا نے بات شروع کی۔ ''تم جانتے ہو مجھے کن لوگوں نے اغوا کیا تھا؟''

بگ جو خاموش رہا۔

''وہ لوگ پیشہ ور تھے۔ جنہیں پیٹر سانٹونی نے استعمال کیا۔ پیٹر، لزا اور تھامس کے ساتھ کام کرتا رہا تھا لیکن پیٹر کو کس نے مارا؟''

بگ جو کا سر نفی میں ہلا تھا۔

''ہونہہ...... پیٹر از ڈیڈ ناؤ۔''

بگ جو نے کوئی تاثر نہیں دیا۔

اینڈریا نے دوسری ترکیب آزمانے کا فیصلہ کیا۔

''تم لزا کی مدد کر رہے ہو؟''

جو نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا۔

اینڈریا کھڑی ہوگئی۔

''کیا مسئلہ ہے، تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے ہو؟''

''ہم دونوں کی کوشش تھی......'' وہ مناسب الفاظ تلاش کرنے کے لیے رکا۔ ''کہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔''

''اوہ گاڈ، تم دونوں کا رابطہ کس طرح تھا؟''

''وہ کبھی کبھی موقع ملتے ہی ریڈیو کے ذریعے بات کر لیتی تھی۔''

''تمہیں، میری کے قتل کا پتا چل گیا تھا؟''

''بروقت نہیں۔ لیکن لزا بدک گئی تھی اور اس نے احتیاطاً میگ میرے حوالے کر دیا تھا لیکن اسے واپس لینے کا موقع ہی نہ ملا۔''

''تو میگ تمہارے پاس ہے؟''

''اب نہیں۔ ہال وے پر جو ڈیل ہونی تھی، اس کے لیے میگ کی ضرورت تھی۔ لہٰذا میگ، میں نے وہاں پہنچا دیا تھا۔''

''کاش تم مجھے پہلے بتا دیتے۔''

''لزا نے تمہارے تحفظ کے لیے مجھے منع کر دیا تھا۔'' جو نے کہا۔

''اب کیوں بتا رہے ہو؟''

''اب وہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر اسے کچھ ہوتا ہے تو پیٹنٹ کرانے کے لیے میں تمہارا ساتھ دوں تاکہ لزا کا خواب پورا ہو سکے۔''

''یعنی تھامس، دشمنوں کو دھوکا دینے کے لیے اینکورج جا رہا تھا۔ تاکہ اس دوران میں لزا اور میری پیٹنٹ کرانے کے لیے روانہ ہو جائیں۔ لیکن منصوبہ فیل ہو گیا اور میری کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ بس لزا اور میگ پروٹو ٹائپ محفوظ رہے۔ جو اب بھی خطرے میں ہیں۔'' اینڈریا نے تجزیہ پیش کیا۔

''اب لزا کہاں ہے؟''

''اس نے بتایا نہیں۔'' جو بولا۔ ''لیکن وہ محفوظ ہے...... پولیس نے قاتل کو پکڑ لیا تو وہ سامنے آجائے گی اور میگ کو پیٹنٹ کرالے گی۔''

''کیا پیٹر سانٹونی قاتل نہیں ہے؟''

''یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ پیٹر کے پیچھے بھی کوئی اور ہو۔''

''لیب بکس، لزا کے پاس ہیں؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''اس نے بتایا نہیں۔''

اینڈریا نے غور کرنے کے بعد فلنٹ کے ارادے بھی ظاہر کر دیے۔

بگ جو خاموش رہا۔ اینڈریا بھی کوئی مناسب فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔

''ایک منصوبہ ہے۔'' وہ بولی۔ اس نے بگ جو کو منصوبہ بتایا اور ایک پرچہ اس کے حوالے کر دیا۔

''تمہاری بہن کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔''

''مجھے علم ہے کہ وہ کہاں ہے۔''

''کیا؟'' پہلی بار جو کے تاثرات بدل گئے۔

☆☆☆

آدھی رات کو اینڈریا نے اٹھ کر تیاری شروع کر دی اور موک کے ساتھ ڈیانا کی SOV میں روانہ ہوگئی۔ ڈرائیونگ کے دوران وہ احتیاط سے کام لے رہی تھی۔ کئی جگہ گاڑی برف پر پھسلی تاہم اینڈریا نے اسے بے قابو نہ ہونے دیا۔ سفر کسی ناگہانی کے بغیر جاری رہا، حتیٰ کہ ستاروں کی روشنی مدھم پڑنے لگی۔

لاج ایک بڑا سا گھر تھا، اس میں پانچ عدد چوبی کیبن تھے۔ برف سے ڈھکی ایک ائراسٹرپ تھی، جس کے اختتام پر ایک کھلی عمارت تھی۔ دو فور وہیلر کے ساتھ ایک برفانی گاڑی بھی اینڈریا نے دیکھی۔

اینڈریا موک کے ساتھ باہر نکل آئی۔ کیبن

شاندار تھے۔ اینڈریا نے باری باری ہر کیبن کا جائزہ لیا۔ کوئی ذی نفس نظر آیا نہ لزا کے آثار دکھائی دیے۔ تاہم وہ جانتی تھی کہ لزا یہاں موجود ہے۔ اینڈریا، لاج کی عقبی سمت میں چلی گئی۔ ہوا ساکت تھی۔ ماحول میں خاموشی رچی بسی تھی۔ اینڈریا کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ لزا کہیں آس پاس ہے۔ پرندے تک خاموش تھے۔ کیا کچھ ہونے والا ہے؟ اچھا یا برا؟ اس نے بنظر غائر جنگل کا جائزہ لیا پھر دوبارہ لاج میں گھس گئی۔ ایک بار گراؤنڈ فلور کا سرسری جائزہ لے کر اس نے اوپری منزل کا رخ کیا۔ موک متواتر اس کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ باتھ روم، بیڈ روم، کپ بورڈ، اینڈریا نے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پھر معاً وہ رک کر لزا کے انداز میں سوچنے لگی کہ وہ لزا کی جگہ ہوتی تو کیا کرتی؟ یقیناً کسی چیز کو روپوش کرنے کے لیے اسے بالکل سامنے رکھ دیتی یا پھر کسی عام سی جگہ پر۔ وہاں تین فریزز تھے۔ اینڈریا تینوں کو چھان چکی تھی۔

دفعتاً اس کی نگاہ سات فٹ بلند چوبی کپ بورڈ پر پڑی، جسے وہ پہلے ہی اندر باہر سے دیکھ چکی تھی۔ حتیٰ کہ اس کے نیچے خلا میں بھی جھانکا تھا۔ جس طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا تھا تو وہ کپ بورڈ کی چھت تھی۔ اینڈریا کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔ اس نے کرسی گھسیٹ کر کپ بورڈ کے قریب کی۔ کرسی پر چڑھ کر پُرامید نظر کپ بورڈ کی چھت پر ڈالی۔ یہ چھت اونچی تھی، نیز اس پر سجاوٹ کی کوئی چیز بھی موجود نہیں تھی۔

اوپر نظر پڑتے ہی اس کے بدن میں لہو کی گردش تیز ہوگئی۔ پتلا سا سیاہ رنگ کا چرمی تھیلا دیوار کے ساتھ متوازی حالت میں پڑا تھا۔ اینڈریا نے ہاتھ دراز کر کے بکس کھینچا اور کرسی سے اتر آئی۔ کرسی کو جگہ پر رکھا۔ بکس پر غبار نمایاں تھا اور وہ مقفل تھا۔ اسے میز پر رکھ کر اینڈریا نے پیچ کس اور ہتھوڑا تلاش کیا۔

چرمی بکس کھلتے ہی، پہلی بار اینڈریا نے خوف محسوس کیا۔ ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ بکس میں نوٹس، ماہانہ رپورٹس، ہر ایک پر شہادت کے طور پر دستخط ثبت تھے۔ ہر ورق کی پیشانی پر MAG لکھا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے کرسی دوبارہ گھسیٹی اور چرمی کیس واپس جگہ پر رکھ دیا۔

ایک زمانہ جس خزانے کے پیچھے سرگرداں تھا۔ وہ فلنٹ کے لاج میں کھلے عام رکھا تھا۔ اینڈریا، لزا کی خطرناک سوچ اور فیصلے پر اش اش کر اٹھی۔ اس کے خیال میں ان اشیا کو تلاش کرنا ناممکن حد تک دشوار ہوجاتا اگر وہ انہیں کہیں برف میں دبا دیتی۔ بہرحال لزا کا اپنا اسٹائل تھا۔ اینڈریا نے کانپتے ہاتھوں سے بریف کیس نما پتلا بکس بند کر دیا۔

دفعتاً ایک خوفناک خیال اس کے شعور کی سطح پر ابھرا۔ یہ ناممکن نہیں تھا کہ لیب بکس خود فلنٹ نے یہاں رکھی ہوں۔ اب وہ لزا کی تلاش میں ہوتا کہ میگ پروٹوٹائپ حاصل کرنے کے بعد اسے پیٹنٹ کرالے۔ وہ اس بات سے واقف تھا کہ تھامس اور لزا دو مختلف راستوں سے الاسکا سے نکل رہے ہیں...... اسے یقین تھا کہ لیب بکس اور میگ ان کے پاس ہیں۔ تاہم وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ دونوں چیزیں کیسے حاصل کرے۔ ایک وقت میں وہ ایک کے تعاقب میں جا سکتا تھا۔ اس نے تھامس کے پیچھے جانے کا فیصلہ کیا۔ اسے لیب بکس مل گئیں۔ لیکن لزا اس کی پہنچ سے دور تھی۔ اینڈریا کو پاور آف اٹارنی کا جھانسا دے کر وہ لزا کا پتا معلوم کرنا چاہ رہا تھا۔ کبھی اسے لگتا کہ فلنٹ دغاباز نہیں ہے۔

اینڈریا کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ کیا یہ تھیوری صحیح ہے؟ وہ سوچنے لگی یا فلنٹ پہلے ہی لیب بکس چرا چکا تھا اور میگ کے حصول کی خاطر تھامس کے پیچھے گیا اور مایوسی کے عالم میں اسے قتل کر دیا لیکن پیٹر سانٹونی کو کس نے قتل کیا؟ اینڈریا چرمی کیس لے کر جنگل کی طرف چل پڑی۔ وہ واضح خوف محسوس کر رہی تھی۔ میری سمیت اب تک تین قتل ہوچکے تھے۔ چوتھا، درندے کے وحشت کی نذر ہوچکا تھا۔ معما اب تک حل پذیر تھا۔ خطرات ہر طرف منڈلاتے نظر آرہے تھے۔

''موک، میرے قریب رہو۔'' اس نے موک کو اشارہ کیا۔ موک اینڈریا کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اچانک رک گیا۔ اس کے حلق سے غراہٹ نکلی۔ بال کھڑے ہوگئے اور دم اکڑ کر سیدھی ہوگئی۔

دہشت اینڈریا پر حملہ آور ہوئی۔

جواباً بلند غراہٹ سنائی دی۔ موک نے بے تحاشا بھونکنا شروع کر دیا۔ اس کے دانت نمایاں ہوگئے تھے۔

درختوں میں سے معاً کوئی جانور نکل کر موک پر جھپٹا اور دونوں گتھم گتھا ہوگئے۔ اینڈریا، درختوں کے پیچھے جانے کے لیے دوڑ لگانے والی تھی کہ اسے احساس ہوا کہ موک کے مدِمقابل کوئی ریچھ نہیں اس جیسا ہی دوسرا کتا ہے۔ آناً فاناً دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ وہ دونوں اب ایک دوسرے کا منہ سونگھ رہے تھے۔ ان دونوں کی آوازیں

تبدیل ہوگئیں۔ دونوں ایک دوسرے کے گرد بھاگ رہے تھے، الجھ رہے تھے...... یہ لڑائی نہیں، کھیل تھا۔

اچانک اینڈریا کے دماغ میں پھلجھڑی سی پھوٹی...... چہرہ شدتِ جذبات سے سرخ ہوگیا۔ دوسرا کتا سو فیصد لزا کا ''روسکو'' تھا۔

''موک۔'' اس نے پکارا۔ ''روسکو۔'' دونوں اپنی جگہ تھم گئے۔ موک فوراً اینڈریا کے قریب آگیا۔ روسکو نے بھی دھیرے دھیرے موک کی نقل کی اور اینڈریا کے قریب بیٹھ کر بغور اسے دیکھنے لگا۔

''لزا۔'' اینڈریا نے آہستہ سے آواز دی۔ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ معاً عقب سے کوئی ٹکرایا اور اینڈریا زمین بوس ہوگئی۔ لزا، بے تحاشا بہن کو چوم رہی تھی۔ اینڈریا نے اسے مضبوط بانہوں میں جکڑ لیا۔ ماضی لوٹ آیا تھا۔ دونوں بچپن کی طرح لڑ رہی تھیں۔ دونوں کتے نا قابلِ فہم آوازیں نکالتے ہوئے یہ تعجب خیز منظر دیکھ رہے تھے۔ لزا کے پاس ڈبل بیرل گن تھی، وہ اس نے ایک طرف ڈال دی تھی۔

''یو اسٹوپڈ، بہت چالاک سمجھتی ہو خود کو...... آخر میں نے ڈھونڈ ہی لیا۔'' اینڈریا نے ہلکا گھونسا لزا کے پیٹ میں رسید کیا۔ دونوں پھر لپٹ گئیں، ناک سے ناک ملی تھی اور آنکھ سے آنکھ...... جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو پی لینا چاہتی ہوں۔

دونوں یقین و بے یقینی کے درمیان جھول رہی تھیں...... محوِ حیرت تھیں۔ مضطرب تھیں۔

''کیوں گھورے جا رہی ہے؟'' لزا، آنکھوں کے راستے دل میں اتر گئی۔

''تو گھور رہی ہے، میں تو تیرے گھورنے کو دیکھ رہی ہوں۔'' اینڈریا نے جواب دیا۔

''شاعر بن گئی ہے؟''

''تو نے بنا دیا ہے۔''

''کیسے؟'' اینڈریا نے بہن کی پیشانی چوم لی۔

''لزا۔''

''ہونہہ؟''

''ایک بات کہوں؟''

''ایک نہیں دو۔''

''مجھے معاف کر دے۔''

''کس بات پر؟''

''بس معاف کر دے۔'' اینڈریا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

''پاگل ہوئی ہے۔'' لزا نے اسے گلے لگا لیا۔

''تو نے شادی کب کی؟''

لزا ہنس پڑی۔ ''کس نے بتایا؟''

''میلونی نے۔''

''وہ سنکی ہے۔''

''یعنی جھوٹ بول رہا تھا؟''

''پھر بتاؤں گی کہ کیا بات تھی۔ ہم دونوں (لزا اور اینڈریا) ہی غیر شادی شدہ ہیں...... فی الحال یہاں سے نکلو۔ ابھی ہم خطرات سے باہر نہیں ہوئے۔'' لزا کھڑی ہو گئی۔ ''تمہارے ساتھ کون ہے؟''

''کوئی نہیں، میں تنہا آئی ہوں۔'' اینڈریا نے جواب دیا۔ ''تمہاری حالت کیا ہو رہی ہے، وزن بھی گر گیا ہے۔'' اینڈریا نے تشویش کا اظہار کیا۔

''ٹھیک ہو جاؤں گی۔''

☆☆☆

اینڈریا گھنے جنگل میں لزا کے کیبن میں تھی۔ دونوں کافی اور چاکلیٹ سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ گفتگو کا رخ عام باتوں سے ہوتا ہوا سنجیدہ امور کی طرف مڑ گیا۔

''اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟''

''ایک دو آئیڈیے ہیں میرے پاس، تاہم میں خود سوچ رہی ہوں کہ کیا قدم اٹھایا جائے؟''

''بگ جو نے بتایا تھا کہ میگ تمہارے پاس ہے؟''

لزا کی آنکھوں میں دھند اتر آئی۔ وہ خاموش تھی۔

''تھامس کے بارے میں، میں دل سے رنجیدہ ہوں۔'' اینڈریا نے آہستہ سے کہا۔ ''لیکن لیب بکس میرے پاس ہیں۔''

''ہاں، میں نے چرمی بیگ دیکھ لیا ہے...... اینڈی، تھامس، وہ میرے باپ کے مانند تھا۔'' لزا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''جانتی ہوں۔'' اینڈریا نے غم زدہ آواز میں کہا۔

''ماں کا کیا حال ہے؟''

''شی از او کے۔''

''تمہیں کال کے بارے میں پتا چلا؟'' لزا نے سوال کیا۔

''ہاں، لیکن میں فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ اسے معاف کر دوں؟''

''تم خود ہی جج ہو اور خود ہی جیوری۔''

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔

”تمہارے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے؟“

”ہم میگ، پیٹنٹ آفس لے جائیں گے۔ پیٹنٹ ہوتے ہی ہنگامہ آرائی ازخود انجام پذیر ہوجائے گی۔“

اینڈریا نے بگ جو کے ساتھ مل کر جو منصوبہ بنایا تھا، وہ لزا کو بتایا۔

لزا نے حیرت سے بہن کو دیکھا۔ ”یہ تم نے میرے لیے کیا؟ ریئلی؟“

جواباً اینڈریا نے کہا۔ ”تم نے میگ کے لیے مجھ پر بھروسا کیا؟ ریئلی؟“ لزا بے ساختہ ہنس پڑی۔

اینڈریا نے معاً محسوس کیا کہ وہ میگ کے دیدار کے لیے مری جارہی ہے...... آخر یہ کیا بلا ہے؟

”میگ کی شکل دیکھوگی؟“ لزا نے اس کے منہ کے الفاظ چھین لیے۔ ”مگر اس کے لیے تمہیں تھوڑی کھدائی کرنی پڑے گی۔“

☆☆☆

میگ، پائن کے ایک بلند درخت کے نیچے دفن تھا۔ اینڈریا اس کا سائز اور وزن دیکھ کر حیران رہ گئی۔ وہ بمشکل ڈھائی کلووزنی تھا۔

”اسے مینٹی نینس کی ضرورت نہیں ہے۔“ لزا نے بتایا۔ تم اس کے ذریعے گھر کے لیے توانائی کی تمام ضروریات پوری کرسکتی ہو۔ اگر اس کے سائز میں اضافہ کیا جائے تو یہ کار، ٹرک اور فیکٹری کے لیے بھی کافی ہے اور ایک دن یہ جہاز بھی اُڑائے گا...... اسے انجن کی ضرورت نہیں ہے...... یہ زمین کی مقناطیسی توانائی استعمال کرتا ہے۔ تھامس نے لگ بھگ تیس برس اس آئیڈیا پر کام کیا تھا۔“

وہ کتوں کے ساتھ واپس کیبن کی طرف چل دیں۔ لزا نے میگ کو یوں گود میں سنبھالا ہوا تھا جیسے کوئی ماں اپنی بچی کو سنبھالتی ہے۔

”اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ ماحولیات کو آلودہ نہیں کرتا۔“ کیبن میں پہنچ کر لزا نے میگ، ایک چوڑے تنے پر رکھ دیا۔

”لزا، تمہیں خبر ہے کہ سانٹونی کو بھی تھامس کی کار میں زندہ جلا کر ہلاک کردیا گیا۔“

لزا گھوم گئی۔ ”مذاق کررہی ہو؟“

”نہیں۔“

”قاتل پکڑے گئے؟“

اینڈریا نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ موک نے بھونکنا شروع کردیا۔ دونوں بہنیں پھرکی کے مانند گھومیں۔ اب روسکو بھی موک کے ساتھ شامل ہوگیا۔ دونوں بہنوں نے بدمزگی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ آنکھوں میں وحشت تھی...... لزا نے وقت ضائع کیے بغیر میگ کو بیک پیک میں منتقل کرکے رسی سے باندھا اور بنڈل کو سلیپنگ شیلف کے نیچے دھکیل دیا۔

لزا نے ہونٹوں پر انگلی رکھی اور پنجوں کے بل چلتی ہوئی کھڑکی کی طرف گئی۔ اینڈریا نے دوسری کھڑکی کا رخ کیا۔ اینڈریا نے دروازہ اندر سے بند کرنے کا اشارہ کیا۔ لزا نے نفی میں سر ہلایا۔ بیشتر کیبنوں کی طرح یہ کیبن سارا سال کھلے رہتے ہیں...... کوئی بھی ایمرجنسی کی صورت میں اندر آسکتا ہے۔ ایسے کیبن صرف باہر سے ہی بند کیے جاسکتے ہیں۔

اچانک دھماکے کی آواز آئی۔ لزا اور اینڈریا دونوں کے چہرے غم و غصے سے سرخ ہوگئے۔ لزا کو یاد آیا کہ وہ رائفل پورچ میں چھوڑ آئی تھی۔

”اینڈی۔“ لزا نے بہت آہستہ سے پکارا اور اسے چھپنے کا اشارہ کیا۔ اچانک بگڑتی ہوئی صورتِ حال نے اینڈریا کو مفلوج کردیا تھا۔

دروازہ انچ انچ کرکے کھل رہا تھا۔ اینڈریا نے آتش دان کے عقب میں پناہ لی جبکہ لزا کھلتے ہوئے دروازے کے پیچھے تھی۔ وہ آدمی دروازے سے اندر نہیں آیا تھا۔ تاہم اینڈریا کو اس کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوڈڈ پسٹل تھا۔

”اینڈی، تم کہاں ہو...... آر یو او کے؟“ وہ کال کی آواز تھی۔

لزا نے سر کو...... دائیں بائیں حرکت دی۔ یہ اینڈریا کے لیے خاموش رہنے کا اشارہ تھا۔ دروازہ کھلتا جارہا تھا۔

لزا دونوں ٹانگیں پھیلا کر کھڑی تھی۔ دونوں ہاتھوں میں ایک مضبوط لٹھ تھا...... بیس بال کے مانند......

دروازہ کھلا اور کال قدم بہ قدم اندر آیا۔ ”لزا، اینڈی...... تم دونوں ٹھیک ہو؟“ اس نے پھر سوال کیا۔ پسٹل اس نے مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا...... پھر اس کی نگاہ اینڈریا پر پڑی اور چہرے پر اطمینان کا تاثر ظاہر ہوا۔ تاہم اس نے پسٹل جھکایا نہیں تھا۔

”اینڈی، تم وہاں......“

کال کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ لزا نے دونوں

ہاتھوں میں پکڑا ہوا لٹھ جسم و جان کی پوری طاقت سے کال کے سر کی پشت پر رسید کیا...... اینڈریا کو کچھ کہنے اور کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ کال کا منہ کھل گیا، سر نے جھٹکا لیا اور آنکھیں اوپر گھوم گئیں۔ کال اس طرح زمین بوس ہوا کہ پسٹل اس کے جسم کے نیچے دب گیا۔ اس کے گھنے بالوں سے خون رس رہا تھا۔

اینڈریا گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ لاشعوری طور پر اس نے کال کے بالوں کو چھوا۔ فائر کس نے کیا تھا؟ کال کتے کو نہیں مار سکتا۔

''یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟'' لزا نے سوال کیا۔

اینڈریا جانتی تھی کہ کال لزا کی تلاش میں ہے۔ تاہم گزرتے وقت کے ساتھ کال کے لیے اس کے منفی جذبات بدلنا شروع ہو گئے تھے۔ تاہم اسے یہاں دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا۔

''یقیناً اس نے تمہارا تعاقب کیا ہے۔'' لزا نے کہا۔

''مجھے یقین نہیں آتا۔'' لزا نے ضروری چیزیں بیک پیک میں میگ کے اوپر ٹھونسنی شروع کیں۔ ''ہمیں نکلنا چاہیے، ہو سکتا ہے کوئی اور بھی ہو۔'' لزا نے کہا۔ اینڈریا ابھی تک کال کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ اس کا دماغ سن ہو چکا تھا۔

لزا نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔ ''نکلو یہاں سے۔''

اینڈریا سلوموشن میں اٹھی تھی۔ اسے لگا جیسے اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ اگر لزا کا اندیشہ صحیح تھا تو زندگی کی ڈور بھی ٹوٹنے والی تھی۔ اسے وہ رات یاد آئی، جب اغوا کنندگان نے اسے دور ویرانے کے کیبن میں محبوس کر دیا تھا۔ لزا نے شیلف پر سے آئل اسکن پارسل اور اینڈریا نے ایمرجنسی سپلائی کا کین اٹھا لیا۔ دونوں چلنے کے تیار تھیں۔ اینڈریا کے دل پر بوجھ تھا۔ اس نے بھیگی پلکوں سے پلٹ کر کال کو دیکھا۔ ''وہ ہوش میں آ کر یہاں سے نکل جائے گا۔ وہ اتنا کمزور نہیں۔'' لزا نے بہن کو اطمینان دلایا۔

کلک......

گن لوڈ کرنے کی آواز آئی۔ اینڈریا کی سانس رک گئی۔ دروازے پر نگاہ پڑتے ہی وہ چکرا کر گرتے گرتے بچی۔

''وہ ٹھیک ہے۔'' کونی مسکرائی۔ ''میں نے لزا کا وار دیکھا تھا...... لیکن وہ مر بھی سکتا ہے۔''

کونی دونوں ہاتھوں میں گن پکڑے اندر آ گئی۔

''تو کتے کو تم نے مارا تھا...... دوسرا کہاں ہے؟''

''دوسرے کا نام موک ہے شاید...... وہ لزا کی طرح چالاک ہے لیکن وہ بھی نہیں بچے گا۔ نہ لزا زندہ رہے گی۔'' کونی نے اطمینان سے کہا۔ اینڈریا نے بہن کو دیکھا۔ لزا کے چہرے سے خون نچڑ گیا تھا۔ وہ برسوں کی بیمار نظر آنے لگی تھی۔

اتنا بڑا دھوکا۔ اینڈریا کے خون میں ابال آیا۔ اس نے ایک قدم آگے بڑھایا۔

''نہ...... نہ......'' دوسرا قدم بڑھایا تو سینے میں ٹرک کے ٹائر جتنا سوراخ ہو جائے گا۔'' کونی نے اجنبی لہجے میں کہا۔

''تم......'' لزا نے صرف ایک لفظ کہا۔ ایک لفظ میں، شناخت، نفرت، حقارت...... سب عیاں تھا۔

''اوہ، یا...... می۔'' کونی مسکرائی۔ ''میں ہی ہوں لیکن اس مرتبہ فتح حاصل کرنے آئی ہوں۔ کہاں ہے میگ؟''

''تمہیں میگ کا پتا بتانے سے بہتر ہے کہ میں موت کو گلے لگا لوں۔'' لزا نے قہر آلود نظروں سے کونی کو گھورا۔

اینڈریا الجھن کا شکار ہو گئی۔ کونی تو انویسٹر تھی۔ بلاشبہ کونی نے اینڈریا سے جھوٹ بولا تھا۔ وہ کبھی لزا کو دیکھتی، کبھی کونی کو۔

''برائٹ لائٹ۔'' بمشکل اس نے ایک لفظ ادا کیا۔

لزا کے چہرے پر تحیر نمودار ہوا۔ ''برائٹ لائٹ کا انویسٹر سانٹونی تھا۔ اس کتیا کو سانٹونی کے ذریعے میگ کے بارے میں پتا چلا۔''

معاً اینڈریا کو اپنی حماقت کا احساس ہوا۔ اغوا کنندگان سے جان چھڑا کر جب وہ واپس آئی تو ڈیانا نے بار میں پارٹی دی تھی۔ وہاں کونی نے اپنے شوہر اسکاٹ سے تعارف کرایا تھا۔ اسکاٹ کی آنکھوں پر رنگ دار گلاسز تھے۔ اس کا حلیہ بھی وہی تھا جو ماں نے بتایا تھا۔ اینڈریا کے دماغ میں اس وقت چبھن ہوئی تھی لیکن فلنٹ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ وہ اسکاٹ کی شناخت کرتے کرتے رہ گئی۔ سانٹونی نے تمام تفصیلات بتا کر اسکاٹ کو اینڈریا اور لزا کی ماں کے پاس بھیج دیا۔ تاہم اینڈریا ایک بات نہ سمجھ سکی کہ اگر کونی نہیں تھی تو پھر لزا اور تھامس کا انویسٹر کون تھا؟ اینڈریا نے یہ سوال کر ڈالا۔

لزا نے زہریلی نظروں سے کونی کو دیکھا۔

''اس سوال کا جواب تو بہت آسان ہے۔'' کونی نے

کہا۔ ''کوئی بچہ بھی جواب دے سکتا ہے۔''

''ہاں، تم جیسا بچہ۔'' لزا کی آواز میں آگ تھی۔ ''تم جیسے بچے بڑے ہو کر بھی بچے ہی رہتے ہیں اور کوئی نیا آئیڈیا پروڈیوس کرنے سے معذور ہوتے ہیں...... ایسے بڑے بچے، چیٹنگ، رشوت اور قتل ہی کر سکتے ہیں...... ساتھی اسٹوڈنٹ کا قتل...... محض اس لیے کہ اس کا مقالہ چرا سکیں۔''

''کون پروا کرتا ہے؟ تھیسس لکھنے والا مر چکا ہے۔ تم بھی مرنے والی ہو۔ میگ کا پتا بتا دو تو شاید میں تمہاری جان بخشی کردوں۔'' کونی نے سفاک لہجہ اختیار کیا۔

''دیر مت کرو۔ مجھے ختم کردو۔'' لزا نے تھوک دیا۔

''کون پروا کرتا ہے...... پروفیسر کُرو!''

''اوہ گاڈ......نو......نو......'' اینڈریا سر سے پیر تک ہل گئی۔ لزا کا دشمن نیا نہیں تھا۔ نہ وہ مرد تھا۔ دشمن یونیورسٹی کے زمانے کا تھا۔ جس پر لزا نے قتل کا الزام لگایا تھا۔

''تم میگ تک کبھی نہیں پہنچ سکتیں...... تمہارا چوہیا جیسا معذور ذہن اندازہ ہی نہیں لگا سکتا کہ میگ کو کہاں ہونا چاہیے۔'' لزا نے بے خوفی سے مضحکہ اُڑایا۔ ''شان و شوکت اور مقبولیت کے تم صرف خواب دیکھ سکتی ہو۔ تم اکیلی اور گمنام حالت میں مروگی۔''

شدتِ اشتعال سے کونی یا پروفیسر کُرو کے نقوش بگڑ گئے۔

اینڈریا اسے چھاپنے کے لیے بدن تول رہی تھی۔ وہ کونی سے بمشکل ایک گز دور تھی۔ وہ کسی بھوکی بلی کے مانند اچھلی تھی۔ تاہم وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ کونی ہوشیار تھی۔ اس کے پسٹل کا دستہ اینڈریا کے سر سے ٹکرایا اور وہ بے ڈھنگے انداز سے زمین پر گری۔ دھندلی نگاہ سے اس نے دیکھا کہ لزا چیختی ہوئی کونی پر جست لگا چکی تھی۔ اینڈریا نے چیخ کر بہن کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے حلق سے کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔ آخری منظر جو اس نے دیکھا وہ کونی کا فائر تھا...... لزا گری اور پیٹ پکڑ کر دہری ہو گئی۔ اینڈریا نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن تیز چکر آیا اور ذہن اندھیروں میں گم ہو گیا۔

☆☆☆

اینڈریا کو ہوش آیا تو اسے گھٹن کا احساس ہوا۔ کوئی چیز اس کے منہ سے گردن تک لپٹی ہوئی تھی۔ اگرچہ وہ سانس لینے کے لیے پورا زور لگا رہی تھی۔ تاہم پھیپھڑے آزادانہ آکسیجن وصول نہیں کر رہے تھے۔

''زور مت لگاؤ۔'' کونی کی آواز آئی۔ ''اس طرح سانس لینے میں آسانی ہوگی۔'' اینڈریا نے گردن گھمانے کی کوشش کی تو ادراک ہوا کہ گردن میں رسی ہے۔ آہستہ آہستہ اسے اپنی بے بسی کا مکمل احساس ہوا۔ وہ فرش پر پڑی تھی۔ دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف بندھے ہوئے تھے۔ پیر بھی بندشوں میں جکڑے تھے۔ اس کے سر کے پیچھے دیوار قریب تھی۔ گردن سے لپٹی رسی دیوار میں کسی چیز سے بندھی تھی۔ منہ پر گردن تک تکیہ کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

اینڈریا نے تڑپنا، مچلنا شروع کر دیا۔

''اینڈی، جیسے کہوں ویسے کرو۔'' لزا کی درد میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ ''تمہارے سر پر تکیے کا غلاف ہے۔ جدوجہد کروگی تو آکسیجن تیزی سے کم ہوگی۔''

اینڈریا نے خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ ''اسے میرے چہرے پر سے ہٹاؤ۔''

''میں ہٹا دوں گی، میگ کا پتا بتا دو۔'' کونی کی آواز سنائی دی۔

''ہنٹنگ لاج کے پاس دفن ہے۔'' اس نے ایک درخت کا حوالہ دیا۔

''ٹھیک جگہ بتاؤ۔''

''سامنے کی جانب کہیں دفن ہے...... میرا چہرہ آزاد کرو۔''

کونی کے قدموں کی آہٹ باہر چلی گئی۔

اینڈریا جدوجہد کر رہی تھی۔ سر کے اوپر بندھے ہوئے ہاتھ چھڑانے کے لیے بھی وہ زور لگا رہی تھی۔

''اینڈی، تمہارے ہاتھ دیوار میں نصب آہنی حلقے کے ساتھ بندھے ہیں۔ جتنے سکون سے رہوگی، آکسیجن اتنی ہی دیر تک ساتھ دے گی۔'' لزا کی آواز کرب و اذیت سے لڑکھڑا رہی تھی۔

''تمہیں گولی کہاں لگی ہے؟'' اینڈریا نے جدوجہد ترک کر کے سوال کیا۔

''پیٹ میں۔''

اینڈریا کا دل بیٹھ گیا۔

''اینڈی، سنو۔ مائیک فلنٹ میرا حقیقی انویسٹر تھا۔ یہ بات صرف تھامس جانتا تھا۔ فلنٹ کو اپنے کاروبار کے لیے میگ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مجھے نہیں پتا کال کے لیے تمہارے کیا جذبات تھے جب میں فلنٹ سے ملی تو کچھ کچھ مجھے احساس ہوا اور مجھے تمہاری جذباتیت کا احساس ہوا۔ سیفرون بھی اس دنیا میں نہیں ہے۔ تم کال اور مجھے معاف کر

دو......‘‘ لزا کے کراہنے کی آواز آئی۔

’’میلونی، جنگل کا باسی ہے۔ وہاں اسے شراب اور عورت میسر نہیں۔ اسی لیے میں نے اپنی شادی کا شوشہ چھوڑا ہوا تھا...... اور...... اور تھامس، فلنٹ کو لیب بکس دینا چاہتا تھا...... دنیا چھوڑنے سے پہلے وہ فلنٹ سے مل سکا یا نہیں......‘‘

’’ہاں اس نے اپنا کام کر دیا تھا۔ لیب ورک، ہنٹنگ لاج میں ہے۔‘‘ اینڈریا نے بتایا۔

’’فلنٹ کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ وہ مجھ سے اور میگ سے دور رہے۔‘‘

’’کال...... کال......‘‘ اینڈریا نے آواز دی۔ ’’اٹھو، ہماری مدد کرو...... کال......‘‘

’’دروازہ کھلا ہے؟‘‘ اینڈریا نے لزا سے معلوم کیا۔

’’ہاں۔‘‘

’’موک۔‘‘ اینڈریا چیخی۔ ’’موک، روسکو، کال...... ہیلپ اَس۔‘‘ وہ متواتر چیختی رہی۔ دفعتاً نرم دبیز فر کالمس محسوس ہوا۔

’’موک؟‘‘

جواباً کتے کی آواز ابھری۔ اینڈریا کوشش کر رہی تھی کہ موک سمجھ جائے اور کم از کم اس کا چہرہ آزاد کر دے۔

پورچ میں آہٹ سنائی دی۔ اینڈریا نے موک کو حملے کے لیے ہشکارا۔ کتے کی نرم آواز غراہٹ میں بدل گئی۔ کونی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس نے چیخ مار کر فائر جھونکا۔ کوئی ایسی آواز نہ آئی جس سے اندازہ ہوتا کہ کونی کا فائر کارگر ہوا تھا۔

کونی نے ہانپتے ہوئے موک کو گالی دی۔ یقیناً موک وہاں سے نکل چکا تھا۔ شکار اور شکاری دونوں بچ گئے تھے۔ موک، ہوشیار کتا تھا، گن کی غیر موجودگی میں وہ بھی کونی کا... تیاپانچہ کیے بغیر وہاں سے نہ نکلتا۔

کونی قریب آئی اور اینڈریا کے چہرے سے غلاف اتار دیا۔ اینڈریا نے گہری گہری سانسیں لے کر لزا کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔ پیٹ پر لزا کے کپڑے خون سے سرخ ہو رہے تھے۔

کونی کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے پسٹل کی نال اینڈریا کے ہونٹوں پر رکھ دی اور زور لگایا۔ اس کا مقصد سمجھ کر اینڈریا نے دانت پر دانت جما لیے۔

’’منہ کھول دے، گولی تو میں ویسے بھی مار دوں گی۔‘‘

اینڈریا کا ایک ہونٹ خون آلود ہو گیا۔ کونی نے اس کی ناک چٹکی میں پکڑ کر سانس بند کر دی۔ بالآخر اینڈریا کو منہ کھولنا ہی پڑا۔ کونی نے پسٹل کی نال حلق تک اندر گھسیڑ دی، اینڈریا مچل اٹھی۔

لزا جانتی تھی کہ کونی بلف کر رہی ہے۔

’’بہن کو بچانا ہے تو میگ کا پتا بتاؤ۔‘‘ کونی ناگن کی طرح پھنکاری۔

’’میں تو یہاں سے زندہ جاؤں گی نہیں، تو خود بک چکی ہے پھر میگ کے بارے میں بتانے کی منطق کیا ہے۔ شاید بتا دوں اگر تو اسے چھوڑ دے۔‘‘ لزا نے جواب دیا۔

وہاں سکوت طاری ہو گیا۔ اینڈریا ساکت پڑی تھی۔ پسینا پیشانی پر پھوٹ پڑا تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ لزا کسی طرح اینڈریا کو آزاد کرانا چاہتی ہے تاکہ وہ کال کے نیچے دبی گن حاصل کر لے۔

’’نہیں۔‘‘ بالآخر کونی نے جواب دیا۔

’’پیاری اینڈی، جان سے پیاری اینڈی......‘‘ لزا نے درد بھری نرم آواز میں کہا۔ ’’اینڈی بازی زچ ہو گئی ہے۔ نہ اس کی، نہ میری...... یہ موٹی گائے عقل سے عاری ہے۔‘‘ ......لزا نے رک کر درد کی لہر کو دبایا۔ ’’اینڈی آئی لو یو...... اینڈ آئی ایم سوری...... رئیلی سوری...... میں جو کہنے والی ہوں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تم سے محبت نہیں کرتی۔‘‘ لزا کی آواز لڑکھڑا گئی۔ ’’میں محبت کرتی ہوں...... حد سے زیادہ اور تم یہ جان چکی ہو......‘‘ لزا خاموش ہو گئی۔ وہ پھر بولی تو اس کی آواز میں فولاد کی سختی اور چٹانی عزم چیخ رہا تھا۔

’’شوٹ ہر، پروفیسر کرو، ناؤ شوٹ مائی سسٹر۔‘‘

دل کا معاملہ ہے کوئی کیا جانے...... عشاق کا حوصلہ کوئی کیا جانے...... باایں ہمہ محرومی و پامالیٔ شوق...... تقدیر کا فیصلہ کوئی کیا جانے......

’’شوٹ ناؤ!‘‘

☆☆☆

کونی نے جھٹکے سے پسٹل باہر نکالا اور اینڈریا کا مسوڑھا زخمی ہو گیا۔ عین اسی وقت اینڈریا نے محسوس کیا کہ کال واضح طور پر سانس لے رہا ہے۔

’’بہت عقل ہے تیری کھوپڑی میں...... بہت دلیر ہے تو؟‘‘ کونی نے کینہ توز نظروں سے لزا کو گھورا۔

’’یونیورسٹی سے نکلے کتنے سال ہو گئے...... تجھے اب بھی شک ہے؟‘‘ عالم بدحالی میں بھی لزا نے مضحکہ اڑایا۔

’’اب میری بہن کے ہاتھ بھی کھول دے تاکہ میں تجھے میگ کا پتا بتا دوں۔‘‘

''نہیں، ابھی نہیں۔'' یہ کہہ کر کونی غیر متوقع طور پر باہر نکل گئی۔

''اٹھو کال، اٹھو، جلدی کرو...... اٹھ جاؤ...... خدا کے لیے اٹھو۔'' اینڈریا، کال کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔ آہٹ سن کر وہ وہاں سے ہٹ گئی۔ کونی اندر داخل ہو رہی تھی۔ کونی کے ہاتھ میں جیری کین تھا۔ اینڈریا کا دل کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا۔ وہ پیٹرول کا کین تھا۔

کونی نے کین کھول کر الٹا کیا اور لزا پیٹرول میں نہا گئی۔

''اینڈی وعدہ کرو...... تم نہیں بتاؤ گی...... تمہیں وعدہ کرنا پڑے گا۔'' لزا سسک اٹھی۔ آنکھوں سے آنسو نہیں لہو کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ چہرے پر خوفِ مرگ دور دور نہ تھا۔ اینڈریا کے اعصاب ریزہ ریزہ ہو گئے۔ یہ کیسی آزمائش ہے، سزا ہے، امتحان ہے...... اتنا کڑا امتحان...... یہ تو جان لے لے گا۔ لزا کی تمام حسیات آنکھوں میں منتقل ہو چکی تھیں۔ آنکھوں میں التجا تھی، فریاد تھی، ایک ہی سوال تھا، ایک ہی آرزو تھی...... نہ بتانا...... اینڈی نہ بتانا...... یہ کیسا وعدہ ہے؟ جان مانگی ہوتی تو دے دیتی......

وہ کیسے وعدہ کرے...... کیسی کشمکش ہے...... کشمکش بیم و رجا نے اینڈریا کے اعصاب کو لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ تابِ غم حد سے بڑھ گئی۔ آشفتگیٔ دل سے نڈھال وہ سانس روکے کھڑی تھی۔

''مت بتانا۔'' یہ دل وجاں تجھ پر نثار۔

''لزا۔'' ہر وعدۂ فردا کو حقیقت جانوں...... تلخابۂ زیست بھی گوارا کرلوں...... مگر یہ وعدہ کیسے کرلوں؟

''مت بتانا۔'' لزا کی فریاد دل کی گہرائی سے نکلی۔

اینڈریا تڑپ اٹھی، کونی نے دیا سلائی سلگائی...... کوئی لمحہ جاتا تھا، اینڈری نے منہ کھولا۔ لزا کی آنکھوں میں اذیت کا سمندر سونامی بن کے اچھلا۔ ''اینڈی، نہ بتا۔'' اس نے سرگوشی کی۔

سلگتی دیا سلائی انگلیوں سے نکل رہی تھی۔ موک کی درندگی سے بھرپور غراہٹ گونجی، وہ اُڑتا ہوا اندر آیا تھا۔ کونی کی چیخ بلند ہوئی۔ دیا سلائی گری...... اس نے پسٹل سنبھالا۔ فائر ہوا...... موک، کونی سے ٹکرایا اور دھماکا سن کر پلٹ کر باہر نکل گیا۔ اس غیر متوقع حملے کی وجہ سے دیا سلائی پیٹرول میں بھیگی لزا سے دو فٹ دور گری۔ خود کونی لزا پر گرتے گرتے بچی، پھر وہ بکتی جھکتی کتے کے پیچھے گئی۔

کیبن کے اندر صورتِ حال حد درجہ نازک تھی۔ لزا جتنا دور ہو سکتی تھی، آگ سے دور ہو گئی۔ اینڈریا، کال کو آوازیں دے رہی تھی۔ اس مرتبہ اس نے واضح طور پر کال کا ہاتھ ہلتے دیکھ لیا تھا۔

کونی پھر اندر آئی۔ اس کا غصہ، اشتعال کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔ اس نے دیا سلائی سلگائی۔ لزا کو دیکھا اور کچھ نہیں بولی۔ وہ فیصلہ کن مرحلہ تھا۔ کونی سود و زیاں سے بے نیاز ہو چکی تھی۔

''بتاتی ہوں۔'' اینڈریا نے لرزتی آواز میں بتایا کہ میگ کونی سے کتنے قریب ہے اور لیب بکس کہاں ہیں۔

لزا سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی، اینڈریا کا جگر خون ہو گیا۔

''کیا بکواس ہے؟'' کونی کو یقین نہ آیا۔ اینڈریا خاموش تھی۔ سیلِ رواں اس کی آنکھوں سے بھی بہہ رہا تھا۔ کونی نے دونوں بہنوں کو دیکھا اور دیا سلائی بجھا کر لزا کے بیگ پر جھپٹی۔

ذرا سی دیر میں اس نے دیگر اشیا کے نیچے سے میگ برآمد کرلیا۔ اس پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری تھی۔ کونی پاگلوں کے مانند قہقہے لگا رہی تھی۔ فالتو چیزیں الگ کر کے اس نے بیگ میں رکھ کر مضبوطی سے باندھا اور فیتے بغلوں سے گزار کر بیگ پشت پر رکھ لیا۔ پھر دیا سلائی سلگائی۔ اینڈریا اور لزا کو کوئی شک نہیں تھا کہ خبثِ باطن کونی کیا کرنے جا رہی ہے۔ اینڈریا اس اثنا میں اکڑوں بیٹھ چکی تھی۔ اس کے سینے میں بھی جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا، پھر بھی یہ ایک دشوار مرحلہ تھا۔ کیونکر وہ کامیاب ہوئی، خود اسے پتا نہ تھا۔ وہ اسپرنگ کی طرح اچھل کر کونی سے ٹکرائی...... بندھے ہاتھ پیروں سے وہ کیا کر سکتی تھی...... بس اتنا ہوا کہ جلتی دیا سلائی پھر لزا کو چھونے میں ناکام رہی۔

''موک...... موک......'' وہ چلّائی۔ کونی نے لڑکھڑا کر پسٹل سنبھالا اور اینڈریا کی جانب رخ کیا۔ عقب سے کُتّے کی غراہٹ سنائی دی۔ کونی گھومی اور بوکھلا کر فائر کر دیا۔ موک پھر بچ گیا اور کونی نے راہِ فرار اختیار کی۔ وہ اپنا کام مکمل کر چکی تھی۔

☆☆☆

اینڈریا چند ساعت کے لیے ٹراما کی کیفیت میں چلی گئی۔ کیبن کے حالات ایسے تھے کہ آگ تیزی سے پھیل رہی تھی۔ دھواں بھرتا جا رہا تھا۔ اینڈریا کا مضبوط بدن اور ناقابلِ شکست حوصلہ جلد ہی لوٹ آیا۔ اس نے لزا کو دیکھا،

لیکن دھوئیں کا مرغولا حائل ہوگیا۔ ''کال!'' وہ چیخی، بائیں جانب چاروں ہاتھ پیروں پر اس نے کال کو رینگتے دیکھا۔ اس کے منہ میں چاقو دبا ہوا تھا۔ کیا کال نے لزا کو بچالیا ہے؟

''جلدی، کال جلدی کرو۔'' آگ تیزی سے بھڑکنے لگی۔

کال کا سر ڈول رہا تھا۔ جیسے تیسے اس نے اینڈریا کی بندشیں کاٹ ڈالیں۔ اینڈریا اچھلی اور جھکی جھکی دروازے کی جانب گئی۔ کال ساتھ نہیں تھا۔ اینڈریا نے مڑ کے دیکھا۔ وہ وہیں پر لیٹا تھا۔ آگ اور دھوئیں نے اس کی سنبھلتی ہوئی حالت کو پھر ابتر کر دیا تھا۔ اس کے جوتوں میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اینڈریا نے اپنے پارکا کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر آگ سے بچتی بچاتی، سنک تک پہنچی۔

اس نے نلکے پورے کھول کر چھوڑ دیے۔ کپڑے کا ٹکڑا تر بہ تر کر کے اس نے اپنا لباس بھی گیلا کر لیا۔ سنک کے پاس اسے تولیا بھی مل گیا۔ اسے بھی بھگو کر وہ واپس پلٹی۔

اس نے گیلے کپڑے کال کے پیروں اور ٹانگوں پر لپیٹ دیے۔ کال کا ایک ہاتھ پکڑ کر اس نے زور لگایا اور اپنی گردن میں حمائل کر دیا۔

''ہمت کرو، چلو...... جلدی کرو۔''

کال لڑکھڑاتی چال کے ساتھ، اینڈریا کے سہارے رینگ رہا تھا۔ دونوں کے ناک اور حلق میں دھواں گھس رہا تھا۔ چاروں طرف شعلے بھڑک رہے تھے۔

کال نے لڑکھڑا کر ایک گھٹنا زمین پر ٹیک دیا۔

''انشورنس ایجنٹ، میں تمہیں مرنے نہیں دوں گی۔''

اینڈریا نے سانس روک کر زور لگایا۔ اس کے پھیپھڑے جل رہے تھے۔

گرتے پڑتے وہ دونوں کیبن سے محفوظ فاصلے پر آ کر برف پر لیٹ گئے۔

کیبن اچانک آگ کے بڑے سے گولے میں تبدیل ہوگیا۔ دھوئیں کا کالا بادل آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اینڈریا نے اتنے فاصلے پر برف کی موجودگی میں حدت محسوس کی۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھا، کچھ فاصلے پر لزا نظر آئی، جہاں کال نے اسے کیبن سے نکال کر چھوڑا تھا۔ لزا کے قریب موک بیٹھا تھا۔ کتا بھی اداس دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی کسی حیوانی حس نے بتا دیا تھا کہ مالکان مصیبت میں ہیں۔

وہ اٹھ کر لزا کی طرف بھاگی۔ آگ، دھواں اور گولی نے لزا کی حالت نازک کر دی تھی۔ وہ اپنے حوصلے کے بل پر ہوش میں تھی۔

اینڈریا گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔ ''لزا نہیں مر سکتی۔'' اینڈریا رو پڑی۔

''اینڈی۔'' لزا نے کمزور آواز میں کہا۔

''ہم سب ٹھیک ہو جائیں گے۔'' اینڈریا نے لرزتی آواز میں کہا۔

''میں لاج میں جا کر ریڈیو پر پیغام دیتی ہوں...... وہاں سے برفانی گاڑی بھی مل جائے گی۔'' اینڈریا نے کہا۔

''رکو۔'' لزا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ''پہلے ایک اور کام کرنا ہے۔''

''لزا وقت نہیں ہے، ہمیں اسپتال جانا ہے۔''

''پلیز...... کوئی کو روک لو......''

''لزا، وقت نہیں ہے۔'' اینڈریا کی آنکھیں پھر چھلک پڑیں۔

''بہت وقت ہے...... تم کوئی کو روک لو تو تمہاری بہن زندہ رہے گی۔'' لزا کو بات کرنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

''وہ تھامس کا خواب تھا۔ ہمارا خواب تھا...... دنیا کو میگ کی ضرورت ہے۔ میگ دنیا کی فلاح کے لیے ہے......'' لزا کھانسنے لگی۔

اینڈریا نے اسے سہارا دیا۔ ''حرکت مت کرو لٹل ماسٹر۔''

''میگ میری جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ میگ دنیا میں ہر کسی کے کام آئے گا۔''

''مم...... میں...... تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتی۔'' اینڈریا بلک اٹھی......

''تمہیں اسے روکنا ہے۔'' لزا نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

''میں نہیں کر سکتی۔'' اینڈریا پسینے میں نہا گئی۔

''میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔'' لزا نے آنکھیں موند لیں۔ ''کبھی بھی نہیں...... تم سے نفرت کروں گی...... ہمیشہ نفرت کرتی رہوں گی۔''

''نہیں۔'' اینڈریا کو لگا کہ دماغ کی نسیں چیخ جائیں گی۔

''ٹھیک ہے روک لوں گی اس حرافہ کو۔'' اینڈریا کی آواز میں آگ ہی آگ تھی۔ لزا نے آنکھیں کھول دیں۔

''میری بھی ایک شرط ہے۔''

''کیا؟'' لزا نے نحیف آواز میں پوچھا۔

''میرے واپس آنے تک زندہ رہنا، پھر

اسپتال......"

"منظور۔"

اینڈریا نے اپنے فالتو کپڑے پھاڑ کر اس کے زخم میں بھرے کمر کے گرد چوڑی پٹی لپیٹی، دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔ نگاہیں روح میں اتری جا رہی تھیں۔ اینڈریا نے جھک کر لزا کی پیشانی چوم لی۔

☆☆☆

کال کی حالت اینڈریا کے اندازے سے زیادہ خراب تھی۔ تاہم مرد ہونے کے ناتے اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ کونی کے پیچھے روانہ ہونے سے پہلے دونوں نے مل کر احتیاط سے لزا کو لاج میں منتقل کیا۔ وہاں کال نے بہ آسانی ضروری ادویات بھی ڈھونڈ لی تھیں۔ لزا کی جانب سے اینڈریا نے قدرے اطمینان محسوس کیا۔ لیکن دوسری جانب مایوسی کا بھی سامنا کرنا پڑا کیونکہ لاج میں موجود ریڈیوز، کونی جاتے جاتے ناکارہ کر گئی تھی۔

"فکر مت کرو۔" کال نے اسے حوصلہ دیا۔ "تمہارا دیا ہوا نوٹ، بگ جو نے میرے حوالے کر دیا تھا۔ مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ خیال نہ رکھ سکا کہ کونی میرے پیچھے ہے۔ بہرحال احتیاطاً بگ جو سے میں نے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم مقررہ مدت میں واپس نہ آئیں تو وہ فوراً میڈیکل ٹیم کے ساتھ روانہ ہو جائے۔"

اینڈریا کی آنکھوں میں تحسین کے جذبات ابھرے۔ تاہم وہ سوچ رہی تھی کہ لزا کتنی دیر وقت نکال سکے گی۔ کئی باتیں لزا کے حق میں چلی گئی تھیں۔ اول وہ جلنے سے بچ گئی تھی، دوم لاج میں تھی، الٹی سیدھی مرہم پٹی کے ساتھ دوائیاں بھی مل گئی تھیں۔ چہارم بگ جو کی آمد کے امکانات بھی تھے۔ لیکن خود اینڈریا کو سب سے زیادہ بھروسا جس چیز پر تھا وہ خود لزا کے وعدے پر تھا۔ لزا اوپر سے جتنی نازک اور حسین نظر آتی تھی۔ اندر سے اتنی ہی مضبوط اور باحوصلہ تھی۔ یعنی گیند اینڈریا کے کورٹ میں تھی۔ اب اسے اپنا وعدہ پورا کرنا تھا۔

اینڈریا نے گھڑی دیکھی۔ 8:43۔ اس نے اسکارف، ہیٹ، گلوز اور اسنو سوٹ کے ساتھ ایمرجنسی پیک رکھا۔ کال نے راستے سے متعلق ضروری نشانیاں اینڈریا کو ذہن نشین کرا دی تھیں۔ چاکلیٹ، خشک پھل، نقشہ، چاقو اور موم بتیاں اکٹھی کرنے کے بعد کچھ سوچ کر اس نے کال کی گن بھی مستعار لے لی۔

"گڈ لک۔" کال نے کہا۔

"تھینکس۔" اینڈریا نے اس کا زخمی ہاتھ دھیرے سے دبایا۔

☆☆☆

دو میل بڑھنے کے بعد اینڈریا کو احساس ہوا کہ موک بھی پیچھے آ رہا ہے۔ موک چھوٹے سے دھبے کے مانند عقب میں نظر آ رہا تھا۔ وقت بچانے کے لیے اس نے نقشے کے مطابق شارٹ کٹ لیا۔ کچھ دور جانے کے بعد اینڈریا نے ماحول کا جائزہ لیا۔ افق پر سیاہ بادل مست ہاتھیوں کی طرح جھوم رہے تھے، ہوا تیز تھی۔ لگتا تھا، اس کا دل کسی نے فریزر میں جما دیا ہے۔ کونی ایسے علاقوں میں استعمال ہونے والی مخصوص ڈبل کیبن جیپ میں تھی۔ طوفان کے آثار واضح ہوتے جا رہے تھے۔ کل تک وہ خوف زدہ تھی۔ تاہم آج وہ پُراعتماد تھی کہ ایسے حالات کو اپنے حق میں کیسے استعمال کرے گی۔

بالآخر وہ جمے ہوئے دریا کے کنارے پہنچ گئی۔ منجمد دریا کے نقش و نگار کا اندازہ لگاتے ہوئے اس نے برف کی مضبوطی کو جانچا۔ اسے کال کی بات یاد آئی کہ اس موسم میں دریا کی یہ حالت سات ٹن وزنی ٹرک کو سنبھال سکتی ہے۔ اینڈریا نے مشین منجمد دریا میں اتار دی۔ جوں جوں وہ آگے بڑھتی گئی، اعتماد میں اضافہ ہوتا گیا۔

کونی کی جیپ کو جنوب کی سمت میں ہونا چاہیے تھا۔ اینڈریا نے آنکھیں سکیڑ کر گھورا لیکن اسے کچھ دکھائی نہیں دیا۔ دریا پار کرنے میں اسے دس منٹ لگے تھے۔ وہ کچھ وقت مزید بچانے میں کامیاب رہی تھی۔ اب پہاڑی پر جا کر جنگل سے گزرنے کے بجائے اس نے بغور نقشہ نکال کر دیکھا۔ تاہم اس کا پہاڑی پر جانا ناگزیر تھا۔ وقت ضائع کیے بغیر اس نے مشین ڈھلوان پر چڑھا دی۔ خطرہ مول لیتے ہوئے اینڈریا نے رفتار بڑھا دی تھی۔ چوٹی پر پہنچ کر اس نے اطراف میں قوتِ بصارت کو آزمایا۔ چھوٹا سا گرے رنگ کا دھبا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ موک تھا۔ کونی کی گاڑی کی جھلک بھی نظر نہیں آئی۔ معاً کوئی شے ہلتی نظر آئی اور اینڈریا کے اعصاب تن گئے۔ وہ شے دریا کے متوازی حرکت کر رہی تھی۔ کون ہے؟ کونی یا موک؟ تجسم بتا رہا تھا کہ وہ کونی تھی۔ اینڈریا کو یقین نہیں آیا کہ وہ کونی سے آگے کیونکر آ گئی تھی۔

کامیابی کے احساس نے اس کے اندر ایک نئی توانائی بھر دی تھی۔ اس نے ایک آسان زاویہ منتخب کر کے واپس پہاڑی سے اترنا شروع کیا۔ رفتار تیز تھی۔ کئی جگہ برفانی

گاڑی بے قابو ہو چلی تھی۔ اینڈریا نے خود کو سمجھایا اور رفتار معتدل کر دی۔ راستے بدل بدل کر وہ اس انداز میں نیچے پہنچی کہ منجمد دریا پر کونی سے آگے تھی۔

اینڈریا نے مڑ کر دیکھا۔ کونی تقریباً ایک میل پیچھے تھی۔ اینڈریا پہاڑی کی اوٹ میں دریا کنارے برج کی طرف مشین بھگا رہی تھی۔ برج کے قریب، اینڈریا نے ایسے مقام پر مشین کو بند کیا کہ وہاں پہنچنے پر کونی آخری سیکنڈ میں ہی مشین کو دیکھ پاتی۔ چابیاں، اینڈریا نے جیب میں رکھیں اور تیزی سے بھاگ دوڑ کر شاخیں اکٹھی کر کے مشین پر ڈال دیں۔

اس مقام پر جمے ہوئے دریا کی سطح کمزور تھی۔ کہیں کہیں یخ پانی بھی نظر آ رہا تھا۔ کونی کی گاڑی کی آواز اینڈریا کی سماعت کو چھونے لگی۔ اس نے دیوانہ وار چھپنے کے لیے جگہ تلاش کی۔ دیر ہو گئی تھی۔ وہ درختوں میں نہیں جا سکتی تھی۔ اس طرح وہ کونی کی نظر میں آ جاتی۔ وہ دریا کے کنارے پڑے ہوئے وزنی درخت کے تنے کی آڑ میں لیٹ گئی۔

جیپ تیز رفتاری سے سر پر پہنچ گئی تھی۔ بڑے نازک لمحات تھے۔ اینڈریا سامنے آ کر ونڈ شیلڈ کو نشانہ بناتی تو خود بھی زد میں آ سکتی تھی۔ تمام خدشات کو بالائے طاق رکھ کر اس نے فیصلہ کر لیا۔

کونی کی جیپ زن سے گزری اور اینڈریا گن دونوں ہاتھوں میں سنبھالتی ہوئی اچھل کر باہر آئی۔ دونوں ٹانگیں پھیلا کر اس نے ہاتھ سیدھے کیے اور پے در پے کئی گولیاں چلائیں۔ اسے نہیں پتا کہ کون سی گولی نشانے پر لگی...... تاہم ونڈ شیلڈ چکنا چور ہو گیا۔ جیپ دائیں بائیں لہرائی اور سیدھی دریا کی سمت گئی۔ اینڈریا فائر کرتے ہی دوڑ پڑی تھی۔ اس نے ہراساں نظروں سے جیپ کو دریا کی سمت بڑھتے دیکھا۔

کونی ناگہانی افتاد سے حواس باختہ ہو چکی تھی اور بھاری گاڑی کو سنبھالنے کے لیے اسٹیئرنگ کے ساتھ زور آزمائی کر رہی تھی۔ اس کی گردن پر خراش سے خون بہہ رہا تھا۔

طوفانی بادلوں کی یلغار روشنی کا گلا گھونٹنے میں مصروف تھی۔ اینڈریا نے دیکھا کہ جیپ مدہوش رقاص کے مانند جھومتی ہوئی دریا کے کنارے سے ٹکرائی۔ عقبی پہیے خلا میں لٹک گئے، اینڈریا، قریب پہنچ چکی تھی۔ ڈرائیونگ سائڈ کا شیشہ پھسلتا ہوا نیچے گیا اور کونی کا خوف زدہ چہرہ ''۔۔ار

ہوا۔ جیپ کے وزنی انجن نے عقبی رخ سے جیپ کو گرنے سے روکا ہوا تھا۔ بہرحال صورتِ حال خطرناک تھی۔ کونی یا پروفیسر گرواب تک اینڈریا کی موجودگی سے بے خبر تھی۔ وہ احتیاط سے دروازہ کھول کر سلوموشن میں جیپ سے باہر آ گئی۔

معاً اس کی نظر ہتھیار بدست اینڈریا پر پڑی۔ تاثرات نے حیرت اور غصے کا اظہار کیا۔

''ہاتھ اٹھا کر ادھر پتھر پر بیٹھ جاؤ۔'' اینڈریا نے نفرت سے حکم صادر کیا۔

''بھسم ہونا پسند نہیں تھا...... اس لیے یہاں دریا میں جم کے مرنے چلی آئیں۔'' کونی کا جواب غیر متوقع تھا۔

ردِعمل میں اینڈریا نے اس کے قدموں کے قریب فائر کیا۔ برف اُڑی...... دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں رہ گیا تھا۔ اینڈریا، کونی کی تیزی سے اٹھتی ہوئی ٹانگ دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ وہ کونی کو ایک بزدل اور سست عورت خیال کرتی تھی۔ اسے وہ منظر بھی یاد تھا جب کونی کی موجودگی میں اسے اغوا کیا جا رہا تھا...... یقیناً کونی اس سازش کا حصہ تھی۔

اینڈریا نے حتی الامکان سرعت سے انداز اُس کی ہوا میں لپکتی ٹانگ پر فائر کیا۔ کلک...... گن خالی تھی۔ اسے ٹھیک یاد نہیں تھا کہ جیپ کے ونڈ شیلڈ پر اس نے کتنی گولیاں برسائی تھیں۔ کچھ بھی تھا گن خالی تھی۔ کلک کی آواز کے ساتھ ہی کونی کی ٹانگ اینڈریا کے ہاتھ سے ٹکرائی۔ گن ہاتھ سے نکل گئی، کونی بھی جان گئی تھی کہ گن بیکار ہو چکی ہے۔

اینڈریا کے انگ انگ میں بجلیاں سرائیت کر گئیں۔ کونی کو اپنی گن نکالنے کا موقع دینے کا سوال ہی نہیں تھا۔ اینڈریا کی زوردار فلائنگ کک کونی کے سینے پر پڑی اور وہ چیخ مارتی ہوئی الٹ کر گری۔ کونی کے ابتدائی اعتماد میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ وہ اغوا کے وقت بھی اینڈریا کی مردوں کے ساتھ دیوانہ وار کشمکش دیکھ چکی تھی۔ کونی کی ترجیح تھی کہ وہ گن نکال لے۔

اینڈریا نے بروقت اسے دبوچ لیا۔ دونوں جنگلی بلیوں کے مانند گتھم گتھا ہو گئیں۔ عجیب منظر تھا۔ کونی کو احساس ہو گیا تھا کہ ہتھیار کے بغیر وہ اینڈریا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اطراف سے بے نیاز دونوں یہاں وہاں لڑھک رہی تھیں۔

وہ پتھر تھا یا برف کا ٹکڑا...... کونی کو اس سے غرض نہیں تھی۔ اس کی قسمت یاوری کر گئی۔ بلا تامل وہ ٹھوس ٹکڑا ہاتھ آتے ہی اسے اینڈریا کے سر پر بجایا۔ آسمان پر تیرتے سیاہ بادل گویا اینڈریا کے دماغ میں اتر آئے۔ سر کے ایک جانب سے خون پھوٹ پڑا۔ اینڈریا نے سر جھٹک کر نظر کے

سامنے تنی ہوئی سیاہ چادر کا پردہ چاک کیا اور دھندلی آنکھوں سے بدفطرت کونی کو دیکھا، جو اپنی گن نکال چکی تھی۔ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ تاہم صورتِ حال قابو میں آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اینڈریا کی جانب اس نے مردانہ قسم کی گالی لڑھکائی۔ اینڈریا کی نظر پوری طرح صاف ہو چکی تھی۔ مایوسی کا زہریلا سانپ اس کے ذہن میں سرسرایا۔ دفعتاً اسے احساس ہوا کہ وہ دونوں جس مقام پر بلیوں کی طرح الجھی تھیں۔ اب وہاں نہیں تھیں۔ اگرچہ عجیب زاویے سے اٹکی ہوئی کونی کی جیپ اب بھی جیسے انگلی پر ٹنگی تھی۔ کونی فتح کے نشے میں سرشار، اس حقیقت سے بے خبر تھی کہ وہ عین دریا کے کنارے پر کھڑی ہے۔ جہاں کنارہ نہ صرف شکستہ تھا بلکہ جما ہوا دریا، کنارے سے بمشکل ایک فٹ نیچے رہ گیا تھا۔ اس کا ٹھوس انجماد واضح طور پر مشکوک تھا۔ منجمد حالت نے دریا کی سطح کو یکساں نہیں رہنے دیا تھا۔

کونی نے قہقہہ بلند کیا۔ جواب میں اینڈریا طنزیہ انداز میں مسکرائی۔ اس کی مسکراہٹ نے کونی کو الجھن میں ڈال دیا۔

''خواب دیکھ رہی ہو، اب بھی؟''

''خواب نہیں حقیقت......'' اینڈریا نے انگلی سے اشارہ کیا۔ ''چھوڑنا مت موک!'' اینڈریا کا اشارہ کونی کی پشت کی جانب تھا۔ اس کی آواز میں واضح دھمکی پوشیدہ تھی۔

کونی ''موک'' کا نام سن کر ہڑبڑا کر پلٹی، لڑکھڑائی...... ایک پیر پھسلا...... عقب میں کوئی نہیں تھا۔ تاہم وہ سنبھل نہ سکی اور پشت کے بل دریا میں گری لیکن گرتے گرتے اس نے فائر جھونک مارا تھا۔ گولی نامعلوم سمت پرواز کر گئی۔ اینڈریا نے خود کو گرا دیا۔ ہتھیار کے نام پر اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اضطراری طور پر یہی خیال آیا کہ پتھروں کے ذریعے چاند ماری کی جائے۔

اسی اثنا میں اس نے کونی کو مغلظات بکتے ہوئے اٹھتے دیکھا۔ آسمان میں بجلی کڑکی، لمحہ بھر کے لیے تیز روشنی پھیل گئی۔ اینڈریا زمین سے چپک گئی۔ کونی نے گن سیدھی کی۔

دہشت میں ڈوبی ہوئی چیخ بلند ہوئی۔ اینڈریا نے سر اٹھایا۔ کونی کا قد کم ہوتا جا رہا تھا۔ وہ گر کے جہاں کھڑی ہوئی...... وہاں سے برف چٹخ رہی تھی اور سرد پانی ابل رہا تھا۔ کونی پانی میں جا رہی تھی۔ اس نے گن پھینک کر جان بچانے کی کوشش کی اور لیٹ کر ہاتھ پیر پھیلا لیے۔ اس طرح وزن منقسم ہو گیا اور اس کے ڈوبنے کی رفتار تھم گئی۔ تاہم وہ حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ اطراف میں جابجا پانی پھوٹنا شروع ہو گیا تھا۔

''اینڈریا، مجھے بچا لو...... سب کچھ تم لے لو...... پلیز میری جان بچاؤ......'' اس کی لرزتی ہوئی دہشت زدہ آواز سنائی دی۔

اینڈریا اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ سرد نظروں سے کونی کو گھورتی رہی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سرد پانی نے اسے اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔ آناً فاناً وہ برف کے مجسمے میں ڈھل چکی تھی۔ یہ مجسمہ ہلکورے لیتا برف کی پتلی تہ کے نیچے محوسفر ہو گیا۔ اینڈریا برف کی تہ کے نیچے اس کے نیلے چہرے اور کھلی آنکھوں کو دیکھتی چلی گئی۔ آگے برف کی تہ پھر دبیز ہونے لگی اور برفانی مجسمہ نظر آنا بند ہو گیا۔ ''ڈلل سسٹر، میں نے وعدہ پورا کر دیا۔'' اس نے سرگوشی کی۔

اینڈریا کو معاً شدید تھکن اور ٹھنڈ کا احساس ہوا۔ سرد ہوائیں، نیم اندھیرا، حدِ نگاہ پانچ چھ فٹ تک محدود ہو کے رہ گئی تھی۔ سرد ہواؤں کے باعث سر سے خون زیادہ نہیں بہہ پایا تھا۔ کونی کے دلخراش انجام پر اسے ماشہ بھر قلق محسوس نہیں ہوا تھا۔

اینڈریا کو جیپ اور مشین تک نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ اندازے سے برفانی مشین کی جانب گئی۔ پھر کچھ سوچ کر رک گئی۔ جیپ میں موجود اشیا زیادہ اہم تھیں، جن کے باعث یہ جان لیوا ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ کئی لوگ جس کی بھینٹ چڑھ چکے تھے۔ اینڈریا نے خدشہ محسوس کیا کہ موسم کے تیور مزید بگڑے تو کونی کی لٹکتی ہوئی جیپ کسی بھی وقت دریا میں جا گرے گی۔

وہ محتاط انداز میں دھیمی چال سے جیپ تک پہنچ گئی۔ ہواؤں کا رخ جانچ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب سے جیپ میں داخل ہوئی۔ میگ اور لیب ورک پسنجر سیٹ پر تھے۔ میگ اب بھی لزا کے رک سیک میں تھا۔ اینڈریا پوری طرح جیپ میں نہیں گھسی تھی بلکہ اوندھی لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں گھٹنوں سے نیچے، جیپ سے باہر تھیں۔ رک سیک اور لیب بکس قابو کر کے وہ الٹی رینگتی ہوئی باہر آ گئی۔

اینڈریا نے گھڑی دیکھی۔ لیک ایج جانا ممکن نہیں تھا۔ اس موسم میں وہاں جانے میں بہت وقت صرف ہو جاتا۔ اسے سیدھا لزا کے پاس جانا چاہیے۔ اوقات کار اشارہ کر رہے تھے کہ بگ جو، ریسکیو کے لیے روانہ ہو چکا ہو گا۔ یعنی واضح طور پر اینڈریا کو جلد از جلد واپس ہنٹنگ لاج

پہنچنا چاہیے تھا۔

خراب موسم کے باعث پیدا ہونے والی دھند اور تاریکی نے اسے مضطرب کردیا۔ سب سے پہلے وہ برفانی مشین تک پہنچی۔ رخ بدل کر مشین اسٹارٹ کی اور تمام بتیاں روشن کردیں۔ آسمان کی طرف دیکھا اور چابی گھما کر انجن خاموش کردیا۔ بہرحال موک کی رہنمائی اس کی مشکل کو آسان کردیتی۔

''موک...... موک...... ک...... ک......'' دونوں ہاتھوں سے منہ پر بھونپو بنا کر اس نے چلانا شروع کردیا۔ حتیٰ کہ اس کا گلا بیٹھ گیا۔ مایوسی نے شعور کی سطح پر دستک دی اور اسی وقت موک کی مخصوص غراہٹ سنائی دی۔

''تھینک یو، گاڈ۔''

☆☆☆

برفانی مشین کی روشنی میں اینڈریا نے فلنٹ کی لاج کے قریب گہما گہمی دیکھ لی...... وہ مشین روکتے روکتے کود پڑی...... سب سے پہلے اس کی نظر فلنٹ پر پڑی۔ وہ بلا ارادہ اس کے ساتھ لپٹ گئی۔ اس کی گرفت بہت سخت تھی۔ جیسے وہ ڈوبنے سے بچنا چاہ رہی ہو۔ اینڈریا نے مختصر الفاظ میں اسے اپنی کہانی سنائی۔ پھر سوال کیا۔

''لزا......'' وہ گھٹی ہوئی آواز میں سوال مکمل نہ کرسکی۔

''وہ ٹھیک ہے۔'' فلنٹ نے اینڈریا کا سر سہلایا۔ وہ اسے لزا کے قریب لے گیا۔ اینڈریا نے لاج کے باہر ایک ہیلی کاپٹر اور سیسنا ائرکرافٹ دیکھ لیا تھا۔ کال اور اس کے باپ پر بھی اس کی نگاہ گئی۔ ڈیمار کو بھی حاضر تھی۔

فلنٹ اور اینڈریا کی تمام توجہ لزا پر مرکوز تھی۔

''ہائے، سسٹر۔'' اینڈریا نے نرمی سے کہا۔ ''میں ہوں اور مائیک بھی...... کچھ مت بولنا۔''

لزا، تمام کی تمام روئی اور پٹیوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ صرف انگلیوں کی پوریں نظر آرہی تھیں۔

''میں تمہارے لیے کچھ لے کر آئی ہوں۔'' اینڈریا نے میگ کو ایک جانب سے لزا کی پوروں سے مس کیا۔

''مم، مجھے...... یقین...... ن...... تھا۔'' لزا بمشکل بولی۔

''تم خاموش رہو۔ میں نے وعدہ پورا کردیا۔ کوئی کو بھی روک دیا۔ یہ اور بات کہ وہ خود اپنے ہاتھوں ماری گئی۔''

بعدازاں ائرکرافٹ کے ذریعے لزا کو فیئربنک اسپتال منتقل کردیا گیا۔

☆☆☆

جولیا میکال، لزا، اینڈریا اور فلنٹ ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ خوش گپیوں کے ساتھ قہقہے بلند ہورہے تھے۔ برف، آگ اور خون کا بھیانک خواب اختتام پذیر ہوچکا تھا۔ الاسکا سے نکلنے کے باوجود کوئی کا تیسرا شوہر اسکاٹ گرفتار ہوچکا تھا۔ لزا نے میک، ڈیانا اور ٹیسا کو بھی مدعو کیا تھا۔ مہمان خصوصی کے طور پر والٹر وہاں موجود تھا جس نے اینڈریا کو اغوا شدہ مقام سے اپنے گاؤں پہنچایا تھا۔ مزید دو شخصیات میں سارجنٹ پکائی اور ڈیمار کو شامل تھے۔

اگر کوئی نہیں تھا تو وہ تھا کال پکائی؟ اینڈریا حیران پریشان تھی کہ کال وہاں کیوں نہیں ہے؟

اس نے کئی بار سوالیہ نگاہ لزا پر ڈالی، لیکن وہ آنکھ چرا گئی۔

ڈائننگ روم سے نکل کر وہ گارڈن میں آگئے۔ یہ وسیع قطعۂ اراضی تھا جس کے اختتام پر چھوٹے جہاز کے اترنے کے لیے لینڈنگ پٹی موجود تھی۔ میک کا وہاں مزید رکنے کا ارادہ نہ تھا، وہ اپنی مصروفیت بتا کر اور شکریے کے الفاظ کے ساتھ ٹیک آف کرگیا۔

اینڈریا کی آنکھوں میں سوال کے بجائے اب شکوہ نظر آرہا تھا۔

''یہ کون ہے؟ بغیر اجازت گھسا چلا آرہا ہے؟'' لزا نے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

اینڈریا نے سر ہلاتے ہوئے فضا میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے ائرکرافٹ نے لینڈنگ پٹی کو چھولیا۔

''وہ کسی مشکل میں ہوگا۔'' اینڈریا نے اظہارِ خیال کیا۔

لزا نے معنی خیز نظروں سے بہن کو دیکھا اور کہا۔

''ہاں، شاید اسے کوئی تکلیف ہے۔''

''تکلیف؟ کون ہے وہ؟''

''کال...... کال پکائی۔''

''لزا...... لزا کی بچی......'' وہاں موجود افراد کو نظرانداز کرکے وہ لزا پر جھپٹی...... دونوں بچپن کی طرح گھاس پر لوٹ پوٹ ہورہی تھیں۔ فضا میں فلک شگاف قہقہے گونج رہے تھے۔

کال، ائرکرافٹ سے نکل کر سبزہ زار کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔ اس کے ساتھ موک بھی تھا۔ اینڈریا کی نظر اس پر تھی۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ لزا اور دوسرے افراد وہاں سے کھسک چکے ہیں۔

''ہے، بوائے۔'' کال ایک گھٹنے پر بیٹھ کر موک کی گردن سہلانے لگا۔ ''کیا تم سمجھتے ہو وہ ہم سے بات کرنے آئے گی؟'' کال، اینڈریا پر نظر مار کر پھر موک سے باتیں

کرنے لگا۔

''وہ گڈبائے کہے بغیر چلی گئی تھی۔'' کال نے کہا۔

''سوری۔'' اینڈریا نے نظریں چرائیں۔

''میں باقاعدہ خدا حافظ کہنے آیا ہوں۔ پروپرلی۔'' اینڈریا نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

''میں دوبارہ تمہیں تنگ نہیں کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارے بارے میں میرے احساسات کیا ہیں۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے احساسات میرے بارے میں کیا ہیں..... شاید میں ہمیشہ سے جانتا ہوں۔'' اس نے چند قدم اور بڑھائے اور اینڈریا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ اینڈریا کی آنکھیں بند ہوگئیں..... بہت نازک سا بوسہ تھا۔ کال پیچھے ہٹ گیا۔ وہ لرز اٹھی۔

''گڈبائے، اینڈی۔''

اینڈریا پر سکتہ طاری ہوگیا۔ وہ پلک جھپکائے بغیر اسے ائرکرافٹ کی طرف جاتا دیکھ رہی تھی۔ وہ میری شکست چاہتا ہے یا کوئی امتحان باقی ہے؟ ''کیسے کٹے گی زندگی تیرے خیال کے بغیر؟'' لیکن وہ یہ سوال نہ کرسکی۔ ایک قدم بڑھایا اور تھم گئی۔ لمحے ابھی شمار میں ہیں دل تیرے انتظار میں ہے..... وہ جہاز کے قریب پہنچ گیا تھا۔ ذرا سی بات ہے روک لینا..... ذرا سی بات بھی کب اپنے اختیار میں ہے..... نہ چھوڑا اپنے مریضوں کو، کوئی شوق کا مارا ابھی قطار میں ہے۔ وحشت نہیں..... قرار نہیں..... انتظار ہے..... مگر خود پر اختیار نہیں۔ اینڈریا نے پھر ایک قدم بڑھایا۔

کال ائرکرافٹ میں داخل ہوگیا۔ اینڈریا کے لب وا ہوئے، کوئی آواز نہ نکلی۔

''موک..... موک.....'' کال نے آواز لگائی۔

موک درمیان میں پھنسا تھا۔ کبھی دائیں دیکھتا، کبھی بائیں..... پھر یک دم دوڑ کر اچھلا اور کال کی گود میں چلا گیا۔ شاید اینڈریا کی غیر موجودگی میں کال نے اس کے کھانے پینے کا خیال رکھا تھا۔

سیسنا کا انجن اسٹارٹ ہوگیا۔ سینے میں دل گویا پھڑپھڑا اٹھا۔ کال پری فلائٹ چیکنگ میں مصروف تھا اور اینڈریا کو گومگو کی کیفیت نے توڑ کے رکھ دیا تھا۔ پھر ائرکرافٹ حرکت پذیر ہوا۔ کیا ہار گئی میں ہر بازی..... کیا نہیں خبر تجھے کہ کیسے ہاری..... کال نے آخری بار اچٹتی نظر اس پر ڈالی اور سیسنا نے گھومنا شروع کیا۔

جسم و جان میں طوفان اٹھا، کوئی شے ریزہ ریزہ ہوکر بکھر گئی..... بندھن ٹوٹے..... ضبط ہار گیا اور وہ دوڑ پڑی۔

''کال..... کال.....''

''اوہ گاڈ، وہ مجھے سن لے، مجھے دیکھ لے۔'' اینڈریا کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ سیسنا نے زمین چھوڑ دی۔

''رک جاؤ، کال..... رک جاؤ.....'' کال نے آخری سیکنڈ میں اینڈریا کو دیکھا، مسکرا کے ہاتھ ہلایا پھر مشینی پرندہ تیزی سے غائب ہوتا چلا گیا۔

اینڈریا جہاں تھی، وہیں بیٹھ گئی۔

اینڈریا بوجھل دل کے ساتھ بمشکل اپنے قدموں پر دوبارہ کھڑی ہوئی۔ ایک بار آسمان کی جانب بھیگی نگاہ ڈالی اور جیسے عالمِ بے خودی میں اندرونِ خانہ پلٹ گئی۔

☆☆☆

دوسرے دن کسی سے بات کیے بغیر وہ سیدھی اپنی خواب گاہ میں چلی گئی۔ دوسرے دن لزا اس کی خواب گاہ میں آئی۔ ''کیا بات ہے، اینڈی؟''

''کچھ نہیں..... آؤ بیٹھ جاؤ۔'' اینڈریا خود پر قابو پانے کی جدوجہد کررہی تھی۔ وہ دونوں کچھ دیر اِدھر اُدھر کی باتیں کرتی رہیں۔ معاً دروازے پر دستک ہوئی، اور وہ کھل گیا۔ جولیا میکال اندر آگئی۔

''فون ہے؟'' ماں نے اطلاع دی۔

''میرا؟'' لزا نے سوال کیا۔

''نہیں، اینڈی کا۔''

''کہاں سے؟'' اینڈریا نے سوال کیا۔

''الاسکا۔''

''الاسکا؟'' اینڈریا نے حیرت سے سوال کیا، کون ہو سکتا ہے۔ جولیا باہر نکل گئی تھی۔ اینڈریا بھی اٹھ گئی۔

''ہیلو۔'' اس نے ریسیور اٹھایا۔

''میرے ائرکرافٹ کے پیچھے بھاگنے کا ایک ہی مطلب میری سمجھ میں آیا ہے کہ تم اگلے ہفتے میرے اور موک کے ساتھ ڈنر کرنا چاہتی ہو؟''

الفاظ تھے گویا امرت تھے..... جو اس کے دل میں اترتے چلے گئے اور چہرے پر گلابوں کی سی سرخی پھیلتی چلی گئی۔

اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے وجود میں تازگی کی ایک لطیف سی لہر سرایت کرگئی ہو۔ اس کے ایک ایک لفظ سے اپنائیت جھلک رہی تھی..... ایسی اپنائیت جس کے لیے وہ ہمیشہ سے ترستی رہی تھی۔ سنے ہوئے الفاظ کا مفہوم واضح ہوتے ہی اس کے رخسار تمتما اٹھے اور اس نے خاموش ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔



زیرِ نشتر

امجد رئیس

اولین صفحات کی زینت...... مشہور مصنف ٹیس گریٹسن کے بہترین ناول کا انتخاب

انسان کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے... ایک بے فکر آرام دہ زندگی اور چاہتوں سے لبریز خوب صورت دل... وہ دیوانہ تھا دل کش زندگی اور چاہت کا دیوانہ... چاہت ملی اور کھو گئی... مگر اس کے دل و دماغ سے نہ نکل سکی... دیوانگی بڑھتی چلی گئی... خون ریزی کا ہولناک آغاز ہوا تو پھر چاہت... محبت اور جنون کے رنگوں میں خون کی آمیزش ہوتی گئی اور پھیلتی چلی گئی... ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا... سلسلہ تھا کہ دراز ہوتا چلا گیا... پھر وہ خود بھی اپنی محبت سے جا ملا... زیرِ زمین جا سویا... لیکن خون ریزی کے آثار یونہی چھائے رہے... ایک اسرار تھا معما تھا... ایک دلربا... ناز پرور... ناز و آفریں لیکن سرکش ڈاکٹر کی مشکلات کی ہولناکی جو ہفت رنگ اسرار میں الجھ کر سب کچھ ہارنے چلی تھی۔

ایک ہی نشست میں پڑھے جانے والے یادگار ناول کے سنسنی خیز موڑ......

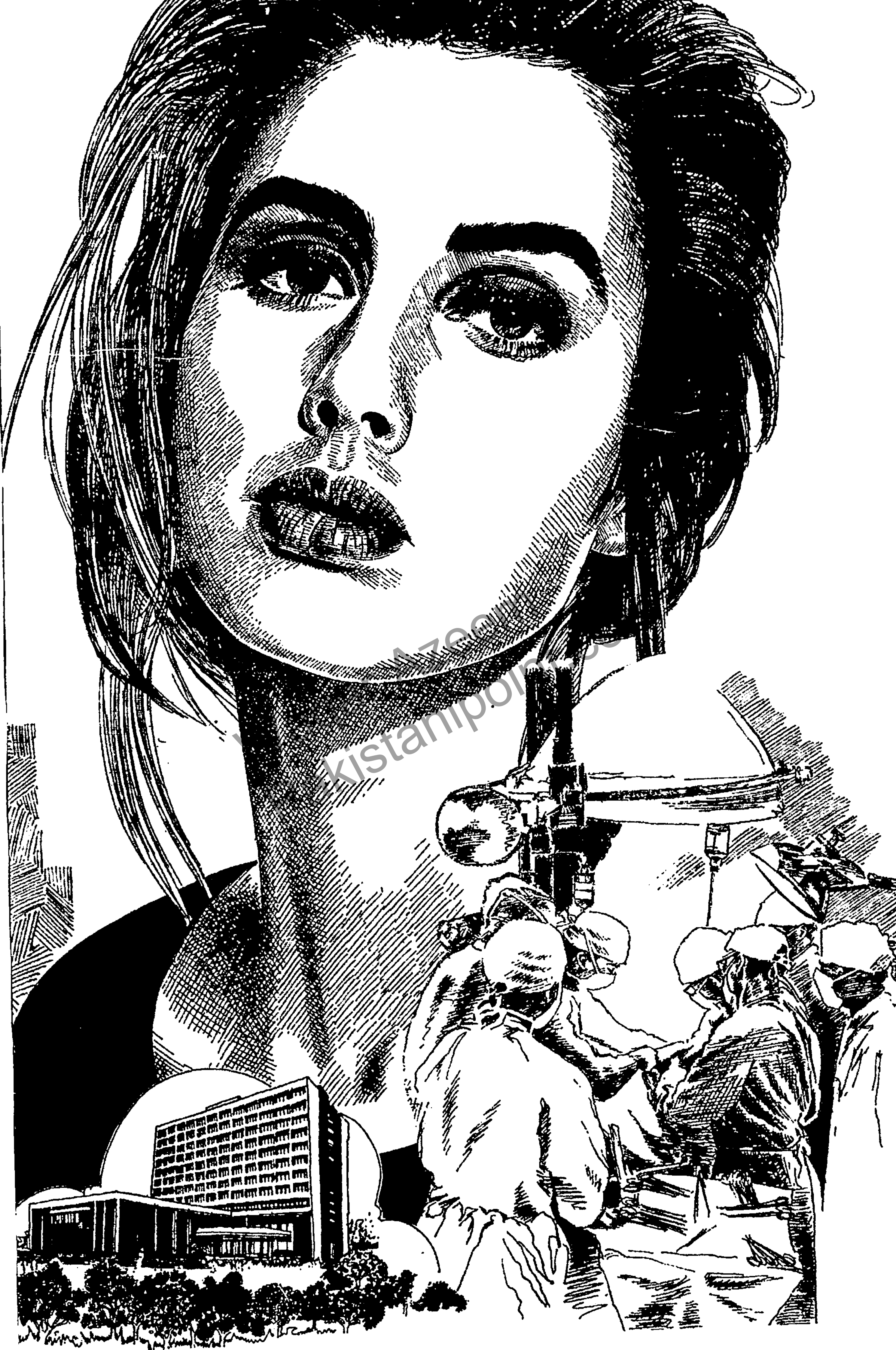
اوہ گاڈ، ماضی کس طرح مراجعت کرتا ہے؟ ماضی کی غلطی اچانک بھوت بن کے سامنے آجاتی ہے، نیند حرام ہو جاتی ہے۔ ماضی حال میں تبدیل ہو کر پل پل ہر سانس کو زہر آلود کرتا ہے۔ ماضی کی غلطی کو بھولنا بھی فاش غلطی ہے۔ وہ پلٹ کر سامنے آتی ہے اور قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

آفس کی کھڑکی سے ڈاکٹر ہنری ٹینا کا' باہر پارکنگ لاٹ میں برستی رم جھم کو تک رہا تھا...... کیوں؟ آخر کیوں، کیسے...... اتنے برسوں بعد...... اسے تباہ کرنے کے لیے ماضی کی غلطی بدروح بن کے لوٹ آئی تھی۔

ہانالولو کے علاقے کولو کی وہ صبح توقع کے مطابق روشن اور مطلع صاف ہونا چاہیے تھا لیکن صبح چار بجے تک سیاہ بادل کلینک سمیت علاقے پر چھا چکے تھے۔ بعدازاں جو مینہ برسا تو جل تھل کر کے رکھ دیا۔ کلینک کا عملہ ایک ایک کر کے گھر جا چکا تھا۔ ٹینا کا نے نظر کا زاویہ تبدیل کیا اور ڈیسک پر پڑے خط کو گھورا جو ایک ہفتہ قبل اسے موصول ہوا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح وہ خط بھی میڈیکل جرنلز، کیٹلاگز اور مختلف کاغذات کے ڈھیر میں غوطہ زن رہا...... خط استقبالیہ کلرک کی نظر میں ایک دن قبل آیا تھا۔

خط پر بھیجنے والے کا نام اور پتا دیکھ کر ٹینا کا' کے دماغ میں دور کہیں خطرے کی گھنٹی بجی...... خط جوزف کیانو، اٹارنی ایٹ لاء کی جانب سے تھا۔ 'ٹینا کا' کئی مرتبہ خط پڑھ چکا تھا۔ کرسی میں پیچھے کی جانب گر کے اس نے ایک بار پھر خط کھولا۔

ڈیئر ڈاکٹر ٹینا کا!



مسٹر چارلس ڈیکر کے اٹارنی کی حیثیت میں، آپ سے درخواست ہے کہ مس جینیفر بروک کا تمام میڈیکل ریکارڈ ذیل کے پتے پر ارسال کیا جائے۔ مس بروک، آبٹیٹر ریکل کیئر میں تھی۔ موت کے وقت وہ آپ کے زیرِ علاج تھی۔

ٹینا کا، آگے کی سطور کئی بار پڑھ چکا تھا۔ اس نے خط واپس ڈیسک پر پھینک دیا۔

جینیفر بروک...... جینیفر بروک...... وہ تو یہ نام بھول چکا تھا۔ ایک گہری بے نام سی تھکن نے اسے اپنی آغوش میں سمیٹ لیا، نیم جان کر دیا۔ ایسے آدمی کی تھکن جس پر گویا نیا انکشاف ہوا ہو کہ وہ کبھی اپنے سائے سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔ گھر جانے کے لیے اس نے ہمت مجتمع کرنی شروع کی پھر رک کر آفس کے در و دیوار کا جائزہ لیا۔ اس کا آفس...... جیسے اس کے لیے پناہ گاہ تھا۔

آفس کے بیرونی کمرے سے آواز آئی۔ جس نے ڈاکٹر کو کرسی چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ غالباً دروازہ بند ہونے کی مخصوص کلک تھی۔ اس نے ریسیپشن ایریا میں جھانکا۔

”پیگی؟ کیا تم ابھی تک کلینک میں ہو؟“

”پیگی؟“ مگر جواب میں خاموشی رہی۔

ٹینا کا کی متلاشی نظریں گھومتی ہوئی بیرونی دروازے پر جم گئیں۔ دروازے کا لاک کھلا ہوا تھا۔

معاً، چیکنگ روم کی جانب سے مدھم آواز آئی...... جیسے دھات سے دھات ٹکراتی ہے۔

”پیگی؟“ ٹینا کا نے ایک بار پھر سوالیہ پکار بلند کی...... مگر خاموشی رہی۔

وہ ہال سے ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سوئچ آن کر کے کمرا روشن کر دیا۔ اسٹین لیس اسٹیل کا سنک چمک اٹھا۔ گائناکالوجیک ٹیبل...... سپلائی کیبنٹ...... اس نے سوئچ آف کیا اور دوسرے کمرے کا رخ کیا۔ وہاں بھی ہر شے اپنی جگہ پر تھی۔ وہ تیسرے اور آخری کمرے کی جانب بڑھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے سوئچ کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کا وجود سنگی مجسمے میں تبدیل ہو گیا۔ وہ ایک ہی انداز میں وہیں جم کے رہ گیا۔ کسی نادیدہ وجود کے احساس نے اسے منجمد کر دیا تھا...... تاریکی میں کوئی اس کا منتظر تھا۔ دہشت اس کے رگ و پے میں اترتی چلی گئی۔ اس نے گھوم کر فرار ہونا چاہا تو احساس ہوا کہ وہ جو بھی تھا، اس کے عقب میں کھڑا تھا۔ ایک تیز دھار پھل چمکا۔ جیسے بجلی بادلوں میں جھلک دکھلا کر روپوش ہو جاتی ہے۔ تیز دھار آلہ بلیڈ کے مانند اس کے گلے کو تراش گیا تھا۔

وہ ڈگمگاتا ہوا چیک اَپ روم کے انسٹرومنٹ پینل سے ٹکرایا اور زمین بوس ہو گیا۔ گرتے ہی اسے احساس ہوا کہ رگوں میں دوڑتا سرخ آبِ حیات تیزی سے جسم و جان سے پھسل رہا ہے۔ جریانِ خون میں شدت تھی۔ شہ رگ کٹ چکی تھی۔ لاشعوری طور پر اس نے ہاتھ سے کاری زخم کو جانچا۔ منٹوں کا کھیل تھا۔ جریانِ خون کو روکنا پہلی ترجیح تھی۔ ٹانگوں میں سنسناہٹ کا آغاز ہو چکا تھا......

ہاتھ پیروں کے بل اس نے کیبنٹ کی جانب حرکت شروع کی جہاں روئی کے بنڈل رکھے تھے۔ ٹائلز نما کارپٹ پر خون ہی خون تھا۔ دماغ کی اہلیت کم ہوتی جا رہی تھی۔ شیشے کے دروازے سے کمزور سی روشنی اندر آ رہی تھی۔ یہ مدھم روشنی اس کی آخری امید تھی۔

دروازے میں کھڑا سایہ ہال کی جانب سے آنے والی روشنی کو مزید کم کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اجنبی حملہ آور دروازے میں کھڑا اسے دیکھ رہا ہے۔ تاہم وہ ہاتھ پیروں کے بل کیبنٹ کی جانب حرکت کرتا رہا۔ اس کے ہوش و حواس رخصت ہونے لگے تھے۔ ٹینا کا نے آخری لمحات میں کسی طرح سہارا لے کر خود کو گھسیٹا اور کیبنٹ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کا پٹ کھول کر اس نے اندھوں کے مانند ہاتھ چلائے۔ ادھ کھلے بنڈل میں سے مٹھی میں روئی بھر کر اس نے زخم کے اندر بھر دی۔

اس جاں گسل تگ و دو میں وہ حملہ آور کو نہ دیکھ سکا...... جس کے تیز دھار ہتھیار نے دوسری اور آخری مرتبہ قوس بنائی اور برق رفتاری سے مجروح ڈاکٹر کی پشت میں ڈوب گیا۔ ٹینا کا نے چیخنے کی کوشش کی تاہم اس کے حلق سے جو آواز برآمد ہوئی...... وہ محض ایک آہ تھی۔ دراصل یہ اس کی آخری اخراج شدہ سانس تھی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ زمین بوس ہو گیا۔

☆☆☆

چارلس ڈیکر نیم برہنہ حالت میں بستر پر پڑا تھا۔ وہ خوف زدہ تھا۔ کھڑکی میں سے لہو رنگ نیون سائن دکھائی دے رہا تھا...... دی وکٹری ہوٹل ہوٹل کا 't' غائب تھا۔ لہٰذا نیون سائن یوں پڑھنے میں آ رہا تھا۔ ’دی وکٹر ہول‘۔ وہ جگہ تھی بھی کسی ’ہول‘ کے مانند جہاں ہر مسرت، فتح، آسائشیں واپس نہ آنے کے لیے، اندھے غار میں گر جاتی تھیں۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن نیون سائن پھر بھی نظر آ رہا تھا۔ اس نے کروٹ بدل ڈالی اور سر تکیے میں

چھپا لیا۔ تکیے کے غلاف میں بھی بو تھی۔ تکیہ ایک طرف اچھال کر وہ کھڑکی کی طرف لپکا اور نیچے سڑک کو گھورنے لگا۔ سائڈ واک پر چند لوگ قہقہے لگا رہے تھے۔ کہیں سے مغنیہ کی صدا لہروں کے دوش پر سفر کر رہی تھی...... اب کیا فرق پڑتا ہے، زندگی تو گزارنی ہے...... اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے پھر کھڑکی بند کرنے لگا۔ گرمی بہت تھی۔ وہ کھڑکی بند کیے بغیر واپس آ گیا۔ ٹیبل پر آ کر اس نے لیمپ روشن کیا۔ کسی اخبار کی سرخی اس کا منہ چڑا رہی تھی:

''ہانالولو میں ایک فزیشن کو اس کے کلینک میں ذبح کر دیا گیا۔''

اس کے چہرے پر پسینہ آ گیا۔ اس نے اخبار بھی ایک طرف پھینک دیا اور بستر پر بیٹھ کر سر دونوں ہاتھوں میں دبا لیا۔

دور سے آنے والے نغمے کی آواز معدوم ہو گئی۔ ذرا وقفے کے بعد دوسرا گیت بلند ہوا۔

کہاں ہے میری چاہت...... میں مر جاؤں گا۔

دھیرے دھیرے اس نے سر اٹھایا، گردن گھمائی اور ایک جانب فریم کو گھورنے لگا۔ جس میں جینی کی مسکراتی ہوئی تصویر آویزاں تھی۔ وہ اٹھا، فریم ہاتھ میں لے کر فوٹو کو چھوا۔ اس کے خیالات ماضی کی بھول بھلیوں میں الجھ گئے۔

☆☆☆

''تم سونے والی ہو، اپنی آنکھیں بند کر لو۔'' کیٹ نے ایلن سے سرگوشی نما آواز میں کہا۔

''مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا۔''

''ایک آدھ منٹ لگے گا۔'' کیٹ نے اس کے شانے پر تسلی آمیز تھپکی دی۔ خود کو ڈھیلا چھوڑ دو...... خیال کرو، تم آسمان پر اڑ رہی ہو...... بادلوں کے درمیان۔''

ایلن مسکرائی۔ آپریٹنگ ٹیبل پر تیز روشنیوں نے ایلن اور برائن کی جلد پر ہر ایک جھائیں، لکیر...... حتیٰ کہ تل کو بھی نمایاں کر دیا تھا۔

''میں خوف زدہ نہیں ہوں۔'' ایلن نے خمار آلود آواز میں کہا۔

''تمہیں ضرورت بھی نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہر بات کا خیال رکھوں گی۔''

''میں جانتی ہوں۔'' ایلن نے اس کا ہاتھ چھونے کی کوشش کی۔ کیٹ نے اپنی دوست کا ہاتھ تھام لیا۔

دروازہ کھلا اور سرجن اندر داخل ہوا۔ ڈاکٹر گائے سائیٹنی اپنے غیر معمولی جثے کی وجہ سے نمایاں اور عجیب دکھائی دیتا تھا۔ کسی وزنی بھالو کے مانند۔ تاہم اپنے پیشے میں وہ مہارت رکھتا تھا۔ اس نے اندر آتے ہی مریضہ کا ہاتھ دبایا اور کہا۔ ''ایلن! سونے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟''

وہ مسکرائی۔ ''سچ تو یہ ہے کہ اچھا ہوتا یا بُرا...... مجھے فلاڈیلفیا میں ہونا چاہیے تھا۔''

ڈاکٹر گائے ہنسا۔ ''تم وہاں چلی جاؤ گی لیکن تمہارے جسم کا ایک عضو یہیں رہ جائے گا۔''

''پتا نہیں...... مجھے تو ہر...... قسم کے...... کھانوں کا شوق ہے...... معلوم نہیں...... کیا پرہیز کرنا...... ہو گا؟'' ایلن کے پپوٹے بھاری ہونے لگے۔

''کوئی خاص پرہیز نہیں ہو گا۔ تم میٹھی نیند سو جاؤ۔''

کیٹ شیزنی، ایلن کو دیکھ رہی تھی۔ جو تقریباً سو چکی تھی۔

''ایلن۔'' اس نے دھیمے لہجے میں کہا اور انگلیوں کی پوروں سے اس کی پلکوں کو چھیڑا۔ کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ کیٹ نے ڈاکٹر گائے کی جانب دیکھ کر سر ہلایا۔ ''اب یہ تمہاری ہے۔''

''اوہ، کیٹ ڈارلنگ...... تم کتنی خوب صورتی اور نفاست سے کام کرتی ہو۔''

''بس...... بس کرو...... مجھے پتا ہے۔'' کیٹ نے کہا۔

''اوکے، شو شروع ہونے والا ہے۔'' ڈاکٹر گائے نے دونوں ہاتھوں کو رگڑا۔ ''سب کچھ ٹھیک ہے...... ٹیب ورک؟''

''ٹھیک ہے۔''

''بلڈ، EKG؟''

''نارمل۔'' جواب ملا۔

آپریشن سے قبل اگلے دس منٹ تک تمام کام میکانیکی انداز میں ہوئے۔ شاندار گھڑی کی سوئیوں کے مانند۔ بنا کسی خلل اور جھول کے...... رواں اور مہارت کے ساتھ۔

کیٹ اپنی ذمے داری، ہمیشہ کی طرح نہایت روانی اور ارتکاز کے ساتھ انجام دے رہی تھی۔ ایلن مریضہ ہی نہیں، کیٹ کی دوست بھی تھی۔ کیٹ کا ارتکاز غیر معمولی تھا۔ اگرچہ وہ اپنی پیشہ ورانہ اخلاقیات کے تحت تمام مریضوں کو یکساں اہمیت دیتی تھی۔

اینستھیسالوجسٹ کے پیشے میں ایک محاورہ عام ہے...... یہ پیشہ 99 فیصد بوریت اور 1 فیصد ''دہشت'' ہے۔ اور کیٹ اسی ایک فیصد کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہوئے کام کرتی تھی، بجائے اس کے کہ محض ایک فیصد تناسب کی بنا

پر ''ٹیرر سچویشن'' پر کم توجہ دی جائے یا اس کا لحاظ ہی نہ کیا جائے۔

وہ خوب جانتی تھی کہ شاذونادر ہی سہی، لیکن پیچیدگی پلک جھپکنے میں ہی سر اٹھا لیتی ہے۔ ایلن اوبرائن کی عمر ابھی اکتالیس برس تھی۔ وہ صحت مند تھی، سوائے پتے کی تکلیف کے......

ڈاکٹر گائے نے مخصوص لوشن میں ایک بار پھر ہاتھوں کو مسلا۔ دیگر نرسز بھی الرٹ تھیں، وہ سب ایک ٹیم کی شکل میں ٹیبل کے اردگرد کھڑے تھے۔

کیٹ کی نگاہ ماسک میں چھپے چہروں سے ہوتی ہوئی ڈاکٹر گائے پر رکی۔ آپریشن تھیٹر میں اس کا بے ڈھنگا وجود قطعی غیر موزوں نظر آتا تھا۔ تاہم آلاتِ جراحی اس کے چوڑے بھدے ہاتھوں میں پہنچتے تو کرشمے رونما ہونے لگتے تھے۔

سرجن نے اپنا ہاتھ نرس سینڈی کی جانب دراز کیا۔ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ سینڈی نے (scalpal) اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ سرجن نے مریضہ کے پیٹ پر پہلا کٹ لگایا۔ سرخ لکیر نمودار ہوئی۔ ڈاکٹر گائے کے ہاتھ ماہر ہپانسٹ کے مانند حرکت پذیر تھے۔ ٹیم ہم آہنگی کے ساتھ کام کر رہی تھی۔ کیٹ کی سماعت ایلن کے دھڑکنوں پر تھی۔ سب کچھ ٹھیک تھا۔ کوئی بحران افق پر نہیں تھا۔ کیٹ ایسی صورتِ حال کو انجوائے کرتی تھی۔ سب کچھ انڈر کنٹرول تھا۔ اچھی اور کامیاب صورتِ حال میں کارڈیاک مونیٹر کی بیپ بھی موسیقی کا احساس دلا رہی تھی۔

ڈاکٹر گائے گہرائی میں کٹ لگا رہا تھا جہاں چربی کی تہ تھی......

''عضلات میں کھنچاؤ ہے، کیٹ۔'' اس نے کہا۔

''میں دیکھتی ہوں۔'' کیٹ نے جواب دیا۔ وہ ادویات کی طرف مڑی۔ ایک چھوٹی دراز پر لیبل لگا تھا...... سکسی نل کولن، یہ دوا عضلات کو نرم کرنے کے لیے تھی۔ کیٹ کی پیشانی پر لکیر نمودار ہوئی۔ ''اینی؟ یہاں ایک وائل اور ہونی چاہیے تھی۔ پلیز دیکھو۔''

''حیرت ہے۔'' سینڈی نے کہا۔ ''کل شام میں نے پورا اسٹاک چیک کیا تھا۔''

''اس وقت یہاں ایک ہی وائل ہے۔'' کیٹ نے وائل اٹھائی اور کرسٹل کے مانند شفاف محلول پانچ سی سی کی مقدار میں لے کر ایلن کی آئی وی لائن میں شامل کر دی۔ وہ واپس بیٹھ گئی۔ دوا کو اپنا اثر دکھانے کے لیے ایک منٹ درکار تھا۔

ڈاکٹر گائے، چربی سے نمٹ کر عضلات تک پہنچا تھا۔

''کیٹ، کھنچاؤ اب تک ہے۔'' وہ بولا۔

کیٹ نے گھڑی کی جانب دیکھا۔ دو منٹ سے زیادہ گزر چکے تھے۔

''کچھ اثر ہونا چاہیے؟''

''نہیں، کچھ بھی نہیں۔''

''اوکے۔ میں تین سی سی اور دیتی ہوں۔'' ساتھ ہی کیٹ نے نرس اینی کو تنبیہ کی کہ دوسری وائل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ معاً کارڈیک مونیٹر کا بزر بول اٹھا۔ کیٹ کی گردن یوں گھومی جیسے کرنٹ لگا ہو۔ اسکرین پر نظر پڑتے ہی وہ دہشت کے عالم میں اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

ایلن اوبرائن کی حرکتِ قلب بند تھی۔

اگلے ہی لمحے کمرے میں افراتفری پھیل گئی۔ بلند آواز میں احکامات دیے جا رہے تھے۔ انسٹرومنٹ ٹرے کو ایک طرف ہٹایا گیا۔ چہروں پر ماسک کے باوجود سنسنی اور ہراس، آنکھوں سے عیاں تھا۔

محاوراتی ایک فیصد دہشت ظہور پذیر ہو چکی تھی۔ وہ دہشت، جو ہر اینستھیسیالوجسٹ کے لیے ایک بھیانک خواب کی حیثیت رکھتی ہے، یہ کیٹ کی پیشہ ورانہ زندگی کا بدترین لمحہ تھا۔ وہ چٹختے اعصاب کو سنبھالنے کے لیے خود سے لڑ رہی تھی۔ ایڈرینلین کی کئی وائلز، کیٹ نے اوپر تلے انجکٹ کر دیے...... پہلے آئی وی لائن میں پھر براہِ راست ایلن کے دل میں۔

''میں اسے کھو رہی ہوں...... ڈیئر گاڈ، میں اسے کھو رہی ہوں۔'' اس نے تصور میں سسکی لی۔ پھر اس نے دیکھا کہ 'اوسلواسکوپ' پر دل کی سیدھی لکیر پھڑپھڑائی۔ زندگی کی واحد علامت تنکے کا سہارا......

'کارڈیو ورٹ!'' اس نے بلند آواز میں کہا اور نرس اینی کی جانب دیکھا۔ جو ''ڈیفبریلیٹر'' (DEFIBRILLATOR) کے قریب کھڑی تھی۔ ''دو سو واٹ۔''

اینی منجمد کھڑی رہی۔ اس کا چہرہ برف کے مانند سفید پڑ گیا تھا۔

''اینی؟'' کیٹ چلا اٹھی۔ ''دو سو واٹ کا جھٹکا۔''

حرکت میں آنے والی اینی کے بجائے سینڈی تھی، جس نے مشین کے چارجنگ بٹن پر ہاتھ مارا۔ سینڈی کے ہاتھ مارتے ہی سوئی اچھل کر دو سو کے ہندسے پر پہنچ گئی۔ ڈاکٹر گائے نے برقی جھٹکے دینے والے دونوں پیڈ دبوچے اور ایلن کے سینے پر رکھ کر چارج ریلیز کیا۔

ایلن کا جسم معمولی گڑیا کے مانند اچھلا اور اسکرین پر پھڑ پھڑانے والی لکیر لرزش میں تبدیل ہوگئی۔ یہ علامت تھی کہ دل ساتھ چھوڑ رہا ہے۔

کیٹ کا اپنا دل بیٹھنے لگا۔ اس نے دوسری دوا انجیکٹ کی پھر مایوسی کے عالم میں تیسری دوا۔ لاحاصل، ڈبڈبائی آنکھوں سے اس نے اسکرین پر قلب کی حرکات دکھانے والی لکیر کو دم توڑتے دیکھا۔

''اِٹ از اوور۔'' ڈاکٹر گائے نرمی سے دکھ بھرے لہجے میں بولا۔

''نہیں۔'' کیٹ کی ڈبڈباتی آنکھوں سے موتی گرے۔ اس نے دونوں ہاتھ ایلن کے سینے پر رکھے اور پوری قوت سے جھٹکے دینے لگے۔

''اٹ از ناٹ اوور۔'' وہ چلائی۔ اس نے خود کو ایلن کے بالائی دھڑ پر گرا دیا۔ اسے ایلن کو زندہ رکھنا ہے۔ سب خاموش تھے۔ کیٹ دیوانہ وار جدوجہد کر رہی تھی۔

''ایلن، اٹھو...... تمہیں زندہ رہنا ہے۔'' اس کی آواز شدتِ کرب سے ٹوٹ گئی۔

''کیٹ۔'' ڈاکٹر گائے نے اپنا ہاتھ اس کے بازو پر رکھ دیا۔

''نہیں۔''

''کیٹ۔'' اس نے نرمی سے کیٹ کو ہٹایا۔ کسی نے ہارٹ مانیٹر کو بند کر دیا۔ متواتر بھنبھناہٹ یک لخت معدوم ہوگئی اور وہاں پُراسرار سناٹا چھا گیا۔ کیٹ، دھیرے سے مڑی۔ سب اسے تک رہے تھے۔ کیٹ نے مشین پر نگاہ ڈالی۔ خطِ قلب بالکل سیدھا افقی حالت میں تھا۔

☆☆☆

ایلن کی باڈی بیگ میں رکھ کر زپ کھینچ دی گئی۔ بیگ کو اسٹریچر پر رکھا گیا۔ اسٹریچر، سردخانے کی جانب روانہ ہو گیا۔ ایک ۔ بے رحم حقیقت...... باڈی کے بیگ میں جانے سے پہلے ہی خود کو تسلیم کرا چکی تھی۔ اسٹریچر کے پہیوں کی گاہے، چوں چاں...... ساکت کھڑی کیٹ کی سماعت پر چھریاں چلا رہی تھی۔

یکے بعد دیگرے سب خاموشی سے سوگوار حالت میں رخصت ہوگئے۔ آپریشن تھیٹر میں کیٹ تنہا کھڑی تھی۔ اس کے اطراف میں خالی وائلز اور خون آلود روئی پڑی تھی۔ جسے جلد ہی سمیٹ کر تلف کر دیے جانا تھا پھر المیہ کا کوئی سراغ وہاں نہ ملتا۔

سوالات...... یہاں وہاں سے...... ایلن کے والدین کی جانب سے بھی۔ وہ ان کا سامنا کیسے کرے گی؟

پژمردہ کیٹ نے سرجیکل کیپ اتاری۔ اس کی براؤن زلفیں شانوں پر بکھر گئیں۔ اسے تنہائی کی ضرورت تھی...... سوچنے کے لیے۔ یہ کیونکر ہوا؟ وہ پلٹی تو دروازے میں ڈاکٹر گائے کو کھڑا پایا۔ دونوں کی نظریں چار ہوتے ہی کیٹ نے محسوس کیا، کوئی گڑبڑ ہے۔

ڈاکٹر گائے نے خاموشی سے ایلن او برائن کا چارٹ کیٹ کو پکڑا دیا۔ کیٹ چارٹ کو نہیں اسے دیکھ رہی تھی۔

''الیکٹرو کارڈیو گرام (EKG)۔'' اس نے کہا۔ ''تم نے بتایا تھا کہ وہ نارمل تھا۔''

''ایسا ہی تھا۔''

''ایک نظر دیکھ لو۔''

کیٹ کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ اس نے چارٹ میں EKG ریکارڈ تلاش کیا۔ سب سے پہلے اس کی نگاہ اپنے دستخط پر گئی۔ جو صفحے کے بالائی کونے پر موجود تھے۔ دستخط اس بات کی علامت تھے کہ اس نے EKG والا صفحہ دیکھا تھا۔ پھر اس نے ٹریسنگ پر نظر ڈالی۔ یہ وہ بارہ سیاہ لہریں تھیں، جو قلب کی بقیہ کیفیت یا سرگرمی کو ظاہر کرتی ہیں۔ پورے ایک منٹ تک وہ پلک جھپکائے بغیر الیکٹرو کارڈیو گرام کو گھورتی رہی۔ اسے اپنی بینائی پر شک ہو رہا تھا۔ EKG کا پیٹرن بہت واضح تھا۔ اس پیٹرن کو ایک تھرڈ ایئر کا طالب علم بھی بہ آسانی سمجھ سکتا تھا۔

''یہ وجہ تھی جس نے ایلن کو آناً فاناً ہم سے چھین لیا۔'' ڈاکٹر گائے نے کیٹ سے کہا۔

''لیکن...... یہ ناممکن ہے۔'' کیٹ نے تیقن کے ساتھ کہا۔ تاہم اس کی الجھن برقرار تھی۔ ''میں ایسی معمولی غلطی نہیں کر سکتی۔''

ڈاکٹر گائے جواب دینے کے بجائے دوسری طرف دیکھنے لگا۔ اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ کیا کہتا۔

''گائے، تم مجھے خوب جانتے ہو۔'' کیٹ نے احتجاج کیا۔ ''اس قسم کی سہو، اور مجھ سے؟؟...... ایلن کے معاملے میں تو میں نے ہر چیز دو بار نہیں سہ بار چیک کی تھی...... نہ بھی کرتی تو کسی بھی کیس میں ایسی بھول...... نہیں، یہ ناممکن ہے۔''

''خدا کے لیے کیٹ، یہ ریکارڈ کا حصہ ہے۔ تمہارے دستخط موجود ہیں۔ کیا، کیا جا سکتا ہے؟''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں صدمے کی کیفیت سے دوچار تھے۔

"میں معذرت خواہ ہوں۔" بالآخر وہ بولا اور پریشانی سے بالوں میں کنگھی کی۔ "اوہ خدایا...... حملہ قلب...... ایلن کو ایک بار ہارٹ اٹیک ہو چکا تھا اور...... اور ہم اسے سرجری کے لیے لے گئے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے اسے ہلاک کیا ہے۔"

☆☆☆

"یہ ایک بہت سادہ اور واضح نااہلیت کا کیس ہے؟" اٹارنی ڈیوڈ رین سم نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ فائل پر ایلن اوبرائن کا نام لکھا تھا۔ اٹارنی نے ساگوان سے بنی ڈیسک کے دوسری جانب اپنے مؤکلان کی جانب دیکھا۔ پیٹرک اوبرائن اور میری اوبرائن...... دونوں کے بالوں میں سفیدی کا رنگ غالب تھا۔ چہرے اترے ہوئے تھے۔ لباس اوسط درجے کا تھا۔ ایلن، ان کی واحد اولاد تھی۔ پیٹرک اوبرائن کبھی اپنی پیاری بیٹی کی اچانک موت کے صدمۂ جانکاہ سے غمناک ہو جاتا اور کبھی غصے میں آجاتا۔

"مسٹر اوبرائن۔" اٹارنی رین سم نے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ میں آپ کے غم کا حقیقی مداوا کسی طرح نہیں کر سکتا، تاہم جہاں تک ہو سکا میں اپنی بہترین کاوش کروں گا۔"

پیٹرک اوبرائن نے نفی میں سر ہلایا۔ "ہمیں پیسا نہیں چاہیے۔ اگرچہ میں اپنی کمر کی تکلیف کے باعث تقریباً معذور ہو چکا ہوں لیکن ایلن نے انشورنس کرا رکھی تھی...... اور......"

"پالیسی کتنی مالیت کی ہو گی؟" رین سم نے سوال کیا۔

"پچاس ہزار ڈالر۔" میری نے پہلی مرتبہ لب کشا کیے۔ "وہ اتنی پیاری بچی تھی۔ ہمیشہ ہمارے بارے میں سوچتی تھی۔" میری پہلے ہی آہ وزاری کر چکی تھی۔ لگتا تھا کہ اسے اپنے شوہر کی نسبت کچھ قرار مل گیا ہے۔ تاہم غم واندوہ اس کی پوری شخصیت پر چھایا ہوا تھا...... وہ ایک دم مزید بوڑھے ہو گئے تھے۔

رین سم، ان دونوں کی اذیت اور اشتعال کو خوب سمجھ رہا تھا۔ اس کے نزدیک یہ ایک اوپن اینڈ شٹ کیس تھا۔ جسے وہ بہت آسانی سے جیت سکتا تھا۔ دونوں میاں بیوی نے صاف کہہ دیا تھا کہ چاہے انہیں ایک پیسا نہ ملے لیکن وہ ذمے داران کی ناک رگڑنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے ان کی اکلوتی بیٹی کو مار دیا تھا۔

اپنے پیشے کے تقاضے کے تحت اٹارنی ڈیوڈ رین سم نے بہرحال ان کے لیے ہرجانے کا دعویٰ کرنا تھا۔ اس نے دونوں کی اجازت سے چند ضروری سوالات کیے۔ مثلاً ایلن کی جاب، عمر، تنخواہ...... کیا وہ شادی شدہ تھی وغیرہ وغیرہ۔ پھر وہ ایلن کی میڈیکل ہسٹری کی جانب آیا۔ اس نے میڈیکل چارٹ کی نقول کو سامنے رکھا جس کے مطابق ایلن کی عمر اکتالیس برس تھی اور وہ صحت مند حالت میں تھی۔ بس اسے ایک عام سی سرجری کی ضرورت تھی۔ جس کا تعلق پتے سے تھا۔

"کیا آپ کی بیٹی کو کبھی دل کی تکلیف رہی تھی؟"

"کبھی نہیں۔"

"اس نے کبھی سینے میں تکلیف یا سانس کی روانی میں شکایت محسوس کی ہو؟"

"یہ ممکن نہیں۔ ایلی (ایلن) طویل فاصلے کی تیراک تھی۔ اسے ایسی کوئی شکایت نہیں تھی۔ یہ ممکن ہی نہیں۔" دونوں نے ہارٹ اٹیک کی کہانی پر یقین کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

"لیکن EKG کے مطابق یہ تشخیص ہوا ہے، مسز اوبرائن۔ ہمیں اس کی اثابت جانچنے کے لیے آٹوپسی کی ضرورت پڑے گی لیکن میرے خیال میں آٹوپسی کے لیے دیر ہو گئی۔ ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکے گا۔"

"دل کا مریض کیونکر تیراکی کر سکتا ہے؟ جہاں تک ریکارڈ کی بات ہے، وہ آپ جانیے۔ آٹوپسی کی ضرورت کیوں ہو گی...... وہ پہلے ہی میری بچی کو کاٹ چکے تھے......"

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"بس انہیں ایسا سبق ملے کہ وہ زندگی بھر نہ بھولیں کہ کسی کی اولاد کی کیا قیمت ہوتی ہے۔" پیٹرک اوبرائن نے غصے سے کہا۔

رین سم نے ایک بار پھر انہیں دلاسا دیا اور یقین دلایا کہ وہ اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کرے گا۔

دونوں کے رخصت ہونے کے بعد اس نے گہری سانس خارج کی۔ وہ جذباتی کیفیت سے باہر آنا چاہ رہا تھا جو اس کی سوچ پر اثرانداز ہو رہی تھی، اس کی شہرت بے داغ تھی۔ یہ کیس اس کے لیے آسان تھا لیکن وہ اپنے مزاج کے تحت کسی نکتے کو نظرانداز کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔ بحیثیت ایک انسان وہ بہرکیف دونوں میاں بیوی کی کیفیات سے متاثر ہوا تھا۔

چھ دن قبل ایک ڈاکٹر سے مہلک غلطی کا ارتکاب ہوتا ہے اور ایک اکتالیس سالہ صحت مند مریضہ اس چوک کے

باعث اس دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے جو اپنے بوڑھے والدین کا واحد سہارا بھی تھی۔ اکتالیس برس کا مطلب وہ اب بھی خود اٹارنی رین سم سے تین سال چھوٹی تھی۔

رین سم اپنی نشست پر سیدھا ہو گیا اور دو فزیشنز کا بائیو ڈیٹا دیکھنے لگا۔ ایک ڈاکٹر گائے سائٹینی اور دوسری ڈاکٹر کیتھرائن (کیٹ) شیزنی۔

اڑتالیس سالہ سرجن، ڈاکٹر گائے سائٹینی کا ریکارڈ غیر معمولی تھا۔ ہارورڈ سے سند یافتہ سرجن اپنے کیریئر کی چوٹی پر تھا۔ اس کے مضامین جن رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے، صرف ان ہی کی تعداد اتنی تھی کہ فہرست کو سمونے کے لیے پانچ صفحات بھرے گئے تھے۔ اس کی تحقیق کا دائرہ کار ہیپاٹک فزیالوجی تھا۔ آٹھ برس میں ایک مرتبہ اسے عدالت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور وہ مقدمہ بہ آسانی جیت گیا تھا۔ سرجن کو نشانہ بنانا فضول تھا۔ ویسے بھی رین سم کا ہدف، اینستھسیالوجسٹ کیٹ شیزنی تھی...... ڈاکٹر کیٹ کا ریکارڈ بھی متاثر کن تھا۔ عمر تیس سال۔ شائع شدہ مضامین کی فہرست، متاثر کن۔ کیٹ نے مڈ پیک اسپتال کو گیارہ ماہ قبل جوائن کیا تھا۔

ڈیوڈ رین سم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی تھی۔ یہ کسی عطائی کا پروفائل نہیں تھا۔ شاندار ریکارڈ کسی طرح معمولی سی غلطی سے لگا نہیں کھا رہا تھا۔ ریکارڈ چیخ رہا تھا کہ کیٹ سے اتنی بنیادی غلطی سرزد نہیں ہو سکتی۔

رین سم نے فائل بند کر دی۔ وہ کیا کر سکتا تھا۔ حقیقت غیر متنازع تھی اور کیٹ کے لیے دفاع میں کچھ نہیں تھا۔ مریضہ، سرجن کے آلات جراحی کے نیچے، کیٹ کی غلطی کی وجہ سے ہلاک ہوئی تھی۔ کیٹ کو خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا۔ کیس بوڑھے میاں بیوی کے حق میں تھا۔

☆☆☆

جارج بیٹن کورٹ، ڈاکٹرز کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔ یہ اس کے ذاتی خیالات تھے۔ مخصوص مزاج و خیالات کے باعث، بحیثیت CEO، اسپتال میں اس کا کام مزید دشوار ہو گیا تھا۔ مڈ پیک اسپتال میں، چیف ایگزیکٹو کی حیثیت میں اسے دس برس بیت گئے تھے۔ اس نے ایم بی اے کے علاوہ پبلک ہیلتھ میں ماسٹرز کیا ہوا تھا۔ پرانی انتظامی ٹیم کے برعکس اس نے تن تنہا، مڈ پیک کے جامد وجود میں نئی روح پھونک دی تھی۔ مڈ پیک (غیر اہم اسپتال) سے قابل قدر منافع بخش ادارے میں تبدیل ہو چکا تھا۔

اس کے باوجود سینئرز ڈاکٹرز کی ٹیم، نکتہ چینی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھی۔ بیٹن کورٹ کے نزدیک سفید کوٹ والے ڈاکٹرز احمق تھے...... وہ اس بات کو نہیں سمجھ پائے تھے کہ زندگیاں بچانا بھی کاروبار کا حصہ ہوتا ہے۔ بیٹن کورٹ کے لیے سفید کوٹ والے بھوت، گاہے بگاہے، دردِ سر کا باعث بنتے رہتے تھے۔ اس وقت جو ڈاکٹر، بیٹن کورٹ کے سامنے میز کی دوسری جانب بیٹھا تھا، اس کا نام ڈاکٹر ایوری تھا اور بیٹن کورٹ کو دردِ سر کے بجائے دردِ شقیقہ محسوس ہو رہا تھا۔ عمر رسیدہ ڈاکٹر ایوری خاصا ڈرپوک تھا۔ اپنے سائے سے بھی بدکنے والا...... ایسا آدمی کسی متنازعہ مسئلے میں کیا ساتھ دیتا...... وہ چیف اینستھسیا تھا۔ سفید بالوں والا ڈاکٹر ایوری، بیوی کے عارضۂ قلب کے باعث مزید گم صم رہنے لگا تھا اور اپنی ڈیوٹی مشینی انداز میں پوری کرتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی روبوٹ کام کر رہا ہے۔

باوجود اس کے، بیٹن کورٹ کے لیے وہ موجودہ صورتِ حال میں اہم آدمی تھا اور بیٹن کورٹ کو اس کی ضرورت تھی۔ کیونکہ اسپتال کی ساکھ داؤ پر لگ چکی تھی، لیکن بیٹن کورٹ کے خدشے کے تحت، بڑا مسئلہ نئی ڈاکٹر تھی، جسے وہ پوری طرح جانتا بھی نہیں تھا۔

کیٹ نے جیسے ہی اس کے آفس میں قدم رکھا، بیٹن کورٹ نے خطرے کی بو سونگھ لی۔ تجربہ اور چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس کا خدشہ درست ثابت ہونے والا ہے۔ اسے توقع نہیں تھی کہ ڈاکٹر کیٹ کی شکل میں اسے کسی حسینہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگرچہ کیٹ کی براؤن زلفیں بکھری ہوئی تھیں اور ہونٹ بھی لپ اسٹک سے بے نیاز تھے۔ تاہم بیٹن کورٹ کے لیے کیٹ کی مقناطیسی آنکھیں ہی اسے پُرکشش ثابت کرنے کے لیے کافی تھیں۔ کیٹ کی آنکھوں کی فطری چمک بتا رہی تھی کہ وہ شکاری نہیں تو شکار بھی نہیں ہے۔

''ڈاکٹر کیٹ، وکیل کی جانب سے یہ خط آج صبح موصول ہوا ہے۔'' اس نے چند کاغذات ڈیسک پر کیٹ کے سامنے رکھے۔ ''یہ ذاتی پیغامبر کے ذریعے دستی ترسیل ہے۔''

کیٹ نے خط کی پیشانی پر نظر ڈالی تو اعصابی ہیجان میں مبتلا ہو گئی۔ ''اوہارا اینڈ رین سم، اٹارنی ایٹ لاء۔'' اوہارا اینڈ رین سم کا شمار چوٹی کی لاء فرمز میں ہوتا تھا۔

بیٹن کورٹ بغور کیٹ کے تاثرات پڑھ رہا تھا۔ ''تم

اور اسپتال دونوں پر ''نااہلیت'' کا مقدمہ دائر ہونے والا ہے۔ڈیوڈ رین سم بذاتِ خود کیس ہینڈل کرے گا۔'' بیٹن نے کیٹ پر دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ درحقیقت کیٹ کا گلا خشک ہوگیا تھا۔اس نے گھنیری پلکیں اٹھائیں۔

''لیکن... لیکن وہ یہ کیسے کرسکتے......''

''انہیں محض ایک وکیل اور ایک لاش کی ضرورت ہے۔'' بیٹن کورٹ نے کہا۔

''میں وضاحت کرچکی ہوں۔'' کیٹ نے سر گھما کر ڈاکٹر ایوری کو دیکھا۔''آپ کو یاد ہے......؟''

''ڈاکٹر ایوری سے میں ڈسکس کرچکا ہوں۔'' بیٹن کورٹ نے قطع کلامی کی۔''اس وقت مسئلہ یہ نہیں ہے۔''

''پھر کیا مسئلہ ہے؟''

برجستہ سوالیہ فقرے نے ایک لمحے کے لیے بیٹن کورٹ کو گڑبڑا دیا۔اس نے سنبھلنے میں دیر نہیں لگائی۔

''مسئلہ یہ ہے کہ ملین ڈالر کا ''لاء سوٹ'' فائل ہونے جارہا ہے۔بحیثیت آجر کے، ہرجانے کی ذمّے داری ہم پر عائد ہوگی۔لیکن صرف رقم ہی کا معاملہ باعثِ تشویش نہیں ہے......اس سے بڑھ کر، مسئلہ ساکھ کا ہے۔'' بیٹن کورٹ نے خشک لہجے میں کہا۔

کیٹ خاموش رہی۔وہ جانتی تھی کہ کیا ہونے والا ہے۔اس نے ہاتھ مٹھیوں کی شکل میں بھینچ کر گود میں رکھ لیے۔

''یہ لاء سوٹ، اسپتال کے لیے برا شگون ثابت ہوگا۔'' وہ پھر بولا۔''ٹرائل شروع ہوگیا تو بات پریس/میڈیا تک جائے گی اور پھر پبلک میں......لوگ باتیں بنائیں گے اور اسپتال سے دور بھاگیں گے۔'' بیٹن کورٹ نے نیچے ڈیسک پر کاغذات کو دیکھا۔''مجھے احساس ہے کہ تمہاری اب تک کی کارکردگی قابلِ قبول ہے۔''

کیٹ کی گردن تن گئی۔''قابلِ قبول؟'' وہ چیخ پڑی۔اور ڈاکٹر ایوری کو گھورا۔

ایوری، اپنی نشست میں کسمسایا اور نظریں چرائیں۔''ویل......دراصل، ڈاکٹر شیزنی کی کارکردگی......گڈ، ویری گڈ۔'' وہ گویا کراہ اٹھا۔''میرا مطلب ہے......قابلِ قبول سے زیادہ......''

''خدا کے لیے مرد بنو۔'' وہ تصور میں چلا اٹھی۔''تم جانتے ہو کہ میری کارکردگی بے مثال رہی ہے۔''

''کبھی کوئی شکایت نہیں آئی۔'' ایوری نے تھکی ہوئی آواز میں بات ختم کی۔وہ دونوں سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔

''بہرحال جیسے بھی کہہ لو۔'' بیٹن کورٹ نے بات آگے بڑھائی۔''تمہاری وجہ سے ہمیں ایک حساس صورتِ حال کا سامنا ہے۔ڈاکٹر کیٹ اسپتال کے بہترین مفاد میں ہے کہ تمہارا نام اسپتال کے نام کے ساتھ جڑا نہ رہے۔''

خاموشی کا ایک طویل وقفہ آیا جس میں کہیں کہیں ایوری کی دبی دبی کھانسی کی آواز شامل تھی۔وہ ڈیسک کو تک رہا تھا۔

''ہمیں تمہارے استعفیٰ کا انتظار ہے۔'' بالآخر بیٹن کورٹ نے بلی کو تھیلے سے باہر نکالا۔

کیٹ کو جھٹکا لگا......جیسے کوئی طوفانی لہر ٹکرائی ہو۔ تاہم اس نے مستحکم آواز میں کہا۔''اور میں انکار کردوں پھر؟''

''ڈاکٹر، یقین کرو، تمہارے لیے بھی یہ ایک بہتر آپشن ہے......بجائے اس کے کہ ہم......''

''برطرف......مطلب ڈس مس کردیں؟'' کیٹ نے جملہ مکمل کیا۔

بیٹن کورٹ نے سر ہلایا۔''ہم ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں۔''

''نہیں۔'' کیٹ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

کیٹ کی آنکھوں میں یقین اور سرکشی دیکھ کر وہ اندر ہی اندر تلملایا۔''نہیں، تم مجھے سمجھنے میں قطعی ناکام رہے ہو۔'' کیٹ کے ذہن میں بیٹن کورٹ کے لیے ناپسندیدگی کا عنصر بڑھ چکا تھا۔

''تم ایک قابل ڈاکٹر ہو۔'' بیٹن کورٹ نے پینترا بدلا۔''تم اپنے بہتر آپشن کو ذہن میں رکھو۔ہم کسی صورت میں تمہیں آپریشن تھیٹر میں واپس نہیں لے سکتے۔''

''یہ ٹھیک نہیں ہے۔'' ایوری نے اعتراض کیا۔

''کیا مطلب؟''

''اس طرح نکالنا درست نہیں......چینلز کو استعمال......''

''مجھے اچھی طرح پتا ہے پراپر چینلز کا۔مجھے امید تھی کہ ڈاکٹر کیٹ صورتِ حال کو سمجھتے ہوئے بہتر فیصلہ کرے گی۔'' اس نے کیٹ کی جانب دیکھا۔''ڈاکٹر کیٹ کو سمجھنا چاہیے کہ اس طرح اس کے ریکارڈ پر کوئی داغ نہیں آئے گا۔صرف یہ معلوم ہوگا کہ اس نے یہاں سے استعفیٰ دیا تھا۔میں ایک گھنٹے میں لیٹر ٹائپ کروادوں گا۔ڈاکٹر کیٹ نے صرف دستخط......'' کیٹ کی آنکھوں کا تاثر دیکھ کر بیٹن کورٹ جملہ مکمل نہ کرسکا۔

کیٹ شاذ و نادر ہی مشتعل ہوتی تھی۔ عموماً وہ اپنے جذبات کو سختی سے قابو میں رکھتی تھی لیکن اس وقت جو طوفان تہ سے اٹھ کر سطحِ آب پر آیا، وہ خود اس کے لیے اجنبی اور خوفناک تھا۔ اس کی آواز میں ہلاکت خیز سکون کروٹ لے رہا تھا۔ ''مسٹر بیٹن کورٹ، اپنے کاغذات اور اپنے مشورے اپنے پاس محفوظ رکھو۔''

بیٹن کا جبڑا، جملہ مکمل کیے بغیر کھٹ سے بند ہو گیا۔

''تمہارا فیصلہ ہے۔'' وقفے سے وہ بولا۔ ''ایوری، میٹنگ کب ہے؟'' بیٹن کورٹ خاصا تپ گیا تھا۔

''منگل...... لیکن......''

''او برائن کیس، ایجنڈے پر رکھو۔''

کیٹ نے بدقت تمام مزید کچھ کہنے سے خود کو باز رکھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی پوزیشن نازک ہے۔ ضابطے کی کارروائی کے دوران بیٹن کورٹ نے اگر کوئی بدنما لیبل اس پر چسپاں کر دیا تو مستقبل اندھیروں کی نذر ہو جائے گا۔ تاہم اس نے نگاہ نیچے نہیں کی، خود کو سمیٹ کر رکھا اور پُروقار انداز میں ہاتھ ملا کر رخصت ہوئی۔ کیٹ نے نکلتے وقت اپنی چال بھی ہموار رکھی۔ لفٹ تک پہنچی۔ اندر قدم رکھا پھر نیچے جاتے ہوئے کوئی نازک شے اس کے وجود میں چھن سے ٹوٹ کر بکھر گئی۔ وہ لفٹ سے نکلی تو جسم لرز رہا تھا۔

لابی میں وہ باہر آ کر آگے چل پڑی۔ وہاں کی آوازیں اسے سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ نہ افراد دکھائی دے رہے تھے۔ حقیقت کا ادراک سونامی کی لہر بن کے پوری قوت کے ساتھ اس کے وجود سے ٹکرایا تھا۔ ابھی پریکٹس شروع کیے، اسے بمشکل سال ہوا تھا اور اس پر ''نااہلیت'' کا مقدمہ ہونے جا رہا تھا۔ وہ دوسروں کے مقدمے جان کر حیران ہوتی تھی کہ ان کی زندگی کس خوفناک طریقے سے تباہ ہوتی ہوگی...... کبھی نہیں سوچا تھا خواب اور گمان میں نہیں تھا کہ کیریئر کے آغاز میں ہی خود اس پر یہ مصیبت آنے والی ہے۔

معاً وہ لابی میں موجود فونز کی قطار کے قریب تھم گئی۔ وہ خود کو سمیٹتے ہوئے فون ڈائریکٹری کو دیکھ رہی تھی۔ کچھ سوچ کر اس نے ڈائریکٹری کی ورق گردانی شروع کی...... اوہارا اینڈ رین سم، اٹارنی ایٹ لاء کا آفس، شپ اسٹریٹ پر تھا۔ کیا انہیں حقائق کا پتا ہے؟ کیا وہ ان کو قائل کر سکتی ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا اور ڈائریکٹری کا وہ صفحہ ہی پھاڑ کر سفید کوٹ کی جیب میں اڑس لیا۔

☆☆☆

''مسٹر رین سم مصروف ہیں۔'' استقبالیہ ڈیسک پر موجود خاتون نے ٹکا سا جواب دیا۔

''لیکن مجھے ان سے ملنا ہے۔'' کیٹ نے اصرار کیا۔

''ڈاکٹر، میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ وہ میٹنگ میں ہیں۔ ملاقات ممکن نہیں ہے۔''

صبر کی دیوار میں ارتعاش نمودار ہونے لگا۔ کیٹ نے ڈیسک پر دونوں ہاتھ رکھ دیے۔ ''میٹنگ قیامت تک جاری نہیں رہے گی۔''

''یہ میٹنگ رہے گی۔'' خاتون نے خشک لہجے میں کہا۔

کیٹ مسکرائی۔ ''تو میں بھی قیامت تک بیٹھی ہوں۔''

''ڈاکٹر، وقت ضائع مت کرو۔ تعارف کے مطابق تمہارا تعلق مقدمے کے دفاع سے ہے اور مسٹر رین سم دفاعی پارٹی سے ملاقات نہیں کرتے...... مجھے ناخوشگوار قدم اٹھانے پر مجبور مت کرو۔'' فون کی گھنٹی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ فون ریسیو کرتے ہوئے اس نے کیٹ کی جانب پشت کر لی تھی۔

''اوہارا اینڈ رین سم؟...... اوہ یس، مسٹر میتھیو...... میں فائلز دیکھ کر بتاتی ہوں......''

کیٹ نے بے قراری سے اطراف میں دیکھا۔ قیمتی فرنیچر، پینٹنگز......

کاروبار خوب چل رہا ہے۔ کیٹ نے خود سے سرگوشی کی۔ دفعتاً ملی جلی آوازوں نے اسے چونکا دیا۔ کیٹ نے رخ بدلا۔ کانفرنس روم سے ایک گروپ برآمد ہوا۔ عورتیں اور مرد دونوں شامل تھے۔

رین سم کون ہو سکتا ہے؟ کیٹ نے چہروں کی چھان بین کی۔ کوئی چہرہ فرم کے سینئر پارٹنر کی نمائندگی نہیں کر رہا تھا۔ کیٹ نے گردن موڑ کر بحث کرنے والی اڑیل خاتون پر نگاہ ڈالی، وہ اسی طرح پیٹھ پھیرے مشغول تھی۔ پلک جھپکتے اسے ایک خیال آیا اور کیٹ نے عمل بھی کر ڈالا۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی کانفرنس روم تک پہنچ گئی۔ دروازے میں وہ رکی۔ کچھ فاصلے پر کمرے کے اندر ساگوان کی وزنی میز کے ایک جانب چرمی نشستوں کی قطار تھی۔ دوسری جانب ایک تنہا آدمی میز کے عقب میں بیٹھا تھا۔ اس کی توجہ کاغذات کی جانب تھی۔ اس نے کیٹ کی موجودگی کو محسوس نہیں کیا۔

کیٹ نے خود کو سنبھالا۔ ”مسٹر رین سم؟“

اس آدمی نے سر اٹھا کر کیٹ پر نگاہ ڈالی، اس کے تاثرات متوازن تھے۔ ”یس؟ تم کون ہو؟“

”میں......“

”معذرت خواہ ہوں، مسٹر رین سم۔“ اچانک استقبالیہ کلرک ڈیسک والی خاتون نے عقب سے مداخلت کی اور آواز نیچے رکھتے ہوئے غصے سے بڑبڑائی۔ ”میں نے تم سے کیا کہا تھا۔ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہا۔ چلو میرے ساتھ۔“ اس نے کیٹ کا بازو پکڑ لیا۔

”مجھے صرف چند منٹ باتیں کرنی ہیں۔“

”کیا میں گارڈز کو طلب کروں؟“ اس نے دانت پیسے۔

کیٹ نے بازو چھڑایا۔ ”ہاں، شوق سے طلب کرو۔“

”یہ کیا تماشا ہے؟“ رین سم کی بلند آواز کانفرنس روم میں گونج اٹھی۔ دونوں چونک کر خاموش ہوگئیں۔

رین سم براہِ راست کھوجنے والی نظر سے کیٹ کو دیکھ رہا تھا۔ ”تمہارا نام؟“

”ڈاکٹر کیٹ شیزنی۔“ کیٹ نے بحالی اعتماد کے ساتھ کہا۔

رین سم کی پیشانی پر لکیر نمودار ہوئی۔ ”اوہ سمجھا۔“ وہ دوبارہ کاغذات کی طرف متوجہ ہوگیا۔ ”مسز پرائن، ڈاکٹر کو باہر کا راستہ دکھائیے۔“ اس نے سامنے دیکھے بغیر سپاٹ آواز میں کہا۔

”میں صرف چند حقائق بتانا چاہتی ہوں۔“ کیٹ اڑی ہوئی تھی۔ دوسری طرف مسز پرائن کو گویا وارنٹ ہاتھ آگیا، وہ دونوں ہاتھوں سے کیٹ کو باہر کی جانب دھکیل رہی تھی۔

”تم حقائق جاننا ہی نہیں چاہتے؟ کیا تمام وکلا کا یہی انداز ہے...... پیسا کمانے کے لیے تم لوگ سچائی سے منہ پھیر لیتے ہو...... تم بھی ان میں سے ایک ہو...... تم یہ جاننا ہی نہیں چاہتے کہ ایلن اوبرائن کے ساتھ درحقیقت کیا ہوا تھا؟“ کیٹ تقریباً چلا اٹھی۔

رین سم نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ وہ سرد نگاہوں سے کیٹ کو گھور رہا تھا۔ ”مسز پرائن، آپ جائیے۔“

مسز پرائن پیچ و تاب کھاتی ہوئی واپس چلی گئی۔ دروازہ بند ہوگیا۔ کمرے میں خاموشی کا طویل وقفہ در آیا۔

”ڈاکٹر، مسز پرائن کو کراس کر کے تم ایک کارنامہ انجام دے چکی ہو اور اب وہیں کھڑی رہو گی؟“ بالآخر ڈیوڈ رین سم نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔ رین سم کے انداز نے کیٹ کے تناؤ کو کم کرنے کے لیے کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ وہ قدم بہ قدم کرسی کی طرف بڑھی۔ وہ اس کے ہر قدم پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

کیٹ اس کی پوزیشن اور ساکھ سے آگاہ تھی۔ اسے توقع تھی کہ رین سم کوئی عمر رسیدہ شخص ہوگا۔ اس کی عمر واضح طور پر پچاس سے بھی کم نظر آرہی تھی۔ ٹائی سے لے کر لباس تک ہر چیز ذوق اور قیمت کی نشاندہی کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ، تاثرات، چوڑے شانے...... پوری شخصیت متاثر کن تھی۔ خاص طور پر اس کی نیلگوں آنکھیں۔ وہ آنکھیں جیسے کیٹ کا ایکسرے کرنے میں مصروف تھیں۔

دوسری جانب رین سم کے تصور میں ڈاکٹر کیٹ کے بایو ڈیٹا کے مطابق ایک شبیہ تھی۔ وہ غلط نکلی تھی۔ سامنے موجود کیٹ شیزنی، تصوراتی کیٹ سے قطعی مختلف تھی۔

”میں یہاں چند حقائق بیان کرنے آئی ہوں، مسٹر رین سم۔“

”حقائق...... جو تمہاری نظر میں ہیں۔“

”حقائق...... جیسے وہ ہیں۔“ کیٹ نے برجستگی کا مظاہرہ کیا۔

اگر وہ دفاعی پارٹی نہیں ہوتی تو ”بہت خوب“ کے الفاظ رین سم کی زبان سے ادا ہو جاتے۔ بجائے اس کے، اس نے بریف کیس میں سے اوبرائن کیس کی فائل نکال کر میز پر رکھی۔

”جن کی مجھے ضرورت ہے، وہ تمام حقائق یہاں موجود ہیں۔“ اس نے فائل کی جانب یوں اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ تمہاری بربادی کا تمام انتظام مکمل ہے۔

”ہر چیز یہاں ہے، اس فائل میں۔“

”ہر چیز نہیں ہے۔“

”اگر نہیں ہے تو تم کیا نئی بات مجھے بتاؤ گی؟“

”جو بتاؤں گی، وہی سچ ہے۔“

”او، بتاؤ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے اٹارنی کو علم ہے کہ تم یہاں موجود ہو؟“

”اٹارنی؟ میں نے کسی اٹارنی سے بات نہیں کی۔“

”تو پھر جلدی کرو، اٹارنی کا بندوبست کر لو۔ تمہیں ضرورت پڑنے والی ہے۔“

”ضروری نہیں ہے...... یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے، مسٹر رین سم...... اگر تم سن لو تو مجھے یقین ہے۔“

''ایک منٹ۔'' رین سم نے اسے اشارہ کیا اور بریف کیس میں سے کیسٹ ریکارڈر برآمد کیا۔ ریکارڈر آن کر کے اس نے میز پر کیٹ کے سامنے رکھ دیا۔ ''میں نہیں چاہوں گا کہ کوئی معمولی سی بات بھی اِدھر اُدھر ہو جائے۔ اب اپنی کہانی سناؤ، سمجھ لو کہ میرا پورا وجود ایک کان ہے۔''

کیٹ کے کان گرم ہو گئے۔ اس نے ریکارڈر آف کر دیا۔ ''یہ کوئی عدالتی بیان نہیں ہے۔ ہٹاؤ اسے ایک طرف۔''

چند لمحوں کے لیے فضا میں تناؤ کی کیفیت طاری رہی۔ نیلگوں تیز آنکھیں، سبز آنکھوں کے راستے دماغ میں اتر رہی تھیں۔ معاً رین سم نے ریکارڈر واپس رکھ دیا۔ کیٹ نے پہلی مرتبہ فتح مندی کا مبہم ذائقہ چکھا۔

''ہم کہاں تھے؟'' اس نے شائستگی سے کہا۔ ''ہاں، شاید تم بتا رہی تھیں کہ درحقیقت ہوا کیا تھا۔''

کیٹ نے ناپ تول کر بولنا شروع کیا۔ ''ہو سکتا ہے کہ میں بہت شاندار نہ ہوں لیکن میں اناڑی بھی نہیں ہوں۔ میں اپنے کام میں بہت احتیاط سے کام لیتی ہوں اور میرا اب تک کا ریکارڈ بے مثال ہے...... اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ ایسی احمقانہ غلطی کی توقع کوئی بھی مجھ سے نہیں کر سکتا۔ اور ایلن تو ہماری اسٹاف ممبر تھی...... میری دوست بھی تھی۔ میں نے اپنی ذمّے داریاں ہمیشہ سے زیادہ احتیاط سے پوری کی تھیں۔ EKG کا مطالعہ ایک سے زیادہ مرتبہ کیا۔ ایلن میری وجہ سے پُرسکون تھی۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ ہر چیز نارمل ہے یا نہیں۔''

''اور تم نے بتایا کہ ہر چیز نارمل ہے؟''

''ہاں میں نے ایسا ہی کیا۔ کیونکہ یہ حقیقت تھی۔ یہی سچ تھا۔''

''لیکن EKG؟'' رین سم نے فائل کی جانب اشارہ کیا۔

''وہ غلط کہہ رہا ہے۔''

''لیکن یہ دستاویزی ثبوت ہے جس پر تمہارے دستخط ثبت ہیں۔'' رین سم نے پختہ آواز میں کہا۔

کیٹ نے دونوں ہاتھ میز پر دائیں بائیں رکھے اور آگے جھکی۔ ''یہ وہ رپورٹ نہیں ہے۔''

رین سم نے یوں دیکھا جیسے اسے سننے میں مغالطہ ہوا ہو۔

''میں نے جو EKG رپورٹ دیکھی تھی، وہ نارمل تھی۔'' کیٹ نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''پھر یہ چارٹ میں کیسے آ گئی؟ تمہارا مطلب ہے کہ یہ جعلی ہے؟''

''ہاں، کسی نے اصل کی جگہ اسے وہاں رکھا تھا۔''

''کس نے؟''

''یہ میں نہیں جانتی۔''

''ہونہہ...... میں نہیں کہہ سکتا کہ تم کورٹ میں کیا حاصل کر سکو گی؟''

''مسٹر رین سم، اگر میں غلطی کرتی تو سب سے پہلے جو ہستی اسے تسلیم کرتی...... وہ بھی میں ہی ہوتی۔''

''یعنی تم غیر معمولی حد تک ایماندار ہو۔'' اس کی آواز میں ہلکا طنز سا تھا۔

''کیا تم واقعی یہ سمجھ رہے ہو کہ میں ایک احمقانہ کہانی لے کر آئی ہوں؟''

وہ ہنس پڑا۔ ''مجھے یقین ہے کہ تم کوئی اور قابلِ یقین بات بتاؤ گی۔ یہ جاننے کے لیے میں شدت سے منتظر ہوں کہ چارٹ میں EKG کا صفحہ کیسے ادل بدل ہو گیا؟'' رین نے طنزیہ انداز میں کہا۔

کیٹ کے رخسار جل اٹھے۔ ''میں کیا کہہ سکتی ہوں؟''

''کم آن ڈاکٹر، مایوس مت کرو۔''

''میں نے کہا، کچھ نہیں ہے۔ میں کسی کا نام نہیں لے سکتی۔ نہ جانتی ہوں ایسا کیونکر ہوا؟''

''کوئی اندازہ؟''

''شاید کسی اجنبی سیارے سے کوئی ایلین وہاں آیا ہو۔'' کیٹ تڑخ اٹھی۔

''گڈ تھیوری۔'' اس کی آواز میں کوئی تاثر نہیں تھا۔ اس نے EKG کا صفحہ نکال کر سامنے رکھ دیا۔ ''وضاحت کرو، اس پر تمہارے دستخط ہیں۔''

''میرے نہیں ہیں۔''

''کیا مطلب...... یہ جعلی دستخط ہیں؟''

کچھ دیر دونوں میں تکرار جاری رہی......

''ٹھیک ہے۔ فرض کر لیتے ہیں کہ تم درست کہہ رہی ہو...... تو پھر EKG تبدیل کرنے کی دو ہی ممکنہ وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی تمہارا کیریئر اور مستقبل تباہ کرنا چاہتا ہے۔''

''مضحکہ خیز بات ہے۔ میرا کوئی دشمن نہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ اور دوسری وجہ...... ممکنہ وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ......'' وہ رک گیا۔ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے

کو دیکھ رہے تھے۔ ''کوئی ایسا ہے جو کسی ''قتل'' کی نشانیاں مٹانا چاہتا ہے۔''

دوسرا امکان سن کر وہ دنگ رہ گئی۔ رین سم نے اس کے تاثرات دیکھے تو مسکرایا۔ ''ظاہر ہے کہ دوسرا امکان بھی ہم دونوں کے لیے مضحکہ خیز ہے...... پھر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہی ہو...... اب تم مجھے بتاؤ کہ وہاں کیا ہوا تھا؟''

کیٹ اسے گھورتی رہی۔ اس کی نیلی آنکھوں سے جگنو سے نکلتے ہوئے محسوس ہوئے...... نیلے رنگ کے روشن جگنوؤں نے کیٹ کے گرد ہالہ بنا لیا۔ دفعتاً کیٹ پر تحیر خیز انکشاف ہوا کہ وہ محض ایک کھردرا وکیل نہیں بلکہ وجیہہ مرد بھی ہے۔ کیٹ کی سوچ کا زاویہ بے قابو ہونے لگا...... وہ بے اختیار ہونے لگی...... نیلی آنکھوں میں تو یہی کشش تھی۔ وہ ایک غیر اختیاری کیفیت کا شکار ہو رہی تھی۔

''تم کیا بتاؤ گی۔ تمہارے پاس کوئی جواب نہیں۔'' رین سم اس کی کیفیت سے بے خبر اسے خاموش دیکھ کر بولا۔ نیلے جگنو یک لخت غائب ہو گئے۔ تاہم وہ خاموش رہی۔

''میں بتاتا ہوں۔'' رین سم نے فائل کھولی اور آواز کی دستاویزی فلم چلا دی۔ ہر بات میں کاغذی ثبوت کا ناقابلِ تردید سہارا موجود تھا۔

رین سم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی، وہ اکتایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ''یہ آسان تر نہیں ہوگا کہ تم اپنی غلطی تسلیم کر لو۔'' اس نے کہا۔

''آسان تر؟ کس کے لیے؟''

''سب کے لیے...... کورٹ سے باہر سمجھوتا...... تیز، آسان اور نسبتاً کم تکلیف دہ۔''

''آؤٹ آف کورٹ...... لیکن مجھے وہ غلطی تسلیم کرنی پڑے گی، جو مجھ سے کبھی سرزد نہیں ہوئی۔''

رین سم کی کھوپڑی چٹخ گئی۔ پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا۔ ''ٹرائل میں جانا ہے۔ اوکے، ڈاکٹر...... فائن۔ جب میں کیس لیتا ہوں تو اسے درمیان میں نہیں چھوڑتا۔ تم اسپتال میں نہیں کورٹ میں کھڑی ہوگی۔ جہاں تمہارا سامنا ڈیوڈ رین سم سے ہوگا، وہاں پھر میری حکومت ہوگی۔ تمہارے پاس ایک فیصد چانس بھی نہیں ہے، تمہارے چاروں طرف...... ہر طرف آگ ہی آگ ہوگی اور کوئی تمہیں ایک قطرۂ آبِ نسیاں دینے والا نہ ہوگا۔''

کیٹ کا دل چاہا کہ اٹھ کر اسے گردن سے دبوچ لے۔ وہ بیٹھی رہی۔ اس بات کا کسی کو احساس نہیں ہے کہ ایلن کے جانے کا غم ہی میرے لیے بہت تھا۔ سونے پر سہاگا یہ مقدمے بازی...... معاً اس کا غصہ اس کی توانائی بہ سرعت تحلیل ہوتی چلی گئی۔ احساسِ بے بسی...... آشفتگیٔ دل و جان نے دفعتاً اسے نڈھال کر دیا۔ یکایک کائنات درہم برہم ہو گئی۔

وہ اپنی نشست گاہ میں گر سی گئی۔ ''کاش واقعی میں نے...... غلطی کی ہوتی اور اسے تسلیم کر لیتی۔'' اس کی آواز بکھر گئی۔

''کاش میں مجرم ہوتی اور کہہ سکتی کہ میں سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں...... گزشتہ سات دن تک میں بھٹکی ہوئی روح کے مانند سرگرداں و پریشاں خدا کو پکارتی رہی کہ یہ کیسے ہوا...... ایلن مجھ پر بھروسا کرتی تھی اور اس نے میری نگرانی میں دم توڑ دیا...... اسی وقت میں بھی ٹوٹ گئی تھی پھر میں نے خواہش کی...... کاش میں ڈاکٹر ہی نہ بنی ہوتی...... کچھ اور بن جاتی...... ویٹرس بن جاتی۔ کلرک بن جاتی...... کچھ بھی۔ مجھے اپنے کام سے محبت ہے۔ تم نہیں سمجھ سکتے، یہ کتنا دشوار ہے کہ میں گھٹنے ٹیک دوں یا...... شعبۂ طب سے دستبردار ہو جاؤں۔'' اس کی آواز ٹوٹ گئی۔ چہرہ دھواں دھواں تھا۔ سبز آنکھوں کی چمک دھندلا گئی...... حاصل سے کم نہیں غم حاصل بھی۔

کیٹ نے گلا تر کرنے کی کوشش کی اور سر جھکا لیا۔ یہ اعترافِ شکست تھا۔ وہ بے بسی، بے چارگی، غم و اندوہ، سوز و گداز کی سوگوار بے جان تصویر میں ڈھل گئی۔

رین سم دل میں اٹھنے والے جذباتی طوفان کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے اپنے اندازوں پر بڑا ناز تھا۔ چہرے اور آنکھیں اسے فریب نہیں دے سکتی تھیں۔ وہ جتنی دیر بولتی رہی۔ رین سم اس کی سبز آنکھوں میں جھوٹ کا سراغ لگانے کی سعیٔ لاحاصل میں مصروف رہا اور جھوٹ اداکاری کا ذرہ بھر عنصر پانے میں بھی ناکام رہا۔ سبز آنکھیں ترشے ہوئے زمرد کی جوڑی تھی۔

وہ وکیل تھا۔ ایک پیشہ ور وکیل پہلی مرتبہ اسے لگا کہ وہ جذباتی کیفیت سے باہر آنے کے بجائے بھنور میں گھرتا جا رہا ہے۔ اس کے چاروں طرف شوریدہ سر لہریں تھیں...... سبز رنگ کی لہریں۔ وہ سبز بھنور سے باہر آنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا اور ڈوبتا جا رہا تھا۔ کیٹ کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ کیوں چاہ رہا ہے کہ وہ سر اٹھائے...... کیا سبز رنگ کے لیے؟ دفعتاً انکشاف ہوا کہ وہ وکیل نہیں ہے یا پھر ابھی کچا ہے......

نہیں تو بچہ ہے۔ اس نے کبھی جیتا جاگتا، سسکتا حسن سوگوار نہیں دیکھا تھا۔

کوئی تصور میں چلایا...... تو لٹ گیا۔ نظارۂ حسن ذات نے لوٹ لیا...... جلوہ گری نے لوٹ لیا۔ چاند، کہکشاں، یہ گل، یہ بوٹے...... نیرنگی صفات نے لوٹ لیا۔ اس کے دل نے کہا کہ اٹھ کر کیٹ کا سر بلند کر دے، اس کا پرانا، تیکھا بانکپن اسے لوٹا دے۔

وہ اٹھتا کیسے؟ وہ تو سبز بھنور سے لڑ رہا تھا۔ بیشتر اس کے، وہ کبھی نہ ابھرنے کے لیے ڈوب جاتا۔ اس نے اندازے سے پانی کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ہاتھ کے تصادم سے گلاس میز پر لڑھک گیا۔ گلاس خالی تھا لیکن معمولی آواز بھی دھماکا ثابت ہوئی۔ سناٹے کی چادر چاک ہوئی۔ سبز لہریں غائب ہو گئیں۔ دونوں ایک ساتھ چونکے اور رین سم نے خجالت کے ساتھ رومال نکالا۔ اس کی پیشانی بھیگی ہوئی تھی۔ سبز آنکھوں میں الجھن تھی لیکن وہ دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔

چند ساعت بعد اس نے بریف کیس سنبھالا اور کھڑا ہو گیا۔ ''مجھے تاخیر ہو گئی...... کورٹ پہنچنا تھا۔''

کیٹ بھی کھڑی ہو گئی۔ اس نے قدم بڑھائے۔

''مسٹر رین سم۔'' مدھم نرم آواز نے اس کے قدم پکڑ لیے۔

وہاٹ؟'' اس نے پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

''میں جانتی ہوں کہ میری کہانی پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ لیکن میں قسم کھاتی ہوں...... کہ میں نے سچ کہا ہے۔''

وہ پلٹا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ کیٹ مایوسی کے عالم میں دو بول سننا چاہتی ہے کہ رین سم نے اس کی بات سمجھ لی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے کیٹ کی باتوں پر یقین کیا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے یہ بڑی عجیب اور پریشان کن بات تھی...... یہ پریشانی کیٹ کی شخصیت اور انداز سے بڑھ کر ان دو زمرد نما آنکھوں نے پیدا کی تھی۔ وہ براہِ راست سبز آنکھوں میں دیکھنے سے کترا رہا تھا۔ ''ڈاکٹر، میرے یقین کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑے گا۔'' وہ رخ پھیر کر دروازے سے نکل گیا۔

☆☆☆

ڈیوڈ رین سم گھر کے قریب موجود قبرستان میں تھا۔ وہ ایک قبر کے پاس کھڑا تھا۔

نوحا رین سم

عمر۔ سات سال

اس نے بیٹھ کر قبر پر سے پتے ہٹائے۔ وہ تصور میں بیٹے سے باتیں کر رہا تھا پھر وہ کھڑا ہو گیا...... رخ پھیر کے واپسی کا ارادہ کیا۔ ''میں قسم کھاتی ہوں۔'' ایک نسوانی آواز تصور میں در آئی۔ اس نے سر جھٹکا اور کار کی جانب بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد قبرستان کے قریب موجود ماں کے گھر میں تھا۔

''قبرستان سے آ رہے ہو؟'' اس کی اڑسٹھ سالہ ماں نے استفسار کیا۔

''آپ کو تو پتا ہے۔''

''بیٹا، تم ایک بات بھول جاتے ہو۔''

''کیا؟''

''نوحا کی خواہش تھی کہ اس کا کوئی بھائی ہوتا۔''

''اوہ، مام اب آپ شادی کے لیے کہیں گی۔''

''بالکل ٹھیک۔ ایک شاندار لڑکی پکڑو اور......''

''مام آپ جانتی ہو میرا جواب...... مجھے دوبارہ شادی نہیں کرنی۔''

''جانتی ہوں لیکن آج تم مجھے اپنا مسئلہ بتا دو۔''

معاً دو سبز آنکھیں اس کے تصور میں ابھرنے لگیں۔ وہ کورٹ سے نکلنے کے بعد بھی اوبرائن کیس کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔

''کہاں کھو گئے؟'' اس کی ماں نے سوال کیا۔

''شادی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔'' رین سم نے جھوٹ بولا۔

''کوئی پسند آئی؟'' ماں نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔ ''جلدی کرو...... کب تک سوچتے رہو گے؟''

''ٹھیک ہے ماں، ابھی تو چلتا ہوں۔'' وہ کھڑا ہو گیا۔

''کہاں؟''

''اپنے گھر۔''

☆☆☆

ایلن کی باڈی آخری رسومات کے لیے سرد خانے سے نکال لی گئی تھی۔

اجتماع میں گاہے گاہے سسکیوں کی آواز شامل ہو جاتی۔ اسپتال کے اکثر لوگ وہاں موجود تھے...... ڈیوڈ رین سم بھی شریک ہوا تھا۔ کیٹ، سوگوار لباس میں قدرے ہٹ کر کھڑی تھی۔ ڈیوڈ اور کیٹ نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تھا...... واپسی میں کسی نے بھی کیٹ کے قریب رکنے کی کوشش نہیں کی۔ ایلن کے والدین نے تو اس پر نگاہ تک

نہیں ڈالی۔ ڈاکٹر ایوری ٹھٹکا تھا پھر گڑبڑا کے آگے بڑھ گیا۔ ڈیوڈ رین سم کی آنکھوں میں شناسائی کی چمک ابھر کر ڈوب گئی۔ وہ بھی گزرتا چلا گیا۔ تاہم دل ہی دل میں اس نے کیٹ کی ہمت کی داد دی کہ ناموافق حالات میں اس نے وہاں آنے کی جرأت کی تھی۔

سب سے آخر میں کیٹ نے حرکت کی اور گاڑی کی طرف بڑھی۔ ڈیوڈ اپنی کار کی طرف جا رہا تھا۔ دفعتاً اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ کیٹ کا پرس گر گیا تھا۔ وہ نڈھال انداز میں جھک کر اپنی چیزیں سمیٹنے لگی۔

ارادے کے برخلاف رین سم کے قدم اس کی جانب اٹھنے لگے۔ کیٹ اس کی موجودگی سے بے خبر تھی۔ وہ اس کے قریب بیٹھ گیا اور چند سکے اٹھا کر اس کی طرف بڑھائے۔

کیٹ نے اسے دیکھا اور بے حرکت ہوگئی۔

''تمہیں مدد کی ضرورت ہے؟'' وہ بولا۔

''اوہ۔''

دونوں ایک ساتھ کھڑے ہوگئے۔

''شکریہ۔'' کیٹ نے کہا۔

چند لمحے دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر کیٹ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ انجن اسٹارٹ ہوا۔ رین سم اسے جاتا دیکھتا رہا۔ وہ جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ اس کی نگاہ زمین پر پڑی۔ کسی چیز پر روشنی منعکس ہو رہی تھی۔ وہ سلور پین تھا۔ رین سم نے پین اٹھا کر دیکھا۔ اس پر بڑی نفاست سے نام کھدا ہوا تھا:

کیتھرائن شیزنی، ایم ڈی، وہ کچھ دیر پین کو گھورتا رہا۔ ساتھ کیٹ کا سراپا تصور میں لہراتا رہا۔ معاً اس نے پین ہوا میں اچھال کر مہارت سے واپس پکڑ لیا۔ پین اس کی جیب میں منتقل ہو چکا تھا۔

☆☆☆

این، بس اسٹاپ کی طرف جا رہی تھی۔ پچاس ڈالر اس کی مٹھی میں دبے تھے۔ پچاس ڈالر؟ سو، ہزار، ملین ڈالرز بھی ناکافی تھے۔ اس کے ذہن میں خیالات کا جنگل اگنے لگا۔

وہ وائے کی کی جانے والی بس میں سوار ہوئی اور کلاکوا پر بس چھوڑ دی۔ وہ تیزی سے اپنی رہائش گاہ کی جانب بڑھ رہی تھی۔ جوں جوں وہ بلڈنگ سے قریب تر ہو رہی تھی، اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ ہجوم اور ٹریفک کم ہو گیا تھا۔

بلڈنگ کے قریب موڑ کاٹ کر وہ رک گئی۔ ذہن کے اندر یہ خیال جڑ پکڑ چکا تھا کہ کوئی اس کے تعاقب میں ہے۔ وہ کچھ فاصلہ طے کر کے پھر رک گئی اور پلٹ کر دیکھا، چند افراد تھے۔ اسے کوئی غیر معمولی چیز دکھائی نہیں دی۔ این کئی روز سے پریشان تھی۔

دس منٹ بعد وہ اپنے اپارٹمنٹ میں تھی۔ ضروری اشیا اس نے سوٹ کیس میں منتقل کرنا شروع کر دیں۔ تاہم اس کی غیر یقینی کیفیت برقرار تھی۔ اگرچہ وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ سان فرانسسکو، بھائی کے گھر چلی جائے۔

''ٹھیک نہیں ہو رہا ہے تمہیں پولیس کے پاس جانا چاہیے۔'' خیالات کے جنگل سے سرگوشی کی شکل میں ایک شگوفہ پھوٹا۔ وہ رک گئی۔

پولیس سے کیا کہوں گی؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ کیا اس طرح ایک معصوم زندگی برباد نہیں ہو جائے گی، وہ کمرے کے اندر چکرانے لگی۔

صرف ایک کال کی ضرورت ہے۔ تسلیم کرلو اور راز افشا کر دو..... خطرات، اندیشے...... تحلیل ہو جائیں گے۔ وہ سوچ میں پڑ گئی۔ معاً اس کی نگاہ آئینے پر گئی۔ ابتر حالت کے باعث خود اپنی شکل اسے اجنبی لگی۔ دفعتاً اس نے فیصلہ کر لیا۔

سوٹ کیس سے توجہ ہٹا کر اس نے فون اٹھا لیا۔ اس نے کیٹ کے گھر کا نمبر ملایا۔ گھنٹی بجتی رہی۔ اس کا دل ڈوب گیا۔ مجبوراً اس نے پیغام ریکارڈ کرایا۔

''میں این رشٹر ہوں۔'' وہ بولی۔ ''پلیز، مجھے تم سے بات کرنی ہے..... ایلن کے بارے میں۔ میں جانتی ہوں کہ اس کی موت کیوں واقع ہوئی۔''

اس نے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا اور انتظار کرنے لگی۔

☆☆☆

ایلن کی آخری رسومات کی ادائیگی کے بعد کیٹ وہاں سے روانہ ہوئی اور بے مقصد سڑکوں پر کار دوڑاتی رہی۔ جمعے کی شب قریب تھی۔ بعد ازاں وہ ایک ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی۔ کھانا بھی بے ذائقہ محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے زبردستی کچھ نہ کچھ حلق سے اتارا۔ ادائیگی کے ساتھ ٹپ چھوڑ کر وہ اٹھ گئی۔

تنہائی تھی اور کار...... وہ ایک مووی تھیٹر میں جا دھمکی۔ مووی ختم ہونے سے قبل ہی وہ وہاں سے بھی نکل کھڑی ہوئی۔ کامیڈی مووی تھی۔ تاہم ہنسنا تو دور سہی،

مسکراہٹ تک اس کے چہرے پر نمودار ہونے میں ناکام رہی۔

بالآخر اسے گھر کا رخ کرنا ہی پڑا۔ گھر پہنچی تو دس بج رہے تھے۔ وہ نصف لباس تبدیل کر کے بستر پر بیٹھ گئی۔ دفعتاً اس کی نگاہ فون پر گئی۔ ٹیلی فون میسیج کا اشارہ جل بجھ رہا تھا۔ کیٹ نے اٹھ کر منسلک انسٹرومنٹ پر پلے بیک کا بٹن دبایا اور بقیہ لباس کی تبدیلی کے لیے وارڈ روب کے قریب آگئی۔

''ہیلو ڈاکٹر شیزنی، فور ایسٹ کالنگ۔ مسٹر برجر کا بلڈ شوگر 98 ہے...... ہیلو، دس از جون، ڈاکٹر ایوری کے آفس سے...... منگل کی میٹنگ چار بجے ہو گی۔ ہائے دس از ونڈ وارڈ ریلٹی...... ہمیں کال بیک کیجیے۔ ہماری فہرست یقیناً آپ کو پسند آئے گی۔''

کیٹ نے بقیہ لباس بھی تبدیل کیا۔

''......دس از این رشتر۔ پلیز مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ ایلن کے بارے میں۔ میں جانتی ہوں کہ اس کی موت کیوں واقع ہوئی۔''

کلک کی آواز آئی۔ پیغام ختم ہو چکے تھے۔ ''ٹیپ آٹومیٹک ریوائنڈ موڈ پر چلی گئی۔

ادھر کیٹ پر جیسے سکتہ طاری تھا۔ گردن پر چیونٹیاں رینگ رہی تھیں۔ اس نے رخ بدل کر فون کو دیکھا۔ دفعتاً اسے ہوش آیا۔ وہ فون کی طرف لپکی۔ ریکارڈر کا ری پلے بٹن دبایا۔ پیغامات پھر سنائی دینے لگے۔ کیٹ کی رفتارِ قلب بڑھتی جا رہی تھی۔ بدن سنسنا رہا تھا۔

''میں جانتی ہوں کہ اس کی موت کیوں واقع ہوئی۔''

''میں جانتی ہوں کہ......''

کیٹ نے جھپٹ کر فون بک اٹھائی۔ این کا نمبر اور پتا دیکھا...... وہ بار بار این کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ دوسری جانب نمبر مصروف تھا۔ کیٹ نے فون پٹخا اور تیزی سے دوبارہ لباس تبدیل کرنا شروع کیا۔ دماغ میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ پل بھر میں، مختصر سے پیغام نے ایک انقلابی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ کیٹ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کر این تک پہنچ جائے۔

☆☆☆

''وائے کی کی'' کی سمت ٹریفک بمپر ٹو بمپر جا رہا تھا۔ ایسے علاقوں میں زندگی کی لہر غروبِ آفتاب کے بعد اٹھتی ہے اور بلند ہوتی جاتی ہے۔ سیاح، آف ڈیوٹی سپاہی، مقامی لوگ، نائٹ کلبس، ترنگ سنگ، رنگ برنگ، ہستی زیرِ مستی...... مدہوشی و بدمستی......

کیٹ خلافِ معمول غصے میں تھی۔ اسے یہ سب کچھ ایک وبال لگ رہا تھا۔ ہرممکن تیزی سے وہ راستہ بنا رہی تھی۔ کئی مقام پر حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔

بالآخر وہ اپنی مطلوبہ عمارت تک پہنچ گئی۔ کار سے نکل کر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی ایلیویٹر تک گئی۔ ایلیویٹر کا انتظار بھی گراں گزر رہا تھا۔ ایلیویٹر نیچے اور اسے لے کر پھر اوپر جانے لگا۔ وہاں وہ تنہا تھی، دھڑکنیں بڑھتے بڑھتے اب ہتھوڑے کے مانند چل رہی تھیں۔ وہ ساتویں منزل پر ایلیویٹر سے باہر آئی۔ کوریڈور ویران تھا۔

وہاں نیلے رنگ کا کارپٹ بچھا ہوا تھا۔ نیلی رنگت ''اڑی اڑی سی تھی۔ کیٹ نمبر 710 کی طرف جا رہی تھی۔ اس کی کیفیت اور حالِ دل عجیب تر تھا، یوں محسوس ہو رہا تھا، گویا خواب میں چل رہی ہو۔

اپارٹمنٹ نمبر 710 کا دروازہ نیم وا تھا۔ کیٹ نے رک کر آواز دی۔

''این؟''

کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے دوسری بار آواز دی پھر بے قراری سے دروازے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا۔ دباؤ بڑھتا گیا۔ دروازہ کھلتا گیا۔ وہ اندر قدم رکھنے سے پیشتر ہی منجمد ہو گئی۔ لیونگ روم کا منظر ایسا ہی ہولناک تھا۔ فون کا ریسیور نیچے لٹک رہا تھا۔ کرسیاں الٹ گئی تھیں۔ میگزین بکھرے پڑے تھے۔ لہو کی سرخ لکیر زگ زیگ کرتی ہوئی این کے جسم تک چلی گئی تھی۔ وہ منہ کے بل پڑی تھی۔ بلاشبہ روح کا پنچھی جسدِ خاکی سے پرواز کر چکا تھا۔ وہ ایک لاش تھی، اپنے ہی خون میں ڈوبی ہوئی۔

کیٹ پر جیسے فالج کا حملہ ہوا۔ چکر سا آیا اور اس نے سہارے کے لیے چوکھٹ پر ہاتھ رکھ دیا۔ آپریشن روم اور میڈیکل ٹریننگ کے دوران اسے ہنگامی حالات کا سامنا رہتا تھا۔ خون، لاشیں، زندگی اور موت کی کشمکش اس کے لیے انجانی نہیں تھیں لیکن موجودہ صورتِ حال نے اسے خوفناک ذہنی جھٹکا پہنچایا تھا۔

دھڑکنیں بے قابو ہوتے ہوئے ڈھول کی ڈھا ڈم...... ڈم، میں ڈھل گئیں۔ ڈم...... ڈھا ڈم...... ڈھا ڈم...... ڈم...... اور پھولی ہوئی سانسیں۔ ہانپنے کی آواز...... نہیں، یہ اس کی سانس نہیں تھی۔ وہاں کوئی اور بھی تھا۔ جیسے کوئی جنگلی درندہ ہانپتا ہے۔ اچانک کیٹ کی نگاہ اندر آئینے پر پڑی۔ وہ ایک جھلک تھی۔ وحشی اندر تھا۔ آئینے میں

اس کا عکس تھا۔ آئینہ، لیونگ روم میں بائیں جانب تھا۔ وہ دائیں جانب ہانپ رہا تھا۔ کیٹ نے دائیں طرف چوکھٹ کا سہارا لیا تھا۔ وہ ساکت نہیں تھا۔ دائیں جانب سے جھپٹ رہا تھا۔ اس لیے عکس جھلک دکھلا کر غائب ہو گیا۔ آئینے میں لمحہ بھر کے لیے دونوں کی نظریں چار ہوئی تھیں۔ اس لمحہ اس نے منہ کھول کر کچھ کہا۔ لیکن کیٹ کی سماعت تک محض پھنکار نما آواز پہنچی تھی۔ جیسے زہریلا ناگ حملہ آور ہونے سے قبل پھنکارتا ہے۔

کیٹ کا سکتہ ٹوٹ گیا۔ اس کے پاس سیکنڈ سے بھی کم وقت تھا۔ اس نے تیزی سے چوکھٹ سے ہاتھ ہٹایا اور پھرکی کے مانند گھومی۔ یوں لگا جیسے کوریڈور دراز ہوتا ہوا میلوں تک چلا گیا ہے۔ وحشت زدہ سانسوں کی آواز بہت قریب تھی۔ اپنی ہی چیخ کیٹ کی سماعت سے ٹکرائی۔ وہ بے تحاشا بھاگی تھی۔ فرار کا ایک ہی راستہ تھا ایلیویٹر کا انتظار ناقابلِ تصور تھا۔ سیڑھیوں کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ بے محابا سیڑھیوں پر کودی اور دروازہ عقب میں دے مارا۔ سات سے چھٹے فلور کی لینڈنگ پر پہنچنے سے قبل، اس کا بند کیا ہوا دروازہ عقب میں پھر کھلا۔ سماعت سے پھنکار نما آواز ٹکرائی۔ کیٹ نے دو قدم اوپر سے لینڈنگ پر جست لگائی...... ریلنگ تھام کر گھومی اور اندھادھند دو دو سیڑھیاں طے کرنا شروع کیں۔ وہ جانتی تھی کہ قاتل کی نظر بھی آئینے پر پڑی تھی۔ وہ آگاہ تھا کہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ چکے ہیں۔ اس کی بچت اسی میں تھی کہ کیٹ کو نہ نکلنے دے۔ کیٹ بھی اس کے ارادوں سے بے خبر نہیں تھی۔ وہ دیوانہ وار پانچ سے چوتھی فلائٹ پر آئی۔ اس نے چلانا شروع کر دیا تھا۔ شاید کوئی اس کی آواز سن لے۔

قاتل آندھی کے جھکڑ کے مانند لپک رہا تھا۔ شکار اور شکاری کی جان لیوا کشمکش جاری تھی۔ تیسری منزل...... دوسری منزل...... کیٹ نے محسوس کیا کہ پھنکاریں اس کی گردن سے ٹکرا رہی ہیں۔ دہشت اس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ سانس دھونکنی کے مانند چل رہی تھی۔ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اس نے فیصلہ کیا اور دوسری سے پہلی لینڈنگ پر براہِ راست کود گئی۔ ٹخنے میں اذیت ناک ٹیس اٹھی۔ وہ لڑھک گئی۔ زندگی داؤ پر لگی ہو تو درد کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ آٹھ سیڑھیوں بعد وہ گراؤنڈ فلور پر ہوتی۔ وہیں پر پارکنگ لاٹ تھی۔ وہ سنبھلی، دانت پر دانت جما کر جست لگائی اور گراؤنڈ فلور پر لڑھکتی چلی گئی...... اس مرتبہ شدتِ درد کے باعث اس کی چیخ بلند ہوئی تھی۔ کیٹ نے چیخوں کا گلا گھونٹا اور لنگڑاتی ہوئی ایک وین کے عقب میں بیٹھ گئی۔ چہرہ پسینے میں تر تھا۔

کیٹ نے سماعت پر زور دیا۔ وہاں سناٹا تھا اور کچھ نہیں۔ اسے اپنی طوفانی دھڑکنوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ سیکنڈ گزرے...... منٹ گزرے...... سانس اور دھڑکنیں قدرے معتدل ہوئیں۔ ٹخنے کا درد اپنی جگہ پر تھا۔ کیا وہ فرار ہو گیا ہے؟ کیٹ نے سوچا، اچانک کوئی شے کنکریٹ کے فرش پر گری اور اس کا دل جنگلی گھوڑی کے مانند اچھلا۔ کیسی آواز تھی؟ کس طرف سے آئی؟ وہ تعین نہ کر سکی اور وین سے چپک گئی۔ تمام حسیات جان بچانے پر مرکوز تھیں۔ اس نے ہمت کی...... انچ بہ انچ جھکی اور وین کے نیچے سے جھانکا۔ دفعتاً وہ سانس لینا بھول گئی۔ قاتل کے پیر وین کی دوسری جانب تھے۔ وہ دبے قدموں وین کی عقبی سمت میں آرہا تھا۔ کیٹ، ہرنی کے مانند اچھل کر گاڑیوں اور ستونوں کے درمیان چکراتی ہوئی گیٹ کی جانب بھاگی۔ پھنکار کے ساتھ قدموں کی آہٹ ابھری۔ درد کی پروا کیے بغیر وہ جان توڑ کر بھاگ رہی تھی۔ ایک منٹ سے پہلے وہ گیٹ سے نکل جائے گی...... پھیپھڑوں میں گویا چنگاریاں بھر گئیں۔

آخری ستون سے گھوم کر اس نے گیٹ کا رخ کیا۔ معاً ریمپ پر دو ہیڈ لائٹس نمودار ہوئیں۔ کیٹ کی نظر چندھیا گئی۔ کار اندر آرہی تھی، لہٰذا رفتار زیادہ نہیں تھی۔ تاہم تصادم یقینی تھا۔ کیٹ نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ ونڈ اسکرین کے پیچھے ایک مرد اور عورت موجود تھے۔ دونوں کے منہ کھل گئے تھے...... تصادم ہوا۔ آنکھوں میں ستارے ناچ گئے۔ اسے علم نہیں تھا کہ ٹکرا کر وہ بونٹ پر گری تھی یا ریمپ پر۔ کچھ سجھائی نہیں دیا۔ حتیٰ کہ وہ اندھیرا بھی حسِ بصارت سے پرے تھا...... جس میں وہ ڈوب چکی تھی۔

☆☆☆

اوبرائن کیس پکے ہوئے پھل کی طرح رین سم کی گود میں پڑا تھا۔ ہفتے کا دن آفس میں بہت مصروف گزرتا تھا لیکن جمعے کی شب وہ معمول کے مطابق پُرسکون نیند لینے میں ناکام رہا تھا۔ اس نے جماہی لی اور چرمی نشست پر نیم دراز ہو گیا۔ کئی برس بیت گئے تھے، رین سم نے ایسے خواب نہیں دیکھے تھے۔ وہ کھڑکی کے پاس ساکت کھڑی تھی۔ کسی ہیولے کے مانند۔ پہلے وہ سمجھا کہ وہ اس کی سابقہ بیوی لنڈا ہے...... وہ اس کے قریب چلا گیا۔ قریب...... اور قریب...... اسے احساس ہوا کہ وہ لنڈا نہیں تھی۔ اس نے

نسوانی ہیولے کو شانوں سے پکڑ کر گھمایا۔ پتا نہیں مدھم روشنی کہاں سے آئی۔ سبز روشنی نے زمرد نما سبز آنکھوں کو نمایاں کر دیا۔ پھر وہی سبز لہریں...... اٹھلاتی...... مچلتی...... اس کے گرد چکرانے لگیں۔ بھنور بنتا گیا، وہ ڈوبتا گیا...... اس مرتبہ وہ باہر نہیں آنا چاہتا تھا۔ اک نشہ تھا...... خمار تھا...... مدہوشی تھی...... کیف تھا...... سرور تھا...... بے خودی تھی...... سرمستی تھی۔ یک لخظہ، بھنور نابود ہو گیا۔

اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ حلق خشک ہو رہا تھا۔ ڈوب سکا نہ ڈبو سکا۔ وہ کیٹ شیزنی تھی...... وہ کئی بار محو خواب ہوا اور ہر مرتبہ اک ہی خواب؟

اب وہ نشست میں پڑا خود کو ڈانٹ رہا تھا...... بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا، لاشعور پر کس کی گرفت ہے؟ لیکن اس وقت تو وہ حالتِ شعور میں تھا۔ وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس چلا گیا۔ یہ عمر، لڑکوں کے مانند افیئر چلانے کی نہیں ہے۔ اس نے خود کو سمجھایا۔ وہ بھی اپوزیشن کے ساتھ؟

کیٹ نے تو ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔ وہ وکلاء سے متنفر تھی اور رین سم ڈاکٹرز کے خلاف۔ وہ جارحانہ آئی تھی اور شکستہ گئی تھی۔ کتنی ہی خواتین اس کے آفس میں آتی جاتی رہی تھیں...... پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ وہ اک کھرا وکیل تھا۔ اگرچہ یہ کھرا پن سطح آب سے دور رہتا تھا۔

رین سم نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کیٹ کا پین نکالا۔ اسے یہ پین واپس کرنا چاہیے اور اس کے لیے اسے مڈ پیک اسپتال جانا پڑے گا۔ جو بہت زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ اس نے ڈیسک پر بکھرے کاغذات کی جانب دیکھا...... سوچتا رہا۔ پھر فون پر اسسٹنٹ کو طلب کر لیا۔ اسسٹنٹ کو ضروری ہدایات دے کر وہ نکل گیا۔

بیس منٹ بعد وہ اسپتال کی لابی میں تھا۔

''میں ڈاکٹر کیٹ سے ملنا چاہتا ہوں۔ کیا وہ اسپتال میں ہیں؟''

''ڈاکٹر کیٹ شیزنی؟'' آپریٹر نے وقفے سے کہا۔

''ہاں، وہ اسپتال میں ہیں۔ آپ کون؟''

وہ نام بتاتے ہوئے رک گیا۔ کہیں نام جان کر کیٹ انکار ہی نہ کر دے۔ ''میں دوست ہوں۔'' اس نے الجھن کے ساتھ مبہم جواب دیا۔

''پلیز، ہولڈ آن۔'' انتظار کے دوران ایئر پیس میں موسیقی سنائی دیتی رہی۔ رین سم نے بے صبری محسوس کی۔ اچانک اسے خود پر غصہ آیا۔ وہ نوعمر لڑکوں کے مانند بے قرار تھا۔ وہ جانے کے لیے پلٹا تو متحیر رہ گیا۔

پولیس کے دو آدمیوں نے اس کا راستہ روک لیا تھا۔

''مائنڈ نہ کریں تو ہمارے ساتھ آئیے۔'' ان میں سے ایک نے کہا۔

''میں ضرور آتا۔'' رین سم نے منہ بنایا۔

''ہمیں دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔''

''وہاٹ؟'' رین سم ہنسنے لگا۔ ''کیا ظلم کر دیا میں نے...... ڈبل پارکنگ؟ یا تمہارے والدین کی شان میں گستاخی کی ہے؟''

جواب میں انہوں نے دائیں بائیں سے رین سم کے بازو تھام لیے اور لابی سے ایڈمن ونگ کی جانب بڑھے۔

''یہ گرفتاری ہے یا کچھ اور؟'' رین سم سنجیدہ ہو گیا۔

جواب نہ ملنے پر وہ پھر بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم دونوں میرے قانونی حقوق سے مجھے آگاہ کر دو...... او کے۔ میں خود بتاتا ہوں۔'' وہ حیران تھا۔ بالآخر اس نے اپنا ترپ کا پتا نکالا۔ ''میں ایک وکیل ہوں۔''

''ایسا ہے تو شاید تم لکی ہو۔'' ایک نے کہا۔

''چارجز بتاؤ، ورنہ تم دونوں پھنس جاؤ گے۔'' رین سم کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا۔

''ہم صرف حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔'' انہوں نے کانفرنس روم کا دروازہ کھولا۔

''کس کا حکم؟''

''میرا حکم؟'' کسی نے جواب دیا۔

رین سم نے جواب دینے والے کو دیکھا۔ آواز شناسا تھی۔ وہ ڈیٹکٹیو پوکی تھا...... ہومی سائڈ ڈیٹکٹیو۔ رین سم اسے کافی عرصے بعد دیکھ رہا تھا۔

''اوہ، ڈیوی...... تم یہاں؟'' پوکی نے بھی اسے پہچان لیا۔

''ہاں، منع ہے یہاں آنا؟'' رین سم نے جھٹکا دے کر بازو چھڑائے۔

پوکی نے سر ہلا کر اشارہ کیا۔ ''سب ٹھیک ہے، اپنی جگہ پر جاؤ۔'' وہ دونوں چلے گئے۔ دروازہ بند ہو گیا۔

''کیا تماشا ہو رہا ہے؟'' رین سم نے آنکھیں دکھائیں۔

جواب میں پوکی نے قریب تر ہو کے رین سم کے سراپا کا جائزہ لیا۔

''بہت خوب، پرائیویٹ پریکٹس میں لوٹ مچی ہوئی ہے کیا؟ کیا سوٹ ہے، اور یہ قیمتی جوتے...... اٹالین ہیں؟ واہ واہ......''

''تمہاری ترقی نہیں ہوئی کیا؟ پچیس برس ہو گئے ہوں گے؟''

''26 سال۔'' پوکی نے کہا۔ ''17 سال ہومی سائڈ میں...... آخری ترقی چند برس پہلے تمہارے سامنے ہوئی تھی......گلوریا کیس یاد ہے؟'' پوکی نے استفسار کیا۔

''ہاں۔''

''لیکن حالات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی۔ وہی پرانی کار، وہی جوتے۔'' اس نے ٹانگیں آگے کیں۔

''تائیوان کے ہیں۔''

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟ کچھ بتاؤ گے یا نہیں؟''

''تم ڈاکٹر کیٹ شیزنی کے دوست ہو؟''

رین سم اس اچانک سوال کے لیے تیار نہیں تھا۔

''میں جانتا ہوں اس کو۔''

''کتنی اچھی طرح؟''

''کئی بار اس کے ساتھ گفتگو رہی۔ میں اس کا پین واپس کرنے کی نیت سے یہاں آیا تھا۔'' رین سم نے احتیاط سے کہا۔

''یعنی تم نہیں جانتے کہ رات اسے ایمرجنسی روم میں لایا گیا تھا۔ ٹراما سروس۔''

''وہاٹ؟'' رین سم کی آواز بے اختیار بلند ہو گئی۔

''سنجیدہ بات نہیں ہے۔ آج اسے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔'' پوکی نے سگریٹ سلگائی۔

رین سم کے اعصاب تن گئے۔

''خاصی مصیبت کھڑی ہوتی نظر آ رہی ہے۔ نہ کوئی کلیو ہے۔ نہ فائل بند کی جا سکتی ہے۔''

''کیٹ کے ساتھ کیا ہوا؟'' رین سم نے آواز کو معتدل رکھنے کی کوشش کی۔

''وہ غلط وقت پر غلط جگہ پہنچ گئی تھی۔'' پوکی نے دھوئیں کا بادل فضا میں چھوڑا۔ ''وہ جائے واردات پر تھی۔ خطرناک جگہ پر......''

''تمہارا مطلب وہ شاہد یعنی شاہد...... وٹنس؟ لیکن کس واردات کی؟''

پوکی نے وقفے کے ساتھ طویل کش لیا، پھر بولا۔

''مرڈر۔''

☆☆☆

رات وہ بمشکل تھوڑی بہت نیند لے سکی تھی۔ صبح ہو چکی تھی۔ رات کا واقعہ اسے بھیانک خواب لگ رہا تھا جس نے کیٹ کو نچوڑ کے رکھ دیا تھا۔ نقاہت کا عالم تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ اب وہ سو جائے گی۔ صدمے کے اثرات بہت حد تک ختم ہو گئے تھے لیکن کمزوری......

معاً اسے لگا کہ دروازے پر دستک ہوئی ہے۔ دستک کے بعد وقفہ ہوا...... پھر دروازہ کھل گیا۔ کیٹ نے زور دے کر بوجھل پلکوں کو اٹھایا۔ اس نے رین سم کو اندر آتے دیکھا۔ کیٹ نے غصے کی لہر محسوس کی لیکن کمزوری کے باعث غصے کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ وہ نڈھال تھی جو کہنا چاہتی تھی کہہ نہ سکی۔ رین سم بھی لب بستہ تھا۔ گویا دونوں گنگ تھے۔

''یہ اچھی بات نہیں ہے مسٹر رین سم۔'' کیٹ نے سرگوشی کی۔ ''تم ایک لڑکی کو اس وقت دق کرنے آئے ہو جبکہ وہ ابتر حالت میں ہے...... ویری بیڈ۔'' کیٹ نے منہ پھیر لیا۔

''پلیز کیٹ، خاموش رہو۔''

وہ چونک اٹھی۔ رین سم نے صرف اس کے نام کا پہلا حصہ استعمال کیا تھا۔ یہ غیر رسمی انداز تھا۔ ان کے درمیان ایک ان دیکھی رکاوٹ حائل تھی جو دفعتاً گر گئی۔ وہ نہیں جان سکی، ایسا کیونکر ہوا۔ صرف اتنی آگہی تھی کہ وہ اس کے بہت نزدیک ہے۔ آفٹر شیو کی بھینی بھینی خوشبو اور نیلگوں تکتی ہوئی آنکھوں......نگاہوں کی حدت اسے محسوس ہو رہی تھی۔

''تم غلط سمجھ رہی ہو۔ میں تمہیں تنگ کرنے نہیں آیا۔ مجھے نہیں آنا چاہیے تھا لیکن مجھے پتا چلا کہ رات کیا ہوا تھا...... تب میں نے سوچا......سوچا......''

کیٹ نے گردن موڑی۔ رین سم گونگوں کے مانند اسے تک رہا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہے۔ یہ وہ نہیں تھا جسے کیٹ نے آفس میں دیکھا تھا۔ کوئی چیز بدل گئی تھی...... کچھ بدل گیا تھا۔ او برائن کیس کے حوالے سے دونوں حریف تھے۔ لیکن کیٹ پہلی مرتبہ، اس کی موجودگی میں تحفظ محسوس کر رہی تھی۔ دیدہ ہوں کہ دید؟ نظارہ ہوں یا محو نظارہ ہوں؟ آخر یہ تماشا کیا ہے؟ کیٹ کی خودسری نے کروٹ لی۔ کیوں آنکھ اٹھاؤں، کس کا جلوہ دیکھوں......سوچ کا انداز پھر بدلا...... رین سم کے گرد ہمیشہ کی طرح توانائی اور اعتماد کا ایک ہالہ تھا۔ اگر وہ اس کے ساتھ کھڑا ہوتا، بجائے مخالف سمت کے تو کیٹ پر یقین تھی کہ وہ کوئی کیس نہیں ہارتی۔ کسی بھی لڑائی میں کوئی اسے شکست نہیں دے سکتا تھا لیکن رین سم کیوں اس کے ساتھ کھڑا ہوتا۔

''تم کچھ کہہ رہے تھے؟'' کیٹ نے نرمی سے کہا۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔'' اس نے بالوں میں

انگلیاں چلائیں۔ ”میں تمہارے آرام میں مخل ہوا ہوں۔“ اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔

”کیوں آئے تھے؟“

وہ خوامخواہ ہنس دیا۔ ”میں بھول گیا تھا۔ یہ واپس کرنا بھول گیا تھا۔“ اس نے پین نکال کر کیٹ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ کیٹ سحر زدہ سی ہاتھ کو دیکھ رہی تھی...... اپنے نہیں، اس کے ہاتھ کو۔ معاً کیٹ کی قوتِ مخیلہ بیدار ہوئی۔ تصور میں رین سم کے مضبوط ہاتھ کی انگلیاں کیٹ کی براؤن زلفوں میں رینگنے لگیں۔

”تھینک یو۔“ کیٹ نے سرگوشی کی اور سر تکیے پر گرا دیا۔

اس کے ایک رخسار پر نیلگوں خراش تھی۔ جسے دیکھ کر رین سم نے دھچکا محسوس کیا۔ غیر متوقع طور پر وہ جذباتی ہو گیا۔ نامعلوم آدمی پر اسے شدید غصہ آیا، جس نے کیٹ کی یہ حالت کردی تھی۔ وہ اسپتال میں نیم جان پڑی تھی۔

اس نے کرسی اٹھا کر بیڈ کے قریب رکھی اور بیٹھ گیا۔

”کیسا محسوس کر رہی ہو؟“ کچھ نہیں سوجھا تو اس نے سادہ سوال کیا۔ رکنے کا بہانہ تلاش کیا۔

کیٹ کے لبوں پر نقاہت زدہ مسکراہٹ ابھری۔ ”تھکن...... خوش قسمت ہوں کہ زندہ ہوں...... بہت بدشکل لگ رہی ہوں۔“ اس نے چھت کو گھورتے ہوئے لاشعوری طور پر چہرے کی خراش چھپانے کی کوشش کی۔ رین سم نے افسردگی کو ظاہر ہونے سے روکا۔

”کیٹ تم ٹھیک ہو...... اچھی لگ رہی ہو۔ یہ خراش چند روز میں غائب ہو جائے گی۔ میری بات کا یقین کرو۔ اہم بات یہ ہے کہ تم صحیح سلامت ہو۔“

”واقعی؟“ کیٹ نے دروازے کو دیکھا۔ رات سے وہاں گارڈز موجود ہیں۔ وہ نرسوں کے ساتھ ہنستے بولتے رہے ہیں۔ وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟“

”محض احتیاطی تدابیر ہیں۔ کوئی تمہیں پریشان نہ کرے۔ وہ کسی کو نہیں آنے دیں گے۔“ رین سم نے اسے اطمینان دلایا۔

”لیکن تم کیسے آگئے؟“ وہ الجھ گئی۔

”کیس لیوٹننٹ پوکی کے پاس ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔“

”پھر تو اس نے بہت کچھ بتایا ہوگا؟ کیا کہتا ہے وہ؟“

”وہ کہتا ہے کہ تم عینی شاہد ہو۔ کیس میں تمہاری اہمیت بہت زیادہ ہے......“

”اور؟“

”اور...... تم فٹ ہو جاؤ تو بتاؤں گا۔“

”کیا اس نے تمہیں این رشٹر کے بارے میں بتایا۔ این نے مجھے کال کی تھی۔ رابطہ نہ ہونے پر اس نے میرے لیے پیغام چھوڑا تھا۔“

”کیسا پیغام؟ تمہارا مطلب ہے کہ قاتل کے پہنچنے سے پہلے اس نے تم سے رابطہ کیا تھا؟“ رین سم نے سنسنی محسوس کی۔

”ہاں، پیغام ایلن اوبرائن سے متعلق تھا۔ آہ میں گھر دیر سے پہنچی، میری بات نہیں ہوسکی۔ پھر میں اس کے گھر گئی تو......“ کیٹ چپ ہوگئی۔ اس کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔

رین سم کا ضبط جواب دے گیا۔ اس نے اپنا مضبوط ہاتھ کیٹ کے ریشم جیسے ہاتھ پر رکھ دیا۔ کیٹ کے ہاتھ کی خفیف سی لرزش ختم ہوگئی! اس نے حیرانگی سے ہاتھ کی جانب، پھر رین سم کی آنکھوں میں دیکھا۔ دونوں ایک دوسرے کی کیفیت سے بےخبر اپنی اپنی جگہ بےاختیار رہ گئے۔

”سوری۔“ رین سم نے ہاتھ کھینچنا چاہا، کیٹ کی مخروطی انگلیاں اس کی انگلیوں میں ریشمی دھاگوں کے مانند الجھ گئیں۔

رین سم نے بےیقینی سے ہاتھ کی طرف دیکھا، پھر سبز آنکھوں میں جھانکا۔ خاموشی کا طویل وقفہ در آیا۔ ہاتھوں کا لمس بول رہا تھا یا پھر چار آنکھیں تھیں...... دو ادھر اور دو ادھر...... گرد و پیش سے بیگانہ ہوتے چلے گئے...... آنکھوں ہی آنکھوں میں کھو گئے۔ دونوں ڈوبتے ڈوبتے سوچ رہے تھے کہ نظر کا دھوکا ہے یا کوئی اسرار ہے جو محتاجِ شرح ہے۔ یک لمحہ بےخودی ہی سہی۔ دھوکا ہی سہی...... خوشی گوارا کر لو۔

”کیا پیغام تھا؟ میں لاعلم ہوں۔“ رین سم کو اپنی ہی آواز اجنبی لگی۔ اسے لگا کہ اس کا ایک ہاتھ مفلوج ہو گیا ہے۔ ویسا ہی لمس اس نے خواب میں بھی محسوس کیا تھا۔

کیٹ نے منفعل ہو کر نرمی سے ہاتھ کھینچا۔ ”وہ کچھ جانتی تھی۔“ کیٹ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔ ”ایلن کی موت کے بارے میں۔ قضا نے مہلت ہی نہ دی...... اف...... ف...... اسے موقع ہی نہیں ملا...... وہ مجھے بتانا چاہتی تھی۔“ کیٹ نے رک کر گہرے گہرے سانس لیے۔

”ریکارڈر میں پیغام تھا...... میں جانتی ہوں کہ اس کی

موت کیوں واقع ہوئی...... وہ مجھ سے ایلن کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھی۔ آخری فقرہ ایسا ہی تھا۔ جیسا میں نے بتایا۔''

رین سم سنّاٹے میں آ گیا۔

''شاید...... شاید وہ سرجری کے متعلق کچھ......'' رین سم نے خیال آرائی میں دقت محسوس کی۔

''نہیں۔ پیغام بہت واضح تھا۔ اس نے "WHY" کا لفظ استعمال کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ایلن ''کیوں'' مری...... ''کیسے'' نہیں بلکہ ''کیوں''...... مطلب، اس کی موت کے پیچھے کوئی مقصد تھا۔'' کیٹ نے دھیمی مگر مستحکم آواز میں کہا۔

''مرڈر؟ آپریشن ٹیبل پر؟'' رین سم نے نفی میں سر ہلایا۔

کیٹ نے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ''میں بھول گئی تھی کہ تم ایک وکیل ہو اور تمہارا ایش قیمت او برائن کیس خراب ہو سکتا ہے۔''

پھر خاموشی کا وقفہ۔ رین سم نے نچلا ہونٹ چبایا۔

''پولیس کا کیا مؤقف ہے؟'' رین سم نے استفسار کیا۔

''میں کیونکر جان سکتی ہوں؟ تمہارا دوست...... کیا نام بتایا اس کا؟''

''لیفٹیننٹ پوکی۔''

''ہاں...... پوکی، وہ رات میری بات ہی نہیں سمجھ رہا تھا۔ اسے اپنی مشکلات کی پڑی تھی۔ گارڈز کو دیکھ کر بعد میں مجھے احساس ہوا کہ مجھ سے کچھ چھپایا جا رہا ہے...... کیا تم بھی چھپاؤ گے؟''

''میرے جو علم میں ہے' بتا دوں گا۔'' رین سم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''میرے لیے کیس سے زیادہ تم اہم ہو۔'' اس کی زبان پھسل ہی گئی......

''وہاٹ؟'' کیٹ کی آنکھیں پھیل گئیں پھر وہ بے ساختہ ہنسنے لگی۔ رین سم یک ٹک، حشر ساماں...... اس آفتِ جاں کو دیکھ رہا تھا۔

''کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''میرا مطلب تھا کہ زندگی انمول ہوتی ہے۔ میری معلومات کے مطابق قاتل نے تمہیں بھی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔'' رین سم نے کان کھجایا۔ ''یہاں سے نکل کر کہاں جاؤ گی؟''

''تمہارے گھر۔''

''وہاٹ؟''

''میرا مطلب ہے کہ تمہارے گھر تو جانے سے رہی۔ میرے دوستوں کا کاٹیج ہے...... دور ساحل سمندر پر، وہ خالی پڑا ہے۔ فی الحال وہیں جاؤں گی۔''

''وہاں تنہا رہو گی؟ کیا وہ محفوظ جگہ ہے؟''

کیٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

رین سم نے کھلے انداز میں خود کو باور کرایا کہ یہ پولیس کا مسئلہ ہے...... وہ کھڑا ہو گیا۔ گومگو کیفیت سے نکل کر دروازے کی طرف پیش قدمی کی، عقب سے ایک دھیمی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

''میں نہیں سمجھتی کہ اب میں کہیں پر بھی محفوظ رہ سکوں گی۔''

☆☆☆

وہ نارتھ شور ہائی وے پر سفر کر رہے تھے۔

''کاٹیج زیادہ بڑا نہیں ہے۔'' ڈاکٹر سوزن سائینی نے کہا۔ ''چند کمرے، باتھ اور کچن لیکن تم آرام محسوس کرو گی۔''

کیٹ نے تفہیمی انداز میں سر ہلایا۔

''ہم لوگ زیادہ استعمال نہیں کرتے۔ اسی لیے گائے کی خواہش تھی کہ کاٹیج فروخت کر دیا جائے۔ تاہم میں نے ہمیشہ فروخت کی مخالفت کی تھی۔'' سوزن نے گاڑی ہائی وے سے اتار کر پگڈنڈی نما کچی سڑک پر ڈال دی۔

بلند درختوں کے نیچے پرانی طرز کا کاٹیج موجود تھا۔ کیٹ، گاڑی سے نکل کر درختوں کے نیچے کھڑی ہو گئی۔ نیلے رنگ کے سمندر کا چمک دار پانی اور ساحلی ریت کو چومتی ہوئی لہریں...... ایک منظر خوش رنگ تھا۔ قدرتی ماحول، قدرتی فضا۔

''وہ رہے۔'' سوزن نے ایک جانب انگلی سے اشارہ کیا۔ جہاں اس کا بیٹا ولیم ریت میں اچھل کود رہا تھا۔ بچے نے صرف نیکر پہنی ہوئی تھی۔ اس کے قریب تولیے پر بیٹھی ایک عورت کسی میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔

''وہ ایملی ہے۔'' سوزن نے بتایا۔ ''اسے حاصل کرنے کے لیے ہمیں چھ اشتہارات دینے اور اکیس انٹرویوز کرنے پڑے تھے۔ تاہم میرا نہیں خیال کے وہ ہماری توقعات پر پورا اتر سکے گی...... مسئلہ یہ ہے کہ ولیم اس کے ساتھ انسیت محسوس کرنے لگا ہے۔''

معاً ولیم کی نظر ان پر پڑی۔ ''ہائے، مام۔'' اس نے

چیخ کر کہا اور ہاتھ ہلایا۔
''اس کھڑکی پر آؤ۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ یہ منظر نہیں بھلا سکو گی۔'' سوزن نے کھڑکی سے پردہ سرکایا۔
کیٹ نے کھڑکی سے سمندر کی مچلتی لہروں کو دیکھا۔ سورج کی کرنیں ریت اور سمندر کے نیلے رنگ پر ناچ رہی تھیں۔ نیلے رنگ کے ساتھ اسے رین سم کی نیلی آنکھیں یاد آئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر وہ ہاتھ پکڑ لیا جسے رین سم نے چھوا تھا اور باہر دیکھنے لگی۔ لہروں کی آوازوں کے ساتھ پرندوں کی آوازیں بھی تھیں۔
''میرا خیال ہے کہ تم کبھی یہاں سے جانا پسند نہیں کرو گی؟'' سوزن مسکرائی۔
''نہیں کبھی نہیں۔''
''ماما...... ماما؟'' ولیم بھاگتا ہوا آیا اور سوزن کی بانہوں میں سما گیا۔ سوزن گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ اس نے ولیم کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر پیشانی پر بوسہ دیا۔
''مائی بے بی۔''

☆☆☆

''تم نے مجھے پوری بات نہیں بتائی تھی۔ میں تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔'' رین سم، پوکی کے دفتر میں تھا۔
''تمہارے سوالات سے لگتا ہے کہ تم وکالت کا پیشہ چھوڑنے والے ہو...... یہ صرف تجسس نہیں ہے۔''
''وہ میری دوست بھی ہے۔'' رین سم نے کہا۔
''بناؤ مت یار...... تم بھول جاتے ہو کہ میں ایک سراغ رساں ہوں۔ اوبرائن کیس میں وہ تمہارے مدمقابل ہے۔ تم نے مخالف پارٹیوں سے دوستیاں کرنا شروع کر دی ہیں؟''
رین سم نے اسے بتایا کہ دو دن قبل وہ کیوں اس کے آفس آئی تھی...... ''اگر یہ مرڈر ہے تو کیس پر بری طرح اثر انداز ہوگا۔ میں الجھن کا شکار ہوں۔ کیٹ کی کہانی ٹھیک معلوم ہوتی ہے اور اوبرائن کی فائل بھی مضبوط ہے۔ میں جیوری کے سامنے ادھوری تیاری کے ساتھ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مجھے تفصیلات درکار ہیں۔''
تھوڑی دیر کی ردوقدح کے بعد پوکی رضامند ہو گیا۔ تاہم وہ رین سم سے رازداری کا وعدہ لینا نہیں بھولا تھا۔
پوکی نے سگریٹ نکالی۔ ''اجازت ہے؟''
''بولتے رہو تو اجازت ہے۔'' رین سم نے جواب دیا۔
پوکی نے بتانا شروع کیا۔ درمیان میں رین سم سوال کرتا رہا...... وہ کوئی بات قلمبند کرنا نہیں چاہتا تھا، خصوصاً پوکی کے سامنے، لہٰذا وہ تمام نکات ذہن نشین کر رہا تھا۔
ایک گھنٹے بعد وہ شکریہ ادا کر کے وہاں سے نکلا اور سیدھا اپنے دفتر پہنچا۔ تیزی سے ضروری کام نمٹائے، کچھ اسسٹنٹ کے سپرد کیے پھر استقبالیہ سے کہا کہ اگلی ہدایت تک کسی کو بتایا نہ جائے کہ وہ آفس میں ہے...... دروازہ اندر سے بند کیا۔ کوٹ اتار کر ٹائی ڈھیلی کی اور کاغذ قلم لے کر ڈیسک پر جم گیا۔ کاغذ کی پیشانی پر اس نے تین نام لکھے۔
کیٹ شیزنی، پوکی اور اوبرائن۔
دوسری سطر میں لکھا۔ ایلن۔ این۔ ڈاکٹر ہنری ٹینا کا۔
تین قتل ہو چکے تھے۔ تینوں کا تعلق طب کے پیشے سے تھا۔ چوتھی کیٹ تھی جو بال بال بچی تھی۔ اگرچہ ایلن کا قتل مزید تفتیش و تصدیق کا طلب گار تھا۔
ہنری ٹینا کا، کا قتل دو ہفتے قبل ہوا تھا۔ قاتل ہوشیار تھا۔ دونوں جگہ اس نے کوئی کلیو نہیں چھوڑا۔ پوکی کے مطابق ٹینا کا اور این رشٹر کا قاتل ایک ہی تھا۔ وجہ...... اندازِ قتل تھا۔ پوکی کی تفتیش و تجزیے کے مطابق۔ رین سم نے موٹے موٹے نکات ایک کالم میں لکھ لیے تھے۔ دوسرے کالم میں جزوی نکات لکھے تھے اور تیسرے کالم میں اپنی خیال آرائی نوٹ کر رہا تھا......
چند ہفتے قبل ڈاکٹر ہنری ٹینا کا کا قتل اسی کے کلینک میں ہوا تھا۔ مقام تھا ہانا لولو۔ ٹینا کا اور این کا قتل ایک ہی انداز میں کیا گیا تھا۔ تیز دھار آلے سے دونوں کی شہ رگ کاٹی گئی تھی۔ حملہ اتنی مہارت اور تیزی سے کیا گیا تھا کہ دونوں کو مدافعت کا موقع نہیں ملا تھا۔ دونوں کا تعلق طبی شعبے سے تھا۔ این کے برعکس ٹینا کا کی پشت میں ایک اور زخم تھا۔
این رشٹر کی خواب گاہ سے اسی رات کے لیے سان فرانسسکو کی مڈنائٹ فلائٹ کا ٹکٹ ملا تھا، وہ اچانک کیوں سان فرانسسکو روانہ ہو رہی تھی؟
جان بچانے کے لیے کیٹ نے جسم و جان سے بڑھ کر جدوجہد کی تھی۔ اسے بہت دیر بعد اسپتال میں پتا چلا کہ، بھاگ دوڑ میں وہ ہینڈ بیگ وہیں گرا آئی تھی۔ پوکی کے بیان کے مطابق وہ لوگ ہینڈ بیگ تلاش کرنے میں ناکام رہے تھے۔ بیگ میں پرس، لائسنس اور گھر کی چابیاں وغیرہ تھیں۔
پوکی کے خیال میں چشم دید گواہ کو اسپتال آنا تھا۔
قاتل مکار تھا، اس نے جائے واردات پر کوئی کلیو نہیں چھوڑا

تھا...... واحد آپشن، ڈاکٹر کیٹ شیزنی تھی۔ پوکی کو امید تھی کہ وہ قاتل کو اسپتال میں گھیر لے گا۔

رین سم کو اس بات پر حیرت تھی کہ پوکی نے این رشٹر کے اس پیغام کا ذکر نہیں کیا تھا، جو اس نے کیٹ کے لیے ریکارڈ کرایا تھا۔ رین سم کو یقین تھا کہ کیٹ کذب بیانی سے کام نہیں لے رہی تھی۔ کیٹ پر حملے اور این کے قتل کو عام انداز میں نہیں لیا جاسکتا تھا۔ ممکن ہے کہ کیٹ کو موقع ہی نہ ملا ہو کہ وہ پوکی کو پیغام کے بارے میں بتاتی۔

رین سم پر یقین تھا کہ اگر ایلن کی موت دورانِ آپریشن، قتل ثابت ہوجاتی ہے تو دو باتیں ظہور پذیر ہوں گی...... اول یہ کہ ''اوبرائن کیس'' مشکل ہو جائے گا۔ دوسرے طبّی شعبے سے متعلق یہ تیسرا قتل ہوگا...... کیا ''ٹینا کا'' بھی ماضی میں یہاں کام کرتا رہا ہے؟ نیز خونی وارداتوں کا یہ سلسلہ رکے گا یا آگے چلے گا؟ اسے یقین تھا کہ اگلا ٹارگٹ کیٹ شیزنی ہے۔ اس خیال کے ساتھ ہی وہ مضطرب ہو گیا۔

☆☆☆

''تم نے مجھے پوری کہانی نہیں سنائی۔'' رین سم نے شکوہ کیا۔ وہ ایک بار پھر پوکی کے دفتر میں موجود تھا۔

''آپریشن ٹیبل پر مرڈر؟'' پوکی بڑبڑایا اور سگریٹ سلگا کر گہرے گہرے کش لینے لگا پھر اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور واپس اپنی کرسی پر آگیا۔

''میرے تمہارے درمیان تمام گفتگو آف دی ریکارڈ ہے۔''

''بھروسا رکھو۔'' رین سم نے یقین دہانی کرائی۔

''کیا جاننا چاہتے ہو؟''

''تفصیل۔''

''مثلاً؟''

''این رشٹر کی موت کا ایگزیکٹ ٹائم؟''

پوکی نے آٹوپسی رپورٹ کے مطابق وقت بتایا۔

رین سم سوچ میں پڑ گیا۔ ''اگر یہ وقت صحیح ہے تو وہ تین گھنٹے تک وہاں کیا کرتا رہا۔''

''نشانات مٹا رہا ہوگا۔''

''یا پھر کیٹ کا انتظار کر رہا ہوگا۔'' رین سم نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب؟'' پوکی چونک اٹھا۔

رین سم نے این رشٹر کے پیغام کے بارے میں بتایا جو موت سے قبل اس نے کیٹ کو بھیجا تھا۔ ''نشانات اور پیغام کی صفائی میں اتنی دیر نہیں لگتی...... وہ کیٹ کا انتظار کر رہا تھا۔''

''ہاں، کیٹ اس رات اسپتال میں پیغام کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی...... میں یہی سمجھا کہ وہ شاک کی حالت میں ہے......''

''کیا قاتل نے رہائش گاہ سے کوئی چیز غائب کی ہے؟''

''نہیں، کچھ نہیں۔ رقم، زیورات...... ہر شے اپنی جگہ پر تھی۔''

''جنسی حملہ؟''

''نہیں۔''

''یعنی وحشیانہ قتل بغیر کسی محرک کے۔''

''ٹینا کا کا شعبہ گائنی تھا۔'' پوکی نے کہا۔

''اور این رشٹر نرس تھی۔'' رین سم بولا۔

''ٹھیک، دلچسپ بات یہ ہے کہ OR جوائن کرنے سے پہلے این بھی گائنی میں تھی...... مطلب یہ کہ بہت امکان ہے کہ وہ ہنری ٹینا کا سے واقف ہو۔'' پوکی نے بات ختم کی۔

رین سم ساکت بیٹھا تھا۔ بے حس و حرکت۔ وہ گائنی کی دوسری مقتول نرس کے بارے میں سوچ رہا تھا جو این رشٹر سے قریب تھی۔

''دو ہفتے قبل ٹینا کا بہت دیر تک اپنے کلینک میں موجود تھا۔'' پوکی نے کہا۔ ''تمام اسٹاف جا چکا تھا۔ اس کی بیوی کے بیان کے مطابق ٹینا کا اکثر تاخیر سے گھر آتا تھا۔ وہ مصروفیت کا عذر پیش کرتا تھا...... اس کی بیوی نے بھی اس عذر کو قبول نہیں کیا۔''

''یعنی کوئی گرل فرینڈ؟''

''ظاہر ہے اور کیا وجہ ہوسکتی ہے۔'' پوکی نے کہا۔

''اس کی بیوی نے کوئی نام بتایا؟''

''نہیں، اس کا کہنا تھا کہ وہاں موجود نرسوں میں سے کوئی بھی ہوسکتی ہے۔ بہرحال صبح کاذب ایک خاکروب نے ٹینا کا کی لاش دریافت کی۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ کوئی لٹیرا تھا...... کیبنٹ سے کچھ ڈرگز بھی غائب تھیں۔''

''منشیات؟'' رین سم نے فوراً استفسار کیا۔

''نہیں۔'' جواب ملا۔ ''قاتل نے سستی اور غیر اہم ادویات غائب کی تھیں جن کی مارکیٹ میں خاص ویلیو نہیں تھی۔ لگتا تھا۔ یہ ایک احمقانہ حرکت معلوم ہوتی ہے۔ تاہم جس صفائی سے نشان چھوڑے بغیر اس نے واردات کی

تھی، وہ اسے احمق ثابت نہیں کرتی۔ ہمیں صرف ایک ہی سرا ہاتھ آیا تھا...... سڑک پر کام کرنے والے خاکروب نے ایک عورت کو بھاگتے دیکھا تھا۔ وہ پارکنگ لاٹ میں تھی۔ موسم خراب تھا۔ بارش کے ساتھ اندھیرا بھی تھا۔ تاہم اس نے اتنا دیکھ لیا کہ اس کی زلفیں سرخ تھیں۔''

''اس اشارے سے تم نے کیا حاصل کیا؟''

''کچھ بھی نہیں۔'' پوکی نے اعتراف کیا۔ ''ہم نے آس پاس چھان بین اور پوچھ گچھ کی...... کلینک نما اسپتال کو بھی چھانا...... لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پھر این رشٹر کا قتل ہو گیا۔ اس کے بال بھی سرخ تھے۔ اس وقت کیٹ شیزنی ہمارے پاس واحد ''بریک'' ہے۔ وہ قاتل کو دیکھ بھی چکی ہے۔ آرٹسٹ، کیٹ کے بیان کے مطابق اسکیچ بنا رہے ہیں۔ پھر یہ اسکیچ پیر کی صبح اخبارات میں شائع کرا دیا جائے گا۔''

''کیٹ کے تحفظ کے لیے تم نے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟'' رین سم نے سوال کیا۔

''وہ ''نارتھ شور'' پر ہے۔ ایک پٹرول کار ہر چند گھنٹے بعد وہاں سے گزرتی رہے گی۔''

''یہ ناکافی نہیں ہے؟'' رین سم نے اعتراض کیا۔

''کوئی نہیں جانتا کہ وہ وہاں پر ہے۔''

''عام آدمی نہیں جانتا ہوگا۔ پروفیشنل کے لیے کوئی دشواری نہیں...... مزید یہ کہ کیٹ کا بیگ بھی غالباً اس کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ مطلب اس کی معلومات میں مزید اضافہ ہو چکا ہے...... اس کی باخبری اس بات سے عیاں ہے کہ این رشٹر نے جس دن سان فرانسسکو کی فلائٹ بک کی، اسی رات این کو روانہ ہو جانا تھا۔ قاتل کی پھرتی اور معلومات مکمل تھیں۔ اس نے بے رحمی سے اسی رات این کا کام تمام کر دیا...... دوسری بات این کو خطرے کا احساس ہو گیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ خطرے کی نوعیت کیا تھی؟ این بہت کچھ جانتی تھی...... ہمیں اس پیغام کو ہلکا نہیں لینا چاہیے جو اس نے کیٹ شیزنی کے لیے چھوڑا تھا۔''

''پیغام اس نے غائب کر دیا ہے۔''

''کوئی مسئلہ نہیں ہے، کیٹ، پیغام سُن چکی تھی اور اس نے لفظ بہ لفظ مجھے پیغام سنایا ہے۔''

''تم وکالت چھوڑ کر سراغ رسانی میں کیوں نہیں آ جاتے؟''

''میں جہاں ہوں ٹھیک ہوں...... ویسے اچھا وکیل جاسوس کے مانند ہی ہوتا ہے۔'' رین سم نے جواب دیا۔

''تم اپنا منافع بخش کیس کیوں خراب کر رہے ہو؟ کیٹ کی وجہ سے؟''

''میرے اپنے کچھ اصول ہیں جن کے بارے میں صرف میں جانتا ہوں۔ میں میرٹ پر پیسے کو ترجیح نہیں دیتا۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ کیٹ نے مجھے آفس میں کنفیوز کر دیا تھا۔ تاہم میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ کیٹ سے اسپتال میں ملنے کے بعد، شک کی گنجائش نہیں رہ جاتی......''

''کیسا شک؟''

''یہی کہ وہ بے قصور ہے۔''

''کیا تم اوبرائن کیس چھوڑ دو گے؟'' پوکی نے سوال کیا۔

''یقیناً...... اور یہ فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی خلش نہیں ہے۔ میرے پاس کافی شواہد اکٹھے ہو چکے ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ قاتل کا اگلا نشانہ ڈاکٹر کیٹ ہے۔ تمہارے تعاون کا شکریہ...... بدلے میں چند باتیں اور تمہیں بتا رہا ہوں لیکن آف دی ریکارڈ؟''

''بالکل۔'' پوکی چوکس ہو گیا۔

''کیٹ نے مجھے بتایا تھا کہ EKG کا ریکارڈ کسی نے تبدیل کر دیا تھا پھر اس نے بتایا کہ چارٹ میں جو EKG موجود تھا، اس پر کیٹ کے دستخط نہیں تھے...... مطلب کسی نے کیٹ کے جعلی دستخط کیے تھے۔ تیسری بات EKG کے مطابق...... مطلب جعلی EKG کے مطابق ایلن کو دل کی تکلیف تھی اور اسے دل کا دورہ پڑا تھا...... یہ بات غلط ہے جس کی تصدیق ایلن کے والدین اور کیٹ کے بیان سے ہو جاتی ہے۔ تمہیں کوئی سرا ہاتھ آیا تو مڈ پیک اسپتال کے اندر سے ہی ہاتھ آئے گا۔'' رین سم کھڑا ہو گیا۔

''شکریہ، دوست۔'' پوکی نے ہاتھ بڑھایا۔

''مزید یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ قاتل نے کیونکر پتا چلایا کہ این رشٹر اچانک سان فرانسسکو جا رہی ہے...... یا تو وہ متواتر تعاقب میں تھا...... یا اسے ائرپورٹ سے خبر ملی...... یا پھر اسپتال سے کسی نے اسے لائن دی ہے...... یا محض اتفاق تھا کہ وہ روانہ ہونے سے پہلے ہی ماری گئی...... گڈ لک۔''

☆☆☆

کیٹ، ساحل پر اوندھی لیٹی سن باتھ لے رہی تھی۔ ناریل کے درختوں کی خوشبو، پرندوں اور لہروں کا شور...... اس نے ناشتے کے بعد کچھ نہیں لیا تھا اور اشتہا محسوس کر رہی

تھی۔ دفعتاً ایک اور ہی احساس نے جنم لیا۔ احساس تھا کہ وہ وہاں پر تنہا نہیں ہے۔ کوئی اور بھی اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ احساس اتنا قوی تھا کہ وہ پلٹنے پر مجبور ہوگئی۔ کیٹ نے حیرت سے رین سم کو دیکھا۔ اس نے جین اور کاٹن شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ شرٹ کی آستینیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں۔ بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔

رین سم خاموش کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ جیبوں میں تھے۔

''تم تک پہنچنا کافی مشکل ثابت ہوا۔'' بالآخر وہ بولا۔

''روپوش ہونے کا مرکزی خیال یہی ہوتا ہے کہ کوئی خفیہ مقام تک پہنچ نہ سکے۔'' کیٹ نے کہا۔

رین سم نے اطراف کا بنظر غائب جائزہ لیا۔ ''اچھا خیال نہیں ہے، یہاں سناٹے میں ساحل پر لطف اندوز ہوا جائے۔''

''ہاں شاید......'' کیٹ نے بکنی پر تولیا لپیٹا اور کتاب لے کر کھڑی ہوگئی۔ ''کوئی بھی یہاں اچانک وارد ہوسکتا ہے......کوئی چور، ڈاکو یا قاتل......یا پھر کوئی وکیل۔'' وہ مڑ کر چل دی۔

''کیٹ، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔''

''میرے وکیل سے کرلو۔''

''تو تم نے کسی وکیل کا بندوبست کرلیا ہے؟''

''پھر کیا کرتی کورٹ روم میں تمہارا سامنا جو کرنا ہے۔''

''کورٹ روم میں ہمارا سامنا نہیں ہوگا۔''

''افسوس ہوا سن کر۔'' وہ قدم بڑھاتی رہی۔ رین سم بھی اس کے عقب میں تھا۔ کیٹ کاٹیج تک پہنچ گئی اور سیڑھیاں طے کرکے دروازہ کھولا۔

''تم نے سنا نہیں، میں نے کیا کہا؟'' رین سم کی آواز بلند ہوگئی۔ ''میں کورٹ نہیں جاؤں گا۔''

''کیا مطلب ہے؟''

''میں کیس چھوڑ رہا ہوں۔''

''کیوں؟''

''اندر آنے دو تو بتاؤں۔''

کیٹ، ساکت کھڑی، اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی......قبل اس کے سبز و نیلے رنگ کا انوکھا کھیل ازخود دونوں کو بے خودی سے دوچار کرتا، کیٹ نے اسکرین ڈور وا کردیا۔ وہ بولی کچھ نہیں......رین سم نے قدم اندر رکھ دیا۔

کیٹ کے پیچھے پیچھے وہ کچن میں آگیا اور ڈائننگ ٹیبل کے قریب ایستادہ ہوکر کیٹ کا جائزہ لینے لگا۔ معاً کیٹ کو اپنے ناکافی لباس کا احساس ہوا۔ وہ اب تک اس بات سے آگاہ ہوچکی تھی کہ دونوں کے درمیان ایک غیرمحسوس رشتہ پروان چڑھ رہا ہے۔ آفس میں وہ اسے کوئی نام نہ دے سکی تھی۔ تاہم اسپتال میں وہ واضح طور پر بے خود ہوگئی تھی اور رین سم کی سرشاری بھی دیکھ لی تھی۔ اگرچہ رین سم نے اپنے جذبات کو چھپانے کی ناکام کوششیں کی تھی لیکن کیا کیا جائے، سازِ رگِ جاں تشنۂ مضراب نہیں......اور اب یہاں اتنی دور اسے کیا چیز کھینچ لائی تھی......یہاں پہنچنا اتنا سہل تو نہ تھا۔

''میں کپڑے تبدیل کرکے آتی ہوں۔'' کیٹ نے دل کی دھڑکن کے کیف وسُرور کو عیاں نہ ہونے دیا۔ اس نے پہلی مرتبہ رین سم کو جین اور شرٹ میں دیکھا تھا۔ وہ سوٹ کی نسبت زیادہ جوان اور پُرکشش لگ رہا تھا۔

خواب گاہ میں کپڑے بدلتے ہوئے اس کے ہاتھ متوازن نہیں تھے۔ وہ کچن میں واپس آئی تو رین سم کو وہیں کھڑے پایا۔

''بیٹھ جاؤ، میں کافی بناتی ہوں۔''

وہ پریشان تھی کہ سادہ سا کام سرانجام دینے میں اسے معمول سے زیادہ توجہ صرف کرنی پڑ رہی تھی......کیتلی میں پانی ڈال کر اسٹوو پر رکھنا بھی کوئی کام تھا......رین سم، دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کیٹ نے پتی ڈالتے وقت جب فرش پر چھلکائی تو رین سم کو اٹھنا ہی پڑا۔

''چائے بنانا سیکھ رہی ہو؟''

''جی نہیں......''

''لاؤ، میں مدد کرتا ہوں۔'' رین سم کو قریب ہونا پڑا۔ شانے سے شانہ مس ہوا۔ یوں لگا جیسے کرنٹ لگا ہو......بقیہ پتی بھی بکھر گئی۔ کیٹ گنگ تھی۔ رین سم بھی خود سے برسرِپیکار تھا کہ لمحے غنیمت تھے مل بیٹھنے کے......کچھ نہ سہی تو اظہار ہی کردے......رین سم کو احساس ہوا کہ یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ کیٹ نے نظر ملائی اور رین سم کی چرب زبانی، الفاظ کی روانی، مفلوج ہوگئی۔

''کیا بات ہے؟'' وہ سحرزدہ سی بولی۔

''کچھ نہیں......چھوڑو چائے کو، یہاں ٹیبل پر بیٹھو۔'' رین سم نے سنبھل کر کہا حالات نازک تھے......رومانس کی رنگینیاں، خون کی سرخی میں نہ ڈوب جائیں۔

وہ گلا صاف کرکے بولا۔ ''تم مجھے ڈیوڈ کہہ سکتی ہو۔

کیا شروع سے مسٹر رین، مسٹر رین سم کی گردان ہے۔''
''ہاں، میں جانتی ہوں۔'' کیٹ کی سانس ایک ساعت کے لیے رک گئی۔
دونوں کچھ دیر خاموش رہے۔
''کل تک تم کورٹ میں میرا تیا پانچہ کرنے کے لیے تیار تھے، اب اچانک یہ تبدیلی کیسی؟''
''پہلے مجھے شک تھا کہ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے اس بات پر بھی شک تھا کہ واقعی تم جھوٹ بول رہی ہو...... میں الجھن میں پڑ گیا...... پھر اوپر تلے ایسے واقعات/حادثات ہوئے کہ مجھے یقین کرنا پڑا کہ تم معصوم ہو۔''
''مطلب شک پر بھی شک تھا؟''
''ہاں۔'' رین سم نے جواب دیا۔
''شکریہ، ڈیوڈ۔''
رین سم جھوم اٹھا اور بولا۔ ''شکریہ۔''
''کیا......'' کیٹ نے حیرت سے کہا۔ ''کیسا شکریہ؟''
''ڈیوڈ کہنے کا شکریہ۔''
''اوہ۔'' کیٹ دلفریب انداز میں مسکرائی۔
ڈیوڈ نے ایک فوٹو جیب سے نکال کر کیٹ کو دی۔
''پہچانو؟''
کیٹ فوٹو دیکھتے ہوئے سنجیدہ ہوگئی۔ ''یہ ڈاکٹر ہنری ٹینا کا ہے...... ہمارے گائنی ڈپارٹمنٹ میں کام کر چکا ہے...... میں ہنری کے قتل کی تفصیل کئی ہفتے قبل اسٹار بلیٹن میں پڑھ چکی ہوں...... تاہم اس کے ساتھ کام کرنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا...... لیکن......''
''لیکن یہ کہ ہنری اور این کو ایک ہی انداز میں قتل کیا گیا ہے۔''
''ہنری کے بارے میں، میں نے پڑھ لیا تھا...... کیا این......''
''ہاں، این کو بھی اسی انداز میں مارا گیا۔''
''تمہیں کیسے پتا...... میڈیا میں غالباً اتنی تفصیل نہیں ہے۔''
''میں نے ڈیٹکٹیو پوکی سے بہت کچھ معلوم کیا ہے...... اس نے فوراً دونوں وارداتوں میں مشابہت کا اندازہ لگا لیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسپتال میں تمہاری نگرانی کی جارہی تھی...... کیونکہ تم نے قاتل کی جھلک دیکھ لی تھی۔''
''یعنی قاتل گواہ کو ختم کرنے کے لیے اسپتال پہنچ سکتا تھا؟ لیکن کیسے؟''
''ہاں، اس کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔ جہاں تک ''کیسے'' کی بات ہے تو تم بھول رہی ہو کہ تم فرار ہوتے وقت اپنا بیگ وہیں گرا آئی تھیں۔ جو قاتل کی تحویل میں ہے...... ویسے تم ہو بہت بہادر۔''
''کب معلوم ہوا؟'' کیٹ نے سوال کیا۔
''آفس میں ہی علم ہوگیا تھا۔'' جواب ملا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ گھوم کر کیٹ کی نشست کی پشت پر آیا اور دونوں ہاتھ اس کے شانوں پر رکھ دیے۔ کیٹ کو ردِعمل دینے کا موقع ہی نہیں ملا۔ اسے لگا کہ اس کا بدن موم کی طرح پگھل رہا ہے۔ اس نے آنکھیں موند لیں۔
''کیٹ!'' ڈیوڈ نے جھک کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔
''ہونہہ......'' وہ اتنا ہی کہہ سکی۔
عین اسی وقت فون کی گھنٹی چیخی۔ کیٹ کسمسا کر رہ گئی۔
''ڈیوڈ۔''
''کچھ نہیں ہے۔'' وہ بولا۔
''ڈیوڈ فون......'' وہ بمشکل کھڑی ہوئی۔
فون کی گھنٹی نے پھر سمع خراشی کی۔ کیٹ نے عالم ناگواری میں خود کو کچن کی جانب دھکیلا اور کھنکھارتے ہوئے ریسیور اٹھایا۔
''ہیلو۔'' کیٹ نے بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ ابھی تک نیم مدہوش تھی۔ کیٹ کو یہ ادراک چند ثانیے کے بعد ہوا کہ دوسری جانب خاموشی تھی۔
''ہیلو۔'' اس نے پھر، قدرے نارمل آواز میں کہا۔
''ڈاکٹر کیٹ؟'' کسی نے سرگوشی نما سوال کیا۔ وہ بمشکل اپنا نام سُن سکی۔
''YES۔'' اس نے جواب دیا۔
''کیا تم تنہا ہو؟''
''نہیں۔ تم کون ہو؟'' سوال کرتے ہی اس کا گلا بند ہوگیا۔ دہشت اس کے رگ و پے میں سرائیت کرنے لگی۔ دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔
''ہیلو؟'' وہ چلا اٹھی۔ ''تم کون ہو؟''
''ڈاکٹر کیٹ، محتاط رہو...... موت ہمہ وقت، ہم سب کے آگے پیچھے چکراتی ہے......''
☆☆☆
ریسیور، کیٹ کے ہاتھ سے پھسل چکا تھا۔ خود وہ

کاؤنٹر کے سہارے کھڑی تھی۔

''وہی تھا...... ہاں......وہی تھا'' وہ چلائی۔

رین سم نے ریسیور اٹھا کر ہیلو، ہیلو کہا پھر اسے کریڈل پر پٹخ دیا۔

''کون تھا؟ کیا کہہ رہا تھا؟'' اس نے خوف زدہ کیٹ کو شانوں سے پکڑ کر جھنجوڑا۔

کیٹ نے اسے بتایا......

''سوٹ کیس کہاں ہے تمہارا؟''

''بیڈروم کلوزٹ۔''

رین سم بیڈروم کی طرف بڑھ گیا۔ اضطراری طور پر کیٹ بھی اس کے پیچھے گئی...... رین سم نے شیلف سے سوٹ کیس اٹھایا۔

''اپنی دیگر اشیا بھی اٹھا لو۔ تم یہاں نہیں رک سکتیں۔'' رین سم نے کہا۔

کیٹ نے کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ جان گئی تھی کہ یہاں گزارا ہوا ہر ایک منٹ خطرات میں اضافہ کرتا جائے گا۔

وہ دونوں BMW میں سوار ہو کر نکلے تو کیٹ نے پہلا سوال کیا۔

''یہ کیسے ہو گیا؟ اسے کیونکر علم ہوا؟''

''وہی سوچ رہا ہوں۔'' رین سم نے رفتار بڑھائی۔ ''صرف پولیس جانتی ہے...... آخر یہ راز کس نے افشا کیا؟''

''تم یہاں کس کے ساتھ پہنچی تھیں؟''

کیٹ نے وضاحت کی......

''کسی نے تم لوگوں کا پیچھا کیا تھا؟''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔''

''یہاں آتے وقت، تم اپنے کاٹیج پر گئی تھیں...... میرا مطلب ہے کہ سوزن کے ساتھ؟''

''نہیں۔''

''پھر کپڑے کہاں سے لیے؟''

''میری لینڈ لیڈی نے سوٹ کیس میں پیک کر کے اسپتال پہنچا دیے تھے۔''

''وہ اسپتال کی لابی کی نگرانی کر رہا ہوگا...... جب تم ڈسچارج ہوئیں تو اس نے تعاقب شروع کر دیا...... کیا خیال ہے؟''

''ممکن ہے ایسا ہوا ہو۔'' کیٹ نے کہا اور نشست گاہ سے پشت لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ ''ہم کہاں جا رہے ہیں؟''

''میری رہائش گاہ پر۔''

☆☆☆

''یہاں محفوظ ہو۔'' رین سم نے کہا۔

رین سم نے وہسکی کے دو جام تیار کیے۔ ایک کیٹ کے حوالے کیا اور خود فون کی جانب بڑھ گیا...... پولیس کو مطلع کرنا ضروری تھا۔

''وہ کیا کہتے ہیں؟'' کیٹ نے استفسار کیا۔

''پوکی کی ہدایت کے مطابق فی الحال ہمیں یہاں سے ہلنا نہیں چاہیے۔'' رین سم اپنا گلاس لے کر اس کے قریب بیٹھ گیا۔

کیٹ، کسمسائی...... ''میرے دوست پریشان ہو جائیں گے...... مجھے ان کو کال کرنا چاہیے۔''

''فکر نہ کرو، پوکی انہیں بتا دے گا۔''

کیٹ کا اعصابی تناؤ تقریباً ختم ہو گیا تھا لیکن رین سم کی قربت اسے بے چین کر رہی تھی۔ کیٹ نے اپنا سر اس کے شانے سے لگا دیا۔ ''رین......''

''نہیں، ڈیوڈ......'' اس نے ٹوکا۔

''سوری، ڈیوڈ...... یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''

''ٹھیک ہو جائے گا...... سب ٹھیک ہو جائے گا...... تم کچھ کھاؤ گی؟''

''ہاں، مجھے بھوک لگ رہی ہے۔''

''گڈ۔''

☆☆☆

وہ باتوں سے کیٹ کا دل بہلا رہا تھا۔ کیٹ کے چہرے کے عضلات نرم پڑتے جا رہے تھے...... گاہے گاہے وہ مسکرا دیتی۔ معاً کھڑکی بجی تو وہ چونک اٹھی۔

''کچھ نہیں...... محض ہوا کا جھونکا ہے۔'' رین سم نے تسلی دی۔ بعض اوقات یہاں ہوا اتنی تیز ہوتی ہے کہ لگتا ہے چھت اڑ جائے گی۔ رین سم نے سر اٹھا کے چھت کے بیم دیکھے۔ یہ مکان تیس سال پرانا ہے۔ تاہم، جب ہم نے خریدا تھا، اس وقت خوب تسلی کر لی تھی۔''

''ہم؟'' کیٹ ایک بار پھر چونک اٹھی۔

''اس وقت میں شادی شدہ تھا۔'' رین سم نے آہستہ سے کہا۔ ''ہماری شادی پانچ برس برقرار رہی۔''

''اوہ۔'' کیٹ نے پہلو بدلا۔ ''طلاق ہو گئی تھی؟''

رین سم نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''لنڈا اور ہمارا تعلق اب بھی دوستانہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ طلاق شدہ جوڑوں کی اکثریت ایسا نہیں کر سکتی۔ لنڈا کا شوہر بھی اچھا آدمی

ہے..... کم از کم مجھ سے بہتر ہی ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ لنڈا کا خیال رکھ سکتا ہے.....'' رین سم خاموش ہو گیا۔

''اور بچے؟''

رین سم نے سوچا کہ کاش وہ یہ سوال نہ کرتی۔

''ایک بیٹا۔'' اس نے مختصر جواب دیا۔

''کتنی عمر ہے تمہارے بیٹے کی؟''

''وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔'' اس نے رک کر سپاٹ آواز میں جواب دیا۔ ''نوحا'' کی موت کا خیال ہی اسے اداس کر دیتا تھا۔ اس سے پہلے کہ کیٹ اظہارِ ہمدردی کرتی، اس نے جلدی سے موضوع تبدیل کیا..... کیٹ بھی رسمی الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

''خیر، چھوڑو..... میں پھر کنوارے کی طرح ہوں..... میرا خیال ہے کہ مجھ جیسوں کے لیے یہ اچھا ہے۔ میرے پیشے کا تقاضا ہے کہ میں اپنی توجہ وہیں مرکوز رکھوں۔''

''لیکن ڈیوڈ، کیا تمہارا ارتکاز ٹوٹ نہیں گیا ہے؟''

''ہاں.....'' رین سم نے ٹھنڈی سانس بھری اور سبز آنکھوں میں جھانکا۔ ''میرا منصوبہ تھا۔ نہ کوئی ارادہ..... حقیقتاً، میں پہلی ملاقات کے دوران میں ہی بے بس ہو گیا تھا۔ تم بتاؤ، تم نے شادی نہیں کی؟''

''نہیں۔'' کیٹ نے دوسری طرف دیکھا۔ ''ایک ملا تھا..... شاید شادی ہو جاتی لیکن پھر ہم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ اچھا ہوا..... عادات اور مزاج کا قبل از وقت علم ہو گیا تھا۔'' کیٹ نے ٹھنڈی سانس بھری۔

''گویا تم نے کیریئر کو محبت پر ترجیح دی؟''

''میں سمجھتی ہوں کہ یہ معاملہ سو فیصد ہی کیریئر سے متعلق نہیں تھا۔'' وہ پُرخیال انداز میں بولی۔ ''لیکن تم اپنے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میرا اشارہ لنڈا کی طرف نہیں ہے۔'' وہ تھم گئی۔ ''میرا مطلب موجودہ صورتِ حال سے متعلق ہے۔''

''کیٹ، میں صرف ایک کیس سے دستبردار ہو رہا ہوں..... وہ بھی حقائق کی بنیاد پر۔'' رین سم نے جواب دیا۔

''تمہارا مطلب ہے..... سچ کی بنیاد پر۔ کیا صرف سچ؟'' کیٹ نے نیلی آنکھوں میں جھانکا۔

''بہت مشکل سوال ہے..... اس کے ساتھ ایک سچ اور جڑا ہوا ہے۔ کیا تم سننا چاہتی ہو؟''

''نہیں۔ میں سمجھ گئی ہوں، سننے سے حقیقی لطف غارت ہو جائے گا۔'' کیٹ مسکرائی۔

''تم میڈیکل کے شعبے میں کیسے آ گئیں؟'' وہ جواب سن کر مسکرایا۔

''اور تم وکالت کے.....''

''بس.....'' اس نے بے محابا کیٹ کے تراشیدہ لبوں پر انگلی رکھ دی۔ وہ بے خود ہو گئی۔ دونوں جانب، خلوت جان میں شور سا اٹھا..... رین سم نے بمشکل ہاتھ ہٹایا۔ کیٹ نے بہ عجلت ایک ہی گھونٹ میں جام اٹھا کے خالی کیا۔

''اور پیو۔'' اس نے بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ خوش تھا کہ کیٹ، ساحلِ سمندر کے کاٹیج والی اجنبی کال کے شاک سے باہر آ چکی تھی۔

''یعنی؟'' کیٹ نے حیرت سے سوال کیا۔ تو رین سم کو احساس ہوا کہ ''اور پیو'' کے الفاظ میں بھدا پن تھا..... وہ کیا کہتا؟ بات ہی الٹ گئی تھی..... وہ خود ہی ساقی تھا، بادہ بھی اور پیمانہ بھی..... گرمیٔ میخانہ بھی.....

اس نے جلدی سے تصحیح کی۔ ''میرا مطلب تھا کہ اور لو گی؟''

''نشے میں ڈبونا چاہ رہے ہو؟'' اس نے مشکوک انداز میں استفسار کیا۔

''تم بھی تو وہی کر رہی ہو۔'' وہ برجستہ بولا۔

''میں؟''

''ہاں، تمہاری آنکھوں میں دیکھتا ہوں تو.....''

کیٹ کی ہنسی میں اس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ کیٹ نے بوتل تھام لی، بے خودی کی مستی ہی سہی..... رین سم، جرعۂ چشم مست کن سے اور کیٹ جام مئے ناب سے بیگانۂ ہوش و حواس ہوئے جا رہے تھے..... تاہم دونوں نے خود کو تھامے رکھا۔

کیٹ نے اس کے والدین کے بارے میں استفسار کیا۔ رین سم نے بتایا کہ ان کی رہائش گاہ قریب ہے۔ تاہم وہ خود یہیں رہتا ہے۔ طعام اور دیگر کاموں کے لیے اس نے ایک ملازمہ رکھی ہوئی تھی۔ رین سم نے کیٹ کی فیملی کے بارے میں سوال کیا تو معاً کیٹ کا رنگ بدل گیا۔ اس نے پہلو بدلا۔ رین سم نے دیکھا کہ اس کا نچلا ہونٹ لرز اٹھا تھا۔

''اوہ نو، وہ رونے والی ہے۔'' اسے ادراک ہوا کہ لاعلمی کے باعث غلط سوال کر بیٹھا ہے۔ یقیناً اس سوال سے کوئی المیہ پیوست تھا۔ اس نے بوکھلا کر دائیں بائیں دیکھا۔ اس کے لیے یہ ایک دشوار مرحلہ تھا۔ تاہم اسے اطمینان ہوا کہ کیٹ نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ رین سم نے گلاس اس کے

ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دیا۔

''کافی ہے۔ آؤ، تمہارا کمرا دکھا دوں۔''

دونوں کھڑے ہو گئے۔ کیٹ کی آنکھوں میں وہسکی کا خمار تھا۔ دلِ وحشی پھر مچلنے لگا تھا۔

کھڑکی بند تھی لیکن ہوا کے جھونکے اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے۔

''میرا خیال ہے کہ بستر پر چلنا چاہیے۔'' وہ بھرائی ہوئی آواز میں گویا ہوا۔

''وہاٹ؟''

اس نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ ''میرا مطلب ہے...... تم اپنے اور میں اپنے بستر پر۔''

''اوہ...... ہ......''

''لیکن تم چاہو تو......''

''میں چاہوں......؟ کیا؟''

''کچھ نہیں۔''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ شب تنہائی، قربت، نشہ، الفت...... تمام لوازمات موجود تھے۔ پھر بھی کوئی پیکار تھی، گریز تھا، کشمکش تھی۔ پینے کے بعد بھی دونوں تشنہ لب تھے...... اک آگ تھی سینے میں لگی ہوئی...... طوفان تھا دھڑکنوں میں۔ کچھ وقفہ عذاب جاں پہ گزرا پھر اس نے رخ بدلا۔ نگاہ کا تار ٹوٹا۔

''ہاں، بستر پر جانے کا وقت ہے۔'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

دونوں نے بیک وقت مخالف سمت میں حرکت کی۔ پندارِ خودی گویا حد سے بڑھ گیا۔ دونوں موہوم امید کے ساتھ قدم بڑھا رہے تھے۔

''کیٹ؟''

کیٹ کی سانس رک گئی۔ ''ہاں؟''

''تمہارا کمرا دوسری منزل پر دائیں جانب ہے۔'' رین سم نے کہا۔

''شکریہ۔'' قلابازیاں کھاتا ہوا دل، بہت بلندی سے گہرائی میں جا گرا۔ وہ چلا گیا۔ کیٹ اتنا ہی جان پائی کہ وہ چاک گریباں گیا ہے...... مگر نیرنگیٔ غم پہ مسکرا کے گیا ہے۔ اتنا جان جانا بہت زیادہ تھا۔

☆☆☆

کیٹ کو اپنے کمرے میں گئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ رین سم اپنے کمرے میں بیٹھا، سوچوں کے گرداب میں ڈوب رہا تھا...... ڈوب کے ابھر رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب مزاحمت لاحاصل تھی۔ کیٹ اس کے دل و دماغ پر چھا چکی تھی۔ وہ یہ بھی سمجھ رہا تھا کہ یہ غلط ہے۔ کم از کم اس وقت تک، جب تک وہ ''اوبرائن کیس'' کی فائل دوسری فرم کے حوالے نہیں کر دیتا۔ قانونی، اخلاقیات کے تحت ایلن کے والدین اب تک اس کے کلائنٹ تھے۔ اس نے پہلے بھی اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں نجی معاملات کو حائل نہیں ہونے دیا تھا لیکن کیٹ کے معاملے میں وہ پہلے دن سے ہی بے بس تھا۔ جتنا سنبھلتا، اتنا ہی گرتا۔ جتنا ابھرتا، اتنا ہی ڈوب جاتا۔ اس کی ہر کوشش ناکام ہو گئی تھی۔

وہ اٹھ کر کمرے کے چکر کاٹنے لگا۔ دوسری جانب کیٹ اپنے کمرے میں بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی۔ ڈیوڈ کے بارے میں سوچتے سوچتے، معلوم نہیں کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

ڈیوڈ پھر بستر پر بیٹھ گیا۔ مجبور، بے کیف و تہی جام، انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی اور واش روم میں گھس گیا۔ وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکا تھا۔

☆☆☆

آنکھ اچانک کھلی تھی۔ وہ کہاں تھی۔ کوئی دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ اسے یاد آیا کہ وہ ڈیوڈ کے ساتھ ہے۔ کھڑکی سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ وہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔

''کیٹ؟'' ڈیوڈ کی آواز آئی۔

''ہاں؟''

''پوکی کا فون آیا ہے۔ جلدی تیار ہو جاؤ۔''

''ایک منٹ رکو۔'' کیٹ نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

''کیا ہوا؟''

''قاتل کی شناخت ہو گئی ہے۔'' ڈیوڈ نے جواب دیا۔

☆☆☆

ڈیٹیکٹو پوکی نے مگ بک آگے بڑھائی۔ ''ڈاکٹر شیزنی، دیکھو...... ان میں سے کسی کو پہچانتی ہو؟''

کیٹ نے فوٹو دیکھنے شروع کیے۔ جلد ہی اس کی تیز نگاہ ایک فوٹو پر جم گئی۔ یہ ایک بگڑا ہوا، مسخ چہرہ تھا۔ سب سے اہم اس کی آنکھیں تھیں۔ بے روح، سیاہ، گھورتی ہوئی آنکھیں......

''یہی ہے۔'' کیٹ نے اعتماد سے کہا۔

''کوئی شک، ابہام؟''

''نہیں، اس کی آنکھیں، میرے حافظے پر نقش ہیں۔'' کیٹ نے چہرہ دوسری جانب پھیر لیا...... رین سم اور

پوکی نے شک محسوس کیا کہ وہ ہسٹریا کا شکار ہو جائے گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔

''یہ ہمارا ٹارگٹ ہے۔'' پوکی نے فوٹو الگ کر لیا۔ وہ مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

''یہ آدمی کون ہے؟'' کیٹ نے اچانک سوال کیا۔

''اس کا نام چارلس ڈیکر ہے۔ ایک مضبوط الحواس آدمی ہے۔ یہ فوٹو پانچ سال قبل لیا گیا تھا۔ اس کی گرفتاری کے وقت۔''

''گرفتاری؟''

''تشدد اور اقدامِ قتل...... اس پاگل نے اسٹاف کے سامنے ڈاکٹر کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔''

''ڈاکٹر؟'' ڈیوڈ رین سم چونک اٹھا۔ ''کون؟''

''کون ہو سکتا تھا؟'' پوکی نے الٹا سوال کیا۔

ڈیوڈ نے چند سیکنڈ بعد جواب دیا۔ ''ہنری ٹینا کا۔''

پوکی نے جواب دینے کے بجائے دانت نکالے اور ڈیوڈ نے سنسنی محسوس کی۔ کیٹ بھی حیران تھی۔

''ہم نے مسز ٹینا کا سے رابطہ کیا تھا۔ ڈاکٹر ٹینا کا، کا دشمن یا مخالف کون ہو سکتا تھا۔ مسز ٹینا کا نے چند نام لیے تھے...... تاہم وہ تمام کلیئر تھے...... ہم نے پھر رابطہ کیا۔ تب اسے یاد آیا وہ تمام کلیئر تھے...... ہم نے پھر رابطہ کیا۔ تب اسے یاد آیا کہ پانچ برس قبل، اس کے شوہر کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا تھا۔'' پوکی نے چارلس ڈیکر کی اریسٹ رپورٹ نکالی۔ ''ڈیکر کو اسٹیٹ اسپتال میں رکھا گیا تھا۔ چند ہفتے قبل اسے صحت یاب تصور کرتے ہوئے اسپتال سے رخصت کر دیا گیا تھا۔''

''لیکن وہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے؟''

''میں نے بتایا...... اس کا دماغ چل گیا تھا۔ یقیناً اس کی کھوپڑی ابھی تک ٹھکانے پر نہیں ہے۔''

''ہزاروں افراد سنکی ہیں، لیکن اس وجہ کے تحت وہ قاتل نہیں بن جاتے۔'' کیٹ نے کہا۔

''میں کوئی ماہرِ نفسیات نہیں ہوں۔ مجھے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے کام کرنا ہے جو تقریباً ختم ہونے والا ہے۔''

''مسٹر، وہ آدمی، میری زندگی کے لیے خطرہ تھا اور ہے۔ صرف نام ہی کافی نہیں ہے۔ مجھے اور معلومات درکار ہیں۔'' کیٹ نے مطالبہ کیا۔

ڈیوڈ نے کیٹ کے موقف کی حمایت کی۔ پوکی نے ڈیوڈ کو دیکھا اور گہری سانس لے کر ایک نوٹ بک برآمد کی۔

''اوکے۔'' اس نے ورق گردانی شروع کی......

''چارلس ڈیکر، کلیولینڈ میں انتالیس سال قبل پیدا ہوا تھا۔ والدین میں طلاق ہو گئی تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں اس کا بھائی گینگ فائٹ میں مارا گیا تھا۔ اس کی ایک شادی شدہ بہن فلوریڈا میں ہے...... اس نے ہمیں زیادہ تر اطلاعات فراہم کی ہیں۔ ڈیکر نے بائیس سال کی عمر میں نیوی میں ملازمت اختیار کی...... مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا یہاں پرل پر اس کی پوسٹنگ ہو گئی۔ وہ جہاز کے سرجن کے اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ چارلس ڈیکر بنیادی طور پر تنہائی پسند تھا...... جذباتی معاملات میں وہ نارمل تھا...... دفعتاً پانچ سال قبل کچھ غلط ہو گیا۔''

''کیا، نروس بریک ڈاؤن؟''

''شاید، اس سے زیادہ۔''

''اسے ایک لڑکی سے پیار ہو گیا۔ اس نے شادی کی درخواست کی جو لڑکی کے والدین نے منظور کر لی...... بدقسمتی سے ڈیکر کو اپنی محبت کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع نہیں ملا۔ جہاز کو روانہ ہونا تھا۔ جب وہ چھ ماہ بعد واپس آیا تو بغیر اجازت شپ سے اتر گیا۔ وہ اپنی محبت کی تلاش میں دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔

''اور اس دوران، وہ لڑکی کسی اور مرد کے ساتھ جا چکی تھی۔'' ڈیوڈ نے قیاس آرائی کی۔

''نہیں۔ وہ مر چکی تھی۔''

کمرے میں طویل وقفے کے لیے سکوت طاری ہو گیا۔

''لڑکی کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا تھا؟'' کیٹ نے دھیمے لہجے میں سکوت کا پردہ چاک کیا۔

''وہ حاملہ تھی۔ کیس پیچیدہ ہو گیا تھا۔ بچی کی پیدائش تو ہو گئی، لیکن دونوں جانبر نہ ہو سکے...... ڈیکر کو پتا ہی نہیں چلا کہ اس کی محبوبہ بیوی حاملہ تھی۔'' پوکی نے بتایا۔

کیٹ سوچ رہی تھی کہ چارلس ڈیکر پر کیا گزری ہو گی۔ جب وہ بیوی سے دور تھا...... اور جب وہ واپس آیا......

''بس اس کے بعد، ڈیکر حواس کھو بیٹھا۔'' پوکی نے بات جاری رکھی۔ ''کسی طرح اسے علم ہو گیا کہ کیس کس ڈاکٹر کے پاس تھا۔''

''کس کے پاس؟'' ڈیوڈ نے سرسراتی آواز میں سوال کیا۔

''ہنری ٹینا کا۔''

ڈیوڈ اور کیٹ نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

''وہ ڈاکٹر تک پہنچا اور اسے مارنے کی کوشش کی۔''

''اس کی ضمانت ہو گئی تھی...... ضمانت کے ایک روز بعد اس نے پستول خریدا...... لیکن ڈاکٹر کے لیے نہیں...... اپنے ہی منہ میں رکھ کر اس نے فائر کر دیا۔'' پوکی نے نوٹ بک بند کر دی۔

''تو وہ مر گیا؟'' کیٹ نے حیرانگی سے کہا۔

''نہیں، وہ زندہ تھا اور زخمی تھا۔ پستول عام سا ایک ارزاں ہتھیار تھا...... اسے اسٹیٹ اسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ طویل عرصے اس کا علاج ہوتا رہا۔ تاہم وہ ٹھیک طرح سے بولنے کے قابل نہ رہا...... بعدازاں اس کا نفسیاتی علاج ہوا۔''

''کیا وہ گونگا ہے؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''نہیں، پوری طرح نہیں۔'' پوکی نے جواب دیا۔ ''ایک ماہ قبل اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ نیم چیک کے ساتھ اس کا اپائنمنٹ تھا لیکن وہ نہیں آیا۔ تب سے غائب ہے۔''

''اور قتل و غارت گری کرتا پھر رہا ہے۔'' ڈیوڈ نے تبصرہ کیا...... پوکی نے کندھے اچکائے۔

''تاہم اب وہ زیادہ دیر تک روپوش نہیں رہ سکتا۔''

''یعنی وجہ قتل، انتقام ہے؟''

''اور کیا کہہ سکتے ہیں۔''

''لیکن این رشٹر کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے؟'' کیٹ نے استفسار کیا۔

''یاد کرو۔'' پوکی نے کہا۔ ''جس خاکروب نے ہنری کی لاش دریافت کی تھی، اس نے پارکنگ میں سرخ بالوں والی کسی عورت کو دیکھا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ این رشٹر تھی؟''

''اور کوئی منطق نہیں بنتی...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں کوئی تعلق تھا...... اسی لیے ڈیکر نے این رشٹر کو ٹھکانے لگا دیا۔'' پوکی نے وضاحت کی۔ اس رات بھی وہ ہنری کے پاس گئی ہوگی...... اسے وہاں سے فرار ہونا پڑا۔ قاتل نے اسے دیکھ لیا ہوگا۔''

''لیکن وہ پولیس کے پاس جا سکتی تھی۔'' کیٹ نے اعتراض کیا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے تعلقات کو پوشیدہ رکھنا چاہتی ہو...... یا وہ بہت زیادہ ڈر گئی ہو، یا اسے وہم ہو گیا کہ کہیں الزام اس کے سر نہ آ جائے...... کون جانتا ہے؟ وہ کیا سوچ رہی تھی؟''

''یعنی وہ محض ایک گواہ تھی۔ بالکل میری طرح۔'' کیٹ نے اظہار کیا۔ ''یہ تصدیق بھی ہونی چاہیے کہ ہنری سے اس کے مراسم تھے۔''

''تم دونوں میں بڑا فرق ہے۔'' پوکی نے کیٹ کو دیکھا۔ ''چارلس ڈیکر نہیں جانتا کہ تم اس وقت کہاں ہو۔ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتا...... اس دفتر کے باہر کوئی نہیں جانتا کہ تم کہاں ٹھہری ہو۔'' پوکی نے ڈیوڈ کو دیکھا۔ ''کوئی مسئلہ تو نہیں، تمہارے گھر پر؟''

''ڈاکٹر وہاں رہ سکتی ہے۔'' ڈیوڈ نے چہرے کے تاثرات سپاٹ رکھے۔ ''لیکن کیٹ کی بات میں وزن ہے کہ یہ ابھی تک ایک قیاس ہے کہ این اور ہنری ٹینا کا ایک دوسرے سے ملتے تھے۔''

''اور یہ بہتر ہوگا کہ ڈاکٹر اپنی کار سے دور رہے۔''

''کیوں؟''

''ڈیکر کے پاس تمہارا بیگ ہے...... ظاہر ہے کہ کار کی چابیاں بھی ہوں گی، وہ تمہاری تاک میں ہوگا۔''

''میری تلاش میں ہوگا۔'' کیٹ لرز اٹھی۔ ''میں کب تک چھپتی پھروں گی؟''

''زیادہ عرصہ نہیں۔ چارلس ڈیکر ہمیشہ کے لیے چھپ نہیں سکتا۔ ہم جلد ہی اسے قابو کر لیں گے...... این اور ہنری کے تعلق کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔''

کمرے میں پھر خاموشی چھا گئی۔ بالآخر کیٹ گہری سانس لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

معاً اس کے دماغ میں بجلی سی چمکی۔ وہ جاتے جاتے رک گئی۔ ''ڈیکلیٹو۔'' وہ بولی۔ ''ایلن او برائن کا کیا ہوا؟''

پوکی کاغذات سمیٹ رہا تھا۔ ''کیا مطلب؟''

''تمام معاملے سے، ایلن کا کیا تعلق تھا؟''

پوکی ایک ساعت کے لیے رکا۔ ''کوئی تعلق نہیں...... کچھ بھی نہیں۔''

کیٹ نے پُرشکن پیشانی کے ساتھ ڈیوڈ کو دیکھا۔ تاہم خاموش رہی...... دونوں نے باہر کا رخ کیا۔

☆☆☆

''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟'' کیٹ تڑخی۔ ''ایلن کا کوئی نہ کوئی تعلق بنتا ہے...... مسٹر پوکی پیچیدگیوں سے جان چھڑا رہا ہے۔''

''یا پھر وہ کچھ چھپا رہا ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔
''کیوں؟ کیا وہ تمہارا دوست نہیں ہے؟''
''وہ میرا کوئی جگری یار نہیں ہے۔ جتنا اس نے بتا دیا، یہ بھی بہت ہے۔ ویسے بھی ہم بہت عرصے بعد ملے تھے۔ میں نہیں جانتا، اس دوران اس کے خیالات میں کیا تبدیلیاں آچکی ہیں۔ ان لوگوں کا اپنا طریقۂ کار ہوتا ہے۔ اسے اپنے مفادات کا خیال بھی رکھنا ہوتا ہوگا۔ اس کے بیوی بچے ہیں۔ ایک طویل عرصہ ہوگیا ہے اسے...... اب اس عمر میں خوامخواہ کے خطرات مول لینے کی اسے کیا ضرورت ہے۔''
''کیا وہ ایک اچھا کوپ (COP) نہیں ہے؟''
''اچھا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن میں اسے بریلینٹ نہیں کہہ سکتا۔'' ڈیوڈ نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔
''کیا وہ ایلن کے معاملے میں غلطی نہیں کرسکتا؟''
''کرسکتا ہے۔'' ڈیوڈ نے جواب دیا۔ ''لیکن سچ یہ ہے کہ میں خود بھی، ابھی تک ایلن کو اس کیس میں ملوث کرنے میں ناکام رہا ہوں۔''
''یہ عجیب نہیں ہے کہ ڈیکر ایک سرجن کا اسسٹنٹ تھا؟'' کیٹ نے نکتہ اٹھایا۔
''لیکن ہم اس سے کیا ثابت کرسکتے ہیں؟''
''لیکن مجھے ثابت کرنا ہے۔ تاہم میں نہیں جانتی کہ میں یہ کیسے کروں گی؟'' کیٹ نے بددلی سے کہا۔
''اوکے۔'' ڈیوڈ نے گہری سانس لی۔ ''ہم کچھ ثابت نہیں کرسکتے...... مطلب فی الحال...... لیکن ہم یہ سوچ سکتے ہیں کہ یہ حادثہ نہیں تھا۔''
''یعنی مرڈر تھا؟''
ڈیوڈ نے سر ہلایا۔ ''ڈیکر کو تصور میں رکھو۔ وہ باہر کا آدمی تھا۔ میڈیسن اور سرجری کے بارے میں جانتا تھا۔ وہ کسی کو اسپتال میں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ...... قدم بہ قدم...... وہ کیسے وہاں آئے گا اور کیا کیا کرے گا یا کیا کرسکتا تھا؟''
کیٹ کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ''میرا خیال ہے کہ...... کہ......'' وہ رک کر غور سے اخبار فروش لڑکے کو دیکھنے لگی۔ وہ گاڑیوں کے درمیان صبح کا اخبار لہراتا پھر رہا تھا۔ وہ اچانک بولی۔
''ایلن! اتوار کے روز اسپتال میں ایڈمٹ ہوئی تھی۔'' کیٹ، گویا خود سے باتیں کررہی تھی۔ ''مجھے یاد ہے۔ رات کے آٹھ بجے تھے اور دس گھنٹے میں، ہاں دس گھنٹے میں......''
''رک جاؤ۔ کیا کہہ رہی ہو؟ دس گھنٹے میں کیا ہونے والا تھا؟''
کیٹ نے ڈیوڈ سے آنکھیں چار کیں اور بولی۔
''مرڈر۔''

☆☆☆

وزیٹر پارکنگ لاٹ تقریباً خالی تھی۔ اتوار کی رات تھی۔ آٹھ نہیں، دس بج رہے تھے، جب ڈیوڈ کی بی، ایم، ڈبلیو اسپتال کے ڈرائیو وے میں داخل ہوئی۔ لابی کے قریب گاڑی روک کر اس نے کیٹ کی جانب دیکھا۔
''ایک بار پھر سوچ لو۔ مجھے نہیں لگتا کہ ہم کچھ حاصل کر پائیں گے۔'' اس نے کہا۔
''مجھے کوشش کرنے دو۔'' کیٹ نے سرخ ایمرجنسی نشان کی طرف دیکھا۔
''اوکے، شروع کرتے ہیں۔'' ڈیوڈ نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ لابی کے دروازے لاک تھے...... دونوں ایمرجنسی روم کے داخلی دروازے سے گزر کر انتظار گاہ میں آئے۔ وہاں ایک بوڑھا مریض کھانس رہا تھا اور ایک بچی ماں کی گود میں چلا رہی تھی۔ وہاں ایک ہی نرس تھی جو فون پر بات کررہی تھی۔
دونوں نارمل انداز میں ایلیویٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ڈیوڈ نے سوالیہ نظروں سے کیٹ کو دیکھا۔
''نرس مجھے پہچانتی ہے۔'' کیٹ نے آہستہ سے کہا۔
''لیکن میں؟''
''وہ مصروف ہے اور تم میرے ساتھ ہو۔''
''سیکیورٹی؟''
''راؤنڈ پر ہوگی...... اسپتال ہے، آخر کتنے گارڈ ہوں گے۔'' کیٹ پُرسکون تھی۔ ڈیوڈ نے شانے اچکائے۔
دونوں چوتھی منزل پر اُترے۔ وہ جراثیم کش کوریڈور میں آپریشن روم کے ڈبل ڈور کی جانب رواں تھے۔ جس پر ''نو ایڈمیشن'' کا نشان موجود تھا۔
''کیا ہم اندر جاسکیں گے؟'' ڈیوڈ نے استفسار کیا۔
کیٹ نے بطور تجربہ چند قدم بڑھائے۔ ڈورز میکانیکی انداز میں پھسل کر کھل گئے۔ ''نو پرابلم۔'' کیٹ مسکرائی۔
اندر مدھم روشنی تھی۔ کیٹ نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں اگلے روز ہونے والی سرجریز کا شیڈول آویزاں تھا۔

"کل کے تمام کیسز۔" کیٹ نے سمجھایا۔ "ایک نظر میں ڈالنے پر پتا چل جاتا ہے کہ کون سے روم میں کون سا مریض ہو گا؟ سرجن کون ہو گا؟ طریقۂ کار اور اینستھسیالوجسٹ کون ہوگا؟"

"ایلن کون سے آپریشن روم میں تھی؟"

"دائیں جانب، کونے والے کمرے میں۔" کیٹ، ڈیوڈ کو لے کر روم نمبر 5 میں آ گئی۔ اندر آ کر اس نے مرکزی بتی روشن کر دی۔ لمحہ بھر کے لیے نگاہ چندھیا گئی۔

"اینستھسیا کارٹ، اس طرف ہے۔" کیٹ نے اشارہ کیا۔

ڈیوڈ بغور آپریشن روم کا جائزہ لے رہا تھا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر چند ایک درازیں کھول کر دیکھیں۔ یہ اسٹیل کی بنی ہوئی تھیں۔ ایک میں کانچ کی وائلز موجود تھیں۔

"کیا ان دواؤں کو لاک نہیں کیا جاتا؟"

"باہر ان کی زیادہ قیمت نہیں ہے۔ البتہ جو نارکوٹکس میں شمار ہوتی ہیں، ان کو لاک رکھا جاتا ہے۔" کیٹ نے دوسرے وال کیبنٹ کی طرف اشارہ کیا۔

ڈیوڈ ایک بار پھر وائلز کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے ایک وائل اٹھائی۔ "اگر کسی میں ملاوٹ کرنی ہو تو کتنا وقت لگنا چاہیے؟"

"اس روز مجھے سکسی نل کولن کی ضرورت پڑی تھی۔ کارٹ میں مذکورہ وائلز معمول کی تعداد میں نہیں تھیں۔ اگر وائل کو خالی کر کے کارٹ سے ہٹایا گیا تھا تو ڈیکر یہ کام ایک منٹ سے بھی کم وقت میں کر سکتا تھا۔"

"یہ اتنا آسان ہے؟"

"ہاں۔" کیٹ کی نظر آپریٹنگ ٹیبل پر گئی۔ "مریض مکمل طور پر ہمارے رحم و کرم پر ہوتے ہیں...... میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپریٹنگ ٹیبل پر بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔"

"اگر EKG ٹھیک تھا تو ہمیں فرض کرنا پڑے گا کہ ایلن صرف اس لیے ماری گئی کہ مذکورہ دوا میں ملاوٹ کی گئی تھی دوا نے کام نہیں کیا۔ تم نے جب دوسری وائل کی ضرورت کا احساس دلایا تو وہ کارٹ میں نہیں تھی اور اس کے استعمال کی نوبت بھی نہیں آئی، کیا ایسا ہی تھا؟" ڈیوڈ نے سوال کیا۔

"ہاں، اس کے سوا کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی۔" کیٹ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

"لیکن پھر EKG کیوں تبدیل کیا گیا؟"

"دوا کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لیے۔ جعلی EKG ثابت کرتا ہے کہ ایلن کو ہارٹ اٹیک ہو چکا تھا...... میرا مطلب ہے کہ ماضی میں...... اور ہم اس کے باوجود اسے سرجری کے لیے لے گئے۔ کورٹ کے نزدیک یہ قتل جیسا ہے۔"

"لیکن کیٹ، اس طرح تو براہِ راست تم زد میں آتی ہو۔"

"یہی بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہاں، وہاں میرا کوئی دشمن نہیں۔" کیٹ نے پیشانی مسلی۔ "ایک منٹ، ڈیوڈ۔" کیٹ نے تیزی سے کہا۔

"وہاٹ؟"

"ہاں، اس طرح میں پھنس جاتی ہوں اور ایلن کا قتل پردۂ اخفا میں رہ جاتا ہے۔ قاتل بھی یہی چاہتا تھا۔ لیکن این رشٹر بہت کچھ جانتی تھی۔ شومیٔ قسمت قاتل نے اسے بروقت ہلاک کر دیا۔ میری جان کم از کم خطرے سے باہر تھی لیکن این کا پیغام سن کر میں وہاں پہنچ گئی......"

"ویری گڈ پوائنٹ۔" ڈیوڈ نے تحسین آمیز انداز میں کہا۔ "یہ بتاؤ کہ قاتل نے EKG کیسے تبدیل کیا ہو گا؟"

"بہت آسان۔ مریض کا چارٹ، بشمول EKG سرجری سے قبل وارڈ میں ہوتا ہے۔ وارڈز میں نرسوں کی چہل پہل ہوتی ہے۔ سفید کوٹ سے وہ غیر شعوری طور پر مرعوب رہتی ہیں۔ میں شرط لگاتی ہوں کہ تم سفید کوٹ اور اسٹیتھس اسکوپ کے ساتھ کسی بھی ایسی جگہ پر آرام سے ٹہل سکتے ہو۔"

"چلو دیکھتے ہیں۔"

"ابھی؟"

"ہاں، کیا ہرج ہے؟" بچپن میں ڈاکٹر بننے کا شوق تھا۔

"اور اب ڈاکٹرز کے پیچھے پڑے ہو۔" کیٹ، شرارت سے مسکرائی۔

جواباً ڈیوڈ بھی مسکرا دیا۔

"بس...... بس...... اپنی جگہ پر رہو۔ میں تمہارے لیے کوٹ اور اسٹیتھس اسکوپ کا بندوبست کرتی ہوں۔"

کیٹ نے دونوں مطلوبہ اشیا ڈیوڈ کے حوالے کیں اور ایلیویٹر تک اس کے ساتھ آئی۔ "گھوم پھر آؤ، میں یہیں ملوں گی...... اور ہاں، ڈاکٹر کی ایکٹنگ مت کرنا۔ کیونکہ تم ڈاکٹر ہی ہو۔ ڈاکٹر اسمتھ......" کیٹ نے بے ساختہ بائیں

پلک جھپکائی۔
''یہ کیا حرکت ہے؟'' ڈیوڈ نے سبز آنکھوں میں جھانکا۔
''آنکھ میں کچھ گر گیا......شاید۔''
''واپس آ کے آنکھ چیک کروں گا۔'' ڈیوڈ ایلیویٹر میں داخل ہو گیا۔
''سنو۔'' کیٹ نے آواز دی۔ ''یاد رکھنا تم کو کیا کرنا ہے۔''
''ہاں، یاد ہے۔''
کیٹ واپس روم نمبر 5 میں آ گئی۔ وہ آپریشن ٹیبل کے نزدیک اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گئی۔ خیالات کی یلغار اسے دوسری دنیا میں لے گئی۔
معاً دروازہ بند ہونے کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ ڈیوڈ اتنی جلدی آ گیا؟ کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا؟ اس نے اچھل کر اسٹول چھوڑ دیا۔ وہ تیزی سے کوریڈور میں نکل آئی۔ آپریشن روم نمبر 7 روشن دکھائی دے رہا تھا۔ کیٹ نے سماعت پر زور دیا۔ درازوں اور کیبنٹ کھولے بند کیے جا رہے تھے۔
کون ہو سکتا ہے۔ نرس یا کوئی اجنبی؟ اسے نکل جانا چاہیے۔ سیکیورٹی کو کال کرنا چاہیے۔ ابھی اس کے پاس موقع تھا۔ یہ فیصلہ کن لمحے تھے۔ جن کو وہ کسی خوش فہمی کی نذر نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے تصور میں وہ ہولناک منظر نمایاں ہو گیا، جب وہ رین کے فلیٹ سے فرار ہو رہی تھی۔
روم نمبر 7 میں جو کوئی بھی تھا، وہ دوسرے کمروں کا رخ بھی کر سکتا تھا۔ اگر وہ یونہی کھڑی رہی تو ٹریپ ہو جائے گی۔ دبے قدموں اس نے حرکت شروع کی۔ اچانک روم نمبر 7 سے بلند ہونے والی آوازیں بند ہو گئیں۔ کیٹ نے سراسیمگی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ قیمتی لمحات ضائع ہو گئے تھے۔ دفعتاً روم نمبر 7 کا دروازہ کھلا۔ کیٹ کی سانس رک گئی۔
وہ ڈاکٹر ایوری تھا۔ مخبوط الحواس ڈاکٹر ایوری۔ کیٹ نے سکون کی سانس لی۔ تاہم اس کی حیرت برقرار تھی۔ ایوری، کیٹ کو دیکھ کر منجمد ہو گیا۔ کوئی چیز اس کے ہاتھ سے پھسلی اور شیشہ ٹوٹنے کی آواز بلند ہوئی۔ ایوری کا چہرہ اس کے بالوں کے مانند سفید ہو رہا تھا۔ لمحہ بھر کے لیے کیٹ نے دہشت محسوس کی۔ اسے یوں لگا جیسے ایوری کو ہارٹ اٹیک ہونے والا ہے۔
''ڈاکٹر...... ڈاکٹر شیزنی۔'' اس کی آواز میں لرزش تھی۔ ''مجھے توقع نہیں تھی......مم......میرا......مطلب......''
''اوکے، اوکے، ڈاکٹر......'' کیٹ نے اس کی گھبراہٹ کم کرنے کی سعی کی۔ ایوری نے نیچے اپنے قدموں میں دیکھا۔
''یہ میں نے کیا کر دیا۔'' ایوری نے بے بسی سے نفی میں سر ہلایا۔
''کچھ نہیں ہوا۔ میں صفائی میں مدد کروں گی۔'' کیٹ نے کوریڈور کی مزید بتیاں روشن کر دیں۔ ایوری سابقہ حالت میں کھڑا رہا۔ کیٹ نے ایوری کی ایسی حالت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حتیٰ کہ اس کے موزوں کے رنگ بھی بدلے ہوئے تھے۔ ایک نیلے رنگ اور دوسرا سفید رنگ کا تھا۔
کیٹ ٹشو پیپرز اور روئی کے بنڈل لے آئی۔ کچھ ٹشو پیپرز اس نے ایوری کے ہاتھ میں دے دیے۔ تاہم وہ کھڑا ہی رہا۔ کیٹ نیچے بیٹھ گئی۔ شیشے کے ٹکڑے پر لیبل قابلِ مطالعہ تھا۔ ایوری کو احساس تھا۔ وہ خود ہی بول پڑا۔
''یہ میرے کتے کے لیے تھا۔'' وہ کمزور آواز میں بولا۔
''ایکسکیوزمی؟'' کیٹ نے سر اٹھایا۔
''پوٹاشیم کلورائیڈ...... میرے کتے کے لیے۔ وہ بہت بیمار ہے۔ وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ میں مجبور ہو گیا۔ اب اسے سو جانا چاہیے...... ہمیشہ کے لیے۔ یہ کام میں خود کروں گا۔''
''ٹھیک ہے، میں ابھی آتی ہوں۔'' کیٹ فرش صاف کر کے واپس کمرے میں آئی۔ ٹشو پیپرز اور روئی کو ضائع کر کے اچھی طرح ہاتھ دھوئے۔ پوٹاشیم کلورائیڈ کی دوسری شیشی برآمد کر کے وہ باہر آئی اور شیشی ایوری کے حوالے کر دی۔
''یہ کافی ہے؟''
''شکریہ۔'' ایوری نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر وہ جاتے جاتے پلٹا۔ ''ایک بار پھر شکریہ۔ کیٹ تم یہاں واحد ہستی ہو جس نے کبھی پیٹھ پیچھے میرا مذاق نہیں اڑایا۔ کبھی طعنے بازی نہیں کی نہ ریٹائرمنٹ کے مشورے دیے۔'' اس نے رک کر ٹھنڈی سانس بھری۔ ''وہ بھی ٹھیک ہی ہیں۔ مجھے ریٹائر ہو جانا چاہیے۔'' وہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔
کیٹ روم نمبر 5 میں واپس آ گئی۔ اس کے ذہن میں پوٹاشیم کلورائیڈ کا لیبل پھڑ پھڑا رہا تھا۔ یہ ایک خطرناک زہر تھا۔ اسے نس کے ذریعے خون میں شامل کرنے سے دل بند

ہو جاتا ہے۔ اتنے زہر سے کتا تو کیا کسی انسان کو بھی مارا جا سکتا تھا۔

☆☆☆

وارڈ 3B کا کلرک ڈیسک پر جھکا ہوا تھا۔ وہ کسی کتاب میں زیادہ ہی مگن تھا۔ اس نے ڈیوڈ کی موجودگی محسوس کرنے میں تاخیر کر دی۔ اس اثنا میں ڈیوڈ اس کے انہماک کی وجہ جان گیا۔ وہ کتاب نہیں ایک نیم عریاں میگزین تھا۔

کلرک نے بوکھلا کر میگزین نیچے کھسکایا۔

''اوہ! ڈاکٹر...... کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

''ڈاکٹر اسمتھ۔''

''یس سر؟''

''مجھے ایک چارٹ دیکھنا ہے۔''

''جی، کون سا؟''

ڈیوڈ نے چارٹ ریک کی جانب دیکھا۔ ''روم نمبر 8۔''

''A یا B؟''

''B۔''

''مسز لومیز؟''

''یس۔''

کلرک کھڑا ہو گیا۔ ایک منٹ میں وہ چارٹ لے آیا اور دست بستہ پیش کیا۔ وہ اب تک خجل دکھائی دے رہا تھا۔ اوپر سے ''ڈاکٹر اسمتھ'' کی شخصیت......

''تھینک یو۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

فون کی گھنٹی بجی۔ کلرک جیسے انتظار میں تھا۔ فوراً وہاں سے کھسک لیا۔ فون پر ہدایت وصول کی اور بلڈ ٹیوبس ٹرے میں رکھ کر روانہ ہو گیا۔

ڈیوڈ اطمینان سے چارٹ کی ورق گردانی کرتا رہا۔ ڈیوڈ کے آس پاس سے چند نرسیں گزریں۔ تاہم انہوں نے ڈیوڈ پر کوئی توجہ نہیں دی۔ ڈیوڈ EKG والے صفحے تک پہنچ گیا...... پندرہ بیس سیکنڈ میں اسے بہ آسانی تبدیل کیا جا سکتا تھا۔

ڈیوڈ نے چارٹ واپس رکھ دیا۔ مرڈر کا شمار عام جرائم میں نہیں ہوتا۔ لیکن اسپتال میں یہ گھناؤنا کام کرنے کے لیے محض ایک سفید کوٹ کافی تھا۔

☆☆☆

''میرا خیال ہے کہ مرڈر سے متعلق تم نے آپریشن روم میں کچھ نہ کچھ ثابت کر دیا ہے۔'' ڈیوڈ نے کچن ٹیبل پر دودھ کے گلاس سجائے۔

''نہیں، ہم کچھ نہیں کر سکے۔'' کیٹ نے ڈھیلی آواز میں تردید کی۔

''ایوری کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''وہ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔''

''پھر وہ اتنا گھبرا کیوں گیا تھا؟ کیا واقعی اس نے کتا پالا ہوا ہے؟''

''میں نے اس کی ڈیسک پر کتے کی تصویر دیکھی تھی۔''

''تمہاری ہیئرنگ منگل کو ہے۔ اسے آگے بڑھا دو۔'' ڈیوڈ نے مشورہ دیا۔

''میں پہلے ہی ناکام کوشش کر چکی ہوں اور اب تک ایلن کے معاملے میں ہمیں کوئی معمولی سرا بھی ہاتھ نہیں آیا ہے۔ ہیئرنگ میں کہنے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔'' کیٹ نے افسردگی سے کہا۔

ڈیوڈ میز کی سطح کو گھور رہا تھا۔ ''ایسا تو نہیں، کہیں کتا غلط شکار پر بھونک رہا ہو۔''

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''میرا مطلب پولیس لائن سے ہے...... ممکن ہے چارلس ڈیکر محض ایک وائلڈ کارڈ ہو۔''

''ڈیوڈ جب وہ میرے پیچھے آیا تو دروازے پر انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ میری نظر پڑ گئی تھی اور میں پولیس کے سامنے تصدیق کر چکی ہوں۔''

''تم سمجھی نہیں۔'' ڈیوڈ نے انگلیوں سے میز کی سطح کھٹکھٹائی۔

''کیا نہیں سمجھی؟''

''تم نے قتل ہوتے نہیں دیکھا تھا۔''

کیٹ خاموش تھی۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔

''ہاں، میں نے اسے این کو بلاک کرتے واقعی نہیں دیکھا۔ لیکن وجہِ قتل اس کے علاوہ کس کے پاس ہو سکتی ہے؟''

''ایک منٹ کے لیے دوسرے زاویے سے سوچتے ہیں۔'' ڈیوڈ نے تکون سالٹ ہولڈر میز پر گھمایا۔ ''ہم جانتے ہیں کہ ہنری ٹینا کا ایک معروف آدمی تھا۔ اور ہم اس کی پریکٹس کے بجائے افیئر کی بات کریں گے۔ غالباً این رشٹر کے ساتھ، میرا مطلب ہے غالباً......''

''او کے، لیکن ایلن کو کہاں فٹ کرو گے؟''

''یہی ملین ڈالر کا سوال ہے؟'' ڈیوڈ نمک کے

بجائے شوگر جار کو دیکھنے لگا۔ ”ایلن او برائن کو کہاں فٹ کیا جائے؟“

کیٹ نے تیوری چڑھائی۔ ”محبت کی تکون؟“

”ممکن ہے۔ لیکن ایک شادی شدہ معروف ڈاکٹر کتنی محبوبائیں پالے گا...... ڈاکٹر نہیں ہوا، پلے بوائے ہو گیا...... تکون اندر تکون...... بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے لیکن ایسا ہوتا بھی ہے۔ انسان بھی عجیب چیز ہے۔ ہم دونوں بھی تو انسان ہی نکلے......“

”کیا؟“

”کچھ نہیں۔ دیکھو یہ اگر تکون در تکون جیسی چیز ہے تو عورتوں کے اور بھی چاہنے والے ہو سکتے ہیں...... چنانچہ حسد کا عنصر داخل ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے، ڈیکر نہیں بلکہ کوئی اور حاسد ہو۔“

”تم میرا دماغ خراب کر رہے ہو۔“ کیٹ نے سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

اچانک ڈیوڈ نے پھر خیال آرائی کی۔ ”مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ہم اب تک چوتھا کونا نظر انداز کرتے رہے۔“

”وہاٹ؟“

”ہاں...... چوتھا اہم ترین کونا ہم بھول گئے۔“ ڈیوڈ کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

کیٹ غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ”مائی گاڈ“ اس نے سرگوشی کی۔ ”مسز ٹینا کا۔“

”جی، مسز ٹینا کا۔“

”اس جانب تو میرا خیال ہی نہیں گیا۔“

”اب خیال بھی جائے گا اور ہم بھی جائیں گے۔“

☆☆☆

کلینک کا دروازہ جاپانی عورت نے کھولا تھا۔

”تو تم لوگوں کا تعلق پولیس سے نہیں ہے؟“

”نہیں، لیکن چند سوالات......“

”میں صحافیوں سے بات نہیں کرتی۔“ وہ دروازہ بند کرنے لگی۔

”ہم رپورٹرز نہیں ہیں۔ میں وکیل ہوں اور یہ ڈاکٹر کیٹ شیزنی ہیں۔“

”کیا چاہتے ہو تم لوگ؟“

”ایک مرڈر ہوا ہے، جس کی کڑیاں تمہارے شوہر کے مرڈر سے ملتی ہیں...... ہمیں کچھ معلومات درکار ہیں۔“

جاپانی عورت کی آنکھوں میں دلچسپی کا عنصر ابھر کر غائب ہو گیا۔ ”تم اس نرس کی بات کر رہے ہو...... رشٹر......“

”یس۔“

”کیا جانتے ہو، اس کے بارے میں؟“

”ہم بخوشی سب بتا دیں گے اگر تم ہمیں اندر آنے دو۔“ جاپانی عورت کی آنکھوں میں احتیاط، تجسس اور دلچسپی کے عناصر گھل مل گئے تھے۔ تجسس جیت گیا۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ اس کا نام ماری ٹینا کا تھا۔ وہ خاصی پُرکشش تھی۔ کیٹ نے حیرت محسوس کی کہ ایسی پُرکشش بیوی کی موجودگی میں ٹینا کا کے افیئر کیونکر چل رہے تھے۔ کیا مسز ٹینا کا شکی مزاج تھی یا پھر چڑچڑی......

وہ جہاں بیٹھے تھے، وہاں قریب ہی شیشے کا پارٹیشن تھا جس کے دوسری جانب دو خواتین ڈیسک پر مصروفِ کار تھیں۔ مسز ٹینا کا، کیٹ کے ذریعے این رشٹر کے بارے میں جاننے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیٹ محتاط انداز میں جواب دے رہی تھی۔

موقع ملتے ہی کیٹ نے سوال کیا۔ ”کیا کوئی اور خاتون بھی ملوث تھی؟“

”میرے علم میں نہیں ہے۔“

”کیا تم نے ایلن او برائن کا نام سنا ہے؟“

”نہیں، کیا میرے شوہر کے ساتھ اس کا تعلق تھا؟“

”ہمیں امید تھی کہ اس بارے میں تم کچھ بتا سکو گی۔“

مسز ٹینا کا نے نفی میں سر ہلایا۔

”کیا پولیس نے کسی ملزم کا ذکر کیا تھا؟“ ڈیوڈ نے سوال کیا۔

”تمہارا مطلب ہے، چارلس ڈیکر؟“

”ہاں۔“

ڈیٹیکٹیو کا ساتھی ایک فوٹو لایا تھا۔ میں نے وہ فوٹو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ نہ ہی مجھے نام کا علم تھا۔ میں صرف اتنا جانتی تھی کہ پانچ سال قبل کسی ذہنی مریض نے میرے شوہر پر حملہ کیا تھا اور پولیس نے اسے دوسرے روز ہی چھوڑ دیا تھا۔“

”کیا وجہ تھی؟“

”شاید میرا شوہر اس معاملے کو ختم کرنا چاہتا تھا۔“

”کیسا معاملہ؟“

”اس نے مجھے نہیں بتایا تھا...... لیکن شاید پیگی کچھ مدد کر سکے۔“ مسز ٹینا کا نے بتایا۔

”پیگی؟“

مسز ٹینا کا نے سر ہلا کر شیشے کی دوسری جانب اشارہ کیا۔

تینوں نے جگہ تبدیل کرلی۔

پیگی کی یادداشت اچھی تھی۔ اس کی پیشانی ذہانت کی عکاسی کررہی تھی...... اسے نہ صرف چارلس ڈیکر یاد تھا بلکہ خاصی تفصیل یاد تھی۔ اسی نے بتایا کہ ڈیکر، ہنری کا گلا دباتے ہوئے چلا رہا تھا۔

''لعنت ملامت؟''

''نہیں۔ وہ کچھ اور کہہ رہا تھا۔'' پیگی نے بتایا۔ ''وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ ڈاکٹر ہنری نے اس لڑکی کے ساتھ کیا کیا؟''

''کون سی لڑکی؟''

''اس کی بیٹی۔''

''وہ تو ایک گھنٹے بعد مر گئی تھی؟''

''ہاں۔''

ڈیوڈ اور کیٹ نے الجھن سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''وہ مریضہ تھی، نوجوان اور خوب صورت تھی۔ ہنری نے بہت کوشش کی تھی لیکن وہ لڑکی اور نومولود دونوں کو نہ بچا سکا۔'' پیگی نے مزید کہا۔

''عورت کا نام کیا تھا؟''

''جے...... جینی...... ایک منٹ۔'' پیگی سوچنے لگی۔

''ہاں بروک...... جینیفر بروک۔ میں نے اسٹاف کے ساتھ مل کر پاگل آدمی کو ہنری سے الگ کیا تھا۔ اس کے بعد وہ ڈھیر ہوگیا۔''

''کون، ڈاکٹر؟''

''نہیں، ڈیکر...... وہ فرش پر گٹھڑی کی صورت میں پڑا رو رہا تھا۔ پولیس کے آنے تک وہ اسی حال میں تھا۔ چند روز بعد ہم نے سنا کہ اس نے خود کو گولی مار لی تھی لیکن خاصا زخمی ہونے کے باوجود بچ گیا...... بہت عجیب تھا۔ وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔ میں خود جذباتی ہوگئی تھی۔ حتیٰ کہ ہنری بھی رنجیدہ تھا۔''

کیٹ اور ڈیوڈ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

دونوں روانگی کا ارادہ باندھ رہے تھے۔ اچانک کیٹ کھڑے ہوتے ہوتے بیٹھ گئی۔

''ایک آخری سوال، پیگی۔ اگر تم برا نہ مانو؟ اگر تمہارا کوئی مریض جانبر نہ ہوسکے تو تم کتنے عرصے تک میڈیکل ریکارڈ محفوظ رکھتے ہو؟''

''پانچ سال۔ بعض صورتوں میں اس سے بھی زیادہ۔''

''جینیفر بروک کا چارٹ تمہارے پاس ہونا چاہیے؟''

''یقیناً، کیا تم دیکھو گی؟''

کیٹ نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

پیگی، آفس میں فائل کیبنٹ کی طرف گئی اور حروفِ تہجی کے حساب سے B والی دراز دو مرتبہ دیکھی۔ پھر J والی دراز کا جائزہ لیا۔ اس کے چہرے پر واضح الجھن تھی۔

''یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔'' وہ بڑبڑاتے ہوئے مڑی۔

''کیا وہ جگہ پر نہیں ہے؟'' کیٹ اور ڈیوڈ دونوں ایک ساتھ گویا ہوئے۔

''میں بہت احتیاط کرتی ہوں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ چارٹ کو اپنی جگہ پر ہونا چاہیے۔'' پیگی نے پریشانی سے کہا۔

''یعنی کسی نے چارٹ غائب کردیا ہے؟'' ڈیوڈ بولا۔

''ہاں، اسی کا کام ہے۔ لیکن کیوں، آخر پانچ سال بعد اس نے یہ حرکت کیوں کی؟''

''میں سمجھا نہیں، تم کس کی بات کررہی ہو؟''

پیگی نے ڈیوڈ کی طرف یوں دیکھا، جیسے وہ احمق ہے۔ ''ڈاکٹر ہنری ٹینا کا اور کون؟''

☆☆☆

''جینیفر بروک۔'' اسپتال کے ریکارڈ کلرک نے سپاٹ آواز میں نام لیا۔ اور کی بورڈ کے ذریعے نام کمپیوٹر میں داخل کیا...... جینیفر کے ساتھ دو نام سامنے آئے BROOK اور BROOKE۔ کیٹ نے دونوں کی تاریخِ پیدائش دیکھی۔ ایک کی عمر ستاون برس بنتی تھی اور دوسری کی عمر پندرہ سال۔

کلرک نے سوالیہ نظر کیٹ پر ڈالی۔ کیٹ نے نفی میں سر ہلایا اور مایوسی سے ڈیوڈ کو دیکھا۔ ڈیوڈ نے پینٹ شرٹ پر سفید کوٹ پہنا ہوا تھا۔

''جن مریضوں کی اموات ہوجاتی ہے، ان کا ریکارڈ بھی کمپیوٹر میں ہوتا ہے؟'' ڈیوڈ نے سوال اٹھایا۔ کیٹ نے پر امید نظروں سے کلرک کی طرف دیکھا۔

''نہیں۔ ایسے مریضوں کا ریکارڈ الگ رکھا جاتا ہے۔'' کلرک نے ایک بند دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

دونوں نے شکریہ ادا کیا اور بند دروازے کی طرف

بڑھ گئے۔
''آپ لوگ بیٹھیں، میں لاتا ہوں۔ آپ کو دشواری پیش آئے گی......'' وہ بند دروازے کے عقب میں غائب ہو گیا۔ کلرک نے واپس آنے میں زیادہ وقت نہیں لیا۔ اس کے تاثرات دیکھ کر دونوں سنسنا اٹھے۔
''چارٹ وہاں نہیں ہے۔'' کلرک نے اعلان کیا۔
''اسپتال سے کیسے گم ہو گیا؟'' ڈیوڈ نے اسے گھور کر دیکھا۔
''بعض اوقات مریض کے لواحقین بھی کاغذات کی گمشدگی کا باعث بن جاتے ہیں۔'' کلرک نے دفاعی انداز اختیار کیا۔ وہ دوبارہ کمپیوٹر پر آ گیا۔ ''یہ دیکھیں۔ فائل روم میں جو لسٹ ہے وہ یہاں دیکھی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ چارٹ وہاں نہیں ہے۔''
''ایک منٹ۔'' ڈیوڈ نے کمپیوٹر اسکرین پر نظر ڈالی۔ ''یہ کرپٹک کوڈ'' کا نشان کیسا ہے؟''
''یہ درخواست کا اشارہ ہے۔ کسی نے چارٹ کی نقل حاصل کرنے کے لیے درخواست دی ہو گی۔'' کلرک نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔
''کون سا چارٹ؟''
''دیکھتا ہوں...... اوہ، یہ جینی بروک کے چارٹ کی نقل کے لیے ہے۔''
ڈیوڈ اور کیٹ کے چہرے چمک اٹھے۔ ''درخواست کس نے دی تھی؟''
کلرک نے کی بورڈ پر انگلیاں چلائیں۔ ''جوزف کیانو، اٹارنی ایٹ لائ، الاکیا اسٹریٹ۔ درخواست کی تاریخ، مارچ، 2۔''
''ٹھیک ایک ماہ قبل۔'' کیٹ بڑبڑائی۔

☆☆☆

وہ ایک عام سا دفتر تھا۔ جو جوزف کیانو، اٹارنی ایٹ لاء کا تھا۔
ڈیوڈ نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھولنے والا ہوائی کا باشندہ تھا۔ وہ خاصا تیم شحیم تھا۔
''اوہ، تم ڈیوڈ رین سم ہو۔'' اس نے غیر دوستانہ انداز میں کہا۔
ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کیٹ کا تعارف کرایا۔
''آ جاؤ۔'' اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ دفتر میں حبس تھا۔ ایک ٹیبل فین چوں چوں کی آواز کے ساتھ گرمی کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ گلی میں کھلنے والی کھڑکی میں سے کچرا نظر آ رہا تھا۔ پرانا ٹائپ رائٹر، سال خوردہ فرنیچر...... کیٹ کو تمام علامتیں نظر آ رہی تھیں جو عکاسی کر رہی تھیں کہ ایک ناکام وکیل جدوجہد میں مصروف ہے۔ جگہ بھی مختصر تھی۔
''میں نے ابھی تک پولیس سے رابطہ نہیں کیا ہے۔'' کیانو نے آغاز کیا۔
''کیوں نہیں کیا؟'' ڈیوڈ نے استفسار کیا۔
''مجھے نہیں معلوم کہ تم اپنی پریکٹس کس طرح چلا رہے ہو؟ لیکن تمہیں میرے کلائنٹس سے دور رہنا چاہیے۔''
''تم جانتے ہو کہ ڈیکر مرڈر چارج میں پولیس کو مطلوب ہے۔''
کیانو نے نفی میں سر ہلایا۔ ''یہ ایک غلطی ہے۔''
''یہ بات تمہیں ڈیکر نے بتائی ہے؟''
''میں اب اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس تک پہنچ سکوں...... وہ کیسے بتائے گا؟ میری اپنی رائے ہے۔''
''میرا خیال ہے کہ یہ کام پولیس کرے گی۔''
''دیکھو۔'' کیانو تڑخا۔ ''میں جانتا ہوں کہ میں تمہاری کلاس سے بہت دور ہوں...... لیکن میرے تھوڑے سے کلائنٹ ہیں اور میں ان کے خلاف نہیں جا سکتا۔''
''تم جانتے ہو کہ دو انسان مارے جا چکے ہیں۔''
''پولیس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ حرکت ڈیکر کی ہے۔'' کیانو بولا۔
''پولیس کا کہنا ہے کہ وہ ثبوت حاصل کر لیں گے...... چارلس ڈیکر ان کے نزدیک ایک بیمار اور خطرناک آدمی ہے۔ اسے مدد کی ضرورت ہے۔''
''مدد؟'' کیانو نے تیوری چڑھائی۔ ''مدد یہ کریں گے کہ اسے اندر کر کے فائل بند کر دیں گے۔'' کیانو نے رومال نکال کر پیشانی صاف کی۔ کچھ سوچنے کے بعد وہ پھر بولا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ جلد یا بدیر پولیس یہاں آئے گی۔ میرے پاس امکانات بہت محدود ہیں۔'' اس نے رومال واپس جیب میں رکھا اور ایک دراز کھولی۔ دراز میں سے ایک فولڈر نکال کر میز پر پٹخا۔ ''اس میں وہ نقل ہے، جس کی تمہیں تلاش ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس ریکارڈ کی متلاشی صرف تم ہی نہیں ہو۔''
''کیا مطلب؟ کسی اور نے بھی اپروچ کیا تھا؟'' ڈیوڈ نے حیرت محسوس کی۔
''ایسا تو نہیں ہوا۔ لیکن کوئی میرے دفتر میں گھس آیا تھا۔''

''کب؟'' ڈیوڈ اور کیٹ دونوں چونکے۔

''چند روز قبل...... میری تمام فائلوں کو چھانا گیا۔ کوئی چیز چرائی نہیں گئی۔ چراتے بھی کیا۔ پچاس ڈالر پڑے تھے۔ اس وقت میں سمجھ نہیں سکا کہ یہ کیا گھن چکر ہے۔ لیکن جب تم نے فون پر گم ہونے والے ریکارڈ کے بارے میں بتایا تو مجھے سوچنا پڑا۔ کوئی اور بھی اس فائل کے پیچھے ہے۔''

''لیکن وہ اسے حاصل نہیں کر سکا؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''جس رات وہ میرے دفتر میں گھسا تھا، یہ ریکارڈ میرے گھر پر تھا۔''

''صرف یہی ایک کاپی ہے؟''

''نہیں۔ حفاظتی نقطۂ نظر کے تحت میں نے پانچ چھ نقول بنوالی ہیں۔''

''میں دیکھ سکتی ہوں؟'' کیٹ کو بولنا پڑا۔ وہ بے چینی محسوس کر رہی تھی۔

''ہاں، تم ڈاکٹر ہو۔'' ڈیوڈ نے حمایت کی۔

کیٹ نے کور پر جینیفر بروک کا نام پڑھا۔ پھر ورق گردانی کے ساتھ مطالعہ شروع کیا...... روٹین کی چیزیں اس نے سرسری دیکھیں۔ جینی کی عمر 28 سال لکھی تھی۔ 36 ہفتے کا حمل تھا۔ ابتدائی ہسٹری اور فزیکل چیک اپ ڈاکٹر ٹینا کا نے پرفارم کیا تھا...... بے بی کا ہارٹ ٹھیک دھڑک رہا تھا۔ بلڈ ٹیسٹ بھی ٹھیک تھے...... کیٹ نے ڈلیوری روم ریکارڈ کی طرف توجہ دی۔

یہیں سے ابتری کے آثار ابھرنا شروع ہوئے۔ ابتری نہیں بلکہ خطرناک پیچیدگیاں...... حتیٰ کہ نرسوں کی صاف ستھری رائٹنگ تک کیڑے مکوڑوں میں تبدیل ہوگئی تھی۔ ایک جوان عورت کی موت کا اعلان کرنے کے لیے سرد اور غیر معیاری میڈیکل زبان استعمال کی گئی تھی۔ جہاں ٹوٹے پھوٹے، نامکمل الفاظ تھے، سیزرز، تنفس، مسکن ادویات کی غیر اثر پذیری، ایمرجنسی امداد، بگڑتا تنفس، سانس رکنا، نبض ڈوبنا، دل کا مساج، بچے کی کم ہوتی دھڑکن وغیرہ کے بارے میں شکستہ تحریر موجود تھی جسے پڑھنا تک مشکل تھا۔ اگلے صفحے پر ایک صاف ستھرا جملہ لکھا تھا۔ جو مریضہ کی موت کا اعلان تھا۔

ڈاکٹر وان کو ایمرجنسی میں طلب کیا گیا تھا۔ نومولود لڑکی تھی۔ جینیفر بروک کی موت کا وقت ڈیڑھ بجے لکھا تھا۔ ایک گھنٹے بعد نومولود بھی آخری سانس لے چکی تھی۔

''کیٹ'' ڈیوڈ نے سرگوشی کی۔ ''نیچے دیکھو۔'' اس کا اشارہ صفحے کی زیریں جانب تھا۔ جہاں آپریشن کے مرکزی کرداروں کے نام لکھے تھے۔

ہنری ٹینا کا، ایم ڈی

این رشٹر، آر این (نرس)

ایلن اوبرائن، آر این (نرس)

نام پڑھ کر کیٹ کے ہاتھ برف کے مانند سرد پڑ گئے۔ وہ پلک جھپکائے بغیر تین ناموں کو گھور رہی تھی۔ تینوں اس دنیا میں نہیں تھے۔ تینوں ہلاک کر دیے گئے تھے...... مرڈر۔ فقط ایلن کا کیس الجھا ہوا تھا۔ جسے کیٹ کی ''نااہلی'' کے کھاتے میں ڈال کر ایک حادثہ سمجھا جا رہا تھا۔

''ڈاکٹر وان کا نام کیوں نہیں ہے؟'' اس نے خالی خالی نظروں سے ڈیوڈ کو دیکھا۔ ''شاید وہ کچھ بتا سکے۔''

''یہ ممکن نہیں۔'' اٹارنی کیانو نے بتایا۔ ''جینی بروک کی موت کے کچھ عرصے بعد ہی اس کی کار حادثے کا شکار ہو گئی تھی۔''

''تمہارا مطلب ہے وہ کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا تھا؟''

''ہاں۔ وہ سب ختم ہو چکے ہیں۔'' کیانو نے سر ہلایا۔ چارٹ، کیٹ کی برفیلی انگلیوں سے پھسل کر میز پر جا گرا۔ یہ ڈاکومنٹ نہیں، موت کا پروانہ ہے۔ کوئی شیطانی چیز اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

''چند ہفتے قبل چارلس ڈیکر میرے دفتر آیا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس نے مجھے ہی کیوں منتخب کیا؟ کون جانتا ہے؟ شاید اس نے میری کم تر فیس کی وجہ سے مجھ سے رابطہ کیا ہو۔ طبی نااہلیت کی بنیاد پر مقدمے کی صورت میں وہ قانونی پوزیشن معلوم کرنا چاہتا تھا۔''

''اس کیس پر۔'' ڈیوڈ نے تعجب کا اظہار کیا۔ ''یہ تو پانچ برس پرانی بات ہے...... تم اور میں جانتے ہیں کہ اس صورت میں کوئی مقدمہ نہیں بنتا۔''

''ہاں، لیکن وہ میری خدمات کے عوض کیش ادا کر رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے چارٹ کی نقل حاصل کی...... علاوہ ازیں دونوں نرسوں کے علاوہ ڈاکٹر ٹینا کا کو خطوط لکھ دیے۔ لیکن تینوں کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔''

''شاید انہیں جواب دینے کا موقع ہی نہیں ملا۔ ڈیکر اس سے پہلے ہی ان تک پہنچ گیا۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''لیکن کیوں؟ ڈیکر کو کیا ضرورت تھی؟'' کیانو نے اعتراض کیا۔

''انتقام۔ انہوں نے اس کی محبت کو ختم کر دیا تھا۔

جواباً اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔'' ڈیوڈ نے اعتراض کا جواب دیا۔

''میرے مؤکل نے کسی کو ہلاک نہیں کیا۔''

''تمہارے مؤکل کے پاس وجہ قتل موجود تھی اور تمہارے ذریعے سے اس نے ان کے نام اور پتے بھی حاصل کر لیے تھے۔''

''تم ڈیکر سے کبھی نہیں ملے، میں مل چکا ہوں۔ وہ ایک بے ضرر شخص ہے...... غیر متشدد۔'' کیانو نے بتایا۔

''بیشتر قاتل حیران کن حد تک عمومی حلیہ رکھتے ہیں۔ میں بارہا ایسے لوگوں سے کورٹ میں مل چکا ہوں۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''لیکن میں نام نہاد قاتلوں کا دفاع کر چکا ہوں۔ ایک قاتل معصوم دکھائی دینے کے باوجود کوئی نہ کوئی علامت رکھتا ہے۔ دیکھنے والی آنکھ ہونی چاہیے۔ ڈیکر سے ملنے کے بعد مجھے یقین ہے کہ وہ قاتل تو کیا، اس میں یہ صلاحیت سرے سے ناپید ہے...... میں اس کے لیے افسردہ ہوں۔ وہ ٹھیک طرح اظہارِ خیال تک نہیں کر سکتا۔ اس نے کئی باتیں مجھے لکھ کر بتائی تھیں...... عورت اور بچہ واپس نہیں آ سکتے اور ڈیکر میں انتقام لینے کی صلاحیت نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھ پایا کہ وہ کیا چاہ رہا ہے جبکہ اس کی مالی حالت بھی کمزور ہے۔''

''وہ کہاں مل سکتا ہے؟''

''اس کا پی او بکس نمبر ہے لیکن تین دن سے اس نے خط و کتابت چیک نہیں کی۔''

''کوئی پتا، فون نمبر؟''

''نہیں کچھ نہیں۔ پولیس ہی کچھ کرے تو کرے۔ اس سے زیادہ میرے پاس کوئی معلومات نہیں۔ مزید کچھ جاننا چاہتے ہو تو پھر چارلس ڈیکر سے ملنا پڑے گا۔'' کیانو نے بات ختم کر دی۔

''وہ روپوش ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

''یا ہلاک ہو چکا ہے۔'' جوزف کیانو نے سپاٹ آواز میں کہا۔

☆☆☆

قبرستان میں بین ہالو بطور گراؤنڈ کیپر اڑتالیس برس گزار چکا تھا۔ اس طویل دورانیے میں اسے انوکھے معاملات سے واسطہ پڑا تھا۔ ان چیزوں کا تعلق مافوق الفطرت مظاہر سے نہیں تھا۔ زندہ لوگوں کے ناقابلِ فہم رویے اسے حیران کر دیتے تھے...... ان میں بیوہ، رنڈوے، لڑکیاں، لورز وغیرہ سب ہی شامل تھے۔

آج کل اس کی مرکزِ نگاہ ایک پرانی شیوی کار تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ شیوی سے قبل ایک فورڈ کار آ کر ایک جانب رک جاتی۔ کچھ دیر بعد شیوی وہاں پہنچتی۔ جو روز پابندی سے وہاں حاضری رہی تھی۔ کار علی الصبح وارد ہوتی تھی۔ شیوی کا ڈرائیور ایک مخصوص قبر پر ایک گھنٹا گزارتا تھا۔ تاہم بین نے کبھی مداخلت نہیں کی۔

اس روز بھی بین بڑی سی قینچی کے ذریعے فالتو جھاڑ جھنکاڑ صاف کر رہا تھا۔ تب شیوی کار قبرستان میں داخل ہوئی...... ڈرائیور دراز قامت بدحال سا شخص تھا۔ بین زیادہ دور نہیں تھا۔ بین نے سر اٹھایا۔ دراز قد نے ہاتھ لہرایا۔ بین نے بھی مسکرا کر ہاتھ سے اشارہ کیا۔

وہ آدمی پھول لیے ایک قبر کی طرف چلا گیا۔ بین چند منٹ رک کر اسے دیکھتا رہا...... پھر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اجنبی ایک گھنٹے تک وہاں رہے گا...... وہ رخ بدل کر بوگن ویلیا کی تراش خراش میں مگن ہو گیا۔ وقت بہت تیزی سے گزرا تھا۔ معاً اسے خیال آیا، وہ مذکورہ قبر سے دور آ چکا تھا۔ وہ آدمی اور شیوی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

بین نے گیٹ کی جانب دیکھا۔ شیوی باہر نکل رہی تھی۔ بین نگاہ ہٹانے والا تھا کہ اسے فورڈ نظر آئی، جو شیوی کے پیچھے جا رہی تھی۔ بین سر کھجانے لگا۔ دفعتاً اس کے ذہن میں ایک نئی سوچ نے سر ابھارا۔ وہ مخصوص قبر کی طرف چل پڑا۔ کچھ دیر بعد وہ قبر کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔ اس نے قبر کا کتبہ پڑھا۔ جینیفر بروک 28 برس۔

بین نے عالمِ افسوس کے ساتھ سر ہلایا۔ آہ، جوان عورت کا غم۔ وہ آدمی یقیناً کوئی قریبی عزیز ہو گا۔ شاید شوہر...... قبر پانچ سال پرانی تھی۔ وہ یقیناً جینی بروک سے بے حد محبت کرتا تھا۔

☆☆☆

''کچھ کھانے کا بندوبست کرو۔ سینڈوچ لے آؤ۔'' پوکی نے اپنے ساتھی سارجنٹ بروفی سے کہا۔ سینڈوچ آتے ہی فون بجنے لگا۔ پوکی نے منہ بنایا اور سینڈوچ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس وقت اس کے لیے بڑی ترجیح پیٹ پوجا تھی۔

سارجنٹ نے فون اٹھایا۔ فون ڈیوڈ رین سم کا تھا۔

''وہ چاہتا ہے کہ اوبرائن کیس کی فائل کھول دی جائے۔'' سارجنٹ نے بتایا۔

''آخر اسے کیا تکلیف ہے...... اوبرائن کیس میں کیا

رکھا ہے۔“

”میرا خیال ہے کہ کم از کم ایک اہم چیز تو ہے۔“

”کیا؟“

”ڈاکٹر لیڈی۔“ بروفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پوکی ہنس دیا۔ ”ڈیوڈ اس ٹائپ کا نہیں ہے۔“

”پھر، کیا بولوں؟“

”کہہ دو کال بیک کروں گا۔“ پوکی نے سینڈوچ پر منہ مارا۔

”کب؟“

”اگلے برس، اگر وہ خوش قسمت رہا۔“

بروفی نے ماؤتھ پیس سے ہاتھ ہٹا کر کچھ کہا اور فون بند کر دیا۔

☆☆☆

ڈیوڈ نے گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا۔

”نہیں لگتا، وہ مزید تعاون کرے گا۔“ کیٹ نے تبصرہ کیا۔

”ان کا کہنا ہے کہ مناسب شہادتوں کی غیر موجودگی میں مرڈر انوسٹی گیشن اوپن نہیں کی جا سکتی، ایلن اوبرائن، ڈاکٹرز کی غفلت کے نتیجے میں ماری گئی۔“ ڈیوڈ نے قدرے کڑواہٹ سے کہا۔

”لیکن انہیں اٹارنی کیانو سے تو بات کرنی پڑے گی۔“

”پوکی، ایلن اوبرائن کیس دوسرے مرڈر کیسز سے الگ رکھنا چاہتا ہے۔“ ڈیوڈ نے بتایا۔ ”میرا اندازہ ہے۔ اس وقت اس کے پارٹنر نے مجھ سے بات کی تھی۔ بات کے دوران وقفہ آیا تھا۔ مطلب پوکی وہاں بیٹھا تھا۔“

”یعنی ہمارے ساتھ کوئی نہیں ہے۔“ کیٹ نے بددلی سے کہا۔

”غلط۔ درحقیقت، ہمیں ایک طرف کیا جا رہا ہے...... حالات و واقعات تشویشناک نہیں بلکہ خطرناک ہیں۔“

”ڈیوڈ، خطرناک شروع سے تھے لیکن تم نے دیر لگا دی سمجھنے میں۔“

”اوکے، مجھے اعتراف ہے۔ میری چھٹی حس اور تجربہ کہہ رہا تھا کہ تم سچائی پر ہو۔ دوسری طرف وکیل کی حیثیت سے میرے پاس بھی کوئی ٹھوس شہادت نہیں تھی۔“

”پھر تم نے میرا ساتھ کیوں دیا؟“

”پتا نہیں۔ لیکن اب تک جو کچھ میں دیکھ چکا ہوں۔ میڈیکل ریکارڈز کی چوری، کیانو کے دفتر کی تلاشی، دو عدد مرڈرز...... حتیٰ کہ میں ڈاکٹر وان کے کار حادثے کو بھی مرڈر ہی سمجھتا ہوں۔ یہ خوش قسمتی تھی کہ کیانو ایک نقل حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور وہ نقل تلف ہونے سے بھی بچ گئی۔... کم از کم چند سوالات واضح ہو گئے۔“ ڈیوڈ کی پیشانی پر شکنیں تھیں۔

”مثلاً؟“

”مثلاً جینی بروک کی سرجری اٹینڈ کرنے والے سب کے سب مارے جا چکے ہیں۔ کوئی پُراسرار بات ہے۔ یہ کسی سائیکو پیتھ (ڈیکر) کا کام نہیں ہے۔ یہ بڑی پلاننگ ...... کے تحت کیا گیا ہے۔ کوئی کلیو ہے جسے چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کلیو کا براہِ راست تعلق جینیفر بروک کی موت سے ہے۔“ ڈیوڈ خاموش ہو گیا۔

”ہم کوئی چیز مس کر رہے ہیں۔ ڈیکر ہی کچھ بتا سکتا ہے۔ مجھے پہلے بھی شک تھا کہ کہیں پولیس اور ہم غلط آدمی کے پیچھے تو نہیں ہیں...... ہمیں انتظار کرنا چاہیے کہ پولیس ڈیکر کو قابو کر لے۔“

کیٹ سوچ رہی تھی، اگر ڈیکر گرفتار ہو گیا تو یہ ڈیکر کے حق میں اچھا ہو گا یا بُرا؟

”کیٹ، تم نے این رشٹر کے فلیٹ میں جو دیکھا، اس نے تم کو شعوری طور پر دہشت زدہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا، تم نے شعوری طور پر اسے دہشت کے پس منظر میں ہی محسوس کیا...... تم ڈیکر کو قاتل سمجھنے پر مجبور تھیں۔ چند منٹ کے لیے تم زاویۂ نگاہ تبدیل کر دو اور آنکھیں بند کر کے تصور کرو...... ڈیکر کی آنکھوں اور چہرے کو تصور میں لاؤ۔“ ڈیوڈ نے سمجھایا۔

”لیکن وہ میرے پیچھے آ رہا تھا؟“ کیٹ نے اعتراض کیا۔

”ممکن ہے کہ وہ تمہیں بتانا چاہ رہا ہو کہ وہ قاتل نہیں ہے۔ کیانو کی بات بھی ذہن میں رکھو۔ اٹارنی کیانو، ڈیکر کو قاتل ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس کا آخری جملہ میرے ذہن میں چبھ رہا ہے جس کے مطابق ڈیکر کو پولیس سے زیادہ کسی اور سے خطرہ ہے...... پلیز کیٹ ذرا تصور کرو۔ اگر ڈیکر بھی مارا گیا تو یہ اسرار حل نہیں ہو سکے گا۔ جب ڈاکٹر وان کار حادثے میں مارا گیا تھا تو ڈیکر آزاد نہیں تھا...... پانچ سال بعد ڈیکر کے باہر آنے کے بعد افراتفری اور خون خرابا شروع ہوا۔ کیوں؟ فرض کر لیتے ہیں کہ ڈیکر ہی ملزم ہے لیکن دوسرے امکان کو نظر انداز کرنا حماقت ہو

گی۔‘‘
’’کیسا امکان؟‘‘ کیٹ نے ایک ابرو اوپر چڑھایا۔
’’کسی اور کو ڈیکر سے خطرہ ہے، یعنی ڈیکر خود خطرے میں ہے۔‘‘

☆☆☆

اس وقت تک جب بھی کیٹ کے تصور میں چارلس ڈیکر کی شبیہ، خصوصاً آنکھیں ابھرتیں...... تو خوف اور دہشت اسے اپنی گرفت میں لے لیتا۔ اس نے گہری گہری سانسیں لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ حتیٰ الامکان ذہن کو نیوٹرل کیا اور ڈیکر کے بارے میں سوچنا شروع کیا...... جینی بروک سے اس کی بے پناہ محبت، خودکشی کی کوشش...... قدم بہ قدم تصور میں تجزیہ کرتی ہوئی این رشٹر کے فلیٹ تک آن پہنچی۔

کیٹ نے بڑھتی ہوئی نبض کی رفتار کو نظر انداز کیا اور ڈیکر کے چہرے کو فوکس کیا...... مضمحل تاثرات، وحشت نہیں، ویرانی...... ویران آنکھیں۔ کیا وہ قاتل کی آنکھیں تھیں؟

کیٹ نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ الجھن میں پڑ گئی۔

’’کل میں، پوکی کو کارنر کروں گا۔‘‘ ڈیوڈ نے کہا۔
’’کیا تم اسے قائل کر لو گے؟‘‘
’’کر لوں گا۔ اسے مزید ایویڈنس چاہئیں، ہمیں اب انتظار کرنا چاہیے۔‘‘
’’میں نہیں کر سکتی۔ میرا کیریئر داؤ پر لگا ہے۔‘‘
’’اور زندگی؟‘‘
’’میرا کیریئر میری زندگی ہے۔‘‘
’’بہت فرق ہے دونوں میں۔‘‘
’’پھر بھی، یہ تمہاری جنگ نہیں ہے۔‘‘
’’تم غلط سمجھ رہی ہو۔‘‘
دونوں خاموش ہو گئے۔

☆☆☆

وہ رات نہیں ایک رنگین سپنا تھا۔ سبز اور نیلے رنگوں نے مل کر نت نئے رنگ تخلیق کر دیے تھے۔ نہ ہوش، نہ بے ہوشی...... کب ہوا، کیسے ہوا، کون جانے...... دونوں اس دنیا سے دور چلے گئے تھے...... بہت دور۔

صبح کیٹ کی آنکھ کھلی تو ڈیوڈ غائب تھا۔ کچھ دیر وہ سوچتی رہی کہ وہ کہاں ہے؟ رات سپنا تھا یا حقیقت؟ پھر وہ اٹھ کر واش روم چلی گئی۔

واش روم سے نکل کر اس نے ڈیوڈ کو تلاش کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلے کچن۔ پھر دوسرے کمرے...... ایک چھوٹا کمرا کھولا تو وہ ٹھٹک گئی۔ شیلف پر چند کتابیں رکھی تھیں۔ اس نے بڑھ کر ایک کتاب اٹھائی جس پر نوحا رین سم لکھا تھا۔ وہ یک ٹک نام کو گھورتی رہی۔

’’آئی ایم سوری۔‘‘ اس نے آنسوؤں کو روکتے ہوئے سرگوشی کی۔ ’’آئی ایم سوری۔‘‘

وہ کچن سے ہوتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں آگئی۔

’’کیا حماقت ہے؟‘‘ اسے فون کے نیچے ایک پرچہ نظر آیا جو ڈیوڈ اس کے لیے چھوڑ گیا تھا۔

وہ ایک بار پھر اٹارنی کیانو سے حاصل کردہ چارٹ لے کر بیٹھ گئی۔ ’’ان کاغذات کے اندر کیا راز چھپا ہے؟‘‘ اس نے ورق گردانی شروع کی...... یہ ایک اندوہناک پُراسرار ڈاکیومنٹ کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ آخر ان چند کاغذات میں ایسی کیا خطرناک بات پوشیدہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ جس روز جینی بروک کی سرجری ہوئی...... اس روز کوئی بہت ہی غلط واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا...... کیا ہوا تھا؟ جو جینی بروک کے ساتھ نومولود کی جان بھی لے گیا۔ نیز ڈاکٹر اور نرسز بھی مارے گئے۔ کیٹ کا بدن لرز اٹھا۔ کون جانتا ہے؟ کیا صرف چارلس ڈیکر جبکہ وہ خود ایک پزل تھا، جگ پزل...... ایک دیوانہ، پولیس کے نزدیک...... گلے تراشنے والا عفریت۔

ایک بے ضرر انسان، بقول جوزف کیانو۔ ایک بے چین، کھوئی ہوئی روح۔ ایک آدمی، دو چہرے۔

وہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔ ایک آدمی، دو چہرے۔ یعنی بٹی ہوئی شخصیت۔ نفسیاتی زبان میں شیزوفرینیا۔

☆☆☆

ہیئرنگ کے دوران، کیٹ ناموافق سوالات کے سامنے دل گیر تھی۔ بے بسی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس نے حتی الامکان دفاع کیا، لیکن کاغذی شواہد اس کے خلاف تھے۔ اس نے بدقت تمام اپنے ٹوٹتے چٹختے اعصاب کو قابو میں رکھا ہوا تھا۔ صرف سرجن گائے نے کیٹ کی اتھارٹی کے بارے میں مثبت رائے دی تھی۔ کیٹ نے دل ہی دل میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ تاہم EKG کی رپورٹ حلق میں پھنس گئی تھی۔ کمیٹی میں سات ارکان تھے اور وہ تنہا...... وہی ہوا، جس کی وہ توقع کر رہی تھی جس سے وہ خوف زدہ تھی۔ کمیٹی اس کا کیریئر نہیں، خود اسے ختم کر رہے تھے۔ بالآخر

''سسپنشن'' کی بلی تھیلے سے باہر آگئی۔ کیٹ کا جسم لکڑی کے مانند اکڑ گیا۔ شکستہ دل، شکستہ جان......

کمیٹی نے ہیئرنگ اختتام پذیر کی اور رخصت ہو گئی۔ کیٹ، بے جان سی نشست میں بیٹھی رہ گئی......وہاں صرف اسپتال کا اٹارنی اور بیٹن کورٹ کھڑے رہ گئے۔ گمبھیر خاموشی تھی۔

''ڈاکٹر شیزنی، کیا یہ بات کرنے کا وقت نہیں ہے؟'' اٹارنی نے کہا۔

''کیسی بات؟''

''سیٹلمنٹ!''

کیٹ کی کمر اکڑ گئی۔ ''کیا یہ اظہارِ عجلت نہیں ہے؟''

''نہیں، یہ عجلت نہیں ہے بلکہ دیر ہو گئی ہے۔ کسی بھی وقت اسٹوری کھل جائے گی۔ اس وقت بھی ایک رپورٹر آفس میں موجود ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ ٹرائل ہو گا...... الزام ثابت ہونے کے بعد کہانی اخبار کی زینت بن جائے گی۔''

''لیکن کیس فائل ہوئے محض ایک ہفتہ ہوا ہے۔''

''ہم نے حتی الامکان معاملات کو پوشیدہ رکھا تھا۔ اب وقت آگیا ہے......جو کچھ کرنا ہے، تیزی سے کرنا ہے۔ صرف تمہاری رضامندی کی ضرورت ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ میں 1/2 ملین میں آؤٹ آف کورٹ سمجھوتا کرا لوں گا......اگرچہ وہ 1/2 ملین سے اوپر جانے کی کوشش کریں گے۔''

''نہیں۔ میں شواہد جمع کر رہی ہوں اور بروقت ثابت کر دوں گی کہ......''

''تمہاری رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرائل نہیں ہو گا۔ بلکہ سیٹلمنٹ ہو گی۔'' بیٹن کورٹ پھنکارا۔

کیٹ کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''ٹھیک ہے پھر میں اپنے اٹارنی کو ادائیگی کروں گی......اسپتال کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے۔''

دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دونوں کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ناخوشگوار تاثرات تھے۔

''تم اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلا رہی ہو۔ سرجن گائے کا مسئلہ نہیں ہے۔ کورٹ میں تم تنہا ہو گی۔ ڈیوڈ رین سم تمہیں چٹکیوں میں اڑا دے گا۔ میں جانتا ہوں، وہ کیا چیز ہے۔''

''مسٹر رین سم کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' کیٹ نے اطمینان سے دھاکا کیا۔

''کیا بکواس ہے؟''

''بکواس نہیں ہے۔ اس نے کیس چھوڑ دیا ہے۔''

بیٹن کورٹ غرایا۔ ''یہ افواہ کس نے تمہارے کان تک پہنچائی ہے؟''

''خود اس نے۔''

ایک لمحہ کے لیے دونوں افراد سُن ہو گئے۔

''ڈیئر گاڈ'' اٹارنی نے پنسل ایک طرف پھینکی۔ ''ہم مصیبت میں پڑنے والے ہیں۔''

''اگلی ہیئرنگ میں تمہیں معطل کیا جائے گا۔ کوئی رعایت نہیں ہو گی۔'' بیٹن کورٹ مشتعل ہو گیا تھا۔ یہاں، وہاں، کہیں بھی تم کبھی ملازمت حاصل نہ کر سکو گی...... میں نے سیٹلمنٹ کے ذریعے تمہیں موقع دینے کی کوشش کی تھی......تم کسی رعایت کی مستحق نہیں ہو۔ یہ میری آخری کوشش ہے استعفیٰ پر دستخط کرو......ٹرمینیشن کا ذکر ہو گا اور نہ مقدمے کا......تم کسی اور شہر میں جاب کر سکتی ہو۔'' بیٹن کورٹ بھنّا گیا تھا۔ کوئی مرد ڈاکٹر بھی ہوتا تو گھٹنے ٹیک دیتا......کس مٹی کی بنی ہوئی ہے یہ عورت؟

کیٹ نے ریزیگ نیشن لیٹر اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ وہ لیٹر کو گھور رہی تھی۔

''ہم منتظر ہیں۔'' اٹارنی نے پُرامید انداز میں کہا۔

کیٹ کھڑی ہو گئی۔ براہِ راست بیٹن کورٹ کی آنکھوں میں دیکھا اور لیٹر پھاڑ کے ہوا میں اچھال دیا۔ پلٹی اور کمرے سے نکل گئی۔ کشتیاں جل گئی تھیں۔ وہ رونا چاہتی تھی، چلانا چاہتی تھی......اس کی آنکھوں میں پانی تھا۔ تاہم وہ خاموش رہی۔ رونے کے لیے اس نے دل کو آزاد چھوڑ دیا۔ جو پُر کٹے پنچھی کے مانند سینے میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ جلد از جلد ڈیوڈ کے پاس پہنچنے کے لیے بے قرار تھی۔ اسے سہارے کی ضرورت تھی۔ ڈیوڈ کی بانہوں کا سہارا۔ وہ اس کے سینے سے لگ کر رونا چاہتی تھی۔

وہ دھندلی آنکھوں کے ساتھ کار ڈرائیو کر رہی تھی۔

☆☆☆

وہ دونوں نیم تاریک سڑکوں سے گزرتے ہوئے پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔ کیٹ نے ڈیوڈ کا بازو تھام رکھا تھا۔ ہیئرنگ کی تمام کہانی وہ اسے سنا چکی تھی۔ کیٹ کی فرسٹریشن بہت حد تک کم ہو چکی تھی۔

بی، ایم، ڈبلیو گھر کی جانب رواں دواں تھی۔ کیٹ نشست پر نیم دراز ہو گئی۔ مخصوص احساسِ تحفظ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جو وہ ہمیشہ ڈیوڈ کی موجودگی میں

محسوس کرتی تھی۔
معاذ ڈیوڈ نے اطلاع دی کہ ان کا تعاقب ہو رہا ہے۔ اس کی نظر عقبی آئینے پر تھی۔ کیٹ نے سائڈ مرر میں دیکھا۔
''ڈیوڈ؟''
وہ خاموش رہا۔ انجن کی بھنبھناہٹ میں اضافہ ہوا۔ رفتار بڑھ گئی تھی۔
''ڈیوڈ، کیا ہو رہا ہے؟''
''وہ کار، ہمارے پیچھے ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔
کیٹ نے پلٹ کر دیکھا۔ فاصلے پر دو روشن لیمپ نظر آرہے تھے۔
''تمہیں یقین ہے؟''
''وہ گاڑی پارکنگ کے ساتھ ہی نکلی تھی اور تب سے ہمارے پیچھے ہے۔''
''تم سنبھل کر بیٹھو۔ کچھ کرنا پڑے گا۔'' ڈیوڈ نے ارادہ ظاہر کیا۔
''یہ وہی ہے۔'' کیٹ نے نام نہیں لیا۔
''ہم ہائی وے سے اُترنے والے ہیں۔'' ڈیوڈ نے خبردار کیا۔
ڈیوڈ نے رفتار پھر بڑھا دی تھی۔ جلد ہی وہ اپنے مطلوبہ موڑ تک پہنچ گیا۔ پتلی سڑک ہائی وے سے کٹ کر جنگل میں داخل ہو رہی تھی۔ ڈیوڈ نے اچانک موڑ کاٹا اور بی، ایم، ڈبلیو جنگل میں گھسا دی۔
''وہ اسپتال سے تمہاری نگرانی کر رہا تھا اور تب تم اکیلی تھیں......''
کیٹ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
''جم کے بیٹھنا۔'' ڈیوڈ نے پھر ہوشیار کیا۔ جھاڑیوں اور درختوں کی شاخیں ونڈ شیلڈ سے ٹکرا رہی تھیں۔ عقبی گاڑی مستقل پیچھے تھی۔ اس کی روشنیاں کبھی اوجھل ہو جاتیں، پھر دوبارہ ظاہر ہوتیں......
ڈیوڈ نے طاقتور بی ایم ڈبلیو کی اہلیت سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اور ناہموار تنگ راستے پر رفتار بڑھانے لگا۔ گاہے گاہے وہ ریئر ویو میں جھانک لیتا۔ اس کی متلاشی نگاہیں سامنے کے علاوہ بائیں جانب بھی منڈلا رہی تھیں۔ یہ ویران جنگل نہیں تھا۔ کہیں کہیں مکانات بنے ہوئے تھے۔
معاً اس نے ایکسلریٹر چھوڑ کر اچانک نمودار ہونے والا بایاں موڑ کاٹا۔ گاڑی اچھل کر پگڈنڈی نما راستے پر آگئی۔ مڑنے سے چند ثانیے پہلے وہ ٹیل لائٹس بند کر چکا تھا۔
سیٹ بیلٹ، کیٹ کے پیٹ میں گھس گئی۔ پچاس گز کا فاصلہ بی ایم ڈبلیو نے سیکنڈوں میں طے کیا اور ایک ڈرائیو وے سے ہوتی ہوئی تاریک گیراج میں گھس گئی۔ ڈیوڈ نے فی الفور لائٹس بند کر کے انجن کٹ کر دیا۔ گاڑی کی روشنی غائب ہوتے ہی گیراج گھور تاریکی میں ڈوب گیا۔
ڈیوڈ نے کیٹ کو سیٹ پر دھکیلا اور خود اس پر گر گیا۔
خاموشی، تاریکی...... غیر متوازن دھڑکنیں۔ چند منٹ بعد کچھ فاصلے سے انجن کی آواز سنائی دی۔ آواز سیدھی گزرتی ہوئی معدوم ہو گئی۔ مکمل سکوت طاری ہونے پر دھیرے دھیرے ڈیوڈ نے سر اٹھایا۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ اٹھ بیٹھا۔ کیٹ کے چہرے پر پسینہ تھا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اٹھ گئی۔
''اب کیا کریں؟''
''یہاں سے تو نکلیں۔'' ڈیوڈ نے لائٹ آن کیے بغیر آہستہ سے گاڑی کو نکالا۔
''کہاں جائیں گے؟'' کیٹ نے سوال کیا۔
''والدین کے گھر جانا پڑے گا۔'' ڈیوڈ نے بتایا۔
''تمہارے گھر نہیں؟''
''نہیں، تم اسپتال سے میرے آفس پہنچی تھیں۔ اس نے آفس دیکھ لیا ہے۔ آفس میں میرے گھر کا پتا اور فون نمبر موجود ہے اور ہم رسک نہیں لے سکتے۔''

☆☆☆

جکس، غیر متوقع مہمانوں کو دیکھ کر حیرت سے پلکیں جھپکا رہی تھی۔ پھر اس نے تالی بجا کر مسرت کا اظہار کیا۔
''اوہ ڈیوڈ، کتنی خوشی کی بات ہے...... اگر تم فون کر دیتے تو میں بہتر لباس میں ملتی۔'' اس کی پُر تجسس نظر بار بار کیٹ کی طرف جا رہی تھی۔
کچھ دیر بعد وہ ڈائننگ ٹیبل پر نشست سنبھال چکے تھے۔
''مجھے یقین نہیں آرہا، کیا یہ خواب ہے۔ میرا بیٹا آیا ہے۔ کیا دنیا ختم ہونے والی ہے۔''
''ماں، تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔'' اس نے گہرا سانس لے کر الفاظ منتخب کیے۔ ''ہمیں مدد چاہیے۔''
ماں کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ اس نے غور سے کیٹ کا جائزہ لیا۔ ڈیوڈ کا بازو حفاظتی انداز میں مستقل کیٹ کے شانے پر تھا۔
''تو تم نے شادی کا فیصلہ کر لیا۔ تمہارا انتخاب اچھا

ہے۔''

ڈیوڈ اور کیٹ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ڈیوڈ کی آنکھوں میں بے چارگی تھی۔ کیٹ نے محسوس کیا کہ وہ خاموشی کو ترجیح دے رہا ہے۔

''ڈیوڈ، تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا؟'' ماں نے شکوہ کیا۔ ''میں کب سے کہہ رہی تھی کہ کب تک اکیلے رہو گے؟ کیا نام ہے تمہارے انتخاب کا؟''

''کیٹ، ڈاکٹر کیٹ شیزنی۔''

''آئی سی، ڈاکٹر؟ حیرت انگیز۔''

ہلکی پھلکی باتوں کا سلسلہ فون کی گھنٹی نے منقطع کر دیا۔ ڈیوڈ اچھل پڑا۔ ''کیا ہوا؟'' اس نے ریسیور کان سے لگایا۔

پوکی کی فاتحانہ آواز سنائی دی۔ ''کام ہو گیا؟''

''کار مل گئی؟'' ڈیوڈ نے بے چینی سے سوال کیا۔

''گاڑی کو بھول جاؤ۔ بندہ مل گیا۔''

''ڈیکر؟''

''آدھ گھنٹے میں ڈاکٹر کو شناخت کے لیے لے آؤ۔''

''ہم پہنچ رہے ہیں۔ کہاں رکھا ہے اسے؟ ڈاؤن ٹاؤن اسٹیشن؟''

دوسری جانب وقفہ آیا۔ ''نہیں، نہیں۔ اسٹیشن میں نہیں۔''

''پھر کہاں؟''

''سرد خانے میں۔''

☆☆☆

میڈیکل ایگزامنر کا نام کیلی تھا۔ مردہ خانے میں پہنچ کر اس نے اس اسٹین لیس اسٹیل کی لمبی دراز باہر کھینچی۔ وہ پھسلتی ہوئی بے آواز باہر آ گئی۔ لمبائی تقریباً چھ فٹ تھی۔ کیٹ، ڈیوڈ کے ساتھ چپک گئی۔ کیلی نے پلاسٹک بیگ کی زپ کھینچی...... وہ ایک آدمی کا چہرہ تھا۔ چہرے پر مصنوعی پن کی جھلک تھی۔ گویا زندگی مذاق تھی۔

''ہاربر پر چند لانچ والوں نے شام میں اسے دریافت کیا تھا۔ لاش پیٹ کے بل تیر... رہی تھی۔'' پوکی نے بتایا۔

کیٹ نے ہمت کر کے چہرے کا جائزہ لیا۔ جس پر دھبے پڑ گئے تھے۔ چہرہ بھی اس کی شکستہ شخصیت کے مانند ہو گیا تھا۔

کیٹ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''وہی ہے۔'' اس کی آواز بھرا گئی۔ بگڑے ہوئے چہرے کے باوجود اس کی کھلی آنکھیں، بے روح، بے جان آنکھیں...... بولتی معلوم ہو رہی تھیں۔ کوئی ان کہی کہانی...... کوئی پُراسرار داستان۔

کیٹ کے بدن میں نامعلوم یاسیت سرایت کر گئی۔ اس نے چہرہ پلٹ کر ڈیوڈ کے شانے میں چھپا لیا۔

''فار گاڈ سیک، کیلی بیگ بند کر دو۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

کیلی نے دستانوں میں چھپے ہاتھوں سے بیگ بند کیا اور فولادی دراز واپس اندرونی خلا کے اندر پہنچا دی۔

چند منٹ بعد وہ کیلی کے آفس میں بیٹھے تھے۔

جینیفر بروک، اس کا بچہ، تین نرسیں، ڈاکٹر وان، چارلس ڈیکر...... کوئی بھی نہیں بچا۔ آپریشن ٹیبل پر ایلن کی موت سے شروع ہونے والی کہانی ایک سربستہ راز بن چکی تھی۔

پوکی نے دو کافی کپ تیار کر کے ڈیوڈ اور کیٹ کے سامنے رکھے۔ ''یہ میرے آسان کیسوں میں سے ایک ثابت ہوا۔ کوئی معما، کوئی الجھن، کوئی مقدمہ...... کچھ نہیں۔'' اس کے چہرے پر طمانیت تھی۔ ''یہ سب کچھ ڈاکٹر کیٹ کے تعاون کی وجہ سے ہوا۔''

کیٹ کافی کو گھور رہی تھی۔ ''اس کی موت کیسے واقع ہوئی؟''

پوکی نے شانے اچکائے۔ ''اس کا سر چٹخا ہوا ہے، غالباً نشے کی حالت میں وہ کسی پتھریلی جگہ پر گرا اور پانی میں جا پڑا......''

''مفروضہ؟''

''نہیں، اس کا سر کریک ہے۔'' کیلی نے جواب دیا۔ ''پوسٹ مارٹم کے بعد کچھ اور باتیں سامنے آ سکتی ہیں۔''

''لاش، کتنی دیر پانی میں رہی ہو گی؟'' ڈیوڈ نے استفسار کیا۔

''ایک دن سے کم یا کچھ زیادہ۔'' پوکی نے کہا۔

''یعنی چوبیس گھنٹے۔'' ڈیوڈ نے پوکی کو دیکھا۔ ''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ رات میں ہمارا تعاقب کون کر رہا تھا؟''

''تمہارا تخیل زیادہ کام کرنے لگا ہے۔'' پوکی نے تبصرہ کیا۔

''نہیں، وہ کار ہمارے پیچھے تھی۔ نشانات تلاش کرنا اتنا مشکل نہیں۔ تصدیق ہو جائے گی۔''

''نشانات ملے تو وہ کسی اور گاڑی کے بھی ہو سکتے ہیں۔''

''مردہ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتا۔'' کیلی نے کہا۔

''پوسٹ مارٹم کب ہو گا؟'' ڈیوڈ بدمزہ ہو گیا۔

''پہلے سر کا ایکسرے ہو گا۔ پھر آج رات میں پھیپھڑوں سے آغاز کروں گی جس کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ موت کی وجہ سر کی چوٹ تھی یا وہ ڈوبنے سے ہلاک ہوا تھا۔'' کیلی نے لائحہ عمل بتایا۔

''اس کا سامان کہاں ہے؟''

''نہیں ہے۔ سامان کیا، چند اشیا ہیں۔'' پوکی نے جواب دیا۔

کیلی نے کارڈ بورڈ کا ڈبا اٹھا کر میز پر رکھ دیا۔ پوکی نے ڈبا کھولا...... پلاسٹک کا کنگھا، سگریٹ پاکٹ، ماچس، بٹوا، جس میں چودہ ڈالر تھے...... مختلف آئی ڈی کارڈز...... آخری چیز چند چابیاں تھیں جن کے ساتھ ایک پلاسٹک ٹیگ منسلک تھا۔ ٹیگ پر ''دی وکٹری ہوٹل'' کا نام لکھا تھا۔

''وہ وکٹری ہوٹل میں رہائش پذیر تھا؟'' کیٹ نے پوچھا۔

پوکی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ہم چیک کر چکے ہیں...... وہاں انسان کم اور چوہے زیادہ ہیں۔ آخری بار وہ سٹرڈے نائٹ کو وہاں دکھائی دیا تھا۔''

کیٹ، این رشٹر کے فلیٹ تک پہنچ گئی...... آئینے میں اس نے چارلس ڈیکر کی شکل دیکھی تھی۔ این کی لاش نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے۔ اولین خیال اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ وہ قاتل کی زد میں ہے...... یہی خیال اس کے ذہن میں موجود رہا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ان آنکھوں میں جھانکا جو اسے این کے فلیٹ میں دکھائی دی تھیں۔ اس نے این کو بھلا کر آنکھوں پر توجہ مرکوز کی...... آنکھوں میں ویرانی اور اذیت کے ساتھ خوف بھی تھا۔ کیٹ نے آنکھیں کھول کر میز پر ایک بے مایہ انسان کا مختصر اثاثہ دیکھا۔ اس کا سب سے گراں مایہ اثاثہ جینیفر بروک، اس کی محبت تھی جو اس دنیا میں نہیں تھی۔ اب وہ خود بھی اس کے پاس چلا گیا تھا۔ میز پر اس کی خستہ حال اشیا اس کے کرچی کرچی خواب کے مانند بکھری ہوئی تھیں۔

''ڈیکر تم کون تھے، تم کون ہو؟'' اس نے خود سے سوال کیا۔

پوکی مسکرایا۔ ''ڈاکٹر اب تم گھر جا سکتی ہو۔ ہمارا مطلوبہ بندہ ختم ہو چکا ہے۔''

کیٹ نے ڈیوڈ کی طرف نگاہ کی مگر وہ کسی اور جانب دیکھ رہا تھا۔

''ہاں، اب میں گھر جا سکتی ہوں۔'' کیٹ کی آواز بے تاثر تھی۔

☆☆☆

ڈیوڈ کی گاڑی میں، کیٹ نے خود سے بار ہا سوال کیا۔ ''ڈیکر تم کون تھے؟'' کیٹ کے ذہن میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ ڈیکر شکاری نہیں بلکہ خود شکار تھا۔

''کتنا آسان تھا یہ سب کچھ۔'' وہ مدھم لہجے میں بولی۔

ڈیوڈ نے اسے دیکھا۔ ''کیا آسان تھا؟''

''یہ سب کچھ...... کتنا سادہ، کتنا فول پروف......''

اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ڈیکر کی آنکھیں پھر اس کے تصور میں ابھر آئیں۔ ''مائی گاڈ، عالم ہراس میں، اس کی آنکھوں کو میں نے غلط پڑھا تھا...... آہ وہاں تو کچھ اور لکھا تھا۔''

''کیا؟''

''خوف اور دہشت۔ وہ کچھ جانتا تھا۔ کوئی خوفناک راز۔ اسی وجہ سے وہ مارا گیا...... جیسے دیگر تمام ہلاک کر دیے گئے۔''

''ایسا ہی تھا تو اس نے تمہیں کانیچ پر دھمکی کیوں دی؟''

''شاید وہ دھمکی نہیں تھی۔'' کیٹ نے سر اٹھایا۔ ''وہ انتباہ تھا...... وارننگ...... کسی اور کی جانب سے وہ مجھے خبردار کرنا چاہ رہا تھا۔''

''لیکن تم گواہ نہیں۔ تم نے اسے وہاں دیکھا تھا؟''

''اصل گواہ وہ تھا...... میں بعد میں پہنچی۔ نہ میں نے اسے قتل کرتے دیکھا۔ نہ اس نے اصل قاتل کو دیکھا۔ میری طرح، وہ بھی صحیح جگہ پر غلط وقت پر پہنچ گیا تھا۔ کتنے افراد مارے جا چکے ہیں ڈیوڈ...... ابتدا جینی بروک سے ہوتی ہے۔ کیا نو کا اندازہ ڈیکر کے بارے میں صحیح تھا۔ پانچ سال پہلے جب وہ جنونی کیفیت میں تھا تو اس نے دوسروں کو مارنے کے بجائے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی۔''

''کیٹ ڈیکر بھی مر چکا ہے۔ حقیقت معلوم کرنے کا کوئی امکان نہیں بچا۔''

''نہیں ابھی چانس ہے۔''

''کیا تم وکٹری ہوٹل جانا چاہتی ہو؟'' بالآخر ڈیوڈ لب کشا ہوا۔

''ہاں۔''

''ٹھیک ہے، میں تمہارے ساتھ ہوں۔''

☆☆☆

وکٹری ہوٹل کی منیجر کا نام مسز ٹبس تھا۔ اس کی آنکھیں

زردی مائل تھیں۔ موسم مناسب تھا، پھر بھی مسز ٹبس نے سوئیٹر زیب تن کیا ہوا تھا۔

''چارلس؟'' اس کی آنکھوں میں تجسس تھا۔ ''ہاں، وہ یہاں مقیم تھا...... وہ مر چکا ہے۔ پولیس بھی یہاں آئی تھی۔''

''اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو ہم چارلس ڈیکر کا کمرا دیکھ لیں؟'' کیٹ نے نرمی سے کہا۔

''مقصد؟''

''ہم کچھ معلومات جمع کر رہے ہیں۔''

''پولیس؟''

''نہیں، ہمارا تعلق پولیس سے نہیں ہے۔''

''پھر میں کچھ نہیں کر سکتی۔ پولیس پہلے ہی مجھے کافی پریشان کر گئی ہے۔ پولیس کی مرضی کے بغیر میں کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔'' مسز ٹبس نے وضاحت کے ساتھ انکار کر دیا...... اس موقع پر ڈیوڈ نے مداخلت کرتے ہوئے چہرے پر اپنی بہترین مسکراہٹ سجائی۔

''تمہارا سوئیٹر خوب صورت ہے۔ نیا لگتا ہے؟''

مسز ٹبس رخ پھیرتے پھیرتے رک گئی۔ ''میں زیادہ تر نئی چیزیں استعمال کرتی ہوں۔'' وہ ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہوگئی۔ ''شوہر بھی نیا۔''

''اوہ۔'' ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھایا۔ ''اس معاملے میں، میں خود کو معذور محسوس کرتا ہوں...... لیکن......''

''لیکن کیا؟''

ڈیوڈ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بیس بیس ڈالر کے چار نوٹ نکالے۔ مسز ٹبس کی آنکھوں میں حرص کے ساتھ حیرت بھی نمایاں تھی۔ ڈیوڈ نے نوٹ اس کے موٹے تازے ہاتھ کی جانب بڑھائے۔ ہوٹل منیجر کی نگاہ ڈالرز پر جمی ہوئی تھی۔ ''اونر کو خبر ہوئی تو میں، ماری جاؤں گی۔''

''کچھ نہیں ہوگا، مجھے انسپکٹر سمجھو۔''

''لیکن تم انسپکٹر نہیں ہو۔''

''ہاں، نہیں ہوں۔'' ڈیوڈ نے ایک اور نوٹ برآمد کیا۔

مسز ٹبس کے لیے یہ رقم بہت زیادہ تھی۔ اس کی ٹوٹی ہوئی مزاحمت، بے بنیاد دیوار کے مانند ڈھے گئی۔ اس نے نوٹ اٹھا کر گریبان میں اڑس لیے۔ بعدازاں انہیں کمرا نمبر 203 تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔ زردی مائل کارپٹ کسی وقت براؤن رنگت کا حامل رہا ہوگا۔

''وہ یہاں تقریباً ایک ماہ تک رہا تھا۔ دوسروں کے مانند اس نے کبھی کوئی پریشانی کھڑی نہیں کی تھی۔ وہ خاموش رہتا تھا۔'' منیجر نے بتایا۔

اچانک ایک بچی نے کمرے میں جھانکا۔ ''چارلس واپس آ گیا؟''

''چارلس ہمیشہ کے لیے چلا گیا۔'' مسز ٹبس نے بتایا۔

''کب آئے گا؟''

''بہری ہو؟ سمجھ میں نہیں آتا؟ یہاں کیا کر رہی ہو؟ تم اسکول نہیں گئیں؟''

''وہ گبس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔'' بچی نے کہا۔

''گبس کا چہرہ بھی نظر آیا۔ وہ اپنی بہن سے بھی کچھ چھوٹا تھا۔ لڑکی کی عمر آٹھ، دس برس رہی ہوگی۔

''اماں کہاں ہے تمہاری؟'' مسز ٹبس نے سوال کیا۔

''کام پر۔'' لڑکی نے شانے اچکائے۔

''چلو نکلو یہاں سے۔'' مسز ٹبس نے دروازہ بند کر دیا۔

کمرا چھوٹا اور نیم تاریک تھا۔ فضا میں سگریٹ کی بُو رچی بسی تھی۔ دیواروں اور پردوں کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ کمرے میں بہت کم اور سستا سامان موجود تھا۔

''یہ بچے کون تھے؟'' کیٹ نے استفسار کیا۔

''لڑکی کا نام جیولین اور چھوٹا بھائی گبس تھا۔ ماں کو کوئی فکر نہیں ہے...... انہیں چھوڑ کر سارا دن غائب رہتی ہے...... پتا نہیں کہاں اور کیا کام کرتی ہے۔ مجھے تو پسند نہیں ہے لیکن کرایہ وقت پر دیتی ہے اس لیے میں نے بھی نہیں چھیڑا۔''

''بچے، ڈیکر کے بارے میں پوچھ رہے تھے؟'' ڈیوڈ نے کہا۔

''ہاں، اسے بچوں سے انسیت تھی۔'' مسز ٹبس ایک طرف کرسی پر ڈھیر ہو گئی اور کیٹ، ڈیوڈ کے ساتھ کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ ایک غیر محسوس ویرانی اور اداسی محسوس ہو رہی تھی۔ یہ ماحول کا اثر تھا یا پھر وہ پس منظر تھا، جس سے کیٹ واقف تھی۔

ڈیوڈ کو ماہر نفسیات کا نسخہ اور تھوڑی سی ادویات ملیں۔ کمرے میں ایک فریم شدہ تصویر بھی موجود تھی۔ کیٹ نے باری باری دونوں اشیا دیکھیں۔ پھر فریم پر نظر جما دی۔ کچھ سوچ کر تصویر اس نے فریم سے باہر نکال لی۔ یہ ایک خوب صورت لڑکی کی تصویر تھی۔ کیٹ نے تصویر کی پشت پر نگاہ دوڑائی...... وہاں لکھا تھا۔

جب تک تم نہیں آجاتے۔

جینی

کیٹ کافی دیر تک اس فقرے کو گھورتی رہی۔ جو یقیناً جینیفر بروک نے چارلس ڈیکر کے لیے لکھا تھا۔ یہ تصویر ہی ڈیکر کا اصل خزانہ تھا۔ تصویر کے مڑے تڑے کونے اس امر کے گواہ تھے کہ ڈیکر نے تصویر اَن گنت بار فریم سے نکالی تھی۔

تصویر دھندلانے کے باوجود جینی کے حسن پر اثر انداز نہیں ہوسکی تھی۔ خصوصاً اس کی آنکھوں کی چمک، دیے کی لو کے مانند تھی۔ لگتا تھا کہ قبر کی تاریکی بھی ان آنکھوں کی چمک کو فنا کرنے میں ناکام رہی ہوگی۔ کیٹ کے دل میں درد کی ٹیس اٹھی۔ اس نے ٹھنڈی سانس بھر کے تصویر اور فریم ڈیوڈ کو واپس پکڑا دیے۔

☆☆☆

کیٹ اور ڈیوڈ، ہوٹل سے باہر آئے تو خاموش تھے۔ وہ جس ڈور کو تھام کر چلتے وہ درمیان میں ٹوٹ جاتی۔ کیٹ اپنی ضد سے مجبور تھی۔ لیکن دونوں اب تک کوئی قابلِ ذکر کامیابی حاصل کرنے میں بدستور ناکام رہے تھے۔ معاً ہوٹل کی برابر والی گلی سے دونوں بچے نمودار ہوئے۔ چاروں کچھ دیر ایک دوسرے کی طرف متوجہ رہے پھر بچوں نے پیش قدمی کی۔

''وہ مرچکا ہے۔ بڑے بے وقوف ہوتے ہیں، وہ یہ سوچتے ہیں کہ بچوں کو کچھ نہیں معلوم۔'' جیولین نے بلند آواز میں کہا۔

''وہ تمہارا دوست تھا، مجھے یقین ہے۔'' ڈیوڈ بولا۔

لڑکی نے سر اٹھایا پھر بالغ لڑکیوں کی طرح نیچے دیکھنے لگی۔ ''ہاں، شاید......''

''اس کے اور بھی دوست ہوں گے؟''

لڑکی نے پُرسوچ انداز میں ہونٹ چبایا۔ ''تم میلونی کو ٹرائی کرسکتے ہو۔''

''میلونی کون ہے؟''

''میں بھی کتنی بے وقوف ہوں، میلونی کوئی نہیں ہے۔''

''کیا مطلب؟''

''میلونی دراصل جگہ ہے...... جگہ کا نام ہے۔'' لڑکی نے اشارہ کرکے بتایا۔

ڈیوڈ نے شکریہ ادا کیا اور دونوں نئی امید کے ساتھ اگلی منزل کی جانب چل پڑے۔ میلونی، بار کا نام تھا۔

کاک ٹیل ٹیبل کے درمیان سے گزرتے ہوئے، دونوں نے کاؤنٹر کے قریب دو اسٹول سنبھال لیے۔

بارٹینڈر کا نام سام تھا۔ سام بھی کوئی اہم بات نہ بتا سکا۔ سوائے اس کے کہ ڈیکر کون سی مخصوص ٹیبل پر بیٹھ کر کیا پیتا تھا۔ اور شاعری کے نام پر کچھ لکھتا تھا۔ سام نے ان دونوں کو اس کی شاعری کا ایک نمونہ بھی دکھایا...... کیٹ نے نمونہ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ ڈیکر نے نوآموز انداز میں جینی کا نام لیے بغیر اس کے بارے میں لکھا ہے۔ دوسری بات جو سام نے کی، وہ پولیس کے موقف کے برخلاف تھی۔ سام کے مطابق ڈیکر ایک بے ضرر انسان تھا...... قتل تو اس کے لیے ایک ناقابلِ قیاس بات تھی۔

بہرحال دونوں جب وہاں سے نکلے تو یہی محسوس ہوا کہ وہ اب بھی بند گلی میں کھڑے ہیں۔

انہوں نے دھیرے دھیرے چلنا شروع کیا۔ کیٹ نے پلٹ کر وکٹری ہوٹل کی جانب دیکھا اور تاسف سے کہا۔ ''کون تھا؟ کیا تھا؟ کہاں سے آیا تھا...... کوئی اشارہ، کوئی چیز پیچھے نہیں چھوڑ گیا۔''

''ہم میں سے بیشتر کے ساتھ شاید ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہاں اگر ہم کوئی یادگار کتاب لکھ دیں یا کوئی شاندار عمارت تعمیر کر جائیں...... پیچھے کچھ نہیں رہ جاتا۔'' ڈیوڈ نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں، شاید...... لیکن بچے تو رہ جاتے ہیں۔''

ڈیوڈ معاً چپ رہ گیا...... پھر بولا۔ ''ہاں اگر ہم خوش قسمت رہے۔''

کیٹ کو فوراً تو حارین سم کا خیال آیا۔ وہ خاموش ہو گئی۔ طویل وقفے کے بعد کیٹ نے کہا۔ ''اتنا تو ہم جان گئے ہیں کہ ڈیکر، جینی سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ وہ یقیناً ایک غیر معمولی عورت تھی۔ پانچ سال بعد بھی اس کا جادو کام کررہا ہے، بدقسمتی یہ ہے کہ اس کا جادو کئی زندگیاں لے گیا۔ چار زندگیاں...... ایک خود اس کا محبوب اور تین افراد وہ جنہوں نے جینی کو آپریشن ٹیبل پر مرتے دیکھا۔ وہاٹ اے ٹریجڈی۔''

''کیا کروگی اب؟''

''گھر جاؤں گی۔''

ڈیوڈ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ دونوں اپنے اپنے خیالات میں غوطہ زن تھے۔ کیا جدائی کی گھڑی ہے؟ کیا وہ ناک آؤٹ ہوگئی ہے؟ کیا مرنے والوں کا راز قبروں میں دفن ہوگیا؟ یا دفن کردیا گیا؟ اور ڈیوڈ...... اس کے خیالات کی رو بھٹکنے لگی۔ نیلی آنکھیں تصور میں اُبھریں۔

''کیٹ!'' ڈیوڈ کی آواز سماعت سے ٹکرائی۔

"آں...... ہاں۔" وہ چونکی۔

"گھر آگیا۔"

کیٹ منتظر تھی کہ وہ کچھ اور بھی کہے گا...... ڈیوڈ خاموش رہا۔ دونوں گاڑی سے اترے۔ ڈیوڈ اس کا سوٹ اٹھا کر چلنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ دونوں الفت کا ہر مرحلہ طے کر چکے تھے۔

"کافی پیو گے؟" کیٹ نے پیشکش کی۔ حالانکہ وہ جانتی تھی کہ کیا جواب آئے گا۔

"نہیں، اس وقت نہیں۔ لیکن میں تمہیں کال کروں گا۔"

وہی رسمی الفاظ...... کیٹ سمجھ گئی۔ ڈیوڈ کلائی کی گھڑی دیکھ رہا تھا۔ کیٹ نے میکانیکی انداز میں لاک میں چابی لگا کر دروازہ کھول دیا اور اندر داخل ہونے کے لیے قدم اٹھایا۔ اس کی نظر سامنے دیوار پر گئی، اٹھا ہوا قدم خلا میں معلق رہ گیا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں۔

اوہ گاڈ، یہ کیا ہو رہا ہے۔ اب کیوں؟ وہ ایک قدم پر غیر متوازن ہو کر لڑکھڑائی۔ عقب میں ڈیوڈ نے اسے سنبھال لیا۔ کیٹ کی سبز آنکھوں میں گہرا ہراس تھا۔ وہ سامنے دیوار کو گھور رہی تھی۔ دیوار کے وال پیپر پر نمایاں انداز میں اسپرے...... لہورنگ پینٹ کے ذریعے "MYOB" لکھا تھا۔ حروف کے نیچے انسانی کھوپڑی بنی تھی۔ کھوپڑی کے نیچے ہڈیاں کراس کی شکل میں نظر آرہی تھیں۔

☆☆☆

"کوئی امکان نہیں ہے۔ ڈیوی، کوئی چانس نہیں ہے۔ کیس کلوز ہو چکا ہے۔" پوکی کے کپ سے کافی چھلک گئی۔

ڈیوڈ اور کیٹ پولیس اسٹیشن میں موجود تھے۔ پوکی کا ساتھی سارجنٹ بیرونی فون پر مصروف تھا۔

"پوکی، یہ ایک واضح دھمکی ہے۔" ڈیوڈ نے زور دے کر کہا۔

"یہ حرکت چارلس ڈیکر کی ہو سکتی ہے۔"

"کیٹ کے پڑوسی نے منگل کی صبح کیٹ کی رہائش گاہ چیک کی تھی۔ وہ پیغام بعد میں چھوڑا گیا ہے، ڈیکر پہلے ہی مر چکا تھا۔"

"پھر کسی لڑکے کی شرارت ہوگی۔" پوکی نے خیال آرائی کی۔

"بہت خوب۔ کسی لڑکے نے یہ ضرورت کیوں محسوس کی کہ مہارت سے اندر گھس کر MYOB (مائنڈ یور اون بزنس) لکھ دیا؟"

"بچوں کو سمجھنا مشکل ہے۔ میں آج تک اپنے بچوں کو نہیں سمجھ سکا۔" پوکی نے بیزاری کا اظہار کیا۔

ڈیوڈ دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر جھکا۔ "میں نے تمہیں بتایا تھا کہ رات کے وقت ایک کار نے ہمارا تعاقب کیا تھا۔ جواب میں تم نے کہا کہ یہ سب میرے تصور کی کارستانی ہے۔"

"میرا اب بھی یہی خیال ہے۔"

"پھر ڈیکر مارا گیا۔ غالباً ایک عام سا حادثہ...... نہیں ایسا نہیں ہے۔ ایک حادثہ، ایک اتفاق، ایک مرڈر...... دوسرا حادثہ، دوسرا اتفاق، دوسرا مرڈر...... تیسرا...... چوتھا...... کم آن مین۔ یہ ایک گہری سازش ہے، جس کی جڑیں ماضی میں پیوست ہیں۔ سازش کے پیچھے ایک شاطر ذہن کارفرما ہے۔ یہ ذہن میں رکھنا کہ ڈیکر کی موت کے ساتھ کھیل ختم نہیں ہوا۔ اگلی لاش کا انتظار کرنے سے پیشتر ہاتھ پیر ہلاؤ......"

پوکی نے کافی کپ نیچے رکھ دیا۔ "او کے، کچھ اور بتاؤ۔"

ڈیوڈ بیٹھ گیا۔ "کوئی خفیہ ہاتھ ہے جس نے چند ہفتوں میں بڑی صفائی سے چار افراد کی جان لے لی۔ حالانکہ تم ایلن اور برائن کو مرڈر تسلیم نہیں کرتے اور میں ڈیکر کی موت کو حادثہ نہیں سمجھتا۔ قاتل، ڈیکر نہیں...... بلکہ وہ خود مقتول ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ فی الحال ایلن اور برائن اور ڈیکر کے لیے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ قاتل جتنا بھی شاطر صحیح، وہ ایک فاش غلطی کر گیا۔"

"کیا؟" پوکی اور کیٹ دونوں چونکے۔

"جب سب ٹھنڈے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ تب اس نے کیٹ کی رہائش گاہ میں گھس کر دیوار پر دھمکی اسپرے کر دی۔ یوں اس نے کیس میں پھر جان ڈال دی۔ مزید یہ کہ خفیہ ہاتھ کام کر رہا ہے، یہ دھمکی اس کا بین ثبوت ہے۔"

"وہ اتنا ہی شاطر ہے تو کھیل ختم ہونے کے بعد اس نے یہ غلطی کیوں کی؟" کیٹ کی آنکھوں میں چمک تھی۔

ڈیوڈ مسکرایا۔ "کیونکہ اس کا خوف ختم نہیں ہو رہا۔ وہ ڈرا ہوا ہے۔ بہت زیادہ......"

"کس سے ڈرا ہوا ہے؟"

"تم سے۔"

"کیا؟ مجھ سے؟" کیٹ نے بے یقینی سے ڈیوڈ کو دیکھا۔

"ہاں، تم نے ابھی تک کہیں سمجھوتا نہیں کیا۔ انضباطی کمیٹی، معطلی کی تلوار لیے تمہارے سر پر لٹک رہی ہے۔"

کیونکہ تم نے استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ تمہارے پاس ڈیفنس کے لیے کچھ بھی نہیں اور تم ڈٹی ہوئی ہو۔ EKG کی رپورٹ تمہیں اسپتال سے باہر کرنے کے لیے کافی تھی۔ ایلن سے تمہارا جذباتی رشتہ بھی تھا۔ تم بہت زیادہ سوال کرتی ہو۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تم کچھ جانتی ہو، کوئی ایسی بات جو تم خود بھی شناخت نہیں کر پا رہی ہو۔ قاتل بھی جانتا ہے کہ تم جانتی ہو...... اگر نہیں جانتیں تو جلد جان جاؤ گی۔ تمہاری افتادِ طبع، تمہیں سازش یا راز کی تہ تک لے جائے گی...... یہ سمجھو۔'' ڈیوڈ خاموش ہو گیا۔

کیٹ کا منہ کھل گیا۔ پوکی نوٹ بک پر قلم گھسیٹ رہا تھا۔

''کیا سمجھوں میں؟'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

''قاتل کا اگلا نشانہ تم ہو۔'' ڈیوڈ کے چہرے پر تکلیف دہ سنجیدگی تھی۔

کیٹ کی سانس رک گئی۔ ''کون ہو سکتا ہے؟ میرے علم میں تو کوئی بات نہیں، ہاں میں جستجو میں ضرور ہوں۔''

''جستجو علم کی بنیاد ہے۔''

''کوئی آئیڈیا ہے تمہارے پاس؟ مجھے تو یہ افسانہ لگ رہا ہے۔'' پوکی نے نسبتاً سنجیدگی سے کہا۔

''ڈیئر، حقیقت یہ ہے کہ میں بھی اندھیرے میں ہوں۔ تاہم حالیہ دھمکی نے قاتل کی کمزوری ظاہر کر دی ہے۔''

''مطلب؟''

''وہی، اول وہ ڈرا ہوا ہے، دوم اگلا ٹارگٹ ڈاکٹر کیٹ شیزنی ہے، سوم کھیل ختم نہیں ہوا۔ ہمیں مل کر محنت کرنا ہوگی۔''

''اگر تمہاری تھیوری کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر تمہیں میری سیٹ پر ہونا چاہیے۔'' پوکی نے پُرسوچ انداز میں ظرافت کا مظاہرہ کیا۔

''میں اپنی جگہ رہ کر بھی تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ تمہیں اپنا اندازِ فکر تبدیل کرنا پڑے گا۔ مزید یہ کہ ڈاکٹر کیٹ کے لیے سیف ہاؤس کا بندوبست کرو۔''

''میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے والدین کا گھر ہی فی الوقت بہتر پناہ گاہ ہے۔'' پوکی نے ڈیوڈ کے دل کی بات کہہ دی۔ ''تاہم کہانی مجھے ہضم نہیں ہو رہی۔''

''کوئی چٹنی استعمال کرو۔''

''تمہارے مشورے پر میں نے ڈاکٹر ایوری کو چیک کیا۔ زہر اس نے اپنے پالتو کتے پر ہی استعمال کیا تھا۔ اس کی بیوی عارضۂ قلب میں مبتلا تھی۔ بعدازاں اس کا انتقال حملۂ قلب کی وجہ سے ہی ہوا...... میں ہر چیز چیک کر چکا ہوں۔ ایوری بذاتِ خود قابلِ رحم ہے۔ اس پر شک کرنا ایک بے معنی سی بات تھی۔ اس میں اتنی پھرتی اور طاقت...... بلکہ ہمت ہی نہیں کہ کسی کی شہ رگ تراش سکے۔ اس کے پاس محرک بھی کوئی نہیں تھا۔''

''ٹھیک ہے۔ میں مشکور ہوں۔'' ڈیوڈ نے اعتراف کیا۔ اس نے تاثرات سے مایوسی ظاہر نہیں ہونے دی۔ ڈیوڈ کے ذہن میں بار بار جینی بروک کی تصویر ابھرتی۔ کہانی کا آغاز اسی سے ہوا تھا۔

''کہاں کھو گئے؟'' پوکی نے انگلیوں سے میز بجائی۔

ڈیوڈ کے جواب دینے سے پہلے دستک کے بعد دروازہ کھلا، ایک اہلکار اندر آیا۔ پوکی نے نظر اٹھائی۔ آنے والے نے ایک لفافہ اس کے حوالے کیا اور الٹے قدموں نکل گیا۔

''لوجی، ڈیکر کی رپورٹ آ گئی...... تمہاری کہانی کا ایک سوال تو ابھی حل ہو جائے گا۔'' پوکی نے لفافہ کھولا۔

کیٹ اور ڈیوڈ دونوں نے بے کلی محسوس کی۔ دونوں غور سے پوکی کے تاثرات پڑھ رہے تھے۔ کیٹ سے پہلے ڈیوڈ نے پوکی کے چہرے پر رپورٹ پڑھ لی۔

پوکی ٹھنڈی سانس بھر کے نشست میں نیم دراز ہو گیا۔ وہ ڈیوڈ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے کیٹ پر نظر ڈالی۔ کیٹ نے ڈیوڈ کو دیکھا۔ آنکھوں آنکھوں میں تینوں نے بات سمجھ لی۔

''زبان سے بھی بتا دو۔'' ڈیوڈ نے سکون کی سانس لی۔

''کھوپڑی کا ایکسرے فریکچر کی نشاندہی کر رہا ہے...... سر پر بھاری شے سے ضرب لگائی گئی ہے۔ موت کی وجہ شدید دماغی چوٹ ہے۔ وہ غرقاب ہونے سے کئی گھنٹے قبل ختم ہو چکا تھا۔'' پوکی نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

☆☆☆

کیٹ، ڈیوڈ کی ماں کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھی۔ ڈیوڈ اسے چھوڑ کر نکل گیا تھا۔ ملازمہ بھی وہیں تھی۔ محبت، انتقام جیسے موضوعات پر وہ ڈیوڈ کی ماں کے خیالات سے مستفید ہو رہی تھی۔ رخ نفسیات کی جانب بھی مڑا تھا۔ تب ہی کیٹ کا دھیان ڈاکٹر نیم چک کی طرف گیا۔ جو ڈیکر کا معالج رہا تھا۔ ڈاکٹر کا نسخہ اور دوائی وہ وکٹری ہوٹل میں، ڈیکر کے کمرے میں دیکھ چکی تھی۔ اس کے خیالات بھٹکنے لگے...... وہ ڈیوڈ کے تجزیے پر حیران تھی۔ ڈیکر کی غیر طبعی موت کی تصدیق نے دونوں کی الجھن دور کر دی تھی۔

وہ معاً ڈاکٹر نیم چک سے ملنے کے لیے بے چین ہو گئی۔ باہر طوفان کے آثار تھے۔ بارش شروع ہونے سے پہلے اسے نکل جانا چاہیے...... اس نے فی الفور اپنے ارادے پر عمل کر ڈالا...... ڈیوڈ کی ماں کو اسٹیٹ اسپتال کا بتا کر وہ اسی کی گاڑی لے کر روانہ ہو گئی۔

موسم کے تیور خراب تھے۔ تاہم وہ بروقت اسپتال پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔

ڈاکٹر نیم چک ایک لاغر اور چھوٹی آنکھوں والا شخص تھا۔ لباس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ بستر سے اٹھ کر سیدھا چلا آیا ہے رسمی باتوں کے بعد کیٹ نے ابتدائی سوال کیا۔

''چارلس ڈیکر کے لیے نفسیاتی علاج کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔'' اس نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔ ''میں نے شروع میں ہی انہیں بتا دیا تھا کہ ڈیکر پاگل دیوانہ نہیں ہے...... جب اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے تو پھر پاگل پن اور جرائم کے مابین تعلق کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔''

''کون اسے پاگل قرار دے رہا تھا؟''

''کورٹ، اور کون...... ان کا اپنا طریقۂ کار ہے۔ وہ ثبوت اور شہادتوں کو دیکھتے ہیں اور وہ انہیں میسر تھیں۔''

''ڈاکٹر ہنری ٹینا کا پر حملے کی بات کر رہے ہو؟'' کیٹ نے کہا۔

''ہاں، مستزاد یہ کہ کورٹ نے اپنے ماہرین سے رائے لے کر فیصلہ کر دیا...... میں نے جو دیکھا، وہ کورٹ کے ماہرین کی آراء سے قطعی مختلف تھا۔''

''تم نے اس میں کیا دیکھا تھا؟''

''وہ ایک شکست خوردہ شخص لگتا تھا اور ڈپریشن کا شکار تھا۔ کبھی کبھی وہ وہم میں مبتلا دکھائی دیتا۔ سراب زدہ شخص کے مانند۔''

''تب وہ غیر متوازن یا دیوانہ نظر آتا۔'' کیٹ نے کہا۔

''ہاں، لیکن مجرم نہیں...... ایسا سراب زدہ شخص خطرناک نہیں ہوتا... بلکہ وہم یا سراب اس کی اذیت کے لیے ڈھال کا کام کرتا ہے۔ اسی لیے میں نے کبھی اس ڈھال کو چھیڑنے کی کوشش نہیں کی۔''

''پولیس اسے قاتل کہتی ہے؟''

''مضحکہ خیز۔ وہ ایک نرم دل اور بے ضرر انسان تھا۔''

''یعنی قتل کا تو سوال ہی نہیں ہے۔''

''سوال اور وجہ بھی کوئی نہیں ہے۔'' نیم چک نے ہاتھ لہرایا۔

''جینی بروک، وجہ نہیں ہو سکتی؟''

''چارلس کا سراب جینی نہیں تھی۔ اس کی موت کو تو اس نے تقدیر کا لکھا سمجھ کے قبول کر لیا تھا۔''

کیٹ جز بز ہو کے رہ گئی۔ اس کے دونوں ابرو اوپر چڑھ گئے۔ ''کیا مطلب ہے؟ اور کیا وہم ہو سکتا تھا اسے؟''

''اس کی بیٹی، جو زندہ پیدا ہوئی تھی۔ ڈاکٹرز نے اسے یہی بتایا تھا۔ اور یہ انکشاف اس کے ذہن میں گرہ بن گیا۔ یہ اس کا خبط تھا کہ اس کی بیٹی زندہ ہے۔ یہ خبط ہی اس کے کرب و اذیت کی ڈھال تھی۔ امید تھی۔ وہ ہر سال اگست کے مہینے بیٹی کی سالگرہ کا چھوٹا موٹا اہتمام کرتا تھا۔ چاہے سالگرہ کے موقع پر وہ تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے حال ہی میں مجھے بتایا تھا کہ اس کی بیٹی پانچ سال کی ہو گئی ہے...... وہ اس کی تلاش میں تھا۔ وہ اپنی بیٹی کو ایک شہزادی کی طرح پال پوس کر بڑا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن میرے علم میں تھا کہ اس نے کبھی سنجیدگی سے بیٹی کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔''

''کیوں؟''

''وہ خوف زدہ تھا۔ سچ سے خوف زدہ تھا۔ اگر اس کی تلاش کے نتیجے میں حقیقت اس کے وہم کے برعکس ثابت ہوتی...... وہ اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔''

کیٹ کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ ''کیا ایسا کوئی امکان تھا؟ کیا وہ بچی زندہ ہو سکتی ہے؟''

''اس کا امکان صفر ہے۔ پانچ سال سے وہ صرف ڈیکر کے تصور میں زندہ تھی۔''

☆☆☆

''بے بی از ڈیڈ...... بے بی از ڈیڈ......'' واپسی کے سفر میں موسم کے مانند کیٹ کے ذہن میں سوچ کی طوفانی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ اس کا ذہن بچی پر اٹکا ہوا تھا۔ کسی کا خیال اس طرف گیا ہی نہیں جیسا کہ ڈیکر سوچتا رہا۔

کیا وہ زندہ ہو سکتی ہے؟ اگر وہ زندہ ہے تو اس وقت کیسی ہو گی؟ کیا اس کے بال باپ کے مانند سیاہ ہوں گے؟ کیا اس کی آنکھیں ماں جیسی روشن ہوں گی؟ جینی کا چہرہ کیٹ کے تصور میں ابھرا...... آنکھوں میں ابدی روشنی کی چمک...... ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ۔ جینی نے دیکھا کہ بارش کسی بھی لمحے شروع ہو جائے گی۔ تصور میں جینی کا چہرہ تحلیل ہو گیا اور ایک پانچ سالہ بچی کا چہرہ نمایاں ہونے لگا...... اگر وہ زندہ ہے تو کہاں ہے؟ کیا یہی وہ سربستہ راز ہے، جسے پوشیدہ رکھنے کے لیے خونریز کھیل کھیلا گیا۔

آسمان پر بجلی کڑکی۔ کیٹ کے ذہن میں بھی جھماکا

ہوا۔ دفعتاً اس نے بریک دبائے۔ اس کی چھٹی حس چلا رہی تھی کہ جینی بروک کی بیٹی زندہ ہے۔

☆☆☆

''آخر وہ کہاں چلی گئی؟'' ڈیوڈ نے ریسیور کریڈل پر پٹخا۔ نیم چک کا کہنا ہے کہ وہ اسٹیٹ اسپتال سے پانچ بجے نکل گئی تھی۔ اب تک اسے گھر پہنچ جانا چاہیے تھا۔'' اس نے تشویش کے ساتھ اپنے پارٹنر گلک مین کو دیکھا۔

''جب بھی اس کیس کے بارے میں سنتا ہوں، مزید کنفیوز ہو جاتا ہوں۔ اس کا آغاز طبی نا اہلیت سے ہوا تھا۔ عام سا کیس تھا جبکہ اس کے اختتام پر متعدد قتل ہو چکے ہیں۔ کیا اب بھی کسی اور کا قتل ہونا باقی ہے؟'' گلک مین نے کہا۔

''کاش میں جان سکتا۔'' ڈیوڈ کھڑکی کی طرف مڑا۔ موسم خراب تھا۔ اسے گھر جانا چاہیے تھا۔ لیکن وہ غور کرنا چاہتا تھا اور سوچنے کے لیے اس کی پسندیدہ جگہ کھڑکی کے پاس تھی۔

''کسی کی شہ رگ تراشنا، بے رحمی اور شقاوت کا مظہر ہے۔ اس کے لیے بے حسی، خود غرضی اور مضبوط اعصاب کے ساتھ مہارت کی ضرورت ہے۔'' گلک مین نے اظہارِ خیال کیا۔ اس سے بہتر تو زہر ہے، اگر ہوشیاری سے کام لیا جائے تو یہ ایک پرفیکٹ مرڈر ہے۔'' اس نے پھر خیال ظاہر کیا۔

''ایک چیز کے علاوہ۔'' ڈیوڈ بولا۔

''وہ کیا؟''

''اگر آپ کا شکار ہاتھ نہ آئے...... قابو نہ آئے؟''

''ہاں، یہ پرابلم ہے۔'' گلک مین نے اعتراف کیا۔ اس صورت میں تمہیں دہشت پھیلانی چاہیے۔ وارننگ، دھمکی، خوف کی فضا وغیرہ...... تاکہ شکار غلطی کرے۔''

ڈیوڈ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ اسے دیوار پر بنی کھوپڑی اور ہڈیاں یاد آئیں۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ بادل گھرے ہوتے جا رہے تھے۔ ہر گزرتے ہوئے منٹ کے ساتھ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی خوفناک چیز ظہور پذیر ہونے والی ہے۔

اس نے کھڑے ہو کر کاغذات بریف کیس میں منتقل کیے۔ یہاں لٹکے رہنا لاحاصل تھا۔ پریشان ہی ہونا ہے تو ماں کے گھر جا کر بھی ہوا جا سکتا ہے۔

''تمہیں پتا ہے، کون سی چیز اس کیس میں مستقل مجھے چبھتی رہی؟''

''وہاٹ؟'' ڈیوڈ نے سوال کیا۔

''EKG، ٹینا کا اور این رشٹر کے ساتھ خونریزی کی گئی تو آخر ایلن اور برائن کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا؟ اس کی موت کو ہارٹ اٹیک کا رنگ دیا گیا......؟''

''تم کیا سمجھتے ہو؟'' ڈیوڈ نے بریف کیس بند کیا۔

''میں سمجھتا ہوں کہ قاتل کو خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہوگا...... مطلب ایلن کے معاملے میں۔''

ڈیوڈ دروازے کی طرف چل پڑا تھا۔ ''کیسی دشواری؟''

''الزام کو کیٹ شیزنی کی طرف ''شفٹ'' کرنے کی دشواری۔'' گلک مین نے بات ختم کی۔

ڈیوڈ دروازے تک پہنچ کر یک لخت اپنی جگہ جم گیا۔

''کیا کہا تم نے؟''

''گلک مین نے اپنی بات دہرائی۔

''نہیں میں اس لفظ کا پوچھ رہا ہوں...... ''شفٹنگ......''

''شفٹنگ دی بلیم۔''

''ہاں!''

''اگر ایسا نہ کیا جاتا...... پھر؟''

''تم جانتے ہو رین سم......'' گلک مین نے کہا۔ ''ایسی صورت میں مقدمے کی کارروائی اور نتائج صرف کیٹ شیزنی کو نہیں بھگتنے پڑتے۔ دوسروں کو بھی اپنا حصہ ڈالنا پڑتا......''

گلک مین کی بات ادھوری رہ گئی۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' ڈیوڈ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا...... مجھے خیال کیوں نہیں آیا؟ اوہ گاڈ قاتل شروع سے ہمارے سامنے تھا۔ وہ نگرانی کر رہا تھا۔ انتظار کر رہا تھا۔ گھات میں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کیٹ جوابات حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ وہ کیٹ سے خوف زدہ تھا۔ اسی ''خوف'' کے باعث ایک قتل اور ہونے والا ہے۔

☆☆☆

ساڑھے پانچ بجے کیٹ مڈ پیک اسپتال پہنچ چکی تھی۔ میڈیکل ریکارڈز سنبھالنے والے بیشتر کلرک جا چکے تھے۔ ایک لیڈی کلرک موجود تھی۔ جس نے گویا بادل ناخواستہ کیٹ سے سلپ لے کر کمپیوٹر کو چھیڑا۔ ڈیٹا سامنے آیا تو اس کا منہ بن گیا۔

''یہ ایک مردہ مریض کا ریکارڈ ہے۔'' اس نے بیزاری سے کہا۔

''میں جانتی ہوں۔'' کیٹ نے جواب دیا۔

"اس کے لیے غیر فعال فائل تلاش کرنی پڑے گی......تم اگر کل آجاؤ۔"

"چارٹ مجھے ابھی درکار ہے۔" کیٹ کی آواز میں تپش کا عنصر شامل ہونے لگا۔ کلرک نے پنسل کھٹکھٹاتے ہوئے کیٹ کو دیکھا اور مردہ دلی سے اٹھ کر فائل روم میں غائب ہوگئی۔ منٹ گزرنے لگے...... پانچ، دس، پندرہ......

پندرہ منٹ بعد اس کی شکل نظر آئی۔

کیٹ ریکارڈ لے کر کارنر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ ریکارڈ میں معمول سے ہٹ کر چند ہی صفحات شامل تھے۔ کیٹ نے کور پر نام دیکھا...... بروک، بے بی گرل۔

بے بی کا نام بھی نہ رکھا جاسکا تھا۔

کاغذات میں اسپتال کی فیس (FACE) شیٹ، ڈیتھ سرٹیفکیٹ اور مختصر سمری شامل تھے۔ موت کی تاریخ 17 اگست، صبح دو بجے لکھی گئی تھی۔ یعنی بچی کی پیدائش ایک بجے ہوئی تھی۔ وجۂ موت سیریبرل اینوکزیا (CEREBRAL ANOXIA) لکھی تھی۔ یعنی بچی کا دماغ آکسیجن کی کمی کا شکار ہوگیا تھا۔ یہاں ڈاکٹر ہنری ٹیناکا کے دستخط تھے۔

جینی بروک کا چارٹ، کیٹ نے اپنے ساتھ رکھا تھا۔ وہ ان گنت بار اسے پڑھ چکی تھی۔ ایک بار پھر اس نے جینی کا میڈیکل ریکارڈ پڑھنا شروع کیا۔ روٹین کی رپورٹ تھی۔ کوئی حیرت انگیز بات نہیں تھی۔ کوئی ایسی وارننگ نہیں تھی کہ ایک المیہ ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ اس نے پیشانی رگڑی اور دوبارہ پہلے صفحے پر آگئی۔

اس نے غور سے فیملی گائنی ہسٹری دیکھی۔ سب ٹھیک تھا۔ لیکن دورانِ حمل، بروک کی بچہ دانی سے مخصوص فلوئیڈ (FLUID) نکالا گیا تھا۔ تجزیے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ یہ تجزیہ ہونے والے بچے کی سیکس (جنس) کی شناخت کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اندر سب ٹھیک ہے۔

لیکن یہ مخصوص تجزیاتی رپورٹ، جینی کے چارٹ کے ساتھ منسلک نہیں تھی۔ کیٹ کے لیے یہ بھی عام بات تھی۔ یہ رپورٹ مریضہ کے آؤٹ پیشنٹ ریکارڈ میں رہ گئی ہوگی۔ کیونکہ یہ تجزیہ حمل کے ابتدائی مرحلے میں کیا جاتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ہنری نے ضروری سمجھا ہوگا تو وہ رپورٹ بھی بہ آسانی غائب کردی ہوگی۔

کیٹ نے چارٹ بند کردیا۔ اسے غصے کا احساس ہوا۔ اٹھ کر فائل اس نے کلرک کے حوالے کی اور دوسرے ریکارڈ کا مطالبہ کیا۔

"امید ہے کہ دوسرا ریکارڈ کسی زندہ مریض کا ہوگا۔" کلرک نے کہا۔

"ہاں وہ زندہ ہے۔" کیٹ نے بے صبری سے جواب دیا۔

"نام؟" کلرک نے پہلی فائل وہیں چھوڑ دی۔

"ولیم سائینی۔"

دو منٹ کے اندر مطلوبہ فائل کیٹ کے ہاتھ میں تھی۔ کیٹ فائل کھولنے سے گھبرا رہی تھی۔ اسے تقریباً یقین تھا کہ وہ کیا دیکھنے جارہی ہے۔ وہ کلرک کی ڈیسک کے پاس کھڑی تھی۔

کیٹ نے بالائی کور کھولا۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی نقل کیٹ کی آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔

نام: ولیم سائینی

تاریخ پیدائش: اگست، 17

وقت: 03:00

اگست سترہ، وہی دن۔ وقت میں، محض ایک گھنٹے کا فرق۔ بے بی گرل بروک کی موت کے ٹھیک ایک گھنٹے بعد ولیم سائینی منظرِ عام پر آتا ہے۔

دونوں مولود...... ایک زندہ...... دوسرا مردہ۔ کیا اس سے بہتر کوئی وجہ ہوسکتی ہے......مرڈر کی؟

"اوہ، شینزنی، اس وقت؟" شناسا آواز آئی۔ "تم ابھی تک چارٹس میں الجھی ہوئی ہو؟"

کیٹ کو کرنٹ لگا۔ وہ جھٹکے سے گھومی۔ گائے سائینی اندر داخل ہورہا تھا۔ کیٹ نے تیزی سے چارٹ بند کیا۔ لیکن اگلی ساعت میں اس نے دیکھ لیا کہ کور پر جلی حروف میں ولیم سائینی کا نام لکھا تھا۔ اس نے ہراس پر قابو پاتے ہوئے فائل سینے سے لگالی اور زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔

بوکھلاہٹ میں اسے کوئی جواب نہیں سوجھا۔ "تم، رات گئے......کوئی سرجری وغیرہ؟" الٹا اس نے سوال کردیا۔

"پھر وہی خواری۔ کار ورکشاپ میں ہے۔ سوزن مجھے لینے آرہی ہے۔" گائے نے کلرک کی تلاش میں کاؤنٹر کی جانب نظریں دوڑائیں۔ جو وقتی طور پر غائب ہوگئی تھی۔ "وہ کہاں چلی گئی؟" گائے کا اشارہ لیڈی کلرک کی طرف تھا۔

"ابھی تو وہ یہیں تھی۔" کیٹ نے انچ انچ کر کے دروازے کی طرف کھسکنا شروع کیا۔

"تم نے ایوری کی بیوی کے بارے میں تو سنا ہوگا؟" گائے نے کیٹ کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی جگہ پر جم

گئی۔ دروازہ دوفٹ کے فاصلے پر تھا۔ ''ہاں، افسوسناک خبر تھی۔'' کیٹ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔
''کیا بات ہے...... تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟'' گائے نے بغور کیٹ کو دیکھا۔
''نہیں، مجھے جانا چاہیے۔'' وہ دروازے سے گزرنے کے لیے تیار تھی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ عین اس وقت لیڈی کلرک کی آواز بلند ہوئی۔ ''ڈاکٹر شیزنی۔''
''وہاٹ؟'' کیٹ پھر گھومی۔
''چارٹ، تم اسے ڈپارٹمنٹ سے باہر نہیں لے جا سکتیں۔'' کلرک بولی۔ کیٹ نے سختی سے چارٹ سینے کے ساتھ چپکایا ہوا تھا۔ گائے کی موجودگی میں وہ اسے واپس نہیں کرسکتی تھی۔ گائے، فوراً کور پر نام پڑھ لیتا۔ نہ ہی وہ گونگوں کے مانند کھڑی رہ سکتی تھی۔ اس کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی جارہی تھیں۔
دونوں اسے تک رہے تھے۔ جواب کے منتظر تھے......
''اگر تم ابھی تک اسے مکمل پڑھ نہیں سکی ہو تو کاؤنٹر پر دیکھ لو۔'' کلرک نے پیشکش کی۔
وہ بمشکل اپنے قدموں کو قابو کرتے ہوئے کاؤنٹر کی جانب آئی۔ نبض کی رفتار بڑھتی جارہی تھی۔ ''مجھے ابھی اسے پڑھنا تھا۔'' اس نے غیر محسوس انداز میں فائل الٹی کر کے کاؤنٹر پر رکھ دی۔
''ٹھیک ہے تم یہاں دیکھ لو...... جب تک میں ڈاکٹر گائے کی مطلوبہ چیزیں لے کر آتی ہوں۔'' کلرک نے گائے کی پرچی اٹھائی جس پر مطلوبہ ریکارڈ کے بارے میں لکھا تھا۔ پرچی لے کر وہ فائل روم میں غائب ہوگئی۔
بھاگو یہاں سے...... نکلو کسی بھی طرح...... کیٹ کے ذہن میں نعرہ بلند ہوا۔ دروازے کی طرف نہ بھاگنے کے لیے اس نے ساری توانائی خرچ کر دی اور عام سے انداز میں چلنا شروع کیا۔ وہ باہر نکل کر ہال وے تک پہنچ گئی۔ اس وقت عقب میں دور کہیں دروازہ بند ہونے کی آواز اس کی سماعت سے دھماکے کے مانند ٹکرائی۔
گائے سائیٹنی، کوور کر...... اس کا دوست...... اور قاتل۔ صرف وہ جانتی تھی اور قاتل اس کے پیچھے تھا۔ وہ کتنی احمق تھی۔ اسے یقین تھا کہ EKG تبدیل کیا گیا تھا۔ یقینی بات تھی کہ وہ دوا کی وجہ سے مری تھی۔ سکسی نل کولن کی وائل کو تبدیل کیا گیا تھا یا اس میں ملاوٹ کی گئی تھی۔
اس کا ذہن EKG میں ہی اٹکا رہ گیا۔

☆☆☆

سرجن گائے اس دروازے کو گھور رہا تھا جس میں سے کچھ دیر پہلے کیٹ گزر کر گئی تھی۔ وہ کیٹ کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے کبھی بھی کیٹ کو اتنا بدحواس نہیں دیکھا تھا۔ وہ الجھن زدہ ذہن کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف مڑا اور کلرک کا انتظار کرنے لگا...... دو چارٹ ابھی تک وہاں پڑے تھے۔ اس کی نظر چارٹ کے کور پر گئی اور رگوں میں برف جم گئی...... وہ منجمد حالت میں نام کو گھور رہا تھا۔
بروک، بے بی گرل
نہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ کوئی اور بروک ہے......
اس نے فائل کھولی...... ماں کا نام اور ڈیتھ سرٹیفکیٹ دیکھا...... یوں لگا، کسی نے دل میں چھری گھونپ دی ہو۔
جینیفر بروک...... وہی عورت، وہی بچی۔ اس کے جبڑے بھنچ گئے۔ اسے سوچنا پڑے گا۔ اسے خود کو پُرسکون رکھنا ہے۔ کوئی بھی اس کا تعلق، ماں اور بچی سے ثابت نہیں کرسکتا۔ متعلقہ افراد مر چکے ہیں اب کوئی نہیں ہے، جسے اس معاملے میں تشویش ہو......
یا کوئی ہے؟
دفعتاً اسے جھٹکا لگا۔ اس نے وہاں پڑے دوسرے چارٹ کی طرف دیکھا۔ وہ چارٹ جسے کیٹ نے ہچکچاہٹ کے ساتھ خود سے جدا کیا تھا۔ چارٹ الٹا پڑا تھا۔ گائے کے ذہن میں آنے والے خیال نے اس کی ٹانگیں لرزا دیں۔ اس نے جھپٹ کر چارٹ کو سیدھا کیا۔ اس کے بیٹے کا نام سامنے آگیا۔ اس کے پورے وجود پر چھا گیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ولیم سائیٹنی کا نام دیکھ رہا تھا۔
کیٹ جان گئی تھی۔ اسے بالآخر یہاں تک پہنچنا ہی تھا کیٹ کو روکنا ہوگا، ہر صورت روکنا ہوگا۔
''یہ رہیں آپ کی فائلیں۔'' کلرک کی آواز آئی۔ پھر وہ عالم استعجاب میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ گائے سنی ان سنی کرتا ہوا دروازے کی جانب بھاگ رہا تھا۔
یہ چوہے بلی کی دوڑ تھی۔ نہیں ایک گوریلا، بلی کے تعاقب میں تھا۔

☆☆☆

کیٹ ایلیویٹر سے اسپتال کی روشن لابی میں اُتری۔ وہاں افراد کی تعداد طوفانی آثار کے باعث کم ہوتی جارہی تھی۔ ایک سیکیورٹی گارڈ نظر آرہا تھا۔ کیٹ سیدھی پبلک فون کی طرف لپکی۔ فون ناکارہ تھا۔ دوسرے پر کوئی آدمی مصروف تھا۔ کیٹ اس کے عقب میں بے قراری سے انتظار کرنے لگی۔ وہ پوکی کو فون کرنا چاہ رہی تھی اور آواز ڈیوڈ

کی سننا چاہتی تھی۔
وہ شخص فون سے ہٹنے پر آمادہ نظر نہیں آرہا تھا۔ کیٹ نے ادھر اُدھر دیکھا۔ گارڈ بھی غائب تھا۔ لابی تیزی سے ویران ہوتی جارہی تھی۔ اس کا دل ہتھوڑے کے مانند پسلیوں کو کوٹ رہا تھا۔ جلد ہی وہ یہاں تقریباً تنہا رہ جاتی۔
اس نے فون پر لعنت بھیجی اور برسات میں اسپتال سے نکل گئی۔ ڈیوڈ کی ماں جنکس کی کار فاصلے پر کھڑی تھی۔ ٹروپکل طوفانی بارش میں تیز ہوا، کیٹ کی رفتار میں حائل تھی۔ تاہم وہ گاڑی تک پہنچ گئی۔ گاڑی اس کی نہیں تھی، لہٰذا مطلوبہ چابی تلاش کرنے میں اسے چند سیکنڈ لگے...... وہ پوری طرح شرابور ہو چکی تھی۔
جیسے ہی وہ کار ڈور کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر گئی۔ ایک وزنی، چوڑے ہاتھ نے اس کا بازو جکڑ لیا۔ کیٹ نے سر اٹھایا۔ سرجن گائے، سیاہ بادل کی طرح چھایا ہوا تھا۔
''ادھر کھسکو۔'' وہ غرایا۔
''گائے، میرا بازو۔'' کیٹ نے احتجاج کیا۔
''میں نے کہا، پسنجر سیٹ پر جاؤ۔''
کیٹ نے مایوسی کے عالم میں اطراف میں دیکھا۔ فرار کا امکان معدوم تھا۔ نہ کوئی اس کی چیخ پکار سننے والا تھا۔ کیٹ برابر والی نشست پر چلی گئی۔
''چابیاں دو۔''
کیٹ نے غور کیا کہ وہ دوسری طرف کا دروازہ کھول کر نکل جائے لیکن اسے یقین تھا کہ گائے، اسے گاڑی سے نکلنے سے پیشتر پکڑ لے گا۔ نہیں یہ موقع نہیں ہے۔ کیٹ نے سوچا اور چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔
''کہاں لے جارہے ہو؟''
''کسی بھی جگہ۔ میں بولوں گا اور تم سنو گی۔''
کیٹ کی نظر سگنل پر تھی۔ گاڑی رکی تو وہ نکل بھاگے گی۔ گائے اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا۔ اس نے بازو پکڑ کے کیٹ کو اپنی جانب کھینچا اور رفتار بڑھائی۔ گاڑی بتی سرخ ہونے سے پہلے گزر گئی۔ فری وے پر جانے سے پیشتر وہ آخری سگنل تھا۔
کیٹ نے دیکھا کہ اسپیڈو میٹر کی سوئی ساٹھ کے ہندسے پر تھرک رہی تھی۔ اس کا چانس نکل گیا تھا۔ اب اس رفتار پر کوئی ایڈونچر کرنا، خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف تھا۔
گائے نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ ''کیٹ تمہارا، اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہیں شکار بننے کی ضرورت نہیں تھی۔''
''ایلن میری مریضہ تھی...... ہماری مریضہ......''
''اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مجھے اور فیملی کو برباد کردو۔''
''اور ان کی زندگیاں جو مر چکے ہیں۔''
''وہ اب ماضی ہے...... اسے ماضی ہی رہنے دو۔''
''مائی گاڈ، میں سوچتی تھی کہ میں تمہیں سمجھ چکی ہوں...... تمہیں اپنا دوست سمجھتی تھی۔''
''مجھے اپنی بیوی سوزن اور بیٹے کی حفاظت کرنی ہے۔'' گائے نے کہا۔
''پانچ سال بعد وہ تم سے تمہارا بیٹا نہیں چھین سکتے تھے۔ کورٹ بھی ولیم کو تمہاری کسٹڈی میں دینے کا پابند ہو جاتا۔''
''میں جانتا ہوں...... حتیٰ کہ ولیم کو کوئی بھی پاگل ڈیکر کے حوالے کرنے پر تیار نہ ہوتا۔ ان سب کی مجھے چنداں فکر نہیں تھی۔ نہیں نہیں...... مسئلہ سوزن کا تھا۔''
بارش کی وجہ سے ہائی وے مخدوش ہو گیا تھا۔ گاڑی کی رفتار زیادہ تھی۔ گائے کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے اسٹیئرنگ وہیل پر جمے ہوئے تھے۔ کیٹ نے سوچا کہ اگر وہ اس موقع پر گائے پر جھپٹ پڑے تو کوئی طاقت گاڑی کو بے قابو ہونے سے نہیں روک سکے گی۔ لیکن دونوں مارے جائیں گے۔ اسے کسی اور موقع کا انتظار کرنا ہوگا۔ کوئی بند گاڑی، ٹریفک جام...... کوئی ایسی چیز جو گائے کو رفتار کم کرنے پر مجبور کر دے۔
''میں سمجھی نہیں۔'' اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''سوزن کا کیا تعلق ہے؟''
''وہ حقائق سے لاعلم ہے۔''
کیٹ، دریائے حیرت میں ڈوب گئی۔
''ہاں، وہ ولیم کو اپنا ہی بیٹا سمجھتی ہے۔''
''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟''
''یہ میرا اسیکرٹ ہے۔ پانچ سال سے میں نے سوزن کو لاعلم رکھا ہوا ہے...... وہ ولادت کے وقت بے ہوش تھی، جب ہمارا بچہ پیدا ہوا۔ ہلچل مچ گئی، رش...... پینک...... افراتفری...... C سیکشن کا بُرا حال تھا۔ وہ ہمارا تیسرا بچہ تھا کیٹ۔ ہمارا آخری چانس، آخری امید۔ وہ لڑکی تھی...... اور...... اور وہ بھی مردہ پیدا ہوئی۔'' گائے خاموش ہو گیا۔ گلا صاف کر کے وہ گویا ہوا تو اس کی آواز میں کرب تھا۔
''میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا کہ سوزن کو کیا بتاؤں گا۔ وہ پُرسکون حالت میں سوئی ہوئی لگ رہی تھی اور میں اس کے پاس مردہ بچی کو لیے کھڑا تھا۔''

”’اور...... اور تم نے جینی بروک کا لڑکا لے لیا۔ بروک نے لڑکی کو نہیں لڑکے کو جنم دیا تھا۔ مجھے بہت تاخیر سے خیال آیا کہ جینی کی لڑکی زندہ ہے...... اس سے بھی زیادہ دیر یہ معلوم کرنے میں لگی کہ وہ لڑکی نہیں لڑکا تھا...... جس کا نام ولیم سائیٹنی تھا۔ اس وقت تم وہاں آگئے اور مجھے بھاگنا پڑا۔“

”گاڈ...... یہ سب خدا کی طرف سے تھا۔ اس وقت مجھے یہی لگا کہ یہ خدا کی مرضی ہے۔ جینی ایک لڑکے کو جنم دے کر مری تھی۔ صحت مند لڑکا۔ جو رو رہا تھا۔ کوئی اس کا نہیں تھا۔ باپ کا کچھ پتا نہیں تھا۔ وہاں بچے کا کوئی رشتے دار بھی نہیں تھا۔ دوسری طرف سوزن ہوش میں آرہی تھی۔ میں تیسری مرتبہ مردہ بچہ اس کے حوالے کرتا تو خود اس کا بچنا محال تھا۔ خدا نے ہماری مشکل آسان کر دی تھی۔ یہ آسمانی منصوبہ تھا۔ ہم سب، این، ایلن، ہنری نے ایسا ہی محسوس کیا۔ اگرچہ ہنری متفق نہیں تھا۔ میں نے اسے سمجھایا۔ درحقیقت میں نے اس کی منت سماجت کی......

”اسی وقت سوزن نے آنکھیں کھولیں اور کمزور آواز میں بے بی کے بارے میں پوچھا۔ ہنری نے ہتھیار ڈال دیے۔ ایلن دوسرے کمرے سے نومولود لڑکے کو لے کر آگئی اور اسے سوزن کی گود میں ڈال دیا۔ سوزن...... میری سوزن نے بچے کو دیکھا اور رونے لگی۔“

گائے نے آستین سے آنکھیں صاف کیں۔

”اس وقت سب کو احساس ہوا کہ یہ ٹھیک ہوگیا ہے۔“

ہاں ٹھیک تھا۔ اس سے بہتر کیا ہوتا۔ کیٹ نے سوچا۔ ماں کو بیٹا اور بیٹے کو ماں مل گئی۔ لیکن اس فیصلے نے چار پانچ افراد کی جان لے لی اور اب خود اس کی باری تھی۔

کار کی رفتار اچانک دھیمی ہوگئی۔ ہیوی ٹریفک تھا۔ فاصلے پر پالی ٹنل نظر آرہی تھی۔ کیٹ ذہنی طور پر کودنے کے لیے تیار ہوگئی۔ اس نے دھیرے سے ہاتھ کو حرکت دی اور رفتار مزید کم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

کیٹ کو موقع ہی نہیں ملا۔ گائے نے پالی ٹنل کی سمت سے رخ بدلا اور چھدرے جنگل کی ترچھی سڑک پر گاڑی ڈال دی۔ سڑک کی ابتدا میں ”پالی لک آؤٹ“ کا بورڈ لگا تھا۔ سڑک بلند پہاڑی پر چڑھ رہی تھی۔ چوٹی پر وہ مقام تھا جہاں سے ناکام عاشق خودکشی کرتے تھے...... مرڈر کے لیے وہ ایک بہترین مقام تھا...... ناہموار سڑک پر جھاڑ جھنکاڑ کے درمیان راستہ بناتی گاڑی اوپر جارہی تھی۔ درختوں کی جھکی ہوئی شاخیں ونڈ شیلڈ سے ٹکرا رہی تھیں۔ لیکن کیٹ کو صرف ایک بات کی پروا تھی، فرار۔ کیسے فرار ہوا جائے؟ گائے کی طاقت بھی اس کے تن و توش کے مطابق تھی۔ کیٹ نتائج سے بے پروا ہو کر دروازے پر جھپٹی۔ دروازہ کھولنے سے پہلے ہی گائے نے عقب سے کیٹ کے لباس پر ہاتھ مارا...... کیٹ پلٹ کر دو مٹھیوں کے ساتھ حملہ آور ہوئی۔ کار نے لہرانا شروع کیا۔

گائے کی غیر معمولی قوت نے فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ اس کا ایک ہاتھ مستقل اسٹیئرنگ وہیل پر تھا۔ اگلا فینڈر درخت سے ٹکرایا۔ تاہم گائے گاڑی کو واپس سڑک پر لانے میں کامیاب ہوگیا۔ کیٹ ہانپ رہی تھی۔ چوٹی سو گز دور تھی۔

یہ فاصلہ چند سیکنڈ میں طے ہوگیا۔ گائے نے گاڑی روکی اور انجن بند کر دیا، بارش، بوندا باندی میں تبدیل ہوگئی تھی۔ گائے کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا، پہاڑی کے دوسری جانب گہری کھائی تھی۔

”تم نے پاگل پن کیوں دکھایا؟“ آخرکار وہ بولا۔

”جان بچانے کے لیے کچھ تو کرنا تھا۔“ وہ نڈھال ہو چکی تھی۔ ”دوسروں کے مانند تمہیں آخر مجھے بھی قتل کرنا ہے۔“

”وہاٹ؟ مجھے کیا کرنا ہے؟“

کیٹ نے سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں گائے کی نظروں کو ٹٹول رہی تھیں۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا کہ گائے کیا کہہ رہا ہے۔ ”کیا یہ آسان تھا؟“ وہ نرمی سے بولی۔ ”این کا گلا کاٹنا، اسے تڑپتے مرتے دیکھنا؟“

”اوہ گاڈ، تم کیا سمجھ رہی ہو؟“ گائے نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ گاڑی رکی ہوئی تھی۔ کیٹ بھاگنے کی کوشش کر سکتی تھی۔ گائے کی توجہ بھی اس کی جانب نہیں تھی۔ تاہم گائے کے رویے کے باعث اس کا منہ کھلا رہ گیا...... کیا گائے قاتل نہیں ہے؟ اچانک سرجن گائے نے سر اٹھایا اور ہنسنے لگا۔ اس کی ہنسی بلند تر ہوتے ہوئے قہقہوں میں تبدیل ہوگئی۔ اس کا پورا جسم ہل رہا تھا۔ پھر اس کی ہنسی سسکیوں میں تبدیل ہوگئی...... وہ دوسری گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی طرف توجہ نہ دے سکا۔

کیٹ نے اطراف میں نظر ڈالی تو ایک اور گاڑی بلندی کی طرف آتی دکھائی دی۔ بھاگنے کا یہ بہترین موقع تھا لیکن وہ ساکت اپنی جگہ بیٹھی رہی۔ اسے بخوبی ادراک ہوگیا تھا کہ گائے اسے نقصان پہنچانا نہیں چاہتا۔ قتل تو دور کی بات تھی۔

گائے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ کیٹ بھی باہر آگئی۔ گاڑی کے سامنے سے گھوم کر وہ گائے کے قریب آئی۔ اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

”تو تم نے کسی کو قتل نہیں کیا؟“

گائے خاموش تھا۔ تاثرات میں اذیت اور الجھن کا عنصر نمایاں تھا۔ اُداسی اس کے پورے سراپا سے جھلک رہی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر ایک گہری سانس لی۔ ''میں اپنے بیٹے کے لیے کچھ بھی کرسکتا ہوں...... لیکن، مرڈر؟'' اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اوہ گاڈ، یہ میرے بس کی بات نہیں تھی...... ڈیکر جب باہر آیا تو بچے کی تلاش میں تھا۔ وہ ایک بے ضرر انسان تھا۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا۔ تاہم میں اس کا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔''

''اسے کیونکر معلوم ہوا تھا کہ نومولود بچ گیا تھا؟''

''وہاں ایک اور ڈاکٹر بھی تھا۔''

''ڈاکٹر وان؟''

''ہاں، تاہم بعدازاں وہ بھی ایکسیڈنٹ میں مارا گیا تھا۔ میں سمجھا کہ اب سب ٹھیک ہوگیا ہے۔ ڈیکر اسٹیٹ اسپتال میں تھا۔ گولی کا زخم ٹھیک ہونے کے بعد اس کا نفسیاتی علاج شروع ہوگیا تھا۔ اسے فاترالعقل قرار دے دیا گیا تھا۔ لہٰذا اس کی بات کی کوئی اہمیت نہیں تھی......

''تاہم باہر آکر بظاہر اس نے چھان بین شروع کر دی۔ میرے خیال میں اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے سے معاملہ الجھنا شروع ہوجاتا۔ میں نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ لیکن جب ہنری ٹینا کا قتل ہوا تو مجھے پریشانی لاحق ہوئی۔ ہنری کو قتل کرنے کا جواز صرف ڈیکر کے پاس تھا...... پھر این میرے پاس آئی اور بتایا کہ ڈیکر کئی بار اس کا تعاقب کرچکا ہے۔ وہ سخت گھبرائی ہوئی تھی۔ ہنری کا قتل اس کے علم میں تھا۔ میں نے اسے کچھ پیسے دیے کہ وہ سان فرانسسکو اپنے بھائی کے پاس چلی جائے لیکن وہ ڈیکر کے ہتھے چڑھ گئی۔''

''گائے، ڈیکر قاتل نہیں تھا۔ وہ تو خود کسی کے ہاتھوں مارا گیا تھا؟''

گائے نے ناقابلِ یقین نظروں سے کیٹ کو دیکھا۔

''کیٹ تمہیں پتا ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو؟''

''ہاں۔'' کیٹ نے ڈیکر کی سر کی چوٹ کے بارے میں بتایا۔ اپنی تمام تفتیش گوش گزار کی۔ کئی باتیں وہ گول کر گئی جس میں ڈیوڈ کا ذکر بھی شامل تھا۔ ''گائے مجھے اپنی کوشش کرنی ہی تھی...... تم جانتے ہو کہ میرا پروفیشن ہی میری زندگی ہے۔ آج جب میں راز کی تہ تک پہنچی کہ ولیم سائٹینی کون ہے تو تم وہاں آگئے...... میں تم سے جان بچا کر بھاگی۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ تم قاتل نہیں ہو...... اور ڈیکر خود مقتول ہے۔ تم پولیس سے تصدیق کرسکتے ہو۔''

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

حیرت کی زیادتی سے سرجن کے نقوش بگڑ گئے پھر اس کی پیشانی پر موٹی سلوٹیں نمودار ہوئیں، اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ عین اسی وقت دھندلی فضا میں سے ایک چہرہ نمودار ہوا۔ کیٹ دوسری گاڑی کو بھول چکی تھی۔ قدموں کی آہٹ کے ساتھ مخصوص کلک کی آواز بھی سنائی دی۔

سوزن کو دیکھ کر گائے پر سکتہ طاری ہوگیا۔ ڈوبتی شام اور دھند کے باوجود سوزن کے سرخ بال شعلوں کا منظر پیش کر رہے تھے۔ کیٹ سانس روکے، سوزن کے ہاتھ میں موجود گن کو دیکھ رہی تھی۔

''گائے، تم ایک طرف ہوجاؤ۔'' سوزن نے گویا حکم جاری کیا۔ گائے سکتے کی کیفیت سے باہر نہیں آپایا تھا اور بے یقینی کے عالم میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

''تم تھیں؟'' کیٹ نے سرگوشی کی۔ ''شروع سے۔ وہ چارلس ڈیکر......''

''کیٹ، تم نہیں سمجھو گی۔ تم ان مرحلوں سے نہیں گزری ہو جن سے ایک ماں کو گزرنا پڑتا ہے اور ایک ایسی ماں جو پہلے ہی دو مردہ بچوں کو جنم دے چکی ہو۔ خوف، اذیت، اندیشے، نہیں، نہیں، تم نہیں سمجھ سکتیں۔''

بھرائی ہوئی آواز گائے کے حلق سے نکلی۔ ''مائی گاڈ، سوزن۔ تمہیں احساس ہے کہ تم کیا کر چکی ہو؟''

''ہاں، جو تم نہیں کر سکتے تھے... اس لیے مجھے کرنا پڑا۔ طویل عرصے تک میں ولیم کے بارے میں نہیں جان سکی۔ گائے، تمہیں مجھے بتا دینا چاہیے تھا۔ مجھے ٹینا کا سے معلوم ہوا تھا۔''

''اور تم نے اتنے افراد مار دیے، سوزن؟''

''ایلن کو بھی؟'' کیٹ نے کہا۔

''ایلن کو میں نے نہیں مارا۔''

''کیا مطلب؟''

''وائل میں دوا نہیں بلکہ پوٹاشیم کلورائیڈ تھا۔ تم نے ایلن کو ہلاکت خیز ڈوز دیا تھا۔'' سوزن نے شوہر کو دیکھا۔ ''ڈارلنگ، میں تمہیں بچانا چاہتی تھی اس لیے EKG میں نے تبدیل کر دیا۔ جعلی EKG پر کیٹ کے دستخط بھی میں نے کیے تھے...... گائے اب تم ایک طرف ہوجاؤ۔'' سوزن نے گن سیدھی کی۔

''کیٹ مجھے معاف کرنا...... ولیم کی خاطر۔''

''نہیں سوزن، تم ایسا نہیں کر سکتیں۔''

''وہ میرے بیٹے کو لے جائیں گے۔''

''ایسا کچھ نہیں ہوگا، میرا یقین کرو۔'' کیٹ نے کہا۔

''بے وقوفی مت کرو۔ میں کئی قتل کر چکی ہوں اور تم واحد گواہ ہو۔ صرف تم جانتی ہو۔''

''میں بھی جان گیا ہوں۔'' گائے کا سکتہ ٹوٹ گیا۔

''کیا تم مجھے بھی مار دو گی؟''

''تم میرے شوہر ہو۔ تمہاری طرف سے خطرہ نہیں ہے۔''

''سوزن گن مجھے دے دو۔'' گائے آہستہ سے آگے بڑھا۔ اس کی آواز میں نرمی اور التجا تھی۔ ''پلیز ڈارلنگ، میں سب سنبھال لوں گا...... کچھ نہیں ہوگا۔'' اس نے ہاتھ دراز کیا۔

سوزن نے ایک قدم پیچھے ہٹایا۔ ہاتھ کانپا۔ گن کا رخ گائے کی جانب ہوگیا۔ ''سوزن، کیا کر رہی ہو؟''

''پلیز گائے......''

گائے نے ایک قدم اور بڑھایا۔ ''آئی لو یو۔''

''میں جانتی ہوں۔'' سوزن لرز اٹھی۔

''گن دے دو مجھے۔'' دونوں کے ہاتھوں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

کیٹ کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ کچھ بھی ہوسکتا تھا۔ پاگل ڈیکر نہیں بلکہ سوزن تھی...... یا گائے کے ساتھ وہ سب تھے جنہوں نے پانچ سال پہلے بظاہر ایک اچھا فیصلہ کیا تھا۔

سوزن ایک جگہ رک گئی۔ گائے محبت آمیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ سوزن کے چہرے پر شکست خوردگی کے آثار تھے۔ گائے نے بھی محسوس کر لیا اور ذرا بڑھ کے گن بیرل پکڑ لی، اس نے گن کھینچی۔ تاہم سوزن کی گرفت ڈھیلی نہیں ہوئی تھی۔ دفعتاً اس کے اندر کوئی آخری چنگاری بھڑک اٹھی۔ سوزن نے گن واپس کھینچی۔

''گائے، گن چھوڑ دو۔'' وہ چلّائی۔

''سوزن، مت کرو...... دے دو مجھے۔'' چند ثانیے کے لیے دونوں میں کشمکش ہوئی۔ معاً گن کا زاویہ بدل گیا اور دھماکے نے ان دونوں کو ساکت کر دیا۔ دونوں تعجب اور تکلیف کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھے...... گائے لڑکھڑا کے پیچھے ہٹا۔ گولی اس کی ٹانگ میں لگی تھی۔

''نہیں۔'' سوزن کی چیخ بلند ہوئی۔ وہ تو یکی انداز میں کیٹ کی طرف مڑی۔ کیٹ نے لمحہ ضائع کیے بغیر دوڑ لگا دی۔ سوزن نے دھندلی فضا میں اندھا دھند گولی چلا دی۔ کیٹ محفوظ رہی، پتا نہیں گولی کس طرف گئی۔

کیٹ کو ہوش نہیں تھا کہ گاڑیاں اور سڑک کدھر

ہے...... اسے کس طرف بھاگنا ہے۔ بس ایک ہی خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ دور نکل جاؤ۔ دھند کا تعاون اس کے ساتھ تھا۔

اچانک زمین بلندی کی طرف ترچھی ہوگئی۔ وہ ایک چٹان تھی جس پر کہیں کہیں جھاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ کیٹ گھومی تو اسے احساس ہوا کہ سڑک کی طرف جانے کے لیے اسے سوزن کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عقب سے سوزن کی آواز آئی۔ ''یہ سڑک کہیں نہیں جاتی، کیٹ۔ احتیاط کرنا، ورنہ گہرائی میں گر کر ماری جاؤ گی۔''

کیٹ نے آوازوں سے محسوس کیا کہ سوزن قریب آتی جارہی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ شکار پھنس چکا ہے لیکن کیٹ شکار نہیں تھی۔ اس نے احتیاط ترک کر دی اور اچھل کر بھاگی، ٹوٹی پھوٹی سڑک میں جا بجا دراڑیں اور سوراخ تھے۔ بعض جگہ سے تو سڑک غائب ہی ہوگئی تھی۔ اس جگہ پر جھاڑیاں زیادہ تھیں۔ بعض جھاڑیاں تو چھوٹے درختوں میں تبدیل ہو چکی تھیں۔

تاریکی بھی تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ نگاہ کی رسائی محدود ہوتی جارہی تھی۔ تاہم یہی تاریکی، سیاہ چادر بن کے کیٹ کو چھپا سکتی تھی۔

لیکن وہ کہاں چھپے گی؟ دائیں جانب دیوار نما پہاڑی سلسلہ تھا۔ بائیں سڑک کے بعد خستہ فٹ پاتھ کے بعد اندھی گہرائیاں تھیں۔ کوئی چانس نہیں تھا۔ اسے سیدھا آگے ہی جانا تھا۔ ایک قدرے گول فٹ بال نما پتھر سے الجھ کر گری اور فوراً ہی کھڑی ہوگئی۔ موت تعاقب میں تھی۔ کیٹ کو احساس نہیں ہوا کہ اس کے گھٹنے میں چوٹ آئی تھی۔ وہ چل رہی تھی نہ دوڑ رہی تھی۔ البتہ ذہن پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ اگر وہ بچ نہ سکی تو گولی کا نشانہ بنے گی یا پھر اس کی لاش بائیں جانب کی گہرائی سے ملے گی......

ذرا دیر کے لیے دھند کا سایہ ہٹا تو کیٹ نے دائیں جانب پہاڑی نما دیوار پر گھنی جھاڑیاں دیکھیں۔ جھاڑیوں کے درمیان غار کا دہانہ بھی واضح تھا۔ پتا نہیں غار تھا یا کوہ تھی۔ مدد آنے تک وہ، وہاں چھپ سکتی تھی۔ تاہم وہ جھاڑیوں کی مدد سے اوپر جانے لگی۔ خطرہ تھا کہ اس کے قدموں سے کوئی پتھر کھسک کر نیچے نہ جا پڑے۔ جس کی آواز سوزن کو چوکنا کر سکتی تھی۔ جھاڑیوں کے بغیر اس کا وہاں پہنچنا ناممکن تھا۔ سوزن کے قدموں کی آواز سر پر تھی۔ کیٹ جھاڑیوں میں سمٹ کر سنگی دیوار کے ساتھ چپک گئی۔ اس وقت ہوا نے بادلوں کو اس جانب دھکیلا...... کیٹ کا نظر میں آنا ممکن نہیں تھا۔ البتہ کسی بھی قسم کی آواز جان لیوا ثابت ہوتی۔

سوزن کے قدموں کی آہٹ عین اس جگہ تھم گئی جہاں چند گز اوپر کیٹ مکھی کے مانند چپکی ہوئی تھی۔ آہٹ دوبارہ ابھری...... پھر آگے بڑھتی چلی گئی۔ ٹھنڈ کے باوجود کیٹ پسینے میں نہا گئی تھی...... کیچڑ، پسینہ، بارش کا پانی، وہ حال سے بے حال ہو چکی تھی۔ ٹانگ میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اس نے ہمت جمع کی اور اوپر کھسکنا شروع کیا۔ سانس دھونکنی کے مانند چل رہی تھی۔ کیچڑ زدہ کھوہ تک پہنچ کر اس کی ہمت جواب دے گئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کھوہ کا کنارہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں جھاڑی کی شاخ، کیٹ نے گہری گہری سانسیں لے کر بچی کھچی توانائی جمع کی اور کسی نہ کسی طرح کھوہ میں گھس گئی۔

بڑھتی ہوئی تاریکی اس کے لیے حفاظت کا سامان مہیا کر رہی تھی۔ وہ سمٹی ہوئی نڈھال حالت میں پڑی تھی۔ بند آنکھوں کے پیچھے ڈیوڈ کا تصور تھا۔ لیکن اسے کیسے پتا چلے گا؟ وہ اگر مرگئی تو اس کا ردِعمل کیا ہوگا؟ کاش وہ ڈاکٹر ٹیم چک کو بتا دیتی کہ وہ مڈ پیک اسپتال جائے گی لیکن اس وقت تو اس کا ارادہ ایسا نہیں تھا۔ وہ تو واپس ڈیوڈ کی ماں کے گھر جارہی تھی...... اسے یقین تھا کہ ڈیوڈ اسے ڈھونڈ رہا ہوگا۔

کیٹ نے چہرہ دونوں بازوؤں میں چھپالیا اور رونے لگی۔ تاریکی چھانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ غالباً موسم اور دھند کی وجہ سے مغالطہ ہو رہا تھا کہ اندھیرا ہونے والا ہے۔

کیٹ کا سارا جسم اکڑ سا گیا تھا۔ اس نے وہاں بمشکل دس منٹ گزارے ہوں گے۔ معاً وہ چونک اٹھی۔ قدموں کی آہٹ پھر ابھری تھی۔ آواز اسی جانب آرہی تھی۔

''تم اوپر چھپی ہو؟'' سوزن کا قہقہہ بلند ہوا۔ ''میں مس کر گئی تھی۔ بہر حال بدقسمتی سے اس قسم کے سوراخوں کا دوسرا سرا بند ہوتا ہے کیٹ۔'' سوزن کی آواز میں جنون تھا۔ ''پتھروں کے لڑھکنے کی آواز آئی۔ وہ اوپر چڑھ رہی ہے۔

کیٹ کی سرکشی اور غصے نے سر اٹھایا۔ وہ پیچھے کی طرف اندر نہیں جاسکتی تھی۔ باہر نکل کر نیچے نہیں اتر سکتی تھی۔ وہ پاگل عورت گن لیے اوپر آرہی تھی۔ ایک ہی راستہ تھا۔ خطرناک رسک۔ کیٹ کو یہاں سے نکل کر مزید اوپر جانا پڑے گا۔

کیٹ نے نئے ولولے کے ساتھ حرکت کی۔ اس نے اطراف کا جائزہ لیا اور مٹھی کے برابر ایک پتھر اٹھالیا۔ گن کے مقابلے میں پتھر کی کیا حقیقت تھی۔ تاہم اس وقت یہ بھی بہت تھا۔ کیٹ کو تھوڑا سا وقت چاہیے تھا۔ وہ احتیاط

سے دہانے کی طرف آئی ...... سوزن کا چہرہ اوپر کی جانب ہی تھا۔ دونوں کی نظریں ملیں۔ دونوں کی نظروں میں ایک جیسا تاثر تھا۔ ایک زندگی کے لیے برسرِ پیکار تھی۔ دوسری بیٹے کے لیے لڑ رہی تھی۔ کیٹ نے بوکھلاہٹ میں دیکھا کہ سوزن اس کی توقع سے زیادہ اوپر آچکی تھی۔ دونوں میں سے کوئی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا، کسی قسم کا سمجھوتا ممکن نہیں تھا۔ ایک کو مرنا تھا، یہی انجام تھا۔

سوزن نے نشانہ لیا۔ ادھر کیٹ نے تاک کر پتھر پھینکا۔ پتھر اوپر سے نیچے گیا تھا۔ وہ سوزن کے شانے سے ٹکرایا۔ وہ فائر بھول کر نیچے کی جانب پھسلی۔ ایک شاخ تھام کر اس نے خود کو سنبھالا۔

اس اثنا میں کیٹ کھوہ سے نکل کر پہاڑی پر چڑھنے لگی۔ خودرو جھاڑیوں کی شاخوں کے بغیر یہ ممکن نہیں تھا۔ بعض جگہ اسے پہاڑی رخنوں میں انگلیاں پھنسانی پڑتیں۔ متعدد شاخیں بمشکل ایک فٹ بلند تھیں۔ تاہم کہیں کہیں اسے قدم جمانے کا موقع بھی مل جاتا۔ ہاتھ پیروں پر خراشیں پڑ گئی تھیں۔ کانٹوں نے آستینوں کو چیتھڑوں میں تبدیل کر دیا تھا...... موت کا خوف اسے آگے بڑھا رہا تھا۔ اس وقت نیچے سے فائر کیا گیا۔ گولی پتھر سے ٹکرائی اور ایک چھوٹا ٹکڑا ٹوٹ کر کیٹ کے چہرے سے ٹکرایا۔

سوزن کوئی شوٹر نہیں تھی۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا۔ باوجود اس کے امکان کم ہی تھا کہ وہ ٹھیک نشانہ لے پاتی۔ مستزاد یہ کہ موسم کی بدنمائی کے علاوہ وہ دونوں ہی ایک انتہائی بے تکی اور خطرناک جگہ پر گویا لٹکے ہوئے تھے۔

کیٹ نے سر اٹھا کے دیکھا اور لرز اٹھی۔ ڈھلوان پہلے ہی خاصی ترچھی تھی۔ لیکن اس کا اختتامی حصہ عمودی صورت اختیار کر گیا تھا۔ کیا وہ کم ہوتی ہوئی طاقت کے ساتھ اس مخدوش ٹکڑے کو کراس کر لے گی؟ وہاں بیل کی شکل کے نباتات موجود تھے...... کیٹ دیوانہ وار خود کو گھسیٹ رہی تھی۔ اس کے دونوں جوتے اُتر چکے تھے۔

جوتوں کی غیر موجودگی میں کیٹ اپنے پیر زیادہ آزادی کے ساتھ استعمال کر رہی تھی۔ پہاڑی کی چوٹی چند فٹ دور تھی۔ اس کا بدن سُن ہو چکا تھا۔ ایک ایک انچ جانے کے لیے عضلات ٹوٹے جا رہے تھے۔ بالآخر اس نے معرکہ سر کر لیا۔ مسطح گیلی زمین پر لیٹی وہ بُری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس کے دل نے کہا کہ آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ۔ تاہم یہ ممکن نہیں تھا

کیٹ لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی۔ وہ اتنی تھک چکی تھی کہ اوپر پہنچنے کی خوشی محسوس نہ کر سکی۔ اس نے دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی درحقیقت کچھ فاصلے پر تھی۔ تاہم یہ فاصلہ اتنا ترچھا نہیں تھا۔ کیٹ نے آگے بڑھنا شروع کیا...... لیکن چند قدم دور ہی سفر تمام ہو گیا۔

دھماکے کی آواز آئی۔ کیٹ نے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں کی، سوائے حیرت کے۔ گولی اس کے شانے سے ٹکرائی تھی۔ وہ لہرائی...... زمین و آسمان گھوم گئے۔ وہ پشت کے بل گری اور چوٹی کی طرف لڑھک گئی...... بلکہ لڑھکتی چلی گئی۔

چوٹی کی مٹی میں اُگنے والی سخت جان مخصوص گھنی جھاڑیوں نے، جس کی جڑیں گہرائی میں اتر جاتی ہیں، کیٹ کی جان بچا لی۔

ٹانگوں میں الجھنے سے کیٹ کے گرنے کی رفتار کم ہوئی اور اس نے ہوش سنبھالتے ہوئے، صحت مند ہاتھ سے خودرو پودے کی جڑ تھام لی۔ وہ چوٹی کے کنارے پر تھی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔ وہ ذہن میں اترنے والی دھند صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیٹ نے نیچے گہرائی میں دیکھا۔ دور سڑک کسی پتلی لکیر کے مانند نظر آرہی تھی۔ اس کے کانوں میں پولیس سائرن کی ہلکی ہلکی آواز آرہی تھی۔ کیٹ نے واہمہ سمجھ کر سوزن کی طرف نظر ڈالی۔

سوزن گن تانے اس کے سر پر کھڑی تھی۔ سائرن کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔ کیٹ کے حواس بحال ہو چکے تھے۔ سائرن کی آواز اس کا وہم نہیں تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

”سوزن، مجھے مارنے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔“

”تم ولیم کے بارے میں جانتی ہو؟“

”آنے والے بھی جان جائیں گے۔“ کیٹ نے نحیف آواز میں کہا۔

”تم بتاؤ گی تو انہیں معلوم ہوگا۔“

”دیر ہو گئی ہے۔ میں بتاؤں یا نہ بتاؤں۔ خود کو سنبھالو۔“

”نہیں۔“ سوزن چیخ اٹھی۔

کیٹ نے دیکھ لیا کہ سوزن کا اعتماد ٹوٹ رہا ہے۔

”تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ میں تمہاری مدد کروں گی۔“ کیٹ نے کہا۔

دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں...... معاً ہوا کے دوش پر کیٹ کی سماعت نے ایک اور آواز سنی۔ وہ ڈیوڈ کی آواز تھی۔ جو بار بار اس کا نام لے کر چلا رہا تھا۔ کیٹ کو شک ہوا کہ یہ بھی اس کا وہم ہے۔

یک دم اس کے اندر زندگی نے کروٹ لی۔
''سوزن پلیز، گن چھوڑ دو۔''
سوزن کے جسم نے حرکت کی۔ تاہم گن اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے آوازیں سن لی تھیں۔
''کیا تمہیں احساس نہیں ہے؟'' کیٹ نے آواز بلند کرنے کی کوشش کی۔ ''اگر تم نے مجھے ختم کیا تو ولیم کو پاس رکھنے کا آخری سہارا بھی کھو دو گی۔''
کیٹ کے الفاظ نے سوزن کو جیسے نچوڑ کے رکھ دیا۔ اس کے ہاتھ پہلو میں گر گئے۔ گن زمین پر جا پڑی۔ وہ ساکت کھڑی تھی۔ پھر اس کا سر نیچے جھک گیا۔ جیسے وہ سوگ منا رہی ہو پھر وہ مڑی اور نیچے سڑک کی طرف دیکھا۔
نیچے سے بلند ہونے والی چیخ و پکار کہہ رہی تھی کہ ان دونوں کو دیکھ لیا گیا ہے۔
''یادیں...... اچھی یادیں...... اس کے پاس میری اچھی یادیں رہیں گی۔ صرف یادیں۔'' سوزن نے سرگوشی کی۔
وہ ہوا کا جھونکا تھا یا کچھ اور...... کیٹ کبھی نہ جان سکی۔ ایک لمحے سوزن سیدھی کھڑی نظر آئی۔ دوسرے لمحے وہ غائب ہو چکی تھی۔ دور گہرائی میں۔ کوئی آواز نہیں۔ کوئی چیخ نہیں تھی...... صرف کیٹ کی سسکیاں تھیں۔ وہ ایک بار پھر سنگی بستر پر گر گئی۔ پھر وہ اشکبار ہو گئی۔ اس عورت کے لیے، جس نے اس کے سامنے جان دے دی...... اور ان لوگوں کے لیے جو اس سے پہلے مارے گئے تھے۔ اتنی اموات، سب غیر فطری، غیر طبعی...... وہ بھی محبت کے نام پر۔ سب کے سب محبت کے نام پر۔

☆☆☆

سب سے پہلے ڈیوڈ، کیٹ تک پہنچا تھا۔ کیچڑ اور خون میں لت پت وہ بے ہوش پڑی تھی۔ ڈیوڈ پر دہشت اور دیوانگی کا غلبہ تھا۔ اس نے کیٹ کو اپنی جیکٹ میں لپیٹا۔
''تم نہیں مر سکتیں...... میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا...... تم سن رہی ہو کیٹ۔ تم نہیں مر سکتیں۔ کیٹ کا بدن ساکت اور سرد تھا۔ ڈیوڈ نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ اس کے اختیار میں یہ تھا کہ وہ اپنے بدن کی گرمی اس تک پہنچائے۔ اس کی شرٹ پر کیٹ کے خون کے دھبے پڑ گئے۔ وہ متواتر اسے نام سے پکار رہا تھا۔
ریسکیو ورکرز کی آوازیں...... ایمبولینس کے سائرن۔ ڈیوڈ کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی توجہ کیٹ کی حرکت قلب اور تنفس پر تھی۔ ریسکیو ورکرز کے بغیر کیٹ نیچے ایمبولینس تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اس کارروائی میں تھوڑا وقت خرچ ہوا۔ ڈیوڈ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سپرمین بن کر خود اڑتا ہوا اسے لے کر اسپتال پہنچ جائے۔
''تم ٹھیک ہو؟'' کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''ڈیوی؟''
''ہاں۔'' ڈیوڈ نے پوکی کو دیکھا۔
''وہ ٹھیک ہو جائے گی یار۔'' پوکی نے کہا۔ اس وقت بروفی نے سوزن کی لاش کے بارے میں بتایا۔ ''اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے۔''
''اور سرجن گائے؟''
''عجیب ردِعمل تھا اس کا۔'' بروفی نے کہا۔ ''سوزن کی موت پر لگا جیسے، خبر اس کے لیے متوقع تھی۔ تاہم وہ اس المناک حقیقت کو تسلیم نہیں کر رہا...... وہ ذہنی طور پر اپ سیٹ ہے اور زخمی بھی ہے۔''

☆☆☆

کیٹ کو دیکھنے کے لیے ڈیوڈ نے انتظار گاہ میں چار گھنٹے گزارے۔ اسے لگا کہ وہ ازل سے وہاں انتظار میں تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے سے متصل آپریشن روم تھا۔ سرجری کے لیے تین گھنٹے صرف ہوئے تھے۔ ڈیوڈ کی دھڑکن ناہموار تھی۔ کیا کچھ غلط ہو گیا ہے؟
بالآخر ایک نرس نے کمرے میں جھانکا۔ ''تم ڈیوڈ رین سم ہو؟''
''یس!''
''ڈاکٹر شیزنی کی سرجری مکمل ہو چکی ہے۔ وہ خطرے سے باہر ہے۔''
گھنٹوں سے تنے ہوئے ڈیوڈ کے اعصاب یک لخت نرم پڑ گئے۔ ''تھینک یو۔''
''مسٹر آپ گھر جا سکتے ہیں۔ ہم کال کر دیں گے، جیسے ہی وہ......''
''مجھے اسے دیکھنا ہے۔''
''وہ ہوش میں نہیں ہے۔''
''مجھے ہر صورت اسے دیکھنا ہے۔'' ڈیوڈ بے قابو ہونے لگا۔
''پانچ منٹ، مسٹر رین سم صرف پانچ منٹ۔'' نرس نے اس کے بگڑتے ہوئے تیور دیکھ لیے تھے۔
ڈیوڈ نے کوئی جواب نہیں دیا اور ریکوری روم سے گزر کر آپریشن روم میں آ گیا۔
کیٹ بستر پر تھی۔ آنکھیں بند اور گلابی رنگت زردی مائل...... سفید بستر پر وہ کانچ کی گڑیا کے مانند دکھائی دے

رہی تھی۔ ڈرپ آئی وی آکسیجن، کارڈیاک مانیٹر، نلکیاں...... تمام ضروری لائف سپورٹ سسٹم چوکس تھا۔ دو نرسز اور ایک ڈاکٹر بستر کے اردگرد متحرک تھے۔ ڈیوڈ سمجھ رہا تھا کہ اسے وہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔ تاہم وہ ٹکٹکی باندھے کھڑا رہا، حتیٰ کہ نرس نے اسے ٹوک دیا۔ طوعاً و کرہاً اس نے جنبش کی اور آپریشن روم چھوڑ دیا۔

☆☆☆

وہ ہوش میں آرہی تھی۔ پپوٹے لرز رہے تھے۔ کانوں میں آوازیں آرہی تھیں۔ دھیرے سے، تکلیف کے ساتھ کیٹ نے آنکھیں کھولیں۔ روشنی بُری لگی تھی۔ آنکھیں پھر بند ہوگئیں۔ وقفے سے اس نے پھر آنکھیں کھولیں۔ پلکیں جھپکائیں، پردۂ یادداشت مرتعش ہوا۔

ایک مسکراتا ہوا چہرہ نگاہ کے سامنے ڈگمگا کر ساکت ہو گیا۔ کیٹ کی نظر نام کے ٹیگ پر جم گئی۔ آر۔ این۔ جولیا۔ (رجسٹرڈ نرس RN)۔

''ڈاکٹر شیزنی، کیا تم مجھے سن رہی ہو؟'' جولیا نے سوال کیا۔

کیٹ نے نقاہت سے سر کو خفیف جنبش دی۔

''تم ریکوری روم میں ہو۔ کیا تم تکلیف میں ہو؟''

کیٹ لاعلم تھی۔ اس کی حسیات ایک ایک کر کے واپس آرہی تھیں۔ دماغ نے ابھی تکلیف محسوس کرنے والا سگنل وصول نہیں کیا تھا۔ شدید کمزوری کا عالم تھا۔ اس نے ناک میں آکسیجن کی ترسیل کی سرسراہٹ محسوس کی۔

مزید چہرے بستر کے گرد جمع ہوگئے۔ وہ سونا چاہ رہی تھی۔

''کیٹ؟''

اس نے آواز کی سمت دیکھنے کی کوشش کی۔ وہ ڈیوڈ تھا۔ ذہن میں لہر اٹھی۔ کیٹ نے بے اختیار ہاتھ اٹھایا۔ ہاتھ کی آئی وی ٹیوبس نے یہ کوشش ناکام بنادی۔ ناطاقتی کے باعث ہاتھ چند انچ اٹھ کر واپس بستر پر گر گیا۔

ڈیوڈ بستر کے ساتھ لگ گیا۔ اس نے ہاتھ کو ایسے تھاما جیسے وہ نازک کانچ کا بنا ہے۔

''خدا کا شکر ہے کہ تم ٹھیک ہو......''

''مجھے یاد نہیں۔''

''تمہاری تین گھنٹے تک سرجری کے بعد گولی نکال دی گئی ہے۔''

کیٹ کے ذہن میں پھر لہر اٹھی...... بارش...... ہوا...... پہاڑی...... اور سوزن......

''ڈاکٹر سوزن زندہ ہے؟'' اس نے نقاہت زدہ آواز میں سوال کیا۔

''نہیں۔ کیٹ، کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔'' ڈیوڈ نے اس کا ہاتھ سہلایا۔

''گائے؟''

''وہ فی الحال چل نہیں سکتا۔ لیکن وہ اسپتال کے علاوہ کئی جگہ فون کرنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ ورنہ شاید ہم بروقت نہ پہنچ پاتے۔'' ڈیوڈ نے کہا۔

کیٹ، سرجن گائے کے بارے میں سوچنے لگی۔ ٹانگ کے ساتھ جس کی زندگی بھی ٹوٹ پھوٹ چکی تھی۔

''اس نے میری زندگی بچائی اور سب کچھ کھو دیا......'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

''نہیں سب کچھ نہیں۔ ایک چیز اس کے پاس ہے۔''

کیٹ کی نظروں میں سوال اُبھرا۔

''اس کا بیٹا۔'' ڈیوڈ نے ان کہے سوال کا جواب دیا۔

''ہاں۔'' کیٹ نے سوچا۔ ''ولیم ہمیشہ گائے کا بیٹا رہے گا۔ خونی رشتہ نہ سہی، محبت کا رشتہ...... بہت مضبوط رشتہ۔ آہ، تمام ٹریجڈی سے کم از کم ایک اچھی چیز تو برآمد ہوئی۔'' پھر ذہن میں اک اور خیال نے راہ بنائی۔ ''نہیں ایک نہیں بلکہ دو۔'' اس نے ڈیوڈ کی نیلی آنکھوں میں دیکھا۔ کچھ کہنے کی کوشش کی۔

ڈیوڈ نے اس کی آنکھوں کی زبان سمجھنے کی کوشش کی اور چہرہ قریب کرلیا۔

''تم بزدل ہو ڈیوڈ؟'' کیٹ نے سرگوشی کی۔

''نہیں۔''

''پھر کہہ دونا......''

ڈیوڈ نے کان کھجایا۔ ''کوشش کرتا ہوں۔''

''کب سے کوشش کر رہے ہو۔''

''آئی لو یو کیٹ...... آئی لو یو۔'' ڈیوڈ نے آہستہ سے کہا۔

''آئی لو یو ڈیوڈ۔'' کیٹ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نظر آئی۔ اسے شدت سے نیند آرہی تھی۔

''مسٹر ڈیوڈ، پلیز اب آپ جائیے۔'' ڈاکٹر ٹام کی آواز بلند ہوئی۔

ڈیوڈ نے سعادت مندی سے سر ہلایا اور جھک کر نرمی سے کیٹ کی پیشانی چوم لی۔

کیٹ نے آنکھیں موند لیں۔ ڈاکٹر ٹام، نرس کو ہدایت جاری کر رہا تھا۔



سنسنی تجسس اور سسپنس سے بھرپور ایک اچھوتے ناول کا انتخاب

مفلسی کے مصائب کو بھگتنا صاحبِ کردار لوگوں کا ہی نصیب ہے... عام آدمی جلد ہی گھبرا کر جرم کی راہ اختیار کرتا ہے... اگر حصولِ زر کا موقع خود ہی جھولی میں آن گرے تو مجرمانہ ذہن خیر و شر کے متعلق سوچنے کی زحمت نہیں کرتا۔ اس کی عمر ہی کیا تھی... کم سِن بچہ... اور قتل کی چھاپ اس پر چسپاں ہو گئی... تاہم وہ قتل کر کے بھی معصوم تھا۔ یہ دگر بات تھی کہ اس کی کمزور آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوتی رہی... وہ تنہا اور بے یار و مددگار تھا... اسے بھاگنا ہی تھا اور ہمت کر کے بھاگتے رہنا تھا... پولیس اس کے پیچھے تھی... کچھ اور لوگ بھی اس کے خون کے پیاسے تھے... جب اسے خبر ہوئی تو بہت دیر ہو چکی تھی... وہ حیران تھا کہ اَن گنت لوگ آخر کیوں شکاری کتوں کے مانند اس کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں؟ اس کے بچنے کے امکانات صفر تھے... تاہم وہ بار بار موت کو جُل دیتا رہا... بالآخر... وہ تھک گیا، نڈھال ہو گیا... ایک بے وسیلہ، تنہا بچہ کب تک حالات کے جبر کا مقابلہ کرتا؟ کب تک...؟ کیا واقعی قسمت لڑنے والوں کا ساتھ دیتی ہے... جان گلسٹریپ کا سنسنی خیز اور معرکۃ الآرا ناول پڑھیے اور فیصلہ کیجیے...

مسافت گزیدہ

امجد رئیس

وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔ دہشت اور خوف سے اس کا بدن لرز رہا تھا۔ وہ ننگے پاؤں تھا۔ اسے پتا نہیں تھا کہ اسے کیا کرنا ہے؟ سوائے اس کے کہ بھاگنا ہے اور بھاگتے رہنا ہے۔ اس کے کچے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ JDC (JUVENILE DETENTION CENTRE) سے جتنا دور جا سکتا ہے، چلا جائے۔ منزل نامعلوم تھی لیکن بچے کا ذہن جے ڈی سینٹر سے بہت دور نکل جانے پر یکسو تھا۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے کے باعث وہ کئی جگہ گرا۔ تاہم زخمی ہونے سے بچ گیا۔ وہ اپنے ذہن کی واحد ”کمانڈ“ پر عمل کر رہا تھا ”بھاگو... اور بس بھاگو...“ تیور ایسے تھے جیسے جہنم کی سیکڑوں بلائیں اس کے تعاقب میں ہوں... بھاگتے رہو... زیادہ سے زیادہ دور نکل جاؤ۔

☆☆☆

مائیکل کو چھوٹے سے ہال میں چند عورتیں اور مرد ایک جگہ کھڑے نظر آئے۔ لباس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ JDC کا عملہ ہے۔ مائیکل کئی برس پہلے یہاں آیا تھا۔ یہ سینٹر، تشدد یا بگڑے


J.D.C.

ہوئے بچوں کی اصلاح کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ یہ تعین کرنا مشکل تھا کہ وہ اسکول تھا یا قید خانہ... یہ جگہ، بروک فیلڈ، ورجینیا کی ایک کاؤنٹی تھی۔

مائیکل نے دیکھا کہ جے ڈی سینٹر کے عملے کی توجہ کا مرکز ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ تھا۔ جس پر ''کرائسز یونٹ'' کی پلیٹ آویزاں تھی۔

JDC میں چند آفیسرز پہلے سے اس کے منتظر تھے۔ مائیکل کمرے کے اندر دیکھ نہیں پایا تھا۔ تاہم وہ بہ آسانی سمجھ گیا کہ واردات اسی کمرے کے اندر ہوئی تھی۔

''لیوٹننٹ مائیکل پہنچ گئے ہیں۔'' یہ سنتے ہی مرد و زن کا مختصر ہجوم دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اعلان کرنے والا پولیس اہلکار ہی تھا۔

مائیکل اس کی جانب دیکھ کر دوستانہ انداز میں مسکرایا۔

''ہیلو، آفیسر بورشو۔'' مائیکل نے اس کی وردی پر نام پڑھ لیا تھا۔

''ہیلو سر۔'' بورشو نے احترام سے جواب دیا۔

وہ باوقار انداز میں چلتا ہوا کرائسز یونٹ والے دروازے تک پہنچ گیا۔ کمرا زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اندرونی منظر دیکھ کر مائیکل کے تاثرات میں ناقابلِ فہم تبدیلی در آئی۔ کمرے کا ہولناک منظر عام آدمی کو خوف زدہ کر دینے کے لیے کافی تھا۔

مقتول ایک سفید فام تھا۔ مائیکل نے اس کی عمر کا اندازہ 30 برس لگایا۔ اس کے بدن پر جے ڈی سینٹر کی وردی اس بات کی واضح علامت تھی کہ وہ وہاں پر بطور گارڈ ملازمت کرتا تھا۔ لاش کے قریب خون کا چھوٹا سا تالاب بن گیا تھا۔ مائیکل ساکت کھڑا تھا۔ اس کی حسیات، بصارت اور قوتِ شامہ میں سمٹ آئی تھیں۔ چھوٹے بچوں کا بستر نما ''کاٹ'' ایک جانب الٹا پڑا تھا۔ کمرے کا بیشتر حصہ خون آلود تھا۔ کسی بچے کے قدم کا نشان ایک جگہ لہو رنگ فرش پر پرنٹ ہو گیا تھا۔ نشان کا رخ اندر سے باہر دروازے کی جانب تھا۔ کمرا صاف ستھرا نہیں تھا۔ پسینے اور خون کی ملی جلی بو... پھر بھی مائیکل نے مدھم ہوتی شراب کی بو کو محسوس کر لیا تھا۔

مائیکل کا ذہن کمرے میں ہونے والی دیوانہ وار کشمکش کے تصور کی منظر کشی کر رہا تھا۔ پہلے سوال نے اس کے ذہن پر دستک دی کہ آخر بچے کی عمر کیا تھی؟ جو وہ ایک گارڈ سے بھڑ گیا۔

آلۂ قتل چھری تھی جو دستے تک گارڈ کے سینے میں پیوست تھی۔ یہ آخری وار تھا اور چھری کو سینے میں ہی چھوڑ دیا گیا تھا۔ چھری کے مزید زخم بھی نمایاں تھے۔ مائیکل نے جمتے ہوئے خون کو غور سے دیکھا اور اندازہ لگایا کہ واردات کو کم سے کم بھی دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔

چھری کہاں سے آئی؟ اور ڈیوٹی کے دوران گارڈ نشے میں کیوں تھا؟ اتنی دیر بعد بھی مائیکل نے شراب کی بو کو محسوس کر لیا تھا۔ یعنی وہ بری طرح نشے میں دھت تھا۔ مائیکل کی پیشانی پر ایک اور سلوٹ نمودار ہوئی۔

معاً اس کا تجزیاتی ذہن اور آنکھوں کی گردش تھم گئی، کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تھا۔ ''برا منظر ہے، مائیکل۔''

مائیکل پلٹا۔ وہ جیڈ ہیکنر تھا۔ وہ مائیکل کا ماتحت بھی تھا اور دوست بھی۔ دونوں اکیڈمی میں ہم جماعت رہے تھے۔

''ہاں، یہ ایک خوفناک منظر ہے۔'' مائیکل نے اتفاق کیا۔ ''تفصیل بتاؤ۔''

ہیکنر نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور بولنا شروع کیا۔ ''مقتول کا نام رچرڈ ڈبلیو ہیرس۔ رکی کے نام سے مشہور تھا۔ عمر ستائیس سال۔ ساڑھے چار سال سے ملازم تھا۔ چائلڈ کیئر سپروائزر۔''

''سپروائزر یا گارڈ؟'' مائیکل نے ٹوکا۔

''ہاں، دونوں سمجھ لو۔'' ہیکنر نے کہا۔ ''مبینہ طور پر سات بجے رکی ہیرس کی بچے سے تکرار ہوئی اور اس نے بچے کو ''کرائسز یونٹ'' میں منتقل کر دیا۔''

''بچے کا نام؟''

''ناتھن بیلی۔''

''عمر؟'' مائیکل نے فوراً استفسار کیا۔

''بارہ سال۔'' ہیکنر کا جواب سن کر مائیکل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''کرائسز یونٹ کا مطلب؟'' مائیکل نے سوال کیا۔

''قید تنہائی سمجھ لو۔''

''صرف؟''

ہیکنر نے چونک کر اسے دیکھا۔ تاہم خاموش رہا۔

''چاقو کہاں سے آیا؟''

''کچن سے۔''

''کیمرا کیا کہتا ہے؟'' مائیکل نے کمرے کی چھت کے ایک کونے میں نصب سیکیورٹی کیمرے کی جانب اشارہ کیا۔

''وڈیو سسٹم ڈاؤن تھا۔ تحقیق باقی ہے۔''

''وجہ قتل؟''

''نامعلوم۔ شاید لڑکا یہاں رہنا نہیں چاہتا تھا۔''

''اس وجہ سے اس نے ایک بندہ مار دیا؟'' مائیکل کی آواز میں مدھم سا طنز تھا۔ ہیکنر نے خجالت محسوس کی۔

''واردات کو غالباً دو، گھنٹے ہو گئے؟''

''ہاں، دو سے تین گھنٹے۔''

''ہمیں اطلاع دیر سے نہیں ملی؟''

''رات والا گارڈ نو بجے آتا ہے اور رکی ہیرس کی چھٹی ہوتی ہے۔ دوسرا گارڈ 9:10 پر آیا اور اس نے لاش 9:40 پر دریافت کی۔'' ہیکنر نے جواب دیا۔

''گویا مفرور ہم سے دو گھنٹے آگے ہے۔'' مائیکل نے قاتل کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اس کی آواز بلند ہو گئی تھی اور نگاہ عملے کے افراد پر تھی۔

''تقریباً۔'' ہیکنر نے ہامی بھری۔ ''میں نے پندرہ منٹ قبل قاتل کی تلاش کی ہدایات جاری کر دی تھیں۔'' ہیکنر نے بھی آواز بلند کر لی۔ وہ مائیکل کے اندازِ تفتیش سے بخوبی آگاہ تھا۔

''تم کیونکر یقین سے ''مفرور'' کو ''قاتل'' کہہ رہے ہو؟'' مائیکل کی نگاہ بدستور اسٹاف پر تھی۔ بظاہر اس نے ایک بے تکا سوال کیا تھا اور اس کا ردِعمل تلاش کر رہا تھا۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ ایک بچہ کسی گارڈ کو قتل کر سکتا ہے وہ بھی ایک معمولی ہتھیار سے؟''

''تمام آثار و شواہد ناتھن نامی مفرور کے خلاف ہیں۔ چھری پر انگلیوں کے نشانات کی تصدیق کے بعد کیس کلوز ہو جانا چاہیے۔'' ہیکنر نے کہا۔

''شاید ایسا نہ ہو۔'' مائیکل نے اطمینان سے کہا۔ ہیکنر سمیت جس نے بھی سنا، حیرانی کا ردِعمل ظاہر کیا۔

''بہرحال ناتھن کو جلد از جلد پکڑنے کی کوشش کرو۔'' مائیکل نے شراب کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔

''تمام متوقع مقامات پر نفری تعینات کر دی گئی ہے۔'' ہیکنر نے کہا۔ ''پیٹر اپنے کتوں کو لے کر پہنچنے والا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں ناتھن کو گرفت میں لینے کے لیے کوئی خاص جدوجہد کرنی پڑے گی۔''

''ٹھیک ہے۔'' مائیکل نے آواز دھیمی کر لی۔ ''میرے لیے یہیں پر انٹرویو کا بندوبست کرو، میں JDC کے اسٹاف سے فرداً فرداً بات کرنا چاہتا ہوں۔ نیز میڈیکل ایگزامنر کب تک پہنچ رہا ہے؟''

''بہت جلد۔''

''دوسرے گارڈ کی مصروفیات پر کسی کو تعینات کر دو۔ رکی ہیرس کے ملنے جلنے والوں کو کھنگالو۔ کیمرے کی فوٹیج حاصل کرو۔'' مائیکل بولتا رہا۔ ''ناتھن کے کمرے کے پڑوسیوں سے پوچھ تاچھ کرو۔ ناتھن کو یہاں کس نے؟ کب؟ اور کیوں بھیجا؟ اس کا سرپرست کون ہے؟ والدین یا کوئی اور؟ رکی ہیرس عادی شرابی تھا۔ پوسٹ مارٹم کے بعد واضح ہو جائے گا۔ واردات کے وقت بھی وہ سخت نشے میں تھا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ناتھن دی کڈ کو فوراً گرفت میں لینا ہے۔'' مائیکل نے وقفہ لیا۔

''کوئی سوال؟''

''فی الحال نہیں۔''

☆☆☆

رات سرد نہ ہونے کے باوجود اس کا چھریرا بدن کانپ رہا تھا۔ ناتھن بیلی، اینٹوں سے بنی دیوار کے ساتھ موجود باڑھ کے عقب میں مختصر سی جگہ میں گھسا ہوا تھا۔ اس کے نارنجی رنگت والے لباس پر پشت کی جانب JDC لکھا تھا۔

ناتھن کو پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ جے ڈی سینٹر کی عمارت سے نکلتے ہی اس نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ وہ ننگے پاؤں تھا تاہم وہ پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا، خوف زدہ ہرن کی طرح۔ اس کے ذہن میں صرف دو باتیں تھیں۔ ایک تو دہشت اور دوسری چیز کہ اسے واپس کسی صورت جے ڈی سینٹر نہیں جانا۔

دائیں جانب اچانک دھماکا ہوا۔ کوئی اسے نشانہ بنا رہا تھا۔ ناتھن بری طرح بھڑک اٹھا۔ اس کی عقل نے کہا کہ کمین گاہ سے نکل بھاگے لیکن اندر گہرائی سے آواز آئی۔ ''دبکے رہو۔'' مختصر سی جائے پناہ میں سمٹتے ہوئے اس نے جھانکا۔ وہاں کوئی ہتھیار بند نہیں تھا۔ سڑک پر بچوں کا ایک گروہ فائر کریکر چلا رہا تھا۔

ناتھن کا ذہن ماضی کی طرف لوٹ گیا جب وہ اپنے باپ کے ساتھ گھر کے سامنے آتش بازی کا مظاہرہ کرتا تھا۔ ہزاروں عکس اور خیالات اس کے تصور میں گھوم گئے۔ زندگی نے اس کے ساتھ ٹھیک برتاؤ نہیں کیا۔ باپ اسے ''جہنم'' میں چھوڑ کر آسمانی جنت میں چلا گیا۔ وہ انکل مارک کے رحم و کرم پر رہ گیا۔ لوگ اسے کچرا سمجھ کر سلوک کرتے۔ اس کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں تھا۔ اس کی ہر بات غلط تھی۔ محض اس لیے کہ وہ بچہ تھا۔ ''میرا قصور کیا ہے؟'' اس نے سوچا۔

معاً اس کی سوچ کا زاویہ مڑ گیا۔ اسے خیال آیا کہ وہ کیا کر آیا ہے۔ وہ پہلے بھی مشکلات کا شکار ہوا تھا لیکن کسی ایسے خوفناک سانحے سے اس کا کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اسے بھاگنا تھا لیکن وہ کہاں جائے؟

اس کا بدن پھر کانپنے لگا۔ اس کی سانس تیز چلنے لگی۔ ناتھن نے ایک گہرا سانس لیا اور دھیرے دھیرے باہر نکلا۔ اس کا پُرسکون رہنا ضروری تھا۔ اگر وہ بوکھلاہٹ اور سراسیمگی کا شکار رہا تو حماقتیں سرزد ہوں گی۔ اپنے بچاؤ کے لیے اسے ٹھنڈے دماغ سے درست قدم اٹھانا تھا۔

فوری طور پر اسے پانچ چیزوں کی ضرورت تھی ایک منصوبہ، دوسرے کھانا اور تیسری چیز نیند، چوتھی چیز محفوظ پناہ گاہ اور پانچویں JDC کے نارنجی لباس سے چھٹکارا۔ منصوبہ بنانے سے پہلے چاروں اشیا کے حصول کے لیے اسے کسی مکان میں داخل ہونا پڑے گا لیکن کیسے؟ اور اس میں کتنا خطرہ ہے؟

دروازے اور کھڑکیاں لاک ہوں گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کسی گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس نے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیے۔ اس نے احتیاط سے اطراف میں موجود گھروں کا جائزہ لینا شروع کیا۔ تمام گھر خوب صورت اور روشن تھے۔ گاڑیاں آجا رہی تھیں اور لوگوں کی آوازیں بھی، ان آوازوں میں بچوں کا شور بھی شامل تھا۔

وہ سوچ میں پڑ گیا۔ پھر سڑک کے دوسری جانب اسے ایک گھر نظر آیا جس میں نہ روشنی تھی نہ اس کے سامنے کا منظر خوش نما تھا۔ لان کی گھاس کا ایک حصہ اسے نظر آرہا تھا۔ گھاس کافی بڑھ چکی تھی۔ ڈرائیو وے پر کم از کم درجن کے قریب اخبارات کے رول پڑے تھے۔ ناتھن فوراً سمجھ گیا کہ گھر کئی روز سے یا شاید ہفتوں سے خالی پڑا ہے۔ کچھ نہیں تو ایک رات تو وہ آرام سے وہاں گزار سکتا ہے۔ وہ اطمینان سے بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

☆☆☆

میڈیا تک خبر پہنچ گئی تھی۔ JDC کا داخلی دروازہ رپورٹرز کی وجہ سے بلاک ہوگیا تھا جبکہ مزید کی آمد جاری تھی۔ چینل والے زیادہ پُرجوش تھے۔ یونیفارم میں جو بھی دکھائی دیتا، وہ سوالات کی بوچھاڑ کردیتے۔ ان کی کوشش تھی کہ گیارہ بجے والی خبروں کے لیے کوئی بڑی اسٹوری ہاتھ آجائے۔

مائیکل جہاں بیٹھا تھا، اس ڈیسک کے نام کی تختی پر ہیرالڈ پی جانسٹن، سپرنٹنڈنٹ لکھا تھا۔ جانسٹن نے خوش دلی کے ساتھ پولیس کو اپنا دفتر استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ ڈیسک کی دوسری جانب ہیکنر بیٹھا اپنے پاس کوئی تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا۔ دوسروں کی موجودگی میں یا کام کے دوران میں وہ دوستانہ رویہ اختیار کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔

مائیکل، بریف نوٹس کی چھان بین کرتے ہوئے جزئیات کو ذہن نشین کر رہا تھا۔ اس نے ''رکی ہیرس'' کی فیملی کے بارے میں معلوم کیا۔

''یہاں نہیں ہے۔ مقتول ''مسوری'' سے آیا تھا۔'' ہیکنر نے جواب دیا۔

''کتوں کا کیا بنا؟''

ہیکنر نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ ''بوڑھے پیٹر کے ساتھ کوئی دشواری آن پڑی ہے، ہاؤنڈز کے ساتھ یہاں پہنچنے میں اسے چند گھنٹے لگ سکتے ہیں۔''

''بارش کی پیش گوئی ہے۔ مفرور کے کھوج تب تک تلف ہو جائیں گے۔ خیر چھوڑو۔'' مائیکل نے ایک نوٹ علیحدہ کر کے لہرایا۔ ''ناتھن کڈ پر، چوری کا الزام بھی ہے؟''

''ایسا ہی ہے۔''

''کمال ہے۔'' مائیکل نے تعجب کا اظہار کیا۔ ''ناتھن یتیم ہے اور اپنے چچا کے پاس رہتا تھا؟''

''چچا کا نام؟''

''مارک بیلی۔''

''کیا تم اسے قاتل نہیں سمجھتے؟'' ہیکنر نے استفسار کیا۔

''قاتل تو غالباً وہ ثابت ہو جائے گا۔'' مائیکل نے بائیں ہاتھ سے کان کو سہلایا۔ ''تاہم کچھ باتیں مجھے ہضم نہیں ہو رہی ہیں۔ میں نے جو الفاظ تمہیں لکھ کر دیے تھے ان میں ایک لفظ تھا TROUBLE تم کیا سمجھے؟''

''میرا اندازہ ہے کہ تمہارے خیال میں ہمیں مشکل صورتِ حال کا سامنا کرنا ہوگا۔'' ہیکنر نے سوالیہ نظروں سے مائیکل کو دیکھا۔ ''اگر وضاحت ہوجائے تو؟''

''یہاں سے فارغ ہوتے ہی وضاحت کرتا ہوں۔'' مائیکل نے جواب دیا۔ ''فی الحال یوں سمجھو کہ ناتھن کو تحویل میں لینے میں جتنی دیر ہوگی، یہ کیس اتنا ہی پریشان کرے گا۔''

''ہم اس کے چچا سے ملاقات کریں گے۔ ترجیحات میں یہ ملاقات ضروری ہے۔''

''بالکل، بنیادی ضرورت ہے۔'' مائیکل نے کہا۔

☆☆☆

بریڈک کاؤنٹی کے جنوب مغربی کونے میں، بروک فیلڈ سے بارہ میل دور مارک بیلی اپنے مکان میں بوسیدہ صوفے پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں بوربن کی بوتل تھی جس میں تین انچ کے قریب سیال باقی تھا۔ نیم تاریک مکان میں فقط اسٹوو اور ٹی وی کی روشنی اعلان کر رہی تھی کہ مکان ویران نہیں ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ باقی ماندہ رقبے کو قصداً تاریکی کے سپرد کیا گیا ہے۔ مارک تنہائی چاہتا تھا۔ کم از کم آج کی رات وہ کسی سے ملاقات کے موڈ میں نہیں تھا۔ پردے گرا کر اس نے مدھم روشنی کو بھی باہر جانے سے روک دیا تھا۔

اس نے جس گند میں ہاتھ ڈال دیا تھا، اس سے جلد از جلد چھٹکارا پا کر وہ نئی زندگی کے آغاز کا منتظر تھا۔ بوربن کی بوتل اس کے احساسِ فتح مندی کو دوچند کر رہی تھی اور اب تین انچ بچی ہوئی الکوحل ختم کرنا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ بوتل اس نے چار سال قبل خریدی تھی۔

آج کے لیے اس نے یہ بوتل سنبھال کے رکھی تھی۔ اب تک وہ قدرے پُرسکون تھا۔ اس کی نگاہ ٹی وی پر جمی تھی۔ بالآخر گیارہ بجے کی خبر میں ہیری کارتھر کا چہرہ نمودار ہوا۔

”جے ڈی سینٹر میں قتل، تفصیلات کچھ دیر بعد۔“

یہ نو الفاظ پانچ سیکنڈ میں نشر ہو گئے۔ مارک کے نزدیک نو الفاظ اس کے لیے نئی زندگی کی ضمانت تھے۔ اس کا ذہن ماضی کی طرف چلا گیا۔ اپنے مرحوم بھائی اسٹیو کی جانب...

”معاف کرنا بھائی۔“ اس نے تصور میں بھائی کی روح سے معذرت کی۔ ”مجھے ایسا کرنا پڑا لیکن میں مجبور تھا۔ تم نے میرے لیے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ میرے لیے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ میں تم سے معذرت خواہ ہوں۔“

مارک نے غربت کی مجبوریوں اور کربناک پہلوؤں کو ہر زاویہ سے بھگتا تھا۔ مفلسی ایک بھیانک عفریت کی طرح تھی جب سوشل سروس والوں نے اس کے یتیم بھتیجے کو مارک کے در پر لا ڈالا تھا۔ مارک نے اس حادثے کو ایک ”موقع“ میں تبدیل کرنے کی ٹھان لی۔ وہ جتنے دن زندہ رہتا، مفلس زندگی کی بے رحم حقیقتوں کو بھگتنا پڑتا۔ اس کے لیے زندگی کی یہ قیمت ادا کرنا دشوار تر ہوتا جا رہا تھا۔ حالانکہ اس میں اس کی اپنی غلط کاریوں کا بھی قصور تھا۔

آج چار سال سے محفوظ کی ہوئی بوتل کے کھلنے کا دن تھا۔ نو الفاظ کی خبر نے تصدیق کر دی تھی کہ ناتھن بیلی کا کام ہو گیا ہے۔ ”ماضی کے بارے میں مت سوچو۔“ اس نے خود کو دلاسا دیا۔ ”تم اور کر بھی کیا سکتے تھے؟“

وہ بوتل ختم کرنے ہی والا تھا کہ اسکرین پر تفصیلات آنا شروع ہو گئیں۔

”بروک فیلڈ کے جے ڈی سینٹر میں اسٹاف ممبر کے بھیانک قتل نے قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں کو ششدر کر دیا۔ رچرڈ ہیرس نامی چائلڈ کیئر سپروائزر، جس کی عمر 27 سال تھی، آج رات نو بجے کے لگ بھگ سینٹر کے ایک کمرے میں مردہ پایا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قاتل ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو موقع واردات سے فرار ہونے میں کامیاب رہا۔ ملزم کی تلاش جاری ہے جو ابھی تک مفرور ہے۔“

مارک بیلی کو جو پہلا خیال آیا، وہ بوربن سے متعلق تھا۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ چڑھا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے جو کچھ سنا تھا وہ ناقابلِ یقین تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں، سر کو جھٹکا تاکہ ذہن صاف ہو جائے۔ وہ ٹی وی سے مزید قریب ہو گیا اور نشریات کے ہر لفظ پر دھیان دینے کی کوشش کرنے لگا۔

اسکرین پر اب جان اوگلی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ پس منظر میں جے ڈی سینٹر کی عمارت کا عکس تھا۔ اسپیکرز سے جان اوگلی کی آواز آنا شروع ہوئی۔ ادھر بوربن کی بوتل نے مارک کے ہاتھ سے پھسلنا شروع کر دیا۔ اس کی ہتھیلیوں کے ساتھ پیشانی بھی عرق آلود ہو گئی۔ وہ دانت پیستے ہوئے ناتھن کو گالیاں دے رہا تھا۔ بوتل اس نے ٹی وی پر کھینچ ماری۔ ہاتھ سے پھسلتی ہوئی بوتل ٹی وی کے بجائے دیوار سے جا ٹکرائی۔

یہ کیسے ہو گیا؟ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور سال خوردہ صوفے کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔

مارک کا غصہ اور بے یقینی ختم ہو گئی۔ اب وہ سسک رہا تھا۔ فریاد کر رہا تھا۔ ”ناتھن! تم نے ہیرس کو کام کرنے دینا تھا۔ یہ ہم دونوں کے لیے بہتر تھا۔ اوہ، ناتھن تم نے یہ کیا کر دیا؟ تم نے رکی کو کیسے مار دیا؟“

اس کے اوپر غنودگی چھا رہی تھی۔ آخری خیال اسے یہی آیا کہ سڑک چھاپ مارک بیلی تقدیر کے اس نئے وار سے اس بار بچ نہیں سکتا۔

☆☆☆

رات اپنے شباب کی طرف جارہی تھی۔ بیشتر مکانات نیم تاریک ہو چکے تھے۔ سڑک پر اِکا دُکا گاڑی وقفے سے گزر جاتی۔ سناٹا بڑھتا جارہا تھا۔

ناتھن کے متحرک ہونے کا وقت آ گیا۔ وہ کہنیوں کے بل اپنی پناہ گاہ سے نکل کر گھاس پر آیا۔ وہ بلی کی طرح گھات لگائے سڑک پر دیکھ رہا تھا۔ اس نے سڑک کے پار اپنے مطلوبہ مکان کے ہیولے کو تاڑا۔ فاصلے کی جمع تفریق کی۔ اسے قریباً پچاس گز طے کرنے تھے۔ اسے اسکول کی پچاس گز کی اسپرنٹ دوڑ یاد آ گئی۔ وہ اپنی کلاس میں تیز ترین تھا اور اسکول میں سات آٹھ سیکنڈ میں پچاس گز عبور کر لیتا تھا۔ ناتھن کے دونوں ہاتھ گھاس پر تھے، پنجوں کے بل ٹانگوں کی پوزیشن، ٹریک پر دوڑنے کی ابتدائی حالت میں تھی۔ وہ ساکت ہو گیا۔ اس نے اطراف کے گھروں اور کھڑکیوں کو دیکھا پھر سڑک پر دائیں بائیں نگاہ دوڑائی۔ اس نے تصور کیا کہ وہ میدان میں ہے، دماغ میں گنتی شروع کی ایک... دو... گو...

ناتھن یکلخت اٹھ کر بھاگا۔ چھٹے قدم پر وہ سڑک پر تھا۔ سڑک پار کرتے ہی اس نے گھاس پر لوٹ لگائی۔ قبل اس کے وہ دوبارہ اٹھتا دفعتاً اس کی سابقہ پناہ گاہ کے قریب ایک مکان کی بتی روشن ہو گئی۔ ناتھن اپنی جگہ پر جم گیا۔ وہ نیم دراز حالت میں تھا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ ایک آدمی مکان سے کچرے کا ڈبا لے کر ڈسٹ بن کی جانب جارہا تھا۔ اس نے سڑک کی دوسری جانب دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ اسی دوران ناتھن لڑھک کر عمارت کے سائے میں لیٹ گیا۔ تاہم وہ پوری طرح ایک کھلی جگہ پر پڑا تھا۔ کبھی کبھی چھپنے کے لیے بہترین جگہ کھلا رقبہ ہوتا ہے۔ اسے اپنے باپ کی پرانی بات یاد آئی۔ ناتھن نے آڑ میں جانے کے لیے حرکت کرنے کی حماقت نہیں کی۔ تاہم اس کی گھبراہٹ اپنی جگہ پر تھی۔

نامعلوم شخص کچرا پھینک کر واپس ہو گیا۔ فوراً ہی روشنی بھی غائب ہو گئی اور ناتھن کا رکا ہوا سانس پھیپھڑوں سے آزاد ہوا۔ اگلا مرحلہ مکان میں داخل ہونے کا تھا۔ اگلے تین منٹ میں اس نے خود کو مکان کے اندر پایا۔ اس کے لیے اسے عقبی فرنچ ڈور کا ایک شیشہ کہنی سے توڑنا پڑا۔ پھر اس نے ہاتھ ڈال کر دروازہ کھول لیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اندر ایک ہی جگہ کھڑا رہا، جب اس کی نگاہ تاریکی سے ہم آہنگ ہو گئی تو اس نے محتاط انداز میں حرکت شروع کی۔ یہ ایک کافی بڑا مکان تھا۔

وہ جلد ہی کچن تک پہنچ گیا۔ اس کی پہلی منزل ریفریجریٹر تھا۔ اس کی بھوک نے کھل کر چیخنا شروع کر دیا تھا۔ فریج کھولتے ہی وہ جم سا گیا۔ فریج کی مدھم روشنی اس کے ہاتھوں پر پڑی۔ جن پر گھاس کی پتیاں، مٹی اور خون لگا تھا۔ رکی ہیرس کا خون۔ اس کی بھوک معاً غائب ہو گئی۔ اس کی جگہ واش روم کی طلب نے لے لی۔ فریج بند کر کے وہ واش روم کی تلاش میں نکلا۔ لاؤنج میں سیڑھیوں کے قریب اسے پہلا واش روم ملا۔ اندر آ کر دروازہ بند کرنے سے پہلے اس نے اندرونی سوئچ بورڈ کا جائزہ لیا پھر روشن دان کے لیے نگاہ دوڑائی۔ روشن دان نہیں تھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے اس سوئچ کو دبایا، جو مرر کے اوپر ایک پتلی ٹیوب کو روشن کرنے کے لیے تھا۔ ٹیوب کے اوپر شیڈ تھا جو روشنی کو نیچے اور سامنے کی جانب محدود کرتا تھا۔ آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر وہ ڈر گیا۔ آنکھیں اندر چلی گئی تھیں اور ایک آنکھ کے قریب سوجن تھی۔ بھورے بال مٹی اور پسینے سے آلودہ ہو کر خاکی دکھائی دے رہے تھے۔

ناتھن نے فی الفور خون آلود لباس اتار پھینکا اور گرم شاور میں غسل کی تیاری کرنے لگا۔ گرم پانی اسے سکون بخش رہا تھا۔ اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ باپ کی ایک اور بات یاد آئی کہ "مسکراہٹ اداس ترین شخص کے لیے بھی کچھ نہ کچھ مددگار ثابت ہوتی ہے۔" اس وقت اس کے باپ کے گمان میں نہ تھا کہ اس کا بیٹا ایک دن اداسی اور پریشانی کی ایسی انتہائی حد کو چھوئے گا۔ وہ بھی کم عمری میں۔

"ڈیڈ! مجھے تمہاری ضرورت ہے۔" اس نے سرگوشی کی۔ "میں مصیبت میں ہوں۔ پلیز ڈیڈ میری مدد کرو۔ ڈیڈ... ڈ... ڈ..." ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا۔ وہ چپکے چپکے رونے لگا پھر ہتھیلیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ سسکیوں اور آہوں کا سلسلہ طویل ہو گیا۔

باہر موسلا دھار بارش شروع ہو گئی تھی۔

☆☆☆

"ہیکٹر! مجھے بتاؤ اب تک ہم کیا کر پائے ہیں۔" مائیکل نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلا دیں۔

صبح ہو گئی تھی۔

"تلاش اور روڈ بلاکس نے ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں دیا ہے۔" ہیکٹر نے کہا۔ "رات کی بارش نے آثار کو بھی ناکارہ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر "کوپر" چھٹی پر ہے۔ لاش کا پوسٹ مارٹم شاید کل دوپہر تک متوقع ہے۔ ہمارے محترم کاؤنٹی پروسیکیوٹر عزت مآب بے ڈینئل پیٹرولی کا انٹرویو آفر... تمام

چینلز کے صبح کے ٹاک شوز میں چلا ہے۔''

مائیکل نے ایک کراہ کے ساتھ آنکھیں مسلیں۔''مسٹر پیٹرولی کیا فرماتے ہیں؟''

''وہ لڑکے کو بالغ بتا رہے ہیں اور مقدمہ چلا کر تاحیات جیل میں سڑانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔'' ہیکٹر گویا ہوا۔''مزید یہ کہ رپورٹرز کے دباؤ پر موصوف نے اعتراف کیا کہ سزائے موت کا امکان اپنی جگہ پر ہے۔''

''خوب، یعنی وہ ایسا جج تلاش کرے گا جو ایک بارہ سال کے نابالغ بچے کو قتل کر رکھ دے۔'' مائیکل نے پیٹرولی کے خلاف اپنے ناگوار لہجے کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

دیگر وکلا کے برخلاف پیٹرولی نے کبھی اس بات کو چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ الیکشن میں یو ایس سینیٹر کا امیدوار ہے اور ورجینیا کی نمائندگی کرے گا۔ پیٹرولی دہرے معیار کا قائل تھا... اور انہی کیسز میں ہاتھ ڈالتا تھا جو نہ صرف اس کی شہرت میں اضافے کا باعث بنیں بلکہ اس کی جیت بھی یقینی ہو۔ اس کی انتخابی مہم کا مرکزی تھیم ''منافقت'' پر مبنی تھا۔ یعنی نوجوانوں میں گرتی ہوئی اخلاقی اقدار، جبکہ خود وہ شہرت اور جیت کا بھوکا تھا۔ اس کے لیے وہ کیس کی میرٹ کے بجائے اپنے مفادات پر نظر رکھتا تھا۔ الیکشن فقط چار ماہ کے فاصلے پر تھے، ناتھن کیس اس کی شہرت کو چار چاند لگانے کا بہترین موقع تھا۔ مائیکل کو پہلے ہی توقع تھی کہ... پیٹرولی اس واردات کو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

''اور کچھ؟'' مائیکل نے سوالیہ نظروں سے ہیکٹر کو دیکھا، جواب میں اس نے ناتھن کا ایک فوٹو اسے پکڑا دیا۔ مائیکل سیدھا ہو گیا، وہ دلچسپی سے فوٹو دیکھ رہا تھا۔

''یہ تو کسی زاویے سے قاتل نہیں دکھائی دیتا۔'' اس نے تبصرہ کیا۔ لڑکا کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ چمکتے دانت اور نیلی روشن آنکھیں، بالوں کا رنگ سفیدی مائل بھورا تھا۔ وہ ایک خوب صورت فوٹو تھا۔ چہرے پر معصومیت کے ساتھ ذہانت کا امتزاج تھا۔ جے ڈی سینٹر کی فائل سے مائیکل کو جو تصویر ملی تھی یہ فوٹو اس کے بالکل برعکس تھا۔ مائیکل نے ایک گہری سانس لی۔''کہاں سے حاصل کیا؟''

''ففتھ گریڈ کی ایئر بک سے۔''

''گڈ۔'' مائیکل کی آواز میں ستائش کا عنصر تھا۔ ''سب آ گئے ہیں؟''

''تقریباً۔'' ہیکٹر نے جواب دیا۔''اور منتظر ہیں۔''

دونوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کا رخ کانفرنس روم کی جانب تھا جہاں تینوں ڈویژن کے سربراہ موجود تھے۔

''مختصر نوٹس پر پہنچنے کا شکریہ۔'' مائیکل سیدھا اصل موضوع کی طرف آیا۔''جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رات JDC میں کیا ہوا اور یہ کہ ملزم ایک بارہ سالہ لڑکا ہے جو مفرور ہے۔'' اسی دوران میں ہیکٹر نے مذکورہ تصویر کی کاپیاں تقسیم کر دیں۔

''میں آپ سب پر زور دوں گا کہ یہ کیس مجھے جلدی ختم کرنا ہے۔ لڑکا زیادہ دور نہیں جا سکتا۔ اسے آج ہی تحویل میں لینا ہے۔ اگرچہ یہ مقامی کیس ہے تاہم سارجنٹ ہیکٹر کے مشورے اور اب تک کی ناکامی کے بعد میں نے اسٹیٹ پولیس کی مدد لینے کا فیصلہ کیا ہے۔''

حاضرین نے تصویر کا جائزہ لیتے ہوئے تعاون کا یقین دلایا۔ مائیکل نے شکریہ کے ساتھ رخ پھیر لیا۔

☆☆☆

ناتھن کنگ سائز مسہری پر کمبل کے نیچے عریاں حالت میں بیدار ہوا۔ صبح کے نو بجنے والے تھے۔ ناتھن نے کروٹ لے کر سر تکیوں میں گھسیڑ دیا۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ مزید آرام کرے۔ رات ریفریجریٹر سے پیٹ بھرنے کے لیے اسے کئی معقول اشیا مل گئی تھیں۔ وہ دیر سے سویا تھا۔ کیبل پر اس کو پسندیدہ کارٹون دیکھنے کو مل گئے تھے۔ قسمت اب تک غیر معمولی انداز میں اس کا ساتھ دے رہی تھی۔

ماسٹر بیڈ روم میں وسیع بستر کے بالمقابل دیوزاد ٹی وی اسکرین نصب تھا۔ اس نے تکیوں سے سر نکالا۔ ذہن بیدار تھا اور خیالات کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ناتھن نے خود کو سمجھایا۔ بہت وقت ہے منصوبہ بندی کے لیے اور پریشان ہونے کے لیے بھی۔ اس نے بیڈ سائڈ سے ریموٹ اٹھا کر مدھم آواز کا خیال رکھتے ہوئے ٹی وی آن کیا۔ نیوز چینل پر اسی کی خوب صورت سی بڑے سائز میں تصویر اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ناتھن کو طمانیت محسوس ہوئی۔ اس نے تصویر پہچان لی۔ اچھی تصویر ڈھونڈی ہے پولیس نے، اسے خوشی ہوئی۔

تصویر سمٹ کر اسکرین کے بالائی کونے میں چلی گئی اور ایک آدمی کا چہرہ سامنے آ گیا جس کے عقب میں JD سینٹر کی عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ ناتھن کا منہ بن گیا۔ خاص طور پر اسے آدمی کی آنکھوں کا کرخت تاثر پسند نہیں

آیا۔ اسکرین کے زیریں حصے میں رینگتی ہوئی سلائڈز اور نظر آنے والے عکس کے کیپشن پر نظر دوڑانے کے بعد ناتھن کے علم میں آیا کہ یہ شخص کامن ویلتھ کا اٹارنی جے ڈی پیٹرولی تھا۔

''ہم مبالغے سے کام نہیں لے رہے ہیں اور تفتیش جاری ہے۔'' پیٹرولی نے سنجیدگی سے براہِ راست کیمرے کی آنکھ میں آنکھ ڈالی۔ ''تاہم یہ امر یقینی ہے کہ ناتھن بیلی نے مسٹر ہیرس کی جان لی ہے اور مفرور ہے۔ اس پر فردِ جرم، واردات کی سنگین نوعیت کے حساب سے عائد ہوگی۔''

''اس کے پکڑے جانے پر کیا اقدام ہوگا؟'' کسی رپورٹر کا سوال تھا۔

پیٹرولی نے بلاتوقف جواب دیا۔ ''میری منشا ہے کہ اس پر ایک بالغ فرد کی حیثیت سے مقدمہ چلے گا۔ بڑے لڑکوں کو بڑے جرم کی بڑی قیمت ادا کرنی چاہیے۔''

''یقیناً آپ سزائے موت کی سفارش نہیں کریں گے؟'' ایک اور سوال آیا۔

''پہلے اسے سلاخوں کے پیچھے لانا ہے پھر ٹرائل ہوگا۔ سزائے موت پر بات کرنا قبل از وقت ہوگا۔'' اٹارنی کی سردمہری برقرار تھی۔

''سزائے موت۔'' ناتھن کا منہ کھل گیا۔ ''اس کا مطلب الیکٹرک چیئر۔'' وہ مکمل طور پر سکتے کی کیفیت میں آگیا۔

منظر تبدیل ہوگیا۔ ایک ڈیسک پر اینکر مین ''جان اوگلی'' نظر آیا۔ جان، پولیس کی سرگرمیوں کو ٹریک کررہا تھا۔

''بریڈک کاؤنٹی کی پولیس اب تک ملزم کو پکڑنے کے لیے جو کچھ کرتی رہی ہے، اس کی اطلاعات ہمارے پاس ہیں تاہم دیگر تفتیش کے بارے میں پولیس نے بہت کم معلومات فراہم کی ہیں۔''

منظر تبدیل ہوا۔ مائیکروفونز کی قطار کے سامنے دوسرا چہرہ نمایاں ہوا جس پر تھکن کے آثار تھے۔ یہ شخص بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا مائیکل تھا۔ مائیکل کی تصویر کے ساتھ آواز جان اوگلی کی نشر ہورہی تھی۔ ''ڈیٹکٹو مائیکل نے صبح کے ابتدائی گھنٹے میں رپورٹرز کو بریف کیا تھا جس میں پولیس کے کریڈٹ پر کوئی اچھی خبر نہیں تھی۔''

ناتھن نے ٹی وی بند کردیا۔ ناتھن کو محسوس ہوا کہ نیوز چینل نے اسے خوف زدہ کردیا ہے... ساتھ ہی اسے کچھ فخر بھی محسوس ہوا کہ وہ اب تک متلاشی افراد کی پہنچ سے دور ہے۔ اسے پہلی مرتبہ یہ ادراک ہوا کہ اس نے ابتدائی مرحلے میں پولیس کو مات دے دی ہے۔

ناتھن نے بستر چھوڑ دیا۔ وہ ایک متمول گھرانے کے پُرآسائش گھر میں تھا۔ گھر میں متعدد کمرے تھے۔ بیشتر لاک تھے۔ بچوں کے کمرے کھلے تھے۔ وہ جس کمرے میں داخل ہوا وہ کسی چھوٹی لڑکی کا کمرا تھا۔ تیسرا کمرا اس کے مطلب کا تھا۔ اس کو اطمینان ہوا کہ اس کمرے کا رہائشی اس کا ہم عمر لڑکا تھا۔ اس نے اپنے پہننے کے لیے کپڑے منتخب کیے، اس نے بیلٹ تلاش کی۔ وہاں اتنی اشیا تھیں کہ اسے لگا کہ وہ شاپنگ کے لیے نکلا ہے۔ اس نے ''ری بوک'' کے جوتے منتخب کیے جو پرانے لیکن آرام دہ تھے۔ سائز بھی ٹھیک تھا۔ وہ تیار ہوکر ماسٹر بیڈ میں واپس آگیا۔ قدِآدم آئینے میں اپنے سراپا کا جائزہ لیا۔ اس کی اصل شخصیت واپس آرہی تھی۔ بال شیمپو کے بعد بکھر گئے تھے۔ آنکھ کا ورم کم ہو۔۔ رہا تھا۔ ناتھن کا اعتماد بحال ہونے لگا۔

اس نے منفی خیالات اور مصائب زدہ ماضی کو ذہن سے نکالا۔ اس بار اس نے ٹی وی کی جگہ کلاک ریڈیو آن کیا۔ پانچ سیکنڈ بعد اسے احساس ہوا کہ یہاں بھی ٹاک شو چل رہا تھا اور اسی کے بارے میں بات ہورہی تھی۔

☆☆☆

ڈیزی کارپینٹر دو جڑواں بچیوں کی ماں تھی۔ وہ ریڈیو پر نیوز ٹاک 990 پانچ سال سے چلا رہی تھی۔ نیوز ٹاک 990 ریڈیو کے چند گنے چنے ہٹ ٹاک شوز میں سے ایک تھا۔

ڈیزی نے اپنے پروگرام میں ہر وہ چیز پیش کی جو ریڈیو پر اس سے قبل فیل ہوچکی تھیں۔ اس کے مداحوں کا ایک وسیع حلقہ تھا۔ اس کے مداحوں کے مطابق ڈیزی کارپینٹر زندگی سے متعلق عام آدمی کا حقیقی نقطۂ نظر پیش کرتی تھی۔ وہ اپنے خیالات کو زبان پر لانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی اور اس کی آواز میں سچائی عیاں ہوتی جسے اس کے مداح اور سننے والے محسوس کرلیتے تھے۔

ناتھن ایک اجنبی گھر کی خواب گاہ میں ڈیزی کو سن چکا تھا۔ ڈیزی کا شو ''سنڈیکیٹ'' ہوکر وسیع تر ہوچکا تھا اور ملک کے طول وعرض میں سنا جاتا تھا۔

''اس کیس میں اٹارنی کہہ رہے ہیں۔'' وہ ناتھن کے حوالے سے بول رہی تھی۔ ''کہ بچے پر مقدمہ بالغ لڑکے کی حیثیت میں چلے گا۔''

☆☆☆

ناتھن بستر کے کنارے پر بیٹھا اجنبیوں کے فیصلے سن

رہا تھا۔ جبکہ وہ وہاں تھے ہی نہیں۔ ان کو نہیں پتا کہ ہیرس کی دھمکیوں کے بارے میں۔ وہ محسوس نہیں کر سکتے کہ اس کے ہاتھ میرا گلا دبا رہے تھے۔ یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔ نہ ان کو اس کی پروا ہے۔ میں اس کو مارنے میں کامیاب نہ ہوتا تو وہ مجھے مار چکا ہوتا۔ یہ کیسی ناانصافی ہے۔ ناتھن کے ذہن میں خیالات کی آمد و رفت جاری تھی۔ پولیس کو حقائق معلوم کرنے چاہئیں یا میں پولیس کے پاس جاؤں... کیا وہ میری بات کا یقین کرلیں گے؟

ٹی وی اور ریڈیو پر کی جانے والی باتیں، حقائق سے دور تھیں۔ اس کی بات کون سنے گا؟ تو وہ کیا کرے بھاگتا رہے؟ کب تک؟ کہاں تک؟ کانٹوں بھری مسافت کہاں ختم ہوگی؟ ایک دن وہ اسے پکڑلیں گے۔ یہ ٹریک اینڈ فیلڈ کی ریس نہیں ہے۔ کیا وہ کچھ نہیں کرسکتا؟ ''میں کرسکتا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔ میں یکطرفہ ریکارڈ کو ٹھیک کرسکتا ہوں۔ ایک فون کال میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ کوئی گڑبڑ ہوئی تو وہ فون بند کردے گا۔

اس نے چینل کے بجائے ریڈیو کو فون کرنے کا فیصلہ کیا۔ ناتھن کے ذہن میں پہلا نام ڈیزی کارپینٹر کا آیا۔

ناتھن نے کارڈلیس اٹھا کر بٹن آن کیا۔ اسٹیشن کا نمبر ملایا۔ دوسری جانب مصروف لائن کا سگنل آرہا تھا۔ اس نے پھر ملایا... پھر ملایا۔ نویں کوشش میں دوسری جانب گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔

''آپ ''کیٹ لائن'' پر آگئے ہیں۔ کیا بات کرنا چاہیں گے؟''

''میں ناتھن بیلی کے معاملے میں بات کروں گا۔''

''سب ہی کررہے ہیں۔'' دوسری جانب سے آواز آئی۔ ''آر یو کڈ؟ بلی بچوں سے بات نہیں کرتی۔''

''بلی؟'' ناتھن الجھ گیا۔ پھر اسے کچھ یاد آیا۔ ''لیکن وہ مجھ سے بات کرے گی۔ آئی ایم ناتھن بیلی۔''

ڈیزی گیئر بدلنے والی تھی۔ ناتھن پر سوال جواب کرتے ہوئے اسے پینتالیس منٹ ہوگئے تھے۔ پروڈیوسر نے اس موضوع پر ان پٹ بند کردی تھی۔ ''پریذیڈنٹ کس طرح خارجہ پالیسی کو ہینڈل کررہے ہیں؟'' اس موضوع پر لب کشائی کے لیے ابھی اس نے منہ کھولا ہی تھا کہ ائرفون میں این رک زمورا کی ہیجانی آواز سنائی دی۔ ''تمہیں لائن نمبر چھ پر ایک کال اٹینڈ کرنی چاہیے۔''

ڈیزی دی کیٹ نے بھنا کر شعلہ بار آنکھوں سے پروڈیوسر کو گھورا۔ نگاہ پہچان کر بوکھلا گیا۔ اس نے ایک آدھ بار ہی ڈیزی کو عالم غضب میں دیکھا تھا۔ اس نے وضاحت پیش کرنے میں دیر نہیں کی۔ ''لائن چھ پر لڑکا ہے۔ ناتھن بیلی اور میرے اندازے کے مطابق وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔''

ڈیزی کے خیالات کی ٹرین ایک لمحے کے لیے مکمل طور پر رک گئی۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو اس کا شو ایک دھماکا کرنے کے بہت قریب ہے۔ ڈیزی کے چہرے کا رنگ بدل گیا، اس نے دوبارہ خود کو کمپوز کیا۔

''پیارے سامعین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لائن پر کوئی سیلیبریٹی ہے۔'' اس نے میٹھی زبان میں سسپنس کا عنصر شامل رکھا اور مشکوک نظروں سے زمورا کو دیکھا۔ زمورا نے فوراً دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بلند کیا۔

''ناتھن بیلی، تم بات کررہے ہو؟'' ڈیزی کی آواز نرم اور دوستانہ تھی۔

''یس میم۔'' دوسری جانب سے ایک ہچکاتا لیکن مستحکم آواز آئی۔

ڈیزی کو فخر تھا کہ چار سال میں اس کی صلاحیت نے غیر معمولی ترقی کی تھی۔ وہ آواز سن کر شخصیت کے عادات و خصائل بتا سکتی تھی۔ آواز کے ذریعے جھوٹ سچ کو الگ کرنا اس کے لیے معمولی بات تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ آواز ایک بوائے اسکاؤٹ اور لٹل لیگ بیس بال پلیئر کی ہے اور جو کوئی بھی ہے وہ دیانت دار ہے۔ اس نے فوراً ہی ناتھن کے بارے میں تصور میں مزید ریڈنگ کی۔

☆☆☆

مائیکل کم خوابی کے اثرات محسوس کررہا تھا۔ فون کی گھنٹی بجی۔ پیشانی مسلتے ہوئے اس نے فون اٹھایا۔

''لیوٹننٹ مائیکل۔''

''مائیکل! میں پیٹرولی بات کررہا ہوں۔''

مائیکل کے منہ کا مزہ مزید خراب ہوگیا۔ ''صبح بخیر، تو آپ کیمروں کا سامنا کرنے کے لیے جلدی اٹھ گئے۔''

پیٹرولی واضح طور پر بدمزہ ہوا تاہم مزاج کے برخلاف اس نے جوابی حملہ کرنے کے بجائے مائیکل کا تبصرہ نظرانداز کردیا۔

''ریڈیو آن کرو۔'' پیٹرولی بلند آواز میں بولا۔ اس کی آواز کی سنسنی مائیکل سے چھپی نہ رہی۔ ''بلی، کو سنو، وہ بیلی کڈ سے بات کررہی ہے۔ میں پھر فون کروں گا۔''

☆☆☆

ناتھن کی گھبراہٹ غائب ہوگئی وہ ماسٹر بیڈ میں ٹہلتے ہوئے کارڈلیس پر بات کررہا تھا۔

''جو کچھ بھی ہوا، جب تک جرم ثابت نہ ہو جائے میں معصوم ہوں۔'' اس نے مطالبہ کیا۔

''جو کچھ بھی ہوا، اس میں ایک انمول زندگی کا چراغ گل ہو گیا، کیا تم نہیں سمجھتے کہ کلنگ ایک غلط کام ہے؟''

''یقیناً میں اسے برا سمجھتا ہوں۔'' ناتھن نے جواب دیا۔ ''لیکن آپ کو نہیں پتا کہ درحقیقت وہاں کیا ہوا۔''

''کیا تم نے گارڈ کی جان نہیں لی؟'' ڈیزی کی آواز نرم تھی۔ وہ قتل یا قاتل، مقتول کے الفاظ استعمال نہیں کر رہی تھی۔

ناتھن کی آواز اونچی ہو گئی، اس میں فرسٹریشن کا عنصر داخل ہو گیا۔ ''ہاں، لیکن...''

ڈیزی نے بات کاٹ دی۔ ''کوئی لیکن ویکن نہیں، ناتھن! تم نے ایک انسانی جان لی ہے۔ آگے کیا بچتا ہے کہنے کے لیے... اس سے پہلے کہ کسی اور کو کسی قسم کا جانی نقصان پہنچے تمہیں واپس آجانا چاہیے۔''

ناتھن بستر کے کونے پر بیٹھ گیا۔ ''میں واپس نہیں جا سکتا۔'' اس کی آواز میں بھرپور مضبوطی تھی۔ فیصلہ کن۔ ''اگر میں واپس گیا تو وہ مجھے مار دیں گے... رکی ہیرس یہی چاہتا تھا... میں واپس جا کر ان کا ادھورا کام پورا نہیں کر سکتا... کیا میری زندگی کی کوئی قیمت نہیں ہی؟'' لائن کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔

''میں سادہ الفاظ میں پوچھتی ہوں۔'' ڈیزی نے سلسلۂ تکلم کو جوڑا۔ ''کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ ہیرس نے تمہیں ختم کرنے کی کوشش کی تھی؟''

''یس میم۔''

''ٹھیک ہے ناتھن۔'' ڈیزی نے کہا۔ ''ہم اسے دوسرے الفاظ میں پھر سے دہراتے ہیں... تم کہنا چاہتے ہو کہ تم نے ذاتی دفاع میں ہیرس کو ہلاک کیا؟''

''یس، رائٹ۔ سوائے اس کے کہ وہ گارڈ نہیں سپروائزر کہلاتے ہیں۔'' ناتھن بولا۔ ''اور یہ کہ میں تو صرف خود کو بچا رہا تھا... لیکن حادثہ اس طرح ہو گیا...''

ڈیزی کو اپنی آواز سن کر حیرت ہوئی جس میں ہلکی سی ہمدردی جھلک رہی تھی۔ ناتھن کوئی عام بچہ نہیں تھا۔ اس میں کچھ خاص بات تھی۔ وہ اس کی تصویر پہلے ہی دیکھ چکی تھی اور تصور میں اس شخصیت کا پورا اسکیچ بنا رہی تھی۔

''کیا تم بتاؤ گے کہ درحقیقت گزشتہ رات کیا ہوا تھا؟''

''مشکل ہے کہاں سے شروع کروں۔'' وہ تکیوں کے سہارے لیٹ گیا۔ ''میں ایسی جگہ پر ایسے بچوں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ میں ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند تھا اور JDC صحت مند بچوں کے لیے نہیں۔ وہ جیل ہے دوسرے بچوں کے لیے تفریح یہ تھی کہ وہ میری چیزیں چرا لیتے اور مختلف طریقوں سے مجھے تنگ کرتے۔ شاید ان کو بھی پتا چل گیا تھا کہ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ میں نے دفاع کی کوشش کی... لیکن میں اکیلا تھا۔''

''تم نے کسی کو بتایا کیوں نہیں؟'' ڈیزی نے مداخلت کی۔

ناتھن نے کڑواہٹ سے جواب دیا۔ ''ہاں میں نے پہلے ہی دن شکایت کی تھی۔ یہ میری ایک بڑی غلطی تھی۔ وہ رکی ہیرس تھا جسے میں نے بتایا۔'' ناتھن نے وقفہ لیا۔

''میں پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا جب ایک دن ہیرس میرے پاس آیا اور مجھے ساتھ چلنے کو کہا، میں سمجھ گیا کہ میں مصیبت میں پڑنے والا ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ کیسی مصیبت...'' ناتھن اپنی بات سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

پھر وہ اٹھارہ منٹ مزید بولتا رہا۔ ہزاروں لاکھوں لوگ جگہ جگہ... دور دور تک سن رہے تھے، ناتھن کے پاس الفاظ کی کمی تھی، پھر بھی ڈیزی نے صرف تین بار مداخلت کی، سمجھنے کے لیے کہ فلاں بات سے اس کا کیا مطلب ہے۔

ناتھن نے بات ختم کی تو اس وقت تک بارہ اشتہار چھوٹ چکے تھے لیکن ریڈیو شو اتنا غیر متوقع اور سنسنی خیز تھا کہ مشتہرین نے شکایت نہیں کی۔

ناتھن نے اٹھارہ منٹ میں جو انکشافات کیے، وہ کچھ اس طرح تھے۔ اس رات ہیرس، ناتھن کے پاس آیا اور اسے کان سے پکڑ کر اٹھایا۔ ''میرے ساتھ آؤ۔'' اس نے کہا۔ اس کی سانس میں شراب اور سگریٹ کی بو بسی ہوئی تھی۔ ''ایک رات ''کرائسٹر یونٹ'' میں، تمہیں سکھا دے گی کہ دیواروں پر نہیں لکھا جاتا۔''

ناتھن نے دونوں ہاتھوں سے رکی ہیرس کی کلائی پکڑ لی اور ایڑیاں اٹھا کر پنجوں کے بل مچلنے لگا کہ کہیں اس کا کان ہی نہ اکھڑ جائے۔ ''مجھے چھوڑ دو، پلیز۔'' اس نے فریاد کی۔ ''میں نے کچھ نہیں کیا۔'' رکی نے جواب نہیں دیا اور اسے کرائسٹر۔ یونٹ تک لے آیا۔ بیلٹ سے چابیاں الگ کر کے ایک چابی اس نے دروازے کے لاک میں داخل کی۔ ناتھن سخت ہراساں تھا۔ یہ ایک چھوٹا کمرا تھا، ٹارچر سیل کی طرح... کمرا دوسرے کمروں سے الگ تھلگ

تھا۔ درحقیقت اسے سزا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ جہاں کپڑے، کھانا حتیٰ کہ روشنی بھی چھین لی جاتی تھی۔ اگرچہ اسے کم ہی استعمال کیا جاتا تھا تاہم بچوں میں اس کی دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ ناتھن خوف زدہ ہوگیا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ بلند آواز میں نومولود کی طرح رونے لگا۔ ''رکی، مجھے تکلیف ہورہی ہے۔''

''اگر تم نے مزید شور مچایا تو، تو تمہیں پتا چل جائے گا کہ اصل تکلیف کیا ہوتی ہے۔''

ناتھن نے دوبارہ ہاتھ پیر مارنے شروع کردیے۔ وہ اپنا بازو رکی ہیرس کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کررہا تھا۔ رکی نے اس کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اٹھالیا۔ ''تمہیں کمرے میں جانا پڑے گا۔ چاہے مجھے تمہاری ہڈیاں توڑنی پڑیں۔'' اس نے ناتھن کو اندر پھینک کر دروازہ لاک کردیا۔ اس کے منہ سے شراب کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔

''جوتے اتار دو۔'' رکی نے حکم دیا۔ ''اور موزے بھی۔''

''لیکن یہاں ٹھنڈ ہے۔'' کنکریٹ کا فرش بھی سرد تھا۔

جواب میں رکی صرف گھورتا رہا اور ایک ہاتھ آگے کر دیا۔ ناتھن کاٹ (COT) کے ساتھ ٹیک لگا کر پھر رونے لگا اگرچہ اسے رونا پسند نہیں تھا۔ بہرحال اسے جوتے موزے اتارنے پڑے۔ اس نے وہ رکی کے حوالے کردیے۔ رچرڈ ہیرس دروازہ لاک کرکے فوراً ہی غائب ہوگیا۔

ناتھن نے ٹانگیں جوڑ کر گھٹنے اوپر کیے اور سر گھٹنوں میں ٹکا دیا۔ وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔ دس مہینے، صرف دس مہینے اور باقی ہیں پھر وہ اس قید خانے سے آزاد ہوجائے گا۔ آٹھ مہینے پہلے ہی گزر چکے تھے۔ باقی دس مہینے بھی وہ گزار لے گا۔ اس نے حوصلہ پکڑنے کی کوشش کی۔

☆☆☆

تالے میں گھومنے والی چابی نے اسے بیدار کیا۔ اس کے سیل کی بتی روشن تھی۔ چابی گھومنے کے بعد دروازہ ویسے ہی بند پڑا تھا۔ ناتھن نے اٹھ کر دوبارہ گھٹنے جوڑ لیے۔ وہ خود کو سمجھا رہا تھا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے لیکن خوف کی لہر اس کے انگ انگ میں راستہ بنا رہی تھی۔ اس کا دل سینے میں ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ڈھول بج رہا ہو، کیا اسے دروازے کی جانب جانا چاہیے؟ کیا کوئی اندر آرہا ہے؟

ناتھن اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ دروازہ اندر کی جانب کھل رہا تھا۔ رکی ہیرس دروازے میں اکیلا کھڑا تھا۔ نشے میں دھت۔ ناتھن نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ ایک ہاتھ کمر کے پیچھے رکھے ہوئے کچھ چھپانے کی کوشش کررہا تھا۔

ناتھن کی کسی اندرونی حس نے کہا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ زندگی میں پہلی بار اسے شدت سے احساس ہوا کہ اس کی زندگی خطرے میں ہے۔ اس کے ذہن میں آیا کہ اسے لڑنا ہے۔ رکی کے چہرے پر لکھا تھا کہ فائٹ ہوگی۔ ناتھن کو زندگی کی جنگ لڑنا پڑے گی۔ رکی دھیرے سے اندر آیا اور مسکرایا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ یہ لڑائی یک طرفہ ہوگی۔

''تمہیں یہاں کبھی نہیں آنا چاہیے تھا، سمجھے۔'' وہ بولا۔ ''یہ جگہ تمہارے لیے نہیں ہے۔''

''جلد یا بدیر کوئی نہ کوئی تمہیں مار دے گا'' وہ پھر بولا۔

ناتھن کا ذہن برق رفتاری سے سوچ رہا تھا۔ اس کا خدشہ ٹھیک تھا۔ رکی ہیرس کی آنکھیں اب اس کے عزائم کا کھلا اظہار کررہی تھیں۔ ایک قدم بڑھا کر اس نے آدھا فاصلہ طے کرلیا۔ ناتھن اضطراری طور پر پیچھے ہوکر اینٹوں کی دیوار سے چپک گیا۔ وہ پھنس چکا تھا۔

''میں تمہیں زیادہ تکلیف نہیں دوں گا بچے۔'' رکی کی پُراسرار مسکراہٹ پھیل گئی۔ ناتھن نے سراسیمگی کے عالم میں بھاگنے کا راستہ ڈھونڈا۔ رکی نشے میں تھا اور ناتھن جھکی دے کر نکل سکتا تھا۔ ایسا اس نے بہت دفعہ انکل مارک کے ساتھ کیا تھا۔ یا تو رکی کو خود پر پورا اعتماد تھا یا پھر نشے کی وجہ سے اس نے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ یقیناً وہ بڑوں کی طرح سوچ رہا تھا کہ بچہ کہاں بھاگ سکتا ہے۔ ناتھن کا ذہن تیزی سے جمع تفریق کررہا تھا۔ یہ انکل مارک کا مکان نہیں تھا بلکہ ایک چھوٹا سا سیل نما کمرا تھا۔ اسے جھکائی یا جھکی دے کر نکلنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ پھر اسے رکی کے ہاتھ میں چھری بھی نظر آگئی۔ ناتھن کی دہشت بڑھ گئی اور بچاؤ کے امکانات بھی مزید محدود ہوگئے۔ اس نے چھری ناتھن کے چہرے کے سامنے لہرائی۔ ناتھن کے پاس یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس کا ذہن، جسم، آنکھیں اور تمام حسیات ایک نکتے پر مرکوز تھیں کہ جان کیونکر بچائی جائے۔ زندگی... پیاری زندگی...

ناتھن دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ اس نے بلا جھجک پوری جان سے دائیں ٹانگ رکی کی رانوں کے درمیان ماری۔ اذیت سے رکی کی سانس رک سی گئی۔ وہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہٹا پھر گھٹنوں کے بل گرا۔ ناتھن نے اس کے جھکے ہوئے کندھوں پر سے جمپ لگا کر نکلنا چاہا لیکن اس کا اندازہ

تھوڑا غلط ہوگیا۔ دونوں گھٹنے رکی ہیرس کے سر سے ٹکرائے اور دونوں زمین بوس ہوگئے۔ اس سے پہلے کہ وہ قدموں پر کھڑا ہوتا، چھری قوس بناتی ہوئی اس کے سر پر سے آئی۔ یہ مہلک وار اضطراری طور پر اس نے کہنی اور کلائی کے درمیانی حصے پر روکا۔ وہ براہِ راست طاقتور وار کو نہیں روک سکتا تھا۔ چنانچہ ناتھن نے بازو ترچھا رکھا۔ رکی کی کلائی وہاں سے ٹکرا کر اچٹ گئی پھر بھی ناتھن کا بازو جھنجھنا اٹھا۔ قاتل دوسرا وار کرنے جارہا تھا۔ اس اثنا میں ناتھن گھٹنوں کے بل اٹھ گیا اور جھپٹ کر رکی کی کلائی میں دانت گاڑ دیے۔ جتنی طاقت تھی اس نے جبڑوں میں منتقل کردی۔ رکی کرب و اذیت سے بلبلایا اور دیوانہ وار ہاتھ کو جھٹکا تاہم دانت گہرائی تک اتر گئے تھے۔ الٹا چھری اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔ بائیں ہاتھ سے اس نے ناتھن کے چہرے پر گھونسا مارا۔ ناتھن کاٹ (COT) سے ٹکرایا۔ کاٹ پہلو کے بل گر گیا۔

پورے پانچ سیکنڈ تک دونوں ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔ ناتھن نے خون کی کلی کی، یہ رکی کا خون تھا۔ رکی نے دائیں کلائی بائیں ہاتھ سے جکڑی ہوئی تھی۔ دفعتاً دونوں کی نظریں ایک ساتھ زمین پر گری چھری کی طرف گئیں۔ دونوں جھپٹے۔ شراب اور کلائی کے گہرے زخم نے رکی کو متوقع کارکردگی کے مظاہرے سے روکا اور پھرتیلا ناتھن سبقت لے گیا۔ اس کی تو ویسے ہی جان پر بنی ہوئی تھی۔ ناتھن نے اندھا دھند چھری گھمائی۔ رکی بہت قریب پہنچ گیا تھا۔ چھری اس کے پیٹ میں جا گھسی۔ رکی نے آخری لمحے میں بچنے کی کوشش کی تاہم بہت دیر ہوگئی تھی۔ وہ پشت کے بل پختہ زمین پر گرا۔ سر بری طرح زمین سے ٹکرایا۔

''آئی ایم سوری۔'' ناتھن چیخا۔ ''اوہ گاڈ، رکی، آئی ایم سوری۔''

ناتھن کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس نے کچھ نہیں کیا تو رکی مرجائے گا۔ اپنی سمجھ کے مطابق.... آنکھیں بند کرکے اس نے پہلے چھری پیٹ سے نکالی، چھری نکالتے ہی اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے غلطی کی ہے۔ پیٹ کے زخم سے خون کا فوارہ چھوٹا۔ اضطراراً ناتھن نے خون بند کرنے کے لیے زخم پر ہاتھ رکھا۔ وہ بھول گیا تھا کہ رکی ہیرس چھری سے اسے ذبح کرنے والا تھا۔ اچانک رکی کے دونوں ہاتھ بلند ہوئے اور اس نے ناتھن کا گلا جکڑ لیا۔ ناتھن کی سانس رکنے لگی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے رکی کی کلائیاں پکڑ کر گلا چھڑانا چاہا تب اسے پتا چلا کہ بچے اور بڑے کی طاقت میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ دو خونی زخم کھانے کے بعد بھی رکی نے اسے چوہے کی طرح دبوچ لیا تھا۔ اس کی آنکھیں قاتل کی آنکھیں تھیں۔ وہ خود مر رہا تھا لیکن ناتھن کو بھی ساتھ ہی مرنا تھا۔ قبل اس کے کہ ناتھن کے حواس ساتھ چھوڑ جاتے، اس نے ایک ہاتھ ہٹا کر چھری کو ڈھونڈا۔ دستہ ہاتھ میں آتے ہی اس نے بچی کھچی توانائی جمع کرتے ہوئے پوری یکسوئی کے ساتھ چھری کا تیز پھل رکی کے سینے میں اتار دیا۔

ناتھن ہوش میں نہیں تھا، اس نے اوپر تلے بار بار وار کیے اور پانچویں وار میں چھری رکی کے سینے میں چھوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ اسے چکر آیا اور وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹک گیا۔ چھوٹے سے کمرے میں ہر طرف خون ہی خون تھا۔ ایک منٹ بعد وہ حرکت کرنے کے قابل ہوا۔ وہ ایک بھیانک جرم کا مرتکب ہوچکا تھا۔

اس نے رکی کی بیلٹ سے چابیوں کا گچھا الگ کیا اور کھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔ بقیہ رکاوٹیں بھی اس نے چابیوں کی مدد سے عبور کیں۔ اب وہ عمارت سے باہر پچاس گز چوڑے گھاس کے قطعہ پر تھا جو پہاڑی کے دامن میں ختم ہورہا تھا۔ چابیاں اس نے جھاڑیوں میں پھینکیں اور دوڑ لگادی۔ پہاڑی کے اوپر سے اس نے مڑ کر JDC کی عمارت کو دیکھا۔ کتنی دوستانہ اور پیار بھری جگہ تھی اور خوب صورت بھی۔ پودوں اور پھولوں سے آراستہ۔ مگر اندر نفرتوں کا باغ تھا۔ رکی جیسے افراد نے نفرتوں کے بیج بو کر ان کی آبیاری کی اور پروان چڑھایا تھا۔

''کبھی نہیں آئے گا۔ وہ یہاں کبھی واپس نہیں آئے گا۔'' ناتھن کے دماغ میں یہی ایک خیال تھا۔

☆☆☆

نیوز ٹاک 990 کا عملہ تیزی سے شیڈول میں ردوبدل کررہا تھا۔

''کیا تمھیں یقین ہے کہ وہ تیس منٹ بعد پھر فون کرے گا؟'' زمورا نے سوال کیا۔ ڈیزی نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔

''اس نے کہا ہے تو کرے گا، کیا تم میری صلاحیت پر شک کررہے ہو؟''

''نہیں، نہیں۔ سب جانتے ہیں کہ آواز پرکھنے میں تمھارا کوئی دوسرا مدِمقابل نہیں ہے۔'' زمورا جھینپ گیا۔ دراصل وہ بھی سب کی طرح ہیجان کا شکار ہوگیا تھا۔

دور و نزدیک ان گنت سامعین ڈیزی ڈی کیٹ کی آواز سننے کے لیے بے قرار تھے۔ ڈیزی پوری طرح تیار

تھی۔ 30 منٹ گزر گئے تھے۔ پروڈیوسر پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی۔ تاہم ڈیزی پُرسکون تھی۔

32 منٹ بعد کال آئی۔ زمورا نے انگوٹھا اوپر کر کے لائن ڈیزی کو دی۔

''ناتھن۔''

''یس میم۔''

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' ڈیزی کی آواز میں سچی فکر تھی۔

''تقریباً، بس میری آنکھوں میں دُکھن ہے، ویسے میں ٹھیک ہوں۔''

''تمہارے خیال میں سپروائزر تمہیں کیوں مارنا چاہتا تھا؟'' ڈیزی کو اس کی ناقابلِ یقین کہانی پر پورا یقین تھا۔

''میرے خیال میں وہ پاگل ہو گیا تھا۔ اس نے خوب شراب پی رکھی تھی۔ بڑے لوگ پینے کے بعد عجیب ہو جاتے ہیں۔''

''کون بڑے؟'' ڈیزی نے پوچھا۔ ''کیا تمہارے والدین بھی...''

''نہیں، ہرگز نہیں۔ وہ بہت اچھے آدمی تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں پی۔ نہ انہوں نے کسی کو مارا۔''

''تو کیا، کسی نے زندگی میں تمہاری پٹائی کی؟''

''میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔'' ناتھن نے ناگواری سے کہا۔

''کیوں نہیں؟ اس سے تمہیں مدد ملے گی۔ لوگ سمجھ سکیں گے کہ تم کن حالات سے گزر رہے ہو؟''

''نہیں، ایسا نہیں ہے۔'' ناتھن نے رک کر کہا۔ ''میں کچھ مختلف بتاؤں گا تو لوگ کہیں گے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ چھوٹوں کو ویسے بھی جھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ بڑے لوگ بچوں کو مارتے ہیں... بچے چیختے ہیں، روتے ہیں پھر چپ ہو جاتے ہیں۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن جب کوئی چھوٹا، بڑے کو جواباً مارتا ہے تو اسے جیل میں ڈال دیتے ہیں۔''

''تمہارا مطلب JDC سے ہے؟''

''یس میم۔''

''لیکن وہ جیل تو نہیں ہے۔''

''جیل کی طرح ہے۔ میں نے وہاں وقت گزارا ہے۔''

''تو کیا تم نے کسی کو جواباً مارا تھا؟''

لائن پر خاموشی تھی۔ ناتھن کو انکل مارک کے ساتھ مار پیٹ یاد آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا، کیا وہ اس خاتون کو سب کچھ بتا دے؟ وہ ناتھن کو اچھی خاتون لگ رہی تھی۔

''ناتھن تم لائن پر ہو؟''

''جی۔'' اس نے جواب دیا۔

''ناتھن۔'' ڈیزی نے نرمی سے پکارا۔

''کیا یہ کال ٹریس کی جا سکتی ہے؟'' اس کی آواز آئی۔

''نہیں۔'' ڈیزی نے یقین دلایا۔ ''یہ ریڈیو اسٹیشن ہے۔ جب تک پہلی ترمیم موجود ہے کوئی ٹریس نہیں کر سکتا۔''

''کیا آپ کو یقین ہے؟''

ڈیزی نے زمورا کی جانب دیکھا۔

''شیور، آئی ایم شیور۔'' اس نے ایک معقول جواب دیا۔ وہ یکطرفہ شو نہیں کر سکتی تھی۔

''ڈیئر، میں نے کچھ پوچھا تھا؟''

ناتھن ماضی کی جانب لوٹ گیا۔ اس نے بھی ایک نارمل زندگی گزاری تھی۔ اس کے باپ نے اسے ایک اچھے گھر میں اچھی طرح پالا تھا۔ صرف وہ دونوں تھے اور اچھے پڑوسی تھے۔ کیا وہ لاکھوں لوگوں کو سنا دے کہ اس کے باپ کے انتقال کے صرف تین دن بعد انکل مارک نے اسے لیونگ روم میں ایک پنجرے جیسی جگہ میں قید کر دیا تھا۔ صرف اس کا مضحکہ اُڑانے کے لیے۔ وہ مدد کے لیے چلّا رہا تھا تو پہلی بار اسے انکل کے ہاتھوں بیلٹ کی مار کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ انکل کو خراب لوگوں کے ساتھ گھر میں آئے دن ہلا گلا پسند تھا۔ بہت ساری خراب باتیں تھیں۔

''نہیں، میں نے جواباً کسی کو نہیں مارا۔''

''لیکن تم نے ہیرس کو مارا؟''

''وہ مجھے جان سے مارنا چاہتا تھا۔ میں نے اپنی جان بچائی۔ اور... اور...'' ناتھن سسکنے لگا۔ ''آپ بھی مجھے سب کی طرح الزام دے رہی ہیں؟''

''نہیں، ہنی۔'' ڈیزی کا دل پگھل گیا۔ ''مجھے تمہاری بات پر یقین ہے اور میں جھوٹ نہیں بولتی۔'' ڈیزی نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ''میں تمہاری اور بہت سے لوگوں کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن میں کسی غلط بات کی حمایت نہیں کر سکتی۔''

''یس میم۔'' ناتھن نے خود پر قابو پایا۔ اس خاتون میں اس کے باپ کی طرح کوئی بات تھی۔ ڈیزی کے لیے اس کی پسندیدگی پہلے سے بڑھ گئی۔

''تو مجھے ٹھیک بتاؤ کہ تم نے بارہ سال کی عمر میں کار چرائی تھی؟''

''جی، میں اس وقت گیارہ سال کا تھا۔''

''ناتھن! کیا یہ خراب بات نہیں تھی؟''

''جی یہ غلط کام تھا۔'' ناتھن نے اعتراف کیا اور ڈیزی کو خوشی ہوئی کہ وہ اس کی توقع کے مطابق متواتر سچ بول رہا تھا۔

''پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟''

ناتھن نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا اور انکل مارک کی تمام باتیں بتا دیں پھر کہا۔ ''اس دن میں نے ان کی شراب کی بوتل توڑ دی تھی اور بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے میرے پیچھے کتا چھوڑ دیا تھا۔ میں ڈر گیا تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا اور میں نے پڑوسی کی کار کے ذریعے جان چھڑائی۔ سب کہتے ہیں، میں نے کار چرائی۔ کوئی نہیں کہتا کہ میں نے کچھ دیر بعد کار چھوڑ دی تھی اور پڑوسیوں کو بتا دیا تھا۔ سب بڑے لوگ، بچوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں... آپ انکل کے پڑوسی سے پوچھ لیں۔''

ڈیزی کو نئے انکشافات پر دکھ ہوا۔ ''ڈیئر مجھے افسوس ہے لیکن میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ مجھ سمیت بہت سے لوگ تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔'' ڈیزی نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

''نہیں صرف آپ میری بات کا یقین کرتی ہیں۔''

''جب میں اپنے سامعین سے باتیں کروں گی تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ سب لوگ تم کو جھوٹا نہیں سمجھیں گے۔''

''او کے، میم۔''

''کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ تم نے انکل کی بوتل کیوں توڑی تھی؟'' ڈیزی نہایت احتیاط سے شو کو متوازی رکھتے ہوئے نہ صرف ناتھن کا نقطۂ نظر سامنے لا رہی تھی بلکہ رائے عامہ کو بھی تبدیل کر رہی تھی۔

''وہ اور ان کے عجیب دوست شراب پی کر خراب حرکتیں کرتے تھے۔'' ناتھن نے جواب دیا۔

''کیا تمہارے ساتھ کچھ خراب حرکت کرتے تھے؟'' ڈیزی نے بمشکل محتاط الفاظ چنے۔ وہ بچے سے براہِ راست اصل بات نہیں پوچھ سکتی تھی جبکہ بچہ جانتا تھا کہ لاکھوں لوگ سن رہے ہیں۔ اسے ناتھن کی ذہانت کا ادراک تھا۔ کچھ وقفے کے بعد ناتھن کی آواز آئی۔

''میم... م... یہ گندی بات ہے۔ میں اس پر بات نہیں کروں گا۔'' اس نے دوٹوک الفاظ میں کہا اور رونے لگا۔

ڈیزی سناٹے میں رہ گئی۔ اس کو اور سامعین کو جواب مل گیا تھا۔ چاہے اس کی اصل نوعیت کسی قسم کی بھی ہو۔

''دیکھو ہنی، تم بہت پیارے بچے ہو۔ میں نے تمہارا فوٹو دیکھا ہے، تم سے باتیں کی ہیں۔ تم بہادر بھی ہو۔ بہادر بچے روتے نہیں ہیں۔ پلیز ایسا مت کرو... تم اتنا بتا دو کہ کیا تمہیں کار چوری کی وجہ سے JDC بھیجا گیا تھا؟''

''یس میم۔'' وقفے کے بعد ناتھن کا مخصوص جواب آیا۔

''اب تم کیا کرو گے؟ کتنی مسافت طے کرو گے بھاگ بھاگ کر؟''

''کیا میں غلط کر رہا ہوں؟''

''دیکھو تم پکڑے جاؤ گے۔''

''اگر میں خود کو پولیس کے حوالے کر دوں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔'' ناتھن نے کہا۔

''تم کیوں سوچتے ہو ایسا؟''

''میں نے اٹارنی کو کہتے سنا تھا کہ وہ مجھے بڑا لڑکا سمجھتے ہیں اور سزائے موت دیں گے۔ وہ شخص اچھا نہیں ہے۔'' ناتھن نے کہا۔ ''پولیس اور لوگ بھی مجھے مارنا چاہتے ہیں۔ ان میں اور رکی ہیرس میں کوئی فرق نہیں۔'' اس نے آخری فقرہ بلند آواز میں کہا۔

''ناتھن تم خوف زدہ ہو؟'' ڈیزی نے کہا۔

''یس میم، اسی لیے مجھے بھاگتے رہنا ہے۔''

''کیا تم مجھ پر شک کرتے ہو؟''

''نو، یو آر گڈ میم۔''

''شکریہ، کیا تم میرا ایک کام کرو گے؟''

''یس میم۔''

''تم مجھ سے دوبارہ بات کرو گے؟'' ڈیزی نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی ہے۔

''یس میم۔'' ناتھن نے آہستہ سے کہا اور لائن ڈیڈ ہو گئی۔

ڈیزی نے زمورا کو دیکھا۔ وہ بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ڈیزی نے دل سے ناتھن کے لیے دعا کی۔

☆☆☆

پیٹرولی نے تیس منٹ کے وقفے سے دوسرے شو کے بعد پھر مائیکل سے رابطہ کیا۔ ''لڑکا عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے اعترافِ جرم کر لیا ہے۔ بس یہ کافی ہے۔'' پیٹرولی بھڑکا ہوا تھا۔ ڈیزی دی کیٹ کے پروگرام نے اس کے عزائم میں روڑے

اٹکانے شروع کر دیے تھے۔

مائیکل کچھ دیر تک محتاط انداز میں اس کے ساتھ بحث کرتا رہا پھر اکتا کر گفتگو کا سلسلہ ختم کر دیا۔

☆☆☆

شناسا آواز نے مائیکل کو خیالات کے بھنور سے نکال لیا۔ اس نے سر اٹھا کر ہیکنر کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔ ''اپنے دوست پیٹرولی سے بات کر رہے تھے؟''

''ٹھیک سمجھے ہو۔'' مائیکل نے کہا۔ ''ناتھن بیلی کے اچانک ریڈیو پر نمودار ہونے سے وہ بدحواسی میں مبتلا ہو گیا ہے۔'' پھر اس نے دفعتاً موضوع بدل دیا اور سوال کیا۔ ''کام کا کیا ہوا؟ کوئی اچھی خبر؟''

''اچھی کہو یا بری، بہرحال دلچسپ خبر ہے۔'' ہیکنر نے بتایا۔ ''اول یہ کہ بچے کے چچا سے ملاقات نہیں ہو سکی، فون پر اور براہِ راست بھی کوشش کی گئی۔ لگتا ہے وہ ملنا نہیں چاہتا۔''

''کیا وہ ناتھن کی روپوشی میں مدد کر رہا ہے؟''

''ممکن نہیں ہے۔ دونوں میں کوئی انسیت نہیں ہے۔'' ہیکنر نے نوٹ بک نکالی۔ ''یہ مواد JDC کی فائلوں سے لیا ہے۔ ویری سیڈ اسٹوری، ابتدائی دس سال ناتھن بیلی کی اس کے باپ نے پرورش کی۔ جب وہ نومولود تھا تو اس کی ماں کا انتقال ہو گیا۔ باپ وکیل تھا اور خاصا خوش حال تھا۔ وہ دو سال قبل کار کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ ناتھن کی ذمے داری کون اٹھائے گا؟ اس کا تعین کرنے کا باپ کو موقع ہی نہیں ملا۔ اس طرح بچہ مارک بیلی کی تحویل میں آ گیا۔ مارک کے ذہن میں ہو گا کہ وہ ٹرسٹ فنڈ کی مدد سے ناتھن کی ضروریات پوری کرے گا لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ ممکن ہے کہ خود اس کی نظر بھی ناتھن کے باپ کے کئی ملین ڈالرز پر ہو۔ تاہم سب رقم رئیل اسٹیٹ میں انویسٹ تھی۔ ناتھن کا باپ وکالت اور سرمایہ کاری دونوں میں اچھی ساکھ رکھتا تھا۔ خوش حال ہونے کے باوجود اور ضرورت کے برخلاف اس نے دوسری شادی نہیں کی۔ اسے ناتھن بیلی سے پیار تھا۔ جس کی پرورش اور تربیت خود اس نے کی۔ پراپرٹی میں پھنسی رقم کئی گنا بڑھ کر مناسب وقت پر ناتھن کو ہی ملنی تھی۔'' ہیکنر نے بات جاری رکھی۔ ''یہ کہنا بے معنی ہو گا کہ مارک بیلی اس صورتِ حال سے ناخوش تھا جبکہ اسے پیسے کی ضرورت بھی تھی۔ نتیجتاً اس نے ناتھن کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ مارک فرسٹریشن کا شکار تھا۔ مارک کے خلاف ناتھن کے دل میں نفرت بڑھنے لگی۔ ریڈیو پر اس نے جو کچھ کہا، وہ سچ معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی متعدد باتوں کی تصدیق بھی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً پوسٹ مارٹم کے بعد رکی ہیرس کے بارے میں یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ اس نے شراب پی رکھی تھی...

''سوشل سروس والے اس دوران چھ مرتبہ مارک کے گھر آئے تھے۔ بالآخر ایک برس قبل ناتھن نے کار چرائی، جس کے بارے میں اس نے ''کیٹ'' (بلی) کے شو میں بتایا اور ہم اس کے الفاظ کی تصدیق کر لیں گے۔ وہ اپنے چچا کے چنگل سے نکلنا چاہتا تھا۔''

''کیسے کہتے ہو؟'' مائیکل نے پہلی بار مداخلت کی۔

''JDC میں ناتھن کی نوٹ بکس میں کہیں کہیں اس بات کے اشارے ہیں جن کو ریڈیو پروگرام سے بھی تقویت ملتی ہے۔ کار چوری کے بعد مارک نے کورٹ میں ناتھن پر مختلف الزام لگائے۔ تاہم کار چوری کے علاوہ کچھ بھی ثابت نہ ہو سکا۔ یہ ایک اچھی پیش رفت ہے۔''

''وہ کیا؟'' مائیکل تصور میں اصل کہانی کی کڑیاں جوڑ رہا تھا۔

''ہمیں وڈیو ٹیپ مل گئی ہے۔'' ہیکنر نے انکشاف کیا۔ ''میں سمجھا تھا کہ کیمرا ٹوٹ گیا ہے یا توڑا گیا ہے۔ جو کچھ بھی حقیقت ہے، ہم مکمل نہیں تو کچھ نہ کچھ ٹیپ پر دیکھ سکتے ہیں۔''

مائیکل سنبھل گیا۔ ''بہت اچھا کام کیا ہے تم نے مختصر وقت میں۔'' اس نے ہیکنر کی کاوش کو سراہا۔ ''چلو دیکھتے ہیں۔'' وہ دونوں کانفرنس روم میں آ گئے۔ کانفرنس روم مائیکل کے آفس سے ملحق تھا۔

''وہاں متعدد کیمرے ہیں۔'' ہیکنر نے کہا۔ ''یہ کیمرا ''کرائسٹریونٹ'' کے باہر تھا۔ تاہم کارکردگی اچھی نہیں ہے۔''

مائیکل نے اسکرین کے بالائی دائیں کونے سے ایک ہیولا نکلتے دیکھا۔ جو ننگے پاؤں تھا۔ ٹیپ بلیک اینڈ وائٹ تھی۔ بیرونی رقبے میں روشنی کا معقول انتظام نہیں تھا۔ قد، حلیہ اور پیروں سے مائیکل نے باآسانی ناتھن کو پہچان لیا۔ ہیولے کی حرکات سے خوف عیاں تھا۔ وہ عجلت اور گھبراہٹ کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اس کا لباس، ڈھیلا ڈھالا تھا جس پر دھبے بلیک اینڈ وائٹ فلم کی وجہ سے روشنائی کے نشانات معلوم ہو رہے تھے۔ تاہم دونوں دوست جانتے تھے کہ یہ رکی کے خون کے نشانات ہیں۔

''یہاں رک جاؤ۔'' مائیکل نے ہیکنر سے کہا۔ ''بیلی

نے ریڈیو پر کہا تھا کہ اس کے جوتے موزے اتروائے گئے تھے، کیا یہ معمول کی کارروائی تھی؟''

ہیکٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کہا نہیں جا سکتا، ممکن ہے رکی بیرس خراب رویے کا مظاہرہ کر رہا ہو یا اسے مزید خوف زدہ کر رہا ہو۔''

''ٹھیک ہے، آگے چلو۔''

ناتھن ہر قدم پر اطراف میں دیکھ رہا تھا۔ کیمرے پر نظر پڑنے پر وہ ہراساں نظر آیا اور پوری طرح گھوم گیا کہ کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا... پھر اس نے کیمرے کو دیکھا اور مائیکل کا دل بری طرح دھڑکا۔ ناتھن کی آنکھوں کے تاثرات واضح تھے۔ یہ تاثر مائیکل نے پہلے بھی دیکھے تھے... کہاں... کس کی آنکھوں میں؟

''اسٹل۔'' وہ بلند آواز میں بولا... اور ناتھن کا چہرہ اسکرین پر جم گیا۔ ہیکٹر، مائیکل کے قریب ہو گیا۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' اس نے مائیکل کو دیکھا۔

''اس کے چہرے کو دیکھو، ہیکٹر دیکھو، اس کی آنکھیں برائن کی جیسی ہیں۔ بالکل برائن جیسی۔''

ہیکٹر نے بھی دیکھ لیا۔ ''میں معذرت خواہ ہوں دوست۔ میں اسے آف کر دیتا ہوں۔'' ہیکٹر نے کہا۔

''نہیں، ایسا نہ کرو۔'' مائیکل نے مضبوط لہجے میں کہا۔ میں سمجھا تھا کہ میں نے ماضی کو بھلا دیا ہے۔ چلنے دو، باقی ٹیپ بھی دیکھ لیتے ہیں۔''

ہیکٹر نے بہ غور مائیکل کو دیکھا اور ٹیپ دوبارہ چلا دی۔ کیمرے سے نظر ہٹا کر ناتھن نے دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ درمیانی دروازوں کو کھولتا ہوا وہ بیرونی دروازے تک پہنچا... اسے بھی کھول کر تاریکی میں گم ہو گیا۔ ہیکٹر نے ریکارڈنگ بند کر دی۔

''کیا خیال ہے، باس؟''

مائیکل نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''کاش میں یہ سب نہ دیکھتا۔ میرا کام اب پہلے سے مشکل تر ہو گیا ہے۔ کیا یہ ٹیپ پریس کے پاس بھی ہے؟''

''دوست، پیٹرولی کے چمچے پہلے ہی اس ٹیپ پر ٹوٹ پڑے تھے اور اسے ایک بھیانک مرڈر موی کی شکل میں نیوز اسٹیشنز پر چلوانے کی تیاری کر رہے ہیں۔''

''مجھے نہیں پتا، ہیکٹر تم کیا سوچ رہے ہو؟ لیکن میں نے جو کچھ دیکھا اس میں مجھے قاتل کہیں نظر نہیں آیا۔ سوائے ایک ہراساں، دہشت زدہ ہرن کے بچے کے۔'' مائیکل افسردہ تھا۔ اسے اس معصوم کو پکڑنا تھا جس نے پیٹرولی جیسے مفاد پرست کے پسینے نکلوا دیے تھے۔ وہ اپنے فرض سے روگردانی نہیں کر سکتا تھا۔ ''ہیکٹر! ٹیلی فون ریکارڈ چیک کرو... کتنی بار 800 پر کال آئی، کہاں سے آئی۔ کہیں نہ کہیں کمپیوٹر نے کال پکڑی ہو گی، ریکارڈ ملنا چاہیے۔ تمام گفتگو کمپیوٹر سے ٹیپ کر لو۔'' مائیکل نے تھکی تھکی آواز میں کہا۔

ہیکٹر کراہا۔ ''ہمیں کورٹ آرڈر کی ضرورت پڑے گی۔ کورٹ آرڈر کے بغیر ہم ایک ریڈیو اسٹیشن کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتے۔''

''جانتا ہوں۔'' مائیکل نے کہا۔ ''ایسا کرو پہلے ریڈیو والوں کو رضا کارانہ طور پر راضی کرو، کوئی معقول حوالہ دو۔ جیسے ان کا یہ تعاون کمیونٹی کے لیے ایک بیش بہا خدمت ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔''

''او کے، باس۔''

''اور ہاں ایک آخری بات۔ مارک بیلی کے اپنے مالی معاملات کیسے ہیں؟''

''قلاش۔'' ہیکٹر نے ایک لفظ میں جواب دیا۔

مائیکل کو اسی جواب کی امید تھی۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

☆☆☆

پانچ سال ڈیزی نے سیکڑوں پروگرام کیے۔ سیکڑوں معروف اور غیر معروف لوگوں کے انٹرویو کیے۔ لیکن ناتھن کے ساتھ جو پروگرام ہوا، وہ اپنی نوعیت کا واحد پروگرام تھا۔ شیشے کی دوسری جانب زمورا کی کھوپڑی بھی گھومی ہوئی تھی۔ چند کالز مزید موصول ہوئی تھیں۔ کال لگنے پر پہلے زمورا کو نمٹنا پڑتا تھا۔ وہ نام، شہر وغیرہ کے بارے میں معلوم کر کے پوچھتا کہ کال کرنے والا کیا چاہتا ہے۔ نام وغیرہ کے ساتھ مقصد کا مختصر خلاصہ وہ کمپیوٹر ٹرمینل کے ذریعے ڈیزی تک پہنچاتا تھا۔ وہ تمام نام وغیرہ اسکرین پر دیکھ کر خود فیصلہ کرتی کہ پہلے کس سے بات کرنی ہے۔

زمورا کے شانے پر اچانک کسی نے ہاتھ رکھا، وہ چونک کر مڑا۔ ایک آفس جونیئر اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلی فون کے پیغام کی گلابی پرچی تھی۔ اس مداخلت نے زمورا کو برہم کر دیا۔ اس نے ایک کان کا ائرپیس نکالا۔ ''یہ کیا ہے؟ نظر نہیں آ رہا کہ ہم شو کے درمیان ہیں۔''

''پپ... پولیس سر۔'' نوجوان بوکھلا گیا۔ ''وہ ہاٹ لائن پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے۔''

''ان سے کہو کہ میں پروگرام ختم کر کے بات کرتا ہوں۔''

''میں نے کوشش کی تھی، سر! ان کا کہنا ہے کہ انصاف کے معاملے میں رکاوٹ مت بنو۔''

''وہاٹ۔'' زمورا کے جبڑے بھینچ گئے۔ ''میں دیکھتا ہوں۔'' اس نے سرخ رنگ کا فون ہک پر سے اُتارا۔

''این رک زمورا ان ہیئر، کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

☆☆☆

بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کا پٹرول مین ہیرالڈ تھامس جو ابھی تک اپنا نام نمایاں کرنے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ شفٹ روٹین، ٹریفک ڈیوٹیز اور متفرق کام... وہ کوئی خاص پولیس والا کارنامہ سرانجام دینا چاہتا تھا۔ وہ کسی بڑے کیس میں نام روشن کرنے کا خواہش مند تھا۔

جب ہیکر اس کے پاس ناتھن بیلی کو ٹریک کرنے کا ہدف لے کر آیا تو اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ یہ اس کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔ اگرچہ فون ریکارڈز کے ذریعے ناتھن تک پہنچنا ایک محنت طلب کام تھا۔ تاہم یہ ایک ہائی پروفائل کیس تھا۔ اس موقع کو کھونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس نے فوراً حامی بھر لی۔

تاہم اس نے غلطی کر دی اور زمورا سے بول بیٹھا کہ اگر اس نے مرڈر کیس میں تعاون نہیں کیا تو اسے جیل بھی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ بھی جانتا تھا کہ امریکی عوام حیرت انگیز طور پر اپنے بیشتر حقوق سے نابلد ہیں۔ تاہم اس کا یہ کارڈ پٹ گیا۔ زمورا ریڈیو اسٹیشن کا پروڈیوسر تھا اور مذکورہ شو کا تعلق بھی ڈیزی جیسی آفت کی پرکالہ سے تھا۔

☆☆☆

شیشے کی دوسری جانب ڈیزی ڈائٹ کوک کی چسکیاں لے رہی تھی۔ کمرشل چلانے کے لیے اس کے ہیڈ فون میں زمورا کی آواز آئی۔ اس کو زمورا کے تاثرات عجیب لگے۔ کمرشل اسٹارٹ کر کے اس نے پھر زمورا کو دیکھا اور ایک فون اٹھایا۔ ''کیا بات ہے؟'' وہ کچھ سنتی رہی پھر بولی۔ ''شو کے دوران میں 'ہاٹ لائن' نہیں لیتی، تمہیں پتا ہے۔''

''کوئی پولیس والا ہے اور ہمارے فون ریکارڈ کے ذریعے ناتھن تک پہنچنا چاہتا ہے۔'' زمورا نے فوراً جواب دیا۔

ڈیزی نے اتنے عرصے میں جو ذاتی ذرائع قائم کیے تھے، سب تحلیل ہو جاتے، یہ ممکن نہیں تھا۔

''اس سے کہو کہ ہمارے ریکارڈ تک رسائی ممکن نہیں ہے اور غیر قانونی بھی ہے۔'' وہ رسائی دینا بھی چاہتی تو ناتھن کی وجہ سے نہ دیتی۔ لہٰذا اس نے دوٹوک فیصلہ سنا دیا۔

''وہ کہتا ہے کہ جرم کی اعانت کے الزام میں ہمیں قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

ڈیزی کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔ ''اوہ، ریئلی؟ ہم اسے بھی آن ائیر جانے دیتے ہیں لگ پتا جائے گا۔ ویسے نام کیا ہے اس کا؟''

''آفیسر تھامس۔''

پندرہ سیکنڈ کا اشتہار ختم ہو گیا تھا۔ ڈیزی نے اپنا مائیکروفون آن کیا۔

''ویلکم بیک، امریکا... آپ کا پسندیدہ پروگرام۔ یہ ایک غیر معمولی شو بنتا جا رہا ہے۔ آپ لوگوں نے ناتھن بیلی کے ساتھ میری جو گفتگو سنی، ایسا لگا جیسے بھونچال آ گیا ہے۔ سامعین کی تعداد اور کالز بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ لائن پر اس وقت ہمارے ساتھ بریڈک کاؤنٹی کا پولیس آفیسر موجود ہے جو مجھے اور میرے اسٹاف کو جیل کی سیر کرانے کا ارادہ ظاہر کر رہا ہے۔ کیوں؟ ناتھن کے معاملے میں... آفیسر سے بات کرتے ہیں کہ اس کے ذہن میں کیا ہے؟'' اس نے ایک جلتے بجھتے بٹن کو دبایا۔ ''آفیسر تھامس! تم اس وقت آن ائیر ہو؟''

معقول وقفے تک کوئی آواز نہیں آئی۔ غالباً تھامس کو توقع نہیں تھی کہ تیز طرار ڈیزی اسے شو میں گھسیٹ لے گی اور بات چیت آن ائیر سنی جائے گی۔ بالآخر ایک آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔''

''آفیسر تھامس! میں سمجھ رہی ہوں کہ تم مجھے جیل میں دیکھنا چاہتے ہو، کس لیے؟ ویسے مجھے یہاں ریڈیو اسٹیشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کیا خیال ہے؟'' ڈیزی نے جارحانہ آغاز کیا۔

دوسرے جانب سے ایک مائل بہ شکستہ آواز آئی۔ ''میں... میں، کیا میں ریڈیو پر ہوں؟''

''تم نے ایک ریڈیو اسٹیشن کال کی ہے آفیسر... تو ظاہر ہے اب تم کو ریڈیو پر سنا جا رہا ہے۔'' ڈیزی ہولے سے مسکرائی۔ اس نے بہ آسانی محسوس کر لیا کہ آفیسر پچھلے قدم پر چلا گیا ہے۔

''میں معذرت خواہ ہوں۔ میرا خیال تھا کہ ہم

پرائیویٹ گفتگو کر لیتے۔''

جواباً ڈیزی کی آواز میں مخصوص کھلنڈرا پن شامل ہو گیا۔''میرے پروڈیوسر نے مجھے بتایا تھا کہ تم اس پروگرام کے ٹیلی فون ریکارڈ میں دلچسپی رکھتے ہو تا کہ ناظرین بیلی تک رسائی حاصل کر سکو۔ٹھیک کہہ رہی ہوں؟''

''ہاں، آں... ایسا ہی خیال تھا میرا۔'' تھامس کی آواز میں ٹالنے کا تاثر تھا۔کم از کم ڈیزی خوب لطف اندوز ہوئی۔

''کیا یہ ٹھیک ہے کہ تم نے پروڈیوسر کو انکار کی صورت میں فردِ جرم عائد کرنے کی دھمکی دی تھی؟'' ڈیزی کی بے باک پیش قدمی جاری تھی۔

''میں سمجھتا ہوں کہ میرا مطلب کچھ اور...'' تھامس کا لہجہ واضح طور پر ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔

ڈیزی نے اس کی بات کاٹی۔''میں سمجھ رہی ہو... کیا تم یہ بتانا پسند کرو گے کہ آئین اور قانون ہمیں جو تحفظ اس معاملے میں دیتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟'' ڈیزی ڈھیل دینے پر آمادہ نہیں تھی۔دوسری جانب خاموشی تھی۔

''آفیسر تھامس میں سیدھی صاف بات پسند کرتی ہوں کہ تم نے مجھے جو دھمکی دی ہے وہ تمہارے لیے مسئلہ بن سکتی ہے یا تم بلف کھیل رہے ہو یا ہمیں ڈرا رہے ہو؟''

عوام میں وہ ایسے ہی ''جنگلی بلی'' کی شہرت نہیں رکھتی تھی۔تھامس کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔''بلی'' نے نہ صرف اس کو بلکہ پورے ڈپارٹمنٹ کی ساکھ کو آناً فاناً خطرے میں ڈال دیا تھا۔وہ بھی لاکھوں افراد کے سامنے، چند منٹ قبل وہ پُراعتماد تھا اور سہانے خواب دیکھ رہا تھا اور اب اسے اپنا کیریئر ڈولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا... اس نے فون پٹخ دیا۔

ڈیزی نے کلک کی آواز سنی اور زمورا کی جانب فاتحانہ انداز میں دیکھ کر مسکرائی۔پھر مائیک کے قریب منہ کر کے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔''رابطہ منقطع کرنا کوئی جواب نہیں ہے، کیا خیال ہے سامعین کا؟...ہمیں ایک اشارہ مل گیا ہے آپ اسے پیغام بھی کہہ سکتے ہیں۔''

☆☆☆

''لائل پوائنٹر'' کی شہرت ''ہٹ مین'' کی تھی۔اسے یہ پسند بھی تھا۔اس کا قد پانچ فٹ گیارہ انچ تھا۔خاصا بھاری بھرکم بھی تھا... وہ کسی فلمی ولن کی طرح خوفناک نہیں تھا لیکن جیسا بھی تھا،اس کی شخصیت میں کوئی دہشت ناک بات تھی۔باوجود اس کے کہ وہ ایک بظاہر اسمارٹ اور حسِ مزاح رکھنے والا شخص تھا۔اس کے کاروبار میں کم از کم حسِ مزاح کی خوبی تو مفقود ہی تھی۔اس نے ایک جدوجہد کے بعد اپنی ساکھ بنائی تھی جس میں حیوانی درندگی کا خاص دخل تھا اور اس کے جاننے والے بلکہ اجنبی بھی اس کی اسمارٹ شخصیت کے باوجود اس سے ڈر کر بات کرتے تھے۔

پوائنٹر، مسٹر سلیٹر کے لیے کام کرتا تھا۔سلیٹر کے لیے پوائنٹر سے بڑھ کر کوئی وفادار نہیں تھا۔سلیٹر کے احکامات پر جس خوبی اور صفائی سے پوائنٹر عمل کرتا تھا، اس جیسا کوئی دوسرا نہیں تھا۔سلیٹر کا ہر حکم ایک ٹیسٹ کی طرح تھا جس میں غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

پوائنٹر اپنے باس سے اکثر سنتا تھا کہ ''ہر آدمی کو دوسرا موقع ملنا چاہیے، لیکن تیسرا نہیں۔''

آج پہلی بار پوائنٹر دوسرا موقع حاصل کرنے جا رہا تھا۔یہ اور بات ہے کہ پوائنٹر کی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو سلیٹر خود ہی اپنے ''دوسرے چانس'' کے قول کو غلط ثابت کر دیتا۔

تین گھنٹے قبل پوائنٹر نے سلیٹر کو بھرپور عالمِ طیش میں دیکھا تھا۔پوائنٹر کو دوسرا موقع اس کی وفاداری (جو کسی پالتو کتے کی طرح تھی) اور برسوں کی بے داغ کارکردگی کی وجہ سے مل گیا تھا۔

سلیٹر سے ملاقات کے بعد پوائنٹر عجلت میں وہاں سے رخصت ہوا۔اس کے اندر غصہ پل رہا تھا۔اس نے ماضی میں بڑے مشکل ہدف صفائی سے اڑائے تھے اور اب ایک بچے نے اسے سلیٹر کے سامنے ذلیل کر دیا تھا بلکہ پوائنٹر کی زندگی کو بھی خطرے میں ڈال دیا تھا۔

مارک بیلی اور اس کے بھتیجے کا معاملہ قابو سے باہر ہو گیا تھا اور پوائنٹر کے سر پر خون سوار تھا۔اس نے مارک کے منصوبے کو زیادہ غور سے نہیں سنا تھا۔نہ اس کی ضرورت تھی کیونکہ تمام عناصر اپنی جگہ فٹ تھے۔اندرونِ خانہ ایک گارڈ، ایک بچہ اور چھوٹا سا کمرا آخر یہ سب کیونکر ہو گیا؟

پندرہ منٹ میں اسے سب معلوم ہو جانا تھا۔

☆☆☆

تیس منٹ قبل مارک بیلی نے اپنی کھٹارا گاڑی ''ہل بیلی ٹیورن'' میں فاصلے پر پارک کی، پارکنگ ایریا تقریباً سنسان ہی تھا۔وہ انتظار کرتا رہا اور احتیاط سے اطراف کا جائزہ لیتا رہا۔

''پُرسکون رہو، مارک۔'' اس نے خود سے کہا۔''وہ تم کو قتل نہیں کر سکتے۔کم از کم اس وقت نہیں... تمہارے بغیر ان کے ہاتھ کچھ نہیں آ سکتا۔''

جب صبح پوائنٹر کی کال آئی تھی۔ جب سے وہ درجنوں بار خود کو اس بات کا یقین دلا چکا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنا معمولی اور سیدھا سادہ منصوبہ ایسا بدنما موڑ کاٹے گا۔ اسے کئی بار خیال آیا کہ ورجینیا سے نکل جائے بلکہ ملک سے نکل جائے۔ تاہم وہ جانتا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ حل ایک ہی تھا کہ رقم سلیٹر کو مل جائے اور یہ ڈیل ختم ہو جائے۔

ہل بیلی ٹیورن ایک ایسا علاقہ تھا جو ورجینیا کے نواح میں واقع تھا۔ جہاں خفیہ منصوبے اور ترکیبیں تراشی جاتی تھیں۔

خاصا انتظار کر کے مارک گاڑی سے اُترا اور بار کی طرف چل پڑا۔ وہ بار کے دروازے پر رک گیا۔ اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ بھاگ چلو لیکن یہ اس کی خام خیالی تھی۔ ایک جھوٹ تھا۔ دیر تو اسی وقت ہو گئی تھی جب اس نے پہلی بار پوائنٹر سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس لیا اور بار میں داخل ہو گیا۔ بغیر کھڑکی کے اندرونی ماحول نے وقتی طور پر اسے اندھا کر دیا۔ مارک کچھ دیر تک دروازے میں کھڑا رہا۔

”کون ہو تم؟“ ایک آواز آئی۔

”مارک بیلی! مجھے پوائنٹر سے ملنا ہے۔“

آگے کوئی سوال جواب نہیں ہوا۔ مارک نے کونے کی ایک میز سنبھال لی اور بیئر کا آرڈر دیا۔

ٹیورن میں سگریٹ، پسینے اور مختلف شرابوں کی ملی جلی بُو موجود تھی۔ مارک کی آنکھیں کافی حد تک ماحول کی عادی ہو گئیں تو اس نے بار کو کھنگالا۔ اس کو اور بارٹینڈر کو ملا کر تین آدمی اور تھے۔

مارک کو محض انتظار کرنا تھا۔ وہ اپنے خیالات میں ڈوبا ہوا تھا۔ پتا ہی نہیں چلا پوائنٹر کب اور کہاں سے آ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ کوئی تمہید باندھے بغیر اس نے کہا۔

”تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی۔“ اس کی آواز میں غصے کی آمیزش بھی تھی۔ ”تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم سنبھال لو گے لیکن معاملہ بگاڑ کر رکھ دیا۔“

مارک کی پیشانی پر آبی موتی ابھر آئے۔ وہ پوری تیاری سے آیا تھا۔ وضاحتیں اور وجوہات، یک دم وہ سب بھول گیا۔

”مارک! میری طرف دیکھو۔“ پوائنٹر نے نرمی سے کہا۔ ”صبح ہیری سلیٹر سے بات ہوئی تھی۔ وہ شدید برافروختہ ہے اور تم جانتے ہو کہ جب وہ کسی سے ناراض ہوتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟“

مارک لرز اٹھا۔ ”نہیں، نہیں... میں نہیں جانتا... مم... مم... میرا خیال ہے...“

پوائنٹر آگے کی جانب جھکا، اس کے منہ میں چیونگم تھی۔ ”مارک! وہ تم سے نہیں مجھ سے ناراض ہے، سخت غصے میں ہے کہ میں اتنا احمق تھا کہ تمہارے ”فول پروف“ منصوبے پر یقین کر لیا کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں لڑکا گارڈ کے ہاتھوں بہ آسانی مارا جائے گا۔“

”دیکھو پوائنٹر، مجھے وضاحت کرنے دو۔“

پوائنٹر نے اسے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ ”اس نالائق گارڈ کی ناکامی کے بعد تم نے خود کو شراب میں ڈبو دیا؟“

مارک نے سر ہلایا اور گہری سانس لی۔ ”تم سمجھ رہے ہو کہ تم نے کوئی غلطی نہیں کی؟“

”نہیں۔“ مارک نے کہا۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا تاہم لاحاصل تھا۔ وہ اب تک زندہ تھا تو اس کی واحد وجہ پھنسے ہوئے لاکھوں ڈالر تھے۔

”دیکھو مارک! اگرچہ مجھے یہ اچھا نہیں لگے گا لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ اگر میں مسٹر سلیٹر کو بتاتا ہوں کہ بھاری رقم حاصل کیے بغیر مارک کو مارنے کا کیا فائدہ؟ ہمیں اسے ایک موقع اور دینا چاہیے تو پتا ہے کیا جواب ملے گا؟“

پوائنٹر نے مارک کی گردن پکڑ لی اور اس کا چہرہ اپنے قریب کر لیا۔ دونوں کے چہروں میں چند انچ کا فاصلہ تھا۔ ”وہ سلیٹر... جواب... دے گا۔“ پوائنٹر نے الفاظ چبائے۔ ”میری عزت اور ساکھ پیسے سے زیادہ اہم ہے۔ وہ مجھے تمہارے قتل کے احکامات جاری کر دے گا۔“ پوائنٹر کی قاتل آنکھیں مارک کی آنکھوں کو چھید رہی تھیں۔ وہ مارک کی گردن چھوڑ کر کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔ ”لیکن میں اسے قائل کروں گا کہ اگر تمہارا بھتیجا ہلاک ہو جاتا ہے اور رقم ہمیں مل جاتی ہے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے بصورتِ دیگر تم خود کو مردہ خیال کرو۔“

مارک کو اُمید کی کمزور سی کرن نظر آئی۔ ”مجھے ایک موقع درکار ہے۔“

درمیان میں سکوت کا وقفہ آیا اور مارک کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

”ایک اور بات۔“ پوائنٹر دوبارہ گویا ہوا۔ ”بلکہ دو باتیں... پہلی بات تمہارا حصہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ دو ملین مسٹر سلیٹر کے ہیں۔ 2 ملین اور شامل کر لو جو میرے تمہارے اوپر واجب الادا ہیں... پھر تمہارے لیے کیا بچے گا؟“ وہ

بولا۔ ''کل 4.5 ملین بنتے ہیں۔''

مارک نے اعتراض کرنا چاہا تاہم اس کا حلق خشک ہو گیا۔ ''میں 1/2 ملین سے کام چلالوں گا۔''

پوائنٹر ہنس پڑا۔ ''اب دوسری بات کی طرف آتے ہیں۔ اس نے پھرتی سے ہولسٹر سے پسٹل برآمد کیا۔ پسٹل کی نال مارک کی دائیں آنکھ سے ایک انچ نیچے ٹکی تھی۔ پوائنٹر کرسی کھسکا کر کھڑا ہو گیا۔

''دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہو؟ یا کھبے ہو؟''

''بایاں ہاتھ۔'' مارک نے لرزتے ہوئے جواب دیا۔ پوائنٹر نے قلم اور ایک کاغذ کا ٹکڑا اس کے حوالے کیا۔

''اپنے دستخط دکھاؤ ذرا۔''

''میں معذرت خواہ ہوں، پوائنٹر۔'' مارک نے التجا کی۔ ''میری غلطی ہے۔ مم... م... میں دایاں ہاتھ استعمال کرتا ہوں۔''

''دایاں ہاتھ میز پر رکھ دو۔'' پوائنٹر نے حکم دیا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ بدل گیا۔ نیم تاریکی میں مارک نے قاتل آنکھوں کی شیطانی چمک دیکھ لی تھی۔

تاہم اس کے پاس حکم کی تعمیل کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں تھا۔ میز پر رکھا اس کا دایاں ہاتھ بری طرح لرز رہا تھا۔ اس کے اعصاب ٹوٹ گئے۔ وہ باقاعدہ سسک رہا تھا اور آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے۔

پوائنٹر نے اس کی پہلی انگلی مٹھی میں جکڑ لی۔ دائیں ہاتھ کی انگلی توڑنے میں پوائنٹر نے پانچ سیکنڈ لیے۔

مارک کا پورا جسم بل کھا رہا تھا۔ اذیت کی لہر دوڑتی ہوئی شانے تک گئی۔ پوائنٹر نے مخصوص تکنیک کے ذریعے دوسری انگلی بھی توڑ دی۔

اصولاً پوائنٹر نے مارک کو ختم کرنا تھا لیکن اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب اس نے ٹوٹی ہوئی انگلیوں کو جھنجھوڑا تو مارک کی چیخیں نکل گئیں اور وہ کرسی سے پھسل کر گندے فرش پر جا پڑا۔ اس کے ہاتھ پر ورم چڑھنے لگا تھا۔

پوائنٹر نے میگنم واپس جیکٹ کے نیچے ہولسٹر میں رکھ لیا۔

''مسٹر مارک بیلی! تمہارے ساتھ کاروبار میں مزہ آیا، ضرورت پڑتے ہی تمہیں کال کریں گے۔'' وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی ہوا ہو گیا۔

☆☆☆

ناتھن بیلی، اجنبی مکان میں مزے کر رہا تھا۔ اس وقت وہ اسٹار ٹریک کو دوبارہ چلا کر دیکھ رہا تھا۔ بریک میں اسے اپنا چہرہ پھر نظر آیا۔ ناتھن کو لگا کہ وہ شہرت کے ساتھ ساتھ کسی ایڈونچر سے گزر رہا ہے۔

اس نے ٹی وی بند کر دیا۔ وہ غیر معینہ مدت تک یہاں نہیں رک سکتا تھا۔ اسے کیا کرنا چاہیے؟ وہ اتنا جانتا تھا کہ اس کی پہلی ترجیح JDC سے زیادہ سے زیادہ دور چلے جانا ہے۔

اس کا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے؟ وہ سوچ رہا تھا کہ کچی پکی ڈرائیونگ تو وہ کر سکتا ہے۔ یہ بھی اس کی خوش قسمتی تھی کہ اسے ایک بہترین پناہ گاہ بغیر کسی تگ ودو کے مل گئی تھی۔ حتیٰ کہ گیراج میں ایک سرخ رنگ کی بی ایم ڈبلیو کنورٹیبل بھی موجود تھی۔

اس نے گیراج میں پہنچ کر کار کا جائزہ لیا۔ اس کے پیر بمشکل پیڈل تک پہنچ رہے تھے۔ تاہم کھینچ کھانچ کر کام چل سکتا تھا۔

☆☆☆

اس روز کے شو پر ڈیزی کارپینٹر کو اَن گنت فون کالز اور فیکسز مل رہے تھے۔ لوگ بے قرار تھے، مزید کچھ جاننے کے لیے۔ مارننگ ٹاک شوز کے تین نیٹ ورکس ڈیزی کے انٹرویو کے خواہش مند تھے۔ تاہم صرف ''گڈ مارننگ امریکا'' سے دعوت لیموزین کے ہمراہ آئی تھی۔ یہ دعوت واشنگٹن کے اسٹوڈیو کی تھی۔ ڈیزی کو وہاں جانا تھا۔

زمورا ابھی خوابوں کی دنیا میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نے اسے ہڑبڑا دیا۔ دوسری گھنٹی پر اسے احساس ہوا کہ یہ ڈیزی کی نجی لائن تھی اور لگ رہا تھا کہ وہ وصول نہیں کرے گی۔ چنانچہ تیسری گھنٹی پر اس نے ریسیور کان سے لگا لیا۔ اور دوسری جانب آواز سنتے ہی پوری طرح بیدار ہو گیا۔ وہ آواز ڈارف مین کی سیکریٹری کی تھی۔

''مسٹر ڈارف، ڈیزی کارپینٹر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔''

''ایک منٹ، پلیز۔'' زمورا نے جواب دیا۔ رونالڈ ڈارف مین، اومیگا براڈ کاسٹنگ کا پریذیڈنٹ تھا۔ اومیگا کا صدر دفتر نیویارک میں تھا۔

تین منٹ بعد ڈیزی ڈارف کی سیکریٹری سے ہمکلام تھی۔

''برائے مہربانی، مسٹر ڈارف کا انتظار کیجیے۔'' سیکریٹری نے کہا۔

زمورا ابھی چھوٹے سے آفس میں موجود تھا۔ بے قرار اور بے چین۔

''ہیلو ڈیزی! دس از ران ڈارف مین۔'' اس کی آواز دوستانہ تھی۔ ''کیسی ہو؟''
''ٹھیک ٹھاک، استفسار کا شکریہ۔'' اس نے جواب دیا۔ ''شو بہت اچھا جا رہا ہے۔''
''میں اتفاق کرتا ہوں۔'' ڈارف مین نے کہا۔ ''درحقیقت مجھے آج سننے کا موقع ملا۔ میری مصروفیات حارج ہوتی ہیں تم خیال مت کرنا۔''
''ہاں، میں سمجھ سکتی ہوں۔'' ڈیزی نے ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔
''اس لڑکے ناتھن کے بارے میں، میں تمہاری رائے جاننا چاہتا ہوں۔''
''اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں لڑکے کی بات پر یقین رکھتی ہوں تو مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ واقعی بات ایسے ہی ہے۔''
''یعنی تم اس کی باتوں کو سچ تسلیم کرتی ہو؟''
''یقینا۔''
''کوئی خاص وجہ، جبکہ خاصے لوگوں کی رائے مختلف ہے۔''
''جناب! ادب سے کہوں گی کہ ایسی رائے رکھنے والوں نے ہم کو فون نہیں کیا۔''
''مجھ پر بھروسا رکھو۔ ایسے لوگ ہیں اور ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کی وردیوں پر بیج لگے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تم وہ وجہ بتاؤ گی کہ جو تمہیں لڑکے کے بیانات کو سچ تسلیم کرنے پر مجبور کر رہی ہے؟''
ایک ایسے شخص کے سامنے جو 700 ملین ڈالر کی کارپوریشن کا مالک ہے، ... ''چھٹی حس'' یا ''ذاتی احساسات'' کا حوالہ دے سکتی ہے۔ مناسب الفاظ کی تلاش میں ڈیزی نے وقفہ لیا۔
''ٹیک یور ٹائم۔'' رونالڈ ڈارف مین نے کہا۔ یعنی وہ گفتگو جاری رکھنا چاہتا تھا۔
بہرحال کسی نہ کسی طرح ڈیزی نے اسے کسی حد تک مطمئن کر دیا۔ اس نے دو باتوں پر زور رکھا۔ اول اپنا تجربہ۔ (وائس ریڈنگ)، دوم تجربے کے حق میں ماضی کی چند تسلیم شدہ مثالیں۔

☆☆☆

ڈاکٹر ٹیڈ بیکر نے اپنے نئے مریض کے ایکسرے کلپ میں لگائے۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ اس نے نرس کو کہا یہ کیس سب سے آخر میں لگا دو۔
عام طور پر ایمرجنسی روم میں ٹوٹی ہوئی انگلیوں کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اس مریض کا معاملہ بالکل علیحدہ نوعیت کا تھا۔ ڈاکٹر نے اسکرین پر ایکسرے شیٹ کے مطالعے سے جو نتیجہ اخذ کیا، وہ عام حادثات سے مختلف تھا۔ انگلی عام انداز میں نہیں ٹوٹی تھی۔ ڈاکٹر کو یقین تھا کہ مریض شدید اذیت کا شکار ہوا ہے۔ شاید اس کا کسی سے جھگڑا ہوا تھا۔
ڈاکٹر ٹیڈ نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل اور نرم رکھا جب وہ پہلی بار بیڈ نمبر 4 پر پہنچا۔
''کیا حال ہیں مسٹر بیلی؟ میں ڈاکٹر بیکر ہوں، میں نے تمہارا چارٹ دیکھا ہے۔ تمہارے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے اور ہاتھ زخمی ہے۔'' ڈاکٹر نے کہا۔ ''کیا ... ''
مارک نے چند سیکنڈ تک ڈاکٹر کے چہرے کا جائزہ لیا پھر بائیں ہاتھ کے سہارے سے دایاں ہاتھ دھیرے سے آگے بڑھایا۔
''بہت تکلیف ہے، ڈاکٹر۔''
''یقینا، ہوگی۔'' ڈاکٹر نے اتفاق کیا۔ ''میں نے ایکسرے دیکھا تھا، کیا حادثہ پیش آیا تھا؟''
''میں گاڑی کے بریک ٹھیک کر رہا تھا۔ اچانک جیک، سلپ کر گیا۔'' مارک نے کہا۔ ''میں عجلت میں تھا۔''
ڈاکٹر مسکرایا۔ وہی پرانی کہانی، وہ سمجھ گیا کہ مریض جھوٹ بول رہا ہے۔ اس کے تجربے اور ایکسرے کے مطابق یہ انگلیاں قصداً توڑی گئی تھیں، کس نے توڑی تھیں؟ کیوں توڑی تھیں؟ بہرحال جو بھی تھا، وہ اپنے کام میں ماہر تھا۔
''تو تمہارا ہاتھ وھیل کے نیچے آگیا تھا؟'' ڈاکٹر نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پلٹ کر دیکھا۔
''جی ہاں۔'' مارک نے کہا۔ اس کے جسم میں تناؤ آگیا اور وہ تکلیف کے ڈر سے ہاتھ واپس لینا چاہ رہا تھا۔
ڈاکٹر ٹیڈ نے مریض کی بے کلی محسوس کر لی اور نرمی سے مسکرایا۔ ''گھبرائیے نہیں۔ آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔''
مارک نے اطمینان کی سانس لی مگر ڈاکٹر کے اگلے سوال نے اسے چونکا دیا۔
''کسی نے تمہیں زخمی کرنے کی کوشش تو نہیں کی؟''
مارک نے ہنسنے کی اداکاری کی۔ ''کوئی اور نہیں، وہ میں خود تھا۔''
''تمہارا پورا ہاتھ بچ گیا۔ صرف دو انگلیاں...''

ڈاکٹر نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔
مارک کو احساس ہوا کہ اس کی کہانی میں جھول ہے۔
''میں کیا کہہ سکتا ہوں... شاید یہ خوش قسمتی تھی۔''
ڈاکٹر نے بغور مریض کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کی... ''میری پیشہ ورانہ رائے ہے کہ کسی نے تمہاری انگلیاں قصداً توڑی ہیں۔''
''کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں؟''
ڈاکٹر ٹیڈ چند ثانیے تک بغور اسے دیکھتا رہا۔ ''یقیناً تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو گے۔'' ٹیڈ نے سوچا کہ یہ تمہارا ہاتھ ہے تمہاری زندگی ہے۔ ''میں نے اپنا کام کرلیا ہے اب آرتھوپیڈک کا کام ہے۔ تم آرام کرو، میں وقت پر رابطہ کروں گا۔'' ڈاکٹر ٹیڈ وہاں سے ہٹ گیا۔

☆☆☆

دس بج رہے تھے۔ تاریکی نے چادر کھول دی تھی۔
ناتھن نے اپنے اجنبی میزبانوں کے نام ایک خط چھوڑا اور کچن سے گیراج میں آگیا۔ نئی مسافت اور نئی منزل کی تلاش میں اس نے پچھلے دروازے بند کردیے تھے۔ بظاہر قسمت اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ اسے مکان میں ایک نقشہ بھی ملا تھا۔ تاہم سڑک پر آنے کے بعد اسے پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور اسے کدھر کا رخ کرنا چاہیے۔
سوچنے کے بعد بالآخر اس نے دائیں سمت کا رخ کیا۔ دس منٹ بعد اسے غلطی کا احساس ہوا۔ وہ کینن بال پارک وے میں تھا۔ جہاں سے مارک بیلی کا گھر زیادہ دور نہیں تھا۔ البتہ اگر وہ یہاں سے روٹ 66 سیدھا پکڑتا تو روٹ 81 تک پہنچ جاتا۔ وہاں سے شمال کی سمت کینیڈا کی سرحد تھی۔
گاڑی اس کے قابو میں تھی۔ ناتھن کی کوشش تھی کہ گاڑی کی چال رواں رہے۔ تقریباً 15 منٹ بعد اس نے محسوس کیا کہ ٹریفک دھیما ہوتا جارہا ہے۔ حتیٰ کہ گاڑیاں رک گئیں۔ فاصلے پر شب کی سیاہی ہنگامی روشنی جگمگا رہی تھی۔ ناتھن کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہو۔
ٹریفک رینگتا رہا پھر ناتھن کی خوش فہمی دور ہو گئی۔ ایکسیڈنٹ نہیں، وہ ''روڈ بلاک'' تھا۔ ابھی تک کسی نے اس کی جانب دھیان نہیں دیا تھا۔ وہ ناکے پر آن پہنچا تھا۔ پولیس والے فلیش لائٹس کے ذریعے چھان بین کر رہے تھے۔
''خود کو قابو میں رکھو'' اس نے خود کو تسلی دی۔ دن رات وہ جو منصوبہ بندی کرتا رہا تھا، سامنے کا منظر اس کے قطعی برعکس تھا۔ خاصا ڈراؤنا۔
ناتھن جس جانب تھا وہاں 23 گاڑیاں اور دو موٹر سائیکل، اس کے اور ناکے کے درمیان حائل تھیں۔
ناتھن کی ہتھیلیوں سے پسینا پھوٹ پڑا اور ٹانگیں لرزنے لگیں۔ وہ خاموشی سے دل ہی دل میں خدا کے سامنے گڑگڑانے لگا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے فرار ہونے کی کوشش کررہے تھے۔
کار چیکنگ کا کوئی اصول نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ اندازے سے کسی بھی گاڑی کو روک لیتے تھے۔
اب آٹھ گاڑیاں درمیان میں حائل تھیں۔ پولیس نے تین گاڑیوں کو جانے دیا اور چوتھی کو روک لیا... پھر دو گاڑیاں رہ جاتیں جبکہ تیسری میں وہ خود تھا۔ بدحواسی نے ناتھن کو تقریباً جکڑ لیا تھا۔ عالم دہشت میں ناتھن نے اگلی گاڑی کو رکتے دیکھا پھر اس کا نمبر تھا۔ اس نے سوچنے کی کوشش کی۔ پولیس والے ظاہر ہے پیدل تھے۔ ناتھن نے فیصلہ کیا کہ نظر ملتے ہی وہ کار بھگا لے جائے گا۔ اس کے علاوہ اس کی سمجھ میں کوئی اور ترکیب نہیں آئی۔
آفیسر اگلی کار میں خصوصی دلچسپی لے رہا تھا۔ اس کی فلیش لائٹ گاڑی کے اندرونی حصے میں چکرا رہی تھی۔ پھر پورے تیس سیکنڈ تک وہ ڈرائیور سے بات کرتا رہا۔ الفاظ ناتھن کی سماعت تک نہیں پہنچ رہے تھے تاہم اس نے دیکھ لیا کہ معاً گفتگو گرما گرمی میں تبدیل ہورہی ہے۔
آفیسر نے ڈرائیونگ سائڈ کا دروازہ کھول دیا اور ڈرائیور کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیور نے شرافت سے باہر آکر دونوں ہاتھ کار کی چھت پر رکھ دیے۔
آفیسر نے ایک ہاتھ میں ہتھکڑیاں سنبھالیں اور دوسرے ہاتھ سے ناتھن کی کار کو گھوم کر آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اس موقع پر سیکنڈ کے دسویں حصے میں دونوں کی نگاہ ٹکرائی۔ یہ نگاہ کے تصادم کا انتہائی قلیل وقفہ تھا۔
اگر آفیسر کی آنکھوں میں کوئی تاثر ابھرا بھی تھا تو وہ فوراً ہی غائب ہوگیا۔ کیونکہ اس کے قیدی نے احتجاج کرنا شروع کردیا تھا، وہ اس کے ساتھ الجھ پڑا۔
ناتھن نکلتا چلا گیا۔ حلق میں دھڑکتا ہوا دل اور پلنز اپنی جگہ پر جارہا تھا۔ کئی میل آگے جانے کے بعد اسے یقین آیا کہ وہ ناکے سے بچ نکلا ہے۔ فخرمندی کے احساسات اس کے تصور میں جگہ بنا رہے تھے۔ اس نے ایک بار پھر نامساعد صورتِ حال کو شکست دی تھی۔

ہر گزرتا ہوا میل اسے آزادی سے قریب تر کر رہا تھا۔ اس کا مستقبل اس کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔ وہ نئے سرے سے آغاز کرے گا جہاں ماضی کی کوئی جھلک نہیں ہو گی۔ انکل مارک، رکی، پولیس، جج، کوئی اس کی زندگی میں دخل دینے والا نہیں ہوگا۔

کھڑکیاں بند تھیں۔ اے سی فل پر تھا۔ ریڈیو سے موسیقی خارج ہو رہی تھی۔ آزادی کا یقین اور احساسِ فتح اس کے حواس پر چھا رہا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر نعرہ لگایا۔ ”یس۔“

☆☆☆

مونیکا مائیکل نے کروٹ لی، معاً اسے احساس ہوا کہ اس کا شوہر بستر پر نہیں ہے۔ وہ فوراً ہی بیدار ہو گئی۔ ڈیجیٹل گھڑی میں ساڑھے تین کے ہندسے جھلملا رہے تھے۔ وہ کہنی کے بل اٹھ گئی۔ اس کی سماعت کچھ سننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گھر میں مکمل سناٹا تھا۔ وہ مائیکل کے بارے میں فکرمند تھی۔

آج وہ دوسری مرتبہ اچانک غائب ہوا تھا۔ کوئی چیز اسے اندر سے کھا رہی تھی اور اس نے اپنی پریشانی کو ابھی تک بیوی سے شیئر نہیں کیا تھا۔ مونیکا نے غصہ اور غم دونوں محسوس کیا۔ ان کا بیٹا برائن نو ماہ قبل ایک حادثے میں اس جہانِ فانی سے چلا گیا تھا۔ مونیکا اور اس کی بیٹی غم و اندوہ کی اذیت جھیلنے کے لیے تنہا رہ گئے۔

مائیکل نے اب تک ایک آنسو نہیں بہایا تھا۔ وہ ہر قسم کی مشکل سے تنہا نمٹ رہا تھا۔ مونیکا کی خواہش تھی کہ وہ آپس میں شیئر کریں ایک دوسرے کا غم بانٹیں، تاہم اب دیر ہو گئی تھی۔ مائیکل بظاہر معمول کی دنیا میں لوٹ آیا تھا۔

وہ گاؤن لپیٹ کر بستر سے اتر آئی۔ عام طور پر شب بیداری کی صورت میں مائیکل ٹی وی کے ہمراہ ہوتا تھا۔ تاہم وہ نہیں تھا۔ ٹی وی بند پڑا تھا۔ مونیکا فکرمند ہو گئی۔ اس نے خاموش گھر میں دھیرے سے پکارا۔ ”مائیکل؟“ کوئی جواب نہیں ملا۔

پھر اس نے سامنے پورچ میں حرکت محسوس کی اور دروازہ کھلتے دیکھا۔ ”کیا بات ہے، ہنی؟“ مونیکا اس کے قریب ہو گئی۔ مائیکل ٹی شرٹ میں ملبوس تھا۔ ہاتھ میں اسکاچ کا گلاس تھا۔ وہ ایک طرف بیٹھ گیا۔

”کچھ نہیں۔“ وہ بولا۔ ”تم پریشان مت ہو۔ مجھے کچھ مسئلے نمٹانے ہیں، تمہیں آرام کرنا چاہیے۔“

”مجھے بتاؤ، آخر تمہارے اندر کیا چیز پک رہی ہے؟“ مونیکا نے انگلیوں سے اس کی کنپٹی سہلائی۔ ”تم نے وعدہ کیا تھا کہ پھر کبھی تم مجھے بے خبر نہیں رکھو گے۔“

مائیکل نے ایک گہری سانس لی۔ پھر رک رک کر بولا۔ ”مجھے... کچھ پریشانی ہے... وہ... ناتھن بیلی کے سلسلے میں۔“ اس نے بیوی کو JDC کی ویڈیو کے بارے میں بتایا کہ ناتھن کی آنکھیں، برائن کی ہیں... بلکہ وہ برائن ہی ہے۔

مونیکا کے دل میں غم کی لہر اٹھی۔ ”تمہارا مطلب ہے وہ برائن جیسا ہے؟“

”ہاں۔“ مائیکل نے گہری سانس لی۔ ”اور مجھے اسے پکڑنا ہے۔ جبکہ اصل معاملہ واضح طور پر کچھ اور ہی ہے۔“

”یہ بات ہے۔ اوہ ہنی، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں کیا کیا سوچتی رہی۔“ مونیکا نے اطمینان محسوس کیا۔ اس کی الجھن دور ہو گئی تھی۔ ”کبھی کبھی تمام بچے ایک طرح دکھائی دیتے ہیں۔“ مونیکا نے مسکرانے کی کوشش کی۔

”شاید۔“ مائیکل نے کہا۔ ”لیکن یہ زیادتی ہے کہ ناتھن کو بچوں کی جیل نما جگہ پر پھینک دیا جائے۔ تمہیں پورے حالات کا علم نہیں ہے۔ دو سال میں ناتھن نے ہر شے کھو دی ہے۔ اتنی کم عمری میں۔ غالباً ایک سال میں، میں نے بھی بہت کچھ کھو دیا ہے۔“ مائیکل نے پہلی بار برائن کی جدائی کا اشارہ دیا اور مونیکا کی آنکھیں بھر آئیں۔

اسے وہ لمحہ یاد آیا جب ہیکٹر نے آکر بذاتِ خود برائن کے بارے میں اندوہناک اطلاع دی تھی۔ مونیکا نے اپنے شوہر کا چہرہ دیکھا۔ وہ اندر سے دفعتاً مر گیا تھا۔

مائیکل میں بے پناہ ٹیلنٹ تھا۔ اس کی متنوع دلچسپیاں تھیں۔ تاہم برائن اس کی زندگی تھا۔ برائن کی وجہ سے مائیکل جوان تھا۔

اکتوبر کا وہ منحوس دن، جب وہ ایک ناگہانی ٹریفک حادثے میں جانبر نہ ہو سکا۔ بظاہر سب کچھ پہلے جیسا تھا لیکن مائیکل کے اندر کوئی چیز تبدیل ہو گئی تھی۔ وہ اور اس کی بیوی دونوں جانتے تھے کہ اب وہ پہلے جیسا کبھی نہیں بن سکتا۔

مائیکل کی آنکھوں کا تاثر، مونیکا کے ذہن میں اُن بدترین دنوں کی یاد جگا گیا۔ وہ دن جو برائن کی موت کے بعد آئے تھے... اذیت ناک، رنج و غم میں ڈوبے ہوئے۔

”یہ انصاف نہیں ہے۔“ کافی دیر بعد مائیکل بڑبڑایا۔ دونوں اپنی سوچوں میں غلطاں تقریباً ایک گھنٹے تک خاموش بیٹھے رہے۔

مونیکا نے مائیکل کا ہاتھ تھام لیا۔ مہینوں سے رکا غم کا پانی مائیکل کی آنکھوں سے تڑپ کر آزاد ہوا اور رخساروں پر رینگنے لگا۔ مونیکا نے کن انکھیوں سے دیکھا تاہم شفاف پانی کو صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خود اس کے حلق میں گرہ لگ چکی تھی۔

اس نے شوہر کے لیے محبت کی شدت اس دن سے زیادہ محسوس کی جس دن مائیکل نے اسے پروپوز کیا تھا۔

☆☆☆

سوا چار کا وقت تھا، ناتھن، ہیرس برگ اور وکس بری، پنسلوانیا کے درمیان کہیں تھا۔ وہ اگلے اسٹاپ کی تلاش میں تھا، چھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ حسب توقع بہت دور تک نہیں آسکا تھا۔ اسے کہیں رکنا تھا۔ فیول گیج بتا رہا تھا کہ ٹینکی تقریباً خالی ہو چکی ہے۔ وہ ہائی وے سے اتر گیا۔

اس کا رخ رہائشی علاقے کی جانب تھا۔ اسے بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی اور دائیں پنڈلی کی اینٹھن بھی پریشان کر رہی تھی۔ اس کا دایاں پاؤں بمشکل کھینچ کر ایکسلریٹر تک پہنچتا تھا۔ بہت دیر سے اسی حالت میں رہنے کی وجہ سے اس کی پنڈلی کا پٹھا اکڑ گیا تھا۔

سائن بورڈ کی مدد سے اسے اندازہ ہوا کہ ”لعل روکی ٹرپل“، تعمیراتی کمپنی، ہائی وے سے ہٹ کر زیریں سڑک کے قریب، سستے مکان بنا کر فروخت کر رہی تھی۔ ارزاں قیمت کے مکان والے پروجیکٹ کے قریب وہ پتلی سڑکوں پر چکرا رہا تھا۔

ناتھن کو ایک مکان کے گیٹ میں تین پھٹے ہوئے ہینڈ بل پھنسے دکھائی دیے۔ وہ سوچ میں پڑ گیا، کسی اور مکان کے گیٹ پر اسے ہینڈ بل نظر نہیں آئے تھے۔

”تم جینئس ہو۔“ اس نے خود کو مبارک باد دی، یہی مکان اس کی عارضی پناہ گاہ ہے۔ اس نے سوچا۔ آس پاس سناٹا تھا۔ پروجیکٹ واضح طور پر نیا تھا۔ ناتھن کے اندازے کے مطابق کم مکانات آباد تھے۔

اس نے اپنے منتخب کردہ مکان کا جائزہ لینا شروع کیا، مکان کا نمبر 4120 تھا۔ محض 420 بھی ہوتا تو ناتھن کو کیا فرق پڑتا۔ اس نے اچک کر گیراج کا جائزہ لیا تو اندر ایک ہنڈا اکارڈ کھڑی تھی پھر اس نے گھوم پھر کر نیم تاریک کھڑکیوں میں جھانکا۔

ناتھن بیلی واپس اپنی کار کی جانب آ گیا۔ سب سے پہلا کام کار کو ٹھکانے لگانے کا تھا۔ سڑک کے بالائی سرے پر ایک چرچ کی موجودگی اس کے خانہ یادداشت میں محفوظ تھی۔

نصف میل سے زیادہ ڈرائیو کر کے وہ چرچ تک پہنچ گیا۔

چرچ کی پارکنگ کے انتہائی کونے پر اس نے گاڑی لگا دی۔ مشرق کی سمت آسمان سرخ ہونے لگا تھا۔ ایک اور دن شروع ہونے والا تھا اور وہ اپنی مطلوبہ مسافت طے نہیں کر سکا تھا۔ آزادی میں شاید ابھی کچھ اور وقت باقی تھا۔

کار چھوڑتے وقت اس نے چابیاں ڈرائیونگ سائڈ پرمیٹ کے نیچے ڈال دیں اور دروازہ آہستگی سے بند کر کے حرکت میں آ گیا...

پینتالیس منٹ بعد وہ پھر ”لعل روکی ٹرپل“ پر تھا۔ چھ بج رہے تھے۔ صبح دھند آلود تھی۔ درجہ حرارت 90 ڈگری کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ناتھن کے کپڑے پسینے سے بھیگ کر جسم سے چپک گئے تھے۔ گیلے بال پیشانی سے لپٹے ہوئے تھے۔

تعمیراتی کام مکمل نہیں ہوا تھا۔ جگہ جگہ کھدائی کے گڑھے اور مشینیں نظر آ رہی تھیں۔ تاہم بیشتر مکانات مکمل تھے۔

ناتھن جھاڑیوں سے نکل آیا۔ وہ مکان نمبر 4120 سے زیادہ دور نہیں تھا۔ یہ دلیری اور خود اعتمادی دکھانے کا وقت تھا۔ اس نے انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی۔ ممکن حد تک کپڑے صاف کیے۔ گہری سانس لے کر ڈر و خوف کو ایک طرف جھٹکا اور اطمینان سے پیش قدمی شروع کر دی۔ ناتھن کا رخ مکان نمبر 4120 کی جانب تھا اور اس کی چال معتدل تھی لیکن سینے میں دل کی دھڑکن میں اضطراب اور تیزی موجود تھی۔

☆☆☆

”ٹوڈی برسکو“ نے کوئی سوویں بار گھڑی دیکھی اور اپنی بیوی پیٹی کو کوئی غلط بات سنائی۔ وہ نہیں چاہتا تھا لیکن اسے بولنا پڑا، دیر ہو رہی تھی، گھڑی صبح کے چھ بجا چکی تھی۔

”میں جا رہا ہوں، دیر ہو جائے گی“ اس نے غصے کو دبانے کی کوشش کی۔

”ہاں، تم جا سکتے ہو... دیکھ نہیں رہے کہ میرے پاس ابھی کتنا کام ہے۔“ پیٹی نے سرد مہری سے جوب دیا۔

اس کا اشارہ گھر کے بکھرے ہوئے سامان کی جانب تھا۔ وہ لوگ حال ہی میں اس نئی آبادی میں منتقل ہوئے تھے۔

ٹوڈی برسکو بھنا گیا اور بریف کیس اٹھا کر گیراج کی جانب چل دیا۔ گھر سے نکلنے کے بعد تھوڑی دیر میں ہی اس کی نگاہ لڑکے پر پڑی۔ ”وہ کون ہے؟“

بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا سڑک پار کر رہا تھا، اگرچہ درمیان میں کچھ فاصلہ تھا لیکن وہ اچانک ہی آمنے سامنے آ گئے تھے۔

ٹوڈی نے لڑکے کے چہرے میں خفیف شناسائی محسوس کی۔ وہ چھریرے بدن کا ایک خوش شکل لڑکا تھا۔ بال سنہری تھے۔ اس کی چال بظاہر عام سی تھی لیکن ٹوڈی نے ہلکی سی بے چینی محسوس کی۔ وہ اڑوس پڑوس کے بچوں میں سے نہیں تھا۔

جب ناتھن کی نظر کار پر پڑی تو اضطراری طور پر پہلا خیال جو ذہن میں چمکا، وہ بھاگ جانے کا تھا، اس نے بمشکل اعصاب پر قابو پایا اور سابقہ چال سے قدم بڑھاتا رہا۔ تاہم اس نے مکان نمبر 4120 کی جانب سے رخ پھیر لیا تھا۔

ٹوڈی کی شیوی (شیورلیٹ) ناتھن کے قریب پہنچ کر قدرے آہستہ ہوئی، ناتھن نے شائستگی سے مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ جواباً ٹوڈی کو بھی ہاتھ لہرانا پڑا۔ لڑکا نارمل تھا۔ ٹوڈی کوئی غیر معمولی بات نوٹ نہیں کر سکا۔ سوائے اس کے کہ ایک تھکا ماندہ لڑکا صبح ہی صبح گھر کی جانب رواں دواں تھا۔

ٹوڈی نے شیوی کی رفتار بڑھائی۔ اس کے خیالات کا دھارا اپنے کام کی جانب مڑ گیا۔ ٹوڈی نے ایک بار بھی عقبی شیشے میں نہیں جھانکا۔

شیوی کے غائب ہوتے ہی ناتھن نے رخ بدلا اور جنگل نما خطے میں گھس گیا۔ اس نے دوڑنے کی حماقت نہیں کی تھی۔ جھاڑ جھنکاڑ کی آڑ میں وہ ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

''تم نے حماقت کی۔'' اس نے خود سے کہا۔ ''تمہیں کھلی جگہ پر نہیں جانا چاہیے تھا۔ اگر وہ آدمی پہچان لیتا پھر؟''

اسے خود پر غصہ تھا۔ گزشتہ چوبیس گھنٹے میں وہ کئی غلطیاں کر چکا تھا اور صرف قسمت کے سہارے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے لگا کہ وہ دلدل میں پھنس گیا ہے۔ نکلنے کی جتنی کوشش کرتا ہے، مزید گہرائی میں چلا جاتا ہے۔ آگے کیا ہونے والا ہے۔ اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔

ناتوانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اسے نیند کی ضرورت تھی۔ اس نے ہمت مجتمع کی۔ وہ ایک اور جرم کرنے جا رہا تھا۔

بالآخر اس نے 200 گز کا فاصلہ طے کیا اور تہ خانے کی کھڑکی کے راستے مکان نمبر 4120 میں داخل ہو گیا۔ چند منٹ بعد وہ رہائشی حصے کے ماسٹر بیڈ روم میں گہری نیند سو رہا تھا۔

☆☆☆

تھامس پر قنوطیت طاری تھی۔ ڈیزی عرف ''بلی'' سے ریڈیو پر بات کر کے اس نے فاش غلطی کی تھی۔ اسے سرے سے وہاں جانا ہی نہیں چاہیے تھے۔ مائیکل سے ملاقات میں چار گھنٹے باقی رہ گئے تھے اور تھامس کو یقین تھا کہ اس کے کیریئر کا ذلت آمیز اختتام سر پر ہے۔

فی الحال اس کی ڈیوٹی مارک بیلی کے مکان پر لگی ہوئی تھی۔ جہاں وہ کچھ فاصلے پر ایک عام سی کار میں موجود تھا۔ مارک کا فوٹو دیگر معلومات کے ساتھ ہیکنر نے فراہم کیا تھا۔ مائیکل اور ہیکنر اس وقت جے ڈی سینٹر گئے ہوئے تھے۔

پرانے ماڈل کی سرخ رنگ کی گاڑی سڑک پر نمودار ہوئی تو تھامس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود پرچے اور فوٹو پر نظر دوڑائی۔ پھر سرخ گاڑی کی جانب نگاہ کی جو مارک بیلی کی رہائش گاہ کی طرف جا رہی تھی۔

جونہی سرخ گاڑی گیراج میں داخل ہوئی، تھامس گاڑی سے اُتر گیا۔ اس نے جوگنگ کے انداز میں سڑک پار کی۔ مارک، گاڑی سے اتر کر گھر کے داخلی دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ تھامس نے اسے آلیا۔

''مسٹر مارک بیلی؟''

مارک چونکا لیکن رکنے کے بجائے دروازے کی جانب سیڑھیاں طے کرنے لگا۔ تاہم تھامس اس کی متوازی طرف آن پہنچا۔

''تم ہی مارک بیلی ہو؟'' تھامس نے رسمی انداز میں پوچھا۔

''ہاں، کیا مسئلہ ہے؟'' مارک رک گیا پھر تھامس کے لباس کو پہچان کر سٹپٹا گیا۔

''کہاں بھاگے جا رہے ہو؟''

''یہ گھر ہے میرا۔''

''جانتا ہوں۔'' مارک کے ردعمل نے تھامس کو شک میں مبتلا کر دیا۔ ''تم رات بھر کہاں تھے؟''

''میں اسپتال میں تھا۔'' مارک نے ہاتھ کی بینڈیج کو نمایاں کیا۔ ''گاڑی کے بریک ٹھیک کرتے ہوئے معمولی گڑبڑ ہو گئی تھی۔ جیک سلپ ہو گیا۔''

''تمہیں علم ہے کہ تمہارا بھتیجا ناتھن بیلی ''بچہ جیل'' سے فرار ہو گیا ہے؟''

''ہاں، میرے علم میں ہے۔ تم کیا سمجھ رہے ہو کہ میں نے اس کو یہاں چھپا رکھا ہے؟'' مارک نے سوالیہ جواب دیا۔

''تمہارا خیال ہے کہ مجھے اس رخ پر سوچنا چاہیے؟'' تھامس نے بھی جواباً سوال کیا۔

''دیکھو آفیسر، وہ مجھ سے نفرت کرتا تھا۔''

''اور تم؟'' تھامس نے مارک کی بات کاٹ دی۔

''میں بھی۔ اس کی صحیح جگہ وہی تھی۔ میری بھی جان

چھوٹ گئی تھی۔'' مارک نے بے دھڑک کہا۔

''کیا میں اندر آسکتا ہوں؟''

''میرا خیال ہے، نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وارنٹ کے بغیر نہیں۔'' مارک نے صاف انکار کردیا۔

تھامس کو اس غیر متوقع جواب پر حیرت ہوئی۔

''ٹھیک ہے۔'' تھامس نے ہاتھ اٹھا کر پسپائی اختیار کی۔ مارک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگیا۔

''مسٹر مارک!'' اچانک تھامس پلٹا۔

''اب کیا بات ہے؟'' وہ کھلے دروازے میں کھڑا تھا۔

''گاڑی والا حادثہ کہاں پیش آیا تھا؟''

مارک کا رنگ بدلا۔ ''گاڑی کے نیچے۔'' مارک بڑبڑایا اور دروازہ بند کردیا۔

''مارک تم واقعی قابلِ نفرت ہو۔'' تھامس اسٹیئرنگ پر انگلیاں بجاتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ یہ بندہ اسے کسی رخ سے ٹھیک نہیں لگا تھا۔ ناتھن کی بات پر بھڑک گیا تھا۔ نیز حادثے کے سوال پر بھی نروس دکھائی دیا تھا۔ تھامس کو یقین تھا کہ مارک کچھ نہ کچھ چھپا رہا ہے لیکن کیا؟ اسے کیا کرنا چاہیے۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ مائیکل کے ساتھ میٹنگ میں ابھی وقت تھا۔ تھامس نے کچھ سوچتے ہوئے کاؤنٹی اسپتال کا رخ کیا۔

اسپتال پہنچ کر اس نے ایمرجنسی ڈپارٹمنٹ کے بارے میں معلوم کیا۔ ٹراما ڈیسک پر اسسٹنٹ کو اس نے مارک کا فوٹو دکھایا اور ہاتھ کے زخم اور ٹریٹمنٹ کے بارے میں سوال جواب کیے۔ اسے مایوسی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جلد ہی وہ ڈاکٹر ٹیڈ بیکر تک پہنچ گیا۔

ڈاکٹر کسی زخمی کھلاڑی کے ساتھ مصروف تھا۔ تاہم جلد ہی وہ تھامس کے ساتھ ایک خالی کمرے میں آگیا۔

''ہاں، بھئی بولو کیا معاملہ ہے؟''

''ڈاکٹر ٹیڈ! کل رات آپ نے مارک بیلی نام کے مریض کے ہاتھ کا ٹریٹمنٹ کیا تھا؟'' تھامس نے سوال کیا۔

''کیا مسئلہ ہوگیا؟'' ڈاکٹر نے استفسار کیا۔

''اس نے بتایا ہوگا کہ اس کا ہاتھ گاڑی کے نیچے آگیا تھا۔''

''اس نے یہی بتایا تھا۔'' ڈاکٹر نے تصدیق کی۔ پھر کچھ توقف کے ساتھ بولا۔ ''لیکن آفیسر! میں تفصیل میں نہیں جاسکتا کیونکہ کچھ قانونی رکاوٹیں ہیں، تم سمجھ سکتے ہو۔''

''ڈاکٹر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔'' تھامس کی آواز میں مایوسی اور پریشانی تھی۔ ''لیکن میرا کیریئر داؤ پر لگ گیا ہے۔ بس میری اتنی سے مدد کردیں۔ آپ کچھ نہ بتائیں، میں اپنا خیال ظاہر کرتا ہوں۔ آپ صرف ہاں یا نہ میں سر ہلا دیں؟''

ڈاکٹر کی پیشانی پر پُرسوچ شکنیں نمودار ہوئیں۔

''اوکے۔''

تھامس نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔ ''میں یہ سمجھا ہوں کہ مارک ہاتھ کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے۔ جھوٹ کچھ چھپانے کے لیے بولا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ اس نے غلط کیا ہے۔ جسے پوشیدہ رکھنے کے لیے اس نے گاڑی والا عذر پیش کردیا۔ ڈاکٹر! کیا میرا خیال ٹھیک ہے؟''

تھامس نے پُرامید نظروں سے ڈاکٹر ٹیڈ کو دیکھا۔

ڈاکٹر نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور کھڑا ہوگیا۔

''تھینک یو، ڈاکٹر، آپ نے مجھے مریض کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ بہت بہت شکریہ۔'' تھامس نے ہاتھ ملایا۔ وہ پُرجوش نظر آرہا تھا۔ بالآخر اس نے کچھ نہ کچھ کارروائی ڈال ہی دی تھی۔ جو بظاہر معمولی لگ رہی تھی لیکن حوصلہ افزا تھی۔ اب وہ مائیکل کو فیس کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں تھا۔

☆☆☆

نکلسن فیملی کے شاندار گھر تک پہنچنے والا پہلا تفتیش کنندہ، مائیکل خود تھا۔ اس کی قیمتی کار غائب تھی۔ اسے وہاں مقامی ٹی وی چینل کی سیٹلائٹ وین بھی دکھائی دی۔

فرنٹ ڈور پر مائیکل نے ایک شناسا چہرہ دیکھا۔ یہ وہی افسر تھا جو اسے جے ڈی سینٹر میں بھی ملا تھا۔

''گڈ آفٹرنون، آفیسر بورشو۔'' مائیکل نے کہا۔

بورشو نے جواب دے کر مائیکل کے لیے راستہ بنایا۔ نکلسن فیملی کی برگلری کال کے ردِعمل میں وہاں ہجوم بڑھتا جارہا تھا۔ جس کی واحد وجہ یہ تھی کہ وہ خبر عام ہوگئی تھی کہ ناتھن نے وہاں قیام کیا تھا۔ نکلسن فیملی وہاں سے بہت دور ڈزنی ورلڈ گئے ہوئے تھے۔

''تم کیسے کہتے ہو کہ ناتھن یہاں تھا؟''

جواب میں پہلے بورشو نے مائیکل کو وہ واش روم کھایا جہاں ناتھن کے خون آلود کپڑے موجود تھے۔ پھر مائیکل کو بریف کیا کہ ناتھن کہاں سے بند خالی مکان میں داخل ہوا، غسل کیا اور کپڑے بدلے۔ ریفریجریٹر میں موجود خوردنی اشیا استعمال کیں۔ ٹی وی دیکھا۔ فون استعمال کیا اور نکلسن کی بی ایم ڈبلیو لے کر نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ ایک رقعہ بھی چھوڑ گیا۔

مائیکل نے رقعہ بورشو سے لے کر دیکھا۔

''تاریخ کا سب سے شریف اور مہذب نقب

زن۔'' بورشو نے تبصرہ کیا۔

مائیکل نے رقعہ پڑھ کر بورشو کو دے دیا۔ ''فیملی کہاں ہے؟'' بورشو نے کھلے ہوئے مرکزی دروازے سے بیرونی منظر کی جانب اشارہ کیا۔

مائیکل نے دیکھا کہ باہر دو اور ٹی وی کی گاڑیاں پہنچ چکی تھیں۔ صحافی بھی موجود تھے، اچھی خاصی پریس کانفرنس لگی ہوئی تھی۔ فیملی کے چار افراد تھے۔ میاں، بیوی اور دو بچے۔ کیمرے اور مائیک ہوا میں گردش کر رہے تھے۔

''خوب موقع ہاتھ آیا ہے شہرت حاصل کرنے کا۔'' مائیکل نے گہری سانس لی۔

☆☆☆

نئی پناہ گاہ ناتھن کی گزشتہ قیام گاہ کے مقابلے میں بہت چھوٹی تھی۔ ناتھن وہاں گھسنے سے پہلے باہر سے پروجیکٹ دیکھ چکا تھا۔ تمام مکانات ایک ہی سائز کے تھے۔

ناتھن غسل کرنے کے بعد صوفے پر لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ دن چڑھ چکا تھا۔ گیارہ بجنے والے تھے۔ اس نے ٹی وی بند کیا اور ون یونٹ مکان کا جائزہ لینا شروع کیا۔ اندرونی سیڑھیوں سے ہوتا ہوا وہ بالائی منزل پر آیا۔ کچھ دیر بعد وہ خواب گاہ میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں زیادہ فرنیچر نہیں تھا۔ ڈریسر کو کھنگالتے ہوئے اس نے تیسری دراز کھولی تو چونک اٹھا۔ وہاں نیلے اور سیاہ رنگ کا ایک وزنی ریوالور پڑا تھا۔ ساتھ میں گولیوں کا ایک ڈبا بھی تھا۔

ناتھن کو ٹی وی پروگرام کوپس (COPS) یاد آیا جو وہ بڑے شوق سے دیکھتا تھا۔ اس نے ریوالور اٹھا لیا۔ اس وقت وہ خود کو ایک پولیس والا سمجھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ سلنڈر میں چار گولیاں موجود ہیں۔ وہ کچھ دیر تک ٹی وی پروگرام کے مرکزی کرداروں کی طرح ایکٹنگ کرتا رہا۔ پھر اس نے ہتھیار عقبی سمت پتلون میں اڑس لیا۔ کچھ دیر بعد وہ ایک بار پھر گراؤنڈ فلور پر تھا۔ اس کا دماغ خالی تھا۔ معاً اس کی نگاہ ٹیلی فون پر رک گئی۔ کچھ سوچ کر ناتھن نے فون اٹھایا اور نمبر ملانے لگا۔

☆☆☆

ڈیزی کے سامعین کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ اہم بات یہ تھی کہ لوگ ناتھن کے بارے میں فکرمند تھے اور ہمدردانہ سوچ رکھتے تھے۔ اس وقت وہ کوئین نامی خاتون کی کال اٹینڈ کر رہی تھی۔ خاتون ناتھن کے تحفظ کے بارے میں اپنے خدشات کا اظہار کر رہی تھی۔

''ہائے، کوئین ایک منٹ رکو۔ تمہارے لیے سرپرائز ہے اور سننے والوں کے لیے بھی۔'' ڈیزی کو اشارہ ملا تھا کہ لائن نمبر چودہ پر... ناتھن موجود ہے۔ شو کا حقیقی ستارہ وہی تھا۔

ڈیزی نے مخصوص بٹن دبایا اور بولی۔ ''ناتھن! کیا تم لائن پر ہو؟''

''یس، میم۔'' جواب آیا۔

''کیا تم نے مارننگ شو سنا تھا؟ تم سامعین کے لیے ایک اسٹار بن چکے ہو۔''

''نہیں، میں معذرت خواہ ہوں۔ میں نہیں سن سکا۔ میں سو رہا تھا۔''

''اوہ، ڈیئر! مجھے حیرت نہیں ہوئی۔ اتنے کپڑے دھونے کے بعد تم یقیناً تھک گئے ہو گے۔'' ڈیزی نے کہا۔

''وہاٹ؟'' اس کا منہ کھل گیا۔ ڈیزی کو کیسے پتا چلا؟ وہ سوچ رہا تھا۔

''مطلب تمہیں پریس کانفرنس کا بھی علم نہیں ہوا؟''

''کیسی پریس کانفرنس؟ وہ کیا بات کر رہی ہے؟'' ناتھن کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ چپ تھا۔ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

''ناتھن...؟''

''یس، میم۔''

''شاید تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے اجنبی میزبان گھر واپس آ گئے ہیں... اور ان کی کچھ اشیا گھر میں موجود نہیں ہیں۔ جیسے ان کی بی ایم ڈبلیو کار... اور ان کو تمہارا چھوڑا ہوا رقعہ بھی مل گیا ہے۔'' ڈیزی نے نرم اور محتاط انداز میں ناتھن کو بتایا۔ وہ جانتی تھی کہ اَن گنت لوگ سن رہے ہیں۔ جن میں عوام کے ساتھ یقیناً کچھ خواص بھی شامل ہیں۔

ناتھن کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسے توقع نہیں تھی گھر کے مالک اتنی جلدی واپس آ جائیں گے اور بات پھیل جائے گی۔ اس کا مطلب یہ کہ وہ پولیس سے محض چند گھنٹے آگے ہے وہ لوگ بہت جلد سب سے پہلے بی ایم ڈبلیو تک پہنچیں گے پھر اسے پکڑیں گے۔ اچھی بات یہ تھی کہ لوگ مڈویک میں چرچ نہیں جاتے ہیں اور اس نے چرچ کے احاطے میں جہاں گاڑی چھوڑی تھی وہ جگہ سڑک سے نظر نہیں آتی۔ اس نے گاڑی استعمال ضرور کی تھی، چرائی نہیں تھی، اس امر کو واضح کرنے کے لیے اس نے چابیاں چھوڑ دی تھیں۔ اسے چند گھنٹے اور چاہیے تھے۔ بہت سے سوال اس کے ذہن میں رینگ رہے تھے۔

''ناتھن! کہاں ہو؟'' ڈیزی کی میٹھی آواز نے اسے خیالات کے حصار سے باہر نکال لیا۔

''یس، میم۔'' اس نے بات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆

پوائنٹر میگنم کو صاف کرتے ہوئے اپنی قیام گاہ پر لائیو پریس کانفرنس دیکھ رہا تھا۔

میڈیا میں ناتھن کی مقبولیت اور دلچسپی، پوائنٹر کے لیے تکلیف دہ تھی۔ بہرحال ڈور کا سرا اسے مل گیا تھا۔ اسے زیادہ سے زیادہ دو دن میں ناتھن کی کہانی کا اینڈ کرنا تھا۔ بصورتِ دیگر سلیٹر کے ہاتھوں خود پوائنٹر کا ''دی اینڈ'' یقینی تھا۔

میڈیا کا جنونی پہیا جس برق رفتاری سے گھوم رہا تھا، لائیو شو میں، مذکورہ فیملی جو کچھ بتا رہی تھی۔ وہ سب کچھ ناتھن کے امیج کو مثبت رنگ دے رہا تھا۔ فیملی کے بیان کے مطابق کپڑوں اور کار کے علاوہ کوئی چیز غائب نہیں ہوئی تھی۔ ناتھن نے فریج سے تین عدد پزا کھائے تھے۔ ان کا واش روم، وِن اور ماسٹر بیڈ استعمال کیا تھا۔ کوئی یقین کرے یا نہ کرے۔ یہ لائیو شو تھا۔ وہ لوگ بتا رہے تھے کہ ناتھن نے اپنے لباس کے علاوہ ان لوگوں کی جو چیز بھی تولیا اور کپڑوں سمیت استعمال کی تھی، وہ سب اس نے دھو کر رکھ دیے تھے۔ حتیٰ کہ استعمال شدہ بستر کو بھی اصل حالت میں کر کے گیا تھا۔

ٹی وی پر مسز نکلسن یعنی کینڈرا، ناتھن کا چھوڑا ہوا رقعہ پڑھ رہی تھی۔

'' ڈیئر مسٹر اینڈ مسز نکلسن اینڈ کڈز!

مجھے امید ہے کہ میں ٹھیک نام لکھ رہا ہوں، میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے غیر قانونی طریقے سے آپ کے گھر میں داخل ہونا پڑا۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آپ لوگوں کو کوئی پریشانی نہ ہو، نہ ہی کوئی نقصان ہو۔ میں نے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے شیشے بھی ہٹا دیے ہیں۔ میں بڑا ہو کر آپ کا نقصان ضرور پورا کروں گا۔ آپ کا گھر بہت خوب صورت ہے اور میں نے اتنا بہترین ٹی وی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پلیز، اپنے بیٹے کو بتایئے کہ مجھے مجبوراً اس کے کچھ کپڑے لینے پڑے۔ میں شرمندہ ہوں اور شکر گزار بھی۔ میں نے آپ کے تولیے اور دیگر کپڑے دھو کر رکھ دیے ہیں۔

'' کار کے بارے میں آپ قطعی پریشانی محسوس نہ کریں۔ میں بہت احتیاط کروں گا اور جلد آپ کو بتا دوں گا کہ کار کہاں کھڑی ہے۔ مجھ سے کچھ غلط کام ہو گئے ہیں، لیکن یہ سب ویسا نہیں جیسا کہ پولیس سمجھ رہی ہے۔ آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ مجھے انتہائی پریشان کن صورتِ حال کا سامنا ہے۔

'' مجھے امید ہے کہ آپ میری دیانت اور سچائی پر شک نہیں کریں گے۔ پلیز چند روز پولیس کو اطلاع نہیں کیجیے گا۔ میں تنہا ہوں اور چھوٹا ہوں، مجھے اپنا مسئلہ حل کرنے میں چند روز لگیں گے۔

آپ کا دوست

ناتھن بیلی''

کینڈرا نے رقعہ پڑھ کر سر اٹھایا تو کیمرا کلوز اپ میں چلا گیا۔ اسکرین پر صرف کینڈرا کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ کیمرا دوبارہ دور ہونے لگا۔ ادھر سوالات کی بوچھار نے کینڈرا کو اپنے حلقے میں لے لیا۔

وہ سب کو جواب دینے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ بالآخر مقامی اخبار کے ایک صحافی نے مشکل سوال کا تیر پھینکا اور یہ آخری تیر تھا۔

''ناتھن جو رقعہ لکھ کر گیا ہے۔ اس میں، اس نے درخواست کی تھی کہ آپ لوگ چند روز پولیس کو بے خبر رکھیں۔ لیکن آپ نے اس کے برخلاف عمل کیا۔ کیسا محسوس ہوا؟''

کینڈرا کے چہرے پر سرخی کی لہر دوڑ گئی اور اس نے امدادی نظر ساتھ کھڑے شوہر پر ڈالی۔ لیکن نکلسن کہیں اور کھویا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کے ناخن میں کچھ تلاش کر رہا تھا۔

پوائنٹر نے چھ عدد راؤنڈ میگنم میں منتقل کرتے ہوئے قہقہہ لگایا۔ ''اچھا سوال کیا ہے۔'' وہ شکار کرنے کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

مائیکل عجلت میں نکلسن فیملی کے گھر سے روانہ ہوا تھا۔ کار ریڈیو اس نے نیوز ٹاک 990 پر سیٹ کر دیا تھا۔

مائیکل کے دل کی گہرائی میں کہیں ایک آواز تھی جو کہہ رہی تھی کہ... ناتھن کو نکل جانا چاہیے۔ اس کے شکوک و شبہات اس وقت مکمل طور پر دور ہو گئے تھے جب وہ اور ہیکنر جے ڈی سینٹر میں ''موبی'' کا انٹرویو کر رہے تھے۔ موبی وہ لڑکا تھا، جس کا کمرا سینٹر میں ناتھن کے کمرے سے ملحق تھا۔

''موبی'' کو مائیکل اور ہیکنر نے بمشکل گفتگو پر آمادہ کیا تھا۔ لڑکا تو جیسے گونگا بن گیا تھا۔ وہ پندرہ سال کا، سیاہ رنگت کا حامل اور اپنی عمر سے دیکھنے میں بڑا معلوم ہوتا تھا۔

''دیکھو موبی۔'' مائیکل نے لڑکے کو سمجھایا۔ ''تک شاید یقین نہ کرو لیکن ناتھن کے بہترین مفاد میں ہے کہ ہم اس تک

پہنچ جائیں۔ اگر ہم ایسا نہ کرسکے تو وہ مارا جائے گا۔''

''کیوں؟ آخر تم کیوں اس کو مارنا چاہتے ہو؟'' لڑکا اچانک بول پڑا تھا۔

''نہیں، تم غلط سمجھ رہے ہو۔'' مائیکل کی دھڑکن میں اضافہ ہوگیا۔ ''پولیس کا مسلح غول ناتھن کی بو سونگھتا پھر رہا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی ہوسکتے ہیں۔'' مائیکل نے ذرا توقف کیا پھر بولا۔ ''مثلاً رکی ہیرس (مقتول) کے دوست احباب میں سے کوئی مشتعل ہو اور بدلے کے چکر میں ناتھن کو مار ڈالے... یا ناتھن بھاگتے بھاگتے پولیس کے ہاتھوں مارا جائے۔ اگر ہم پہلے اس تک پہنچ گئے تو اس کے بچنے کے بہتر امکانات ہیں۔''

''لیکن اگر میں خاموش رہوں تو ناتھن کے لیے زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟'' لڑکے نے گویا جرح کی۔

مائیکل بغور موبی کی آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ اتنا تو واضح ہوگیا تھا کہ لڑکا نہیں چاہتا کہ ناتھن کسی کے ہاتھ آئے۔ یعنی لڑکا بھی وہی چاہتا ہے، جو خود مائیکل کے دل میں تھا لیکن موبی کیوں یہ سوچ رکھتا ہے؟

''رکی کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' ہیکر نے سوال کیا۔ ''ہم نے سنا ہے کہ وہ برا آدمی تھا؟''

لڑکے کی آنکھیں معاً چمکنے لگیں۔ لاتعلقی کی جگہ اس بار نفرت کے تاثرات عیاں تھے۔

''اس کو بہت پہلے مرجانا چاہیے تھا۔'' لڑکا بے دھڑک بولا۔

''وہ کیوں؟'' ہیکر نے پوچھا۔

''اگر تم نے سنا ہے کہ رکی برا آدمی تھا تو پھر یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' موبی نے جواب دیا۔

کمرے میں سناٹا تھا۔ مائیکل اور ہیکر اندر ہی اندر دنگ رہ گئے۔ سناٹے کا وقفہ طویل تر ہوگیا۔

''شکریہ موبی۔'' ہیکر سست روی سے کرسی سے اٹھا۔ اس نے مائیکل کی آنکھ کا اشارہ دیکھ لیا تھا۔ ''مجھے امید ہے کہ تمہارا آگے اچھا وقت گزرے گا۔'' ہیکر یہ کہہ کر چل پڑا۔

دونوں دوست واپسی کے لیے تیار تھے۔ مائیکل کا ہاتھ دروازے کی ناب پر تھا کہ لڑکے کی آواز پر دونوں رک گئے۔

''یو کاپس (COPS)۔'' وہ بولا۔ ''رکی، ناتھن کے پیچھے تھا۔ وجہ مجھے نہیں معلوم۔ اچھا ہوا، ناتھن یہاں سے نکل گیا۔ ورنہ... وہ مارا جاتا۔''

''شکریہ موبی۔'' مائیکل نے مڑ کر دیکھا۔ ''مگر تم ایسا کس بنا پر کہہ رہے ہو؟''

''میں نے کچھ بھی نہیں کہا۔'' لڑکا منہ پھیر کر لیٹ گیا۔ وہ مزید کچھ کہے گا، یہ توقع فضول تھی۔ جتنا وہ بول گیا تھا، وہ بہت تھا اور غیر معمولی بھی... مائیکل اور ہیکر وہاں سے نکل آئے۔

مائیکل تصور کی دنیا سے باہر آگیا۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے بے چینی محسوس کررہا تھا۔ اسے پہلے تھامس سے ملاقات کرنی تھی۔ تھامس نے ڈیزی سے آن ایئر بات کر کے مائیکل کو بدمزہ کردیا تھا۔ اس نے گھڑی دیکھی۔

مائیکل جان گیا تھا کہ وہ اکیلا نہیں ہے بلکہ موبی سمیت ان گنت لوگ ناتھن کے طرف دار تھے۔ جن میں خود اس کے بعد دو ہستیاں سرفہرست آچکی تھیں۔ ایک ڈیزی اور دوسرا JDC کا لڑکا موبی۔

ڈیزی اپنے دل کی آواز کو زبان نہیں دے سکتی تھی۔ یہی حال مائیکل کا تھا۔ وہ اپنے فرض سے مجبور تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی بیوی اور ہیکر سے ہی ذاتی خیالات شیئر کرسکتا تھا۔

جذبات سے ہٹ کر، کڑی کڑی جوڑ کر حقائق کی بنیاد پر اس نے جو تصویر بنائی تھی، اس تصویر کے متعدد گوشوں پر اس کا ذہن یکسو تھا۔ ناتھن کسی رخ سے ''مرڈر'' کے خانے میں فٹ نہیں ہورہا تھا۔ اسے ''کلر'' کہا جاسکتا تھا۔ کلنگ بھی ذاتی دفاع میں حادثاتی طور پر ہوئی۔ ناتھن کو عوام کے لیے خطرہ قرار دینے کے لیے پیٹرولی سرتوڑ کوشش کررہا تھا۔

وہ سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لیے اپنی منفی کوششوں میں مصروف تھا۔ مائیکل اور ڈیزی بالواسطہ طور پر پیٹرولی کے عزائم میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔ ڈیزی کا اسپیشل انٹرویو ABC نیٹ ورک کے پروگرام ''گڈ مارننگ امریکا''... واشنگٹن ڈی سی میں ٹی وی پر لائیو آن ائر گیا تھا۔ لطف اور دلچسپی کی بات یہ تھی کہ اے بی سی نیٹ ورک والوں نے پیٹرولی (پبلک اٹارنی) کو بھی مدعو کررکھا تھا۔

مائیکل تک انٹرویو کی جزئیات پہنچ چکی تھیں۔ انٹرویو میں ڈیزی اور پیٹرولی کا متضاد موقف کھل کر سامنے آیا تھا۔ انٹرویو جیک لندن نے کیا تھا، جس کی شہرت ٹھیک ٹھاک تھی۔ جیک لندن کے برجستہ اور چبھتے ہوئے سوالات نے پیٹرولی کو بوکھلا دیا تھا۔ رہی سہی کسر ڈیزی نے پوری کردی۔

مائیکل کا ذہن بن چکا تھا۔ تاہم وہ ابھی تک مضبوط کلیو حاصل نہیں کرپایا تھا۔ جس کی بنیاد پر وہ کھل کر اظہار کرسکے کہ ''ناتھن کیس'' کے پس پردہ درحقیقت کیا گیم کھیلا جارہا ہے اور اصل کھلاڑی کون ہے؟

اس کے ذہن میں دو افراد متواتر چبھ رہے تھے۔ دو میں سے ایک زندہ تھا۔ یعنی ناتھن کا چچا مارک بیلی۔ دوسرا

شخص اس دنیا میں نہیں تھا۔ یعنی رکی ہیرس۔۔۔

تمام ڈرامے، قیاس آرائیوں، مستزاد نکتہ ہائے نظر اور چوہے بلی کے کھیل کی پہلی اور آخری حقیقت یہ تھی کہ پولیس نے بہر حال ناتھن کو گرفت میں لینا ہی ہے۔

☆☆☆

ریوالور ملنے پر ناتھن خود کو نسبتاً محفوظ خیال کر رہا تھا۔ دوسری طرف وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس کے جرائم کی فہرست طویل ہوتی جارہی تھی۔ ''لیکن میں سرحد پار کر کے کینیڈا پہنچ جاؤں گا تو نکلسن فیملی کے کپڑوں کی طرح یہ ہتھیار بھی اصل مالک کو واپس کر دوں گا۔'' اس نے سوچا۔

لیکن وہ ریوالور کا کرے گا کیا؟ وہ خود سے سوال جواب کر رہا تھا۔ کسی نے مجھے مارنے کی کوشش کی تو میں یہ ہتھیار استعمال کروں گا۔ تو کیا میں مستند قاتل بن جاؤں گا؟ لیکن اگر واقعی ایسا ہو گیا تو وہ یقیناً اپنے ہمدرد کھو بیٹھے گا۔ ریڈیو والی میم کتنی شرمندہ ہو گی۔

ناتھن کا دماغ مفلوج ہونے لگا۔ اس نے پریشان ہو کر ریڈیو آن کر دیا۔ مختلف نیوز اسٹیشن چیک کیے۔ خبروں میں سب سے اوپر ''ناتھن اسٹوری'' ہی چل رہی تھی۔

اس نے ریڈیو بند کر کے ٹی وی آن کر دیا۔ وہ بظاہر خبریں سن رہا تھا۔ نگاہ اسکرین پر تھی لیکن ذہن بھٹک رہا تھا۔ اچانک ٹی وی نے اس کی توجہ کھینچ لی۔

تصویری خبریں جو کہہ رہی تھیں، ناتھن کو ساعت کا دھوکا محسوس ہوا۔ اس نے ٹی وی بند کر کے پھر ریڈیو آن کیا۔ وہاں بھی ٹی وی جیسی خبر چل رہی تھی۔ JDC کے مفرور لڑکے ناتھن نے جس بی ایم ڈبلیو کار پر سفر کیا، اسے تلاش کر لیا گیا ہے۔

آگے سننے کی تاب نہ تھی۔ ناتھن نے ریڈیو بند کر دیا۔ یہ کیونکر ہو گیا؟ اتنی جلدی؟ ابھی تو اسے سو میل مزید مسافت طے کرنی تھی۔ اس خبر سے پہلے وہ اپنی موجودہ پناہ گاہ کے گیراج میں کھڑی ہنڈا کار کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔

لیکن پولیس پہلے ہی اس کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔ اتنی جلدی وہ کیسے پہنچ گئے؟ معاً اسے وہ کار سوار یاد آیا جو کل صبح ہی صبح سڑک پر ملا تھا۔ کیا وہ ناتھن کو پہچان گیا تھا؟ کیا اس نے پولیس کو اطلاع دی؟ ناتھن کو خود سے نفرت محسوس ہوئی۔ وہ ایڈیٹ تھا۔ اس نے بار بار احمقانہ خطرات مول لیے۔

اب پولیس جلد یا بدیر مرڈر کیس میں اسے پکڑ لے گی۔ ساتھ میں دیگر جرائم بھی نتھی کرے گی۔ یہ لوگ اسے مار دیں گے یا پھر وہ ساری زندگی جیل میں سڑے گا۔

یک لخت ناتھن پر ڈپریشن کا حملہ ہوا۔ تمام سعیٔ لاحاصل رہی۔ اب تک قسمت اس کا ساتھ دیتی رہی تھی لیکن کب تک۔ مایوسی کا اندھیرا ناتھن کو نگل رہا تھا۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے ریوالور کو دیکھا پھر اسے اٹھا لیا۔

آزادی کا ایک اور راستہ بھی تو ہے۔ آسان اور سہل۔ کوئی ٹینشن نہیں، کوئی بھاگ دوڑ نہیں۔ تصور میں اس نے باپ کو دیکھا۔ فرشتے بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں وہ اپنی ماں سے بھی مل سکے گا۔ ناتھن کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ نے جنم لیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ماں باپ بھی مسکرا رہے ہیں۔ وہ بادلوں سے نکل کر والدین کے پاس پہنچ گیا۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو پھسلا۔ ناتھن کو پتا ہی نہیں چلا۔ اس نے ریوالور اوپر کیا اور بیرل میں جھانکا۔ چند سیکنڈ بعد ہتھیار کی نال اس نے کنپٹی پر رکھ دی۔ وہ آزاد ہونے والا تھا۔ یہ خیال اسے پہلے کیوں نہ آیا؟ ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھنے لگا۔ آزادی اور مسرت اس کی منتظر تھیں۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔

☆☆☆

''گریگ پریمنگر'' کا سینہ فخر و انبساط سے پھولا ہوا تھا۔ بی ایم ڈبلیو کی دریافت کے باعث، ریڈیو اور چینلز پر شام کی خبروں میں اس کا نام اور تصویر شامل تھے۔ اگر گریگ لڑکے تک بھی پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کی ترقی پکی تھی۔

علاقے کا جائزہ لینے کے بعد گریگ نے فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے علاقے کے مکینوں کو کھنگالا جائے۔ اسے معلوم تھا کہ جلد ہی پولیس فورس اور میڈیا کی یلغار ہونے والی ہے۔ اس کی پُرجوش خواہش تھی کہ سب سے پہلے ناتھن تک پہنچ جائے۔ وہاں تعمیراتی پروجیکٹ نصف سے زیادہ مکمل ہو چکا تھا۔

وہ مکان نمبر 4120 پر پہنچا تو اسے احساس ہوا کہ مکان غیر آباد نہیں ہے تاہم اس وقت خالی پڑا ہے۔ اس نے آگے بڑھنے سے بیشتر دروازے کی نچلی درز سے اپنا کارڈ اور انفارمیشن شیٹ اندر کھسکا دی اور چلتے چلتے رسماً اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

☆☆☆

ہیکنز، مائیکل کی ہدایت کے بموجب JDC کے اسٹاف کے ساتھ مشغول تھا۔ سینٹر کے ریکارڈ کے مطابق رکی

تنہا تھا، غیر شادی شدہ تھا۔ ہیکنر نے منیجر کی مدد سے رکی کا کمرا دیکھا۔ تاہم اسے کوئی اہم سراغ نہیں ملا۔

منیجر سے بات چیت کے دوران بالآخر اسے ایک نام ہاتھ آہی گیا۔ یہ نام مٹسی کا تھا جو رکی کی دوست تھی۔ وہ بروک فیلڈ گارڈن اپارٹمنٹ میں مقیم تھی۔

ہیکنر بلاتاخیر عمارت کی پہلی منزل تک پہنچا۔ مٹسی کے اپارٹمنٹ کے دروازے پر اسے کسی ڈور بیل کا بٹن دکھائی نہیں دیا۔ کئی بار دستک دینے پر ایک لڑکی نے دروازہ کھولا۔ ہیکنر نے اپنا شناختی کارڈ گلے میں لٹکایا ہوا تھا۔

وہ ایک خوش شکل سرخی مائل بالوں والی خوش لباس لڑکی تھی۔ ہیکنر نے عمر کا اندازہ پچیس سال لگایا۔ لڑکی کے چہرے پر ایک گہری خراش تھی جو ناک کے بانسے سے ہوتی ہوئی بائیں آنکھ کے نیچے اختتام پذیر ہوگئی تھی۔ خراش تشدد کی واضح علامت تھی۔ لڑکی کی سوجی ہوئی لال آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ روتی رہی ہے۔

ہیکنر کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ وہ کسی اہم ترین انکشاف کے نہایت قریب تھا۔ لڑکی کے بال پونی ٹیل کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ ہیکنر تو اپنے تاثرات چھپا گیا۔ تاہم لڑکی حیرت زدہ تھی۔

''تم یقیناً مٹسی ہو؟'' ہیکنر نے استفسار کیا۔

لڑکی کی نگاہ، ہیکنر کے چہرے سے پھسل کر اس کے بیج پر جم گئیں، غیر متوقع طور پر اس نے جواب دینے کے بجائے دروازہ وا کر کے ہیکنر کے لیے اندرونی راہ ہموار کی۔ ہیکنر پوری طرح چوکس تھا۔ اس نے شکریہ کا لفظ ادا کیا اور اندر قدم رکھ دیا۔

مٹسی نشست گاہ میں صوفے پر ڈھیر ہوگئی۔ سائڈ ٹیبل پر بیئر کی بوتل کھلی پڑی تھی جو نصف کے قریب خالی ہو چکی تھی۔ ہیکنر نے اندازہ لگایا کہ وہ اکیلی تھی۔ اس نے سوچا کہ اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے مٹسی کے چہرے سے آغاز کرے پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔

''مجھے رکی کی موت پر افسوس ہے۔ ایسی تکلیف دہ صورتِ حال میں، مجھے کچھ دریافت کرنا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ شاید مجھے اس وقت نہیں آنا چاہیے تھا؟'' ہیکنر نے نوٹ بک نکالنے سے احتراز کیا۔

''آفیسر، تکلفات کی ضرورت نہیں ہے۔'' مٹسی نے بوتل اٹھالی۔

ہیکنر نے سہولت محسوس کی۔ اسے لگا کہ مٹسی آزردگی کے ساتھ دباؤ کا شکار ہے اور بوتل اس کا غم غلط کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہو رہی تھی۔

''میں یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ رکی، جے ڈی سینٹر کے بچوں کے لیے کیوں ناپسندیدہ شخص بن گیا تھا؟'' ہیکنر نے احتیاط سے الفاظ کا چناؤ کیا۔ ''تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اس کا حق دار نہیں تھا۔''

ہیکنر نے دیکھا کہ مٹسی کی آنکھیں ڈبڈبانے لگی تھیں۔ اس نے گہری سانس لے کر آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی۔

''کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ ناحق مارا گیا؟'' مٹسی نے براہِ راست سوال کیا۔

''میرا خیال ہے کہ حقائق اتنے سادہ نہیں ہیں، جتنے ظاہر نظر آتے ہیں۔'' ہیکنر مزید محتاط ہوگیا۔ مٹسی کے سوال نے اسے احساس دلایا تھا کہ اس کا وزٹ ضائع نہیں ہوگا۔

''ہاں آفیسر، تم ٹھیک سوچ رہے ہو، لیکن میں خود کو بہت اکیلا اور... اور...'' وہ اچانک چپ ہوگئی۔

ہیکنر خاموش رہا۔ اس کا اندھا تیر نشانے پر لگا تھا۔ لیکن مٹسی اچانک بولتے بولتے رک گئی۔ ہیکنر نے غم کے ساتھ اس کی آنکھوں میں خوف کا سایہ دیکھا۔ اس کا ذہن دوبارہ لڑکی کے چہرے کی خراش کی جانب چلا گیا۔ ہیکنر کے دماغ میں پھر گھنٹیاں بجنے لگیں۔

''کیا رکی نے کبھی ناتھن کا ذکر کیا تھا؟'' ہیکنر نے بالآخر نیا سوال گھمایا۔ اس کی کوشش تھی کہ لڑکی کچھ نہ کچھ بولتی رہے۔ اندر ہی اندر اس کی رفتارِ نبض تیز ہوگئی تھی۔

''ناتھن...'' مٹسی نے بوتل منہ سے لگائی۔ ''میں خود سے سیکڑوں بار ناتھن سے متعلق سوال کرتی رہی ہوں... مجھے خوشی ہوتی اگر میں یہ کہہ سکتی کہ کسی بچے کی جان لینا رکی کے لیے ممکن ہی نہیں تھا۔ کاش میں یہ کہہ سکتی۔'' مٹسی ہچکی لے کر خاموش ہوگئی۔

ہیکنر نے سخت اضطراب محسوس کیا۔

''لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتی۔'' وہ پھر گویا ہوئی۔ ''بچے اس کو پسند نہیں کرتے تھے۔ رکی کو اس بات سے نفرت تھی کہ ''سینٹر'' میں بچوں نے اسے وہ عزت نہیں دی جس کا وہ حق دار تھا۔ رکی نے بے وقوفی کی اور کھلونا بن گیا۔ اس نے دوسری غلطی کی کہ مجھے بھی کچھ نہیں بتایا۔'' وہ ایک بار پھر گم صم ہوگئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے بوتل دبوچ لی۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔

''رکی کیا کرنا چاہتا تھا؟'' ہیکنر نے بدن کے عضلات میں تناؤ کی کیفیت محسوس کی۔

''وہ مجھے کیوں چھوڑ کے جا رہا تھا؟'' الٹا مٹسی نے سوال کیا۔ اس کے سوال میں غم و غصے کا عنصر موجود تھا۔

''میں سمجھا نہیں؟'' ہیکٹر نے خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش کی۔ سنسنی کی لہر اس کے رگ و پے میں دوڑ رہی تھی۔

''وہ کسی طویل المدت منصوبے میں الجھا ہوا تھا۔ وہ کیا کر رہا تھا؟ میں نے سمجھنے میں دیر کر دی۔ بہت زیادہ تاخیر کر دی۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ دھیرے دھیرے یہاں سے اپنی چیزیں ہٹا رہا تھا۔ ایک ہفتے قبل اتفاقاً وہ ٹکٹ میرے ہاتھ لگ گیا جو اس نے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔''

''کیسا ٹکٹ؟'' ہیکٹر کو لگا جیسے صوفے میں کیلیں نکل آئی ہیں۔

''ارجنٹائن کا یک طرفہ ٹکٹ۔'' وہ بولی۔

''کہاں ہے ٹکٹ؟'' ہیکٹر کا حلق خشک ہونے لگا۔ وہ شدید ہیجان محسوس کر رہا تھا۔

''دوسری چیزوں کے ساتھ ٹکٹ بھی غائب ہو گیا۔''

''اسے کب روانہ ہونا تھا؟''

مٹسی نے شانے اچکائے۔ ''وہ ایک اوپن ٹکٹ تھا۔ جس کی نقد ادائیگی نو سو ڈالرز کی گئی تھی۔ میرے تصور میں نہیں تھا کہ رکی کے پاس وہ رقم کہاں سے آئی؟ میں اتنی بے خبر تھی کہ اس کے پاسپورٹ تک سے لاعلم تھی۔''

ہیکٹر کے پیٹ میں اینٹھن شروع ہو گئی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اڑ کر مائیکل تک پہنچے۔ یہ کیا گھن چکر ہے؟ اور ناتھن کا اس معاملے سے کیا تعلق؟ وہ دل ہی دل میں مائیکل کے تجزیے اور چھٹی حس پر اش اش کر اٹھا۔

''کیا تمہیں، ہماری مدد کی ضرورت ہے؟''

''نہیں۔'' وہ رونے لگی پھر اچانک کھڑی ہو گئی۔

ہیکٹر بھی کھڑا ہو گیا۔

''مس، آخری سوال۔ تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ رکی ہیرس کو کوئی اور رقم فراہم کر رہا تھا؟ میرا مطلب ہے کسی خاص کام کے لیے؟ جسے کرنے کے بعد وہ جنوبی امریکا (ارجنٹائن) چلا جاتا؟''

مٹسی نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا اور کھڑکی کے پاس چلی گئی۔ وہ شیشے میں سے باہر دیکھ رہی تھی۔ ''مجھے کچھ نہیں پتا۔ لیکن جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ اتنا برا تھا کہ رکی ملک چھوڑ کر جا رہا تھا... اور... اور... مجھے... مجھے بھی چھوڑ...''

مٹسی کے آخری الفاظ سرگوشی میں ڈھل گئے۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے مزید بات کرنے سے انکار کر دیا۔

☆☆☆

''بیٹھ جاؤ۔'' مائیکل نے کہا۔

تھامس بیٹھ گیا۔ تاہم اس کی کمر بالکل سیدھی تھی۔ وہ تناؤ کا شکار تھا۔

مائیکل نے اپنی کرسی پر ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلا دیں۔ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے تھے۔ اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

''تو تم ریڈیو اسٹار بن گئے ہو، آفیسر تھامس؟''

تھامس کی نگاہ، مائیکل کی آنکھوں سے بندھی ہوئی تھی۔ اس نے خود کو بدترین صورت حال کے لیے تیار کر لیا۔

''تمہارا کیریئر تمہارے لیے اہم تر ہے؟ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟'' مائیکل نے تھامس کی پرسنل فائل کھولی۔

''یس سر۔'' تھامس کی آواز مضبوط تھی۔

''کس نے مشورہ دیا تھا، آن ائر جانے کا؟'' مائیکل تھامس کے بجائے فائل دیکھ رہا تھا۔

''سارجنٹ ہیکٹر کے مطابق، اس واردات سے قبل تم گولڈ میڈل کے حصول کے لیے کوشاں تھے؟''

تھامس خاموش رہا۔

''تم نے اکیڈمی کے داخلی امتحان میں چیٹنگ کی تھی؟'' مائیکل نے تھامس پر ایک نظر ڈالی اور دوبارہ فائل میں کھو گیا۔

''نو سر۔''

''تمہارا خیال ہے کہ چیٹنگ ایک غلط حرکت ہے؟''

''یس سر۔''

''تو تم نے ریڈیو سے معلومات حاصل کرنے کے لیے غلط راستہ کیوں چنا؟ کیا تم آگے جانے کے لیے شارٹ کٹ کی تلاش میں تھے؟''

''نو سر۔'' تھامس نے اپنے ہونٹ چبائے۔

''وھاٹ... یس سر، نو سر...؟'' مائیکل برہم ہو گیا۔

''جناب آپ جو بھی ایکشن لینا چاہتے ہیں، میں سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن میری گزارش ہے کہ پہلے آپ میری چند باتیں سن لیں۔'' تھامس نے پُرامید نظروں سے مائیکل کو دیکھا۔

''میں سُن رہا ہوں۔'' مائیکل نے فائل بند کر دی۔

''میں مارک بیلی سے ملا تھا'' تھامس کا اعصابی تناؤ کم ہو گیا۔ ''وہ زخمی تھا اور...''

''تفصیل سے بتاؤ۔ ''الف'' سے ''ے'' تک۔'' مائیکل نے اس کی بات کاٹی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''یس سر۔'' تھامس کی ٹینشن یک لخت معدوم ہو گئی۔

''میں اس کے گھر کی نگرانی کررہا تھا۔'' تھامس نے تمام تر جزئیات دہرانا شروع کیں۔ مائیکل کا چہرہ بے تاثر تھا لیکن آنکھیں بول رہی تھیں۔

''تمہیں کیوں یقین ہے کہ وہ ہاتھ کے بارے میں جھوٹ بول رہا تھا؟'' مائیکل کی آواز میں نرمی تھی۔

تھامس سوچ میں پڑ گیا کہ ڈاکٹر ٹیڈ سے ملاقات کے بارے میں بتائے یا نہ بتائے۔ تاہم مائیکل کی دلچسپی اور بدلے ہوئے تیور نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

''میں اس کے معالج سے ملا تھا۔'' بالآخر وہ بولا۔ مائیکل کی پیشانی پر شکن نمودار ہوکر غائب ہوگئی۔ وہ خاموش رہا۔ تھامس نے ڈاکٹر سے ملاقات کا احوال جوں کا توں اگل دیا۔

اس کی کہانی اختتام پذیر ہوئی تو مائیکل کھڑا ہوگیا۔ وہ چند قدم چل کر تھامس کے قریب آیا اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''تم جانتے ہو کہ تم کیا کر آئے ہو؟''

''نو سر۔'' تھامس بھی کھڑا ہوگیا۔

''آفیسر تھامس! تم نے حیرت انگیز کام کیا ہے۔ ریڈیو والی غلطی کو بھول جاؤ۔'' مائیکل کے لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ''تمہارا نیا ٹاسک اب...'' فون کی گھنٹی کے باعث اس کا فقرہ نامکمل رہ گیا۔ تھامس اپنے اندرونی جوش پر قابو پانے کی کوشش کررہا تھا۔

''وارن مائیکل اسپیکنگ۔'' مائیکل نے دوسری جانب ہیکٹر کی آواز سنی۔ وہ سنتا رہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے چلے گئے۔

''کہاں سے بات کررہے ہو؟'' مائیکل نے معاً ہیکٹر کو ٹوکا۔ پھر وہ ہیکٹر کا جواب سن کر بولا۔ ''باقی بات بعد میں... فوراً یہاں پہنچو۔'' اس نے فون رکھ دیا اور تھامس کو دیکھا۔

''میں کیا کہہ رہا تھا؟'' مائیکل کی ذہنی رو کسی اور طرف بہہ چلی تھی۔

''سر! آپ نیا ٹاسک دے رہے تھے۔'' تھامس نے پُرجوش انداز کے ساتھ جواب دیا۔

''ہاں، نیا ٹاسک یہ ہے کہ تم مارک بیلی کے ہاتھ کے زخم کے پس پردہ حقیقت کا سراغ لگاؤ۔ تاہم محتاط رہنا۔ چاہو تو کسی ساتھی آفیسر کو بھی لے جاؤ، لیکن دونوں ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے الگ رہنا۔ اگر تمہیں سراغ مل جائے تو آگے بڑھنے کی کوشش مت کرنا بلکہ فوراً مجھے مطلع کرنا۔''

''یس سر۔'' تھامس کا سینہ فخر سے چوڑا ہوگیا۔

صورت حال یکسر تبدیل ہوگئی تھی۔

''تمہارے پاس اس کام کے لیے کلیو یہ ہے کہ ناتھن کے انکل نے ایک ہاتھ ناکارہ ہونے کے بعد پہلا کام جو کیا ہے، وہ ڈاکٹر تک رسائی ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر سے ملاقات سے پہلے کے چند گھنٹوں پر فوکس رکھنا۔ ڈاکٹر سے دور رہنا نہ ہی مارک بیلی کے گھر میں گھسنے کی کوشش کرنا۔ باقی لائن آف ایکشن بھی تمہاری صلاحیت پر منحصر ہے۔ آخری بات یہ کہ تم ایک کارنامہ انجام دینے کے نہایت قریب ہو۔'' مائیکل نے بات ختم کی۔

''تھینک یو سر۔'' تھامس کا چہرہ فرط جوش سے سرخ ہونے لگا۔ اسے لگا کہ کیریئر کا ٹرننگ پوائنٹ اس کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆☆

اطلاعی گھنٹی کی آواز کسی خوف ناک دھماکے کی طرح تھی۔ ناتھن اپنی جگہ سے تقریباً گرہی پڑا... پہلا خیال یہی آیا کہ ریوالور چل گیا ہے۔ اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوگیا کہ دراصل باہر کوئی ہے اور آواز گھنٹی کی تھی۔

وہ فرش کے ساتھ چپک گیا۔ نظر بیرونی دروازے سے ملحق کھڑکی پر پڑی۔ پردے کی جھری پر اس کی نگاہ گئی۔ وہ کوئی پولیس والا ہی تھا جس کی بغل میں کاغذات کا پلندہ تھا۔

''وہ آگئے ہیں۔'' ناتھن نے خود سے سرگوشی کی۔ اچانک اس نے محسوس کیا کہ پولیس مین کا رویہ عجیب سا ہے۔ وہ تنہا لگ رہا تھا اور دائیں بائیں دیکھ رہا تھا۔

ناتھن فرش سے چپکا ہوا پردے کی جھری کو گھور رہا تھا۔ وہ جیسے منجمد ہوگیا تھا۔ چند ساعت بعد پولیس مین کی شبیہ کھڑکی کے سامنے سے غائب ہوگئی۔ ایک کاغذ دروازے کے زیریں رخنے سے اندر آیا۔ پھر اس نے قدموں کی آہٹ سنی۔ جو کہہ رہی تھی کہ پولیس مین واپس جارہا ہے۔

کئی منٹ تک ناتھن زمیں بوس رہا۔ آہستہ آہستہ وہ حقیقی دنیا میں واپس آگیا، گھٹنوں کے بل اٹھا اور واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آئی۔ پولیس، اس سے دس پندرہ فٹ دور رہ گئی تھی پھر بھی وہ اس تک نہیں پہنچ سکی۔ قسمت اب بھی ناتھن کے ہمرکاب تھی۔ امید کی کرن پھر روشن ہوگئی۔ اسے اپنے باپ کی بات یاد آئی۔ ''امید کسی انسان کے لیے ایک گرانقدر اثاثے کی حیثیت رکھتی ہے۔''

ناتھن نے ریوالور کو دیکھا۔ اسے شرمندگی کا احساس ہوا۔ وہ کیا کرنے جارہا تھا۔ زندگی کی دشواریوں سے نمٹنے کا یہ کوئی قابلِ تعریف حل نہیں تھا کہ خود کو ختم کرلیا جائے۔ اس نے ہتھیار قالین پر گرادیا۔ دونوں ہتھیلیاں آنکھوں پر رکھ لیں۔ وہ رورہا تھا۔

وہ اپنے اصل دشمن سے بے خبر تھا۔ مسلح ''پوائنٹر'' ساٹھ میل دور حرکت پذیر تھا۔ ''پورشے'' کار میں وہ اڑا جارہا تھا۔ اس نے جو روپ دھارا تھا، وہ پولیس افسر کا تھا۔

☆☆☆

''کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ ناتھن تھا؟'' گریگ نے زور دے کر پوچھا۔

''کیا مطلب؟ کتنا یقین چاہتے ہو؟ تم نے میرے گھر پر جو کاغذ بمع تصویر کے ساتھ چھوڑا تھا۔ وہ تصویر ناتھن کی تھی۔'' ٹوڈی برسکو نے خفگی کا اظہار کیا۔ ''اس روز صبح ہی صبح جولڑکا سڑک پر مجھے نظر آیا تھا، وہ ناتھن ہی تھا۔''

''اس کا لباس کیسا تھا؟'' گریگ نے ٹوڈی کی خفگی کو نظرانداز کیا۔

''لڑکے نے نیکر اور اسپورٹس شرٹ پہنی ہوئی تھی۔''

''شرٹ پر کس ٹیم کا نشان تھا؟'' گریگ نے سنسنی محسوس کی۔

''وہ ایک سرسری مڈبھیڑ تھی۔ مجھے نہیں پتا کہ کون سی ٹیم کی شرٹ تھی۔''

تاہم گریگ جانتا تھا۔ رپورٹس کے مطابق، نکلسن فیملی کے گھر سے ناتھن نے جو لباس لیا تھا اس میں ''شکاگو بل، ٹی شرٹ بھی شامل تھی۔

''کیا تم یاد کرسکتے ہو کہ وہ چرچ کی جانب سے آرہا تھا۔''

ٹوڈی نے توقف کیا پھر بولا۔ ''اگر چھدرے جنگل سے شارٹ کٹ مارا جائے تو وہ غالباً اسی جانب سے آرہا تھا۔''

گریگ نے ٹوڈی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے گھر سے نکل آیا۔ مکانات پر ناتھن کے بارے میں پرچہ چھوڑنا مفید ثابت ہوا تھا۔ ٹوڈی کی کال ملنے پر وہ اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا۔

''دوستو...، ہم ناتھن کے سر پر ہیں۔ یہاں موجود ہر مکان کو چیک کرو، قبل اس کے کہ وہ یہاں سے نکل جائے۔'' گریگ نے ہدایات جاری کیں۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ ایک اہم سوال کرنا تو بھول ہی گیا۔ اس نے پلٹ کر ٹوڈی کے مکان کی بیل بجانا چاہی۔ تاہم ٹوڈی ابھی دروازے پر ہی موجود تھا۔ ٹوڈی کی بیوی بھی عقب سے جھانک رہی تھی۔

''معاف کیجیے، مسٹر ٹوڈی۔'' گریگ نے معذرت کی۔ ''کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ آپ کا کوئی پڑوسی چھٹیوں پر گیا ہو؟''

''میں ہر ایک کو تو نہیں جانتا۔'' ٹوڈی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں یہاں سکونت اختیار کیے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔''

''کوئی بات نہیں۔'' گریگ جانے کے لیے مڑا۔

''ایک منٹ۔'' ٹوڈی کی آواز پر وہ رک گیا۔ ''میرا خیال ہے کہ ''گریمن'' گھر سے دور ہے۔'' ٹوڈی نے مکانات کی ایک جانب اشارہ کیا۔ گریگ کے نزدیک تمام مکانات ایک جیسے تھے۔

''کیا آپ کو گریمن کے مکان کا نمبر یاد ہے؟''

''4120۔''

''بہت شکریہ۔'' گریگ وہاں سے ہٹ گیا۔

وہ جلد ہی مکان نمبر 4120 پر پہنچ گیا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اس مکان پر بھی آیا تھا اور مکین کو غیر موجود سمجھ کر آگے بڑھ گیا تھا۔ تاہم اس نے چلتے چلتے گھنٹی بجائی تھی۔

اس مرتبہ اس نے بغور جائزہ لیا۔ کھڑکیوں پر پردے پڑے تھے۔ اس نے مکان کا چکر کاٹا۔ عقبی دالان خالی تھا۔ تمام کھڑکیاں صحیح سلامت تھیں۔ گریگ نے لان میں قدموں کے نشان تلاش کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ناکام رہا۔ پھر اسے، تہ خانے کی ادھ کھلی کھڑکی کا خیال آیا۔ اگر وہ یہاں ہے تو پھر تہ خانے کی راہ سے اندر گیا ہوگا۔ کھڑکی میں اتنی گنجائش تھی کہ کوئی کم عمر لڑکا کوشش کرکے اندر جاسکتا تھا۔

دفعتاً گریگ کا دل زور سے دھڑکا۔ اسے اپنی حماقت پر غصہ آیا۔ وہ خالی خالی نظروں سے گیراج کو دیکھ رہا تھا۔ گیراج خالی تھا جبکہ پہلے وہ یہاں آیا تھا تو وہاں ایک ہنڈا کار موجود تھی۔ معاً اسے ہوش آگیا۔ وہ تیزی سے تہ خانے کی ادھ کھلی کھڑکی تک پہنچا۔ ہلانے جلانے پر کھڑکی مزید کھل گئی۔ وہ بلاتامل پھنس پھنسا کر اندر گھس گیا۔ اس نے ٹارچ کی روشنی میں تہ خانے کا جائزہ لیا اور گراؤنڈ فلور پر پہنچ گیا۔

گریگ نے پھرتی سے فلور کو کھنگالا اور پہلی منزل پر آگیا۔

اس کے ایک ہاتھ میں ٹارچ اور دوسرے ہاتھ میں گن تھی۔ ٹارچ وہ گراؤنڈ فلور پر آف کرچکا تھا۔ بہرحال پہلی منزل پر اسے کچھ نہیں ملا۔ تاہم ایک ٹیبل پر اسے ناتھن کا رقعہ مل گیا۔ رقعے کے مندرجات تقریباً ویسے ہی تھے جو

نکلسن فیملی کے گھر سے ملنے والے رقعے پر درج کیے گئے تھے۔ سب سے نمایاں اور تشویش ناک بات یہ تھی کہ ناتھن کے پاس اب ایک آتشیں ہتھیار بھی تھا۔

گریگ دانت پیس کر رہ گیا۔ ناتھن پھر ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ گریگ نے اپنا ریڈیو۔ سنبھالا اور واپس گراؤنڈ فلور کی طرف بھاگا۔ اس کا رخ تہ خانے کے بجائے سیدھا، بیرونی دروازے کی جانب تھا۔

☆☆☆

پچھلے پانچ میل سے وہ کار متواتر ناتھن کی ہنڈا کی عقب میں تھی۔ ناتھن نے کئی بار رفتار بڑھا کر اسے پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ناتھن نے ایک آدھ بار رفتار انتہائی کم کر کے، عقبی کار کو آگے نکلنے کا موقع دیا۔ تاہم نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات... وہ کار مستقل ناتھن کی ہنڈا کے عقبی بمپر کے ساتھ لگی رہی۔ متعاقب کی تیز ہیڈ لائٹس، بیک ویو اور سائڈ مرر میں ناتھن کی آنکھوں کو خیرہ کرتی رہیں۔

وہ جو کوئی تھا، ناتھن کے پیچھے تھا۔ ناتھن کو کوئی شبہ نہیں رہا تھا۔ رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ ناتھن مرکزی سڑک کے بجائے ذیلی سڑکیں استعمال کر رہا تھا۔

وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے عقب میں موجود کار کے ساتھ کوئی دوسری گاڑی نہیں تھی۔ ناتھن یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر وہ کون شخص ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟ ایک اقدام پر اسے اطمینان تھا کہ وہ ریوالور ساتھ لے آیا تھا۔ علاوہ ازیں اس نے نکلنے سے پیشتر ٹیپ کی مدد سے لائسنس پلیٹ کے دو ہندسے تبدیل کر دیے تھے۔ ایک...... کو چار بنا دیا تھا۔

☆☆☆

ڈپٹی شیرف ''اسٹیڈمین'' کے اقدامات واضح تھے۔ بیک اپ کے بغیر وہ ملزم کو روکنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ آخری رپورٹ کے مطابق ناتھن مسلح تھا اور ہنڈا کار استعمال کر رہا تھا۔ ہنڈا کے پیچھے لگے ہوئے اسٹیڈمین نے بارہ میل گزار دیے تھے۔

ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اسٹیڈمین دیکھ رہا تھا کہ ہنڈا کے ڈرائیور کا سر نشست کی پشت سے چند انچ ہی اوپر تھا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کوئی لڑکا ہے۔ لائسنس پلیٹ پر لڑکے نے جو تبدیلی کی تھی، وہ پولیس کو جھانسا دینے کے لیے قطعی ناکافی تھی۔

اچانک اسٹیڈمین کا ریڈیو بیدار ہوا۔

اسٹیڈمین نے ڈیش بورڈ سے مائیک اٹھا کر بٹن دبایا۔ ''بیکر ففٹین 15 چارلی سیون۔'' اس نے عقبی شیشے میں جھانکا۔ جیری شمٹ کی گاڑی، ڈپٹی شیرف کے ساتھ آن ملی تھی۔ ''امکانات بلند تر ہیں۔ سامنے ہنڈا کار ہی ہماری مطلوبہ گاڑی ہے۔'' اسٹیڈمین نے مائیک منہ سے لگایا۔

''روکنا ہے اسے؟'' جیری نے سوال کیا۔

''ابھی نہیں۔ کمانڈ سکس .... 6 پہنچنے والی ہے۔'' اسٹیڈمین نے جواب دیا۔ ''ان کو اس وقت ہیلسی روڈ اور روٹ نمبر 168 پر ہونا چاہیے۔ جنکشن کے ساتھ۔''

''اوکے۔''

''کمانڈ 6، بیکر 15۔'' اسپیکر سے آواز آئی۔ ''ہم پہنچ گئے ہیں۔'' یہ سارجنٹ والٹس تھا۔

''روڈ بلاک؟''

''یس، روڈ بلاک۔''

☆☆☆

ناتھن کا دل ڈوب سا گیا۔ اس نے عقب میں ہیڈ لائٹس کا دوسرا جوڑا دیکھا۔ فوراً ہی گاڑی کی چھت پر سرخ اور نیلی روشنی گردش کرنے لگی۔ اوہ یہ پولیس والے ہیں۔

''گھبراؤ مت۔'' ناتھن نے خود کو سمجھایا۔ اس کا ذہن تیزی سے کوئی حل تلاش کر رہا تھا۔ انہوں نے ابھی تک اسے نہیں روکا تھا۔ لیکن بلاشبہ وہ جلد ہی کچھ کرنے والے تھے۔ ناتھن نے عالمِ سراسیمگی میں دائیں بائیں جھانکا۔ ایکسلریٹر پر پاؤں کا دباؤ از خود بڑھتا گیا۔ اس نے سائڈ مرر میں عقبی منظر دیکھا۔ اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ عقب میں ہیڈ لائٹس کے مزید دو جوڑے شامل ہو گئے تھے گویا پولیس کی چار گاڑیاں اس کے پیچھے تھیں۔ ان کی چھت پر مخصوص روشنی گردش کر رہی تھی۔ پھر اچانک فضا میں سائرن کی کریہہ چیخ بلند ہونے لگی۔ ناتھن کا دل اس کے سینے میں پھڑ پھڑانے لگا۔

اس نے سامنے دیکھا تو سو گز کے فاصلے پر سڑک بلاک تھی۔ پولیس کارز کی چھتوں پر سرخ اور نیلی روشنیاں دائرے کی شکل میں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں۔

ناتھن گویا چوہے دان میں پھنس گیا تھا۔ کچھ سجھائی نہیں دیا تو اس نے فیصلہ کیا کہ بھاگتے رہو۔ ایکسلریٹر پر مزید دباؤ نے اسے فلور کے ساتھ لگا دیا تھا۔ گاڑی فراٹے بھر رہی تھی۔

اسٹیڈمین کو اپنی بصارت پر شک ہوا۔ اس نے ناقابلِ یقین نظروں سے دیکھا۔ ہنڈا اس سے دور ہوتی

جارہی تھی لیکن کہاں؟ سامنے راستہ بند تھا۔ دو پولیس گاڑیاں ترچھی بمپر ٹو بمپر کھڑی تھیں۔ دونوں بمپرز کے درمیان محض بارہ انچ کا فاصلہ تھا۔

''لڑکا پاگل ہو گیا ہے؟'' اسٹیڈمین بڑبڑایا اور مائیک سنبھال کر چیخا۔ ''سارجنٹ وہ تمہارے اوپر چڑھائی کررہا ہے۔''

ناتھن کو کچھ پتا نہیں تھا کہ وہ کیا کررہا ہے۔ اس کے کان شائیں شائیں کررہے تھے۔ ایک ہی خیال ذہن میں تھا کہ ناکا توڑ کر کسی بھی طرح نکل جانا ہے۔ آگے کیا ہو گا؟ اسے پتا نہیں تھا۔

درمیانی فاصلہ برق رفتاری سے کم ہورہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اسٹیئرنگ کے ساتھ پیوست تھے۔ دائیں ٹانگ جیسے اکڑ گئی تھی۔ ٹانگ کے نیچے پیڈل فلور کے ساتھ چپک گیا تھا۔

ناتھن ناکے کے سر پر تھا۔ محض بارہ گز دور۔ تباہ کن تصادم میں صرف لمحاتی فاصلہ باقی تھا۔ دفعتاً اس نے گاڑی سائڈ واک پر چڑھا دی۔ زوردار دھچکے نے اسے سیٹ پر سے اچھال دیا۔ یوں لگا جیسے گاڑی الٹنے والی ہے۔ ٹرانسمیشن لائن کی کنکریٹ پر رگڑ نے خوفناک آواز پیدا کی۔ ایک اور جھٹکا لگا اور ہنڈا کا رشتہ زمین سے منقطع ہو گیا۔ گاڑی سائڈ واک سے ٹکرانے کے بعد ہوا میں تیر گئی تھی۔

ناتھن دیوانہ وار اسٹیئرنگ سے لڑ رہا تھا۔ دایاں پیڈل، گاڑی کے ہوا میں بلند ہونے سے پہلے ہی اس نے چھوڑ دیا تھا۔ پہلے گاڑی کا دایاں پہیا اوس میں بھیگی گھاس سے ٹکرایا۔ گاڑی مزید دائیں جانب جھکتے جھکتے رکی اور اگلے بائیں پہیے پر گری۔ بعدازاں یکے بعد دیگرے، عقبی دونوں پہیے زمین سے ٹکرائے۔ ناتھن نے بریک لگائے۔ گیلی گھاس پر گاڑی لٹو کی طرح گھومی۔ ناتھن کے بدن کا ہر مسام پسینا اگل رہا تھا۔ شدید افراتفری میں وہ بارہ گز کے فاصلے سے شاٹ گن نہیں دیکھ پایا تھا۔ اسے ہوش اس وقت آیا جب ناکے سے چلنے والی شاٹ گن کے دھماکے نے اسے نیم بہرا کر دیا۔

گھومتی، پھسلتی گاڑی میں گولی پسنجر سیٹ کی کھڑکی کا شیشہ توڑتی ہوئی، ونڈ اسکرین سے گزر گئی۔ گاڑی کے اندر اور بونٹ پر شیشوں کے ان گنت چھوٹے بڑے ٹکڑوں کی برسات ہوئی۔

ناتھن کے ذہن میں یہی خیال آیا کہ اسے مارنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بھاگتے رہو۔

اس نے دھندلی آنکھوں سے جائزہ لیا۔ وہ ناکے سے آگے تھا لیکن سڑک فاصلے پر تھی۔ اس کی گاڑی الٹنے سے بچ گئی تھی اور حیرت انگیز طور پر انجن بھی کام کررہا تھا۔ تاہم اس کی اپنی حالت غیر تھی۔

ناتھن نے گاڑی گیئر میں ڈالی اور دوبارہ سڑک کا رخ کیا۔ سڑک پر پہنچتے ہی اس نے رفتار بڑھانی شروع کی۔ ناکا پیچھے رہ گیا تھا۔ ایک اور دھماکا ہوا اور ونڈ شیلڈ کا بچا کچھا حصہ بھی غائب ہو گیا۔

ناتھن نے سر جھکا کر رفتار بڑھائی تو یہ خوفناک انکشاف ہوا کہ ہنڈا کی رفتار بڑھنے کے بجائے کم ہورہی ہے۔ اس نے پیڈل کو دبایا لیکن انجن بند ہو چکا تھا۔

خوف و دہشت نے ناتھن کو جکڑ لیا۔

''اوہ، نو... ناٹ ناؤ، اوہ گاڈ ابھی نہیں۔'' تاہم بالآخر گاڑی سڑک کے عین درمیان رک گئی۔ ناتھن سکتے کی کیفیت سے دوچار تھا۔ اس کے دماغ نے پیدل بھاگنے کی ترغیب دی۔ یہ ایک بے معنی ترغیب تھی۔ وہ بے دست و پا ہو چکا تھا۔ اسٹیڈمین، سر پر پہنچ گیا تھا۔

''ہاتھ سامنے رکھو، ورنہ کھوپڑی اڑادوں گا۔'' وہ غرایا۔

ناتھن ساکت بیٹھا تھا۔ مسافت ناتمام رہ گئی تھی۔ یہ اس کی بھاگ دوڑ کا اختتام تھا۔ اس نے دھیرے دھیرے ہاتھ بلند کردیے۔ دوڑتے قدموں کی آوازیں آرہی تھیں۔

''باہر نکلو۔'' کسی نے حکم دیا۔

''وہ گن۔'' کوئی چلایا۔ ''نشست پر گن موجود ہے۔''

دو ہاتھوں نے اسے گاڑی سے باہر گھسیٹ لیا۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس کے ہاتھ، پیروں اور پیٹ کو مجروح کر گئے۔ اس کی ناک سے بھی خون بہہ رہا تھا۔ اسے ہتھکڑیاں پہنا کر پولیس کار میں منتقل کر دیا گیا۔

☆☆☆

پوائنٹر نے ٹاؤن شپ کی پولیس میں گھل مل جانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ خود کو بریڈک کاؤنٹی کا افسر ظاہر کرے گا جس کی ذمے داری تھی کہ پنسلوانیا میں ''کیس'' کی کارکردگی پر نظر رکھے۔

اس کی وردی اور شناخت اصل کے مطابق تھی۔ بیج پر اس کا نام ''ٹیری رابرٹسن'' لکھا تھا۔

اس وقت وہ جینکنز ٹاؤن شپ کے ہوٹل میں موجود تھا۔ اس کی توجہ ٹی وی پر چلنے والی اسپیشل رپورٹ کی جانب تھی۔ ناتھن کی تصویر نے پوری اسکرین کو گھیرا ہوا تھا۔ عنوان تھا۔ ''پولیس کی تحویل میں۔''

اناؤنسر بتا رہی تھی۔ ملک کا مقبول ترین ''مفرور'' پولیس کی گرفت میں۔ نیوز کاسٹر کے مطابق، ناتھن کو ''پٹ کرن'' کاؤنٹی، نیویارک میں رکھا گیا تھا۔ پوائنٹر کا منہ بن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ مذکورہ کاؤنٹی، نیویارک کے انتہائی جنوبی حصے میں واقع تھی۔ اس کا مطلب ''ٹارگٹ'' تک پہنچنے کے لیے، پوائنٹر کو مزید چند گھنٹے درکار تھے۔

☆☆☆

سارجنٹ واٹس نے ناتھن کی گرفتاری کی رپورٹ مکمل کی تو گھڑی ساڑھے چار بجنے کا اعلان کر رہی تھی یعنی صبح ابھی فاصلے پر تھی۔ اس نے رپورٹ لفافے میں منتقل کر کے شیرف مرفی کا پتا درج کیا۔

لابی کا دروازہ کھلنے کی آواز نے اسے چونکنے پر مجبور کر دیا۔ اس وقت کسی کی آمد وہاں قطعی غیر متوقع تھی۔ واٹس نے اجنبی پولیس اہلکار کو دیکھا اور اسے پہچاننے میں ناکام رہا۔

''گڈ مارننگ۔'' پوائنٹر نے مسکرانے کی کوشش کی۔

''رات کافی ہنگامہ رہا۔'' وہ بولا۔

واٹس، فخریہ انداز میں مسکرایا۔ ''ہاں، کچھ ایسا ہی رہا مگر میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟''

''میرا نام رابرٹسن ہے۔'' پوائنٹر نے سکون سے جھوٹ بولا۔ میرا تعلق بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ میں یہاں ضروری کارروائی نمٹانے آیا ہوں تاکہ ناتھن کی واپسی کا بندوبست کیا جا سکے۔ میرا مطلب ہے، واپس ورجینیا اسٹیٹ۔'' اس نے لابی کا جائزہ لیا۔ ''کافی سناٹا ہے۔ لگتا ہے تم اکیلے ہو؟''

واٹس نے شانے اچکائے۔ ''فی الحال تو میں اور لڑکا ہی یہاں موجود ہیں۔'' وہ میز پر کاغذات کی جانب متوجہ ہو گیا۔ تاہم جواب دیتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسے تنہائی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا۔

واٹس نے دوبارہ سر اٹھایا تو پوائنٹر گن نکال چکا تھا بلکہ گولی میز کے عقب میں موجود سارجنٹ واٹس کی جانب اپنا سفر شروع کر چکی تھی۔

☆☆☆

ناتھن غنودگی کے عالم میں تھا۔ جب اس نے مشکوک آواز سنی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ وہ ایک عجیب سی آواز تھی۔ جیسے کسی نے بوتل میں پھنسا ہوا کارک جھٹکے سے کھولا ہو۔ اس کے فوراً بعد فرنیچر کے گرنے کی آواز سنائی دی اور پھر مہیب سناٹا۔

ناتھن کے کان کھڑے ہو گئے۔ معاً کسی کے کراہنے کی آواز آئی۔ فوراً ہی وہی آواز دوبارہ آئی جس نے ناتھن کو چوکنا کر دیا تھا۔

ناتھن کے دماغ میں گھنٹیاں بجنے لگیں۔ اس کی چھٹی حس شدید خطرے کا اعلان کر رہی تھی۔ اسے ٹی وی سیریز ''کاپس'' یاد آئی۔ اس نے آواز پہچان لی تھی۔ کسی نے سائلنسر لگے ہتھیار سے دو فائر کیے تھے۔ ناتھن کا لہو رگوں میں منجمد ہو گیا۔ اس کا بھیانک خواب ابھی جاری تھا۔

کسی کے قدموں کی آواز کوٹھری کی جانب آ رہی تھی جو کوئی بھی تھا، مسلح تھا اور ناتھن کو ٹھکانے لگانے آ رہا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس نے کسی پولیس والے کو بھی مارنے سے دریغ نہیں کیا تھا۔

''نا... نا... ناتھن۔'' قدموں کی آہٹ کے ساتھ اجنبی آواز نے اس کا نام گنگنایا۔

کوئی نامعلوم عنصر تھا، اس گنگناہٹ میں جس نے ناتھن کا خون خشک کر دیا۔

''ناتھن... بے... لی... ی... ی...'' وہی گنگناہٹ پھر کسی کا قہقہہ سنائی دیا۔ ''اب کہاں بھاگو گے؟'' قدموں کی آہٹ قریب آ گئی تھی۔

کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ناتھن کی جان لینے آ رہا تھا۔ کوئی بے رحم قاتل۔ جو شکار کی بے بسی پر لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔ یہ سوچنے کا وقت نہیں تھا کہ وہ کون ہے؟

ناتھن بند کمرے میں پھنسی ہوئی بلی کی طرح ہراساں تھا۔ وہ بوکھلایا ہوا کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ ٹوٹا پھوٹا پلنگ اسے قاتل سے نہیں بچا سکتا تھا۔ کچھ نہیں سوجھا تو وہ دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ دفعتاً اس کی نگاہ پلنگ کے ڈگمگاتے ہوئے پائے کی جانب گئی۔ اس نے لپک کر پائے کو دبوچ لیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد بوسیدہ پلنگ کی ایک ٹانگ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اسی وقت سیل کے دروازے میں موجود قفل میں چابی گھومنے کی آواز آئی۔ کمرے میں نیم تاریکی تھی۔

ناتھن پھرتی سے دوبارہ دروازے کے ساتھ دیوار سے چپک گیا۔ دروازہ کھلتے ہی اسے خودبخود دروازے کی آڑ مل جاتی۔ اس کا دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔

وہ جونہی دیوار کے ساتھ لگا، دروازہ کھل گیا۔ ناتھن نے دونوں ہاتھوں سے پلنگ کا پایہ تھاما ہوا تھا۔ پہلے ہتھیار بدست بازو اندر آیا۔ ناتھن نے کم سے جسم و جان کی تمام تر قوت مجتمع کر کے وار کیا۔ گن قاتل کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر گری۔

پوائنٹر کے حلق سے دھیمی سی کراہ خارج ہوئی۔ وہ

مختصر قید خانے میں در آیا۔ ناتھن کی آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔ وہ ناقابلِ یقین نظروں سے اپنے سامنے ایک پولیس مین کو دیکھ رہا تھا۔

''کون ہو تم؟'' ناتھن نے پوائنٹر کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پوائنٹر جواب دینے کے بجائے گن اٹھانے کے لیے جھکا، ناتھن کے پاس سوال جواب کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اس کے بدن کا ریشہ ریشہ تن گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس انتہائی قلیل وقفہ ہے، پوائنٹر کی حرکات میں بلا کی تیزی تھی۔ وہ گن اٹھا کر سیدھا ہو رہا تھا۔ ناتھن نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر، ہاتھوں میں موجود لکڑی کا بھرپور وار پوائنٹر کے سر پر کیا۔ اس مرتبہ وہ زمین بوس ہو گیا۔

ناتھن کو حیرت ہوئی کہ سر پر چوٹ کھانے کے باوجود نامعلوم پولیس مین یا قاتل کے حلق سے کوئی آواز نہیں نکلی تھی۔ نہ اس نے گن ہاتھ سے جانے دی تھی۔ وہ لوٹ لگا کر ناتھن سے دور ہو گیا۔

ناتھن کو لگا کہ جے ڈی سینٹر کا خوفناک منظر نامہ دہرایا جا رہا ہے۔ آخر یہ لوگ میری جان کے دشمن کیوں ہو گئے ہیں؟ اور یہ ایک دوسرے کو کیوں مار رہے ہیں؟

بھاگو... ایک بار پھر بھاگو... اس کے ذہن نے نعرہ لگایا۔

پوائنٹر کے سنبھلنے سے پہلے وہ قید خانے سے باہر ہو گیا۔ دہشت اس کی رفتار کم کرنے میں ناکام رہی تھی۔ اس کا ریوالور، ظاہر ہے کہ پولیس نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ تاہم ریبوک کے جوتے اب بھی اس کے پیروں میں تھے۔ آناً فاناً وہ نیم تاریکی میں پولیس اسٹیشن سے نکل گیا۔

بھاگو... بھاگو... وہ پوری قوت سے اندھا دھند دوڑ رہا تھا۔

☆☆☆

سارج... اوہ نو... مائی گاڈ!'' شمٹ کا فقرہ ادھورا رہ گیا۔ اس نے فی الفور پسٹل نکالا اور سارجنٹ واٹس کی لہولہان لاش سے صرفِ نظر کرتے ہوئے، ہال وے سے گزر کر کوریڈور کا رخ کیا۔

اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ وہ پوری طرح چوکس تھا۔

دوسری جانب پوائنٹر کو شمٹ کی موجودگی کا احساس ہو گیا۔ وہ ناتھن کے سیل سے نکل کر کوریڈور کی دیوار کے ساتھ منہ لٹکا کر بیٹھ گیا۔ وہ کراہ رہا تھا۔

شمٹ نے گن دونوں ہاتھوں میں لے کر فائرنگ پوزیشن اختیار کی ہوئی تھی۔ وہ قدم بہ قدم آگے جا رہا تھا۔ کوٹھری میں جھانک کر اس نے ناتھن کی غیر موجودگی کا تعین کیا۔ پھر زمین پر بیٹھے ساتھی اہلکار کی جانب متوجہ ہوا جس کا سر سینے پر جھکا ہوا تھا۔

شمٹ کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ اگلے لمحے کیا ہونے والا ہے۔ جیسے ہی اس نے گن واپس ہولسٹر میں منتقل کی۔ پوائنٹر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ شمٹ کا منہ کھلا رہ گیا۔ پوائنٹر کی چلائی ہوئی گولی نے اس کا کام تمام کر دیا تھا۔

پوائنٹر کو سلیٹر کا خیال آیا۔ دو عدد قانون کے رکھوالے مارے جا چکے تھے۔ یہ امر سلیٹر کو برہم کرنے کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ ایسی صورت حال میں تفتیش کا دائرہ نہ صرف وسیع ہو جاتا بلکہ اس میں شدت اور سرگرمی کا شامل ہونا لازمی امر تھا۔

تاہم پوائنٹر کے پاس اس کے سوا چارہ بھی کوئی نہیں تھا۔

اس کے شیطانی دماغ میں نئے منصوبے کے خدوخال نمایاں ہونے لگے۔ ناتھن کو پہلے ہی ''کاپ کلر'' تصور کیا جا رہا تھا۔ پولیس اسٹیشن کی صورت حال یہی عکاسی کر رہی تھی کہ ناتھن ایک بار پھر قتل کر کے بھاگ نکلا۔

''ناتھن، تم بہت گندے بچے ہو۔'' پوائنٹر نے واچ ڈیسک کی جانب چلتے ہوئے سرگوشی کی۔ ''اب تمہاری بکواس کوئی نہیں تسلیم کرے گا۔ شاید تمہیں اس کا موقع ہی نہ ملے۔''

سارجنٹ واٹس کی لاش سے بچتے ہوئے وہ ڈیسک پر چڑھا۔ جہاں سیکیورٹی کیمرے نصب تھے۔ اس کی نظر گھڑی پر پڑی۔ پانچ بج رہے تھے۔ تیزی سے کام ختم کر کے اس نے باہر کا رخ کیا۔

تین عدد ویڈیو ٹیپس اس کی جیب میں تھیں۔

☆☆☆

بیدار ہوتے ہوتے اور فون اٹھانے سے قبل، چھ بار گھنٹی شور مچا چکی تھی۔

''دِس از مائیکل۔'' اس نے خوابیدہ آواز میں کہا۔

''ہائے مائیکل، میں ہیکنر بات کر رہا ہوں۔''

''ہاں، بکو... کیا افتاد آن پڑی ہے؟'' مائیکل نے بیٹھتے ہوئے، سائڈ ٹیبل کا لیمپ روشن کر دیا۔

ہیکنر نے مختصر الفاظ میں ناتھن بیلی کی گرفتاری کی کہانی بیان کی۔ اور انکشاف کیا کہ اس مرتبہ وہ شیرف کے دو نائبین کو گولی مار کے فرار ہو گیا۔

''وہ دونوں زندہ ہیں یا...؟'' مائیکل کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ وہ پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔

''زندہ...؟ ان دونوں کو سانس لینے کا موقع بھی نہیں

ملا۔“ ہیکنز نے بتایا۔

”کیا بکواس ہے؟“

”مائیکل، حقیقت بتا رہا ہوں۔ دونوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔“

”اس کے پاس ہتھیار کہاں سے آیا؟“

”اس نے ایک گن چھین کر دونوں کو گولی ماردی۔“

”وہ بچہ ہے، کوئی کمانڈو نہیں ہے۔“

”یقین تو مجھے بھی نہیں آیا دوست لیکن واردات کچھ ایسی ہی ہے۔“ ہیکنز نے جواب دیا۔ مائیکل خاموشی کے سمندر میں ڈوب گیا۔

”کیا ہم دونوں ناتھن کے ہاتھوں بے وقوف بنتے رہے؟“

”معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔“

نہیں یہ ممکن نہیں ہے۔ مائیکل نے بددلی کے ساتھ سوچا۔ ”ٹھیک ہے۔ میں نیویارک کے لیے نکل رہا ہوں۔ ہم دیکھیں گے کہ ناتھن کی گرفتاری کے سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔ تم یہاں سب کو اطلاع کردو۔ جو وہاں پہنچنا چاہے، پہنچ سکتا ہے اور تم تھامس سے ملتے ہوئے آنا۔“

”او کے، باس۔“

☆☆☆

”نہیں۔“ ڈیزی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ خبریں سن رہی تھی۔ اسے لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہے۔ خبروں کے الفاظ کسی پگھلی ہوئی دھات کی طرح اس کے کانوں میں اتر رہے تھے۔

نہ سمجھ میں آنے والی بات تھی۔ قید کی حالت میں، کوئی بچہ تربیت یافتہ پولیس سے گن چھین کر انہی کو مار ڈالے...

عورتوں کی مخصوص حس، اس کا تجربہ... احساسات اب بھی مختلف تھے۔ لیکن ٹی وی پر جو کچھ دکھایا جا رہا تھا، اسے تبدیل کرنا کسی کے بس میں نہیں تھا۔

ڈیزی کو پتا ہی نہیں چلا۔ کب اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ کچھ دیر بعد اس نے خود کو سنبھالا اور زمورا کو فون ملایا جس نے پہلی گھنٹی پر ہی فون اٹھالیا۔ غالباً وہ ڈیزی کے فون کی توقع کر رہا تھا اور جانتا تھا کہ وہ کیوں فون کرے گی۔ لہٰذا اس نے ڈیزی کی آواز سنتے ہی، دھیرے سے مختصر جواب دیا۔

”ہاں، مجھے بھی ابھی معلوم ہوا ہے۔“

☆☆☆

پولیس اسٹیشن سے فرار ہونے کے ایک گھنٹے بعد ناتھن کی سماعت سے سائرن کی آوازیں ٹکرانا شروع ہوئیں۔ وہ ایک اپارٹمنٹ بلڈنگ کی سیڑھیوں کے نیچے چھپا ہوا تھا۔

معاً اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اسے چھپنے کے لیے رکنا نہیں چاہیے تھا۔ پولیس اسٹیشن سے بھاگتے وقت اس کی نگاہ میز پر پڑی تھی، وہ پولیس والا یقیناً مر چکا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔ ناتھن کو سائلنسر لگے ہتھیار کی فائرنگ بھی یاد آئی۔ اس وقت افراتفری میں اضطراری طور پر اس نے ردِعمل ظاہر کیا تھا اور جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

اب اس کے حواس واپس آرہے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کی کوٹھری میں گھسنے والا اسے ختم کرنا چاہتا تھا لیکن کیوں؟ وہ پولیس والا تھا تو اس نے اپنے ساتھی کو کیوں مارا؟ ناتھن کو اس کی گنگناہٹ یاد آئی۔

”نا... نا... ناتھن... اب کہاں بھاگو گے؟“

نہیں وہ پولیس والا نہیں تھا۔ سوچ سوچ کے ناتھن کا دماغ دکھنے لگا۔ بس اتنا ہی سمجھ آیا کہ وہ جو کوئی بھی تھا اسے مارنے آیا تھا۔ دوم ڈیسک والے پولیس مین کو بھی اسی نے مارا تھا۔ سوم، اس کی وردی پولیس کی تھی۔ تاہم وہ پولیس والا نہیں تھا۔

ناتھن کے لیے صورتِ حال پہلے سے زیادہ خطرناک تھی۔ ایک پولیس والا مر چکا تھا۔ اگر جعلی پولیس والا نکل گیا تو سب یہی سمجھیں گے کہ ناتھن نے ایک اور قتل کر دیا ہے اور پولیس اس کے خون کی پیاسی ہو چکی ہوگی جبکہ جعلی پولیس والا بھی اس کی جان کا دشمن تھا۔

اسے یہاں چھپنے کے بجائے، ایک گھنٹے کی مہلت میں زیادہ سے زیادہ دور نکل جانا چاہیے تھا۔ اب تک پولیس نے علاقہ گھیر لیا ہوگا۔ یعنی وہ پولیس کے گھیرے میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کا خیال پھر جعلی پولیس مین کی جانب چلا گیا۔ کیا وہ جے ڈی سینٹر میں مرنے والے رکی ہیرس کا کوئی رشتے دار تھا؟ ناتھن کی عقل اس گتھی کو سلجھانے میں ناکام تھی۔ ناتھن نے دھیان ہٹا کر اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آیا سوائے اس کے کہ کسی نہ کسی طرح آگے بڑھتا رہے۔

ناتھن کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ تھانے سے زیادہ سے زیادہ دور چلا جائے۔ یہ شہری علاقہ نہیں تھا۔ تنگ گلیاں، چھوٹے مکانات اور دکانیں، اپارٹمنٹ والی عمارتیں زیادہ تھیں۔ کئی منزلہ عمارتیں...

وہ ایک عمارت کے اجاڑ احاطے میں تھا۔ جب افق پر

نارنجی سرخی نے جھلک دکھانا شروع کی۔ وہ پھر سوچ میں پڑ گیا۔
اس کے بائیں جانب ایک دروازہ تھا جس کے پیچھے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے ایک طرف دیوار اور دوسری طرف گرل بنی ہوئی تھی۔ پھر تہ خانہ، اس نے سوچا۔ یہ مکان کا نہیں بلکہ کئی منزلہ اپارٹمنٹ بلڈنگ کا تہ خانہ تھا۔ گرل اور دروازے کی حالت سے عیاں تھا کہ تہ خانہ عام طور پر زیرِ استعمال نہیں ہے۔ وہاں چوہے، اندھیرا، کاکروچ وغیرہ ہوں گے۔ ناتھن نے دروازے پر ہاتھ رکھا، وہ کھلا ہوا تھا۔

☆☆☆

پیٹرولی کو واشنگٹن پوسٹ کے رپورٹر کے ذریعے سب سے پہلے خبر ملی تھی۔ وہ اس وقت اسٹیٹ پولیس کے ہیلی کاپٹر میں سفر کر رہا تھا۔ اچانک تبدیل شدہ صورتِ حال پیٹرولی کے حق میں استوار ہو گئی تھی۔ پیٹرولی نے اپنی مسرت کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ کئی روز سے وہ خود کو ایک ایڈیٹ تصور کر رہا تھا۔ وہ بھی محض ایک بچے کی وجہ سے۔ لیکن اب میڈیا کو پیٹرولی کی دانش اور تجزیے پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا بلکہ کوئی بھی اس کے آڑے نہیں آسکے گا۔ نئی صورتِ حال نے اس کی پوزیشن مستحکم کر دی تھی۔ وہ خود کو ایک دانشور اور فلسفی کے روپ میں دیکھ رہا تھا۔ اب اس کی تھیوری کو چیلنج کرنے والا کوئی نہیں تھا۔

☆☆☆

سامی باؤل نے ناب پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ وہ، مسٹر سلیٹر کے آفس میں تھا۔ وہ سلیٹر کی ڈیسک کے قریب خاموشی سے ایستادہ ہو گیا۔ دونوں کو معلوم تھا کہ کیا بات ہونے جا رہی ہے۔ سلیٹر کے لیے یہ ایک مشکل گھڑی تھی لیکن سامی کے لیے نہیں... وہ تو عرصے سے اس کام کا منتظر تھا۔
سلیٹر اپنا ذاتی قانون نافذ کرنے کے لیے پینتیس سال سے سامی پر انحصار کرتا آیا تھا۔ دونوں کی عمروں میں دس سال کا فرق تھا۔ تمام برسوں کے دوران غیر قانونی کاروبار پھیلتا رہا۔ سلیٹر کے لیے کام کرنے والے آئے بھی اور گئے بھی۔ جانے کا ہمیشہ ایک ہی راستہ ہوتا تھا۔ تاہم سامی کی وفاداری اور پوزیشن ہمیشہ مستحکم رہی تھی۔
دونوں کو یقین تھا کہ پوائنٹر ہمیشہ کی طرح اپنا کام خوش اسلوبی سے نمٹا لے گا لیکن ایسا نہیں ہو سکا تھا۔ خود سلیٹر کے لیے یہ ایک حیرت انگیز حقیقت تھی۔ پوائنٹر ایک بچے کو قابو کرنے میں ناکام رہا تھا۔ یہ چیز پوائنٹر کے سابقہ ریکارڈ کے برخلاف تھی۔ اس کے ریکارڈ کی وجہ سے ہی سلیٹر نے پوائنٹر کو دوسرا موقع دیا تھا جبکہ دوسرا موقع فراہم کرنے کا وہ قائل نہیں تھا۔ پوائنٹر اس کا ایک قیمتی مہرہ تھا۔
سلیٹر کو جو چیز سب سے بدنما نظر آ رہی تھی، وہ پوائنٹر کے ہاتھوں دو پولیس والوں کی ہلاکت تھی۔ یہ ہلاکتیں سلیٹر کے غیر قانونی کاروبار کے لیے نئے خطرات کھڑی کر سکتی تھیں۔
''کیا تم سمجھ رہے ہو کہ آج کی ملاقات کا کیا مقصد ہے؟'' سلیٹر نے سامی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
''بالکل جناب۔'' سامی نے نشست سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ ''ہمیں اب پوائنٹر کو روکنا ہوگا۔''
سلیٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''مطلب! اسے محدود کر دیا جائے؟''
''نہیں جناب... پولیس ہلاکتوں کے پیچھے ناتھن نہیں بلکہ کسی اور کا ہاتھ ہے۔ جیسے ہی یہ بات کھلے گی، ہمارے لیے نئی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔'' سامی نے کہا۔
''پھر؟''
''ہمیں، پوائنٹر کی قربانی دینی پڑے گی۔'' سامی نے جواب دیا۔
''بھاری رقم ہے، کیا ہم رقم کو بھول جائیں؟''
سامی نے رک کر جواب دیا۔ ''رقم کو بھولنا ہی بہتر ہے۔ اتنا معمولی کام تھا۔ جو کہ شروع سے خراب ہی ہوتا جا رہا ہے اور مزید خراب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ بہتر ہے کہ ہم پہلی فرصت میں فل اسٹاپ لگا کر عارضی طور پر سرگرمیاں معطل کر دیں۔ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔''
سلیٹر خاموش تھا۔ پیشانی پر شکنیں تھیں۔
''ناتھن کو کیش کرنے کا منصوبہ بھی پوائنٹر ہی لایا تھا۔'' سامی نے مزید کہا۔
''ہونہہ۔'' سلیٹر نے ہنکارا بھرا۔ ''یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑے گا۔ میں نے پوائنٹر کو بات کرنے کے لیے بلایا ہے۔''
''یس سر۔'' سامی کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

الیگزینڈر، الیکس کے نام سے مشہور تھا۔ اس کی عمر دس سال تھی، وہ اپنی فیملی میں سب سے چھوٹا تھا بلکہ، اس بلڈنگ میں بھی سب سے کم عمر تھا۔ برنی اس کا وفادار ساتھی جو چھ مہینے قبل اسے ایک گلی میں ملا تھا۔ جب سے دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہو گئے تھے۔
ان کے اڑوس پڑوس میں دنگا فساد اور فائرنگ عام

تھی، کم از کم دو مرتبہ الیکس فساد کی زد میں آ کر زخمی ہوا تھا۔ برنی کا ساتھ ملنے پر الیکس خود کو زیادہ محفوظ خیال کرتا تھا۔

وہ ان لڑکوں میں سے تھا، جو اسکول کا ناغہ نہیں کرتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ الیکس کو پڑھائی سے دلچسپی تھی۔ اسکول میں اے سی کی ٹھنڈک تھی۔ اچھا کھانا ملتا تھا۔ دوستوں کے ساتھ کھیل کود کے مواقع تھے۔

اسکول سے ہٹ کر اس کا زیادہ وقت تہ خانے میں گزرتا تھا۔ برنی بھی ساتھ ہوتا تھا۔

اس روز بھی دونوں ساتھ تھے۔ برنی سیڑھیاں اترتے اترتے رک گیا۔ پلٹ کر الیکس کو دیکھا۔ الیکس اس کے پیچھے تھا۔ برنی ایک بار پھر رک گیا۔ اس مرتبہ اس کے حلق سے خوفناک غراہٹ بلند ہوئی۔ الیکس چونکا۔ معاً اس نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔

”کون ہے، وہاں کون ہے۔ باہر آؤ، ورنہ میرا کتا تمہیں پھاڑ ڈالے گا۔“ الیکس نے دھمکی دی۔

خاموشی، سکوت، صرف برنی کی دھیمی غراہٹ سنائی دے رہی تھی۔ الیکس اور برنی آہستہ آہستہ تہ خانے کے گندے فرش تک پہنچ گئے۔

چند ڈبے گرے اور ان کے عقب سے ایک سفید فام لڑکے کا چہرہ نمودار ہوا۔ ناتھن پہچاننے میں الیکس نے پانچ سیکنڈ لیے۔

”تم ناتھن ہو؟“

ناتھن اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔

”یہاں کیا کر رہے ہو؟“

”پولیس مجھے ڈھونڈ رہی ہے۔“ ناتھن نے کہا۔

الیکس کچھ دیر تک بغور ناتھن کے خوف زدہ چہرے کو دیکھتا رہا پھر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر برنی کا غصہ ٹھنڈا کرنے لگا۔

”تم نے مجھے کیسے پہچانا؟“ ناتھن نے سوال کیا۔

”تمہیں کون نہیں جانتا، اتنی عمر میں تم نے ٹھیک ٹھاک شہرت کمائی ہے۔“ الیکس بولا۔ ”پولیس والوں کو مار کر تم نے بڑی غلطی کی ہے۔ وہ تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔“

”میں نے کسی کو نہیں مارا۔“ ناتھن نے کہا۔ ”ایک پولیس والے نے دوسرے پولیس والے کو مارا۔ اس کے بعد مجھے مارنے کی کوشش کی۔“

”اچھا۔ تو پھر دوسرے پولیس والے کو کس نے مارا؟“

ناتھن کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ”دوسرا پولیس والا؟ کیا مطلب؟ وہاں تو اور کوئی نہیں تھا؟“

ایلکس نے، ناتھن کو تفصیل بتائی۔ ناتھن کا منہ کھلا رہ گیا۔

''تو وہ لوگ، ان دونوں کے قتل کا ذمے دار مجھے ٹھہرا رہے ہیں؟''

ایلکس نے اثبات میں سر ہلایا۔ کتا خاموش ہو گیا تھا۔ وہ دونوں بھی کافی دیر تک خاموش رہے۔

''اب تم کیا کرو گے؟'' بالآخر ایلکس نے سوال کیا۔

''مجھے نہیں پتا۔'' ناتھن نے یاسیت سے کہا۔ ''اور تم کیا کرو گے؟'' اس نے ایلکس سے پوچھا۔

''اگر تمہارا اشارہ پولیس کی طرف ہے تو پولیس کو اطلاع دینے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔'' ایلکس نے جواب دیا۔

ناتھن نے سوچا کہ اب کیا بات کرے پھر وہ بولا۔

''کیا میں یہاں ایک دن کے لیے چھپ سکتا ہوں؟''

ایلکس نے بلاتوقف اتنی آسانی سے جواب دیا، جیسے وہ پہلے سے اس سوال کی توقع کر رہا ہو۔ ''کیوں نہیں، ضرور۔''

''تم پولیس کو کیوں نہیں بتاؤ گے؟'' ناتھن نے مشکور نظروں سے سوال کیا۔

''میں اتنا چھوٹا بھی نہیں رہا۔ زندگی کی تلخیوں نے مجھے بہت کچھ سکھا دیا ہے۔'' ایلکس نے فلسفہ بھگارا۔ ''میں نہیں سمجھتا کہ تم جیسا نازک لڑکا نہتا اور قید میں ہوتے ہوئے دو پولیس آفیسرز کو مار سکتا ہے۔'' ایلکس نے برنی کے بالوں بھری گردن سہلائی۔

ناتھن نے ٹھنڈی سانس بھری اور خاموش رہا۔

''تم بھوکے ہو؟'' ناتھن نے سر ہلایا۔

''میں کچھ کرتا ہوں۔'' ایلکس نے کہا۔ ''یہاں میں نے چند کھیل اور ایک چھوٹا ٹی وی رکھا ہوا ہے۔ پہلے میں تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے لاتا ہوں۔ میں اوپر چھٹی منزل پر رہتا ہوں۔''

''کیا وقت ہوا ہے؟'' ناتھن نے پوچھا۔

''میں یہاں آیا تو اس وقت سوا آٹھ ہو رہے تھے، کیوں؟''

''مجھے دس بجے ایک فون کرنا ہے۔'' ناتھن نے درخواست کی۔

''میں کوشش کروں گا۔'' ایلکس نے وعدہ کیا۔ ''میں برنی کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس سے باتیں کرو۔ یہ تمہارا خیال رکھے گا۔ کوئی آئے تو چھپ جانا، برنی کسی کو نیچے نہیں آنے دے گا۔''

ایلکس چند منٹ برنی سے باتیں کرنے کے بعد رخصت ہونے لگا۔ ناتھن کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

''بہادر بنو یار، سب ٹھیک ہو جائے گا۔'' ایلکس نے ناتھن کا شانہ تھپتھپایا۔ میں فون لا کر یہاں پلگ اِن کر دوں گا۔ ماں باپ گھر پر نہیں ہیں۔''

☆☆☆

جب مائیکل کاؤنٹی کے شیرف آفس پہنچا تو وہاں میڈیا سرکس کا سماں تھا۔ ہال میں پہلی ملاقات ہی پیٹرولی سے ہو گئی۔ مائیکل اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کترا کر نکلنا چاہا لیکن پیٹرولی کی نظر پڑ گئی۔

''لیفٹیننٹ مائیکل۔'' پیٹرولی نے بھرپور اعتماد سے پکارا۔ اس کی آواز میں تحکم کا تاثر موجود تھا۔

مائیکل نے گہری سانس لے کر پیٹرولی کی جانب.... پیش قدمی کی۔

''یہ سراغ رساں، لیفٹیننٹ وارن مائیکل ہیں۔'' پیٹرولی نے دوسرے افسران سے مائیکل کا تعارف کرایا۔ ''ناتھن کو پکڑنے کے سلسلے میں یہ آپ لوگوں کی مدد کرنے آئے ہیں۔''

''کیا ہم اسے گرین سگنل سمجھیں کہ ضرورت پڑنے پر لڑکے کو ختم کر دینا ہے؟'' ایک ڈپٹی نے سوال کیا۔ ''میرا مطلب ہے کہ وہ بچہ اور میں اپنا بقیہ کیریئر کورٹ روم میں قانونی لڑائی لڑتے نہیں گزار سکتا۔''

وہاں موجود مختصر ہجوم کی بھنبھناہٹ تیز ہو گئی۔

پیٹرولی تیار تھا۔ ''میں شروع سے کہتا آ رہا ہوں کہ وہ بچہ نہیں ہے۔ اسے بالغ سمجھو۔ وہ ایک وحشی قاتل ہے جس نے دو خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ اسے گرین لائٹ سمجھو۔ ضرورت پڑنے پر تم لوگ اسے بلادریغ گولی مار سکتے ہو۔''

مائیکل، پیٹرولی کی خود غرضی اور شقاوت پر بدمزہ ہو گیا۔

''اب جاؤ اور اسے آرڈر سمجھو۔'' پیٹرولی نے اطمینان سے کہا۔

''مسٹر پیٹرولی تم بچے کے لیے ڈیتھ وارنٹ ایشو کر رہے ہو۔ تم کورٹ آفیسر ہو۔ تم یہ اختیار نہیں رکھتے کہ ناتھن کو ختم کرنے کا حکم نامہ جاری کر دو۔'' مائیکل نے شیرف مرفی کی جانب دیکھا۔

پیٹرولی برہم دکھائی دیا۔ ''ہمیں یہ کام ختم کرنا ہے، وہ خطرہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر وہ مارا جاتا ہے تو اس کا ذمے دار بھی وہ خود ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔''

مائیکل جانتا تھا کہ پیٹرولی سے بحث کرنا بے معنی ہے۔ حالات نے جو رخ اختیار کیا تھا، وہ پیٹرولی کے

مؤقف کے لیے کارآمد تھا۔ چنانچہ اس نے شیرف مرفی کی جانب توجہ مبذول کی۔

''شیرف۔'' وہ بولا۔ ''یوں لگتا ہے کہ تمہارے آدمی ایک بارہ سالہ بچے کو ختم کرنے جارہے ہیں۔''

''دیکھو، مائیکل۔'' شیرف نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ ''میرے آدمیوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ وہ زندہ ہاتھ آگیا تو ٹھیک ہے اگر خطرہ بنا تو مجبوراً ہمیں اسے مارنا پڑے گا۔''

''یہ اتنا سادہ نہیں ہے۔ اگر تمہارے آدمیوں کو پتا ہے کہ کیا کرنا ہے تو اس وقت انہوں نے کیا کیا؟ جب ناتھن نہتا قید میں تھا۔ نہ وہ اسے قید میں رکھ سکے بلکہ خود ہی مارے گئے۔ ابھی یہ بھی نہیں پتا کہ درحقیقت ہوا کیا تھا۔''

''ہاں، یہ اتنا ہی سادہ ہے'' شیرف کو غصہ آگیا۔ ''مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا ہوا اور مجھے ڈپارٹمنٹ کیسے چلانا ہے۔ میرے دو ڈپٹی مارے گئے ہیں۔ یہ اب میرا کیس بن گیا ہے۔ یہ پولارائیڈز دیکھو اور مجھے اپنا کام کرنے دو'' شیرف نے فلم مائیکل کے سپرد کی۔

پیٹرولی، شیرف کے پیچھے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

نہ چاہتے ہوئے بھی، پوائنٹر نے سلیٹر کو فون کرنا تھا۔ وہ پروفیشنل ہٹ مین تھا۔ پیشہ ور قاتل۔ اس کے پیشے کا تقاضا تھا کہ وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کرے۔

سامی نے فون اٹھایا اور سلیٹر کو دے دیا۔ ''کیا خبروں میں سب سچ چل رہا ہے؟ کیا ناتھن پھر تمہارے ہاتھ سے نکل گیا؟ پولیس اہلکار کو کس نے مارا؟'' سلیٹر نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

''میں معذرت خواہ ہوں، مسٹر سلیٹر۔'' پوائنٹر نے وضاحت کرنا چاہی۔ اسے حیرت ہوئی کہ اس کی آواز میں کمزوری تھی۔

''لیکن ایسا نہیں ہوا، جیسا...''

''اپنا منہ بند رکھو۔'' سلیٹر نے حکم دیا۔ ''میں مزید کوئی وضاحت سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ کیا تم نہیں سمجھ رہے کہ تم نے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا۔ میری پوزیشن خراب کردی۔''

''ایسا نہیں ہے، جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔''

''بکواس بند کرو۔'' سلیٹر مشتعل ہوگیا۔ ''تم کیا سوچتے ہو، مجھے پروا نہیں ہے۔ مجھے رزلٹ سے مطلب ہے اور تم نے میرا سر جھکا دیا ہے۔ اب غور سے سنو۔ لڑکے کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ واپس آجاؤ۔ کچھ بات کرنی ہے تم سے۔''

پوائنٹر کا تنفس غیر متوازن ہوگیا۔ ''مارک بیلی کا کیا ہوگا؟ کیا میں اسے...''

''مارک کو ہم سنبھال لیں گے۔ پانچ بجے میں تمہیں اپنے آفس میں دیکھنا چاہتا ہوں، سمجھ گئے؟''

''یس سر۔'' پوائنٹر نے دھیرے سے فون رکھ دیا۔ وہ اپنے لرزتے ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے ہتھیلیاں بند کر کے کھولیں۔

پوائنٹر جانتا تھا کہ اب وہ ایک ''مردہ آدمی'' ہے۔ اگر وہ واپس نہیں جاتا ہے تو وہ اس کے پیچھے آئیں گے۔

☆☆☆

مائیکل نے شیرف آفس میں ہی ایک کمرا اپنے لیے منتخب کرلیا۔ اس نے کوئی چھٹی مرتبہ شیرف کی دی ہوئی تصاویر کا جائزہ لیا۔ ناتھن نے ایسی رواں شوٹنگ کیونکر اور کہاں سیکھی؟ یہ ممکن نہیں ہے۔ نہ ہی تصاویر میں اسے فائرنگ کرتے دکھایا گیا تھا۔

وہ صرف فرار ہوتا ہوا نظر آرہا تھا اور سخت ہراساں تھا۔ آثار و شواہد بظاہر ناقابل تردید تھے۔ تاہم مائیکل کا دماغ قائل نہیں ہو پارہا تھا۔ مائیکل نے پیڈ پر لکھنا شروع کیا۔ ناتھن کے پاس گن کہاں سے آئی؟ ناتھن نے اپنی دوسری پناہ گاہ لفل رو کی ٹریبل سے ریوالور حاصل کیا تھا۔ وہ ریوالور پولیس کے قبضے میں تھا۔ پھر دوسری گن اس نے کہاں چھپائی ہوئی تھی؟ جبکہ حوالات میں ڈالنے سے قبل اس کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی۔ نہیں، دوسری گن اس کے پاس نہیں تھی۔ مائیکل نے آخری سطر کے نیچے لکیر کھینچ دی۔

شمٹ، ناتھن کے سیل کے قریب ہلاک ہوا۔ ظاہر ہے کہ پہلے وہ مارا گیا۔ لیکن ناتھن نے پولیس آفیسر سے گن کیسے چھین لی؟ ناممکن! حوالات کے سامنے والے حصے میں ڈیسک پر واٹس موجود تھا۔ اگر ناتھن، شمٹ کو مار کر بھاگا تو وہ واٹس کے سامنے سے گزرا ہوگا۔ دوسرے واٹس نے دھماکے کی آواز پہلے ہی سن لی ہوگی۔ نہایت اہم سوال تھا۔ کہ واٹس نے کوئی ردِعمل ظاہر کیوں نہیں کیا۔ وہ اپنی کرسی میں ہی موجود تھا اور اسے وہیں گولی ماری گئی۔ دو گولیاں کیوں ماری گئیں؟ ایک بالکل قریب سے اور دوسری قدرے فاصلے سے؟ جبکہ تصاویر میں ناتھن غیر مسلح تھا اور سیدھا باہر کی جانب بھاگا جارہا تھا۔

اگر سیل کی جانب سے فائرنگ کی آواز سنائی دیتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ واٹس اپنی نشست پر آرام کرتا رہا... اور ایک بچے کے ہاتھوں اطمینان سے گولیاں کھا کر راہی

ملکِ عدم ہو جائے۔ ٹوٹل شٹ۔۔۔

مائیکل نے شیرف کے ایک آدمی کو ساتھ لیا اور واچ ڈیسک پر آ گیا۔ ''او کے۔'' وہ ڈیسک کے پیچھے چلا گیا۔ ''تم واٹس کی جگہ یہاں بیٹھے ہو۔'' مائیکل نے پولیس اہلکار سے کہا۔ وہ سر ہلا کر رہ گیا۔ ''تمہیں ناتھن کے سیل کی جانب سے فائر کی آواز آئی ہے۔ تم کیا کرو گے؟''

''ظاہر ہے میں جائزے کے لیے اٹھ کر جاؤں گا۔''

''تمہاری گن ہولسٹر میں ہوگی؟''

''ظاہر ہے نہیں۔ میرے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔''

مائیکل نے سر ہلایا۔ ''تو پھر واٹس اپنی جگہ سے کیوں نہیں ہلا اور اس کا ریوالور اس کے ہولسٹر میں کیوں تھا؟''

پولیس اہلکار نے بے بسی سے شانے اچکائے۔

مائیکل کی پیشانی پر شکنوں کا جال نمایاں ہو گیا۔

''واٹس کو پہلی گولی بہت قریب سے ماری گئی جو کوئی تھا، وہ واٹس کا جاننے والا تھا یا پھر پولیس والا تھا۔ واٹس کو ہلنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ پہلے واٹس کو مارا گیا تھا۔'' مائیکل کی آواز سے اعتماد جھلک رہا تھا۔ ''سادہ سی منطق ہے۔''

پولیس اہلکار ہونق دکھائی دے رہا تھا۔

''شمٹ، صبح ہی صبح کسی کام سے یا اتفاقاً وہاں آیا اور واٹس کی حالت دیکھ کر، ریوالور ہاتھ میں لے کر اندرونی جانب بڑھا۔'' مائیکل اس طرح تجزیہ پیش کر رہا تھا، جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے فلم چل رہی ہو۔ ''شمٹ بعد میں مارا گیا ہے۔۔۔ سمجھ رہے ہو؟''

''کچھ کچھ۔۔۔'' پولیس والے نے کہا۔

کچھ وقت کے لیے کمرے میں سکوت طاری رہا۔ تصاویر ابھی تک مائیکل کے ہاتھ میں تھیں۔

''شمٹ کا ریوالور کہاں تھا؟'' اچانک مائیکل نے سوال کیا۔

''ہولسٹر میں۔''

''وہ مارا۔'' مائیکل کی آواز بلند ہو گئی۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ وہ لوگ اب تک ناتھن کے فرار کو، شواہد کی روشنی میں، غلط زاویے سے دیکھ رہے تھے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ناتھن کو قاتل فرض کیا ہوا تھا۔ اس لیے دو پولیس والوں کے قتل کی تفتیش ہی نہیں ہوئی۔ مائیکل کو یقین تھا کہ شمٹ کے بدن سے جو گولی برآمد ہوگی، وہ شمٹ کے ریوالور کی نہیں ہو سکتی۔

جو کوئی بھی تھا؟ اس کا ٹارگٹ پولیس والے نہیں تھے۔ وہ اصل قاتل کے ''ٹارگٹ'' کے راستے میں آ گئے اور ٹارگٹ تھا۔۔۔ ناتھن۔۔۔

یعنی ناتھن اس وقت پہلے سے زیادہ خوفناک صورتِ حال سے دوچار تھا۔ مائیکل اچھل پڑا۔ ''دوست فوراً میری شیرف سے بات کراؤ۔''

☆☆☆

ہیکٹر کے ہاتھ سے فون گرتے گرتے بچا۔ مائیکل کی پیش کردہ ''ہٹ مین'' کی تھیوری ایسی ہی چونکا دینے والی تھی۔

''ہیکٹر، ذرا سوچو۔۔۔ بچہ یتیم ہے، اس کا باپ خاصی دولت چھوڑ گیا ہے۔ واحد چچا ہے، وہ بھی قلاش۔ تھامس نے مارک بیلی (چچا) کی رپورٹ بھی مشکوک دی ہے۔ اگر کسی نے ناتھن کو راستے سے ہٹانے کا معاہدہ کیا ہے تو، پورا معما حل ہو جاتا ہے۔ ناتھن قاتل نہیں ہے بلکہ وہ صرف اپنا دفاع کر رہا ہے۔''

''میرے دوست! عزت مآب۔'' ہیکٹر نے کہا۔

''کیا تم شک کا فائدہ دیتے دیتے بہت دور نہیں نکل گئے؟'' ہیکٹر نے احتیاط سے اعتراض کیا۔

''ڈیئر، میں سمجھتا ہوں۔'' مائیکل نے جواب دیا۔

''یاد کرو، جے ڈی سینٹر کا وڈیو سیکیورٹی سسٹم مکمل خراب نہیں تھا۔ ہمیں صرف وہی ٹیپ ملی تھی جو قاتل یا قاتل کے سرپرست ہمیں دکھانا چاہتے تھے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہے۔ نگرانی کے کیمروں سے کئی فلمیں غائب ہیں۔ جے ڈی سینٹر کے لڑکے کا اور مقتول رکی ہیرس کی گرل فرینڈ کا انٹرویو یاد کرو۔۔۔ ارجنٹائن کا یک طرفہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ کس نے رکی ہیرس کو دلوایا؟'' مائیکل کی آواز پُرجوش ہوتی جا رہی تھی۔

''اگر یہ سب ایسا ہی ہے تو کس نے کس سے معاہدہ کیا ہے اور کون فنڈنگ کر رہا ہے؟''

''کنٹریکٹ تو مارک بیلی نے دیا ہے۔ پھر بھی تم تھامس سے رابطہ کرو۔ میں اس کی ڈیوٹی لگا آیا تھا۔ ہاں یہ نہیں پتا کہ مارک نے کنٹریکٹ کس کے ساتھ کیا ہے؟ سردست بینک میں رکی ہیرس کا اکاؤنٹ کھنگالو۔''

''او کے باس۔''

☆☆☆

ناتھن ایک گھنٹے سے کوشش کر رہا تھا۔ بالآخر اس کی کوشش بار آور ثابت ہوئی۔ اسے ایک شناسا آواز سنائی دی۔

''ہائے، یہ میں ہوں۔'' ناتھن نے کہا۔ ''مجھے میم سے بات کرنی ہے۔''

زمورا نے آواز فوراً ہی پہچان لی تھی۔ ''ناتھن ذرا رکو،

کالرز کا رویہ کافی خراب ہو چکا ہے۔''
''میں سمجھتا ہوں۔'' ناتھن نے آہستہ سے کہا۔
ڈیزی نے تیزی سے پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے ناتھن کی موجودگی کا اعلان کیا۔
''ناتھن بیلی! تم لائن پر ہو؟'' ڈیزی کی رفتارِ نبض بڑھ چکی تھی۔
''میں نے کسی پولیس والے کو نہیں مارا۔'' ناتھن کی آواز بھرا گئی۔
''مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔'' ناتھن کو احساس ہوا، ڈیزی کی آواز میں پہلے جیسا یقین ٹپک رہا تھا۔
''میم، آپ دوسروں کی طرح کیوں نہیں سوچتی ہیں؟'' ناتھن رونے لگا۔
''ڈیئر، کیونکہ مجھے تم پر یقین ہے۔'' ڈیزی نے بمشکل اپنی آواز کو نارمل رکھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ ''تم روؤمت، مجھے بتاؤ وہاں کیا ہوا تھا؟''
''یس... س... س... میم...'' ناتھن نے خود کو سنبھالا اور ساری کہانی سنادی۔
''وہ پولیس والا کون تھا؟'' ڈیزی نے سوال کیا۔
''میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ پولیس والا نہیں تھا۔ مجھے نہیں پتا کہ کتنے لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں؟ اور کیوں؟ میں کیسے اتنے لوگوں سے بچ پاؤں گا۔ وہ سب بڑے ہیں اور خطرناک ہیں۔ ناممکن ہے... میم! آپ کا شکریہ... شاید میں آپ سے دوبارہ بات کرنے کے لیے زندہ نہ بچوں۔ میں تھک گیا ہوں۔ میں ڈر گیا ہوں۔'' وہ پھر رونے لگا۔
ڈیزی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
''کیا تم مایوس ہو؟'' ڈیزی نے بہ دقت تمام اپنی آواز پر قابو کیا۔
''پپ... پتا... نہیں۔'' ناتھن نے روتے ہوئے کہا۔
''میم! مم... میں سب لوگوں سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔''
''ہاں، بولو... سب سن رہے ہیں۔''
''یہ لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہیں؟ کیوں؟ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ مجھے بچانے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ کوئی میری بات پر یقین نہیں کرتا۔''
''میں یقین کرتی ہوں... تمہیں بچانے والا آسمانوں میں ہے۔ تمہیں اس پر یقین کرنا چاہیے۔''
''میں آپ سے ملنا چاہتا تھا لیکن شاید نہ مل پاؤں۔ آپ بہت اچھی ہیں۔ دنیا میں شاید بہت کم لوگ اچھے ہیں۔''
''مجھے یقین ہے کہ، ایک دن میں تم سے ضرور ملوں گی۔''
لائن پر دوسری جانب سسکیوں کی آواز آتی رہی پھر لائن مردہ ہو گئی۔
ڈیزی کو پتا ہی نہیں چلا کہ اس کے رخساروں پر شفاف موتی رینگ رہے تھے۔

☆☆☆

تھامس کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔ ''تمہارا مطلب ہے کہ جناب مائیکل نے براہِ راست میرا ذکر کیا تھا؟'' تھامس نے مائیکل کے لیے احترام کے گہرے جذبات محسوس کیے۔ ''جناب مائیکل نے مجھے مقروض کر دیا ہے۔ میں نے کیریئر میں کبھی اتنی اہمیت محسوس نہیں کی۔ میری ڈیوٹی زیادہ تر ٹریفک کے لیے لگا دی جاتی تھی... ڈیزی سے بات کر کے تو میں بالکل ہی مایوس ہو گیا تھا۔ کوئی اور آفیسر ہوتا تو میری چھٹی ہو چکی ہوتی۔''
''تم نے اچھا کام کیا ہے۔'' ہیکٹر نے حوصلہ افزا انداز میں تھامس کا شانہ تھپتھپایا۔ ''فوری طور پر، اس وقت مائیکل کے مطابق، ہمارا فوری مشن یہ ہے کہ پتا چلایا جائے کہ ناتھن کو ختم کرنے کا کنٹریکٹ کس کے پاس ہے؟ اسی نے رکی ہیرس کو ناتھن کے خاتمے پر مامور کیا تھا۔''
''ہم جان گئے ہیں کہ بینک ریکارڈ کے مطابق رکی ہیرس کے کھاتے میں بیس ہزار ڈالرز جمع کیے گئے تھے۔ یہ وقوعے سے تین ہفتے قبل کی بات ہے جس رات رکی ہیرس مارا گیا، اسی روز وہ رقم اکاؤنٹ سے نکالی گئی تھی۔''
''رکی ہیرس کی ناکامی کے بعد یہ کام ''ہٹ مین'' کو سونپا گیا جس کے نام سے ہم ناواقف ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ ایک پیشہ ور قاتل ہے۔ ناتھن کو مارنے کے چکر میں دو پولیس والے اس کے ہاتھوں مارے گئے۔ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ناتھن ''ٹارگٹ'' ہے۔''
''ایک منٹ، ایک منٹ۔'' تھامس اچانک بول پڑا۔
''کیا ہوا؟''
جواب دینے کے بجائے تھامس نے بریڈک اسپتال کا نمبر ملایا۔ کچھ دیر میں اس کا رابطہ ڈاکٹر ٹیڈ سے ہو گیا۔ تھامس نے ڈاکٹر کو اپنی گزشتہ ملاقات کے بارے میں یاد دلایا۔ ذرا توقف کے بعد ڈاکٹر کو یاد آ گیا۔
''ڈاکٹر! آخری بار تکلیف دے رہا ہوں... ہماری بات کوئی نہیں سن رہا۔ محض ایک سوال کروں گا، آپ ہاں یا ناں میں جواب دے دیجیے۔'' تھامس نے درخواست کی۔

''یہ ایک معصوم بچے کی زندگی کا سوال ہے۔''

ڈاکٹر نے اطراف کا جائزہ لیا پھر فون کی جانب متوجہ ہوا۔ ''او کے۔'' وہ بولا۔

تھامس نے گہری سانس لی۔ ''ڈاکٹر مجھے یقین ہے کہ مارک بیلی کی انگلیاں کسی نے زبردستی توڑی تھیں؟''

''ایسا ہی تھا۔ غالباً کوئی پیشہ ور آدمی تھا۔'' ڈاکٹر نے ایک لمبے وقفے کے بعد کہا۔

''ملین تھینکس، ڈاکٹر۔'' تھامس نے شکر گزاری سے کہا۔

ڈاکٹر نے رابطہ منقطع کر دیا۔

ہیکٹر بوریت محسوس کرنے لگا۔ ''یہ کیا معاملہ ہے؟''

''آؤ میرے ساتھ۔'' تھامس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

''تمہارا خیال ہے کہ تمام فساد مارک بیلی نے برپا کیا ہے؟''

''نہیں، لیکن میں شرط لگاتا ہوں کہ وہ اصل مجرم کو جانتا ہے۔'' تھامس نے جواب دیا۔

☆☆☆

پوائنٹر کو معلوم تھا کہ اگر وہ سلیٹر کے پاس جاتا ہے یا نہیں جاتا، دونوں صورتوں میں اس کا مارا جانا یقینی ہے۔ گینگ میں پہلے ہی کئی کردار اسے راستے سے ہٹانے کے مواقع کی تاک میں رہتے تھے۔

موت کا کاروبار اس کا پیشہ تھا۔ پچھلے کئی برسوں میں متعدد بار اس نے اپنی موت کے بارے میں تصور کیا تھا۔ کیونکہ اس کام میں یہ ایک ناگزیر امر ہے... بس ٹائم کا فرق ہوتا ہے۔ پوائنٹر کے خیال میں اس کا فیصلہ کن وقت آ گیا تھا۔

اس نے بڑے مشکل ''ٹارگٹ'' نہایت کامیابی سے ''ہٹ'' کیے تھے اور اسے دکھ اس بات کا تھا کہ ایک بچے نے اس کی شہرت اور پوزیشن کو خاک میں ملا دیا تھا۔ اسے اب کسی چیز سے غرض نہیں تھی۔ ناتھن اور اس کا معاملہ اب ذاتی صورت اختیار کر چکا تھا۔ خود اس کا جو بھی حشر ہو، وہ اس لڑکے کو بہت بری موت سے ہمکنار کرے گا۔ سلیٹر کے پاس واپس جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔

پوائنٹر، جانتا تھا کہ پولیس ناتھن کو قاتل سمجھ رہی ہے اور پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ ناتھن، پولیس اور پوائنٹر دونوں سے زیادہ دور نہیں تھا۔

پوائنٹر نے سوچ لیا تھا کہ اسے پولیس سے پہلے ناتھن تک پہنچنا ہے۔

☆☆☆

''میں صاف گوئی سے کام لوں گا۔'' شیرف مرفی نے مائیکل کا تجزیہ سننے کے بعد زبان کھولی۔ ''تم چاہتے ہو کہ میں تمام واضح شواہد کی موجودگی کو نظرانداز کر کے تمہاری ''ہٹ مین'' کی تھیوری پر کام کروں؟''

پیٹرولی اور شیرف، مائیکل کے سامنے بیٹھے تھے۔ قبل اس کے مائیکل کچھ بولتا، پیٹرولی نے مداخلت کی۔

''مائیکل، مجھے تمہارے بارے میں فکر ہونے لگی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ برس تمہارا بیٹا بچھڑ گیا تھا اور تم نے اسے بہت مشکل سے برداشت کیا۔ تاہم اس کے اثرات اب تک تمہارے اوپر ہیں۔ اس کیس میں مذکورہ حادثہ تمہاری سوچ کو متاثر کر رہا ہے۔ میں مشورہ دیتا ہوں کہ تم رضاکارانہ طور پر پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ہٹانے کے لیے مجھے چیف سے بات کرنی پڑے۔''

پیٹرولی کے الفاظ، مائیکل کے سینے میں ہتھوڑے کی طرح لگے۔ اسے شروع سے خطرہ تھا کہ پیٹرولی یہ کارڈ کب استعمال کرتا ہے۔ مائیکل نے جب پہلی بار جے ڈی سینٹر کی فلم میں ناتھن کو دیکھا تھا تو اسے اپنا بیٹا برائن یاد آ گیا تھا۔ اس کے دل نے کہا تھا کہ ناتھن قاتل نہیں ہے۔ ناتھن کے لیے نرم گوشہ رکھنے کے باوجود اس نے کبھی اپنی پیشہ ورانہ ذمے داریوں کے ساتھ سمجھوتا نہیں کیا تھا درحقیقت ناتھن کی وجہ سے پیٹرولی کی انتخابی مہم متاثر ہوئی تھی۔ اب اس کے لیے بہترین موقع تھا کہ وہ اپنی مہم کو نئے سرے سے استوار کرے۔ جبکہ مائیکل کی نئی تھیوری میں اسے واضح خطرہ نظر آ رہا تھا۔

''کیا خیال ہے؟ مائیکل؟'' پیٹرولی نے دباؤ بڑھایا۔

مائیکل شائستگی سے مسکرایا۔ ''مسٹر پیٹرولی، میرا مشورہ ہے کہ آپ میرے بجائے بذاتِ خود اس معاملے سے الگ ہونے کے بارے میں غور کریں۔'' پیٹرولی کا چہرہ خون کے دباؤ سے سرخ ہو گیا۔

''تم ایک قاتل کو بچانا چاہتے ہو؟'' وہ غصے سے بولا۔

''میں اصل قاتل کو پکڑنا چاہتا ہوں اور اپنی ذمے داریوں سے بخوبی آگاہ ہوں۔''

مائیکل اس بات سے آگاہ تھا کہ چیف شیر ووڈ، پیٹرولی کو مائیکل سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اور پیٹرولی نے مائیکل کو دباؤ میں لینے کے لیے محض ایک کھوکھلی دھمکی دی تھی۔

اس موقع پر شیرف مرفی نے دخل اندازی کی۔

''مائیکل، میرا خیال ہے کہ یہ میٹنگ ختم ہو گئی ہے۔''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' مائیکل نے جارحانہ انداز اختیار کیا۔ ''آپ کو چند سوالات کے جوابات جلد از جلد تلاش کرنے ہیں۔ ابھی میں استفسار کر رہا ہوں۔ بعد ازاں میڈیا خود معلوم کر لے گا اور اس وقت آپ کے لیے بہت دیر ہو چکی ہوگی۔''

شیرف کا منہ لٹک گیا۔

''پہلا سوال: مقتولین کو جس ہتھیار سے ختم کیا گیا، وہ کہاں ہے؟ مقتولین کے بدن میں جو گولیاں ہیں کیا وہ سروس ریوالور کی ہیں؟ تیسرا سوال: شمٹ پہلے قتل ہوا ہے تو پھر وانس نے ناتھن کے خلاف مزاحمت کیوں نہیں کی؟ اگر ناتھن ہی قاتل ہے تو تصاویر میں اس کے دونوں ہاتھ خالی کیوں ہیں... چوتھا سوال: واچ ڈیسک کے اوپر لگے کیمروں سے تین فلمیں غائب ہیں؟ مسٹر شیرف! آپ تفتیش سے زیادہ ناتھن کو ''مارنے'' میں دلچسپی رکھتے ہیں۔'' مائیکل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

''آخری بات مسٹر شیرف۔'' مائیکل نے بھرپور حملہ کیا۔ ''اگر ناتھن پولیس کے بجائے کسی اور کے ہاتھوں مارا جاتا ہے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ آپ اور آپ کا آفس کہاں ہوگا؟ ناؤ یو کین فنیش دز میٹنگ۔'' مائیکل کھڑا ہو گیا۔

شیرف ناک آؤٹ ہو چکا تھا۔ کمرے کی فضا میں سکوت اور تناؤ تھا۔ قبل اس کے، کسی جانب سے گفتگو کا آغاز ہوتا، معاً فون کی گھنٹی بجی۔

شیرف نے فون اٹینڈ کیا اور پیٹر ولی کے حوالے کر دیا۔ پیٹر ولی کچھ دیر سنتا رہا پھر جیسے پھٹ پڑا۔ ''کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ میں یہ نہیں کر سکتا۔''

مائیکل کے کان کھڑے ہو گئے۔ پیٹر ولی یقیناً کسی خاتون سے مخاطب تھا۔ وہ مضطرب اور الجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

وہ کئی منٹ تک دوسری جانب سے بات سنتا رہا پھر بولا۔ ''دیکھو، اسٹیفنی! میں دوسری بار یہ نہیں کر سکتا۔ جج مجھے جیل میں سزا دے گا۔ کیا اسے نمبر نہیں ملا؟''

مائیکل اچھل پڑا۔ اسٹیفنی، پیٹر ولی کی اسسٹنٹ کا نام تھا۔ اس کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی شخص ناتھن کا نمبر ٹریس کر رہا ہے۔ نمبر جج کی مداخلت یا ڈیزی کے ریڈیو اسٹیشن سے ہی مل سکتا تھا۔ جو بظاہر ممکن نہیں تھا۔ نمبر کے پیچھے ''قاتل'' کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا...

دفعتاً مائیکل نے پیٹر ولی کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔ ''اسٹیفنی میں مائیکل بول رہا ہوں۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ کوئی ناتھن کا وہ نمبر ٹریس کر رہا ہے... جس نمبر سے ناتھن نے آخری بار ڈیزی کو فون کیا تھا۔ وہ کون ہے؟ کیا اسے نمبر مل گیا ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم، وہ کون ہے؟''

''کیا اسے نمبر مل گیا ہے؟'' مائیکل چلّایا۔

''وہ... وہ... ہاں... ں... لیکن۔''

''کتنی دیر ہو گئی، اسٹیفنی... کتنی دیر؟؟'' مائیکل باقاعدہ چیخ رہا تھا۔ پیٹر ولی اور شیرف سکتے کی کیفیت میں تھے۔

''شش... شاید... بیس منٹ'' اسٹیفنی کی آواز میں ہراس تھا۔

''نمبر کیا ہے؟''

''مائیکل...''

''پلیز، نمبر بتاؤ، وہ نمبر قاتل کے پاس ہے جس کی ہمیں تلاش ہے اور وہ ناتھن کو قتل کرنے والا ہے... اسٹیفنی... مجھے نمبر چاہیے۔ وقت نہیں ہے۔'' مائیکل نے بمشکل آواز کو نرم کیا۔ ''وہ ''ہٹ مین'' ہے۔''

ذرا ہچکچاہٹ کے بعد اسٹیفنی نے نمبر بتا دیا۔ نمبر میں سات اعداد تھے۔ جوں ہی مائیکل نے ساتواں عدد سنا، اس نے فون رکھ دیا۔ اس کے اعصاب تن گئے تھے... وہ کون تھا؟ نمبر اس نے کیسے لیا؟ کیا ریڈیو اسٹیشن سے؟

مائیکل سیل فون نکالتا ہوا باہر نکل گیا۔

☆☆☆

ہیکنر نے پہلی چیز جو نوٹ کی، وہ مارک بیلی کے پرانے مکان کے پردے تھے۔ ''شاید وہ گھر پر نہیں ہے۔'' ہیکنر نے تھامس سے کہا۔ دونوں یہاں آنے سے پیشتر رکی ہیرس کے اکاؤنٹ کی معلومات مائیکل کو دے چکے تھے۔ جسے سننے کے بعد مائیکل نے تھامس پر سے اندر جانے کی پابندی ہٹا دی تھی... نئی ہدایت کے مطابق دونوں کو اختیار تھا کہ ضرورت پڑنے پر مارک بیلی کے گھر میں داخل ہو جائیں۔ رکی ہیرس کے اکاؤنٹ کی معلومات کے بعد مائیکل نے ہر احتیاط اور شک کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ اس کے نزدیک یہ فیصلہ کن گھڑی تھی اور تیز ایکشن کا وقت تھا۔ لہٰذا اس نے پیٹر ولی اور شیرف کی دھلائی کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا۔

''کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔'' تھامس نے جواب دیا۔ ''اس کی گاڑی تو کھڑی ہے۔''

ہیکنر نے اطراف کا جائزہ لیا۔ گن ہولسٹر سے نکال کر کوٹ کے نیچے کر لی۔ تھامس چونک اٹھا۔ تھامس نے

سائڈ میں کھڑے ہو کر دستک دی۔
''مارک!'' ہیکٹر چلّایا۔ ''دروازہ کھولو۔''
کوئی رَدِعمل نہیں ہوا۔ ہیکٹر نے گن نکال لی اور تھامس کو اشارہ کیا۔ تھامس نے دروازے کی دوسری سائڈ سے ہاتھ بڑھا کر دروازے کی ناب کو گھمایا لیکن وہ لاک تھا۔ تھامس نے نفی میں سر ہلا کر ہاتھ ہٹا لیا۔
ہیکٹر نے اگلے ہی لمحے فائر کر کے لاک اڑا دیا۔ تھامس نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔ کوئی رَدِعمل نہیں... دونوں نے انتظار کیا۔ پھر ہیکٹر نے تھامس کو بائیں جانب اشارہ دیا۔ دونوں مکمل الرٹ حالت میں اندر جھپٹے۔ تھامس بائیں رخ پر گیا اور ہیکٹر دائیں۔
''مارک!'' ہیکٹر پھر چلایا مگر خاموشی طاری رہی۔
''میں اوپر جارہا ہوں، تم گراؤنڈ فلور دیکھو۔'' ہیکٹر نے کہا۔
ابھی ہیکٹر اندرونی زینے کے سہارے اوپر پہنچا ہی تھا کہ اسے تھامس کی آواز سنائی دی۔ وہ الٹے قدموں واپس ہوا۔
تھامس لیونگ روم (ڈرائنگ روم) میں تھا۔ ایک کرسی کے ساتھ مارک بیلی بندھا ہوا تھا۔ اس کا منہ کھلا تھا اور دونوں ہاتھ اطراف میں لٹک رہے تھے۔
''ختم'' تھامس نے ہیکٹر کی سوالیہ نگاہوں کو جواب دیا۔
''یہیں رکو،'' ہیکٹر نے کہا۔ پھر اس نے محتاط انداز میں پورے مکان کی تلاشی لی۔ مکان خالی تھا۔ ہیکٹر واپس لیونگ روم میں آگیا۔
''اسٹیشن فون کر دو۔'' ہیکٹر نے مارک بیلی کا جائزہ لیا، پھر مختصر لیونگ روم میں نظر دوڑائی۔ صوفے کے قریب تین دن کے اخبارات موجود تھے، اخبار میں ناتھن والی اسٹوری کا صفحہ سامنے تھا۔
میز پر قانونی کاغذات کا مختصر ڈھیر تھا۔ کاغذات فولڈر میں تھے۔ فولڈر پر موٹے موٹے الفاظ میں لکھا تھا۔
''دی لاسٹ ول اینڈ ٹیسٹامنٹ آف ولیم اسٹیو بیلی۔''
اسٹیو، مارک کا بھائی اور ناتھن کا مرحوم باپ تھا۔ کاغذات اس کی وصیت سے متعلق تھے۔
ہیکٹر نے سرسری مطالعہ شروع کیا... وصیت کے صفحے پر اس کی نگاہ جم گئی۔ دوسرے پیراگراف کا اس نے بغور مطالعہ کیا۔ اور سر پیٹ کر رہ گیا۔ ''کیا ہوا؟'' تھامس نے سوال پھینکا۔
''ہم احمق تھے۔ مائیکل شروع سے ٹھیک جارہا تھا۔''
''ہاں، مارک کے قتل کے بعد تو یقیناً کیس کا رنگ بالکل بدل گیا ہے۔'' تھامس نے تبصرہ کیا۔
''ہاں۔'' ہیکٹر نے اتفاق کیا۔ ''تاہم ہر جرم کا محرک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔''
''کیا ہم محرک سے دور ہیں؟''
''یہ رہا محرک۔'' ہیکٹر نے وصیت کا صفحہ نمبر 14 تھامس کے آگے کر دیا۔

☆☆☆

ڈیزی حیران تھی کہ دوپہر تک کال کرنے والوں کا رویہ کیسے بدل گیا۔ حالانکہ وہ صبح ناتھن سے بات کر کے سخت پریشان اور رنجیدہ تھی لیکن اب اکثریت ناتھن کے حق میں تھی، ناتھن کے صبح کے بیان کی تفصیل نے کئی نازک سوال اٹھا دیئے تھے۔ آخر میں ڈیزی نے روتے ہوئے جو سوالات پوچھے تھے، ان سوالات نے سامعین کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔ اگر کوئی جوان آدمی یہ بات کرتا تو اس کا کوئی جذباتی اثر نہ ہوتا... یہ بات کسی کے حلق سے نہیں اتر رہی تھی کہ ایک کم سن لڑکا کیسے تین جوان آدمیوں کو مار سکتا ہے؟ جبکہ ان میں دو کا تعلق تربیت یافتہ پولیس آفیسرز سے تھا اور لڑکا قید میں تھا۔ وہ ہنستا بچہ تھا، کوئی کمانڈو نہیں تھا۔
ڈیزی اس وقت ناتھن سے بات کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مختلف نظریات قائم کر رہی تھی اور سامعین سے بھی نمٹ رہی تھی۔
دفعتاً آپریٹر کی آواز آئی۔ ''معاف کیجیے، کالرز (Callers) سے الگ یہ ایک ایمرجنسی فون ہے۔ جناب بات کریں۔''
ڈیزی نے حیرت کے احساس کے ساتھ ایک بٹن دبایا اور ایمرجنسی کال پروگرام کی گفتگو میں شامل ہوگئی۔
''ناتھن، میں بریڈک کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ کا لیوٹیننٹ مائیکل بات کر رہا ہوں۔''
''ایک منٹ جناب...'' ڈیزی کی آواز میں احتجاج تھا۔
''پلیز ڈیزی مجھے بات مکمل کرنے دو۔ وقت کم ہے۔ ورنہ بعد میں ہم سب پچھتائیں گے۔ ناتھن اس وقت شدید خطرے میں ہے۔'' مائیکل کی آواز میں شائستگی اور سچائی کے ساتھ التجا کا عنصر تھا۔ ڈیزی نے حسبِ صلاحیت محسوس کر لیا کہ مائیکل سچ بول رہا ہے۔
''ٹھیک ہے مسٹر مائیکل... گو ناؤ۔''
''شکریہ۔ ناتھن تم جہاں بھی ہو وہاں سے فوراً نکل جاؤ۔ تمہارا فون نمبر ٹریس ہوگیا ہے اور جعلی پولیس آفیسر کے پاس ہے جس نے پہلے ہی دو پولیس افسران ہلاک کر دیئے

ہیں۔ تم بچ گئے تھے۔ اب وہ تم تک پہنچنے والا ہے۔'' مائیکل کی آواز میں بے چینی تھی۔

ادھر ناتھن کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ ڈیزی کے چہرے کا رنگ بھی بدل گیا۔

''تمہیں کیسے پتا چلا؟'' ناتھن نے گویا ڈیزی کا سوال چھین لیا۔

''بیٹا ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔ انہیں بعد کے لیے رکھو۔ جلدی کرو، وہاں سے بھاگ جاؤ۔ اصل بات تک پہنچنے میں مجھے پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے۔''

''میں کیسے یقین کروں کہ یہ کوئی چال نہیں ہے؟''

''فی الوقت تمہیں یقین دلانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے، بیٹا تمہیں مجھ پر بھروسا کرنا ہوگا۔ بھاگ جاؤ۔ پلیز بھاگ جاؤ۔''

''کہاں جاؤں؟'' ناتھن کے پیٹ میں بل پڑنے لگے۔

''ڈیزی مجھے ایک منٹ کے لیے ڈیڈ ائر (DEAD AIR) پر کردو۔ پلیز۔'' مائیکل نے کہا۔

سامعین اب تک خاموشی سے یہ سنسنی خیز بات چیت سن رہے تھے جس میں ایک منٹ کا وقفہ آنے والا تھا۔

ڈیزی۔ مائیکل کا اصل مدعا سمجھ گئی، اس نے پھرتی سے ہدایات جاری کیں۔ اس کا دل ودماغ دونوں کہہ رہے تھے کہ ناتھن کیس کا ڈراپ سین ہونے والا ہے۔

''آفیسر! تمہارا وقت شروع ہو گیا ہے۔ تم اب ''آف ائر'' ہو۔ ناتھن کے علاوہ صرف میں تمہاری آواز سن سکتی ہوں۔'' ڈیزی نے مائیکل کو اطلاع دی۔

ناتھن سب سن رہا تھا۔ اسے لگا کہ اچانک اس کی دنیا بہت مختصر رہ گئی ہے۔ صرف وہ اور مائیکل نامی پولیس آفیسر۔

ڈیزی کی کلیئرنس ملتے ہی مائیکل نے ناتھن سے بات شروع کر دی۔ اس کی نگاہ گھڑی پر تھی۔ وہ مختصر گفتگو کر رہا تھا۔ جس کے مطابق ناتھن کو پتا چلا کہ اس کے قتل کا منصوبہ کسی اور نے بنایا تھا اور پولیس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بیس سیکنڈ ختم ہونے تک ناتھن کو مزید معلوم ہوا کہ پولیس سرگرمی سے اسے تلاش کر رہی ہے اور اسی کو پولیس کا قاتل سمجھ رہی ہے۔ اگر اس نے مزاحمت کی تو پولیس اسے ختم کر دے گی۔ تیسری اطلاع یہ تھی کہ کرۂ ارض پر صرف مائیکل اسے بچانے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ ناتھن کو بے قصور تسلیم کرتا ہے۔ میدان میں ناتھن اب تنہا نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اس کا آخری چانس ہے اور اسے مائیکل پر بھروسا کرنا ہے۔ ناتھن کی بچت کا سامان اسی میں ہے کہ وہ خود کو مائیکل کے حوالے کردے۔

چالیس سیکنڈ ہونے والے تھے۔ ''ناتھن، ٹاؤن اسکوائر کے سنگی مخروطی مینار تک پہنچنا ہے۔ جولیوس اینڈ کلارک میموریل کے نام سے مشہور ہے۔'' ''میں براؤن سوٹ اور نیلی شرٹ میں ہوں گا۔ تم مجھے پہچان لوگے۔'' مائیکل نے بتایا۔

ناتھن نے فون رکھ کر الیکس کو دیکھا۔

''تمہیں بھروسا ہے اس پر؟'' الیکس نے سوال کیا۔

ناتھن نے چند لمحے سوچا پھر بولا۔ ''یس۔''

☆☆☆

الیکس نے ناتھن کو لیوس اینڈ کلارک میموریل ٹاور کی لوکیشن سمجھائی۔ ناتھن نے جوتوں کے تسمے درست کیے اور تیار ہو گیا۔

برنی نامی کتا الیکس کے ساتھ کھڑا تھا۔ ناتھن اداسی سے مسکرایا پھر الیکس کے گلے لگ گیا۔

''شکریہ دوست۔'' وہ بولا۔

الیکس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایکس مین کا پلاسٹک کا چھوٹا سا مجسمہ نکال کر ناتھن کو دے دیا۔

''اسے رکھ لو۔ یہ میرے لیے خوش قسمتی کی علامت رہا ہے۔''

ناتھن نے تشکر آمیز نظروں سے الیکس کو دیکھا اور ایکس مین کو سامنے والی جیب میں رکھ لیا اور ہاتھ ہلا کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ اسی وقت پولیس کارز کے سائرن کی مدھم آواز آنی شروع ہوئی۔

''نکل جاؤ، وہ ابھی دور ہیں۔'' الیکس چلایا۔

ناتھن نے دوڑ لگائی۔ وہ تہ خانے سے نکل کر ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ اسے وہی مخصوص آواز سنائی دی جو اس نے پولیس اسٹیشن میں سنی تھی۔ اس کا دل رک سا گیا۔ ''ہائے، ناتھن۔'' پوائنٹر کی آواز آئی۔

اس کی چلائی ہوئی گولی نے بھاگتے ہوئے ناتھن کی قریبی دیوار کو ادھیڑ دیا تھا۔ ناتھن گھٹنوں کے بل گرا۔ عقب میں قاتل کے قدموں کی دھمک تھی۔ وہ لوٹ لگا کر اٹھا اور اندھا دھند بھاگا۔ عالم دہشت میں وہ غلط سمت میں دوڑا تھا۔ عمارت کے احاطے سے نکلنے کا دروازہ مخالف سمت میں تھا۔ ناتھن کا دل بیٹھ گیا۔ سائلنسر لگے ہتھیار سے دوسرا فائر ہوا۔ عین اسی وقت ناتھن خستہ بلاکوں سے الجھ کر گرا۔ وہ پھر بچ گیا۔ تاہم موت اس کے سر پر تھی۔ دفعتاً اسے پہلو میں درد کا احساس ہوا۔

عقب میں ہڑبونگ کی آوازیں بلند ہوئیں۔ برنی کی مشتعل غراہٹ سنائی دی۔ ناتھن نے پلٹ کر دیکھا۔ الیکس نے برنی کو پوائنٹر کی جانب دھکیل دیا تھا۔ اس اچانک افتاد نے پوائنٹر کو زمین بوس کر دیا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ کتا اس کے اوپر سوار تھا اور گردن پر منہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''مار دے، برنی... مار دے۔'' الیکس چلا رہا تھا۔

پوائنٹر اس وقت بھی پولیس کے لباس میں تھا۔

ناتھن کے لیے سنہری موقع تھا، وہ اٹھ کر صحیح سمت میں بھاگا، وہ جان توڑ کر دوڑ رہا تھا۔ اسے خبر تھی اور مائیکل نے بھی بتا دیا تھا کہ پیشہ ور قاتل اس کے پیچھے ہے۔ لہٰذا اس کے پاس مہلت کم تھی۔ الیکس اور برنی زیادہ دیر پوائنٹر جیسے خونی کو روک نہیں سکتے تھے۔

ناتھن تیر کی طرح عمارت سے نکل گیا۔

پولیس سائرن کی آوازیں زیادہ واضح سنائی دے رہی تھیں۔ الیکس کے سمجھائے ہوئے نقشے کے مطابق ناتھن کا رخ ٹاؤن اسکوائر کی جانب تھا۔ وہ اس وقت سڑک پر تھا۔ جب اس نے ایک بار پھر عقب میں مخصوص قدموں کی دھمک سنی۔ ساتھ ہی ایک پولیس کار سڑک پر نمودار ہوئی۔

پوائنٹر نے رفتار کم کر لی۔ سائلنسر میکنزم سے الگ کر کے جیب میں ڈالا اور گن ہولسٹر کے سپرد کر کے، عام سی رفتار میں چلنا شروع کر دیا۔

کار کا سائرن اس کے فاصلے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ ناتھن اس کے نمودار ہونے سے پیشتر ہی سڑک پار کر کے ایک اسکول میں گھس چکا تھا۔

پولیس کار پوائنٹر کے قریب سے گزری تو اس نے بے پروائی سے ہاتھ ہلایا اور سڑک کی دوسری جانب اسکول کا رخ کیا۔

☆☆☆

شیرف مرفی کے اسپیشل اسکواڈ میں پولیس کی تیرہ عدد گاڑیاں تھیں جو ناتھن کو تحویل میں لینے کے لیے ویسٹ اپارٹمنٹ کی طرف جا رہی تھیں۔

ڈیزی کے پروگرام میں مائیکل کی کال نے پورے ملک میں سنسنی پھیلا دی تھی۔ سخت ہیجانی کیفیت تھی۔ اپنی نوعیت کا عجیب اور پُراسرار کیس اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا تھا۔ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیلی تھی۔ میڈیا جائے وقوعہ پر ٹوٹ پڑا تھا۔

مائیکل نے ایک منٹ تک ناتھن سے آف ائیر بات کی تھی۔ اس لیے میڈیا، پولیس، دوست اور دشمن سب بے خبر تھے کہ مائیکل کہاں ہے؟

اسپیشل اسکواڈ کا ڈپٹی اسٹیڈمین آخر میں پہنچا تھا۔ وہ ٹیم کا لیڈنگ اسنائپر تھا۔

سات آدمی ہتھیار بدست نہایت سرعت سے چھٹی منزل پر پہنچے جو فون نمبر سے پتا میچ کرتا تھا۔ وہ اس عمارت کا اپارٹمنٹ نمبر 612 تھا۔

پہلے آدمی نے لات مار کر دروازہ کھولا اور جھکی ہوئی حالت میں بائیں جانب سے اندر گھسا۔ دوسرے نے سیدھی حالت میں دائیں جانب سے یلغار کی۔ تین تک گنتی کرنے کے بعد بقیہ افراد بھی اندر گھس گئے۔ ہتھیار ان کے شانوں پر تیار حالت میں تھے۔

''کوئی حرکت نہیں۔''

لیونگ روم میں سیاہی مائل رنگت کا بچہ صوفے پر نیم دراز تھا۔

''ہیلو آفیسرز۔'' وہ اطمینان سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

وہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔

''ناتھن کہاں ہے؟'' کسی نے سوال کیا۔

''بھاگ گیا۔''

''کہاں گیا ہے؟''

''پولیس کو مارنے۔'' الیکس نے جواب دیا اور سکون سے بولا۔ ''تم سب احمق ہو۔ ناتھن بے قصور ہے۔ قاتل پولیس کی وردی میں ہے۔ وہ ناتھن کو مارنے آیا تھا۔ میرے کتے نے ناتھن کو بچا لیا لیکن وہ کمینہ میرے کتے کو ختم کر گیا۔ کتے کی لاش احاطے میں پڑی ہے۔ قاتل نے جو گولیاں چلائی تھیں، ان کے نشانات تم لوگوں کو احاطے میں مل جائیں گے۔ قاتل کی جعلی وردی کی دائیں آستین پھٹ گئی ہے۔ اسی نے تمہارے آدمیوں کو مارا تھا۔ اب جاؤ اور ناتھن کو بچاؤ۔ وہ ٹاؤن اسکوائر کی طرف گیا ہے۔''

☆☆☆

ناتھن کی ساری جان ٹانگوں میں سمٹ آئی تھی۔ اسے علم تھا کہ قاتل پیچھے ہے جو پولیس کار کی وجہ سے دھیما پڑ گیا تھا لیکن یہ مہلت مختصر تھی۔ وہ قاتل کو پہچان گیا تھا۔ یہ وہی شخص تھا، جس نے پولیس اسٹیشن میں ناتھن پر حملہ کیا تھا اور دو پولیس والوں کی جان لی تھی۔ اس درندے کی گرفت میں آنے کا مطلب فوری موت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

ناتھن نے اسکول کی اندرونی عمارت کا چکر کاٹا اور عقبی سمت میں نکل گیا۔ دیوار کی بلندی دیکھ کر اس پر دہشت

اور مایوسی کا حملہ ہوا۔ اس نے عالمِ وحشت میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کی نگاہ دیوار کے ساتھ موجود درخت پر پڑی۔ وہ لپک کر بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

دھماکا ہوا اور گولی اس کی کمر کے قریب شاخ سے ٹکرائی۔ اگلے لمحے وہ دیوار کی دوسری جانب لٹکا ہوا تھا۔ تاہم ایک ثانیے کے لیے اسے حیرت ہوئی کہ سائلنسر کی موجودگی میں دھماکا کیوں ہوا۔ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ دیوار سے نیچے کود گیا۔

حالات بدل گئے تھے۔ اب وہ گرفتاری سے بچنے کے لیے نہیں بھاگ رہا تھا بلکہ جان بچانے کے لیے بھاگ رہا تھا۔ پولیس اور ہٹ مین دونوں سے... اس کی واحد امید مائیکل نامی آفیسر تھا۔

پھر دیر بعد وہ مرکزی سڑک پر تھا۔ وہ گاہے گاہے عقب میں بھی دیکھ رہا تھا۔ اسے احساس تھا کہ بلڈنگ کے احاطے میں اسے پہلو میں گولی لگی ہے۔ تاہم وہ حیران تھا کہ وہ اب تک بھاگ لیے رہا ہے۔

یہاں سڑک پر قدرے رش تھا۔ وہ گاڑیوں اور لوگوں سے بچتا بچاتا، جھکائیاں دیتا ہوا زاویے بدل بدل کر نکلا جا رہا تھا۔ رہ رہ کر اس کے پہلو میں ٹیس اٹھتی۔ ایک جگہ موقع پاکر وہ پارکڈ گاڑی کے پیچھے بیٹھ گیا۔

دائیں بغل کے نیچے ٹی شرٹ خون آلود ہو رہی تھی۔ اس نے شرٹ اوپر کر کے زخم کا جائزہ لیا۔ بغل سے کچھ نیچے کئی انچ لمبا مارکر کی موٹائی کے برابر بدنما نشان تھا۔ وہ احاطے میں ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے بال بال بچا تھا۔

ناتھن نے شرٹ نیچے کی اور کھڑا ہو گیا۔ ٹی شرٹ کی حالت بہت بری تھی۔

”رکو، تم ناتھن ہو... رک جاؤ۔“ ناتھن کے پیچھے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ دروازے میں ایک آدمی کھڑا چلا رہا تھا۔ ”اسے پکڑو، وہ پولیس کا قاتل ہے۔ روکو اسے۔“

ناتھن نے مڑ کر نہیں دیکھا اور بھاگ نکلا۔ لیکن وہ آواز پوائنٹر کے کانوں تک پہنچ گئی جو زیادہ دور نہیں تھا۔ جلد ہی اس نے چیخ پکار کرتے آدمی کو دیکھ لیا۔ پوائنٹر اس کے ہاتھ کے اشارے کی جانب لپکا۔

☆☆☆

اس وقت کمانڈ وین میں شیرف مرفی ”اسنا ئپرون“ کا پیغام وصول کر رہا تھا۔ ”اسنا ئپرون“ ڈپٹی اسٹیڈ مین کا کوڈ نیم تھا۔ اسٹیڈ مین نے ویسٹ اپارٹمنٹ سے جو رپورٹ دی، اسے سن کر شیرف مرفی دنگ رہ گیا۔

اس نے کمانڈ وین میں لگا نقشہ دیکھا اور تیزی سے نئی ہدایات جاری کرنا شروع کر دیں۔ پولیس آپریشن یک دم تبدیل ہو چکا تھا۔ ویسٹ اپارٹمنٹ سے جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں، اس کے مطابق، علاقے میں موجود ہر ایک پولیس اہلکار تک ”ہٹ مین“ کا حلیہ بہ سرعت پہنچ گیا۔

میڈیا کے گھاگ شکاری اپنے اپنے اندرونی ذرائع سے پل پل کی خبر لے کر نشر کر رہے تھے۔ ایک ہنگامہ برپا تھا۔ ڈیزی نے ایک عدد ٹی وی اسٹوڈیو میں منگوالیا تھا۔

اس کی نظریں ٹی وی پر تھیں۔ وہ اپنے کیریئر کی اہم اور مؤثر ترین کوریج پیش کر رہی تھی۔ اس کیس سے اس کی جذباتی وابستگی تھی۔

مارک بیلی کے قتل کی خبر ایک ساعت شکن دھماکے کی طرح تھی۔ سیدھا سادہ کیس کروٹیں بدلتا ہوا اس مقام پر پہنچ گیا تھا جہاں وہ ہر منٹ ایک نیا رنگ بدل رہا تھا۔ ٹی وی پر مردہ برنی (کتے) کی تصویر دکھائی جا رہی تھی۔

ناتھن کی ہر بات سچ ثابت ہوئی تھی۔ مائیکل کا ذکر بھی وقفے وقفے سے ہو رہا تھا۔ ڈیزی کھل کر اظہارِ خیال کر رہی تھی۔ تاہم اس کی دھڑکنیں قابو سے باہر تھیں۔ کیونکہ تمام لوگوں کے ساتھ وہ بھی جانتی تھی کہ ناتھن کے سر سے موت ابھی ٹلی نہیں ہے۔

عوام ناتھن کے بجائے پولیس کے خلاف ہو گئی تھی۔ تاہم مائیکل کا رول سامنے آنے کے بعد یہ مخالفت قدرے کم ہوگئی۔ بعد ازاں اسپیشل اسکواڈ کے ڈپٹی اسٹیڈ مین کی رپورٹ لیک ہوتے ہی مخالفت کی شدت میں مزید کمی آئی تھی۔

ناتھن، مائیکل اور پوائنٹر تینوں تیزی سے رنگ بدلتے ڈرامے کی جزئیات سے بے خبر تھے۔

سلیٹر نے احتیاطاً اپنا ٹھکانا تبدیل کر دیا تھا اور فوری طور پر سامی کے ہمراہ ایک اور قاتل روانہ کر دیا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے، پوائنٹر کو ٹھکانے لگا دے۔ حالانکہ اسے خدشہ تھا کہ دونوں ہٹ مین بروقت پوائنٹر تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ اگر پوائنٹر زندہ پولیس کے ہاتھ آ گیا تو سلیٹر کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

وہ اس وقت کو کوس رہا تھا جب مارک بیلی کے حوالے سے پوائنٹر منصوبہ لے کر آیا تھا اور سلیٹر نے حامی بھر لی تھی۔

ایک طرف پیٹرولی اپنے بال نوچ رہا تھا۔

دوسری طرف ہیکٹر سیل فون پر مائیکل سے رابطے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا۔

☆☆☆

سڑک پر رش بڑھ چکا تھا۔ تاہم پوائنٹر، ناتھن کو تاڑ چکا تھا۔ اس کے نظر میں آتے ہی، پوائنٹر ہجوم کی لہروں میں تارپیڈو کی طرح حرکت پذیر ہوا۔ اس کی آنکھیں شدتِ اشتعال سے انگارہ ہو رہی تھیں۔ ٹانگ برابر چھوکرے نے پوائنٹر جیسے سفاک ہٹ مین کو برباد کر ڈالا تھا۔ پوائنٹر دوڑے بغیر بڑی صفائی اور سرعت سے راستہ بنا رہا تھا۔

دونوں کے درمیان فاصلہ محض پچاس گز رہ گیا تھا۔ ناتھن بے خبر تھا کہ اسے دیکھ لیا گیا ہے اور قاتل دم بدم قریب تر ہوتا جارہا ہے۔

درمیان میں افراد کی موجودگی نے پوائنٹر کو گولی چلانے سے باز رکھا ہوا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ گرفتاری کا ڈھونگ رچا کر ناتھن کو تحویل میں لے لیا جائے پھر تنہائی میں اس کی درگت بنا کر قتل کیا جائے۔

لڑکا بھی کم پھرتیلا نہیں تھا۔ پوائنٹر نے اندازہ لگایا کہ اب بھی ناتھن کو چھاپنے کے لیے اسے کم از کم تین منٹ درکار ہیں۔ تاہم وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ واقعات کے تیزی سے بدلتے ہوئے سلسلے میں ایک اور غیر متوقع موڑ آنے والا ہے۔

☆☆☆

ناتھن کو مخروطی سنگی مینار نظر آنے لگا تھا۔ وہ نئی امید اور توانائی کے ساتھ منزل کی جانب بڑھ رہا تھا۔ پیچھے ریسٹورنٹ کے دروازے پر جس نے بھی نعرے بازی کی تھی، اس نے ناتھن کے اعصاب کشیدہ کر دیے تھے۔ اگر اس وقت قاتل زیادہ دور نہیں تھا تو یقیناً اس نے وہ چیخ و پکار سن لی ہوگی۔

ناتھن کا دل چاہا کہ عقب کا جائزہ لے۔ یہ خیال آتے ہی کسی نے اسے پیچھے سے بری طرح جکڑ لیا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی جکڑ بندی میں آگئے تھے۔

''مسٹر ناتھن، کھیل ختم ہوگیا۔'' قاتل کی سرگوشی اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

''چھوڑ دو مجھے۔'' ناتھن چلّایا۔ وہ مضبوط گرفت میں کیچوے کی طرح کلبلا رہا تھا۔ ساتھ ہی لاتیں چلا رہا تھا۔ پوائنٹر نے بہ آسانی اسے اوپر اٹھالیا۔ ناتھن نے اندازے سے اپنا سر پیچھے پھینکا۔ جو پوائنٹر کی ناک سے ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک وزنی گالی برآمد ہوئی۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑی اور مچلتا ہوا ناتھن پھسل کر سڑک پر آگیا۔ وہ چاروں ہاتھ پیروں کے بل بھاگنے کی پوزیشن میں تھا۔

''حرکت مت کرنا۔'' پوائنٹر کی پُرغضب غراہٹ سنائی دی۔

ناتھن نے دیکھا کہ وہ گن نکال چکا ہے جس کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔ اتنے قریب سے بچت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

عوام بھی متوجہ ہو چکی تھی۔

''اسے پکڑو، یہ ناتھن ہے۔ پولیس کا قاتل۔''

☆☆☆

مائیکل، ٹاؤن اسکوائر پہنچ چکا تھا۔ اس سے پہلے ڈپٹی اسٹیڈ نے سنگی مینار کی کھڑکی میں پوزیشن سنبھال لی تھی۔

مائیکل یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا کہ ٹاؤن اسکوائر میں بے حد ہجوم تھا۔ لوگوں کے علاوہ وہاں کاؤنٹی کی درجنوں پولیس گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ میڈیا بھی کثیر تعداد میں موجود تھا۔ مائیکل سوچ رہا تھا کہ ٹاؤن اسکوائر سے متعلق جو باتیں اس نے ناتھن سے کی تھیں، وہ آن ائیر نہیں گئی تھیں۔

پھر یہ کیا تماشا ہے؟

☆☆☆

''میں بے قصور ہوں، پولیس کو اس آدمی نے مارا تھا۔'' ناتھن چلّایا۔

پوائنٹر کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ''نیچے لیٹ جاؤ، لڑکے۔'' اس نے خطرناک انداز میں گن کو جنبش دی۔

ناتھن لوگوں کی قطار کے پیچھے نکل جانا چاہتا تھا۔ ''میں نے کچھ نہیں کیا۔'' وہ پھر چیخا۔ ''یہ پولیس والا نہیں ہے، مجھے اس سے بچاؤ۔'' اس نے امدادی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔ تاہم کسی نے تعاون کے لیے حرکت نہیں کی۔ ''میری بات کا یقین کرو۔'' وہ پھر بولا۔ ''اس نے گولی چلا کر مجھے زخمی کیا۔ یہ دیکھو۔'' ناتھن نے خون آلود شرٹ کی جانب اشارہ کیا۔

بزنس سوٹ میں ملبوس ایک دراز قامت چھریرے بدن کا فرد بالآخر آگے بڑھا۔ اجنبی دونوں سے محض دو گز کے فاصلے پر تھا۔ اس کے بالوں میں سفیدی جھلک رہی تھی اور نفاست سے ترشی ہوئی چھوٹی سی داڑھی بھی سفید بالوں سے پُر تھی۔ ناتھن نے اس کی آنکھوں میں ہمدردی کی جھلک دیکھی۔

''میرا نام ''البرٹ ہے۔'' وہ بولا۔ ''میں وکیل ہوں۔ آفیسر میں تمہاری وردی پہچاننے میں ناکام رہا ہوں۔ تم کہاں سے آئے ہو؟''

پوائنٹر کے ضبط کے بندھن ٹوٹنے لگے۔ وہ ایک قدم آگے بڑھ کر بولا۔ ''میرا تعلق بریڈک کاؤنٹی پولیس سے ہے۔ یہ نوجوان کئی قتل کر چکا ہے۔''

''بات یہ ہے مسٹر۔'' وکیل نے سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ بریڈک کاؤنٹی نہیں ہے۔ جہاں ہو وہیں رہو۔ جو کچھ کرنا ہے، یہاں کی پولیس نے کرنا ہے...''

ناتھن کے لیے اس سے بہتر موقع ملنا ناممکن تھا۔ وہ حتی الامکان پھرتی سے لوگوں کے پیچھے غائب ہوگیا۔ پوائنٹر دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ اس نے بے دھڑک گولی داغ دی۔ گولی ایک خاتون کی ٹانگ میں لگی۔

پوائنٹر غصے سے نیم پاگل ہو چکا تھا۔ وہ وکیل کی طرف مڑا اور بے محابا فائر کیا۔ گولی بوڑھے وکیل کے پیٹ میں لگی اور وہ پیٹ پکڑ کر آگے کی جانب جھکتا چلا گیا۔ ناتھن کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔ وہ پھر ہجوم کی جانب گھوما۔ پبلک ہراساں انداز میں ادھر ادھر کھسکنے لگی۔

اسی اثنا میں ناتھن پچاس گز دور نکل چکا تھا۔ پوائنٹر گالیاں دیتا ہوا اپنے شکار کی جانب لپکا۔

چوہے بلی کی دوڑ پھر شروع ہوگئی۔

☆☆☆

مائیکل پہلے دھماکے کو بیک فائر سمجھا۔ فوراً ہی گولی کے دوسرے دھماکے نے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ اس نے تازہ جائے واردات کا رخ کیا۔ ڈپٹی اسٹیڈ مین وہاں سے فاصلے پر تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اس کی ٹیلی اسکوپ نے سب سے پہلے مائیکل کا احاطہ کیا۔ جو وردی میں نہیں تھا۔ دوسری بار ٹیلی اسکوپ نے خستہ حال ناتھن کو ٹاؤن اسکوائر سے قریب ہوتے دیکھا۔ اسٹیڈ مین کے دل نے ایک دھڑکن مس کر دی۔ اس نے تیزی سے ٹیلی اسکوپ رائفل کے زاویے بدلے اور اجنبی پولیس آفیسر کو فوکس کر لیا۔ جس کی ایک آستین پھٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مہلک ہتھیار تھا اور وہ ناتھن سے قریب ہوتا جا رہا تھا۔

فیصلہ کن لمحہ آن پہنچا تھا۔ اس نے تیزی سے پوزیشن بدل کر رائفل سیدھی کی۔

☆☆☆

مائیکل کی نظر بیک وقت ناتھن اور پوائنٹر پر پڑی تھی۔ بڑی نازک صورت حال تھی۔ ناتھن کا حال برا تھا۔ اس کی قمیص خون آلود تھی۔ مسلح پوائنٹر کے چہرے پر وحشت برس رہی تھی۔ مائیکل نے صاف محسوس کیا کہ ناتھن کے قدموں میں جان نہیں رہی ہے۔ یا تو وہ گر جائے گا یا بے رحم قاتل کی گرفت میں پھنس جائے گا۔ مائیکل گن ہاتھ میں لیے سرعت سے راستہ بنا رہا تھا۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ بروقت ناتھن تک نہیں پہنچ سکے گا۔

☆☆☆

میڈیا نے مذکورہ کاؤنٹی میں بیشتر وسائل جھونک دیے تھے۔ ڈیزی نے پہلی بار اپنے پروگرام میں ٹی وی کا سہارا لیا تھا۔ ایکشن نیوز والوں نے ہیلی کاپٹر بھی بھیجا ہوا تھا۔ کاپٹر کے کیمرا مین کے پاس بڑے سائز کا ٹیلی فوٹو لینس تھا۔ ایکشن نیوز کی وجہ سے، ٹی وی سے لگے ناظرین ہولناک ڈرامے کا سنسنی خیز کلائمکس براہِ راست دیکھ رہے تھے۔

رکی ہیرس کے بعد متنازیہ ترین، مقبول کیس لاشوں سے پُر ہوتا جا رہا تھا۔ رکی ہیرس کے بعد، دو پولیس والے، پھر مارک بیلی... پھر برنی (کتا)، پھر بوڑھا وکیل (جس کی ہلاکت کنفرم نہیں ہوئی تھی) ایک خاتون زخمی تھی۔

آخری لاش ناتھن کی گرنی تھی یا پوائنٹر کی؟ پوائنٹر کو تو بہر حال مرنا ہی تھا۔ وہ خود بھی اس بات سے آگاہ تھا۔

ڈیزی پلکیں جھپکنا بھول گئی تھی۔ اسے خیال آیا کہ کاش وہ یہ سب نہ دیکھتی۔ مسلح قاتل لڑکھڑاتے ناتھن کے سر پر تھا۔

پوائنٹر نے اپنا بازو ناتھن کے گلے میں ڈال دیا۔ مائیکل اب بھی تیس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ اس نے دیکھا کہ ناتھن نڈھال ہے، اس کی آنکھوں میں دہشت نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔

مائیکل فاصلہ مزید کم ہوتے ہوئے چلایا۔ ''مسٹر! ہتھیار پھینک دو۔'' مائیکل نے اسے آفیسر کہہ کر مخاطب نہیں کیا تھا۔

پوائنٹر کو جھٹکا لگا۔ اس نے ناتھن کو ایک بار پھر زمین سے اٹھا کر اپنے سامنے کر لیا اور گھوما۔ ''پیچھے ہٹ جاؤ، ورنہ میں اس فتنے کا سر کھول دوں گا۔'' پوائنٹر کا میگنم، ناتھن کی کنپٹی سے لگا تھا۔

''میں کہیں نہیں جا رہا۔ بچے کو چھوڑ دو گے تو زندہ رہو گے۔ کوئی غلط حرکت کی تو مارے جاؤ گے۔ ہر طرف پولیس ہے۔'' مائیکل نے دونوں ہاتھوں سے گن کو تھاما ہوا تھا۔ نشانہ پوائنٹر کی کھوپڑی تھی۔ اس کی ٹانگیں شوٹنگ اسٹائل میں پھیلی ہوئی تھیں۔

لیکن وہ خوب جانتا تھا کہ وہ ناتھن کو ہٹ کیے بغیر پوائنٹر کو نشانہ نہیں بنا سکتا۔ یہ کام کوئی دوسرا بھی نہیں کر سکتا تھا۔ پوائنٹر کے لیے سودے بازی کے لیے آخری پتا ناتھن تھا جو صورتِ حال درپیش تھی، اس نے پوائنٹر کے بچنے کے امکانات بالکل ہی معدوم کر دیے تھے اور وہ بخوبی اس بات سے آگاہ تھا۔ لہٰذا اسے ناتھن کو ختم کرنا ہی تھا۔

☆☆☆

کمانڈو وین میں شیرف نے ہتھیلی پر مکا مارا۔ پھر مائیکروفون پر ''اسنائپر ون'' سے بات کرنے لگا۔

فاصلہ سوگز کے قریب تھا۔ رائفل کی سائٹ میں لڑکا اور قاتل بہت قریب تھے۔ مزید یہ کہ ٹارگٹ ساکن نہیں تھا۔

''شیرف... میرا ٹارگٹ کون ہے؟ بچہ یا...؟''

شیرف نے سکوت اختیار کیا، پھر بولا۔ ''پولیس مین۔''

☆☆☆

ناتھن کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پیر بے جان سے ہو گئے تھے۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے سامنے والے گن مین کو دیکھا۔ جو براؤن سوٹ اور نیلی شرٹ میں ملبوس تھا۔ اس کی آنکھوں میں نرمی کے ساتھ اداسی تھی تو یہ ہے لیوٹیننٹ مائیکل۔ ناتھن کو خیال آیا۔ اسے یاد آیا کہ جے ڈی سینٹر سے بھاگنے کے بعد اس نے جس گھر میں پناہ لی تھی' وہاں ٹی وی پر اس نے مائیکل کو دیکھا تھا۔ کیا مائیکل اسے بچالے گا؟

☆☆☆

''اسنائپر ون، ٹو کمانڈ، شاٹ ملتے ہی میں فائر کروں گا۔ اجازت چاہیے۔'' اسنیڈ مین نے نشانہ باندھا۔

''اجازت ہے۔''

اسنیڈ مین مسکرایا۔ اس کا وقت آن پہنچا تھا۔ آج اس کا بہترین شاٹ ایک مشکل ترین نشانہ تھا۔ وہ جس رینج سے نشانہ لینے جا رہا تھا' وہاں ہوا کے دباؤ میں معمولی ردوبدل کے باعث المیہ بھی جنم لے سکتا تھا۔ اسنیڈ مین نے انگوٹھے سے سیفٹی کو ہٹایا۔ گہری گہری سانسیں لے کر خود کو پُرسکون کیا۔ تمام تر توجہ مرکوز کر کے ٹیلی اسکوپ کی کراس لائن کو دیکھا۔ اس کی ایک آنکھ بند ہو گئی۔ اب وہ سکون سے مناسب موقع کا منتظر تھا۔ پوائنٹر کے سر کا معمولی حصہ نظر آ رہا تھا۔

پھر وہ موقع آ گیا۔ پوائنٹر نے مائیکل کے عقب میں ٹاور کو دیکھا۔ اگرچہ اتنی دور سے اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اس کا چہرہ ذرا دیر کے لیے واضح ہو گیا۔

پولیس فورس اور میڈیا کا ہجوم تھا۔ لگ رہا تھا کہ کسی فلم کی شوٹنگ ہو رہی ہے۔

اسنیڈ مین' اسنائپر ون تیار حالت میں تھا۔ موقع ملتے ہی اس نے سانس روک لی اور پوائنٹر کی دائیں ابرو کا نشانہ باندھ کر انگلی کا دباؤ بڑھا دیا۔ وہ ایک پرفیکٹ شاٹ تھا۔

پوائنٹر کی پیشانی سے خون کا فوارہ چھوٹا۔ وہ زمین پر گرنے سے قبل ہلاک ہو چکا تھا۔

ناتھن کے بدن کو بھی جھٹکا لگا اور وہ زمین پر جا گرا۔

اسے کچھ خبر نہ تھی کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے۔ بس یہ احساس تھا کہ وہ ابھی تک زندہ ہے اور قاتل مارا جا چکا ہے۔ معاً اس نے دیکھا کہ اچانک پولیس کی قطار اس کی جانب بڑھ رہی ہے۔

''نہیں، اب نہیں۔'' اس کا ذہن چیخا اور اس نے پوائنٹر کا میگنم اٹھا لیا۔ میگنم دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ چلایا۔ ''رک جاؤ، دور رہو مجھ سے۔''

پولیس کی قطار تھم گئی۔

مائیکل دونوں کے درمیان آ گیا۔ ''ناتھن! میں مائیکل ہوں۔'' وہ بولا۔

''یس سر۔''

''ہم نے فون پر بات کی تھی۔ ہم دوست ہیں۔''

''یس سر۔''

''معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ تمہاری زندگی کا نیا دور شروع ہونے جا رہا ہے۔ کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟''

''یس سر۔''

''تو پھر گن پھینک دو۔ سب کچھ بدل گیا ہے۔''

مائیکل کی آواز میں نرمی اور پیار تھا۔ وہ دھیرے دھیرے ناتھن کی سمت بڑھ رہا تھا۔ اپنی گن اس نے واپس جگہ پر رکھ دی تھی۔

ناتھن کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اس نے مائیکل کی دوستانہ آنکھوں میں دیکھا اور میگنم نیچے گرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ سائڈ واک پر بیٹھ گیا۔ مائیکل آہستہ روی سے چلتا ہوا اس کے برابر جا کر بیٹھ گیا۔

ناتھن رو رہا تھا۔ مائیکل نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ خود اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔ اسے لگا کہ وہ ناتھن نہیں بلکہ اپنے مرحوم بیٹے برائن کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اس نے کسی باپ ہی کی طرح محبت سے ناتھن کو اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔

''میرے بچے سب ٹھیک ہو گیا ہے۔'' مائیکل نے سرگوشی کی۔ ''اب تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

ٹی وی پر ان گنت لوگ یہ جذباتی منظر دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆

ڈیزی کے ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔ اس کا میک اپ خراب ہو چکا تھا۔ نظر اسکرین پر جمی تھی۔ ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

''میں تم سے ضرور ملوں گی۔'' وہ بڑبڑائی۔

◆●◆

جال

سں

جہاں بہتا لہو پانی اور زر کی
ہوشیاریاں اور تباہ کاریاں... جہاں بہتا لہو پانی اور زر کی
ہے...اول تا آخر خون... خوف... بے کنار تجسس اور پیہم کروٹ
و خم... ہرموڑ پر ایک نیا پیچ، سوال اوپر سوال، موڑ در موڑ
میں اندھے اور خونی کرداروں نے ایک ایسا جال بچھایا جس کی
یوں میں وہ زہرہ جمال و خوش خصال یوں گم ہوئی کہ سچ کی
ں نڈھال ہوگئی... درد و غم اور خون آشام چیرہ دستیوں نے اسے
ردیا... انتظار و اسرار کی جاں کنی کے اس جان لیوا کھیل میں اس کے
ات محتاجِ بیان رہی... اس کا پیار بھی تابِ غم آزماتا رہا... لیکن پندار
کو ٹھیس نہ پہنچائی۔ لہولہان لمحوں میں پروان چڑھتی خاموش
کی وہ پُراسرار داستان جہاں جواب کی امید میں ہر موڑ پر ایک نیا
ابھر آتا ہے... انٹرنیشنل بیسٹ سیلر گلین میڈ کی پُرتجسس تخلیق
م قدم پر سلجھتی اور الجھتی ہوئی الجھنوں میں قاری کو اپنے سحر
کڑ لیتی ہے...

مغرب کے خزانوں سے قارئین کے لیے نئے سال کا ایک پُرفسوں تحفہ

نیو یارک میں شب کے تین بج رہے تھے۔
میں جینیفر مارچ کی آنکھ کھل گئی۔ باہر طوفان
راں مہیب دیو کی طرح گرج رہا تھا۔ رہ رہ کر بجلی کی
اور خیرہ کن روشنی، بیرونی ماحول کے غضب میں
کر رہی تھی۔
جینیفر عرف جینی نے آنکھیں کھولیں۔ اس کا دل
وں کے پنجرے میں زخمی پرندے کی طرح پھڑپھڑا رہا
کوئی اور بھی اس کے قریب موجود تھا۔
جینی نے چادر ہٹا کر اٹھنا چاہا تو اسے کسی آدمی کی شبیہ
ائی دی۔ ''حرکت نہ کرو۔'' اسے حکم دیا گیا۔ تنبیہ کے
جود جینی نے عالمِ سراسیمگی میں بستر سے اترنے کی کوشش
۔ جواب میں اسے ایک اذیت ناک تھپڑ سہنا پڑا جس
نے اس کے رخسار میں چنگاریاں بھر دیں۔
''حرکت مت کرو۔'' سابقہ حکم کا اعادہ کیا گیا۔ آسمانی بجلی کی کڑک نے لمحہ بھر کے لیے کمرا روشن کر دیا اور گھر میں گھسنے والے نامعلوم اجنبی کا چہرہ نمایاں ہوگیا۔
چہرے کی جگہ کوئی چہرہ نہ تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا اسکائی ماسک چڑھایا ہوا تھا۔ ماسک میں آنکھوں کی جگہ رخنے تھے، جہاں سے سیاہ آنکھیں جھانک رہی تھیں۔ ہاتھ پر چرمی دستانہ تھا۔ دستانے کی گرفت میں قصائی کا چھرا...
آسمانی بجلی کے معدوم ہوتے ہی سیاہ پوش نے جینی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا۔ اس کی گرفت مضبوط تھی۔ اس نے احتیاط سے چھرا ایک طرف رکھ دیا۔
اس کے ہاتھ کے دباؤ کے زیرِ اثر جینی دوبارہ لیٹ



گئی۔ وہ خود بھی بستر پر آ گیا۔ جینی مچل رہی تھی۔ تاہم سیاہ پوش کے آگے اس کی مزاحمت بے سود تھی۔

"حرکت کی تو گلا کاٹ دوں گا۔" وہ پھنکارا۔ بعد ازاں اس نے جس قسم کی پیش قدمی کا آغاز کیا، اس نے اس کے عزائم واضح کر دیے۔ جینی کو لگا کہ وہ اپنی زندگی کا بھیانک ترین سپنا دیکھ رہی ہے۔

☆☆☆

ہاں وہ سپنا ہی تھا۔ ایک دلخراش چیخ کے ساتھ اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے تکیہ اٹھا کر سینے کے ساتھ بھینچ لیا۔ اس کا بدن لرز رہا تھا۔ اس بار وہ بھیانک خواب، حقیقت سے بہت قریب تھا۔ وہ فرطِ دہشت سے ہانپ رہی تھی۔

جینی نے تکیہ ہٹایا، چادر ایک طرف پھینکی اور سائڈ ٹیبل کا لیمپ روشن کر دیا۔ چند منٹ اسے خود کو سنبھالنے میں لگے پھر وہ اٹھ کر کھڑکی کے قریب آ گئی۔ طوفانِ باد و باراں ابھی بھی جاری تھا۔

نیویارک خوابیدہ تھا۔ وہ بیدار تھی، ہمیشہ کی طرح خواب طوفان کے دوران میں دکھائی دیا تھا اور حسبِ سابق جینی کو خوف و دہشت کی عمیق کھائی کے کنارے تک لے گیا تھا۔

وہ کچن میں آ گئی۔ سوئچ آن کیا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر گلاس بھر لیا۔ وہ پورا گلاس پی گئی۔ اعصاب کو سکون کا احساس ہوا۔ وہ گلاس لیے ہوئے واپس بستر تک آ گئی۔ یخ پانی کی وجہ سے گلاس اب تک ٹھنڈا تھا۔ سرد گلاس اس نے پیشانی سے لگا لیا۔

ڈیجیٹل کلاک پر سبز ہندسے 3:05 کی نشان دہی کر رہے تھے۔

وہ اپنے والدین کے خالی مکان سے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئی تھی۔ تاہم اس کا یہ اقدام پُراسرار خواب سے پیچھا چھڑانے کے لیے ناکام ثابت ہوا تھا۔

ایک ہی ہستی تھی جس سے رات کے اس پہر وہ رابطہ کر سکتی تھی۔ جینی نے فون اٹھا لیا۔ سات میل دور ایلمونٹ، لانگ آئی لینڈ میں فون کی گھنٹی نے شور مچانا شروع کیا۔ وقفے کے ساتھ ایک مردانہ خوابیدہ آواز نے جواب دیا۔ "ہیلو۔"

"میں ہوں۔" جینی نے محسوس کیا کہ اس کی آواز اب بھی مکمل طور پر نارمل نہیں ہوئی تھی۔

"جینی؟ کیا تم ٹھیک ہو؟ سب... سب کچھ ٹھیک تو ہے؟" مردانہ آواز کی خوابیدہ کیفیت یک لخت معدوم ہو گئی۔

"مارک میں معذرت خواہ ہوں۔ اس وقت تمہیں پریشان کیا۔ لیکن تمہارے سوا کوئی نہیں ہے، جسے میں کال کر سکتی۔"

"نہیں... نہیں... نہیں معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری کال سے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں۔"

"شکریہ لیکن میں نے تمہیں نیند سے اٹھا دیا۔"

"کوئی مسئلہ نہیں... تم ٹھیک تو ہو؟"

"ہاں، مارک میں نے پھر وہی خواب دیکھا ہے۔"

"اوہ، آئی سی... لیکن وہ صرف خواب ہے۔" مارک نے کہا۔

"مارک دو برس بیت گئے ہیں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ "خواب" ہر مرتبہ حقیقت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آج یوں معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے وہ میری خواب گاہ میں موجود ہو۔ دو برس بعد بھی یوں لگا جیسے کل کی بات ہو... میں والدین کو بہت مس کرتی ہوں۔ آبائی رہائش کو وائنڈ بدلنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔"

"میں سمجھتا ہوں ڈیئر... اس خوفناک حادثے کو آسانی سے بھلایا نہیں جا سکتا۔ تاہم پلیز، تم اس بات کو سمجھو کہ وہ شخص خوابوں سے نکل کر تم تک نہیں پہنچ سکتا۔ کبھی بھی نہیں، میرا یقین کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ اب تم آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو، میں تم سے زیادہ دور نہیں ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں وہاں آ سکتا ہوں۔" مارک نے جینی کی ڈھارس بندھائی۔

مارک سے بات کر کے جینی بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔

"گڈ نائٹ جینی، آرام کرو۔"

"گڈ نائٹ مارک، اینڈ تھینک یو۔"

"دوست کو شکریہ نہیں کہتے۔" وہ دھیرے سے ہنسا۔

"مجھے تم پر فخر ہے۔" جینی نے کہا۔

☆☆☆

JFK انٹرنیشنل ایئرپورٹ، نیویارک... نادیا دعا کر رہی تھی کہ اس کا کام جلد ختم ہو جائے۔ اسے محض چند منٹ گزارنے تھے، اگر اگلے چند منٹ خیریت سے نہ گزرے تو اس کا زندہ رہنا محال تھا۔ اس نے بے بی کو سینے سے لپٹا لیا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی دو سالہ بیٹی ٹمارا کا ہاتھ تھام لیا۔ ایئرپورٹ پُرشور اور پُرہجوم تھا اور نادیا خوف زدہ... اگرچہ اسے وہاں بھیجنے والوں نے اسے سب سمجھا دیا تھا۔

نادیا، نیلی آنکھوں والی معصوم صورت عورت تھی۔

اس کی عمر محض تیئس برس تھی۔ اسے منتخب کرنے والوں نے اس کی معصوم شکل کو خاص اہمیت دی تھی۔

ماسکو میں زندگی بہت تکلیف دہ تھی۔ نادیا کو خود سے زیادہ ٹمارا کے مستقبل کی فکر تھی اسی لیے اس نے بہتر زندگی اور اچھے مستقبل کے لیے یہ منصوبہ قبول کرلیا۔ اگرچہ ماسکو سے امریکا پہنچنے کے منصوبے میں چند خوفناک عنصر عیاں تھے جن کے انکشاف نے نادیا کو مجبور کر دیا کہ وہ خواب دیکھنا بند کردے۔ چنانچہ اس نے منصوبے کا حصہ بننے سے انکار کردیا۔ لیکن جو لوگ اسے گھیر چکے تھے، وہ اس کی طرح معصوم صورت تو کیا کردار کے اعتبار سے بھی بدشکل تھے۔ انہوں نے نادیا کی بیٹی ٹمارا کو قتل کرنے کی دھمکی دے کر اسے مجبور کردیا کہ وہ امریکا کے سفر کی تیاری کرے۔

سب معاملات ٹھیک چلتے رہے۔ اب صرف چند منٹ رہ گئے تھے۔ پھر وہ خطرات سے دور چلی جاتی۔

نادیا نے نیلے کمبل میں لپٹی ہوئی بے بی کو جھلایا۔ وہ امیگریشن آفس کے سر پر تھی۔ اگلا نمبر اس کا تھا۔ امیگریشن آفیسر نے اسے آگے آنے کا اشارہ کیا۔ آفیسر نے پاسپورٹ اور ٹکٹ کا جائزہ لیا۔ آفیسر بھی نرم خو لگ رہا تھا۔

''ڈرنے کی ضرورت نہیں۔'' نادیا نے خود کو سمجھایا۔

آفیسر نے دو سالہ بچی ٹمارا کی جانب مسکرا کر دیکھا۔ سرسری نظر بے بی پر ڈالی۔ پھر پاسپورٹ کے ایک صفحے پر مہر لگا کر ٹکٹ کے ساتھ نادیا کو واپس کردیا۔

''تھینک یو میم، نیویارک میں خوش آمدید۔'' آفیسر نے کہا۔ نادیا جواباً مسکرائی۔ چند مرحلے اب بھی باقی تھے۔

نادیا نے اپنا سوٹ کیس وصول کیا۔ لگیج ٹرالی کے لیے ادائیگی کی اور یو ایس کسٹم کاؤنٹر کی جانب چل پڑی۔ وہ ایک ہاتھ سے ٹرالی دھکیل رہی تھی۔ ٹمارا نے بھی ٹرالی کو تھام لیا۔

بیشتر مسافر آزادانہ گزرتے جارہے تھے۔ کسٹم آفیسرز خال خال ہی کسی کو روکتے تھے۔ ایک آفیسر نے نادیا پر نگاہ ڈالی۔ نادیا بچی کو جھلاتے ہوئے بڑبڑائی۔ ''سو جاؤ... الیکسی، سوجاؤ۔''

''میم یہ آپ کا سامان ہے؟'' کسٹم آفیسر نے ٹرالی پر ہاتھ رکھ دیا۔

نادیا کا دل بے قابو گھوڑے کی طرح اچھلا۔

''ڈا، مائی (میرا سامان ہے)۔'' نادیا نے جواب دیا۔

''پلیز اس طرف آجایئے۔''

نادیا نے آفیسر کے اشارے کے مطابق ٹرالی کے ساتھ حرکت کی۔ گھٹنوں سے نیچے اس کی ٹانگیں برفاب جیلی کی طرح ہوگئیں۔

آفیسر نے ٹرالی سے بریف کیس اٹھا کر دھاتی ڈیسک پر رکھ دیا۔ ''پلیز! آپ اسے کھولیں گی؟'' اس کی آواز میں کوئی تاثر نہ تھا۔

نادیا کے اعصاب بغاوت کرنے لگے۔ وہ گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بیگ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ اول تو اسے صحیح چابی تلاش کرنے میں ہی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر وہ لاک سے الجھنے لگی۔ بچی کو اس نے اب بھی گود میں سنبھالا ہوا تھا۔

''میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔'' آفیسر نے شائستگی سے کہا۔

اس نے بیگ کھولا اور اس کے مشمولات کو ٹٹولنے لگا۔ عام سے کپڑوں کے نیچے ایک باکس تھا جس پر گفٹ پیپر چسپاں تھا۔ آفیسر نے اسے اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ بیگ کی تلاشی مکمل کرنے کے بعد وہ ڈبے کی جانب متوجہ ہوگیا۔

''میم! اس کے اندر کیا ہے؟'' اس نے ڈبا ہلایا۔

''تحفہ، میری کزن کے لیے۔ اسکارف ہے۔'' نادیا نے جواب دیا۔

آفیسر نے دلچسپی سے نادیا کے چہرے کا جائزہ لیا۔

''آپ کون سی فلائٹ سے آئی ہیں؟''

''فلائٹ فرام ماسکو۔'' اس نے پھر بچی کو جھلانا شروع کردیا۔ درحقیقت وہ اس عمل کے ذریعے اپنے اضطراب کو چھپانے کی کوشش کررہی تھی۔

آفیسر کی پیشانی پر مبہم لکیر نمودار ہوئی۔ ''کیا آپ کی بچی ٹھیک ہے؟''

''یہ ایک طویل سفر تھا۔ میرا نہیں خیال کہ وہ مکمل آرام دہ حالت میں ہے۔'' نادیا نے کہا۔

آفیسر دوبارہ ہاتھ میں موجود ڈبے کی جانب متوجہ ہوا۔ ''پلیز آپ کو ناگوار نہ گزرے تو ادھر آفس میں آجائیں۔'' اس نے ٹرالی کا رخ موڑا۔ دوسرے کسٹم آفیسر نے دروازہ کھولا۔ وہ ایک خوش شکل سیاہ بالوں والی عورت تھی۔

آدمی نے ڈبا میز پر رکھ دیا۔ اس کی ساتھی آفیسر میز کے ایک طرف کھڑی ہوگئی۔

''میں اس ڈبے کو کھولنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو؟'' مرد آفیسر نے عندیہ دیا۔

نادیا نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ بدن کی لرزش پر قابو

کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
خاتون آفیسر کی نظر بھی ڈبے پر تھی۔ مرد نے گفٹ پیپر کو نزاکت سے الگ کر کے ڈبا کھول دیا۔ اندر ایک عام سا نائلون اسکارف موجود تھا۔ اسکارف کی موجودگی آفیسر کی توقعات کے برخلاف تھی۔ اس کے چہرے پر بدمزگی کے تاثرات دکھائی دیے۔
''آپ کا پاسپورٹ دیکھ سکتا ہوں؟'' اس نے نادیا سے سوال کیا۔ نادیا نے پاسپورٹ اس کے حوالے کر دیا۔ آفیسر نے پاسپورٹ کے صفحات کو پلٹتے ہوئے سوال کیا۔
''یہ بچے آپ کے ہیں؟''
''ہاں۔''
''بچی کی عمر؟''
''تین ہفتے۔''
''میم، میں معذرت خواہ ہوں۔'' وہ پاسپورٹ واپس کرنے کے لیے میز کے عقب سے نکلا۔ پاسپورٹ واپس کرتے وقت اس کی نگاہ بچی پر پڑی۔ وہ نیلگوں کاٹن بلینکٹ میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرے پر سکون کی گہری تہ تھی۔ آفیسر لمحہ بھر کے لیے ہچکچایا، معاً کسی اندرونی تحریک کے زیر اثر اس نے بچی کے رخسار کو چھوا۔ پھر وہ بری طرح چونک اٹھا۔ اس نے نادیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ آفیسر کی آنکھیں جو کچھ بول رہی تھیں، وہ نادیا پہلے سے جانتی تھی۔
''میڈم آپ کی بے بی زندہ نہیں ہے۔''
☆☆☆
سارجنٹ، مارک رائن موجود ہے؟'' جینی نے ڈیسک سارجنٹ سے استفسار کیا۔
سارجنٹ نے نگاہ اٹھائی۔ ''مس جینیفر آخری بار میں نے ان کو آفس کی جانب جاتے دیکھا تھا۔''
جینی شکریہ ادا کر کے مارک کے آفس کی جانب چل پڑی۔
''کم اِن۔'' دستک کے جواب میں ایک مردانہ آواز آئی۔
جینی نے اندر قدم رکھا۔ اندر موجود آفیسر سادہ لباس میں تھا۔ وہ ایک وجیہہ شخص تھا۔ عمر تیس، چالیس کے درمیان تھی۔ آنکھوں کی رنگت سبزی مائل اور بال سیاہ تھے۔
''ہیلو جینی۔'' مارک خوش دلی سے مسکرایا اور ڈیسک کے گرد گھوم کر جینی کے قریب آ گیا اور اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیا۔

''بہت شائستگی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔'' جینی نے اپنا چرمی بیگ میز پر رکھ دیا۔
''خادم ہوں۔'' مارک کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔
''رات فون پر تو کہہ رہے تھے کہ دوست ہوں۔''
''آخر وکیل ہو نا۔'' مارک دھیرے سے ہنسا، بائی دی وے، یہاں کیسے؟ کوئی خاص بات یا مجھ سے ملنے کو دل کر رہا تھا؟''
''بڑی خوش فہمی ہے۔'' جینی کی آواز میں شرارت تھی۔
''چلو کچھ کم کر لو۔'' مارک نے پیشکش کی۔
جینی کی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔
''ہائے۔'' مارک نے سینے پر بائیں جانب ہاتھ رکھا۔ ''ہنستی ہو یا دل لیے جاتی ہو۔''
''بس بہت ہو گیا۔'' جینی نے ہاتھ اٹھایا۔ ''نامراد عاشق کی اداکاری ختم کرو۔'' وہ سنجیدہ ہو گئی۔
''اول تو تم پر یہ موڈ طاری نہیں ہوتا، اور ہوتا ہے تو تم چند منٹ میں ختم کر دیتی ہو۔'' مارک نے شکوہ کیا۔ ''خیر اصل بات بتاؤ۔''
''نادیا فی ڈووکیس۔''
''آئی سی... تو تم اس کی وکالت کرو گی؟''
''فیڈرل ڈیفنڈر ڈویژن (FDD) اسی کام کی مجھے ادائیگی کرتا ہے۔'' جینی نے جواب دیا۔ ''میں نادیا سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اسے ملنے سے پیشتر تمہاری معلومات سے استفادہ کرنا ہے۔''
''کیوں نہیں، خادم ہوں۔'' اس نے فرمانبرداری کہا۔ ''جب کسٹم نے اسے گرفتار کیا تو میں JFK کی ٹاسک فورس میں قریب ہی تھا۔ نادیا، ایروفلوٹ کے ذریعے ماسکو سے پہنچی تھی۔ اس کی گود میں تین ہفتے کا بچہ تھا۔ مردہ بچہ... بچے کے پیٹ کو کاٹ کر دوبارہ بند کر دیا گیا تھا۔ اندر خالص ہیروئن تھی... پانچ پونڈ۔''
جینی کی گلابی رنگت میں زردی ابھر آئی۔
''تم ٹھیک تو ہو۔'' مارک کی آواز میں تشویش تھی۔
''ہاں، تم بولتے رہو۔''
''خادم...'' ادھورا جواب آیا۔ ''رپورٹ کے مطابق بچے کو مرے ہوئے سولہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نادیا نے ماسکو چھوڑا تو بچے نے آخری

سانس تقریباً دو گھنٹے قبل لی تھی۔'' مارک نے رک کر غور سے جینی کو دیکھا۔

''پانی یا کچھ اور؟'' مارک نے سوالیہ انداز اختیار کیا۔

''نہیں، میں ٹھیک ہوں۔'' جینی کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''بچے کو قتل کیا گیا تھا؟''

''میڈیکل ایگزامنر کو شک ہے کہ موت طبعی تھی... لیکن مکمل رپورٹ ابھی موصول نہیں ہوئی۔''

شقاوت اور بے رحمی کی سرسری داستان نے جینی کی طبیعت پر منفی اثر ڈالا تھا۔ تاہم اس نے اگلا سوال نادیا کے بارے میں کیا۔

''عمر تیئس برس ہے اور روسی شہریت۔'' مارک نے بتایا۔ ''پاسپورٹ، اور یو، ایس ویزا دونوں جعلی تھے۔ تاہم یہ پیشہ ورانہ مہارت کا نمونہ تھے۔''

''بچہ، نادیا کا تھا؟''

''نادیا کا کہنا تھا کہ بچہ اس کے حوالے ایک جوڑے نے ماسکو ائرپورٹ پر کیا تھا۔ وہ مذکورہ جوڑے سے پہلے کبھی نہیں ملی۔ ٹمارا نام کی کم سن لڑکی، نادیا کی حقیقی بیٹی ہے... ٹمارا کی دیکھ بھال اس وقت ویلفیئر آفس کے سپرد ہے۔''

''وہ کس حال میں ہے؟'' جینی نے سوال کیا۔

''لڑکی؟''

''دونوں۔''

''ٹمارا الجھن کا شکار ہے اور ماں کے پاس جانا چاہتی ہے جبکہ نادیا خوف زدہ اور نڈھال ہے۔ وہ جانتی ہے کہ وہ طویل عرصے کے لیے پھنس گئی ہے۔ درحقیقت اسے استعمال کیا گیا ہے۔''

''رقم؟''

''ہاں، اسے دس ہزار ڈالرز کی آفر تھی۔ تاہم وہ ماسکو سے بھی نکلنا چاہتی تھی۔''

''اور کچھ؟''

مارک نے شانے اچکائے۔ ''کچھ خاص نہیں۔ وہ بمشکل بات کے لیے آمادہ ہوئی ہے اور وکیل کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ کسی بات سے سخت ڈری ہوئی ہے۔ میرا تجربہ کہتا ہے کہ اسے اس کام کے لیے مجبور کیا گیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ ماسکو سے نکلنا چاہتی تھی لیکن ایسی کسی بات کو کھولنے سے وہ خوف زدہ ہے۔''

''مارک، آگے کیا نظر آرہا ہے؟''

''جینی، کیونکہ نادیا یو ایس شہری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی ضمانت تو ہوگی نہیں۔ ہم درحقیقت فیڈرل کرائم کی بات کررہے ہیں۔ جعلی پاسپورٹ، جعلی ویزا اور لاش کے ذریعے خالص ہیروئن کی اسمگلنگ وغیرہ... میرے اندازے کے مطابق نادیا کو دس برس کے لیے اندر جانا پڑے گا۔ وہ بھی اگر اس کی قسمت ساتھ دے گئی۔ درحقیقت نادیا کھائی میں گرنے جارہی ہے... اگر وہ حقائق بیان کردے تو شاید کچھ رعایت مل جائے۔'' مارک نے تبصرہ کیا۔

''اس کی بیٹی؟''

''اسے ماسکو اس کے رشتے داروں کے پاس بھیج دیا جائے گا... اگر کوئی رشتے دار ہوا؟''

جینی کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولی۔ ''نادیا انگریزی جانتی ہے؟''

''بخوبی، تم بہ آسانی اس کے ساتھ بات کرسکتی ہو۔'' مارک نے جواب دیا۔

''شکریہ مارک۔'' جینی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''خادم ہوں۔'' مارک نے سینے پر ہاتھ رکھا۔

جینی اسے گھور کر رہ گئی۔

☆☆☆

انٹرویو روم میں جینی نے نادیا سے ہاتھ ملاتے ہوئے تعارف کرایا۔ ''میرا نام جینیفر مارچ ہے۔ مجھے تمہاری وکالت کے لیے متعین کیا گیا ہے۔''

نادیا بکھری ہوئی لگ رہی تھی۔ ہاتھ ملاتے ہوئے اس کی کپکپاہٹ عیاں تھی۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' جینی نے نرمی سے سوال کیا۔

نادیا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ''میری بیٹی؟'' وہ اتنا ہی کہہ سکی۔

''ٹمارا سے تمہیں بعد میں ملواؤں گی۔ پہلے ہم کچھ گفتگو کرلیں۔ تم بیٹھ جاؤ۔''

''میں تمہیں ادائیگی نہیں کرسکتی۔'' نادیا نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ سرکار کا مسئلہ ہے، تمہارا نہیں۔''

نادیا نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تم سمجھ رہی ہو نا کہ تمہارے اوپر نہایت سنگین الزامات عائد ہیں؟''

''ہاں۔'' نادیا نے جواب دیا۔

جینی نے چند بنیادی سوالات پوچھنے کے بعد کہا۔

''کیا تم آغاز سے سب کچھ بتانا پسند کروگی؟''

نادیا نے آنکھوں کو صاف کر کے بولنا شروع کیا۔ شروع میں اس کی آواز کھوئی کھوئی تھی۔ بعدازاں وہ کسی حد تک نارمل ہوگئی۔

''میں، ماسکو کے نائٹ کلب میں کام کرتی تھی۔میرے پاس معاشیات کی ڈگری تھی۔ تاہم وہاں زندگی کڑی آزمائش کی طرح ہے۔کلب کے سوا میں کوئی اور کام حاصل نہ کرسکی۔ وہاں اکثر دو افراد آتے تھے۔میں ہر مرتبہ ان کی دلچسپی کو محسوس کرتی۔ ایک روز ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا۔

''کیا تم دس ہزار ڈالرز کمانا پسند کرو گی؟'' اس نے مجھ سے سوال کیا۔ ظاہر ہے کہ میرا سوال تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ کوئی چیز مجھے امریکا پہنچانی ہے... مجھے امریکا کے جعلی ویزے کے ساتھ پاسپورٹ بھی دیا جائے گا۔لیکن دونوں چیزیں بمطابق اصل ہوں گی۔ ''تمارا'' بھی میرے ساتھ ہوگی۔ دس ہزار ڈالرز ایک معقول رقم تھی، مستزاد یہ کہ میں ماسکو سے بھی نکل جاتی۔ میری دلچسپی فطری تھی۔تاہم یہ سوال ناگزیر تھا کہ مجھے کیا لے کر جانا ہے؟

چند روز بعد بتایا گیا کہ مجھے ایک مردہ بچہ ساتھ لے جانا ہے۔'' نادیا کی آواز لڑکھڑا گئی۔ ایک بار پھر اس کے آنسو جاری ہوگئے۔ ''اس معصوم کے پیٹ میں ڈرگ رکھی گئی تھی۔'' نادیا سسک اٹھی۔

جینی خاموش رہی۔

کچھ دیر بعد نادیا نے سلسلۂ کلام پھر سے جوڑا۔

''میں نے صاف انکار کردیا۔ان دونوں نے مجھے زدوکوب کیا اور تمارا کو قتل کرنے کی دھمکی دی... میں مجبور ہوگئی۔''

''نیویارک پہنچنے پر تمہیں بچے کے ساتھ کیا کرنا تھا؟''

''یہاں ان کا کارندہ موجود ہوتا، جو بچہ لے کر دس ہزار ڈالرز مجھے ادا کردیتا۔لیکن ائرپورٹ سے نکلنے سے چند منٹ پیشتر اتفاقاً راز فاش ہوگیا۔'' وہ پھر آبدیدہ ہوگئی۔

''JFK پر تم کسٹم کو خود اطلاع دے سکتی تھیں؟''

''وہ اتنے کچے نہیں تھے۔انہوں نے مجھے پہلے ہی دھمکادیا تھا کہ اگر میں ان کے اشاروں کے برخلاف چلی تو وہ میری بیٹی کو ماردیں گے۔''

''ان کا نام کیا تھا؟''

''میں نہیں جانتی۔ اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو میں بتا نہیں سکتی تھی، ان کا کہنا تھا کہ وہ مجھے قید کے دوران میں بھی ہلاک کرسکتے ہیں اور ساتھ ہی ''تمارا'' کو بھی... کیا میں اپنی بیٹی کو دوبارہ دیکھ سکوں گی؟'' نادیا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر گریہ کناں تھی۔

جینی گھوم کر میز کے دوسری طرف پہنچی اور نادیا کے لرزیدہ شانے کو تھپکنے لگی۔

☆☆☆

مارک رائن کوریڈور میں جینی کا منتظر تھا۔

''کیا رہا؟''

''وہ استعمال ہوگئی، وہ مجبور تھی۔''

''مجبوروں اور بے کسوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔'' مارک نے جینی کی آنکھوں میں دیکھا۔اس کی آنکھوں کے گوشے سرخ ہورہے تھے۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں، میں مردہ بچے کے خیالات سے پیچھا نہیں چھڑا پارہی اور نادیا کی بیٹی۔ کیا وہ دونوں دوبارہ مل سکیں گے؟'' جینی نے کہا۔

مارک نے اپنا ہاتھ جینی کے بازو پر رکھ دیا۔ ''میں دیکھوں گا کہ میں اس سلسلے میں کیا کرسکتا ہوں۔''

''شکریہ مارک۔''

''نو... خادم...'' مارک بولتے بولتے رک گیا۔

جینی بسورنے لگی۔

''سوری یار، دوست خادم بھی تو ہوتا ہے شاید؟ یا نہیں؟''

''پتا نہیں۔'' جینی نے کہا۔ ''بابی کا کیا حال ہے؟''

''فائن۔''

''مہینے سے اوپر ہوگیا۔اس مرتبہ ''کلاڈویل'' میں اسے دیکھنے نہیں جاسکی... مجھے وہاں جانا چاہیے۔''

''بابی خوش ہوگا۔'' مارک بولا۔

پھر مارک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ''میرے خیال میں یہ اچھا وقت نہیں ہے پوچھنے کا لیکن کیا اس ہفتے تم ڈنر کے لیے چلو گی؟''

''مارک! میں دل سے معذرت خواہ ہوں۔اس ہفتے بہت مشکل ہے۔ کسی اور وقت سہی۔کیا خیال ہے؟''

''کیوں نہیں۔ جب تم بہتر سمجھو۔'' مارک خوش دلی کے ساتھ مسکرایا۔ ''ہم تو...''

''خادم ہیں۔'' جینی نے ہنستے ہوئے فقرہ مکمل کردیا۔

☆☆☆

جینی، خواتین کے ریسٹ روم میں چلی گئی اور خود کو

نارمل کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئی۔ شقی القلب، شیطان صفت لوگ کتنی آسانی سے معصوم لوگوں کو تباہ کردیتے ہیں۔ ان کی جان لے لیتے ہیں۔

جینی کا پیشہ ایسا تھا کہ اسے عجیب کہانیوں سے واسطہ رہتا تھا۔ لیکن بعض ایسی ہوتی تھیں کہ اس کی روح کانپ جاتی تھی۔ بے اختیار اسے خود اپنے ساتھ، چند برس قبل پیش آنے والا ہولناک حادثہ یاد آجاتا۔

اس نے واش روم میں جاکر چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔ اپنی نیلگوں آنکھوں میں جھانکا۔ ماں کے بعد وہ خود کو تنہا محسوس کرنے لگی تھی۔ اس کی سوشل لائف اتنی محدود نہیں تھی۔ وہ جم بھی اٹینڈ کرتی تھی۔ خاصی جان پہچان تھی لیکن اس کے حقیقی دوست بہت کم تھے۔ ماں کی موت کے بعد اس نے خود پر ایک خول چڑھا لیا تھا جس میں کوئی جھری کم ہی نمودار ہوتی تھی۔ سنجیدگی کے خول میں کریک عموماً مارک رائن کی رفاقت میں ظاہر ہوتے تھے۔

مارک سے اس کی جان پہچان بچپن سے تھی۔ اس وقت دونوں بہت چھوٹے تھے۔ اس نے تعلیم کے لیے قانون کا انتخاب کیا اور مارک نیویارک پولیس ڈیپارٹ کے سراغ رسانوں میں شامل ہوگیا۔

جینی اکتیس برس کی ہونے کے باوجود ابھی تک کسی بھی قسم کے افیئر سے دور تھی۔ مارک کے ساتھ اس کی دوستی مثالی تھی۔ تاہم اس رشتے میں رومان کی جھلک غیر واضح تھی۔ اگرچہ دونوں مہینے میں کم از کم ایک بار ڈنر ساتھ کرتے تھے اور شاید ہی کوئی ہفتہ ایسا گزرتا ہو جب وہ فون پر بات نہ کرتے ہوں۔ تاہم اس کے علاوہ قربت کا کوئی اور عنصر مفقود تھا۔ لہٰذا وہ اب تک اچھے دوستوں کی طرح ہی ایک دوسرے کی سنگت میں خوش تھے۔

شاید کہیں دور قلب کی گہرائیوں میں دونوں ہی کے دلوں میں پسندیدگی کی کوئی خفیف لہر ہلکورے لیتی ہو۔

دو سال قبل سنجیدگی کا خول جینی کی ذات کے گرد مزید دبازت اختیار کر گیا تھا۔ وہ اپنے اندرونی مسائل سے آگاہ تھی۔ یہ اس رات کا خوفناک صدمہ تھا۔ ٹراما تھا، شاک تھا۔

جب اس کی ماں نے غیر فطری انداز میں دنیا کو خیرباد کہا تھا۔

کھلی دوپہر میں لانگ آئی لینڈ کی آخری آرام گاہ میں مخصوص جگہ پر جینی نے فورڈ کو پارک کیا۔ آج اس کی ماں کی برسی تھی۔ وہ گلاب کے پھول لے کر گاڑی سے اتری۔

کچھ دیر بعد وہ ماں کی قبر پر تھی۔

سفید ماربل کی تختی پر لکھا تھا۔

''پال مارچ کی محبوب بیوی اینا مارچ کی نہ بھولنے والی پیار بھری یادوں کے نام''

ماں کی موت کے بعد وہ بھیانک منظر خواب بن کر اس کے لاشعور میں بیٹھ گیا تھا۔ اس رات بھی تند و تیز طوفان باد و باراں نے فضا کو تہ و بالا کیا ہوا تھا۔ دو سال میں جب بھی کوئی طوفان آیا، اس ڈراؤنے خواب نے جینی کی پُرسکون نیند میں خوف و دہشت کے رنگ بھر دیے۔ دو سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب اس خواب نے اس کے شعور کی سطح کو نہ چھیڑا ہو۔ اگرچہ خوابیدہ حالت میں خواب صرف طوفانی راتوں میں ہی دکھائی دیتا تھا۔

ماں جان سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی اور باپ پُراسرار طور پر غائب تھا۔ وہ کیونکر بھول سکتی تھی۔ سفید سنگی کتبے کے اندر بہت کچھ پوشیدہ تھا لیکن وہ کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ سنگ و آہن نہیں بولتے، نہ گور کے مکیں کچھ بتانے کے قابل ہوتے ہیں۔

حالانکہ دو برس قبل کے ماضی میں فسانۂ اسرار نہاں تھا۔

جینی کی نیلی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ اس نے گلاب قبر پر رکھ دیے۔

☆☆☆

پال مارچ، دراز قامت اور ہینڈسم سرمایہ دار بینکر تھا۔

جینی نے ابتدائی چند برسوں میں باپ کو بہت کم دیکھا تھا۔ پال اکثر سفر میں رہتا۔ پیرس، لندن، زیورچ، روم وغیرہ۔ وہ کاروبار میں الجھا تھا اور جینی شدت سے باپ کی کمی محسوس کرتی۔ البتہ پال جب بھی کسی نئے ملک میں قدم رکھتا، نئی جگہ سے بیٹی کو کارڈ ضرور بھیجتا تھا۔

پھر وہ دن آتا جب پال گھر واپس آتا۔ دونوں باپ بیٹی خوب انجوائے کرتے۔ وہ مختلف ملکوں سے جینی کے لیے نت نئے تحفے لاتا۔ باپ کی آغوش میں وہ ہمیشہ خود کو انتہائی محفوظ خیال کرتی۔

جینی جب بارہ برس کی ہوئی تو پال نیویارک میں ایک پرائیویٹ انویسٹمنٹ بینک سے منسلک ہوگیا۔ یہ ادارہ ''پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز'' تھا۔

جب وہ تیرہ برس کی ہوئی تو اس کے بھائی رابرٹ نے جنم لیا۔ حسبِ روایت والدین کی محبت تقسیم ہوگئی۔ سب رابرٹ کو پیار سے بابی کہتے تھے۔ محبت کی تقسیم نے جینی پر کوئی منفی اثر نہیں ڈالا۔ وہ بھی بابی سے محبت کرتی تھی۔ بابی ایک ہنس مکھ اور ذہین بچہ تھا۔ جینی کو جیسے جیتا جاگتا ایک کھلونا مل گیا۔

جینی جوں جوں بڑی ہو رہی تھی، اس کا شعور بھی پختہ

ہو رہا تھا۔ اسے احساس ہونے لگا تھا کہ مارچ فیملی متعدد اہم چیزوں سے محروم ہے۔ ان کے گھر میں کوئی ایسی تصویر نہیں تھی جو پال مارچ کے ماضی کی عکاس ہو۔ جبکہ جینی کی ماں کے معاملے میں ایسا نہیں تھا۔ جینی کی ماں کے والدین، آنٹی، انکل، کزنز... سب ہی تھے اور ان کی آپس میں ملاقاتیں بھی ہوتی تھیں۔ جبکہ باپ کا معاملہ قطعی متضاد تھا۔ نہ والدین، نہ کوئی رشتے دار۔

جینی کے باپ نے اس موضوع پر کبھی کوئی بات نہیں کی۔ حتیٰ کہ وہ اپنے کام کے بارے میں نہایت کم بولتا تھا۔ جینی کو احساس ہوتا کہ جیسے اس کے باپ کا کوئی ماضی نہیں ہے۔

وہ اس وقت چودہ برس کی تھی۔ جب اس کا باپ ایک بزنس ٹرپ پر گیا ہوا تھا۔ ماں بھی غیر حاضر تھی۔ جینی تنہائی میں بوریت محسوس کر رہی تھی۔ گھر پر تنہائی کے مواقع شاذ ہی آتے تھے۔

وہ یہاں وہاں بھٹکتی پھر رہی تھی۔ غیر ارادی طور پر وہ چوبی سیلنگ کی سیڑھی نیچے کر کے اوپر چڑھ گئی۔ کھڑکی کے چوکور تختے کی چٹخنی کھول کر وہ بالائی چھت اور سیلنگ کے درمیانی خلا میں آ گئی۔ یہ جگہ دوچھتی کی طرح تھی۔ وہ پہلی بار اس دوچھتی نما جگہ پر آئی تھی۔ کونے میں اسے ایک وزنی ٹرنک دکھائی دیا۔ ٹرنک میں ایک قفل جھول رہا تھا۔ معاً اس کے تجسس نے انگڑائی لی۔ لیکن قفل کھولے بغیر وہ ٹرنک کا جائزہ نہیں لے سکتی تھی۔ اسے یاد آیا کہ باپ کی اسٹڈی میں ایک چابیوں کا گچھا جھول رہا ہے۔

اس نے واپسی کی راہ اختیار کی اور تھوڑی دیر میں چابیوں کے ساتھ واپس آ گئی۔ ٹرنک کا جائزہ لینے کے بعد اس نے یکے بعد دیگرے چابیاں آزمانا شروع کیں۔ بالآخر ایک چابی نے قفل کھول دیا۔

اتنے بڑے ٹرنک میں ایک فائل کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اسے خیال آیا کہ کاروباری کاغذات ہوں گے۔ تاہم جب اس نے فائل کی ورق گردانی شروع کی تو پتا چلا کہ فائل میں موجود کاغذات کا معاملہ قطعی مختلف نوعیت کا ہے۔

کاغذات تو صحیح طرح اس کے پلّے نہیں پڑے لیکن چند تصاویر نے اس کے اوسان خطا کر دیے تھے۔

☆☆☆

چند برس بعد جینی کو ادراک ہوا کہ فائل میں قانونی نوعیت کے کاغذات تھے۔ وہ مختلف افراد کی جانب سے پولیس کو دیے گئے اعترافات تھے جو ایک ہی آدمی کے خلاف تھے۔ اس آدمی کا نام تھا جوزف ڈیلگاڈو (DELGADO)

”جوزف ڈیلگاڈو چور ہے۔ اس نے میری کمپنی کو لوٹا۔

”جوزف ڈیلگاڈو قاتل ہے۔ اپنے جرائم کی وجہ سے وہ خود بھی اسی طرح مارا جائے گا۔

”جوزف ڈیلگاڈو ایک خطرناک مجرم ہے اور اسے تاحیات سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے۔“

جینی کو یاد تھا کہ اس روز فائل میں اس نے بلیک اینڈ وائٹ کرائم سین فوٹو بھی دیکھے تھے۔ ایک مردہ آدمی جس کے سینے میں چاقو پیوست تھا۔ چودہ برس کی کمسن بچی کے لیے یہ ایک بھیانک عکس تھا۔ مزید کاغذات دیکھنے کی اس میں سکت نہ تھی۔ چنانچہ اس نے کاغذات سمیٹ کر فائل میں رکھنے شروع کیے تا کہ فائل کو واپس ٹرنک میں رکھ دے۔ اسی وقت اس کی نگاہ ایک اور تصویر پر پڑی۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ تصویر کو گھور رہی تھی۔ وہ جس آدمی کا فوٹو تھا، اس نے قیدیوں کا مخصوص لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ کسی نے سیاہ بال پوائنٹ سے نیچے قیدی کا نام لکھ دیا تھا۔ قیدی اس وقت جوان العمر تھا۔ نام، جوزف ڈیلگاڈو۔

تاہم بلاشبہ وہ اس کے باپ، پال کی تصویر تھی۔

☆☆☆

یہ ایک ناقابلِ یقین انکشاف تھا جس نے جینی کو مفلوج کر دیا۔ اس کا باپ بدی کی علامت نہیں تھا۔ وہ ایک اچھا آدمی تھا۔ اچھا باپ تھا۔ اس کا ناپختہ ذہن شدید الجھن کا شکار ہو گیا۔ کبھی اسے شک ہوتا کہ مشابہت بہت زیادہ تھی۔ تصویر کسی اور کی تھی۔

پال وزٹ سے واپس آیا تو جینی نے ”جوزف ڈیلگاڈو“ کے بارے میں استفسار کیا۔ جینی کی توقعات کے برخلاف پال کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

”تم... تم کو یہ نام کیسے معلوم ہوا؟“

جینی نے سادگی سے دوچھتی میں جانے کا ذکر کر دیا۔ اگلے ہی لمحے زندگی میں پہلی بار جینی کو طمانچے کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ وہ سن ہو کر رہ گئی۔ پال کی آنکھوں میں غیظ و غضب کے ساتھ نامعلوم خوف بھی جھلک رہا تھا۔ وہ جینی کو گھورتا رہا پھر کمرے سے نکل گیا۔ جینی کی آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں جاری تھا۔ اس کی ماں اسے آغوش میں سمیٹے پیار کر رہی تھی۔

”ماما... ڈیڈی کیوں ناراض ہو گئے؟ انہوں نے مجھے کیوں مارا؟“ جینی سسک رہی تھی۔

''بیٹا! تمہیں ڈیڈی کے ذاتی معاملات میں نہیں جانا چاہیے۔ تمہیں ان کی اسٹڈی سے چابی نہیں لینی چاہیے تھی۔''

☆☆☆

جینی اب بیس برس کی ہوچکی تھی۔ وہ ایک بار پھر دو چھتی میں جا پہنچی۔ پال، پرائم انٹرنیشنل میں ترقی کر کے وائس پریزیڈنٹ بن چکا تھا۔ اس کی ذمے داریاں بڑھ گئی تھیں اور وہ ہمیشہ سے زیادہ کمارہا تھا۔ فیملی سے اس کے فاصلے بڑھ گئے تھے، اس کے مزاج میں بھی تبدیلی آئی تھی۔ وہ کافی موڈی ہوچکا تھا۔

پہلے جینی کو معمولی شک گزرا تھا کہ شاید اسے وہم ہوا ہے۔ تاہم اتنے برس بعد وہ پوری طرح باشعور ہوچکی تھی۔ اس نے بغور جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر کا جائزہ لیا۔ وہ اس کے باپ کی ہی تصویر تھی۔ وہ خاموشی سے واپس آگئی۔ اس مرتبہ جینی نے باپ سے تذکرہ کرنے کی حماقت نہیں کی تھی۔

جینی مستقل بے چینی کا شکار رہنے لگی تھی۔ ایک روز وہ باپ کی اسٹڈی کے پاس سے گزر رہی تھی۔ اس کی نگاہ پڑی، باپ سر دونوں ہاتھوں میں لے کر بیٹھا تھا۔ جینی اندر چلی گئی۔ پال شاید کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ میز پر ایک دھاتی سیکیورٹی باکس کھلا پڑا تھا، باکس خالی تھا۔ لیکن اس کے قریب زرد رنگ کا لیگل نوٹ پیڈ رکھا تھا۔ پیڈ کے ساتھ ایک فلاپی ڈسک رکھی تھی۔

پیڈ پر ''اسپائڈر ویب'' لکھا تھا۔ پال کی ہینڈ رائٹنگ میں چند پیراگراف بھی تحریر تھے۔ پال میز سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا دفعتاً اسے وہاں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ مراقبے جیسی کیفیت سے باہر آگیا اور جھپٹنے والے انداز میں میز کی جانب آیا۔

''کیا تم میرے کاغذات پڑھ رہی تھیں؟''

''نہیں، میں اس طرف سے گزر رہی تھی۔ مجھے یوں لگا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ لہٰذا میں اندر آگئی۔'' جینی نے جواب دیا۔

پال نے نوٹ پیڈ اور ڈسک سیکیورٹی باکس میں محفوظ کی۔ ''یہ میری نجی کاروباری اشیا ہیں۔'' پال نے جیب سے چاندی کی چابی برآمد کی اور باکس مقفل کر دیا۔ وہ خاموش تھا لیکن اس کے چہرے پر سرخی پھیلی ہوئی اور مزاج برہم تھا۔

جینی کو وہی غصہ یاد آگیا، جب وہ چودہ برس کی تھی اور اتفاقاً اس نے ٹرنک والی فائل اور فوٹو دریافت کر لیا تھا۔

''ڈیڈ! سب ٹھیک ہے نا؟'' اس نے سوال کیا۔

پال نے چابی والٹ میں رکھی اور بولا۔ ''مجھے تنہائی کی ضرورت ہے۔ اگر تم برا نہ مانو۔ دراصل ابھی مجھے بہت کام نمٹانا ہے۔'' قبل اس کے کہ جینی کچھ اور کہتی۔

''پلیز اب تم جاؤ۔'' پال نے کہا۔ جینی کو عقب میں اسٹڈی کا دروازہ لاک ہونے کی کلک سنائی دی۔ جینی کے لیے یہ سب کچھ غیر متوقع اور حیران کن تھا۔

ٹھیک ایک ماہ بعد جینی کی ماں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور پال مارچ ایسے غائب ہوا جیسے دھواں ہوا میں تحلیل ہوجاتا ہے۔

☆☆☆

جس رات وہ روح فرسا واردات ہوئی، جینی بھلائے نہ بھول پاتی تھی۔ اس رات پال کاروباری کام سے سوئٹزر لینڈ فلائی کر گیا تھا۔

طوفانِ بادوباراں بدمست ہاتھی کی طرح چنگھاڑ رہا تھا۔ باہر تاریکی تھی۔ تاہم جینی کی آنکھ لگ گئی تھی۔ وہ کیا آواز تھی جس نے جینی کو بیدار کر دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تاہم گھر کے اندر کسی غیر کی موجودگی کا احساس شدید تھا۔

جینی نے کمرے میں روشنی کی اور بستر سے اتر گئی۔ گاؤن لپیٹ کر اس نے دروازہ کھولا۔ الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ وہ باہر آگئی۔ یخ ہوا کے جھکڑ نے اسے بوکھلا دیا۔ ہوا گھر کے اندر داخل نہیں ہوسکتی تھی۔ سیڑھیوں کی دوسری لینڈنگ پر اسے کھڑکی کھلی دکھائی دی۔ ہوا کی شدت سے پردے پھڑپھڑا رہے تھے۔ جینی کو خیال آیا کہ شاید طوفانی ہوا کے باعث کھڑکی کھل گئی ہے۔ اس نے کھڑکی بند کر دی۔ اسی وقت روشنی نے آنکھ ماری پھر مکمل تاریکی چھاگئی۔ جینی کے ذہن میں خوف نے انگڑائی لی۔ ''مام؟'' اس نے بلند آواز میں پکارا۔ مگر جواب ندارد۔

وہ اندازے سے اپنے والدین کی خواب گاہ تک گئی اور دروازہ کھول دیا۔ بجلی کڑکی اور اس کی تیز روشنی نے کمرے کا منظر اجاگر کر دیا۔ کمرا افراتفری کا شکار دکھائی دیا۔ اشیا بکھری پڑی تھیں۔ درازیں کھلی تھیں۔ جس چیز نے رگوں میں اس کا لہو منجمد کر دیا، وہ قالین اور دیوار پر خون کے دھبے اور چھینٹے تھے۔ بجلی کی کڑک پھر ٹمٹمائی تھی، بعدازاں پھر اندھیرا۔

وقفے سے آسمانی بجلی نے کھڑکی کے ذریعے کمرے کا منظر پھر قابلِ دید بنا دیا۔ جینی کی ماں بیڈ کے ساتھ لیٹی تھی، اس کے سینے میں ایک گہرا لہو رنگ زخم تھا۔ بابی بھی نیچے ہی مڑا تڑا پڑا تھا۔ اس کی گردن سے خون بہہ رہا تھا۔ جینی کو چکر

آ گیا۔
گھر سے باہر پانی بہہ رہا تھا اور اندر خون... پھر اندھیرا۔
پھیپھڑوں سے ابلتی ہوئی بے اختیار چیخ حلق تک پہنچی تھی کہ ایک مضبوط مردانہ ہاتھ عقب سے اس کے منہ پر جم گیا۔
عالم خوف و دہشت میں جینی تڑپی لیکن طاقتور گرفت سے آزاد نہ ہوسکی۔ قاتل اسے گھسیٹتا ہوا دوسری خواب گاہ میں لے گیا۔
بیڈ سائیڈ لیمپ میں روشنی چند سیکنڈ کے لیے ٹمٹما کر پھر غائب ہوگئی۔ تاہم اس مدّھم روشنی میں جینی نے قاتل کو دیکھ لیا۔ اس کا چہرہ نہیں تھا۔ اس کی شیطانی آنکھیں ماسک کی جھریوں سے جھانک رہی تھیں۔ ہاتھ میں انسانی خون میں تر قصائی کا چھری نما چھرا تھا۔ پتلون کی بیلٹ میں پسٹل اٹکا ہوا تھا۔ جینی مچلی اور چیخنے کی کوشش کی۔
''حرکت مت کرنا، ورنہ گلا کاٹ دوں گا۔'' وہ حیوانی لہجے میں غرایا۔
لیمپ کی روشنی پھر پھڑپھڑائی۔ قاتل نے چھرا ایک طرف رکھ کر جینی کو بستر پر دھکیل دیا۔ جینی سسک رہی تھی۔ طوفانی رات کے بھیانک واقعات نے ویسے ہی اس کی قوتِ حرکت کو سلب کرلیا تھا۔
قاتل کی دست درازیوں نے اس کے عزائم کو عیاں کردیا۔ بجلی کی کڑک نے کھڑکی کے ادھ کھلے پردوں سے تیز روشنی پھینکی۔ جینی کی نظر خون آلود چھرے پر پڑی۔ وہ اس کی ماں کا خون تھا۔ اس کے قلب نے معاً موجِ اشتعال کو اچھالا۔ آسمانی بجلی کی بے کراں روشنی نے اپنی چادر لپیٹ لی تھی۔ تاریکی میں ذراسی کوشش کے بعد جینی کا ہاتھ چھرے تک پہنچ گیا۔ اس نے بلا تامل دھاری دار پھل کئی انچ تک قاتل کی گردن میں اتار دیا۔
سیاہ پوس تڑپ کر بے اختیار چلّایا۔ اس کی توجہ جینی کے بدن سے ہٹ کر اپنی زخمی گردن کی طرف چلی گئی۔ قدرت نے ایک قلیل مہلت عطا کردی تھی۔ جینی نے اسے ایک طرف دھکیلا اور دروازے کی جانب دوڑی۔ وہ اندھیرے میں بھی بہ آسانی باہر نکل گئی۔ ذرا دیر بعد وہ گھر سے باہر تھی۔
گاؤن اب بھی اس کے بدن پر تھا۔ اس نے دوڑتے ہوئے گاؤن کی موٹی ڈوری کو کسا۔ قریبی گھر سڑک کی دوسری جانب 60 گز کے فاصلے پر تھا۔ موسلا دھار بارش جاری تھی۔ جینی کے ذہن میں یہ بات تھی کہ وہ پانی کی وجہ سے گر نہ جائے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ مکان کا بیرونی دروازہ سفید رنگ کا تھا۔ اس لیے تاریکی میں بھی جینی ٹھیک رخ پر دوڑ رہی تھی۔ دل حلق میں اچھل رہا تھا۔ اس نے ایک بار مڑ کر دیکھا، سیاہ پوش قاتل تعاقب میں تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اپنی زخمی گردن پر تھا۔
سفید دروازے کے سامنے سیڑھیوں پر ورانڈے میں اندھیرا تھا۔ دروازہ چالیس گز دور رہ گیا تھا۔ بیس گز... دس گز... زندگی، موت کے آگے بھاگ رہی تھی۔ اب جینی اندھیری سیڑھیوں پر تھی۔ اس کی رفتار میں معمولی کمی آئی تھی۔ اس نے دروازہ پیٹتے ہوئے چیخنا شروع کیا۔ ''کوئی مجھے بچاؤ... میری مدد کرو۔ وہ مجھے مارنے آرہا ہے۔''
آنکھ کے کونے پر اسے روشنی محسوس ہوئی۔ جینی نے گردن موڑی۔ سڑک پر دو موٹی روشن آنکھیں رینگ رہی تھیں۔ شاید کوئی پٹرول کار تھی۔ جینی کی تمام حسیات کو گھور تاریکی نے نگل لیا۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر سنبھلنے کی کوشش کی۔ تاہم وہ بے ہوش ہوچکی تھی۔

☆☆☆

جینی کی آنکھ کھلی تو وہ اسپتال کے پرائیویٹ روم میں تھی۔ کچھ دیر بعد ایک شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی عمر پچاس برس کے لگ بھگ تھی۔ سر کے بیشتر بالوں میں چاندی چمک رہی تھی۔ کمرے کا دروازہ بند ہونے سے قبل جینی نے دیکھ لیا تھا کہ باہر ایک باوردی گارڈ کھڑا ہے۔
''جینفر! کیسا محسوس کررہی ہو؟'' آنے والے نے سوال کیا۔
وہ ابھی تک شاک میں تھی۔ سوال پر اس کا بدن لرز اٹھا۔ ''مجھے... مجھے نہیں معلوم۔''
''مس جینفر! مجھے نہیں معلوم کہ بات کس طرح شروع کروں۔'' وہ شخص بھی اپ سیٹ تھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ الفاظ گویا قوتِ گویائی سے بے وفائی پر تلے ہوئے تھے۔
''میرا نام جیک کیلسو ہے۔ میں پال کا دوست ہوں۔ شاید اس نے کبھی میرا ذکر کیا ہو؟'' آخر وہ بولا۔
''نہیں۔'' جینی نے کہا۔
''مجھے جیسے ہی علم ہوا، میں یہاں آگیا۔ تمہاری ماں... وہ ایک بہترین خاتون...'' وہ رک گیا۔
جینی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میری ماں اب اس دنیا میں نہیں ہے؟ یہی کہنا چاہ رہے ہو؟''
جیک کیلسو لب بستہ رہا۔
اس کی خاموشی سے جینی کو جواب مل گیا۔ اذیت سے

رگِ جاں تڑخ اٹھی۔

''اور بابی؟'' وہ کچھ دیر بعد عالمِ یاس میں بولی۔

''بابی، شینیڈر اسپتال کے ICU میں ہے۔'' جیک آہستہ سے بولا۔

''وہ ٹھیک ہے؟ بابی ٹھیک ہے؟'' جینی کی آواز میں اضطراب ہی اضطراب تھا۔

جیک ہچکچایا۔ جینی امید و بیم کی کیفیت میں اسے گھور رہی تھی۔

''وہ... وہ زندہ رہے گا۔'' یہ ایک مشکوک جواب تھا۔

''کیا مطلب؟ زندہ رہے گا؟'' جینی کا رنگ پیلا پڑ گیا۔

''ریڑھ کی ہڈی کو گولی نے متاثر کیا ہے اور اس کے دماغ پر بھی منفی اثر ہے۔'' جیک نے وضاحت کی۔ ''اسے چلنے اور بات کرنے میں کسی حد تک پریشانی کا سامنا رہے گا لیکن وہ زندہ رہے گا۔''

''اوہ، گاڈ...!'' جینی دکھ اور اطمینان کی ملی جلی کیفیت سے دوچار تھی۔

''کسی کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

جیک نے بے بسی سے سر ہلایا۔ ''شاید تم پولیس کی کچھ مدد کر سکو۔ پولیس کا خیال ہے کہ اچانک بیدار ہو کر تمہاری ماں نے چور کو بدحواس کر دیا اور اس نے...''

''لیکن اس نے مجھے بھی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔''

جیک نے اثبات میں سر ہلایا اور ہمدردی سے جینی کا ہاتھ تھام لیا۔ ''کمرے کے باہر چوبیس گھنٹے ایک مسلح آفیسر موجود رہے گا۔''

جینی شدید الجھن میں تھی۔ ''ڈیڈ کہاں ہیں؟''

''پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے۔''

''وہ زیورچ، سوئٹزرلینڈ میں ہیں۔''

''ہاں، پولیس کے علم میں ہے۔'' جیک نے کہا۔ ''تم آرام کرو۔ میں دوبارہ جلد آؤں گا۔''

''پھر کیا مسئلہ ہے؟'' جینی نے پریشانی سے کہا۔

جیک نے گہری سانس لی۔ ''میں نہیں جانتا۔ پولیس نے زیورچ کا ہر ہوٹل چیک کیا ہے۔ اس وقت پولیس کو یہ بھی یقین نہیں ہے کہ پال سوئٹزرلینڈ پہنچا بھی تھا یا نہیں۔ وہ کہاں ہے کسی کو نہیں پتا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ انٹرپول پال کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔''

''کیا مطلب ہے، اس بات کا؟''

''جینیفر! پال غائب ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ کبھی موجود ہی نہیں تھا۔''

☆☆☆

اسپتال میں پولیس نے کئی بار جینی کا بیان لیا۔ آخری بار دو سراغ رساں جینی سے سوال جواب کرتے رہے۔ جینی کو سن گن مل گئی کہ وہ دونوں یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس سنگین واردات کے پیچھے خود پال ملوث ہے یا اس نے کسی کے ذریعے یہ کام کروایا ہے۔

جینی کو یاد تھا کہ ان دونوں نے کئی بار دو سوال گھما پھرا کر پوچھے تھے۔ اول، کیا پال واردات سے قبل ڈپریشن کا شکار تھا؟ دوم، کیا جینی کی ماں سے پال کی کسی قسم کی بدمزگی ہوئی تھی؟

جینی کی نظر میں یہ تھیوری پاگل پن کے سوا کچھ نہیں تھی۔ وہ خود ایک لمحے کے لیے بھی اس رخ پر سوچنے کے لیے تیار نہ تھی۔

چھ ہفتے بعد لانگ بیچ پر وہ اپنے گھر میں تھی۔ انٹرپول ناکام ہو چکی تھی۔ جینی گھر پر تنہا تھی۔ دو گارڈ اس کی حفاظت کے لیے وہاں تعینات تھے۔ بابی ابھی تک اسپتال میں تھا۔ اگرچہ اسے ICU سے نکال لیا گیا تھا۔

گھر میں جینی کو فوراً ہی احساس ہو گیا کہ وہاں کی تلاشی لی گئی ہے۔ یقیناً پولیس کی حرکت تھی۔ وہ اسٹڈی میں فرنچ ونڈوز کے سامنے والد کی پسندیدہ کرسی پر خاموش بیٹھی کھڑکی کے پار جیٹی اور بوٹ ہاؤس کو دیکھ رہی تھی۔ سمندر جیسے دھیمی آواز میں نوحہ کناں تھا۔ سب کچھ جوں کا توں تھا مگر گھر کے مکین غائب تھے۔ وہ کئی روز تک بے چین روح کی طرح گھر میں بھٹکتی رہی۔ کب کسی سیڑھیوں سے شناسا قدموں کی چاپ ابھرے گی؟ سب وہم تھا۔ یاس آلود امید کی خطاکاریاں تھیں۔ کہیں سے کوئی قدم نہیں اٹھے۔ در و دیوار بھی جیسے خاموش انتظار میں مبتلا تھے۔ جینی اس دوران کئی مرتبہ روئی۔ اپنے باپ کو پکارا۔ آشفتہ سر، درماندۂ حیرت... نم مژگاں سے غمِ پنہاں تک، کبھی آنسو باہر گرتے اور کبھی دلِ مضطر کو بھگو دیتے۔ یہ سزائے ناروا کیسی ہے... وہ بے اختیار بلک اٹھتی۔

ہر درد کا درماں ہے... ہر اک غم کا علاج ہے وقت۔ اس کا بکھرا وجود بھی سمٹنے لگا۔ لیکن باپ کے انتظار کی کربناک امید کو وہ کہاں لے جا کر لوری سنائے۔ یہ تو پیہم غمِ ہجراں کی چبھن تھی۔ اسرار کی آمیزش نے جسے ناسور بنا دیا تھا۔

ایک روز اس نے اسٹڈی کی تلاشی کا آغاز کیا۔ وہ لیگل پیڈ والا سیفٹی باکس اسے کہیں نہ ملا۔ چابیوں کا گچھا اپنی

جگہ پر تھا۔ وہ چابیاں لے کر تیسری بار دوچھتی پر چلی گئی اور ٹرنک کھولا۔ اندر کچھ بھی نہیں تھا۔

بابی زندہ تھا تاہم وہیل چیئر تک محدود ہو گیا تھا۔ وہ نہ چل سکتا تھا، نہ بول سکتا تھا۔ اس وقت اس کی عمر پندرہ سال تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات سلیٹ کی طرح سپاٹ تھے۔ وہ کسی اور ہی دنیا میں جا چکا تھا۔ صرف اس کے ہاتھوں میں کچھ جان تھی۔ بابی سے کوئی کلیو حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی۔ ماہرینِ نفسیات کی خدمات بھی حاصل کی گئیں لیکن نتیجہ نہیں نکلا۔ ریڑھ کی ہڈی میں لگنے والی گولی نے بابی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا تھا۔

جینی کئی ماہ بعد اس قابل ہو سکی کہ دوبارہ لاء کی اسٹڈی شروع کر سکے۔ بابی کو مستقل کیئر کی ضرورت تھی، لہٰذا اسے کلاڈویل ہوم میں داخل کر دیا گیا تھا۔ جینی روز اسے دیکھنے جاتی۔ لانگ بیچ والے گھر میں سکونت برقرار رکھنا اس کے بس میں نہ تھا۔ نہ وہ والدین کے گھر کو فروخت کر سکتی تھی جہاں اس کے بچپن کی قیمتی یادوں کا خزینہ مدفون تھا۔ وہ گھر سے دور بھی نہیں جانا چاہتی تھی کہ شاید کبھی اس کا باپ لوٹ آئے اور پھر بابی کے ساتھ مل کر نئے سرے سے زندگی کا آغاز کیا جائے۔ یہ خواب ہی لگتا تھا لیکن وہ یہ خواب دیکھنے پر مجبور تھی۔ کیونکہ پال مارچ غائب ضرور ہوا تھا، تاہم جینی کا دل کہتا تھا کہ وہ جہاں بھی ہے زندہ ہے۔ دل تو آخر دل ہے۔ دل کی خلش کو مٹانا کارِ دشوار ہے۔

جینی کے ہم جماعتوں نے بہت کوشش کی کہ وہ کچھ بتائے، کچھ شیئر کرے۔ جینی نے ان کوششوں کو ناممکن بنا دیا۔ اس نے ہر کسی کو ایک ہاتھ کے فاصلے پر رکھا ہوا تھا۔ کوئی بھی اس کے قریب پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

جیک کیلسو کبھی کبھی جینی اور بابی سے ملنے آتا۔ گزرتے وقت کے ساتھ اس کا آنا جانا بھی ختم ہو گیا۔ جینی نے کبھی اس سے زیادہ بات نہیں کی۔ وہ کبھی نہ جان سکی کہ جیک کون تھا؟ کب اور کیسے وہ اس کے باپ کا دوست بنا؟ جینی نے اسے پہلی بار اسپتال میں ہی دیکھا تھا۔

پولیس بھی مہینوں سر پٹختی رہی۔ تاہم وہ مکھی کے سر کے برابر بھی کوئی کلیو حاصل نہ کر سکی۔ حالانکہ جینی نے ٹرنک کے بارے میں انہیں بتایا تھا اور جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر اور نام کے بارے میں بھی... پال اور ڈیلگاڈو کی مشابہت کے بارے میں بھی پولیس کو بتایا تھا۔ تاہم اپنے دل کی بات اس نے دل میں ہی رکھی کہ اس کے نزدیک وہ سو فیصد پال مارچ کی تصویر تھی۔

پولیس کی سرگرمیاں بھی کم ہوتے ہوتے نابود ہو گئیں۔ وقت کی گردش نے بہت سی چیزوں کو ڈھانپ لیا۔ تاہم گردشِ ایام جینی کے دل میں چبھی پھانس کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔

باپ واپس آیا اور نہ پولیس قاتل کو پکڑ سکی۔

☆☆☆

سوئس الپس۔

حفاظتی گرم لباس کے باوجود ٹھنڈ چک میکال کی ہڈیوں میں گھسی جا رہی تھی۔ وہ ویزن ہارن گلیشیئر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کی عمر اکیس برس تھی۔ مضبوط عضلات اور مکمل فٹ نس اسے آگے بڑھا رہی تھی۔

سخت برف پر گرفت قائم رکھنے کے لیے اس نے مخصوص اسپائیکس والے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ تیس منٹ بعد وہ گلیشیئر کے انتہائی سرے سے پچاس گز کے فاصلے پر تھا۔ وہ سانس بحال کرنے کے لیے رکا۔ سامنے انتہائی شاندار نظارہ تھا۔ ایک جانب فاصلے پر اٹلی نیم دراز تھا۔ الپائن کے گاؤں خوب صورت تصویروں کی طرح تھے۔ سرخ چھتوں والے یہ گھر پہاڑ کی ڈھلوان پر اس طرح لپٹے ہوئے تھے، جیسے کششِ ثقل کا مذاق اڑا رہے ہوں۔

چک میکال نے نگاہ نیچے کی۔ چند قدم دور دراڑوں کا سلسلہ تھا۔ بعض اتنی تنگ تھیں کہ جھری یا رخنہ کہا جا سکتا تھا۔ کچھ چند گز گہری تھیں جبکہ چند گلیشیئر کی تہ تک چلی گئی تھیں۔ یہ گہرائی تقریباً سو گز کے قریب تھی۔ چک میکال نے تین دراڑیں گنیں، جن کی چوڑائی ایک گز کے قریب تھی۔ ہر ایک کے درمیان تقریباً پانچ گز کا فاصلہ تھا۔

چک میکال نے یکے بعد دیگرے تینوں کو پھلانگا۔ اس کے لیے یہ کوئی بڑا کھیل نہیں تھا۔ پھر وہ رک کر احتیاط سے آگے بڑھا۔ ایک ہاتھ میں واکنگ اسٹک تھی۔ مخصوص بوٹ بتا رہے تھے کہ اس کے قدموں تلے ٹھوس برف ہے۔

ایک اور دراڑ راہ میں تھی۔ تقریباً دو فٹ چوڑی۔ چک میکال دو فٹ ایسے ہی عبور کر سکتا تھا۔ تاہم اپنی تربیت کے تحت اس نے دو کے بجائے تین فٹ کا فاصلہ ذہن میں رکھا اور حسبِ سابق کئی قدم پیچھے کی جانب ہٹا۔ پھر دراڑ عبور کرنے کے لیے اس نے دوڑ لگائی۔ ابھی اس نے اسٹارٹ ہی لیا تھا کہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اس کے قدموں تلے سے زمین (برف) نکل گئی۔ وہ خلا میں نیچے کی جانب جا رہا تھا۔ اس کے حلق سے بلا ارادہ چیخ بلند ہوئی۔

اس کی بے حسی کی کیفیت کا وقفہ طویل نہیں تھا۔ اس

کے ہیلمٹ اور تہ کی نرم برف نے اسے بچالیا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو پہلی چیز جو اسے نظر آئی وہ آسمان تھا۔ اس کا بدن بری طرح دکھ رہا تھا۔ سر میں کھد بد ہورہی تھی۔ تاہم وہ صحیح سلامت تھا۔ خوش قسمتی سے اچانک پیدا ہونے والے برفانی شگاف کی گہرائی آٹھ فٹ تھی۔ بصورت دیگر اس کی موت یقینی تھی۔ اس نے پڑے پڑے جائزہ لیا۔ ہاتھ پیر ہلا کر اطمینان کیا۔ پھر دھیرے دھیرے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ ایک چیمبر نما برفانی قبر میں تھا۔ آٹھ فٹ کی گہرائی سے نکلنا اس کے لیے معمولی بات تھی۔ وہ باہر نکلنے کے لیے حکمتِ عملی ترتیب دے رہا تھا کہ اچانک اس کی نگاہ اپنے سامنے برفانی دیوار پر پڑی۔ منجمد برف میں کوئی چیز دفن تھی۔

اس نے قریب جا کر جائزہ لیا۔ پھر بیگ سے نوکدار ہتھوڑی نکالی اور برف ہٹانے لگا۔ پہلے اسے ایک رک سیک نظر آیا جو برف کا ہی حصہ بن چکا تھا۔ اس نے بدقت تمام رک سیک برف کی دیوار سے نکالا۔ تھکن اور ٹھنڈ اس پر اثرانداز ہورہی تھی۔ اس کے دل نے کہا کہ نکلو یہاں سے رک سیک کو کھولنا اتنا آسان نہیں تھا۔

اس نے اپنی پشت برفانی دیوار کے ساتھ جمائی اور ٹانگیں بالمقابل دیوار کے ساتھ ٹکا کر اوپر کی جانب کھسکنا شروع کیا۔ ابھی وہ چند فٹ اوپر گیا تھا کہ معاً اس کی سانس رک گئی۔ وہ گرتے گرتے بچا، سامنے دیوار میں سخت شفاف برف میں سے ایک چہرے کی جھلک نظر آرہی تھی۔

☆☆☆

اٹالین، سوئس بارڈر۔

ہیلی کاپٹر نے زمین پر اترنے سے قبل فضا میں ایک دائرہ بنایا۔ اگستا ہیلی کاپٹر سے برآمد ہونے والا وکٹر کارسو تھا۔ وکٹر کارسو پستہ قد اور فربہ شخص تھا۔ فربہی کے باعث اس کا قد مزید کم محسوس ہوتا تھا۔ عمر لگ بھگ پچاس برس تھی۔ گھنی مونچھوں کا انداز سائیکل کے ہینڈل کی طرح تھا۔ وکٹر کی شخصیت میں نمایاں چیز اس کی براؤن آنکھیں تھیں۔ اس کی تیز نگاہ برمے کی طرح مقابل کے دماغ میں اتر جاتی تھی۔

وکٹر نے ادھ جلا سگریٹ ایک طرف اچھالا۔ تیز ہوا کے ساتھ ہلکی بارش ہورہی تھی۔ کچھ فاصلے پر نیلے اور سفید رنگ کی دو فیاٹ گاڑیاں کھڑی تھیں۔ وارزو کے مقامی کاربیزی اسٹیشن کے چھ اہلکار وردیوں میں گاڑیوں کے ساتھ کھڑے تھے۔

ان میں سے دراز قامت نے سارجنٹ کی وردی زیب تن کی ہوئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر سیلیوٹ جھاڑا۔

وکٹر نے سر ہلایا۔ ''تم سارجنٹ بارٹی ہو؟''

''جناب۔'' سارجنٹ نے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا اور بولا۔ ''گڈ مارننگ کیپٹن۔''

وکٹر نے سر اٹھا کر سیاہ بادلوں کو دیکھا۔ ''وہاٹ گڈ... کل میں ''ٹیورن'' میں تھا اور ایک آرام دہ دن گزارنے جا رہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے فون آگیا۔''

بارٹی مسکرایا۔ ''سوری کیپٹن، لیکن ہمیں ایک ماہر آدمی کی مدد درکار تھی۔''

''کہاں جانا ہے؟'' وکٹر نے سوال کیا۔

بارٹی نے پہاڑوں کی جانب اشارہ کیا۔ ''وہاں، اوپر۔ ڈیڑھ گھنٹے کا سفر ہے۔ زیادہ تر پیدل چلنا پڑے گا۔ موسم ہیلی کاپٹر کے لیے ناموافق ہے۔''

وکٹر کا منہ بن گیا۔ ''کار استعمال نہیں کی جاسکتی؟''

''کار زیادہ اوپر تک نہیں جاسکتی ہے۔'' بارٹی نے جواب دیا۔

''اوپر کتنے افراد ہیں؟''

''دو ہمارے آدمی ہیں۔ جن میں ایک مقامی ہے جو گلیشیر کے چپّے چپّے سے واقف ہے۔ دوسرا فارنسک پیتھالوجسٹ ویٹوریا ہے۔''

''ٹھیک ہے، چلو۔'' وکٹر نے ایک فیاٹ کی جانب قدم بڑھائے۔

فیاٹ کے اندر قدرے گرمائش تھی۔

''کل شام سوئس پولیس کی کال آئی تھی۔'' بارٹی نے وکٹر کارسو کو بریف کرنا شروع کیا۔ ''ایک نوجوان امریکی کوہ پیما ویزن ہارن گلیشیر پر تھا۔ جہاں وہ ایک دراڑ میں گر گیا۔ وہ خوش قسمت تھا۔ دراڑ زیادہ گہری نہیں تھی۔ اسے کوئی قابلِ ذکر نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ البتہ برفانی قبر میں اس نے ایک منجمد لاش دریافت کی۔''

''امریکی کا نام اور عمر؟''

''چک میکال۔ عمر 21 برس۔''

''کہاں ٹھہرا ہے؟'' وکٹر نے دوسرا سوال کیا۔

''سم لن کے برگوف ہوٹل میں۔''

''اور کچھ؟''

''لڑکے کو لاش کے ساتھ ایک رک سیک بھی ملا ہے۔''

وکٹر نے نگاہ اٹھائی۔ ''اس میں کیا تھا؟''

''لڑکے نے اسے وہیں چھوڑ دیا تھا۔ میں نے سوچا کہ ویٹوریا کے پہنچنے سے قبل رک سیک کو نہ چھیڑا جائے۔''

بارٹی نے کہا۔

''گڈ۔'' وکٹر نے ستائش کی۔

''سوئس حکام نے ایک ٹیم گلیشیئر پر بھیجی تھی۔ وہ خوش قسمت رہے۔ کیونکہ گلیشیئر پر جہاں باڈی پڑی تھی وہ تمام علاقہ اٹلی کی حدود میں آتا ہے۔ اب یہ ہمارا کیس بن گیا ہے۔'' بارٹی نے اچانک فیاٹ روک دی۔ مزید پیش قدمی بذریعہ کار ممکن نہیں۔'' اس نے بتایا اور گاڑی سے اتر گیا۔ عقبی سمت جا کر اس نے فیاٹ کا ٹرنک کھولا۔ ٹرنک سے اس نے چند ہیلمٹ، واکنگ اسٹکس اور ایک جیکٹ نکالی۔ دیگر افراد بھی گاڑی سے اتر گئے تھے۔ ایک اسٹک، ہیلمٹ اور جیکٹ اس نے وکٹر کے حوالے کردی۔ وکٹر کو ملا کر وہ تین افراد تھے۔ کچھ دیر بعد تینوں جائے وقوعہ کی سمت گامزن ہوئے۔

بادل چھٹنے لگے تھے اور ہلکی بارش بھی برائے نام رہ گئی تھی۔ یہ پہاڑی سلسلہ جس کی چوٹیوں نے نقرئی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ سوئٹزر لینڈ اور اٹلی کے درمیان قدرتی سرحد کا کردار ادا کرتا تھا۔

ان کا رخ پہاڑی چوٹی ویزن ہارن کی جانب تھا۔ گلیشیئر بھی چوٹی کے نام کی وجہ سے ویزن ہارن گلیشیئر کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔

''میں نے گزشتہ بیس برس کا ریکارڈ چیک کیا ہے۔'' بارٹی نے بولنا شروع کیا۔ ''الپس کے اس علاقے میں اس دوران جتنے لوگ غائب ہوئے، وہ تمام زندہ یا مردہ حالت میں بازیاب کیے جا چکے ہیں۔ سوئس ریکارڈ پر بھی یہی صورتِ حال ہے۔ اس کا مطلب جو باڈی ہم دیکھنے جا رہے ہیں، اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔

☆☆☆

جائے وقوعہ پر دو افراد موجود تھے۔ دونوں نے وزنی بوٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھیں۔ وہ ایک چھوٹے اسٹو پر کافی بنا رہے تھے۔

وکٹر اس مقام کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی سانس بحال کر رہا تھا۔ وہاں ایک عدد مخصوص نیلا پہاڑی خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ کوہ پیما جسے بووک (BIVOUAC) کہتے ہیں۔ برف میں چوکور شکل میں المونیم کے چھوٹے پول اس طرح لگائے گئے تھے کہ انہوں نے برفانی قبر نما مقام کو اپنے احاطے میں لے لیا تھا۔ زرد رنگ کا پلاسٹک ربن، پولز کے ساتھ چاروں طرف منسلک تھا۔

تعارفی کلمات کے بعد وکٹر نے باڈی دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وٹوریما نامی پیتھالوجسٹ دریافت شدہ باڈی کے ساتھ برفانی شگاف کے اندر تھا۔

آٹھ فٹ گہرائی کی وجہ سے بہ آسانی نیچے اترا جا سکتا تھا۔ بارٹی نے جسم کے ساتھ ہارنس (HARNESS) منسلک کی اور رسی کے سہارے نیچے اتر گیا۔ وکٹر نے اس کی تقلید کی۔ طاقتور ٹارچز کی مدد سے چیمبر نما قبر کو اچھی طرح روشن رکھا گیا تھا۔

وٹوریما سے ہیلو ہیلو کے بعد وکٹر نے استفسار کیا۔ ''کوئی اور چیز ملی؟''

''رک سیک کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔'' وٹوریما نے ایک جانب اشارہ کیا جہاں مخصوص بیگ برفانی دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔

''کھولا اسے؟'' وکٹر نے کینوس کے بیگ کو دیکھا۔

''کوشش کی تھی پھر میں نے سوچا کہ متعلقہ آفیسر کے آنے کا انتظار کر لیا جائے۔'' وٹوریما نے جواب دیا۔ ''ویسے بھی یہ بری طرح جام اور منجمد ہے۔ آسانی سے نہیں کھلے گا۔''

''کیا یہ حادثہ ہو سکتا ہے؟''

''ممکن ہے۔ تاہم حتمی جواب کے لیے باڈی کو یہاں سے نکال کر لیب تک پہنچانا ہوگا۔'' وٹوریما بولا۔

وکٹر کی نگاہ سوالیہ انداز میں خاص فولڈنگ چیئر پر پڑی جو برفانی چیمبر میں موجود تھی۔

''دراصل باڈی... اس چیمبر کی تہ سے کچھ اوپر برف میں متوازی حالت میں پیوست ہے۔ برف کی وجہ سے اب تک محفوظ ہے۔ اسے دیکھنے کے لیے اس کرسی کی ضرورت پڑے گی۔'' وٹوریما نے از خود وضاحت کی۔

وکٹر نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی۔

بارٹی نے کرسی سیدھی کر کے اس جگہ رکھی جہاں کچھ بلندی پر باڈی برف میں دبی ہوئی تھی۔

وکٹر نے احتیاط سے کرسی پر قدم جمائے اور سیدھا ہو گیا۔ اس کے بدن میں جھرجھری کی لہر دوڑ گئی۔ اس کا چہرہ باڈی کے چہرے کے عین سامنے تھا۔ خاصا دہشت ناک منظر تھا۔ دو بے نور کھلی آنکھیں وکٹر کو گھور رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد وکٹر نیچے اتر آیا۔

''کیا خیال ہے؟ یہ کب سے یہاں ہے؟'' اس نے سوال کیا۔

''فی الحال صحت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اندازے کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ کئی سال پرانی بات ہے۔ برف کاٹ کر اسے نکالنا پڑے گا۔ یہ کام ہم ''چین

سا'' (CHAIN SAW) کی مدد سے کریں گے۔''
ویٹوریمانے وضاحت پیش کی۔

''ٹھیک ہے۔ مناسب بندوبست کے ساتھ کام شروع کرو۔'' وکٹر نے ہاتھ رگڑے اور بارٹی کی جانب رخ کیا۔ ''رک سیک کو پلاسٹک بیگ میں ڈالو۔ اب میں امریکی لڑکے سے ملنا چاہوں گا۔''

''اوکے۔''

☆☆☆

وکٹر، وارزو کے کاربینری اسٹیشن کے دفتر میں تھا۔ وہ کھڑکی کے قریب ایک ڈیسک پر تھا۔ پلاسٹک بیگ میں لائی گئی اشیا ایک جانب رکھی ہوئی تھیں۔

وکٹر نے ربر کے دستانے چڑھائے اور پلاسٹک بیگ سے رک سیک نکالا جس پر سے برف ہٹا دی گئی تھی۔ تاہم اس کا کینوس گیلا اور بوجھل تھا۔

وکٹر نے سوئس آرمی پین چاقو نکالا اور رک سیک دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا کر چاقو کی مدد سے اس کا لاک کھولنے کی کوششوں میں مصروف ہو گیا۔ اسے اچھی خاصی تگ و دو کرنی پڑی تب کہیں جا کر وہ اسے کھولنے میں کامیاب ہوا۔

وکٹر نے اندر جھانکا۔ ایک سوٹ، ایک شرٹ، ٹائی اور چرمی جوتے، ان اشیا کے نیچے ایک چپٹا آٹو میٹک پسٹل اور ایک چرمی والٹ پڑا تھا۔ اس نے چاقو کی نوک پسٹل کے ٹریگر گارڈ میں اٹکائی اور ہتھیار باہر نکال کر ڈیسک پر ایک جانب رکھ دیا۔ ساتھ ہی چاقو بھی رکھ دیا پھر اس نے ہاتھ ڈال کر والٹ باہر نکالا۔

احتیاط سے چاقو کی نوک پھنسا کر اس نے والٹ کھولا۔ اسے حیرانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جسے وہ والٹ سمجھ رہا تھا، وہ پاسپورٹ نکلا۔ چاقو سے اس نے پاسپورٹ کے صفحات کھولنے شروع کیے۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ ایک کارپورل نے اندر جھانکا۔ ''کیپٹن! چک میکال اِز ہیئر۔'' اس نے اطلاع دی۔

''پانچ منٹ بعد اسے بھیجو۔''

☆☆☆

انگریزی میں وکٹر نے چک میکال سے ابتدائی سوال کیا۔ جواب میں اس نے اتفاقیہ حادثے کے بارے میں شروع سے بتایا۔

''کیا تمہیں رک سیک کے علاوہ وہاں کوئی اور چیز ملی تھی؟''

''نہیں جناب۔''

''تمہیں یقین ہے؟''

''میرا باپ ایک پرائیویٹ ڈیٹیکٹو ہے۔ میں پولیس ایوی ڈینس کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔''

وکٹر نے سر ہلایا۔ ''سوئٹزرلینڈ کب چھوڑ رہے ہو؟''

''چار دن بعد۔''

''رائٹ۔''

کمرے میں خاموشی تھی۔ چک میکال میز پر رکھی اشیا کو دیکھ رہا تھا۔

''کیا میں جا سکتا ہوں؟'' اس نے سوال کیا۔ مثبت جواب ملنے پر وہ کھڑا ہو گیا۔

''اگر آپ خیال نہ کریں تو ایک سوال ہے؟''

''نو پرابلم، پوچھو۔''

''معاملہ کیا ہے؟ اور وہ باڈی کس کی ہے؟''

''معاملے کا فی الحال کچھ نہیں پتا۔'' وکٹر نے کہا۔ ''البتہ پاسپورٹ کے مطابق وہ باڈی کسی امریکی باشندے کی ہے جس کا نام پال مارچ ہے۔''

☆☆☆

نیویارک....

جینی، نرس لی کے ہمراہ کالڈویل ہوم میں بابی کے پاس تھی۔ بابی اب سترہ برس کا ہو چکا تھا لیکن بظاہر چودہ برس کا معلوم ہوتا تھا۔ وہ اب بھی وہیل چیئر پر تھا۔ تاہم اس کی حالت میں کچھ بہتری آئی تھی۔ وہ اشاروں کی زبان میں لکھ بھی لیتا تھا۔ تاہم اس کی قابلِ فخر یادداشت قتل کی بھیانک رات سے آگے جانے سے قاصر تھی۔

کچھ دیر بعد نرس لی رائے نے جینی کو ملاقاتی کے بارے میں اطلاع دی۔ وہ مارک رائن تھا۔

جینی کمرے سے باہر آ گئی۔

''ہیلو جینی۔'' مارک نے کہا۔

''تم نے حیران کر دیا ہے۔'' جینی نے جواباً کہا۔

''بابی کا کیا حال ہے؟'' مارک نے سوال کیا۔

''وہ ٹھیک ہے۔ تم سے مل کر خوش ہوگا۔'' جینی نے مارک کے چہرے پر ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔ ''کوئی مسئلہ ہے؟'' جینی نے سوال کیا۔

''میرا؟ نہیں کچھ نہیں۔''

''سچ بول رہے ہو؟'' جینی نے بغور مارک کو دیکھا۔

مارک نے شانے اچکائے۔ ''او کے، شاید دو معاملات

ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے فیڈرل پراسیکیوٹر نادیا کیس میں زیادہ سے زیادہ سزا کے لیے زور لگا رہا ہے۔''

''یہ زیادتی ہے۔'' جینی نے کہا۔ ''وہ نوعمر ہے۔ مارک تم کچھ کر سکتے ہو؟''

''مجھے افسوس ہے، جینی! میں نے کوشش کی تھی۔''

جینی کے چہرے پر تکدر کے اثرات ظاہر ہوئے۔ ''وہ اپنی زندگی کے بہترین سال اپنی دو سالہ بچی کی جدائی میں گزارے گی۔ جن سفاک جرائم پیشہ افراد نے اس سے یہ جرم زبردستی کرایا، انہیں صرف پانچ پونڈ ہیروئن کا نقصان ہوگا۔ وہ صاف بچ جائیں گے اور پھر سے اپنے مکروہ دھندے میں ملوث ہو جائیں گے۔'' جینی کی آواز میں تلخی تھی۔

مارک خاموش تھا۔

''تم دو معاملات کی بات کر رہے تھے؟'' جینی کو اچانک خیال آیا۔

مارک نے نگاہیں چرائیں۔ وہ کچھ بے کل دکھائی دیا۔

''خادم صاحب! تم دو معاملات کی بات کر رہے تھے؟'' جینی نے اسے پھر یاد دلایا۔

مارک کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ معاً جینی کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔

''مارک خیریت ہے؟'' اس مرتبہ جینی کی آواز میں تفکر کی آمیزش تھی۔

مارک نے بیرونی جانب سبزہ زار اور تالاب کی جانب اشارہ کیا۔ ''وہاں بیٹھیں کیا؟''

''میری طرف دیکھو۔'' جینی نے مطالبہ کیا۔

مارک نے اس کی خوب صورت آنکھوں میں جھانکا۔ جینی بغور اسے دیکھتی رہی۔ تاہم خاموش رہی۔ مارک بھی کچھ نہ بولا۔

''چلیے جناب۔'' جینی نے ایک گہری سانس لی۔ دونوں باہر آ کر ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔

''جینی، درحقیقت میں بابی سے ملنے نہیں آیا تھا۔'' مارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر کیا بات ہے؟''

مارک نے ایک لفافہ نکال کر جینی کے حوالے کیا۔ جینی خاموشی سے لفافے کو گھورتی رہی۔ اس کے ذہن میں گھنٹی بجنے لگی۔ لفافہ کھلا ہوا تھا۔ جینی نے اندر موجود شیٹ باہر نکالی۔

یہ انٹرپول کی جانب سے پولیس رپورٹ تھی۔ الپس کے گلیشیئر سے ایک امریکی شہری کی باڈی دریافت ہوئی تھی۔ جینی نے نام دیکھا۔ اس کی سانس رک سی گئی۔ نگاہ دھندلا گئی۔ وہ نام اس کے لاپتا باپ کا تھا۔ برسوں سے امید کا شعلہ، جینی نے محض چنگاری کی صورت میں دل کی گہرائیوں میں روشن رکھا ہوا تھا۔ یہ چنگاری بھی گزرتے وقت کے ساتھ اندیشوں، وسوسوں کی راکھ تلے دبتی جا رہی تھی۔ آج وہ چنگاری یک لخت بجھ گئی۔ موہوم آس نے آخری ہچکی لے کر دم توڑ دیا۔ البتہ بے یقینی کی پھانس بھی ساتھ ہی نکل گئی جس کے ساتھ بے کلی کی چبھن بھی معدوم ہو گئی تھی۔

مارک بے بسی سے جینی کے دھواں دھواں چہرے کو تک رہا تھا۔

دفعتاً لفافہ اور کاغذ جینی کے ہاتھ سے پھسل گیا۔ اس نے بے اختیار اپنا سر مارک کے فراخ سینے میں چھپا لیا۔ جینی کا بدن کپکپا رہا تھا۔ وہ دونوں کبھی اتنے قریب نہیں ہوئے تھے۔ مارک کو سینے اور شرٹ پر نمی کا احساس ہوا۔ وہ چپکے چپکے رو رہی تھی۔ مارک نرمی سے اس کا سر سہلا رہا تھا۔

سکوت طاری تھا۔ ہوا بھی جیسے ساکن ہو گئی تھی۔ مارک نے بھٹکی ہوئی آواز میں بولنا شروع کیا۔ ''میں... میں تم سے رابطے کے لیے سارا دن کوشش کرتا رہا۔ تمہارا سیل فون آف تھا۔ آفس سے معلوم ہوا کہ تم دوپہر میں چلی گئی تھیں۔ میرے اندازے کے مطابق تمہیں یہاں ہونا چاہیے تھا۔''

''کیا یہ سچ ہے؟'' جینی نے معاً سر اٹھا کر سرخ بھیگی آنکھوں سے سوال کیا۔

''ہاں، یہ رپورٹ سچ ہے۔'' مارک نے چک میکال سے شروع کر کے مختصراً احوال بتایا۔

''کیا میں دیکھ سکتی ہوں؟''

مارک نے سر ہلایا۔ ''باضابطہ طور پر تمہیں ان کی شناخت کرنی ہوگی۔''

مارک نے اٹالین، سوئس بارڈر، وارزو ٹاؤن اور دیگر معلومات فراہم کیں۔ وکٹر کے بارے میں بتایا۔

''وہ گلیشیئر میں کیسے پہنچے؟ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ؟''

''فی الوقت جو معلومات میرے پاس تھیں۔ تمام گوش گزار کر دی ہیں۔ مزید معلومات غالباً وکٹر کا رسوا ب تک دریافت کر چکا ہوگا۔'' مارک نے گھڑی دیکھی۔ ''مجھے

جانا ہوگا۔ تاہم میں بابی سے مل کر جاؤں گا۔''
''لیکن مارک، ابھی تم اسے ڈیڈ کے بارے میں کچھ نہ بتانا۔'' جینی نے درخواست کی۔
''میں سمجھتا ہوں۔'' وہ بولا۔ ''کیا تم ٹھیک ہو؟''
''ہاں۔'' جینی نے مضبوط آواز میں کہا۔ وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکی تھی کہ اس کا کام باپ کی شناخت کے بعد ختم نہیں ہوگا بلکہ شروع ہوگا۔ اس کے سامنے دو سوالات منہ پھاڑے کھڑے تھے... پہلا یہ کہ برسوں پہلے اس خونی رات کے بعد سے گلیشیئر والے واقعے کے درمیانی عرصے میں کیا ہوا اور کیسے ہوا؟ اصل قاتل کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ دوسرا سوال ٹرنک والی تصویر اور ''جوزف ڈیلگاڈو'' کا نام تھا؟ باقی ضمنی سوالات کے جوابات ازخود سامنے آجاتے، اگر وہ اولین دو سوالات کے جوابات تلاش کر لیتی۔
اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو وہ ساری زندگی خلش کا شکار رہتی اور باپ کی واپسی کی امید کا دیا جلائے رکھتی۔ اب وہ اپنے باپ کو ماں کے پہلو بہ پہلو دفنا تو سکے گی۔
مارک کی آواز نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر نکال لیا۔
''تمہیں کہیں بھی میری ضرورت پڑے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کال کر لینا۔''
جینی نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔
☆☆☆
درمیانی شب کا وقت ہو چلا تھا جب مارک کام نمٹا کر دفتر سے نکلا۔ ایلمونٹ میں وہ اپنے دو کمروں کے مکان تک پہنچا تو گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اسٹریٹ لائٹس بند تھیں۔ پورچ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے گہرے رنگ کی بیوک سیڈان کی جھلک دیکھی۔ سڑک پر بیوک پچاس گز دور پارک کی گئی تھی۔ دراصل جب وہ بیوک کے قریب سے گزرا تھا، اسی وقت بیوک سیڈان اس کے نوٹس میں آگئی تھی۔ بظاہر اس میں دو افراد موجود تھے۔
تاہم تھکن کے باعث اس نے خاص دھیان نہیں دیا اور سیڑھیاں طے کر کے داخلی دروازے کے ذریعے مکان میں داخل ہوگیا۔ تنہائی کا خیال آتے ہی اس کا ذہن پیچھے چلا گیا۔ اس کی پینتیسویں سالگرہ چند ماہ بعد تھی۔ کرسٹی اچھی بیوی تھی۔ تاہم اس کی پیشہ ورانہ غیر یقینی اوقات کار نے کرسٹی کو پریشان کر دیا۔ مارک اپنی جگہ مجبور تھا۔ لہٰذا باہمی رضامندی سے یہ رشتہ طلاق پر ختم ہوگیا۔ کئی برس سے وہ اکیلا ہی تھا۔

مارک کے والدین جینی کے گھر کے سامنے رہتے تھے۔ اس روز واردات والی طوفانی رات میں جینی بھاگ کر وہیں پہنچی تھی۔
اس خونی واقعے نے اسے جذباتی طور پر شدید صدمہ پہنچایا تھا۔ وہ سب سے دور ہوتی چلی گئی۔ اپنے اطراف میں اس نے ایک اَن دیکھا خول بنا لیا تھا۔ جب اس نے فیڈرل ڈیفنس ڈویژن میں کام کرنا شروع کیا تو وہ نارمل زندگی کی طرف لوٹنے لگی۔ مارک کے ساتھ اس کی دوستانہ ملاقاتیں پھر شروع ہوگئیں۔ مارک اسے پسند کرتا تھا، اس نے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کی۔ تاہم اندرونی طور پر وہ دوستی سے کچھ آگے نکل گئے تھے، اظہار باقی تھا۔
مارک نے خیالات ایک طرف جھٹکے اور صوفے سے اٹھ کر واش روم کی طرف چلا گیا۔ وہاں سے نکل کر کچن میں آیا۔ کافی کے لیے کیتلی چڑھائی۔ پھر ریفریجریٹر سے پنیر کے ٹکڑے، بیئر اور کوک (کوکا کولا) کے ساتھ ایک ٹماٹر نکالا۔ دودھ کا ہاف کارٹن لیا۔ وہ ''چیز'' سینڈوچ بنا رہا تھا۔ تب اس کا دھیان سڑک پر موجود بیوک سیڈان کی جانب چلا گیا۔
وہ رک گیا۔ یہ شاید اس کے پیشہ ورانہ ذہن کی کارستانی تھی۔ اس نے لیونگ روم کی بتیاں بجھا دیں اور کھڑکی سے باہر جھانکا۔ بیوک ابھی تک وہیں تھی۔ وہ کھڑکی سے ہٹنے والا تھا کہ اسے ایک سیاہ پونٹیاک نظر آئی۔ پونٹیاک رکی تو اس میں سے ایک دراز قامت شخص برآمد ہوا۔ بیوک کا دروازہ کھلا۔ دو آدمی اس میں سے باہر آگئے۔ وہ ہیولوں کی طرح لگ رہے تھے۔
تینوں نے فٹ پاتھ پر چلنا شروع کر دیا۔ چلنے کی سمت وہی تھی جس طرف مارک کا مکان تھا۔ مارک کی چھٹی حس نے کہا کہ وہ یہیں آرہے ہیں۔ مارک کھڑکی سے ہٹ گیا اور دھیرے سے پردہ برابر کر دیا۔ پھرتی سے اس نے گلاک (ہینڈ گن) اٹھا کر واپس ہپ ہولسٹر میں لگالی۔
پورچ کی لائٹ روشن تھی۔ وہ خاموشی سے دروازے کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ کچھ دیر بعد ڈور بیل کی چیخ سنائی دی۔ مارک کا خدشہ ٹھیک نکلا تھا۔ اس کا ہاتھ ازخود گلاک کے دستے پر آگیا۔ اس نے دروازے کے ہول میں سے باہر دیکھا، دراز قامت کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ ہوگی۔ سر کے زیادہ تر بال سفید تھے۔ بظاہر وہ ایک معزز شخص دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن مارک خطرہ مول لینے پر آمادہ نہ تھا۔ اس نے گلاک ہولسٹر سے کھینچ لیا اور باقی دونوں آدمیوں کو

دیکھا۔ وہ جوان اور خوش لباس تھے۔ گھنٹی پھر بجی۔

''کون ہے؟'' مارک نے آواز بلند کی۔

''مسٹر مارک رائن! میرا نام جیک ہے، جیک کیلٹو کیا ہم بات کرسکتے ہیں؟'' جواب دراز قامت نے دیا تھا۔

''اس وقت آدھی رات سے اوپر ہم لوگ موسیقی سے لطف اندوز نہیں ہوسکتے۔ نہ میں تمہیں جانتا ہوں اور نہ ہی موسیقی کی زبان سمجھتا ہوں۔'' مارک کی آنکھ بدستور ویو ہول کے ساتھ لگی تھی۔ باہر سے کسی بھی جارحانہ حرکت کا ردِعمل پیش کرنے کے لیے وہ بالکل تیار تھا۔ تینوں کے ہاتھ خالی تھے لیکن یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ غیر مسلح ہوں۔ پھر اس نے دراز قامت یعنی جیک کو دیکھا۔ جس نے اپنی ''شناخت'' ویو ہول کے سامنے کردی تھی۔ مارک نے غور سے کارڈ کو دیکھا اور گن نیچے کرلی۔

''مسٹر مارک، میں سی آئی اے کی جانب سے ہوں۔''

مارک نے دروازہ کھول دیا۔ بعدازاں بتیاں بھی روشن کردیں۔ ان کو بٹھا کر وہ کچن میں گیا اور کافی کیتلی نیچے رکھ کر واپس آگیا۔

وہ اب آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ مارک نے اندازہ لگایا کہ جیک کے ساتھی بھی سی آئی اے سے تعلق رکھتے ہیں۔

جیک نے پہلے غلط وقت پر آنے کی معذرت پیش کی۔ اور ایک بار پھر اپنا آئی ڈی بیج پیش کیا۔ مارک نے بلاتکلف اسے جانچا۔ ایک جانب سی آئی اے کا مخصوص نیلا لوگو بنا ہوا تھا۔ پس منظر میں امریکی عقاب کی شبیہہ تھی۔ دوسری جانب جیک کی تصویر تھی۔ تصویر میں اس کے بال اتنے سفید نہیں تھے۔

مارک نے بیج واپس کرکے سوالیہ نظروں سے تینوں کو دیکھا۔

''یہ ایجنٹ گراہم اور ایجنٹ فیلوز ہیں۔'' جیک نے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ ''دراصل معاملے کی نوعیت کے پیشِ نظر ہم ملاقات کو کل پر نہیں ٹال سکتے تھے۔''

مارک نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ جیک کے اشارے پر ان دونوں نے بھی اپنے بیج پیش کیے جنہیں دیکھنے کے بعد مارک نے واپس کردیا۔

''کافی یا...؟''

''کافی ٹھیک ہے، شکریہ۔'' جیک نے کہا۔

کافی کا دور شروع ہوا تو جیک نے مدعا بیان کیا۔

''میں جینفر مارچ کے متعلق کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔''

''اوہ، نادیا ڈرگ کیس؟'' مارک نے استفسار کیا۔

''نہیں، نادیا کیس کی بات نہیں ہے۔'' جیک نے تردید کی۔

مارک نے الجھن محسوس کی۔ جینی کے بارے میں اور کیا بات ہوسکتی ہے؟ تاہم وہ خاموش رہا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ دونوں قریبی دوست ہیں۔''

''کہہ سکتے ہیں۔'' مارک کی الجھن میں اضافہ ہوگیا۔

''اس کو تم پر اعتماد ہے؟''

''یقیناً۔'' مارک ہچکچایا۔ ''دیکھو میں سوالات کی نوعیت سمجھنے سے قاصر ہوں۔''

''دراصل معاملے کا تعلق پال مارچ سے ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کررہا تو تم جینفر کو اس کے باپ کے بارے میں بتا چکے ہو؟'' جیک نے کہا۔

''یقیناً میں نے جینفر کو بتایا ہے۔'' مارک نے لفظ ''جینی'' بولنے سے احتراز کیا۔

''مسٹر مارک تھوڑی دیر میں آپ کا ذہن صاف ہو جائے گا۔ تاہم تفصیل میں جانے سے پہلے یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ یہ معاملہ حد درجے خفیہ نوعیت کا ہے۔ لہٰذا مجھے آپ کی جانب سے یقین دہانی درکار ہے کہ یہاں ہونے والی گفتگو کہیں اور نہیں جائے گی۔'' جیک نے کہا۔

مارک نے پہلے جیک کو نظر بھر کے دیکھا۔ پھر دونوں ایجنٹس پر نگاہ ڈالی۔

''او کے، میری جانب سے لیکیج نہیں ہوگی۔ کیا معاملہ ہے؟ مجھے کچھ حیرانی بھی ہے۔'' مارک نے جواب دیا۔

''سی آئی اے کو اور تمہارے ملک کو تمہاری مدد چاہیے۔''

مارک بے اختیار ہنس پڑا۔ ''میں ہی کیوں؟''

''تم جانتے ہو کہ دو برس قبل جینفر کے والد لاپتا ہو گئے تھے۔ تمہیں یہ بھی پتا ہوگا کہ پال مارچ کے گھر پر حملہ ہوا تھا۔ حملے سے متعلق الیسے بھی تمہارے علم میں ہوں گے۔''

مارک نے سر ہلایا۔ ''پھر؟''

''جب مسز مارچ کا قتل ہوا۔ اس وقت پال سی آئی اے کے ایک خفیہ مشن پر تھا۔''

مارک کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔ ''جینفر نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں بتائی۔ پال تو ایک سرمایہ کار بینکر

تھا۔"

"جینیفر کو پتا ہی نہیں تھا۔ درحقیقت پال سی آئی اے کا انڈر کور ایجنٹ تھا۔"

"تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ وہ ایک جاسوس تھا؟"

جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ پال ایک خطرناک خفیہ بین الاقوامی آپریشن کا حصہ تھا۔ اس کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ اور میں ظاہر نہیں کرسکتا۔"

"کیا تم یہ اشارہ نہیں دینا چاہ رہے ہو کہ پال ہی جینیفر کی ماں کا قاتل تھا؟" مارک نے چبھتی ہوئی آواز میں سوال کیا۔

"مارک، ایمان داری کی بات یہ ہے کہ اس بارے میں، میں اب تک کسی حتمی رائے تک نہیں پہنچ سکا ہوں۔"

مارک کو یہ مبہم جواب پسند نہیں آیا۔ "میں کچھ بھی نہیں سمجھا۔" اس نے بھی ذومعنی انداز اختیار کیا۔

اس مرتبہ ایجنٹ گراہم نے دخل اندازی کی۔

"تم اتنا سمجھو کہ پال مارچ کی باڈی کے منظرعام پر آنے سے کئی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔"

"کون سی زندگیاں؟ خطرہ کس طرف سے۔" مارک چڑ سا گیا۔

جیک نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ "ہم ان سوالات کے جواب دینے سے معذور ہیں۔"

"بہت خوب۔" مارک کا انداز استہزائیہ تھا۔ "تم لوگ بہت کم بتا کر مجھ سے بہت زیادہ کی توقع کر رہے ہو۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن جینیفر کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے... اور ہمیں بھی۔"

"کس قسم کی مدد؟"

"مجھے یقین ہے کہ جینیفر، باپ کی شناخت کے لیے یورپ کا سفر کرے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم چند روز کی چھٹی لے کر اس کی نگرانی کرو۔"

"مطلب، میں اس کا تعاقب کروں؟" مارک نے اپنی جھلاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی۔

"بہتر ہوگا کہ تم اس کے ہم سفر کی حیثیت میں رہو۔ تاہم اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر تم "تعاقب" کا لفظ استعمال کر سکتے... اس کی نظر میں آئے بغیر۔"

"کیوں؟" مارک نے یک لفظی سوال کی ہتھوڑی ماری۔

"اس کی حفاظت کے لیے۔" جیک نے جواب دیا۔

"وہ تمہیں جانتی ہے اور تم پر بھروسا کرتی ہے۔ جب کوئی مصیبت میں ہوتا ہے تو سب سے زیادہ ضرورت اسے کسی دوست کی ہوتی ہے۔"

"اسے کیا خطرہ ہے؟ وہ کیسی مصیبت میں ہے؟"

"کوئی اس پر قاتلانہ حملہ کرسکتا ہے۔"

"کیوں؟ کون؟" مارک ضبط کھونے لگا۔ وہ بچہ نہیں تھا کہ سی آئی اے کا کارڈ دیکھ کر ان کے کہنے پر چل پڑتا۔

جیک نے انکار میں سر ہلایا اور جواب کے لیے معذوری کا اظہار کیا۔ مارک کی برداشت ختم ہوگئی۔

"مجھے بھی معذور سمجھو۔" اس نے ٹکا سا جواب دیا۔

تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، دونوں نے تیسرے کی طرف دیکھا۔ مارک نے تینوں کی جانب دیکھا۔ پھر کچھ سوچ کر بولا۔

"مسٹر جیک! تم درحقیقت کون ہو؟ اور سی آئی اے میں کیا کرتے ہو؟" مارک نے سوالات کا رخ موڑتے ہوئے براہِ راست جیک کو دیکھا۔

"میں اسپیشل آپریشنز میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں۔" جیک نے بتایا۔

"کس قسم کے اسپیشل آپریشنز؟"

جیک نے پھر نفی میں سر ہلایا۔ "یہ معلوم ہونا چاہیے، لیکن فی الوقت یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا تم ہماری مدد کروگے؟ کیا تم جینیفر کی مدد کروگے؟"

"مجھے محض ایک کلیو چاہیے، کوئی ایسی بات کہ مجھے یہ احساس ہو کہیں میں اندھے کنوئیں میں تو کودنے نہیں جا رہا۔ جہاں تک میں نے دیکھا اور سمجھا ہے، وہ یہ ہے کہ سی آئی اے اس طرح کسی عام شہری کے تحفظ کے لیے سرگرداں نہیں ہوتی۔ اگر وہ کوئی اہم یا وی آئی پی شخصیت نہ ہو۔ کیوں؟" مارک نے صاف گوئی سے تحفظات کا اظہار کر دیا۔

تینوں نے پھر آپس میں نگاہیں چار کیں اور جیک نے جواب دیا۔

"میں ایک حد تک سمجھوتا کرتے ہوئے کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن صرف اس امید پر کہ تمہارے خدشات دور ہو جائیں گے۔" جیک نے توقف کیا۔ پھر دوبارہ گویا ہوا۔ "جینیفر وہ "چابی" ہے جو اس معمے کو حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے کہ وہ کمپیوٹر ڈسک کہاں ہے، جو اس کے فادر کے ساتھ ہی غائب ہوگئی تھی اور جس کی ہمیں تلاش ہے۔"

''مذکورہ ڈسک میں کیا ہے؟''

''سی آئی اے کی اہم تفتیش سے متعلق اطلاعات ہیں۔''

''کیا جینفر کو ایسی کسی ڈسک کے وجود کا علم ہے؟'' وہ متواتر اس کے لیے ''جینی'' کا لفظ استعمال کرنے سے پرہیز کر رہا تھا۔

''میرے خیال میں وہ لاعلم ہے۔''

''تو پھر وہ کیسے مددگار ثابت ہوسکتی ہے؟''

''یہ میرا قیاس ہے۔ کیونکہ ڈسک پال کے ساتھ ہی غائب ہوگئی تھی اور جینفر اب سوئٹزرلینڈ جائے گی تو اس بات کا امکان ہے کہ ہمیں کوئی اشارہ ہاتھ آجائے۔ جس کے سہارے ہم ڈسک تک پہنچ سکیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کچھ اور لوگ بھی ڈسک کی تلاش میں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ موقع ملتے ہی جینفر پر حملہ کریں گے۔'' جیک نے وضاحت پیش کی۔

''معذرت کے ساتھ، میں اب بھی خود کو اندھیرے میں کھڑا پاتا ہوں۔ ڈسک میں کیسی اطلاعات ہیں؟''

میٹنگ طول پکڑ گئی تھی۔ مارک خود کو مطمئن نہیں کر پا رہا تھا۔

جیک نے گہری سانس لے کر شانے اچکائے۔

''مارک! میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

''اچھا تو یہ بتادو کہ تم لوگ اپنا آدمی اس کام کے لیے کیوں استعمال نہیں کر رہے ہو؟ میں ہی کیوں؟''

''جو لوگ ڈسک کے پیچھے ہیں، وہ جینفر کے لیے واضح خطرہ ہیں۔ سی آئی اے کو بھی ڈسک کی تلاش ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات ان لوگوں کے علم میں ہے۔ اگر ہم اپنا آدمی درمیان میں ڈالتے ہیں تو وہ لوگ ایک میل دور سے سی آئی اے کی بو پالیں گے۔'' جیک نے حتی الامکان مارک کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ ''تم اس کے قریبی دوست ہو۔ تم پر کوئی شک نہیں کرے گا۔ تم اتنی صلاحیت رکھتے ہو کہ آس پاس رہتے ہوئے جینفر کی حفاظت کر سکو۔ میں اپنے آدمی بیک اپ میں رکھوں گا لیکن تم سے دور۔ تاہم کسی غیر یقینی صورت حال سے نمٹنے کے لیے میرے آدمی کال کرنے پر قلیل مدت میں تم تک پہنچ سکیں گے۔ اب میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ تم ہماری مدد کرو گے؟'' اس مرتبہ جیک کا لہجہ حتمی تھا۔ وہ بھی شاید اکتا گیا تھا۔

مارک نے محسوس کرلیا کہ وہ فیصلہ کن موڑ پر ہے اور جیک اس سے زیادہ مزید کچھ نہیں بتائے گا۔ مارک کو اقرار کرنا تھا یا انکار۔

''میں کئی کیسز پر کام کر رہا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے چھٹی مل جائے گی۔'' اس نے نیم آمادگی ظاہر کی۔

''بیماری کا بول دو۔ کوئی بھی بہانہ بنالو۔'' جیک نے کہا۔ ''پھر بھی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا، میں اوپر سے فون کروا دوں گا۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ اصل وجہ کسی کو پتا نہ چلے۔ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ یہ انتہائی خفیہ اور حساس آپریشن ہے۔''

''میں سمجھ گیا۔''

''تو تم تیار ہو؟''

''میں جینفر کی خاطر تیار ہوں۔'' مارک نے کہا۔

''شکریہ، مارک۔ میں تمہارے تعاون کا دل سے قدر کرتا ہوں۔''

''کیا مجھے اسلحہ ساتھ رکھنا ہوگا؟''

''یقیناً تم مسلح حالت میں رہو گے۔''

''کیا مجھے براہِ راست جینفر سے پوچھنا چاہیے ساتھ جانے کے لیے؟'' مارک نے سوال کیا۔

''ہاں تم بات کر سکتے ہو۔ کہہ سکتے ہو کہ مورال سپورٹ کے لیے تم ساتھ رہنا چاہتے ہو۔ لیکن بات نہ بنے تو زور مت دینا اور دوسرا راستہ اختیار کرنا۔'' جیک نے سمجھایا اور ایک لفافہ نکال کر اسے پکڑا دیا۔

''یہ کیا ہے؟''

''بزنس کلاس کے اوپن ٹکٹ۔''

''تو تمہیں یقین تھا کہ میں آمادہ ہو جاؤں گا؟''

''مجھے خود کو تیار حالت میں رکھنا تھا۔ تمہاری طرف سے انکار کا امکان بھی تھا۔'' جیک نے کہا۔ ''میرا سیل نمبر بھی اندر موجود ہے۔ پانچ ہزار ڈالرز ہیں۔ ایک ویزا کارڈ ہے تمہارے نام کا۔ بس پیچھے دستخط کرنا۔ جتنا استعمال کرو، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ رسید رکھتے جانا۔ ''انکل سام'' (سرکار) کو بھی خوش رکھنا ضروری ہے۔'' جیک مسکرایا۔

''پوری منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔''

''تاخیر سے بچنے کے لیے۔ سوئٹزرلینڈ دیکھا ہے تم نے؟''

''ہاں۔'' مارک نے کہا۔ ''خوابوں میں۔''

☆☆☆

سوئٹزرلینڈ۔

چک میکال نے رینالٹ کار ہائر کی تھی۔ اس وقت وہ فرکا پاس (Furka) پر نظاروں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

سفید رنگ کی آوڈی (AUDI) کب رینالٹ کے پاس آکر رکی، پتا ہی نہیں چلا۔ دروازہ کھل کر بند ہوا تو چک میکال نے پلٹ کر رینالٹ کی جانب دیکھا۔

آوڈی سے اترنے والے شخص کے شانے سے کیمرا جھول رہا تھا۔ وہ چک کی جانب ہی آرہا تھا۔

''ہیلو، مسٹر میکال۔ میرا نام ہارٹ ہے۔'' اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

''ہیلو۔'' چک نے ہاتھ ملایا۔

ہارٹ نے اپنا تعارف زیورچ ایکسپریس کے نمائندے کے طور پر کرایا۔ وہ اچھی انگریزی بول رہا تھا۔ اس نے فون پر چک میکال سے ''فرکا پاس'' پر معاوضے کے عوض وقت لیا تھا۔

ہارٹ، پال مارچ کی اسٹوری پر کام کر رہا تھا۔ وہ ایک لمبے قد کا گھنے سیاہ بالوں والا شخص تھا۔ آنکھیں چشمے کے عقب میں چھپی تھیں۔ بال یوں لگ رہے تھے جیسے اس نے ڈھیلی فٹنگ کی وگ لگائی ہوئی ہے۔

''تم مجھ سے کیا چاہتے ہو، مسٹر ہارٹ؟''

''میں چاہتا ہوں کہ یہ اسٹوری بہتر سے بہتر انداز میں پیش کروں۔ اس کے لیے تمہارے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ تم نے ہی پال مارچ کی لاش دریافت کی تھی۔''

''وہ تو ٹھیک ہے۔ تم معاوضے کی بات کر رہے تھے؟'' میکال نے تصدیق چاہی۔

''بالکل، معقول معاوضہ تمہارا حق ہے لیکن تم کسی اور صحافی کے ساتھ تعاون نہیں کرو گے۔'' ہارٹ نے پابندی لگائی۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟ اس سلسلے میں ہمیں ویزن ہارن پر نہیں ہونا چاہیے تھا؟''

''رائٹ، ہم وہاں بھی جائیں گے۔ دراصل میں اپنی اسٹوری کو خوب صورت مناظر سے مزین کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے یہاں کے مناظر طلسم جیسے ہیں لیکن ان مناظر میں تم دکھائی نہ دو تو تصاویر بے معنی ہو جائیں گی۔'' ہارٹ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔

''ٹھیک ہے شروع کرو۔'' میکال نے کہا۔

''وہاں سے شروع کرتے ہیں۔'' ہارٹ نامی صحافی نے گلیشیر کے کنارے کی جانب اشارہ کیا جہاں گلیشیر کی اختتامی ڈھلان تھی۔ ڈھلوان کے اختتام پر گلیشیر سپاٹ دیوار کی طرح گہری کھائی میں چلا گیا تھا۔

''جناب اُدھر خطرہ ہے۔ میں اپنا حفاظتی سامان بھی نہیں لایا ہوں۔'' چک ہچکچایا۔

''گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ یہ قارئین کے لیے بڑا ڈرامائنگ شاٹ ہوگا اور میں تمہیں خطرے سے دور ہی رکھوں گا۔''

میکال نے کچھ سوچا اور شانے اچکائے۔ ''او کے۔''

''کیا تم لاش کے بارے میں کوئی غیر معمولی بات بتا سکتے ہو؟''

''نہیں، کوئی خاص نہیں۔ اس کا بیشتر حصہ برف میں دبا تھا۔'' میکال نے بتایا۔

''کوئی چیز ملی ہو تمہیں... جیسے کاغذات، کوئی دستاویز، پاسپورٹ وغیرہ؟'' ہارٹ نوٹ بک میں لکھتا جا رہا تھا۔

''نہیں۔ اس معاملے میں شاید کیپٹن وکٹر تمہاری مدد کر سکے۔''

''رک سیک، اسی کے پاس ہوگا؟''

''ہاں۔''

''مسٹر میکال! تمہاری عمر؟''

''21 برس۔''

''پتا؟'' ہارٹ نے سوال کیا۔ ''تم امریکا چلے جاؤ گے۔ میرے پاس پتا ہوگا تو میں اپنے آرٹیکل کی نقول تمہیں بھیج سکوں گا۔'' ہارٹ نے تشریح کی۔ بعدازاں اس نے چند سوال اور کیے اور فوٹوشوٹ کے لیے تیار ہو گیا۔

اس نے اپنی پسند کے چند فوٹو لیے۔ پھر وہ میکال کو گلیشیر کی خطرناک اختتامی ڈھلوان پر لے آیا۔

''اس سے آگے جانا حماقت ہوگی۔'' میکال نروس ہو گیا۔ اس نے پلٹ کر عمیق کھائی کو دیکھا اور ساکت کھڑا رہا۔ اس کی تصویر پہلی بار اخبار کی زینت بننے والی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اتنا بھی بہت ہے۔'' ہارٹ نے کیمرا سنبھالا۔ ہارٹ نے زاویے بدل بدل کر چند شاٹ لیے۔ اس عمل کے دوران میں وہ میکال سے قریب ہو گیا۔

''شاندار مزہ آجائے گا۔ اس نے کیمرا بند کر کے شانے سے لٹکا لیا۔

''ہم نے ابھی تک رقم کی بات نہیں کی۔'' میکال نے سوال کیا۔

''ہاں، ویزن ہارن جانے سے پہلے مجھے کچھ ادائیگی کرنی چاہیے۔'' ہارٹ جیب میں ہاتھ ڈال کر میکال کے قریب پہنچ گیا۔ ''ایک بار اس نے پلٹ کر دیکھا۔ دور دور

تک سناٹا تھا۔ ہارٹ نے سوچ سمجھ کر ہی امریکی لڑکے کو ''فرکا پاس'' پر بلایا تھا۔

ہارٹ نے ہاتھ جیب سے نکالا اور میکال نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ خالی تھا۔ اس نے حیرت سے ہارٹ کو دیکھا۔ ہارٹ کی آنکھوں کا تاثر بدلا ہوا تھا۔

''مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اس حد تک احمق ثابت ہو گے۔'' ہارٹ نے سرد آواز میں کہا۔

یک لخت میکال کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی زور شور سے بجی۔ تاہم بہت دیر ہو گئی تھی۔ ہارٹ بس ایک قدم آگے گیا اور پھرتی سے دایاں ہاتھ لڑکے کے سینے پر رکھ کر دھکا دیا۔ لڑکے کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔

وہ ڈھلوان پر لڑھک گیا۔ سنبھلنے کی ناکام کوشش کی لیکن برف ٹھوس شیشے کی طرح چکنی اور سخت تھی۔ ایک تو وہ ڈھلوان پر کھڑا تھا۔ سخت برف کے علاوہ باقی کام دھکے نے کر دیا۔

اس کی دل دوز چیخ پہاڑوں سے ٹکرا کر پلٹی اور پلٹ کر بازگشت کی صورت میں کسی اور سمت میں جا کر سر پٹختی رہی۔ ذرا دیر میں بازگشت مدھم پڑ کر معدوم ہو گئی۔

ہارٹ کے لبوں پر سفاک مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

☆☆☆

نیویارک۔

جینی دن کے گیارہ بجے کے قریب مارک کی رہائش گاہ پر پہنچی۔

''کچھ جلدی نہیں آ گئیں؟'' مارک نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

''واپس چلی جاؤں؟''

''نہیں، نہیں۔ ٹھیک تو ہے، ہاں گیارہ بجے۔ بالکل ٹھیک وقت پر آئی ہو۔ آ جاؤ، آ جاؤ۔'' مارک نے فوراً بیان بدلا۔

جینی نے مسکراتے ہوئے اندر قدم رکھا۔ مارک نے دروازہ بند کر دیا۔ لیونگ روم بکھرا ہوا تھا۔

''تم نے وعدہ کیا تھا؟'' جینی نے منہ بنایا۔

''اوہ یہ سب، یہ... یہ کبھی کبھی ہوتا ہے۔ مجھے وعدہ یاد ہے۔ میں بڑا اسیٹ رکھتا ہوں۔ ہر چیز جگہ پر ہوتی ہے۔'' مارک نے صوفے پر سے ایش ٹرے اٹھائی۔

''خود کو تو بہت سیٹ رکھتے ہو۔''

مارک کے دل میں پھلجھڑی سی چھوٹی۔ وہ رک گیا۔

''کیا کہا؟ پھر سے کہنا۔''

''والٹ ہلکا کرنا پڑے گا۔''

''خادم ہوں۔ کتنے پیسے؟'' اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

''اوہ... ہو... و... و، اتنی سی بات دوبارہ سننے کے لیے اتنی سخاوت؟'' جینی بیٹھ گئی۔

''اتنی سے نہیں، یہ 'بڑی' بات ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''تم نے جو کہی ہے۔'' مارک نے جینی کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جسارت کر ہی ڈالی۔

''اپنی تعریف کر رہے ہو یا میری؟''

''تمہارے سامنے تو صرف تمہاری تعریف ہی کی جا سکتی ہے۔'' دوسری جسارت۔

''کیوں؟'' جینی نے لطف لیا۔ اسے یہ بندہ کبھی کبھی مقناطیس کی طرح لگتا تھا لیکن وہ زیرِ کشش آتے آتے، ہر بار خود کو روک لیتی تھی اور دونوں جانب سے دل کی بات دل میں ہی رہ جاتی تھی۔

''آئینہ نہیں دیکھتی ہو؟''

''وہاں تو کوئی اور ہی شکل نظر آتی ہے۔'' جینی نے بے اختیار بات آگے بڑھا دی۔ مارک کو ساعت کا دھوکا لگا۔ شوق نے دل پر دستک دی۔ بے تابیٔ قلب نے مہمیز لی۔ وہ درماندۂ حیرت، دعویٔ الفت کرتے کرتے تھم گیا۔ ادراک و یقین اور وہم و گمان میں گم صم محوِ نظارہ تھا۔ دل اپنا، نگاہ اپنی، جلوے اپنے۔

''کس کی شکل؟'' اس کی آواز بھی ڈوب سی گئی۔ حشرِ تمنا، سینے میں بپا تھا لیکن اس نے باگ تھامے رکھی۔ جرأتِ اظہار کہاں سے لاؤں؟

''ہے کوئی تمہارے جیسا۔'' جینی کو اپنی ہی قوتِ گویائی اجنبی لگی۔ جینی نے خود سے سوال کیا۔ پسپا ہونا چاہیے لیکن تیر کمان سے نکل گیا تھا۔ جواب ذو معنی تھا۔ بس یہی ایک ڈھال بچی تھی ورنہ شوقِ سپردگی نے تو جیسے سپر ڈال دی تھی۔

''یعنی میں؟'' اس نے جینی کے جواب کو معنویت کا مفہوم دینے کی آس میں سوال گرایا۔ بس یہی آخری لغزش تھی۔ حسن کو راستہ ملا اور سرمستی شوق پلٹ گئی۔ پھر وہی ایذا رسانی۔

''تم کیا گیری کو پر ہو؟''

''نہیں۔ سڈنی پوئیٹر۔'' مارک نے لٹکی ہوئی آواز میں کہا اور دھم سے بیٹھ گیا۔ ''بلکہ جیری لوئیس۔'' اسے لغزش

کا احساس ہو گیا تھا۔ اسے اپنے آپ پر غصہ آیا۔ ''جیری لوئیس نہیں بلکہ اُلو۔۔۔ کا۔۔۔'' جینی کو گھورتے دیکھ کر تھم گیا اور بات بدلی۔

''ہاں، اُلو کا پر ہوں۔''

جینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ دل کی بات، محتاجِ بیان ہی رہ گئی۔ موقع تھا جو اندیشہ و احتمال کی نذر ہوا۔ اخلاق و اعتدال کی نذر رہوا۔

دونوں پامالیٔ دل پر بے کیف تھے۔ ایک کا انداز تھا، دوسرے کی ادا ٹھہری۔

''تم کافی بناؤ۔ میں کپڑے بدل کر آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں۔'' مارک کھڑا ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔'' جینی نے اتفاق کیا۔ اس کی نگاہ دوسرے کمرے کی جانب جاتے ہوئے مارک کی پشت پر تھیں۔ جینی نے ہلکا سا ملال محسوس کیا۔ وہ گہرا سانس لے کر اٹھی اور کچن کی طرف چلی گئی۔

اسے مارک نے صبح فون کر کے بلایا تھا۔ وہ کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔ جینی کو کچھ حیرت ہوئی تھی کہ کیا بات ہو سکتی ہے؟ تاہم اس کو آنا ہی تھا۔ دروازے پر بس اچانک ہی بات اس موضوع کی طرف نکل گئی جسے جینی نے عرصے سے سرد خانے میں رکھا ہوا تھا۔

کافی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے مارک نے بڑی احتیاط سے جینی کے متوقع سفر کا ذکر چھیڑا اور ساتھ چلنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جینی کو حیرت ہوئی۔ اسے اس بات کا خیال نہیں آیا تھا۔

''دیکھو جینی، تم جس مقصد سے وہاں جا رہی ہو وہ مقصد ایک دردناک حقیقت سے جڑا ہے۔ شاید وہاں تم خود کو سنبھال نہ سکو۔ ایک دوست کی حیثیت سے مجھے تمہیں ان حالات میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔'' مارک نے وجہ بتائی۔

''یعنی تم ایک سنجیدہ خادم ہو؟'' جینی کا لہجہ خوش گوار تھا۔

''درست فرمایا آپ نے۔'' مارک نے سر کو خم دیا۔ وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ خادم نہیں ''امیدوار'' ہوں۔

جینی الجھ گئی۔ وہ کچھ اور کہنا چاہ رہی تھی۔ مارک کی خواہش نے اسے مشکل میں ڈال دیا۔ ''مارک میں نے ہمیشہ تمہاری سوچ کی قدر کی ہے۔'' اس نے ناپ تول کر الفاظ چنے۔ ''تمہاری یہ پیشکش میرے لیے باعثِ طمانیت ہے۔ لیکن۔۔۔ میرے ذہن میں ایک اور بات تھی۔''

''کیا؟''

''میرے جانے کے بعد بابی اکیلا ہو گا۔ نرس لی رائے مرفی اسے سنبھال تو لیتی ہے لیکن وہ تم سے زیادہ مانوس ہے۔ میں۔۔۔ سوچ رہی تھی کہ۔۔۔'' جینی نے مارک کے چہرے پر یاس کا واضح رنگ دیکھا اور مشکل سے اپنی بات پوری کی۔۔۔ ''کہ تم اس دوران میں بابی سے ملتے رہو اور۔۔۔ اور۔۔۔'' معاً وہ رک گئی۔ مت کرنادانی، دل پھر مچلا۔ یہ محض دوستی نہیں۔ دوست تو بدل جاتے ہیں اور مل جاتے ہیں لیکن دلدار۔۔۔ وہ چند لمحے کشمکش کا شکار رہی، بہرحال اس کے جوان بدن میں کوئی بوڑھی روح نہیں تھی۔ دھڑکنوں نے دھیما سا نغمۂ الفت چھیڑ دیا اور وہ مغلوب ہو کر مارک کے قریب جا بیٹھی۔

مارک چونک اٹھا۔ جینی نے اس کا ہاتھ اپنے ریشمی ہاتھ میں لے لیا۔ مارک کی جمالیاتی حس نے اسے جینی کی نیم وارفتگی کا احساس دلایا۔ یوں لگا جیسے جینی کا مہکتا ہوا وجود نرم خوش رنگ بادل میں تبدیل ہو گیا ہے اور وہ خود اس نرم، مہکتے ہوئے بادل میں کہیں گم ہو گیا ہے۔

جینی نے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے یاقوتی لبوں کی تپش منتقل کر دی۔ مارک اَن دیکھے ابرِ رنگیں میں قلابازیاں کھانے لگا۔

''یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا ہے؟'' اس کی آواز میں سرشاری تھی۔ سرشاری میں بے قراری اور بے قراری میں بے یقینی تھی۔

''قرضہ اتارا ہے۔'' جواب ملا۔ جینی کی نیلگوں آنکھوں میں ایک اور ہی رنگ تھا جو دل کی آنکھ ہی دیکھ سکتی تھی۔ مارک نے وہ رنگ دیکھ لیا۔

''کم سے کم دو قسطیں تو اتارو۔''

''دیکھو مارک چند روز کی تو بات ہے۔ چلو مسکرا دو۔ اتنی سنجیدگی میں تمہارا چہرہ اُلو کی طرح ہو جاتا ہے۔''

مارک نے دانت نکالے۔

''خادم ہوں۔ تو کیا واپس آنے تک ایک گولڈ رنگ خرید کر رکھوں؟''

''پھر پٹری سے اترے۔'' جینی نے آنکھیں دکھائیں۔

''ارے فتنہ ساز، فتنہ گر، ستم پیشہ۔۔۔ تم پٹری پر آنے کب دیتی ہو۔'' مارک نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔

جینی نے اس کا کان مروڑا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''یہ ایک اور بھی ہے؟'' مارک نے گردن گھما کر

دوسرا کان دکھایا۔
''بس دو ہی ہیں؟'' جینی کی آنکھوں میں پھر شرارت تھرکنے لگی۔
''نہیں دو اور بینک میں پڑے ہیں۔'' مارک نے خود ہی اپنا کان مروڑا۔
''تمہیں کسی اسٹیج پر ہونا چاہیے تھا۔'' وہ ہاتھ لہرا کر جلدی سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆

اڑتیس سالہ ''گاردا'' لانگ بیچ پولیس ڈپارٹمنٹ میں اب نام کا ڈیٹیکٹو تھا۔ مے نوشی کی عادت نے اسے خاصا نقصان پہنچایا تھا۔ مارک نے جب اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکا اور مارک کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔
''ہیلو، کافی دنوں بعد آئے۔'' وہ بولا۔
''ہاں۔'' مارک نے بے تکلفی سے اس کے سامنے رکھا گلاس اٹھا کر سونگھا۔ ''باز نہیں آئے ابھی تک۔''
''کیا فرق پڑتا ہے؟''
''بہت فرق پڑتا ہے۔'' مارک نے سرزنش کی۔
''دوست اب لیکچرز کا وقت گزر گیا ہے۔'' گاردا نے جواب دیا۔ ''تم کہو بہت دنوں بعد چکر لگایا۔ کوئی خاص بات؟''
''ہاں ایک کام تھا۔ دو سال پیشتر مسز پال مارچ کا قتل ہوا تھا۔ یاد ہے؟''
''کس کو یاد نہیں۔ مجھے تو یہ بھی یاد ہے کہ تم نے خود نجی طور پر اس کیس پر کافی وقت خراب کیا تھا۔'' گاردا نے تبصرہ کیا۔
''ہاں، جینفر کی وجہ سے۔ حالانکہ وہ میرا نہیں تمہارا کیس تھا۔ جینفر جان بچا کر میرے والدین کے در پر پہنچی تھی۔'' مارک نے وضاحت کی۔
''وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب دو سال بعد کیا یاد آ گیا؟''
''مجھے کچھ یاد نہیں آیا، شاید تمہیں کوئی نئی بات یاد آ جائے۔'' مارک نے کہا۔ پھر اس نے گاردا کو بتایا کہ پال کی لاش کہاں اور کیسے دریافت ہوئی۔ نیز یہ کہ جینفر، سوئٹزر لینڈ جا رہی ہے۔
''یہ بات ہے لیکن میں کیا نئی بات بتا سکتا ہوں۔ بہت کچھ تو تم خود جانتے ہو۔'' وہ بولا۔
''سوچو، شراب سے دھیان ہٹا کر سوچو۔'' مارک نے اس کا گلاس اٹھا لیا۔ جواب میں گاردا نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔ کچھ دیر بعد اس نے بولنا شروع کیا۔ تاہم مارک کی معلومات میں کوئی نیا اضافہ نہیں ہوا۔
''ہوسکتا ہے پال نے یورپ روانہ ہونے سے پہلے اپنی ہی فیملی کو کسی کے ہاتھوں خود ہی مروانے کا بندوبست کر دیا ہو؟'' گاردا نے قیاس آرائی کی۔
''محرک؟'' مارک نے پوچھا۔
''مختلف مفروضے ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ کوئی راز ہے جس کا علم فیملی یا کسی فیملی ممبر کو ہو گیا تھا جسے اندھیرے میں دفن کرنے کے لیے سب کچھ خود اسی نے کیا یا کروایا اور خود غائب ہو گیا۔ تاکہ ایک نئی شناخت کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کرے۔''
''خود وہ یہ کام کرے، یہ ناممکن ہے۔'' مارک بڑبڑایا۔ ''پال کے علاوہ کوئی اور مشکوک؟''
''نہیں۔ کوئی نہیں۔ ہم نے بہت زور لگایا۔ سب بے سود۔ وہ سوئٹزر لینڈ اترا تو تھا۔ نیویارک سے اس نے فلائٹ بھی پکڑی تھی۔ تاہم سوئٹزر لینڈ اترنے کے بعد سے وہ غائب رہا۔
''تم کسی راز کی بات کر رہے تھے؟''
''یہ ایک مفروضہ تھا۔ تاہم کوئی سیکرٹ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ پال کا کوئی فیملی بیک گراؤنڈ نہیں تھا۔ وہ خود ایک اسرار تھا۔ پُراسرار انداز میں ظاہر ہوا اور پُراسرار انداز میں غائب ہو گیا۔ ایف بی آئی بھی اس کے فیملی بیک گراؤنڈ کے بارے میں ہماری کوئی مدد نہ کر سکی۔ کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔ پال مارچ ''مسٹری مین'' تھا۔''
کچھ سوچ کر وہ بولا۔ ''اس کی بیٹی نے گھر میں کسی قیدی کی تصویر دیکھی تھی، جس کا نام جوزف ڈیلگاڈو تھا لیکن اس نام کے کسی قیدی کا وجود ہمیں نہیں ملا۔''
''تم نے تصویر دیکھی تھی؟''
''تصویر کسی نے نہیں دیکھی۔'' گاردا نے کہا۔
''جینفر کا کیا کہنا تھا؟''
''اس کے مطابق، گھر کی تلاشی لی گئی تھی۔ وہ سمجھی کہ پولیس کا کام ہے اور تصویر بھی وہی لے گئے ہیں۔'' گاردا نے بتایا۔
''اور پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز؟''
''وہاں بھی ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔''
''تمہارا ایک دوست تھا سی آئی اے میں؟''
''ولینگلے، ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہو؟''
''ہاں۔'' مارک نے تصدیق کی۔

"کوئی کام؟"

"اس کے ذریعے "جیک کیلسو" کے بارے میں معلوم کرو۔ نہایت احتیاط سے۔ میرا نام آئے نہ کسی اور کا۔ تمہارے پاس جواز ہے کہ وہ تمہارا کیس تھا اور تمہاری دلچسپی کیس سے ہٹنے کے بعد بھی ذاتی حیثیت میں برقرار تھی۔ پال مارچ کی لاش منظرِ عام پر آگئی ہے تو تم زیادہ پُرجوش ہو اور اس راز سے پردہ اٹھانا چاہتے ہو۔ جیک کے بارے میں تمہارے دوست کو بھی احتیاط برتنی پڑے گی۔ تمہیں زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا ریکارڈ اچھا تھا اور دماغ اب بھی کام کر رہا ہے۔ تم سمجھ رہے ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں اور تمہیں کیا کرنا۔ راز معلوم کرنے کے لیے رازداری ضروری ہے۔" مارک نے اختصار کے ساتھ اسے سمجھایا۔

"میں سمجھ رہا ہوں۔ لیکن میرا کافی عرصے سے اس سے رابطہ نہیں ہوا۔ بہرحال میں کچھ کرتا ہوں۔ کوئی خاص بات معلوم ہوئی تو تمہیں کال کروں گا۔"

"جیک کیلسو، سی آئی اے میں کسی اسپیشل آپریشنز سیکشن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے، احتیاط کرنا۔"

"بے فکر رہو۔ میں ان خودسروں کو خوب جانتا ہوں۔ لاؤ گلاس اِدھر پکڑاؤ۔"

"آخری بات۔ تم مجھے فون مت کرنا۔ میں خود کروں گا۔ نمبر دو۔" مارک نے گلاس واپس کیا اور اس کا دیا ہوا نمبر لے کر اٹھ گیا۔ چلتے چلتے وہ شکریہ ادا کرنا نہیں بھولا تھا۔

☆☆☆

شام کے وقت جیک اس کے گھر میں تھا۔ مارک نے اسے بتا دیا تھا کہ جینی کا ہم سفر بننے کی اس کی کوشش ناکام ہو گئی ہے۔ جیک نے مارک کو تفصیلی بریفنگ دی اور ایک بریف کیس اس کے حوالے کرتے ہوئے مزید معلومات فراہم کیں۔ بریف کیس میں موبائل فون، چارجنگ یونٹ، فالتو بیٹریز، سونی ٹرانسمیٹر، ٹی وی ریموٹ کنٹرول جتنا ایک ہینڈی ڈیوائس جس میں سگنل ٹریس کرنے والا ننھا سا ایریل موجود تھا۔ اس کے علاوہ ..... دوربین کی چھوٹی جوڑی۔ ..... متعدد روڈ میپس (نقشے) ایک کار کا فوٹو، جس میں لائسنس پلیٹ صاف نظر آرہی تھی۔ یہ ٹویوٹا فور وہیل ڈرائیو تھی۔ نائٹ ویژن بھی مہیا کی گئی تھی۔ ٹرانسمیٹر اور اس کا ریسیور الیکٹرونک تھا۔ نقشے اٹلی اور سوئٹزر لینڈ کے متعلقہ علاقوں اور سڑکوں کے تھے۔

"ہتھیار؟" مارک نے سوال کیا۔

"وہیں ائرپورٹ پر ملے گا۔ آٹومیٹک گلوک اور ایمونیشن کے تین فالتو کلپ۔"

"وہاں کیسے گلوک کے ساتھ ائرپورٹ سے نکل سکوں گا؟"

"روانہ ہونے سے پہلے بتا دیا جائے گا۔"

جیک زیادہ دیر نہیں بیٹھا تھا۔ اس کے جانے کے بعد مارک سوچ میں ڈوب گیا تاہم اسے جیک کی پھرتی اور وسائل پر کوئی خاص حیرت نہ تھی۔ اسے سی آئی اے کی پہنچ کا ادراک تھا۔ بات کوئی اور ہی تھی جو اس کے ذہن میں چبھ رہی تھی۔ رات گاردا کو فون کرنے کا ارادہ اس نے ملتوی کر دیا۔

فون اس نے صبح کیا۔ وہ بھی پبلک بوتھ سے۔ احتیاطاً وہ بابی کے نرسنگ ہوم چلا گیا تھا اور وہاں سے فون کیا تھا۔ اگر اس کی نگرانی ہوئی بھی تو نگراں کو یہی خیال آئے گا کہ وہ بابی سے ملنے گیا ہے۔

گاردا نے اسے بتایا کہ اس کا دوست ریٹائرڈ ہو چکا ہے اور ورجینیا میں موجود ہے۔ تاہم اس نے "آدمی" کا نام سنا ہے۔ "آدمی" بالائی نشستوں کا حصہ ہے۔ بارسوخ ہے۔

وہ مارک کی ہدایت کے مطابق جیک کا نام نہیں لے رہا تھا۔ "آدمی" کا تبادلہ "اسپیشل پروجیکٹس" میں کر دیا گیا تھا۔ میرا دوست "اسپیشل پروجیکٹس" کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا۔" گاردا نے بات ختم کی۔

"شکریہ ڈیئر، ایک احسان اور کر دو۔" مارک نے درخواست کی۔

"کیا؟"

"بابی کلا ڈویل ہوم میں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی آئندہ چند روز تک بذریعہ کال اس کی خیریت کے بارے میں آگاہ رہے۔ کیا تم یہ کام کر دو گے؟"

"کیوں نہیں۔ اگر برا نہ مانو تو کچھ پوچھ لوں؟"

"ہاں کیوں نہیں۔" مارک نے جواب دیا۔

"یہ کام تم بھی کر سکتے ہو؟"

"جینفر یورپ جا رہی ہے۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس دوران میں بابی کو دیکھتا رہوں گا لیکن اچانک مجھے شہر سے نکلنا پڑ رہا ہے تو اگر تم..."

"کہاں جا رہی ہو جینفر؟"

"مشکل ہے بتانا۔"

''تو میں رابطہ کیسے کروں گا؟''

''رابطہ میں کروں گا۔''

دوسری جانب کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی پھر گاردا کی آواز سنائی دی۔ ''مارک مجھے تم پر اعتماد ہے۔ میں نہیں جانتا تم کیا کرنے جارہے ہو۔ لیکن اگر کھیل میں ''یہ لوگ'' ملوث ہیں تو دوست یہ اچھا اشارہ نہیں۔ ان مکاروں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان کی ...موجودگی خطرے کی علامت ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ ایک آنکھ چوبیس گھنٹے کھلی رکھنا۔''

''خیال رکھوں گا۔ تمہاری تشویش کی قدر کرتا ہوں۔ ایک بار پھر شکریہ۔'' مارک نے کہا۔

☆☆☆

گاردا سے بات کرنے کے بعد مارک نے تمام صورتِ حال کا نئے سرے سے تنقیدی جائزہ لیا۔ اس کا ذہن تیزی سے کام کررہا تھا۔ بالآخر اس نے فیصلہ کیا کہ جینی کے روانہ ہونے سے پہلے ایک ملاقات ضروری ہے۔ وہ تھوڑی دیر بابی کے ساتھ رہا اور وہیں سے جینی کو فون کیا۔ بعدازاں لباس تبدیل کرکے جینی سے ملنے چل پڑا۔ جینی اس کی منتظر تھی۔

''خیریت؟ اس وقت توقع نہیں تھی؟'' جینی نے کہا۔

''چلا جاؤں؟'' اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

''میری نقل کررہے ہو؟'' وہ مسکرائی۔ اسے گزشتہ ملاقات یاد آ گئی۔ جینی نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

''نقل نہیں کررہا، شاید سیکھ رہا ہوں۔'' وہ بولا۔

پچھلی ملاقات میں دونوں کے تعلقات میں دفعتاً ایک خوش گوار تبدیلی آئی تھی۔ اگرچہ دونوں ہی احساسِ آگاہی کے باوجود اعتراف سے گریزاں تھے۔

''کیا سیکھ رہے ہو؟'' جینی نے دروازہ بند کرکے اندرونی جانب قدم بڑھایا۔

''بتادوں گا۔'' مارک نے دل کی آواز کو دبایا۔ وہ کسی اور مقصد سے آیا تھا اور اسی پر بات کرنا چاہتا تھا۔

''کیا پیو گے؟''

''کچھ نہیں۔ تم یہاں آکر بیٹھ جاؤ۔''

جینی چونکی۔ ''ارے، خیریت... کیا ناراض ہو؟''

''نہیں ڈیئر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم یہاں بیٹھ جاؤ۔'' مارک کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

جینی بیٹھ گئی۔ تھوڑی تشویش کے ساتھ وہ بھی سنجیدہ نظر آنے لگی۔ مارک نے بے دھڑک اس کا ملائم ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ جینی کا دل زور سے دھڑکا۔

''مجھ پر بھروسا ہے؟'' مارک کی آواز میں سنجیدگی تھی۔

''خود سے زیادہ...''

''شکریہ۔'' مارک نے کہا۔ ''جینی تمہیں معلوم ہے کہ ایک دوست کی حیثیت سے دو سال پہلے میں اس دردناک کیس کی تفتیش ذاتی حیثیت میں کرتا رہا۔ کیس کسی اور کے پاس تھا۔ جتنا کرسکتا تھا، کیا... مجھے یہ بتاؤ کہ جوزف ڈیلگاڈو کے بارے میں کیا تم نے پوری بات بتائی تھی؟''

جینی کو جھٹکا سا لگا۔ یہ سوال اس کے لیے قطعی غیر متوقع تھا۔

''پلیز'' مارک نے اس کا ہاتھ دبایا۔ ''کوئی سوال نہ کرنا۔ وقت آیا تو بتاؤں گا۔ سب ٹھیک ہوجائے گا۔''

''نہیں۔ سب کچھ نہیں بتایا تھا۔''

''مطلب؟'' مارک نے سنسنی محسوس کی۔

''مارک، جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر دراصل... دراصل میرے والد کی تھی۔'' جینی نے دھیرے سے کہا۔

اب مارک کے چونکنے کی باری تھی۔

''کیا یہ مذاق ہے؟''

''حقیقت بتارہی ہوں۔ البتہ میں نے کسی حل کی امید میں تصویر اور جوزف کے بارے میں بتادیا تھا۔ وہ ایک بہترین باپ اور شوہر ثابت ہوئے۔ میں آج تک تسلیم نہیں کرسکی کہ ان کا کوئی مجرمانہ پس منظر ہوسکتا ہے۔'' وہ خاموش ہوگئی۔

''پولیس تک تصویر نہیں پہنچی تھی۔'' مارک نے بتایا۔

''جب میں گھر پہنچی تو وہ فائل غائب تھی جس میں چند کاغذات اور وہ تصویر تھی۔ گھر کی بھی تلاشی لی گئی تھی۔ میں سمجھی کہ یہ پولیس کی حرکت ہے۔'' جینی نے کہا۔ ''وہ قدرے پرانی تصویر تھی۔ اس لیے شباہت محسوس ہوئی تھی لیکن مجھے یقین تھا کہ وہ میرے والد کی تصویر تھی۔''

مارک بھی مہر بہ لب تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کررہا تھا۔

''کیا کوئی ایسی بات اور بھی ہے جو صرف تمہارے یا پھر بابی یا مسز مارچ کے علم میں ہو... کوئی غیر معمولی، کوئی عجیب بات؟''

''اور تو کوئی بات نہیں، ایسی۔''

''سوچو پلیز... ممکن ہے کوئی ایسی بات ہو جو تمہاری

سوچ کے مطابق غیر اہم ہو لیکن درحقیقت بہت سارے سوالات کے جواب دے سکے؟''

جینی کی شفاف پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔ مارک پُرامید نظروں سے اسے تک رہا تھا۔

جینی کو وہ دن یاد آیا جب باپ نے اسے اپنی اسٹڈی سے باہر نکال دیا تھا۔ اس روز جو کچھ ہوا، وہ واقعی معمول سے ہٹ کر تھا۔

''مجھے نہیں پتا کہ یہ کوئی اہم بات ہے۔'' جینی الجھی ہوئی آواز میں بولی پھر اس نے اس روز والا پورا واقعہ من و عن بتا دیا۔

مارک نے بمشکل اپنی ہیجانی کیفیت پر قابو پایا۔ ''وہ ''ڈسک'' کہاں ہے۔ اور وہ سیکیورٹی باکس، چاندی کی کنجی...؟''

''میں نے پھر کبھی ان اشیا کو نہیں دیکھا۔ آخر بات کیا ہے؟'' جینی پریشان دکھائی دی۔

''ابھی بتانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ لیکن امید ہے کہ کچھ نیا سامنے آسکتا ہے۔ کچھ پتا چلا تو بتاؤں گا۔ وہ ڈسک بہت اہم ہے۔ ان باتوں کا کسی سے ذکر نہیں کرنا۔ بہت احتیاط کرنا۔ فی الحال پریشان ہونے والی بات نہیں۔ پُرسکون ہو جاؤ اور اپنے سفر پر دھیان دو۔'' مارک نے اس کا ہاتھ تھپتھپا کر چھوڑ دیا۔

''تم کچھ چھپا تو نہیں رہے؟''

''چاہوں بھی تو تم سے نہیں چھپا سکتا۔'' مارک بولا۔

''ہاں صرف ایک بات چھپی ہے۔'' وہ مسکرایا۔

''کیا؟'' جینی نے بے اختیار پوچھا۔

''بتادوں؟''

جینی فوراً سمجھ گئی۔ ''نہیں، نہیں۔ مت بتاؤ۔''

''یعنی جانتی ہو؟'' مارک نے ذومعنی انداز برقرار رکھا۔

''نہیں جانتی۔''

''جھوٹ بول رہی ہو۔''

''ہاں۔'' وہ بے اختیار کہہ اٹھی۔ چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ وہ جلدی سے کافی کے بہانے اٹھی۔

مارک عالمِ سرخوشی و سرمستی میں تھا۔ اسے شیوۂ چرخِ فتنہ گر صاف بدلا بدلا لگا۔ دوسری جانب وہ آشفتہ مزاج، آشفتہ سر... حجاب آلود سی سوچتی ہی رہ گئی کہ وہ کیا بول گئی۔

''کہاں چلیں۔ اب کافی کی ضرورت نہیں رہی۔'' مارک نے نعرۂ ہائے مستانہ بلند کیا۔

''کیوں؟'' وہ پلٹی۔

''ہاں کردی، اب کسی چیز کی ضرورت نہیں۔'' اس مرتبہ مارک چُوکنے پر آمادہ نہ تھا۔

''کسی دھوکے میں مت رہنا۔'' جینی نے انگوٹھا دکھایا۔

''یوں تابِ غم آزما رہی ہو یا دانستہ فریب کھا رہی ہو؟'' وہ خود بھی اپنے اندازِ نطق پر حیران تھا۔

جینی نے کسی چیز کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔

''کیا تلاش کر رہی ہو، سینڈل ہے نا۔''

''سینڈل تو ہے۔ ترس آجاتا ہے۔'' جینی نے خود پر قابو پالیا تھا۔

''ہائے، ترس ہی تو نہیں آتا۔'' مارک کھڑا ہو گیا۔ ایسی خود بینی و پندارِ خودی... ہم بھی جرأتِ شوق آزمائے جائیں گے۔ چلتا ہوں۔''

مارک بے خبر تھا کہ وہ عقب میں دل آویز انداز میں مسکرا رہی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر نکل گیا۔

☆☆☆

زیورچ، سوئٹزرلینڈ۔

جینفر، زیورچ ائرپورٹ ''کار ہائر ڈیسک'' پر تھی۔

''میرا نام جینفر مارچ ہے۔ میں نے ریزرویشن کرائی تھی۔'' اس نے تعارف کرایا۔

ڈیسک کلرک نے خوش آمدید کہنے کے بعد کاغذات کی پڑتال کی۔ ''آپ نے وضاحت نہیں کی کہ آپ کو گاڑی کتنے عرصے کے لیے چاہیے؟'' کلرک نے ایک شیٹ برآمد کی۔

''میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ شاید تین چار روز یا اس سے کچھ زیادہ۔'' اس نے جواب دیا۔

''یقیناً، جیسے آپ سہولت محسوس کریں۔ تاہم ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔ آج ڈیمانڈ زیادہ رہی ہے۔ اس لیے ہم آپ کو اسی ریٹ پر فور وھیل ٹویوٹا جیپ دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو سوٹ کرے گی؟''

''ٹھیک ہے۔ فی الحال مجھے اٹالین بارڈر کے قریب ''وارزو'' جانا ہے۔ پھر ویزن ہارن۔ اس میں کتنا وقت لگے گا؟''

ڈیسک کلرک نے ایک نقشہ منتخب کیا۔

''چار گھنٹے خرچ ہوں گے۔ آپ یہ نقشہ بھی ساتھ رکھ سکتی ہیں۔''

''شکریہ۔'' جینفر نے کاغذات پُر کر کے دستخط کیے۔

''یہاں آپ بہت لطف اندوز ہوں گی۔'' کلرک

نے چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔ جینیفر اس بات سے بے خبر تھی کہ ڈیسک کلرک کی نگاہ اس کی روانگی پر تھی۔ اس کے نکلتے ہی اس نے فون اٹھایا۔

☆☆☆

مارک پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے زیورچ پہنچ چکا تھا۔ اسے چند گھنٹے کی نیند نصیب ہوئی تھی اور آٹھ گھنٹے کی فلائٹ نے اسے تھکا دیا تھا۔ جہاز میں اس نے ایجنٹ گراہم اور ایجنٹ فیلوز کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن تینوں آپس میں لاتعلق رہے۔

جہاز کے لینڈ کرنے کے بعد وہ دونوں غائب ہو گئے تھے۔ اسے پروگرام کے مطابق جینی سے تین گھنٹے قبل پہنچنا تھا۔ کسٹم سے وہ بہ آسانی نکل گیا۔ جیک کی ہدایت کے مطابق وہ انفارمیشن ڈیسک پر پہنچا۔ جہاں ”چارلس ونسٹ جونز“ کے نام کا لفافہ اس کا منتظر تھا۔ جب اس نے بائیں جانب لگیج ڈیسک پر ٹکٹ حوالے کیا تو کینوس کا ایک ہولڈال اس کے حوالے کر دیا گیا جو چارلس ونسٹ جونز کی جانب سے تھا۔

مارک مردانہ آرام گاہ میں گیا اور ایک کیبن میں خود کو لاک کر لیا۔ چابی، جیک نے فراہم کی تھی۔ اس نے ہولڈال کو ان لاک کیا۔ اندر گلاک AMM موجود تھی۔ ساتھ ایمونیشن کے تین کلپ بھی تھے۔

وہاں سے نکل کر وہ ائرپورٹ کے ٹورسٹ اسٹور پر پہنچا۔ اس نے زیتونی رنگ کا سبزی مائل ہیٹ خریدا۔ یہ جھکے ہوئے کناروں والا کاؤبوائے ٹائپ ہیٹ تھا۔

اس نے ایک رینی کوٹ پہنا ہوا تھا جس کی لمبائی گھٹنوں تک تھی۔ دھوکا دینے کے لیے اسے پلٹ کر بھی پہنا جا سکتا تھا۔ اس طرح رنگ اور ڈیزائن تبدیل ہو جاتا۔ یہ ٹو اِن ون کوٹ اس نے نیویارک میں ہی خرید لیا تھا۔

اب اس کی ظاہری حالت میں مناسب تبدیلی آ گئی تھی۔ مارک نے مطمئن ہو کر آنے والی فلائٹس کے بورڈ پر نظر ڈالی۔ جینی کی فلائٹ کا وقت 10:55 تھا۔ کلائی کی گھڑی 9:15 بجا رہی تھی..... ڈیسک پر نظر رکھنے سے پیشتر اس نے ناشتے کا فیصلہ کیا۔

پیٹ پوجا کے دوران میں وہ جیک اور جینی کے انکشافات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ڈسک کے بارے میں جیک کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔ جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر پولیس تک کیونکر نہیں پہنچی؟ کوئی اور ہاتھ صاف کر گیا تھا یا پھر سی آئی اے کی حرکت تھی؟ وہ تصویر درحقیقت پال مارچ کی تصویر تھی۔ یہ دو نام پہلے ہی معما بنے ہوئے تھے۔ مارک اتنا تو سمجھ گیا کہ یہ دونوں نام ایک ہی آدمی کے تھے... تاہم قدرے آسان ہونے کے باوجود ”کیس“ مزید پیچیدگی اختیار کر گیا تھا۔ متعدد نئے سوالات جنم لے چکے تھے۔ ان سوالات کے جوابات کون دے گا؟ پال مارچ ہاتھ آ گیا تھا لیکن مردہ حالت میں۔ یعنی کیس سرد خانے سے باہر آ گیا تھا۔

مارک کی سوچوں کا رخ جیک کی جانب چلا گیا۔ اب تک بظاہر جیک کی شخصیت اور باتوں میں کوئی قابلِ ذکر الجھاؤ اسے نظر نہیں آیا تھا۔

وہ سی آئی اے کا بندہ تھا۔ ڈسک والی بات ٹھیک تھی۔ اگرچہ یہ راز ہی تھا کہ ڈسک میں کیا تھا؟

سوئس پولیس، اٹالین پولیس اور انٹرپول، سی آئی اے کو پتا لگنا ہی تھا کہ پال مارچ مردہ حالت میں کہاں ہے۔ لیکن مخالف گروپ، بقول جیک کے وہ بھی ڈسک کے پیچھے تھا۔ اسے فوراً کیونکر پتا چل گیا۔ پال مارچ کا ڈسک سے تعلق؟ وہ غائب ہوا یا غائب کیا گیا؟ دو سال پہلے کا خون خرابا کیا ڈسک کی وجہ سے تھا؟ فیملی کو مارنے کی وجہ؟ پھر اس کام کو مکمل کیوں نہیں کیا گیا۔ جینی اور بابی آج بھی زندہ تھے۔ اگر یہ کسی وجہ سے غیر ضروری تھا، شاید پال کے غائب ہونے کی وجہ سے تو بقول جیک اب پھر سے جینی کی جان کو خطرہ کیوں ہے؟

اہم سوال یہ تھا کہ دو سال پہلے قاتل پکڑا کیوں نہیں گیا؟ نیویارک میں اتنی بڑی واردات ہو جائے تو تاخیر ممکن ہے لیکن قاتل کا ہاتھ نہ آنا ایک غیر معمولی بات تھی۔ کیا اندر کالی بھیڑیں موجود ہیں؟ اگر ہاں تو کہاں؟ سی آئی اے میں یا ایف بی آئی میں؟ یا پھر پولیس میں؟

اگر یہ مفروضہ صحیح ہے تو پھر جیک بھی جھوٹ بول سکتا ہے کہ کوئی اور گروپ ”ڈسک“ کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ مارک کا ذہن تھک گیا۔ اس نے دماغ کو آزاد چھوڑ دیا۔

”انتظار کرو اور چوکس رہو۔“ مارک نے دو نکاتی پالیسی ترتیب دی اور سوچنا بند کر دیا۔

گہرے رنگ کی اوپل اومیگا، مارک کے نام بک تھی۔ کریڈٹ کارڈ استعمال کر کے اس نے فارم بھرا اور اوپل کی چابیاں وصول کیں۔ مارک نے سامان عقبی نشست پر ڈالا اور نقشہ جات اگلی نشست پر رکھے۔ چند منٹ میں وہ ایک ”گیس اسٹیشن“ پر تھا۔

اسٹیشن سے نکل کر اس نے بریف کیس سے ٹرانسمیٹر

اور ٹریکنگ ڈیوائس نکالی۔ جیک کی اطلاع کے مطابق فور وھیل ٹویوٹا میں ''بگ'' موجود تھا۔ اطلاع کے مطابق جیپ سفید رنگ کی تھی۔

ڈیوائس کے مطابق ٹویوٹا حرکت میں نہیں تھی۔ مارک نے اندازہ لگایا کہ جینی ابھی ''کار ہائر لاٹ'' میں ہی موجود ہے۔ مارک نے مانیٹر آف کر دیا۔

☆☆☆

جینی کا رخ جنوب کی سمت تھا۔ وہ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے قدیم سوئس گیٹ وے پر پہنچی۔ جہاں سے اٹلی کی حدود میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔ وہ کچھ دیر کے لیے الپائن کیفے میں رکی۔ لنچ کر کے وہ اٹلی میں داخل ہو گئی۔ سرحدی گاؤں کے قریب سبز یونیفارم مین اٹالین کسٹم پولیس موجود تھی۔ انہوں نے پاسپورٹ کا سرسری جائزہ لیا اور جینی بہ آسانی آگے بڑھ گئی۔ دس منٹ بعد نیم خوابیدہ ٹاؤن ''وارزو'' میں تھی۔

بنا کسی پریشانی کے اسے مقامی کارابینری اسٹیشن مل گیا۔ جینی اٹالین زبان سے نا آشنا تھی۔ وہاں موجود کارپورل کو اپنی بات سمجھانے میں اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر کارپورل نے اسے ایک دراز قامت سے ملوایا۔

''سیگنور رینا۔''

''کیا تم انگریزی جانتے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔

''کچھ کچھ...'' اس نے جواب دیا۔ ''میرا نام سرجنٹ بارٹی ہے۔ بارٹی، جینی کو آفس میں لے آیا۔

جینی کا مقصد جاننے کے بعد بارٹی نے اسے کیپٹن وکٹر سے ملنے کا مشورہ دیا۔

''کیپٹن سے میں کہاں مل سکتی ہوں؟''

''اس کا دفتر ٹیورن ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ شومئی قسمت وہ اس وقت کیس کے سلسلے میں سوئٹزر لینڈ میں موجود ہے۔'' سارجنٹ بارٹی نے اطلاع فراہم کی۔

''ٹھیک ہے۔ میں کیپٹن سے کل کس وقت بات کر سکتی ہوں؟''

''کل دو بجے مناسب رہے گا۔'' بارٹی نے جواب دیا۔ ''اس دوران میں اسے تمہارے بارے میں بتا دوں گا کہ تم ٹیورن پہنچ رہی ہو۔''

''شکریہ، وہاں قیام کی کیا صورت ہوگی؟''

''وہاں دو ہوٹل ہیں۔ سوئس بارڈر کے قریب ''برگوف ہوٹل''، سملن بہتر رہے گا۔''

جینی کھڑی ہو گئی۔ جاتے جاتے اسے ایک خیال آیا۔

''باڈی دریافت کرنے والا ایک امریکن تھا؟''

''ہاں، ایک امریکی نوجوان۔ اس کا نام چک میکال تھا۔'' سارجنٹ بارٹی نے جواب دیا۔

''تھا؟ کیا مطلب؟ کیا وہ چلا گیا؟ میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔''

''یہ ممکن نہیں ہے۔''

''کیوں؟'' جینی نے الجھن محسوس کی۔

''ہی اِز ڈیڈ۔'' جواب آیا۔

☆☆☆

پندرہ منٹ بعد جینی سوئس بارڈر کراس کر رہی تھی۔ سارجنٹ بارڈر چک میکال کی موت کے بارے میں تفصیلات بتانے سے گریزاں تھا۔ اتنا ہی پتا چل سکا کہ وہ ''فرکا پاس'' پر حادثے کا شکار ہوا تھا اور سوئس پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

سامنے سڑک دو شاخہ ہو رہی تھی۔ بائیں جانب مڑنے کا مطلب تھا کہ جینی سملن پہنچ جاتی۔ معاً اس کی نگاہ ''مرز'' پر گئی۔ پچاس گز کے فاصلے پر گہرے رنگ کی ایک اوپل کار، ٹویوٹا کے عقب میں موجود تھی۔ جینی کو اوپل کئی بار نظر آئی تھی۔ ''وارزو'' میں بھی جینی نے اسے دیکھا تھا اس مرتبہ جینی کو ہلکی سی تشویش ہوئی۔

اوپل کے شیشے ٹنٹڈ تھے۔ لہٰذا وہ ایک بار بھی اندازہ نہ لگا سکی کہ گاڑی کے اندر کون ہے۔ تاہم اسے اتنا یقین ہو چلا تھا کہ اوپل اس کے تعاقب میں ہے۔

سملن ایک چھوٹا سا گاؤں نما علاقہ تھا۔ برگوف ہوٹل تلاش کرنے میں جینی کو کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اوپل، ہوٹل کے پاس سے گزرتی ہوئی مرکزی سڑک پر آگے بڑھتے ہوئے غائب ہو گئی۔

''استقبالیہ پر موجود خاتون نے جینی کو خوش آمدید کہا۔

''مجھے آج رات کے لیے ایک کمرے کی ضرورت ہے۔''

خاتون نے رجسٹریشن فارم بھروایا اور ایک کمرے تک جینی کی راہنمائی کی۔ یہ ایک کشادہ کمرا تھا۔ بالکونی سے سملن ویلی کا پورا نظارہ نگاہوں کی دسترس میں تھا۔ قدرتی حسن کا وہ ایک بے حد دلکش منظر تھا۔

خاتون نے جینی سے کھانے کے متعلق معمول کی باتیں کیں۔ جینی نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔ کچھ دیر بعد وہ

کمرے میں تنہا تھی۔ کمرے کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا مختصر سامان ایک طرف رکھا۔ پھر ''سملن ویلی'' کے مسحور کن نظارے سے لطف اندوز ہونے لگی۔ بعدازاں واش روم میں تروتازہ ہونے کے بعد اس نے لباس تبدیل کیا اور ڈائننگ ہال کا رخ کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے نوٹ کیا کہ بار کاؤنٹر پر دس بارہ لوگ موجود تھے۔ ان میں سے ایک شخص جینی کی طرف متوجہ تھا۔

جینی نے اسے اپنی پُرکشش شخصیت کا جادو سمجھ کر کوئی خاص اہمیت نہیں دی لیکن جب وہ آدمی اس کی ٹیبل کی جانب بڑھا تو وہ سنبھل گئی۔

اجنبی نے سفید سیال سے لبریز گلاس ٹیبل پر رکھا۔

''تہنیتی جذبات کے ساتھ مہمان نوازی کے نام۔''

اس کی انگریزی رواں تھی۔ ''مقامی مشروب ہے، اگر تم تیزی سے پیو گی تو تمہیں پہلی بار بھی خوش گوار لگے گا۔ مجھے یقین ہے کہ تم امریکن ہو؟''

اس کی عمر تیس کے لگ بھگ تھی۔ شخصیت بھی معقول تھی۔ جینی نے گلاس ہاتھ کی جنبش سے ایک طرف کر دیا اور حتی الامکان شائستگی سے کہا۔ ''ہاں، میں امریکن ہوں۔ پیشکش کا شکریہ... لیکن میں تنہائی کی متمنی ہوں اور معذرت خواہ ہوں۔ یقیناً تم برا نہیں مناؤ گے۔''

اجنبی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''یقیناً اس میں برا منانے کی کوئی بات نہیں ہے لیکن بطور ایک میزبان کے میں نے یہ انداز اپنایا۔ میرا نام ''اینٹن ویبر'' ہے۔ یہ ہوٹل میں چلاتا ہوں۔''

جینی نے دلچسپی محسوس کی۔ ''آئی ایم سوری۔''

''نہیں، کوئی بات نہیں۔ کیا تم چند روز قیام کا ارادہ رکھتی ہو؟''

''میرا نام...''

''ہاں، نام میں نے رجسٹریشن کارڈ پر دیکھ لیا تھا۔''

''میں ٹھہروں گی نہیں۔ شاید بس آج کی رات رکوں گی۔'' جینی نے اس کے اندازے کی تردید کی۔

''افسوس کی بات ہے۔ یہ علاقہ بہت خوب صورت ہے۔'' ویبر نے بتایا۔

''ہاں مجھے اندازہ ہے۔'' جینی نے اقرار کیا لیکن میری یہاں آمد کا مقصد کچھ اور ہے۔''

ویبر کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر وہ بولی۔

''دراصل آس پاس میں چند روز قبل ایک امریکن باڈی گلیشیئر کی برف میں دریافت ہوئی ہے۔''

ویبر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ ''کیا تم صحافی ہو؟''

''نہیں، بس تجسّس کا احساس ہے۔ میں روم جاتے جاتے عارضی طور پر یہاں رک گئی۔ یوں لگتا ہے کہ یہ کوئی راز ہے۔ کوئی غیر متوقع اور غیر معمولی بات۔''

''جس امریکی لڑکے نے حادثاتی طور پر اسے دریافت کیا تھا، وہ اسی ہوٹل میں ٹھہرا تھا لیکن وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ تین روز قبل وہ ''فرکا پاس'' پر حادثے کا شکار ہو گیا۔ میری معلومات کے مطابق پولیس فی الحال حادثے کے بارے میں پُریقین نہیں ہے۔''

جینی کو تناؤ کا احساس ہوا۔ ''کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ لڑکے کو قتل کیا گیا ہے؟''

''میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تفتیش بدستور جاری ہے۔ کل ہی دو سراغ رساں یہاں وہ کمرا دیکھنے آئے تھے جہاں چک میکال ٹھہرا ہوا تھا۔'' ویبر نے انکشاف کیا۔

جینی کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ سوچ میں ڈوب گئی۔ ''کیا میں وہ گلیشیئر دیکھ سکتی ہوں جہاں امریکی باشندے کی باڈی دریافت ہوئی تھی؟''

''کیوں نہیں۔ وہ ویزن ہارن گلیشیئر ہے۔ تاہم تمہیں گائیڈ کی ضرورت پڑے گی۔''

''غالباً وہ بھی ایک خوب صورت مقام ہو گا؟''

''یہاں بیشتر مقامات قدرتی حسن سے مالا مال ہیں۔''

''تو گائیڈ کہاں سے مل سکتا ہے؟''

ویبر ہنسا۔ ''تم کافی پُرجوش دکھائی دیتی ہو۔ ہوٹل شروع کرنے سے پیشتر میری گزر بسر اسی کام پر تھی۔''

''کس کام پر؟'' جینی نے سوال کیا۔

''گائیڈ۔''

''یہ تو اچھی بات ہے۔ کیا تم میری راہنمائی کر سکتے ہو؟ میں تمہارا معاوضہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

''اوہ تو میرا کام اچھا چل رہا ہے۔'' ویبر مسکرایا۔ ''معاوضے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہو گی تمہارے کام آ کر۔ لیکن تمہارے پاس غالباً حفاظتی سامان نہیں ہے۔ دراصل ہمیں کلائمبنگ کی ضرورت نہیں بلکہ یہ ہائیکنگ ہو گی پھر بھی کچھ سامان ضروری ہے۔''

''نہیں، میرے پاس تو ایسا کوئی سامان نہیں ہے۔''

ویبر نے شانے اچکائے۔ ''خیر میں گریٹا کا سامان لے لوں گا۔ گریٹا، وہ جو تمہیں ریسیپشن ڈیسک پر ملی تھی۔ ہم

صبح ساڑھے چھ بجے ملیں گے، اوکے؟''

''اوکے، اینڈ تھینکس۔'' جینی نے تشکر کا اظہار کیا اور ویبر کا پیش کردہ سفید سیال سے بھرا گلاس اٹھالیا۔

☆☆☆

مارک نصف گھنٹے بعد دوبارہ ویلیج میں داخل ہوا اور برگوف ہوٹل کے سامنے سے گزرا۔ ٹویوٹا کی موجودگی کا یقین کرنے کے بعد اس نے اوپل کا رخ دوسرے ہوٹل کی جانب پھیر دیا۔ ہوٹل سڑک کے مخالف سمت، جینی والے ہوٹل کے بالمقابل تھا۔ یہ بھی کوئی بڑا ہوٹل نہیں تھا۔ مارک نے احتیاط سے ایک مناسب جگہ منتخب کر کے گاڑی پارک کی اور ہوٹل میں داخل ہوگیا۔

آف سیزن کی وجہ سے جینی کی طرح اسے بھی بہ آسانی کمرا مل گیا۔ اس نے جو کمرا منتخب کیا، وہ ہوٹل برگوف کے رخ پر تھا۔ ریسیپشن پر موجود نوجوان حیران تھا کیونکہ وہاں آنے والوں کی بڑی تعداد وہ کمرے بک کرتی تھی جو الپس کے سامنے تھے۔ مجبوری میں وہ سڑک کی جانب والے کمرے بک کرتے تھے۔ بہرحال یہ اس کا مسئلہ نہیں تھا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے کھڑکی سے دوربین کے ذریعے سڑک کی دوسری جانب ہوٹل برگوف کا جائزہ لیا۔ تمام دن کی سرگرمیوں کے بعد وہ تھکن محسوس کر رہا تھا۔

جس وقت مارک سونے کے لیے بستر میں گھسا، تکیے پر سر رکھتے ہی اسے نیند نے آن دبوچا۔

صبح کے تین بج رہے تھے۔ تاریکی اور سناٹا۔ وہ آدمی اپنی کار میں برگوف ہوٹل کے قریب رکا۔ کچھ دیر وہ کار میں ہی رہا۔ ہوٹل اور اطراف کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد وہ گاڑی سے نکلا۔

چند منٹ بعد وہ فورویل ٹویوٹا جیپ کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے رین کوٹ پہنا ہوا تھا۔ کوٹ کی جیب سے اس نے چند اوزار نکالے اور ٹویوٹا پر مصروفِ عمل ہوگیا۔ اس نے اپنے کام میں زیادہ وقت نہیں صرف کیا اور اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔ پُراسرار آدمی جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی کے ساتھ اپنا کام کر کے ویلیج سے نکل گیا۔

☆☆☆

نیویارک۔

گاردا سے مارک کی اچانک ملاقاتوں اور گفتگو نے اس کا تجسس بیدار کر دیا۔ ورنہ مارچ کیس سے وہ تقریباً لاتعلق ہوگیا تھا۔ وہ اب فورس میں بھی نہیں تھا۔ اسے یہ سب کچھ عجیب اور پُراسرار سا لگ رہا تھا۔ اسے مارک پر اعتماد تھا لیکن تین حروف نے اس کے کان کھڑے کر دیے تھے۔ وہ تین حروف تھے: CIA۔

اس نے کیس کے پرانے کاغذات پھر سے نکال لیے تھے۔ اسی اثنا میں JFK ائرپورٹ پر اس نے ڈیبی سے رابطہ کیا۔ ڈیبی سے اس کی شناسائی تھی۔

گاردا بھونرا صفت تھا اور عورتوں کے معاملے میں بھی اعتدال سے ہٹا ہوا تھا۔ ڈیبی کے علاوہ متعدد عورتیں اس امر سے آگاہ تھیں۔ تاہم اس کے باوجود ڈیبی نے اس کے ساتھ تعاون کیا اور اس کی مطلوبہ معلومات فراہم کر دیں۔

آخر میں وہ بولی۔ ''ملوگے نہیں؟''

''کیوں نہیں۔ تمہارا یہ قرض تو اتارنا پڑے گا۔''

گاردا نے فون رکھ دیا۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ جینفر نے سوئٹزرلینڈ کے لیے پرواز کی تھی اور مارک بھی نیویارک چھوڑ گیا تھا۔ گاردا متعجب تھا کہ دونوں الگ الگ فلائٹ کے ذریعے کیوں روانہ ہوئے تھے؟ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ کسی نئی گڑبڑ کا آغاز ہوچکا ہے۔

☆☆☆

سوئٹزرلینڈ۔

جینی چھ بجے سے قبل ہی اٹھ گئی تھی۔ رات کسی وقت معمولی نوعیت کا طوفان آیا ہوگا۔ باہر سڑکوں پر جگہ جگہ پانی کھڑا تھا۔ وہ غسل کے بعد تیار ہوکر نیچے ڈائننگ ہال میں آگئی۔

گریٹا اسے دیکھ کر مسکرائی۔ ''نیند اچھی آئی ہوگی؟''

''ہاں پُرسکون نیند تھی۔''

''ویبر نے مجھے بتایا تھا کہ تم دونوں گلیشیر کی طرف جا رہے ہو؟'' گریٹا نے ایک بیگ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

''ہاں، میں اس کے تعاون کی شکرگزار ہوں اور تمہاری بھی مشکور ہوں۔'' جینی نے خوش دلی سے کہا۔ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ بیگ میں ہائیکنگ کا ضروری سامان ہے۔ چند منٹ میں ویبر بھی پہنچ گیا۔ ہائے ہیلو کے بعد دونوں نے ناشتا کیا۔ روانگی کے لیے ویبر نے فورویل ڈرائیو کی وجہ سے ٹویوٹا جیپ کو ہی ترجیح دی۔

وہ دونوں جیسے جیسے آگے بڑھتے رہے، موسم بہتر ہونے لگا۔ ویبر، جینی کو آس پاس کے مناظر اور پہاڑی چوٹیوں کے بارے میں بتا رہا تھا۔ ہر منظر دلکش، دل پذیر تھا۔ دیکھنے والا خود کو ایک نئی دنیا میں پاتا تھا۔

پہاڑ کی چڑھائی کے ایک طرف کھائی تھی۔ ٹریک کی

چوڑائی اتنی تھی کہ ٹویوٹا جیپ کے ساتھ محض ایک فٹ کی جگہ ہی بچی تھی۔ کہیں کہیں جیپ کے چوڑے وہیل پھسل پھسل جاتے۔

''احتیاط سے، اسپیڈ کم کرو۔ آگے اور مشکل درپیش ہے۔'' ویبر نے مشورہ دیا۔ ایک موڑ مڑتے ہی ایک شاندار منظر نے دل موہ لیا۔ ''ویزن ہارن'' تمام تر سحر انگیزی کے ساتھ اچانک ان کے سامنے آگیا تھا۔

ویبر کے اشارے پر جینی نے ٹویوٹا روک دی۔ ویبر اتر گیا۔ ''آگے پیدل جانا پڑے گا۔ اسٹک لے لو اور ''پارکا'' کا ہڈ سر پر کرلو۔'' ویبر نے ہدایت کی۔

☆☆☆

مارک اچانک ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ اس نے فوراً گھڑی پر نظر ڈالی۔ آٹھ بجے کر پانچ منٹ۔ اسے سمجھ نہ آیا کہ اتنا بے خبر کیسے سو گیا۔ پہلا خیال ''گاردا'' کی وارننگ تھی کہ اگر سی آئی اے ملوث ہے تو سوتے ہوئے بھی ایک آنکھ کھلی رکھنا۔ دوسرا خیال... اسے تاخیر ہوگئی تھی۔ گھڑی دیکھنے کے بعد دوسرا کام اس نے یہ کیا کہ کھڑکی سے سامنے ہوٹل برگوف کا جائزہ لیا۔ اس وقت دوربین کی ضرورت نہیں تھی۔ جلد ہی اسے یقین ہوگیا کہ جینی کی ٹویوٹا غائب ہے۔

مارک نے فی الفور ٹریکنگ ڈیوائس نکالی۔ آن کرنے کے بعد اس نے مونیٹر کو دیکھا۔ ٹویوٹا شمالی سمت میں تھی۔ سگنل کی کمزوری ظاہر کر رہی تھی کہ جینی شمال کی سمت میں کافی فاصلے پر ہے۔ یعنی وہ صبح ہی صبح روانہ ہوئی تھی۔

☆☆☆

وہ، ویبر کی ہمراہی میں گلیشیر پر پہنچی تو ہلکے نیلے رنگ کے سمندر نے اسے مبہوت کر دیا۔ یہ برف کا سمندر تھا۔ جس پر تنگ اور چوڑی دراڑوں نے جیسے جھریاں ڈال دی تھیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ نیلاہٹ مائل بلج کا ایک مہیب انڈا ہے، جس میں سے بچہ باہر آنے کے لیے اندرونی سطح کے ساتھ تگ و تاز میں مصروف ہے۔ اس کشمکش کے نتیجے میں انڈے کی بیرونی سطح جابجا چٹخ رہی ہے۔ اوپر نیلا آسمان تھا جہاں بادلوں کے منتشر ٹکڑے پھٹے ہوئے روئی کے گالوں کی طرح تیرتے پھر رہے تھے۔

''محتاط رہنا۔'' ویبر کی آواز جینی کو حسین مناظر کی دنیا سے باہر لے آئی۔ ''برف سخت ہے، تاہم میرے عقب میں رہنا اور میرے قدموں کی پیروی کرنا۔''

''او کے، میں تیار ہوں۔'' جینی نے خالص فضا میں گہری گہری سانسیں لیں۔

ویبر نے اسٹک کے اشارے سے بتایا کہ ان کی مطلوبہ دراڑ کون سی ہے۔

کچھ دیر بعد دونوں چیمبر نما برفانی قبر کے منہ پر تھے۔ جینی اور آگے جانا چاہتی تھی۔ اس کی دھڑکنیں از خود بے ترتیب ہونے لگیں۔ تاہم ویبر نے خطرے کا احساس دلاتے ہوئے ایک بار پھر اسے محتاط رہنے کی تلقین کی۔

جینی نے احتیاط سے قدم جما کر اندر جھانکا۔ اندر تہ میں روشنی کم تھی۔

''کیا تمہارے پاس رسی اور ٹارچ ہے؟''

''ہاں، میرے ''بیگ پیک'' میں ہے۔ کیوں؟''

''میں اسے اندر سے دیکھنا چاہتی ہوں۔ یہ زیادہ گہری نہیں ہے۔'' جینی نے مدعا بیان کیا۔

''مس جینفر! کیا حماقت ہے۔'' ویبر نے عالمِ حیرت میں پہلی بار اس کا نام لیا۔

جینی پُرعزم تھی۔ ''پولیس اندر جا سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہاں ایسی کوئی خطرے والی بات نہیں ہے۔''

ویبر نے آہ بھری۔ ''میں تمہیں ایک متلون مزاج امریکی سیاح سمجھتا رہا۔ تم صحافی بھی نہیں ہو۔ تو پھر مہم جو ہو گی۔''

''شاید۔'' جینی نے گول مول جواب دیا۔

ویبر نے بیگ اتار کر نائلون کی رسی نکالی اور اس کے بل کھولنا شروع کیے۔ میخ نما آہنی ٹکڑا، دستی ہتھوڑے سے برف میں ٹھونکا اور رسی کا ایک سرا اس کے ساتھ باندھ دیا۔

''میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔'' وہ بولا۔

''میرے خیال میں پولیس ایک اور لاش اپنے ہاتھوں میں دیکھنے کی خواہش مند ہے۔''

☆☆☆

مارک نے عجلت میں ہوٹل سے چیک آؤٹ کیا تھا۔ وہ نقشے کی مدد سے راہ متعین کر چکا تھا۔ ڈیٹیکٹر بتا رہا تھا کہ جینی کی ٹویوٹا، ویزن ہارن گلیشیر کے آس پاس ہے۔

وہ تقریباً دوڑتا ہوا پارکنگ لاٹ میں پہنچا تھا۔ اوپل کا دروازہ کھول کر بیگ اس نے اندر پھینکا۔ چند لمحات گزرے تھے کہ اوپل کا انجن غرا کر بیدار ہوا۔

دوسری جانب جینی اور ویبر گویا ڈیپ فریزر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں طرف برف، نیچے بھی برف۔ صرف اوپر خلا تھا۔ جہاں سے آسمان نظر آرہا تھا۔ اگر یہ واحد خلا بھی برف سے بند ہو جائے تو کیا ہوگا۔ یہ خیال اچانک ہی جینی کے ذہن میں سرایت کر گیا تھا۔ وہ جھرجھری لے کر رہ

گئی۔

اس کے باپ کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوا تھا۔ اس کے دل میں ٹیس اٹھی۔ اس کا ذہن پھر ماضی کی جانب لوٹ گیا۔

”کیا سوچ رہی ہو؟“

ویبر کے سوال نے اسے چونکا دیا۔

”کچھ نہیں۔ آؤ دیکھتے ہیں۔“

ویبر نے ٹارچ روشن کی۔ جینی نے برفانی دیوار میں ایک جانب کٹاؤ دیکھا۔ یقیناً یہاں سے پال مارچ کی باڈی کو برف کاٹ کر نکالا گیا تھا۔ وہ اس مقام کو پلک جھپکائے بغیر گھور رہی تھی۔

”طبیعت ٹھیک ہے؟ تمہارا چہرہ زرد ہو رہا ہے؟“

ویبر کے سوال میں تشویش تھی۔

”میں... میں ٹھیک ہوں۔ سوچ رہی تھی کہ اس قسم کی ہلاکت کا مرحلہ کیسا دردناک ہوتا ہوگا۔“

”میری رائے ہے کہ اب یہاں سے نکلنا چاہیے۔“

جینی کے ذہن میں یادوں اور سوالات کی یلغار تھی۔

وہ چاہتے ہوئے بھی وہاں رک نہیں سکتی تھی۔

”ہاں، ٹھیک ہے۔“ جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔

واپسی کے سفر میں جینی زیادہ تر خاموش رہی۔ ایک مقام پر ویبر یاددہانی کیے بغیر نہ رہ سکا۔

”یاد رکھو یہ ٹریک قابلِ بھروسا نہیں ہے۔“

”میں نے رفتار کم رکھی ہے۔“ جینی نے جواب دیا۔

جواب دیتے ہی راہ گزر دفعتاً ڈھلوان میں تبدیل ہو گئی۔ جینی نے جلتاً بریک پیڈل پر دباؤ بڑھایا۔ تاہم کچھ بھی نہیں ہوا۔ اسے لگا کہ پیڈل ٹوٹی ہوئی شاخ کی طرح برتاؤ کر رہا ہے۔ جینی نے گھبرا کر دباؤ بڑھایا تو بریک پیڈل معمولی مزاحمت بھی پیش نہ کر سکا اور سیدھا جیپ کے فرش سے جا لگا جبکہ رفتار کم ہونے کے بجائے بڑھ گئی۔ پیڈل کی جنبش نے سیکنڈ سے پیشتر جینی کو سمجھا دیا کہ بریک فیل ہو چکے ہیں۔ پھر بھی اس نے مایوسی کے عالم میں پیڈل کو بار بار پمپ کیا لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

عام سڑک پر ڈرائیو کرتے ہوئے گاڑی کا کنٹرول قطعی طور پر ناکارہ ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ بریک فیل ہو جائیں یا ٹائی راڈ ٹوٹ جائے۔ دونوں صورتوں میں ڈرائیور پر پہلا ردِعمل یہ ہوتا ہے کہ دل اپنی مستقل قیام گاہ چھوڑ کر حلق میں دھڑکنے لگتا ہے۔ تیسری صورت ٹائر برسٹ کی ہوتی ہے۔ جہاں کنٹرول مکمل بیکار نہیں ہوتا۔ ڈرائیور کے پاس تھوڑی بہت بچت ہوتی ہے۔ یہاں عام سڑک بھی نہیں تھی بلکہ ایک خطرناک برفانی ٹریک اور وہ مع گلیشیئر کے تمام علاقہ برفانی... جینی کا دل بھی اپنی قیام گاہ سے نکل چکا تھا۔ ترچھی برفانی ڈھلوان پر رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔

”تم تیز جا رہی ہو، بریک استعمال کرو۔“ ویبر کی آواز بلند اور چیختی ہوئی تھی۔

”بریک فیل...“ وہ اتنا ہی کہہ سکی۔ اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔ بریک فیل کی صورت میں، واحد ترک گیئر کم کرنا ہوتا ہے پھر ہینڈ بریک... یہ رفتار و حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ جینی نے ایک گیئر لگایا۔ ٹویوٹا جیپ کی رفتار میں چند سیکنڈ کے لیے کمی واقع ہوئی اور رفتار دوبارہ بڑھنے لگی۔

جینی کی تمام توجہ سامنے مرکوز تھی اور ہاتھوں نے پوری قوت سے اسٹیئرنگ جکڑا ہوا تھا۔

”ہینڈ بریک کھینچو۔“ وہ گویا چلا اٹھی۔

ویبر نے فوراً ہی ردِعمل ظاہر کیا لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ ویبر کا جسم بھی اس غیر متوقع صورتِ حال پر سنسنا رہا تھا۔

جینی نے پھر گیئر کم کیا۔ جیپ فرسٹ گیئر میں آگئی۔ ٹویوٹا نے جھٹکا کھایا اور رفتار کم ہوگئی۔ معاً جینی کی نگاہ سامنے نمودار ہونے والی برفانی پہاڑی کے تنگ موڑ پر پڑی۔ وہ موڑ کاٹ بھی لیتی تو اطراف میں گہری کھائی تھی۔ بچنے کا امکان مفقود تھا۔ جینی کے کانوں میں سیٹیاں بجنے لگیں۔ ویبر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چیخا۔ پتا نہیں کیا بولا تھا۔ اطالوی زبان تھی یا سوئس۔

جینی نے اسٹیئرنگ دائیں جانب کاٹا۔ جیپ ڈھلوانی ٹریک چھوڑ کر ٹھوس برفانی میدان میں داخل ہوگئی لیکن اس حرکت کے بعد ٹویوٹا برف پر اسکڈ (SKID) کرنے لگی۔ برفانی قطعہ کا طول و عرض زیادہ وسیع نہیں تھا۔ ٹویوٹا جس رخ پر پھسل رہی تھی، وہاں گہری کھائی منہ پھاڑے اسے نگلنے کے لیے تیار تھی۔

جینی کے ذہن کو مایوسی کے اندھیرے نے لپیٹ میں لے لیا۔ اس نے سر جھٹک کر اسٹیئرنگ گھمایا۔ پہیے چونکہ برف پر گرپ چھوڑ چکے تھے لہٰذا کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ ٹویوٹا بدستور کھائی کی جانب پھسل رہی تھی۔

ویبر شاک سے باہر آگیا اور ہاتھ بڑھا کر اسٹیئرنگ سے لڑنے لگا۔ مگر بے سود تھا۔ زیادہ سے زیادہ ایک منٹ کی گنجائش تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ فرشتۂ اجل کو جلدی ہے۔ وقت اور فاصلہ گویا برق رفتاری کا مظہر بن گئے تھے۔

جینی کے ہاتھ پیر بے جان ہوگئے۔ خیالات نے

روشنی کی رفتار سے ماضی میں سفر کیا۔ اور وہ اپنے بچپن تک جا پہنچی۔ پس منظر میں دو چہرے نمایاں تھے۔ مارک اور بابی۔

وہ جان گئی کہ کل تک اچانک زندگی میں جو نئے رنگ ابھرنے شروع ہوئے تھے، وہ نمایاں ہونے سے قبل ہی اتھاہ تاریکی میں ڈوب چکے تھے۔ منٹ نہیں سیکنڈوں کی گنجائش بچی تھی۔ اتنی دیر میں زندگی کتنے سانس مزید لے سکتی تھی؟

''آئی ایم سوری بابی، سوری مارک۔'' کاش وہ مارک کی بات مان لیتی تو وہ بھی ساتھ ہوتا۔ شاید وہ کچھ کر لیتا۔ ورنہ دونوں مرتے مرتے دل کی بات ہی کہہ دیتے۔ اسے یقین تھا کہ مارک اس حال میں بھی خوش ہوتا اور اسے بانہوں میں لے کر اس دنیا سے جاتا۔ ''آئی لو یو مارک، آئی لو یو۔''

تمام واقعات نہایت تیزی سے چند منٹ میں رونما ہوئے تھے۔ جینی اور ویبر دونوں کے دماغ ماؤف ہو چکے تھے۔ کسی کو بھی خیال نہ آیا کہ وہ دروازے کھول کر کودنے کا رسک لے لیتے... پہلے یہ خیال رہا کہ سنبھل جائیں گے اور اب تو وقت ہی نہیں تھا۔ کوئی لمحہ جاتا تھا...

پندرہ فٹ... بارہ... دس... جینی کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ دو زندگیاں موت کی گود میں تھیں۔ بلند و بالا پہاڑ... برفانی میدان، کھائیاں... برف پوش چوٹیاں صدیوں سے اسی طرح زندگیوں کا خراج وصول کرتی چلی آ رہی تھیں۔ کبھی کسی بہانے، کبھی کسی بہانے... کبھی کبھی ہی ان سے منہ کا نوالہ چھینا جاتا تھا۔ قدرت کے کھیل تھے۔

اس وقت بھی قدرت کو منظور نہیں تھا۔ یک لخت ایک دھماکے کی آواز آئی۔ نیلے رنگ کی فور وہیل نسان، کب اور کہاں سے نمودار ہوئی۔ دھما کا ٹویوٹا اور نسان کے تصادم کا تھا۔

ٹویوٹا جھٹکے کے ساتھ رگڑ کھا کر گھومی اور رک گئی۔ عمیق کھائی تین فٹ دور رہ گئی تھی۔ اجل نے گویا کھلا ہوا منہ بند کر لیا۔

جینی نے سیٹ بیلٹ باندھی ہوئی تھی۔ تاہم تصادم کی قوت نے اسے اچھالا اور سر چھت سے جا ٹکرایا۔

ویبر نے اطالوی یا سوئس میں کچھ کہا۔ اس کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔

جینی نے دھندلی آنکھوں سے نسان کے ڈرائیور کو گاڑی سے نکلتے دیکھا۔ نسان کا بونٹ مڑ گیا تھا اور دھواں نکلتا دکھائی دے رہا تھا۔ جینی کا سر چکرا رہا تھا۔

نسان کا ڈرائیور قریب آ گیا۔ وہ خوش شکل اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ عمر 50 برس کے لگ بھگ رہی ہو گی۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' اس نے قریب آ کر سوال کیا۔ لہجہ امریکی تھا۔ اس نے جین اور مخصوص بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جینی پلکیں جھپک رہی تھی۔ نگاہوں میں دھند بڑھنے لگی۔ نسان کے ڈرائیور کا چہرہ عجیب انداز میں لہرا رہا تھا جیسے دھوئیں کا بنا ہو۔ دھند نے ہر شے کو لپیٹ میں لے لیا... جینی بے ہوش ہو چکی تھی۔

☆☆☆

تھوڑی دیر میں ہی اس کے اوسان پھر بحال ہو گئے۔ سر میں رہ رہ کر ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اس نے سر پر ہاتھ پھیر کر گومڑ کو محسوس کیا اور کراہ اٹھی۔

''حرکت مت کرو۔'' نسان والا بولا۔ اس نے ٹویوٹا کے دونوں دروازے کھول کر ڈرائیونگ سیٹ احتیاط سے پیچھے گرا دی۔ جینی اب نیم دراز حالت میں تھی۔ سیٹ بیلٹ وہ پہلے ہی کھول چکا تھا۔ اس نے جینی کے پپوٹے اٹھا کر آنکھوں کا معائنہ کیا۔ پھر اس نے دو انگلیاں موڑ کر ہاتھ بلند کیا۔ ''یہ کتنی انگلیاں ہیں؟''

''دو تین۔'' جینی نے جواب دیا۔

''جسم کی کیا حالت ہے؟''

''پیٹ میں دکھن ہے۔''

''وہ سیٹ بیلٹ کی وجہ سے ہے۔'' وہ بولا اور جینی کے سر کی چوٹ کا نرمی سے جائزہ لیا۔

''سب ٹھیک ہے۔ کچھ دیر لیٹی رہو۔'' یہ کہہ کر وہ گاڑی کے گرد گھوم گیا۔ دونوں گاڑیوں کا جائزہ لینے کے بعد واپس آیا۔

''تمہاری ٹویوٹا تو کافی حد تک ناکارہ ہو چکی ہے۔ نسان پھر بھی قابلِ استعمال ہے۔ تم بہت خوش قسمت ہو۔ میں بھی اس علاقے میں تھا۔ بروقت میری نظر پڑ گئی۔ اب بتاؤ تم دونوں خودکشی کے لیے جا رہے تھے؟''

جینی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ واقعی زندہ ہے۔

''ٹویوٹا کے بریک فیل ہو گئے تھے۔'' جینی نے زبان کھولی۔

''تمہارے دوست نے تو نہیں بتایا۔'' یہ کہہ کر اس نے ٹانگ اندر کی اور بریک پیڈل کو پمپ کر کے دیکھا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ وہ ایک جہاندیدہ اور رف ٹف

قسم کا آدمی تھا۔ بریک آزمانے کے بعد وہ ٹویوٹا کے نیچے گھس گیا۔

چند منٹ بعد وہ پھر نمودار ہوا۔ ہاتھ صاف کرنے کے بعد بولا۔ ''بریک ٹیمپر کیے گئے تھے۔'' اس نے انکشاف کیا۔

''کیا مطلب؟'' جینی کو یقین نہیں آیا تھا۔

''ہائیڈرولک پائپ ڈھیلے کیے گئے تھے۔ بریک آئل آہستہ آہستہ لیک ہوتا رہا۔ تم جب بھی بریک پیڈل دباتیں، تھوڑا سا آئل بہہ نکلتا۔ ٹویوٹا پرانی بھی نہیں ہے کہ فرض کرلیا جائے کہ وقت کے ساتھ وہ خود ہی آہستہ آہستہ ڈھیلے ہوگئے۔ یہ حرکت کسی نے قصداً کی ہے۔'' اس نے وضاحت کی۔

''لیکن... لیکن کیوں؟'' وہ واضح طور پر پریشان نظر آئی۔ ''ویبر کہاں ہے؟''

''کون ویبر؟''

''میرا ساتھی۔''

''وہ پیدل ہی مدد حاصل کرنے چل پڑا۔ شاید وہ سمجھا کہ دونوں گاڑیاں بیکار ہوگئی ہیں۔ تاہم میں نسان کو اسٹارٹ کرلوں گا۔ انجن کو خاص نقصان نہیں پہنچا ہے۔ ایک فینڈر مڑ کر وہیل میں پھنس گیا ہے۔ اسے میں سیدھا کرلوں گا۔'' اس کے لہجے سے اعتماد جھلک رہا تھا۔ جینی بہت حد تک سنبھل گئی تھی۔ اس نے اندازہ لگایا کہ وہ شخص کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ پھر اسے خیال آیا کہ ان دونوں کی زندگی بچانے والے سے وہ نہ صرف اب تک ناآشنا ہے بلکہ اس نے شکریہ تک ادا نہیں کیا۔ حقیقتاً اسے دوسری زندگی ملی تھی۔

''آئی ایم سوری، میں نے ابھی تک تمہارا شکریہ ادا نہیں کیا اور شاید کر بھی نہیں سکتی۔ تم نے اجنبی ہوتے ہوئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا اور اپنی گاڑی کو بھی نقصان پہنچایا۔'' جینی نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''میرا نام جینفر مارچ ہے۔''

''فرینک میکال۔'' اس نے جینفر کا ہاتھ تھام لیا۔

جینی نے صاف دیکھا کہ اس کا نام سنتے ہی فرینک کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں۔ چہرے پر ناراضی کا تاثر بھی ابھر آیا۔

''تم پال مارچ کی بیٹی ہو، میں جانتا ہوں۔ یہاں سے نکلو، پھر بات کریں گے۔''

جینی الجھ گئی۔ ''تم... تم کون ہو؟''

''فرینک میکال۔ چک میکال میرا بیٹا تھا۔''

جینی کو بات سمجھنے میں چند لمحات خرچ کرنے پڑے۔

''چک میکال؟ جس نے پال مارچ کی باڈی دریافت کی تھی اور جو ''فرکا پاس'' پر حادثے میں مارا گیا تھا؟''

''وہ حادثہ نہیں تھا۔ میرے بیٹے کو قتل کیا گیا تھا۔'' فرینک کی آواز تڑخ اٹھی۔

☆☆☆

جینی، ہوٹل روم کے بیڈ پر پیر لٹکائے بیٹھی تھی۔ مقامی ڈاکٹر اس کے قریب تھا۔ سر کی ڈریسنگ کردی گئی تھی۔ درد کی شدت کم تھی۔ ڈاکٹر نے گریٹا سے جرمن زبان میں کچھ کہا۔

گریٹا نے جینی کے لیے ترجمہ کیا۔ ''اس کا کہنا ہے کہ اگر تمہیں اشیا دھری دکھائی دینے لگیں یا سر کا درد شدت اختیار کرنے لگے تو فوراً رابطہ کرنا۔'' گریٹا نے تھم کر پھر کہا۔ ''شکر ہے کہ تم دونوں زندہ ہو۔ میرے خیال میں تمہیں آرام کرنا چاہیے۔''

جینی نے اتفاق کیا۔ ان دونوں کے جانے کے بعد وہ لیٹ گئی۔ تاہم کچھ دیر بعد اسے اکتاہٹ ہونے لگی۔ اس کی حالت بہتر تھی۔ اگرچہ اندر سے وہ ہل گئی تھی۔ سویٹر چڑھا کر وہ نیچے بار میں پہنچ گئی۔ بار خالی پڑا تھا۔ ویبر اور گریٹا بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ لیکن پھر اس نے فرینک میکال کو دیکھا۔ وہ اکیلا بیٹھا تھا۔ سامنے اسکاچ کی بوتل دھری تھی۔

اس نے سر اٹھایا۔ ''کیا کیفیت ہے؟''

''بہتر ہے، ویبر نظر نہیں آرہا؟''

''اسے جب میں نے بریکس کے بارے میں بتایا تو وہ مقامی پولیس سارجنٹ کو دیکھنے نکل گیا۔'' فرینک اسکاچ کی طرف متوجہ ہوا۔ ''چلے گی؟'' اس کا اشارہ اسکاچ کی جانب تھا۔

''شکریہ۔'' جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''مجھے تمہارے بیٹے کا دلی افسوس ہے۔'' اسے سمجھ نہیں آیا کہ اس کے علاوہ وہ اور کیا کہہ سکتی ہے۔ احساسِ رنج کے باعث فرینک کے تاثرات مزید سخت ہوگئے۔ اس کے جبڑے بھنچ گئے تھے۔

جینی نے پھر اظہارِ افسوس کرنا چاہا۔ تاہم رک گئی۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر وہ بولی۔ ''تمہیں میرے متعلق کیسے معلوم ہوا؟''

''کیونکہ یہ میرا کام ہے۔ یہاں تو میرے بیٹے کا معاملہ تھا۔'' اس کی آواز میں غصے کا عنصر شامل ہوگیا۔

جینی اس کا جواب پوری طرح نہیں سمجھ سکی۔ اس نے دوسرا سوال کیا۔ ”تم قتل کے بارے میں اتنے پُریقین کیوں ہو؟“

فرینک نے گلاس نیچے رکھ دیا۔ ”اس نے نیویارک میں آخری فون مجھے کیا تھا۔ بقول اس کے زیورچ ایکسپریس کا رپورٹر اس کا انٹرویو کا متمنی تھا۔ رپورٹر کا نام میرے بیٹے نے ایمیل ہارٹ بتایا تھا۔ ہارٹ، پال مارچ کی اسٹوری پر کام کررہا تھا۔ میرے بیٹے نے ”فرکا پاس“ کا بھی ذکر کیا تھا۔“ فرینک نے وقفہ لیا۔

جینی ہمہ تن گوش تھی۔

”فرکا پاس پر اس کی موت کی اطلاع فون پر سوئس پولیس کی جانب سے مجھ تک پہنچی... میں نے زیورچ میں اخبار کے دفتر فون کیا تو تصور کرو کیا جواب ملا ہوگا؟“ فرینک نے جینی کو دیکھا۔ فرینک کی آنکھوں میں اداسی اور غصے کا ملا جلا تاثر تھا۔

”کیا؟“ جینی نے انجانا ہراس محسوس کیا۔

”زیورچ ایکسپریس میں ایمل ہارٹ نام کا کوئی رپورٹر کام نہیں کرتا۔ ہارٹ نامی جعلی رپورٹر نے میرے بیٹے کو معاوضے کی پیشکش بھی کی تھی۔ انتظامیہ کا موقف تھا کہ یہ ان کا طریقۂ کار نہیں ہے۔“

فرینک کی وضاحت نے جینی کو چونکا دیا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔

”کیا تم نے یہ معلومات سوئس پولیس کو فراہم کی؟“

”یقینا، تاہم کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے خود ہی تفتیش کا فیصلہ کیا۔ اسی ضمن میں وہاں گلیشیئر تک پہنچا تھا۔“

”تم کون ہو؟“

”پرائیویٹ انویسٹی گیٹر۔“

جینی کا اندازہ ٹھیک تھا۔ اسے شروع سے یقین تھا کہ فرینک کوئی سیاح یا عام آدمی نہیں ہے۔ تاہم وہ اس کی حقیقت کا تعین نہیں کرسکی تھی۔

”میرا جوان بیٹا مارا گیا۔ میرے لیے آرام سے بیٹھنا ممکن ہی نہیں تھا۔ شاید تم مزید کچھ مجھے بتا سکو؟“

”میں تو خود تمہارے بیٹے سے ملنا چاہتی تھی۔ کہیں تم اس معاملے میں مجھے تو ملوث نہیں سمجھ رہے؟“

”نہیں، ابھی میں اندھیرے میں ہوں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ اندھیرے میں ہے، اس کا براہِ راست تعلق پال مارچ کی باڈی سے ہے جو حادثاتی طور پر میرے بیٹے نے دریافت کی تھی اور فوراً بعد اسے مار دیا گیا۔“

جینی نے گلاس نیچے رکھ دیا۔ ”یوں لگتا ہے کہ تم مجھے بھی ملوث ہونے کا احساس دلا رہے ہو۔ مجھے چلنا چاہیے۔“

جینی کے پلٹتے ہی فرینک نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

”مجھے اپنے کام میں دس برس گزر چکے ہیں۔ دس سال قبل میں پولیس میں تھا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مچھلی سڑتی ہے تو بو آتی ہے۔ یہ سب کچھ خاصا مشکوک اور پُراسرار ہے۔ پہلے کئی سال پرانی باڈی دریافت ہوئی۔ پھر جیک مارا گیا اور اس کے بعد تم پر قاتلانہ وار کیا گیا۔ کوئی بات ہے، جو تم مجھے نہیں بتا رہی ہو؟“

جینی کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ”میرا بازو چھوڑو۔ تم میرے محسن ہو۔ تمہارے بیٹے کا بھی مجھے دکھ ہے لیکن میرے علم میں ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں آئی کہ میں تمہاری معلومات میں اضافہ کرسکوں۔“

فرینک نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔ ”کیا تم محسوس نہیں کرتیں کہ تمہیں میری مدد کرنی چاہیے؟“

”کیسے؟“ جینی نے سوال کیا۔

”میرے علم میں ہے کہ کاربیزی اسٹیشن تک، اپنے والد کی شناخت کے لیے تمہیں جانا ہے۔ میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔“ وہ بولا۔

”میں معذرت خواہ ہوں لیکن یہ ایک ذاتی مسئلہ ہے۔“

”میرے ساتھ بھی ذاتی مسئلہ ہے۔“ فرینک اسے براہِ راست گھور رہا تھا۔

”پھر تمہیں چاہیے کہ اٹالین پولیس سے رابطہ کرو۔ میری نیک خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔ گڈ لک مسٹر فرینک۔“

☆☆☆

مارک نے جینی کو کھو دیا تھا۔ ناامیدی کے عالم میں اس نے تین مختلف پہاڑی ٹریک چیک کر ڈالے۔ اسے فکر تھی کہ سگنل کیوں نہیں مل رہے؟ آخر اس نے ریڈیو کے ذریعے گراہم سے رابطہ کیا لیکن اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ سیل فون بھی کام نہیں کر رہا تھا۔ وہ جیک سے بھی رابطہ نہ کرسکا۔ صورتِ حال مزید ابتر ہونے لگی، جب دھند نے اترنا شروع کیا۔ ٹریکر کام کیوں نہیں کر رہا۔ کیا ٹویوٹا میں بگ نہیں ہے؟

مارک نے گاڑی اسٹارٹ کی اور سمت تبدیل کر کے احتیاط اور اندازے سے تلاش کا پھر سے آغاز کیا۔ اچانک

ہی اس کی کھوجتی نگاہوں نے ٹویوٹا کو دیکھ لیا۔اسے احساسِ کامیابی کے ساتھ تشویش بھی ہوئی۔

انجن بند کر کے وہ گاڑی سے اتر گیا۔دور دور تک کسی ذی نفس کا وجود نہیں تھا۔ٹویوٹا خطرناک حد تک کھائی سے قریب تھی۔جیپ کی حالت ابتر تھی۔چیسس تک متاثر تھا۔

مارک بغور جیپ اور اطراف کا جائزہ لے رہا تھا۔تصادم زوردار تھا۔ٹویوٹا جیپ کی باڈی پر نیلے پینٹ کی رگڑ واضح تھی۔یقیناً دوسری گاڑی کا رنگ نیلا تھا۔جینی غائب تھی...وہ امکانات کا تصور کرتے ہوئے اگلے دائیں پہیے کے قریب موجود بھورے دھبے کو گھور رہا تھا۔پھر وہ سامنے کی جانب سے جیپ کے نیچے رینگ گیا۔ہائیڈرولک پائپ ڈھیلا تھا جس کی وجہ سے بریک آئل رس رس کر نکلتا رہا تھا۔

مارک جیپ کے نیچے سے نکل آیا۔اس کی پیشانی سلوٹوں سے پُر تھی۔گاڑی کی آواز سن کر اس نے گردن گھمائی۔وہ پولیس کار تھی جو قریب آکر رک گئی۔ایک سوئس آفیسر نے قدم باہر رکھا۔اس نے پہلے اوپل کار، پھر مارک کو دیکھا۔مارک نے اندازہ لگایا کہ اس نے جرمن زبان میں کچھ کہا ہے۔

''سوری، میں جرمن زبان نہیں جانتا۔''

''تم انگلش ہو؟''

''نہیں، امریکن۔'' مارک نے جواب دیا۔

''میں سارجنٹ کلاسن ہوں۔تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں موسم خراب ہوتا دیکھ کر واپس جا رہا تھا کہ جیپ کو دیکھ کر رک گیا۔ایکسیڈنٹ لگ رہا تھا۔میں نے سوچا کہ شاید میں کسی کام آسکوں۔لیکن یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔کیا تم کچھ جانتے ہو؟'' مارک نے جواب دیتے ہوئے سوال کر ڈالا۔

سارجنٹ نے سر کھجایا۔''ٹھیک ہے۔ایکسیڈنٹ تو ہوا ہے۔ایک امریکن لیڈی تھی جو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بال بال بچ گئی۔ٹویوٹا جیپ کنٹرول سے باہر ہوگئی تھی۔''

''کیا وہ خاتون ٹھیک ہے؟'' مارک نے گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے سرسری انداز میں استفسار کیا۔

سارجنٹ نے شانے اچکائے۔''دوسری گاڑی کا ڈرائیور اسے سملن لے گیا تھا۔تھوڑی بہت چوٹ لگی ہے لیکن میرے خیال میں وہ ٹھیک ہے۔''

''رائٹ۔'' مارک واپس اوپل کی جانب چل پڑا۔اس نے دیکھا کہ سارجنٹ ٹویوٹا کے نیچے جھانک رہا ہے۔

مارک تجسس کے تحت پلٹ گیا۔

''میرا خیال ہے کہ میں کچھ مدد کر سکتا ہوں۔''

''کیا تم مکینک ہو؟''

''نہیں۔لیکن تھوڑا بہت جانتا ہوں۔'' مارک نے کہا۔اس نے بریک آئل کی جانب اشارہ کیا۔''بریک لائن سے آئل لیک ہوا ہے۔''

''جس آدمی نے ٹویوٹا کو ٹکر ماری تھی۔اس کا کہنا ہے کہ ہائیڈرولک سسٹم کو ارادتاً ڈھیلا کیا گیا تھا۔''

مارک نے ٹویوٹا پر موجود نیلے پینٹ کے نشانات دیکھے۔''یقیناً اس کی گاڑی کا رنگ نیلا تھا۔کون سی گاڑی تھی؟'' مارک نے سارجنٹ کی آنکھوں میں شک کا سایہ دیکھا اور اپنی بے پروائی برقرار رکھی۔

''نسان...فور وھیل ڈرائیو......تم کیوں پوچھ رہے ہو؟'' سارجنٹ نے بیک وقت سوال جواب کیے۔

''ایسے ہی نیلا رنگ دیکھ کر خیال آگیا۔'' اس سے پیشتر سارجنٹ کچھ بولتا مارک واپس جا کر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔

☆☆☆

جینی، بیڈروم کی کھڑکی سے الپس پر دھند اترتے دیکھ رہی تھی۔فرینک نے بریکس کے بارے میں جو خیال ظاہر کیا تھا۔اس چیز نے اسے اپ سیٹ کر دیا تھا۔اس کی بات میں وزن تھا اور وہ تھا بھی ایک سراغ رساں...

جینی کو گہری رنگت کے شیشوں والی اوپل یاد آئی جو جینی کا تعاقب کرتی رہی تھی۔غالب امکان تھا کہ کوئی اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن کیوں؟

پھر وہ فرینک کے بارے میں سوچنے لگی۔وہ سمجھ رہی تھی کہ جوان بیٹے کی موت نے اسے دل گرفتہ کر دیا ہے۔اس نے تقریباً ثابت کر دیا تھا کہ یہ قتل ہو سکتا ہے۔اسی چیز نے اسے مزید رنجیدہ کر دیا تھا۔

جینی کو اپنی ماں کا قتل یاد آیا۔وہ محسوس کر سکتی تھی کہ فرینک کس کیفیت سے گزر رہا ہے۔خود اسے بھی پہلے بے یقینی نے گرفت میں لیا تھا، پھر رنج اور غصہ اور بعدازاں انتقام۔یہی کچھ فرینک کے ساتھ ہو رہا تھا۔جینی کو اپنے رویّے پر افسوس ہوا۔اس نے دوبارہ فرینک سے ملنے کا فیصلہ کر لیا اور سیڑھیاں طے کر کے واپس بار میں چلی گئی۔

فرینک ایک کھڑکی کے پاس کھڑا دور پہاڑوں کو تک رہا تھا۔ہونٹوں میں دبی سگریٹ کو ہاتھ لگائے بغیر وہ کش پر کش لے رہا تھا۔

''آئی ایم سوری۔'' جینی نے قریب جا کر کہا۔ ''میں کچھ بدزبان ہو چلی تھی۔''

فرینک نے سر ہلایا۔ ''نہیں، میں ہی کچھ تہذیب سے ہٹ گیا تھا۔'' اس نے کہا۔ ''دراصل مجھے جوابات حاصل کرنے کی عجلت تھی۔'' اس نے سگریٹ بجھا دی۔ ''تم مجھے فرینک کے نام سے مخاطب کر سکتی ہو۔''

دونوں ایک میز کے قریب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ کسی نے بریک خراب کیے تھے؟'' جینی اب تک مخمصے کا شکار تھی۔

''میرے تجربے کے مطابق اس بات کا بھاری امکان ہے لیکن ثابت کرنا شاید مشکل ہو۔'' فرینک نے جواب دیا۔

''شاید یہ میرا وہم ہو کہ ایک گاڑی میرا تعاقب کرتی رہی ہے۔'' جینی نے فرینک کو اوپل کے بارے میں بتایا۔

''کیا تم نے اوپل کی لائسنس پلیٹ دیکھی تھی؟''

''نہیں، میں نوٹ نہیں کر سکی۔''

فرینک خاموشی سے سوچتا رہا۔

جینی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ''تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتے ہو۔''

''تمہارا ذہن کیوں بدل گیا؟'' فرینک نے اس کی طرف مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ میں تمہاری مقروض ہوں۔ مجھے انکار نہیں کرنا چاہیے تھا۔''

''اونہہ۔ تم برا نہ مانو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تمہارے والد گلیشیئر پر کیوں گئے تھے؟''

''ایمان داری کی بات ہے کہ میں قطعی بے خبر ہوں۔ وہ دو سال قبل اچانک لاپتا ہو گئے تھے۔ تب سے میں نے انہیں نہیں دیکھا، نہ سنا۔''

''کوئی شک نہیں کہ یہ تمہارے لیے بہت اذیت کا باعث رہا ہوگا۔'' فرینک نے اظہارِ ہمدردی کیا۔

جواب میں جینی نے سکوت اختیار کیا۔

☆☆☆

اوپل، برگوف ہوٹل کی پارکنگ میں تھی۔ مارک کو نیلے رنگ کی نسان کہیں نظر نہیں آئی۔ اسے دو پریشانیاں لاحق تھیں۔ ایک تو وہ جینی پر نظر رکھنے میں ناکام رہا تھا۔ دوسرے اس کا رابطہ جیک اینڈ کمپنی سے نہیں ہو رہا تھا۔ مارک کا شک پختہ تھا کہ وہ لوگ خود رابطے میں نہیں آ رہے... اس نے آخری بار کوشش کی پھر لعنت بھیج کر نئے خطوط پر غور کرنے لگا۔ ٹویوٹا کو اس نے جہاں اور جس حالت میں دیکھا تھا، اسے شک تھا کہ کسی نے جینی کو ہلاک کرنے کی کامیاب کوشش کی تھی جو محض نیلی نسان کی وجہ سے ناکام ہو گئی۔ یعنی جیک کی یہ بات بھی درست ثابت ہوئی تھی کہ کوئی اور پارٹی بھی ڈسک کی تلاش میں ہے جو جینی کو ختم کرنے کی کوشش کر سکتی ہے... نسان والا کون ہے؟ ڈسک کی کیا حقیقت ہے اور سی آئی اے کے مخالف جینی کو کیوں ختم کرنا چاہتے ہیں؟ یہ گتھی زیادہ ہی الجھی ہوئی تھی۔

مارک نے اپنے طور پر قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ جیک کا کردار شروع سے اس کے ذہن میں چبھ رہا تھا۔ گاردا کی تنبیہ نے مارک کو مزید محتاط کر دیا تھا۔ اگرچہ اب تک جیک کی جانب سے سب کچھ بظاہر ٹھیک لگ رہا تھا۔ اب رابطے کا نہ ہونا پہلا اشارہ تھا جو مارک کے شک کو تقویت دے گیا۔ لیکن شک کی نوعیت سمجھنے سے وہ اب بھی قاصر تھا۔ اس کے تمام فیصلے اور سرگرمیاں ایک نکتے پر مرکوز تھیں کہ جینی محفوظ رہے۔

خیالات کو لگام دے کر وہ گاڑی سے اترا اور دندناتا ہوا ہوٹل میں گھس گیا۔

استقبالیہ پر اس نے خود کو جینیفر مارچ کا دوست ظاہر کیا (یہ جھوٹ بھی نہیں تھا) اور اپنا مدعا بیان کیا۔

''مس مارچ تیس منٹ قبل ٹیورن کی جانب گئی ہیں۔'' جواب ملا۔

''لیکن پولیس کے مطابق کوئی ایکسیڈنٹ...''

''ہاں۔'' استقبالیہ پر موجود لڑکی نے مارک کی پوری بات نہیں سنی۔ ''وہ بہت خوش قسمت ہے۔ اسے میکال نے موت کے منہ سے نکالا۔''

مارک سوچ میں پڑ گیا۔ میکال؟ وقتی طور پر یہ نام اس کے ذہن سے پھسل رہا تھا۔ ''کون میکال؟''

''تمہاری طرح کوئی امریکن ہے۔ اس کا بیٹا 'فرکا پاس' پر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ وہاٹ اے ٹریجڈی! تقدیر کے کھیل بھی نرالے ہیں۔'' لڑکی نے فلسفہ بگھارا۔ ''وہ خود بھی اسی ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔''

''میں نہیں سمجھ پا رہا۔'' مارک نے سوالیہ نظروں سے لڑکی کو دیکھا۔

''اس کا پورا نام چک میکال تھا۔ بے چارہ! اس کی عمر ہی کیا تھی۔ اسی نے ویزن ہارن پر وہ باڈی دریافت کی تھی۔ بعد میں جس کی شناخت پال مارچ کے نام سے ہوئی۔ بدقسمتی سے چک میکال امریکا واپسی سے قبل ایک حادثے کا

شکار ہوکر ''فرکا پاس'' پر مارا گیا۔''
مارک کے دماغ میں گھنٹی بجی۔ یہ اس کے لیے نئی اور چونکا دینے والی اطلاع تھی۔
''ابھی تم کہہ رہی تھیں کہ میکال نے مس جینفر کو بچایا؟'' لڑکی بھی باتونی تھی۔ ''وہ فرینک میکال ہے۔ چک میکال کا باپ۔ اسی نے اپنی گاڑی ٹویوٹا سے ٹکرائی تھی۔ ورنہ ٹویوٹا کھائی میں گر ہی چکی تھی۔''
''فرینک میکال۔'' مارک نے نام یادداشت میں محفوظ کیا۔ ''اچھا، اچھا... تم نیلی نسان کی بات کر رہی ہو؟''
''ہاں، اب تم سمجھے ہو۔ اس کی نسان کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔''
مارک کے ذہن میں کئی سوالات نے بیک وقت سر اٹھایا۔ تاہم وقت کی کمی کے پیشِ نظر وہ شکریہ ادا کر کے گھڑی دیکھتا ہوا ہوٹل سے نکل گیا۔

☆☆☆

ٹیورن۔ کاربیزی ہیڈکوارٹرز چار منزلہ جدید طرز کی عمارت تھی۔ پارکنگ زیرِ زمین تھی۔ فرینک نے نسان سڑک پر ہی لگائی اور دونوں عمارت میں استقبالیہ تک پہنچے۔
چند منٹ بعد وہ دونوں گھنی مونچھوں والے ایک موٹے آفیسر کے سامنے تھے۔
جینفر سے ہاتھ ملاتے ہوئے وہ بولا۔ ''آئی ایم کیپٹن وکٹر کارسو۔'' اس ملاقات سے پہلے وہ دونوں فون پر بات کر چکے تھے۔
جینفر نے فرینک کا تعارف کرایا۔
''تمہارے بیٹے کا سن کر مجھے افسوس ہوا۔'' وکٹر تھوڑا سا متردد تھا۔ اس نے جینفر کو دیکھا۔ ''معاف کرنا، تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟''
جینی نے مختصر احوال گوش گزار کیا۔
''تم نے چک میکال کے بارے میں سوئس پولیس سے بات کی تھی؟'' فرینک نے سوال کیا۔
''یس۔''
''کیا کہنا ہے اُن کا؟''
''انہیں یقین ہے کہ وہ ''فرکا پاس'' پر حادثاتی طور پر کھائی میں گر گیا تھا۔''
فرینک نے غصے سے کہا۔ ''بکواس، یہ قتل تھا۔''
وکٹر نے ضبط سے کام لیتے ہوئے ایک ابرو پیشانی پر چڑھائی۔ ''اس یقین کی وجہ؟''
فرینک نے اپنا کارڈ میز پر رکھا پھر اپنے خدشات اور تفتیش کے بارے میں بتایا۔
وکٹر نے اس کا کارڈ دیکھا۔ ''زیورچ ایکسپریس'' کے رپورٹر کے بارے میں فرینک کی بات میں وزن تھا۔ تاہم اس نے تبصرہ کیا۔ ''فرکا پاس'' کافی خطرناک علاقہ ہے، مسٹر۔ وہاں حادثات ہوجاتے ہیں۔ اب تک کئی سیاح جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔''
''چک کا معاملہ مختلف ہے۔ وہ تربیت یافتہ تھا اور ویزن بارن والے حادثے کے بعد مزید محتاط ہوگیا تھا۔ مزید یہ کہ ''زیورچ ایکسپریس'' کی اطلاع کو بہ آسانی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ آخر یہ ''ہارٹ'' ہے کون؟ ممکن ہے اس نے فرضی نام استعمال کیا ہو... ایک اور مشکوک بات یہ ہے کہ مس جینفر پر بھی قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔'' فرینک نے تجزیہ پیش کیا۔
وکٹر نے سوالیہ نظروں سے جینفر کو دیکھا۔ اس نے مختصر احوال گوش گزار کیا۔
وکٹر نے نوٹ بک میں کچھ لکھا۔ اس کا چہرہ سنجیدگی کا مظہر تھا۔ ''کسی پر شک؟'' اس نے جینفر کو دیکھا۔
''نہیں۔''
''سوئس علاقے میں جو کچھ ہوا، وہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ بارڈر سے ادھر میں پوری تندہی سے اس معاملے کو دیکھوں گا۔'' وکٹر نے یقین دہانی کرائی۔
اس نے سامنے پڑی سرخ فائل اٹھائی۔ ''ہماری آج کی میٹنگ کا اصل مقصد کچھ اور تھا۔'' اس نے فائل کھولی۔
جینفر کی نگاہ پاسپورٹ پر پڑی۔
''کیا تم یہ پاسپورٹ پہچانتی ہو؟''
جینفر نے تھوک نگلا۔ پاسپورٹ کی تصویر کو دیکھا۔ سیاہ بال، نیلی آنکھیں، نرم مسکراہٹ، وجیہہ چہرہ... وہ پاسپورٹ کی خستہ حالت میں بھی نمایاں تھا۔ اس کا ذہن ماضی کی جانب سفر کر رہا تھا۔
''مس جینفر؟''
''ہاں یہ میرے والد کا پاسپورٹ ہے۔'' وہ حال میں واپس آگئی۔
وکٹر کھڑا ہوگیا۔ ''کیا تم شناخت کے لیے تیار ہو؟''
''یس۔'' جینی نے مضبوط لہجے میں کہا۔
کچھ دیر بعد وہ ''آٹوپسی'' روم میں کھڑے تھے۔ اسٹین لیس اسٹیل کی ٹیبل پر وہائٹ شیٹ کے نیچے باڈی موجود تھی۔ وہاں ایک اور آدمی تھا جس کا تعارف وکٹر نے ''ویٹوریا'' کی حیثیت سے کرایا۔

"میرے والد کی موت کی اصل وجہ کیا سامنے آئی ہے؟"

"ڈیتھ بائے فریزنگ۔" ویٹوریا نے مختصر جواب دیا۔ "تاہم آٹوپسی کے بعد مزید معلومات کا امکان موجود ہے۔"

"موت کو کتنا وقت گزر رہا ہوگا؟"

"باڈی کے ساتھ جو اشیا ملی ہیں... فارنسک ٹیسٹ کے مطابق موت تقریباً دو سال قبل ہوئی تھی۔"

"میں بعد میں سمجھاتا ہوں۔" وکٹر نے مداخلت کی۔

"پہلے ہم بنیادی کام سرانجام دے ڈالیں۔"

ویٹوریا نے سرجیکل گلوز اتار دیے اور سفید رنگ کی شیٹ کا کونا پکڑ کر جینفر کی آنکھوں میں دیکھا۔

جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔

ویٹوریا نے شیٹ ہٹانی شروع کی۔ جینی نے آنکھیں بند کرلیں۔ اچانک اس کے اعصاب نرم پڑنے لگے۔ ذہن پھر ماضی کو پکار رہا تھا۔ فرینک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے حوصلہ دیا۔

جینی نے پلکیں یوں اٹھائیں جیسے وہ سیسے کی بنی ہوں۔ چہرے کے نقوش ظاہر ہے خاصے متاثر تھے لیکن وہ اس کا باپ تھا۔ اس کی نیلی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چھت کو گھور رہی تھیں۔ جینی کی آنکھیں فرطِ استعجاب سے پھٹی رہ گئیں۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گئی۔

کیپٹن وکٹر کی آواز آئی۔ "میں فارمل اسٹیٹمنٹ فائل کرنے کے لیے تمہارے جواب کا محتاج ہوں۔ کیا یہ تمہارے والد پال مارچ کی باڈی ہے؟"

جینی کے نقوش اور نگاہ دونوں پتھرائے ہوئے تھے۔

"سینوریٹا! کیا یہ جسم تمہارے والد کا ہے؟" وکٹر نے سوال دہرایا۔

جینی کا بدن ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔ اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

"اپنی زندگی میں اس آدمی کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔"

☆☆☆

اب تم کیسا محسوس کررہی ہو؟" وکٹر نے سوال کیا۔ وہ تینوں وکٹر کے دفتر میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔

"شاک، بٹ او کے۔" جینی نے جواب دیا۔

"لیکن وہ آدمی میرے والد کے پاسپورٹ کے ساتھ..."

"مسٹری، سینوریٹا! اس وقت میں مسٹری کا لفظ ہی استعمال کرسکتا ہوں۔ میرے گمان میں نہ تھا کہ تم باڈی کو اجنبی کی حیثیت سے شناخت کروگی۔" وکٹر کی آنکھوں میں سوچ کی گہری پرچھائیاں تھیں۔

"پاسپورٹ کہاں تھا؟" جینی نے پوچھا۔

"رک سیک میں۔ بیگ میں ایک آٹومیٹک پسٹل بھی تھا۔"

"کیا میں دیکھ سکتی ہوں کہ بیگ میں اور کیا کیا تھا؟"

"بالکل، چند اشیا نے مجھے بھی حیران کردیا تھا۔"

☆☆☆

سفید رنگ کی ٹیلی کمیونیکیشن وین، کارابیزی ہیڈکوارٹر سے 100 گز دور رک گئی۔ یہ فیاٹ گاڑی تھی۔ دو آدمی نیلے رنگ کے اوورکوٹ میں اگلی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ پسنجر سیٹ والے کا سیل فون گنگنایا۔ اس نے بمشکل دس سیکنڈ بات کی اور فون بند کردیا۔ ڈرائیور نے گاڑی ہیڈکوارٹر کی جانب بڑھائی اور فیاٹ وین کو انڈرگراؤنڈ پارکنگ میں لے گیا۔ جہاں ایک کارپورل ڈیوٹی پر موجود تھا۔

ڈرائیور نے کمپنی آئی ڈی اور ورک شیٹ کا جائزہ لیا۔

"کس نے شکایت کی ہے؟" کارپورل نے سوال کیا۔

ٹیکنیشن نے شانے اچکائے۔ "کوئی نامعقول کیپٹن تھا۔ خوامخواہ کی پریشانی ہے۔"

کارپورل نے مسکرا کر آئی ڈی اور شیٹ واپس کی۔ پھر بیریئر اٹھا دیا۔

☆☆☆

کیپٹن وکٹر نے ربر کے سرجیکل دستانے چڑھائے اور ایویڈینس باکس میں سے اشیا نکالنی شروع کیں... ہر آئٹم علیحدہ علیحدہ شفاف پلاسٹک میں رکھا گیا تھا۔ وزنی نیلے رنگ کا پارکا، سفید اونی اسکارف، سبز سویٹر، موٹا اونی پاجامہ، برفانی بوٹس، ویسٹ اور انڈرگارمنٹس... اشیا کی رنگت متاثر شدہ تھی۔

"یہ اشیا کسی کاروباری آدمی سے تعلق رکھتی ہیں۔" وکٹر نے کہا۔ "وہ آدمی نفیس ذوق رکھتا ہے۔ سوٹ امریکن ہے۔ جوتے ہاتھ کے بنے ہوئے اور اٹالین ہیں۔ ریشمی شرٹ انگلش ہے۔" کیپٹن وکٹر نے نگاہ اٹھا کر جینفر کو دیکھا۔

جینی کپڑوں کو گھور رہی تھی۔ وہ انہیں چھونے کے لیے اندرونی طور پر مزاحمت کررہی تھی۔

"میں... میرا خیال ہے کہ چند کپڑے بلاشک وشبہ میرے والد کے ہیں۔"

''اور باقی اشیا؟''

جینی نے نفی میں سر کو جنبش دی۔ وکٹر سوچ میں پڑ گیا۔

''میں چاہوں گا کہ تم پاسپورٹ کے فوٹو کو پھر سے دیکھو۔'' وکٹر نے سرخ فائل سے میں پاسپورٹ نکالا۔

جینی نے رسماً فوٹو کا جائزہ لیا۔ ''تصویر کے بارے میں مجھے رتی بھر شک نہیں ہے۔''

''یعنی تصویر سو فیصد پال مارچ کی ہے؟''

''بے شک۔'' جینی نے کہا۔ ''پاسپورٹ جعلی تو نہیں ہے؟''

''نہیں، ہم لیب میں بہت باریک بینی سے تجزیہ کر چکے ہیں۔'' وکٹر نے جواب دیا اور پلاسٹک کا دوسرا چھوٹا بیگ نکالا... جینی اس میں سے نکلنے والی اشیا کو تک رہی تھی۔ وکٹر نے سرجیکل گلوز کی دو جوڑیاں جینی اور فرینک میں تقسیم کیں۔ ''اب تم لوگ ان میں سے کسی چیز کو چھو سکتے ہو۔''

بدرنگ ٹکٹوں کے دو ٹکڑے تھے اور ایک پھٹی ہوئی سلپ۔ جینی نے پھٹی ہوئی سلپ اٹھائی۔ جس کا کچھ حصہ ناقابلِ مطالعہ تھا۔ چند الفاظ پڑھنے میں آرہے تھے۔

ایچ، ووگل، برگ ایڈلیوس 705۔

''اس کا کیا مطلب ہوا؟'' جینی کی آواز میں الجھن تھی۔

وکٹر نے شانوں کو جھٹکا۔

''ایچ ووگل نام ہوسکتا ہے اور جرمن زبان میں ''برگ'' کا مطلب ہے پہاڑ۔ تاہم سوئٹزرلینڈ میں ایڈلیوس نام کا کوئی پہاڑ نہیں ہے۔ جہاں تک نمبر کا تعلق ہے۔ چند نمبر غائب ہیں۔ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ کوئی فون نمبر یا اکاؤنٹ نمبر...''

جینی نے سلپ فرینک کے سپرد کردی۔

وکٹر نے ٹکٹ کے ٹکڑے دکھائے۔ ''یہ باڈی کی پتلون کی جیب میں تھے۔ کاغذ کا پرزہ بھی جیب سے برآمد ہوا تھا۔ زیورچ سے برگ تک کے دو یکطرفہ ٹکٹوں کے ٹکڑے ہیں۔ اپریل کی پندرہ تاریخ، دو سال قبل۔ ٹکٹ سیکنڈ کلاس کے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حادثے کا شکار ہونے والے نے کسی کے ساتھ ''برگ'' تک ریل کے ذریعے سفر کیا تھا۔

جینی نے ٹکٹ ہاتھ میں لے کر دیکھے۔ ''اس کے علاوہ بھی کچھ ملا ہے؟''

وکٹر نے پلاسٹک کا ایک لفافہ ...... اور چاندی کی ایک چابی برآمد کی۔ ''یہ چابی ان کپڑوں کی جیب سے برآمد ہوئی تھی۔ جن کو تم نے پال مارچ کے لباس کے طور پر پہچانا تھا۔ کیا تم نے یہ چیز پہلے بھی دیکھی ہے؟''

جینی کو لگا کہ اس کا دل ایک دھڑکن چھوڑ گیا ہے۔ ایک جھماکا ہوا اور ذہن میں ماضی کا وہ منظر روشن ہوگیا جب وہ باپ کی اسٹڈی میں داخل ہوئی تھی۔

''شاید۔'' اس نے مختصر جواب دیا۔

''وضاحت کرو۔'' وکٹر کا سوال بھی مختصر تھا۔

جینی نے وہ منظر دہرایا۔ زرد رنگ کا پیڈ، سیکیورٹی باکس اور فلاپی ڈسک۔ پیڈ پر جو کچھ لکھا تھا، اسے صرف ''اسپائڈر رویب'' ہی سمجھ آیا تھا۔ جینی کے ذہن میں معاً ایک خیال چمکا کہ وہ مارک کو زرد رنگ کے پیڈ کے بارے میں بتانا بھول گئی تھی۔

''اسپائڈر رویب؟'' وکٹر اور فرینک دونوں یک آواز بولے۔ ''کیا مطلب؟''

جینی نے بے بسی کا اظہار کیا۔ ''البتہ دھاتی سیکیورٹی باکس، فائبر پروف تھا۔ وہ کسی بھی بزنس سپلائی اسٹور سے خریدا جاسکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے ساتھ نقرئی چابی بھی تھی۔''

''باکس اب کہاں ہے؟'' وکٹر کا سوال تھا۔

''ان کے غائب ہونے کے بعد میں نے باکس تلاش کیا تھا۔ لیکن وہ بھی غائب ہوچکا تھا۔''

وکٹر نے نچلا ہونٹ چبایا۔ ''عجیب بے حد عجیب۔'' پھر وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔ ''انٹرپول کے ذریعے میں دو سال قبل کی خوفناک واردات سے واقف ہوں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ قانون سے بھاگ رہا ہے۔ گلیشیئر پر اس اجنبی شخص کو جو اس کا ساتھی بھی ہوسکتا ہے۔ قتل کر کے اپنے کپڑے اور پاسپورٹ باڈی کے ساتھ چھوڑ دیے کہ اگر کبھی باڈی دریافت ہوئی تو پال مارچ کو مردہ سمجھا جائے گا۔''

جینی کا گلابی چہرہ سرخ ہوگیا۔ دونوں کی نظریں چار تھیں۔ ''کیپٹن، میں اپنے والد کو خوب جانتی ہوں۔ وہ کسی کو قتل نہیں کرسکتے۔''

اسی وقت دستک ہوئی اور روبیٹو ریما اندر داخل ہوا۔

''کیپٹن، موت فریزنگ کے باعث ہوئی تھی۔ اسے فائنل سمجھو۔''

''شکریہ۔''

''دیکھا، یہ مرڈر نہیں تھا۔'' جینی نے کہا۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے۔'' وکٹر نے اعتراف کیا۔ ''لیکن مسٹری اپنی جگہ پر ہے۔ تم دونوں کہاں ٹھہرے ہو؟''

''دسملن میں، برگوف ہوٹل۔''

وکٹر نے سرخ فائل بند کی اور اشیا کو پلاسٹک بیگس میں واپس رکھنے لگا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری سلوٹیں تھیں۔ اس نے پلاسٹک بیگ اکٹھے کر کے ایک باکس میں رکھے۔ اسے خیال ہی نہیں رہا کہ چاندی کی چابی جینیفر کے پاس ہے۔ وکٹر نے سوچتے سوچتے جیب سے کارڈ نکالا۔ اس کی پشت پر اپنے گھر کا نمبر لکھ کر جینیفر کے حوالے کیا۔

''اگر تم ضرورت محسوس کرو تو مجھے کال کرسکتی ہو۔''

''شکریہ۔'' جینی نے کچھ سوچ کر چابی اپنے بیگ کی سائڈ پاکٹ میں ڈال دی۔

جاتے جاتے وکٹر پلٹا اور فرینک سے مخاطب ہوا۔ ''میری رائے میں تم اپنے حصے کی تفتیش متعلقہ اتھارٹی کے سپرد کردو۔''

''وہ میں خود کروں گا۔ جب تک قانون سے متصادم ہونے کی نوبت نہ آئے۔'' فرینک کی آواز سے غم و غصہ جھلک رہا تھا۔ ''میں اپنے بیٹے کے قاتل کو جہنم واصل کر کے چھوڑوں گا۔''

وکٹر نے سکون سے اس کا ردِعمل برداشت کیا۔ وہ فرینک کے جذبات کو سمجھ رہا تھا۔

☆☆☆

فیاٹ بہ آسانی انڈر گراؤنڈ پارکنگ میں پہنچ چکی تھی۔ دونوں تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھے۔ انہوں نے وین کو مہیب اسٹوریج ٹینک کے قریب کھڑا کر دیا۔ ٹینک سے ایک موٹا پائپ فیول ٹینک سے نکل کر بلڈنگ میں داخل ہو رہا تھا۔ جو بوقتِ ضرورت عمارت کو ''ہیٹنگ فیول'' مہیا کرتا تھا۔

ایک آدمی نے اپنے لیب کوٹ میں سے ریموٹ کنٹرول ڈیوائس نکالی۔ انتہائی دھماکا خیز سو پونڈ سیمٹکس (SEMTIX) وین کے فرش کے نیچے پوشیدہ تھا۔ ریموٹ کنٹرول کا رابطہ اس نے ڈیٹونیٹر کے ساتھ بنایا۔ دوسرا آدمی پارکنگ ایریا پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں ''بریٹا'' کے دستے پر تھا۔ پانچ منٹ بعد انہوں نے وین کو لاک کیا اور لیب کوٹ اتار دیے۔ نیچے دونوں نے بزنس سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔

بعدازاں دونوں پیدل چلتے ہوئے بہ آسانی زیرزمین پارکنگ کے ریمپ کے مخالف سمت سیڑھیاں طے کر کے باہر نکل گئے۔ دونوں بریٹا سے مسلح تھے۔ لیکن حددرجہ تباہ کن ہتھیار وہ ریموٹ کنٹرول تھا جو ایک آدمی کی پتلون کی جیب میں محفوظ تھا۔

☆☆☆

مارک نے ہیڈ کوارٹر عمارت کے آس پاس نیلے رنگ کی نسان دیکھتے ہی اطمینان کی سانس لی۔

مارک نے اوپل کی رفتار کم کرتے ہوئے جائزہ لیا۔ وہ چار منزلہ کار بیزی ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے قریب تھا۔ زیرزمین پارکنگ کی سہولت بھی اس کی نظر میں تھی۔ اسے تو پارکنگ میں جانا نہیں تھا۔ وہ دوبارہ جینی کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ مارک کو باہر ہی رک کر نظر رکھنی تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ جینی وہاں کیوں آئی ہے۔ تاہم وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں کتنی دیر رکے گی... اسے یہ بات کچھ عجیب لگی کہ نسان پارکنگ میں کیوں نہیں گئی۔ وہ باہر سڑک پر کھڑی تھی اور عمارت کے عین سامنے بھی نہیں تھی۔ فرینک میکال، مارک نے نسان کو دیکھتے ہوئے ذہن میں نام دہرایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فرینک، جینی کے ساتھ یہاں کیوں آیا ہے؟ کیا یہ محض ''لفٹ'' ہے کیونکہ جینی کی ٹویوٹا تو عارضی طور پر ناکارہ ہو چکی تھی۔

اس نے مناسب جگہ دیکھ کر عمارت کے قریب گاڑی لگائی۔ عمارت کے سامنے ایک اٹالین ریسٹورنٹ تھا۔ جہاں سے وہ کافی پیتے ہوئے بہ سہولت نگرانی کرسکتا تھا۔ وہ انجن بند کر کے اتر گیا۔ گاڑی لاک کرنے کے بعد اس نے نگاہ ہیڈ کوارٹر کی بلڈنگ پر ڈالی اور سٹپٹا کے رہ گیا۔ جینی کسی شخص کے ہمراہ سیڑھیاں اتر کے عمارت سے باہر قدم رکھ رہی تھی۔ اس کے ہمراہ یقیناً فرینک تھا۔ گڑبڑ یہ ہوئی کہ جس لمحہ مارک نے اس طرف دیکھا، عین اس وقت جینی کی نگاہ بھی اوپل کی جانب تھی۔ مارک نے کافی پینے کا ارادہ ترک کیا اور بے نیازی سے منہ پھیر کر سیدھا چل پڑا۔ وہ اندر ہی اندر پریشان تھا کہ کیا جینی نے اسے دیکھ لیا ہے؟

☆☆☆

وکٹر زیرزمین پارکنگ میں اپنی سفید لانسا کی جانب بڑھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ پارکنگ سے نکل کر ٹریفک میں شامل ہو گیا۔ اس کی سفید کار ابھی بلڈنگ سے زیادہ دور نہیں گئی تھی۔ سڑک پر ٹریفک کم تھا، معاً اس کی نظر سیاہ رنگ کی کار پر پڑی۔ دو آدمی کار میں بیٹھے رہے تھے۔ دونوں نے بزنس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ ایک چھریرے بدن اور بھورے بالوں والا تھا۔ دوسرا پستہ قد اور گٹھے ہوئے مضبوط بدن کا مالک تھا۔ اس کا گول سر شفاف انڈے کی طرح چمک رہا تھا۔ اس نے سر کو شیو کیا ہوا تھا۔ کانوں کے آس پاس یا گردن پر کہیں کوئی بال نہیں تھا۔ ابرو پتا نہیں کیوں

چھوڑ دیے تھے اس نے۔

لمحہ بھر کے لیے وکٹر کی پیشانی پر سلوٹ ابھری۔ اسے خیال آیا کہ پارکنگ کی سیڑھیوں پر بھی شاید اس نے دونوں کو دیکھا تھا۔ ہوسکتا ہے، اسے مغالطہ ہوا ہو۔ وہ سیاہ کار کے قریب سے گزر گیا۔ پندرہ منٹ بعد وہ گھر کی جانب نصف فاصلہ طے کرچکا تھا۔

☆☆☆

ریسٹورنٹ تقریباً ویران ہی تھا۔ فرینک نے دونوں کے لیے ریڈ وائن کا آرڈر دیا۔ ''تم پریشان لگ رہی ہو؟'' فرینک نے جینی کو دیکھا۔

جینی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ ''نہیں... لیکن میں نے ایک آدمی کی جھلک دیکھی تھی۔ وہ آدمی میرے ایک دوست سے بے حد مشابہت رکھتا تھا۔''

''کون؟''

''مارک، میں تو اسے آواز دینے والی تھی لیکن مجھے پاگل پن لگا کیونکہ وہ تو نیویارک میں ہے۔'' جینی نے جواب دیا۔

''میرے خیال میں HQ بلڈنگ میں تم نے جو باڈی دیکھی ہے، اس نے تمہیں ذہنی خلجان میں مبتلا کردیا ہے۔'' فرینک بولا۔ ''معاف کرنا میں ایک فون کال کرآؤں۔'' فرینک اٹھ کھڑا ہوا۔ جینی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی پھر دوبارہ کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔ اس کی نظر اوپل کار پر تھی۔ جس میں سے وہ آدمی نکل کر آگے بڑھ گیا تھا۔ اوپل کی کھڑکیوں کے شیشے ٹنٹڈ تھے۔

کیا یہ وہی کار ہے جسے وہ ''سملن'' میں بھی دیکھ چکی تھی۔ جینی سوچ میں پڑ گئی۔

''کیا بات ہے؟'' فرینک کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

جینی نے کھڑکی کو نظرانداز کیا اور بولی۔ ''پتا نہیں... میں اس یقین کے ساتھ یہاں آئی تھی کہ مجھے اپنے مرحوم والد کے جسدِ خاکی کی شناخت کرنی ہے۔'' وہ چند لمحات کے لیے خاموش ہوئی پھر گویا ہوئی۔ ''لیکن... وہ جو کوئی بھی تھا، اس کے پاس میرے والد کا پاسپورٹ اور کپڑے...؟ یہ سب کیا چکر ہے اور وہ اوپل، مجھے محسوس ہوتا کہ...'' اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ وہ دھماکا اتنا ہی زوردار تھا۔ ریسٹورنٹ کی کئی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ تیز ہوا کا ایک جھکڑ اندر در آیا۔

فرینک نے جینی کو دھکیلا۔ ''نیچے، نیچے ہوجاؤ۔'' وہ چلّایا۔ ایک اور دھماکا ہوا جیسے بادل گڑگڑاتے ہیں۔

☆☆☆

مارک کچھ دور جاکر واپس اوپل میں آکر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی نظر اسی اٹالین ریسٹورنٹ پر تھی۔ دفعتاً تیز چمک کے ساتھ ایک خوفناک دھماکے نے جیسے اسے بہرا کردیا۔ اوپل سڑک سے کئی فٹ اوپر ہوا میں بلند ہوئی۔

دھماکے کی شدت اور اس سے پیدا ہونے والی ان دیکھی لہروں کو مارک نے براہِ راست محسوس کیا۔ اوپل واپس آکر پہلو کے بل گری۔ اس کے حواس پہلے ہی عارضی طور پر معطل ہوگئے تھے۔ کار واپس گرنے کے بعد اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا۔ ابھی وہ سنبھلنے کی ناکام کوشش کررہا تھا کہ ایک اور مختلف قسم کا دھماکا ہوا۔ جیسے آسمان ٹوٹ پڑا ہو۔ یہ چار منزلہ HQ بلڈنگ کے انہدام کا دھماکا تھا۔ فضا گرد و غبار اور چیخوں سے آلودہ ہوگئی۔ مارک کا ذہن تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔

☆☆☆

اچانک ہونے والے دھماکوں کے مابعد اثرات زائل ہوچکے تھے لیکن لوگوں کے اوسان اب تک خطا تھے۔ ہر کوئی ''ٹراما'' جیسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ جینی لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہوگئی۔

HQ بلڈنگ تمام تر زمین بوس ہوچکی تھی۔ ملبے میں شعلوں کی سرخ زبانیں لپلپا رہی تھیں۔ اونچائی پر گرد و غبار کا بادل نظر آرہا تھا۔ متعدد کاروں کو آگ لگی ہوئی تھی۔

''بم بلاسٹ، شاید...'' فرینک کے چہرے پر بھی زلزلے کے اثرات تھے۔ وہ اتنا ہی بول سکا۔ لوگ جائے حادثہ سے دور ہٹ رہے تھے۔ کچھ زخمیوں کی مدد کررہے تھے۔ جینی منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھی۔ دور سے سائرن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''فرینک نے جینی کا بازو تھاما۔ ''ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ نکلو یہاں سے۔''

نسان نے موٹروے کا رخ کیا۔ دس منٹ بعد انہوں نے ہائی وے کو چھوڑا اور ایک گاؤں میں داخل ہوگئے۔ پتھریلی سڑک پر چرچ اور ایک بار نظر آرہا تھا۔ فرینک نے نسان فٹ پاتھ کے ساتھ لگائی اور بار میں داخل ہوگیا۔ فرینک نے وھسکی بنوائی اور جینی کو لے کر کھڑکی کے قریب والی نشست پر آگیا۔

''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں شاید...'' جینی نے جواب دیا۔ ''تم نے بم والی بات اتنے یقین سے کیسے کہی تھی؟'' وہ ابھی تک غیر محسوس انداز میں کپکپاہٹ کا شکار تھی۔

”خاصی بڑی عمارت تھی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ یہ بم سے زیادہ طاقتور کوئی سیٹ اپ تھا۔ جس نے آناً فاناً عمارت کو پیوندِ خاک کر دیا۔“ فرینک نے کہا۔

”کیا مطلب ہے تمہارا؟“

”یہ بامقصد تخریب کاری معلوم ہوتی ہے۔“

”کیسے؟“ جینی نے سوال کیا۔

”ذرا سوچو۔ میرے بیٹے کے مرڈر کے بعد تمہاری ٹویوٹا کے بریک خراب کیے گئے۔ ریسٹورنٹ میں تم اوپل کا ذکر کرنے جا رہی تھیں جب دھماکا ہوا۔ تم نے پہلے بھی سرسری انداز میں اوپل کا ذکر کیا تھا۔ یعنی کسی نے تم پر نگاہ رکھی ہوئی ہے۔“ فرینک نے وھسکی کی چسکی لی۔ ”اور اب سب سے بڑھ کر یہ HQ بلڈنگ کی انتہائی واردات۔ تمام پیپر ورک، ایویڈنس، باڈی... سب کچھ عمارت میں تھا۔ سب تباہ ہو گیا۔ اب وکٹر تفتیش آگے بڑھانے سے قاصر ہے۔ اگر تم مجھ سے پوچھو تو میں یہی کہوں گا کہ ”کوئی“ اس کیس کی تفتیش کے تمام راستے بند کرنا چاہتا ہے اور یہ کسی ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔“ فرینک خاموش ہو گیا۔

”لیکن کیوں؟ یہ کیا گورکھ دھندا ہے؟“

فرینک سوچ میں گم تھا۔ وہ جینی کی بات نہیں سن رہا تھا۔ ”مجھے وکٹر کا کارڈ دکھاؤ۔“ اس نے فرمائش کی۔

جینی نے کارڈ اس کو دے دیا۔

”ابھی آیا۔“ فرینک کارڈ لے کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کئی بار نمبر ملایا پھر بارٹینڈر سے فون ڈائریکٹری طلب کی اور ذرا دیر بعد واپس آ گیا۔

”اس کے گھر سے جواب نہیں مل رہا ہے۔“ فرینک نے واپس آ کر بتایا۔ یہ اس کا پتا ہے۔ اس نے.... ایک سلپ جینی کی طرف بڑھائی۔ ”اب اسے یقین آ جائے گا کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے۔“

☆☆☆

وکٹر اوسوریا ٹاؤن میں مقیم تھا۔ نسان کا رخ اوسوریا کی جانب تھا۔

وکٹر کی قیام گاہ تک پہنچنے میں دونوں کو خاص دشواری نہیں ہوئی۔ وکٹر کی سفید گاڑی ڈرائیو وے میں موجود تھی۔ لائسنس پلیٹ سے دونوں کو اندازہ ہوا کہ گاڑی وکٹر کی ہے اور وہ گھر پہنچ چکا ہے۔

فرینک نے چھ مرتبہ رک رک کر گھنٹی بجائی۔ جینی اس کے عقب میں تھی۔ جواب ندارد۔ دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ فرینک نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کی توقع کے برخلاف دروازہ مقفل نہیں تھا۔ دونوں نے پھر حیرانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

”کوئی ہے؟“ فرینک نے بلند آواز میں پکارا۔

سکوت... فرینک نے دروازہ کھول دیا۔ چند لمحے وہ اپنی جگہ کھڑا رہا پھر اندر داخل ہو گیا۔ جینی نے بھی تقلید کی۔

دونوں وسیع لیونگ روم میں تھے۔ انہوں نے احتیاط اور الجھن کے ملے جلے جذبات کے ساتھ یکے بعد دیگرے مختلف کمروں، لابی، کچن وغیرہ کو دیکھنا شروع کیا۔

کچن بھی بڑے سائز کا تھا۔ دونوں کچن میں ایک ساتھ پہنچے اور جینی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کچن ادھڑا پڑا تھا۔ ٹوٹی ہوئی کراکری یہاں وہاں بکھری ہوئی تھی۔ کرسیاں الٹی پڑی تھیں جس چیز نے جینی کا خون خشک کر دیا، وہ درمیانی عمر کی عورت کی لاش تھی جو خون کے چھوٹے سے تالاب میں لت پت تھی۔ اسے سر میں گولی ماری گئی تھی۔

فرینک نے جھک کر ہاتھ کی پشت سے لاش کو چھوا۔ وہ ابھی پوری طرح سرد نہیں ہوئی تھی۔ جینی نے منہ پھیر لیا۔

”وکٹر... وکٹر کہاں ہے؟“ جینی کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

فرینک دروازے کی جانب بڑھا۔ ”یہیں رکو کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔“

”نن نہیں میں اکیلے نہیں رہ سکتی۔“ جینی کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔

فرینک نے سر ہلایا۔ دونوں نے سیڑھیوں کے ذریعے اوپری منزل کا رخ کیا۔ فرینک نے گن نکال لی تھی۔

بیڈ روم خالی تھے۔ وکٹر کا کہیں پتا نہیں تھا۔ باتھ روم سے فرینک کو ربر کے دستانے ملے جو اس نے ہاتھوں پر چڑھا لیے اور ایک بار پھر جینی کو تنبیہ کی کہ کسی چیز کو نہ چھوئے۔

اسٹڈی میں اسے وکٹر کا بریف کیس ملا۔ تاہم اس میں سے سرخ رنگ کی فائل غائب تھی۔ فرینک نے احتیاط سے تلاشی لینی شروع کی۔ تاہم کوئی چیز ہاتھ نہ آئی۔

ایک دراز سے بریٹا آٹومیٹک برآمد ہوا۔ فرینک نے چیک کیا۔ سات راؤنڈ کا میگزین فل تھا۔ لوڈڈ بریٹا فرینک نے جیب میں رکھ لیا۔

تعجب تھا، وکٹر اوپری منزل پر بھی کہیں نہیں تھا۔ فرینک نے گیرج کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔

گیرج میں تاریکی کا راج تھا۔ فرینک نے اندازے سے سوئچ تلاش کیا۔ روشنی ہوئی تو انہیں سرخ رنگ کی فیاٹ دکھائی دی۔ جینی نے اندازہ لگایا کہ فیاٹ، وکٹر کی بیوی کے

زیرِ استعمال رہتی ہوگی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی موجود تھا۔ جینی نے پہچان لیا۔ وکٹر کا منہ خون آلود تھا۔ فرینک نے دروازہ کھول کر وکٹر کی نبض چیک کی۔ اس کے تجربے کے مطابق، وکٹر کی موت تیس منٹ کے دوران میں کسی وقت ہوئی تھی۔

جینی کے پیٹ میں آنتیں ایک دوسرے سے الجھنے لگیں۔ اس کا دماغ ماؤف تھا۔

وکٹر کے ہاتھ میں آٹومیٹک پسٹل تھا۔ پسٹل گود میں تھا۔ منظرنامہ کہہ رہا تھا کہ وکٹر نے اپنے ہی منہ میں پسٹل رکھ کر فائر کیا اور ڈسچارج فورس نے پسٹل کو دھکیل کر گود میں گرا دیا۔

''صفائی سے کام کیا گیا ہے۔'' فرینک بڑبڑایا۔

''کک... کیا کہہ رہے ہو؟'' جینی نے وکٹر کی جانب دیکھنے سے اجتناب برتا۔

''یہ کچھ اور ہی معاملہ ہے۔ شاید میں غلطی پر ہوں۔'' فرینک فیاٹ کے پاس سے ہٹ گیا۔ ''کسی نے دونوں کو ہلاک کرکے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ وکٹر نے اپنی بیوی کو مارنے کے بعد خود کو بھی ہلاک کرلیا۔''

جینی کے ذہن میں ہولناک خیال سرسرایا... جس نے وکٹر اور اس کی بیوی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں جنھوں نے اس کی ماں کا قتل کیا تھا بلکہ اس کی پوری فیملی پر حملہ کیا تھا۔ پرانے غم نے پھر اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ نڈھال سی ہوگئی۔

فرینک نے اس کا بازو تھام لیا۔ ''خود کو سنبھالو۔'' وہ اسے لے کر واپس مکان کی جانب پلٹا۔ وہ گیرج کی روشنی گل کرنا نہیں بھولا تھا۔

وہ جیسے ہی لیونگ روم میں پہنچے۔ فرینک نے کھڑکی کی جانب اشارہ کیا۔ ''کوئی آرہا ہے۔''

''پولیس۔'' جینی کے منہ سے نکلا۔ پولیس کار کی چھت پر گردش کرتی ہوئی روشنی درختوں کے عقب میں اوجھل ہوگئی۔ ذرا دیر بعد پھر نمودار ہوئی۔

''یا تو کسی نے پولیس کو اطلاع دی ہے یا پھر وہ HQ بلاسٹ کے بارے میں بتانے آرہے ہیں۔'' فرینک نے قیاس آرائی کی۔

''کیا ہمیں ان کا انتظار نہیں کرنا چاہیے؟''

''نہیں، صورتِ حال دھماکا خیز ہے۔ نہ صرف ہمیں شک کی لپیٹ میں لیا جاسکتا ہے بلکہ آس پاس کوئی بھی نہیں بچے گا۔ شاید پولیس کے اندر بھی چھان بین ہو۔ ہم اس وقت تک پولیس کے پاس نہیں جاسکتے جب تک خود کسی نتیجے پر نہ پہنچ جائیں۔ ہمیں خود ہی کچھ کرنا ہے۔ آخر یہ ہو کیا رہا ہے؟'' فرینک نے خدشات کا اظہار کیا۔

قبل اس کے کہ جینی کچھ کہتی، وہ اسے لے کر نسان تک پہنچ گیا۔ ہیڈلائٹس آف رکھتے ہوئے اس نے نسان وہاں سے نکالی اور اوسوریا کی مخالف سمت میں حرکت پذیر ہوا۔

''کہاں جارہے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔

''مجھے بھی نہیں معلوم۔ فی الحال یہاں سے نکلو۔'' فرینک نے جواب دیا۔

☆☆☆

اٹلی۔

اوسوریا سے روانہ ہونے کے تیس منٹ بعد نسان ایک نامعلوم مقام پر تھی۔ شام کا جھٹپٹا اترنے کے لیے پر تول رہا تھا۔ بادل بھی سازش پر تلے بیٹھے تھے۔

فرینک نے گاڑی روک دی۔ گلوکمپارٹمنٹ میں سے اس نے ٹورسٹ میپ اور پنسل ٹارچ نکالی۔

''کیا ہمیں آگے نہیں بڑھنا چاہیے؟'' جینی نے استفسار کیا۔

''ہم اندھا دھند سفر جاری نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت ہم ہیں کہاں؟''

جینی خاموش تھی۔ وہ اندر سے بری طرح ہل گئی تھی۔ ذہن میں خیالات وخدشات کی یورش تھی۔

''میں نے اپنے کیریئر میں کئی ایک مشکل ترین کیسز حل کیے ہیں لیکن یہ معاملہ انتہائی پیچ دار ہے۔ کسی بڑے ''جگ ساپزل'' کی طرح۔'' فرینک نے نقشے سے سر اٹھایا۔ ''اجنبی کی باڈی ملنے کے بعد سے پے درپے غارت گری کا بازار گرم ہے اور ہم ابھی تک خالی ہاتھ کھڑے ہیں۔ ابتدائی ایک آدھ واقعات کو شک کا فائدہ دیا جاسکتا ہے لیکن نامعلوم دشمن کھل کر اور وسیع پیمانے پر کارروائیاں کررہا ہے۔ یہ پروفیشنل لوگ ہیں۔'' فرینک لب بستہ ہوکر کسی سوچ میں گم ہوگیا۔ کچھ دیر بعد وہ پُرسوچ انداز میں پھر گویا ہوا۔

''مجھے اسّی فیصد یقین ہے کہ اس الجھے ہوئے معاملے کا کوئی نہ کوئی تعلق تمہارے والد کے ماضی سے ہے۔ ممکن ہے تمہاری والدہ کا ماضی اپنے اندر کوئی اشارہ رکھتا ہو جو ہمیں صحیح سمت میں ڈال دے۔ ہنگامہ آرائی باڈی کی دریافت کے بعد ہی شروع ہوئی ہے۔''

''کیا جاننا چاہتے ہو؟''

"جینیفر، ہر چیز... ہر بات جو تم یاد کرسکو۔"
جینی سر جھکا کر یادوں میں کھو گئی۔ یادیں اسے اذیت کے ریگزار میں گھسیٹ لیتی تھیں۔
اس نے رک رک کر حملے والی رات کے واقعات، اس سے پیشتر اور بعد کی یادوں کے بارے میں اپنی جانب سے سب کچھ بتا دیا۔ ڈسک والی بات وہ گول کر گئی۔ عین وقت پر اسے مارک کی ہدایت یاد آگئی تھی کہ "ڈسک" کا ذکر کسی سے مت کرنا۔
فرینک نے تاسف کا اظہار کیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کا عکس تھا۔ کچھ دیر بعد وہ بولا۔ "کیا رخ اختیار کیا جائے۔ کسی نے تمہارے والد کا پاسپورٹ استعمال کیا اور گلیشیئر تک سفر کیا۔ امکان ہے کہ وہ غیر قانونی طریقے سے سرحد پار کرنا چاہتا ہو۔ وکٹر نے بھی کچھ ایسی ہی خیال آرائی کی تھی۔ تاہم اس کے ساتھی نے بظاہر دغابازی کی اور پاسپورٹ اس کی باڈی کے ساتھ چھوڑ دیا۔ ممکن ہے کہ برفانی طوفان کی وجہ سے یہ حادثہ ہی رہا ہو اور پال مارچ کسی طرح بچ گیا ہو... لیکن پال کا پاسپورٹ اور کپڑے نامعلوم باڈی کے ساتھ کیوں تھے...؟" یہ ذہن میں رہے کہ نامعلوم باڈی کے بال اور چہرے کی ساخت تمہارے والد سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔ پاسپورٹ اور کپڑوں نے اسے پال مارچ ثابت کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ تم نے یہاں آکر سارا گیم الٹ دیا کہ دریافت شدہ باڈی تمہارے والد کی نہیں ہے۔ معاملہ گمبھیر صورت اختیار کر گیا۔ بعد کے ناقابلِ یقین تباہ کن واقعات نے گمبھیرتا میں اضافہ کر دیا۔ مجھے اب کوئی شک نہیں رہا کہ تم خطرے میں ہو اور شاید میں بھی۔ یہ کوئی بڑا گیم ہے اور کھلاڑی بھی معمولی نہیں ہیں۔" فرینک چپ ہو گیا۔ وہ اپنی کنپٹی سہلا رہا تھا۔ وہ پھر گویا ہوا۔
"میرا اندازہ ہے کہ پولیس سمیت، معلوم اور نامعلوم افراد جو اس پُراسرار معاملے میں ملوث ہیں۔ ان میں سے کسی کو اندازہ نہ ہوگا کہ تم "باڈی" کو اجنبی قرار دے دوگی۔"
"لیکن یہ بات تو چند افراد کو پتا ہے۔ ان میں سے صرف دو، یعنی ہم زندہ ہیں۔" جینی نے اعتراض کیا۔
"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات "لیک" ہو گئی ہے۔"
"کیسے؟"
"جنہوں نے وکٹر کو قتل کیا ہے اور سرخ فائل غائب کی ہے۔ انہوں نے یہ بات وکٹر سے اگلوالی ہوگی یا پھر سرخ فائل سے انہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔"
"کیا وکٹر نے میری شہادت کا ذکر فائل میں کیا ہوگا؟"
"یقیناً۔" فرینک نے جواب دیا۔ "سوچنے والی بات یہ ہے کہ وہ دونوں افراد گلیشیئر کی راہ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے تھے اور کیا تمہارے والد زندہ ہیں؟ وہ دونوں کہاں جا رہے تھے؟"
جینی کی رفتار نبض بڑھ گئی۔ "برگ ہٹ" اس کی یادداشت نے نام اٹھایا۔
"وہ برگ ہٹ تو نہیں جا رہے تھے؟" وہ بول پڑی۔
"کیا؟"
"میں جب ویبر کے ساتھ ویزن ہارن گئی تھی تو وہ مجھے علاقے کے بارے میں بتاتا جا رہا تھا۔" جینی نے تشریح کی۔ "ویزن ہارن پر چند مقام ایسے ہیں جہاں سے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد سرحد پار کر کے اٹلی کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ویبر نے مجھے "برگ ہٹ" بھی دکھایا تھا۔ یہ ایک پہاڑی ہٹ ہے۔ ہٹ کے قریب ایک کیتھولک چرچ ہے جو "کراؤن آف تھارن" کہلاتا ہے۔ کوہ پیما اور دیگر افراد خراب موسم کی صورت میں چرچ میں پناہ لیتے ہیں۔ ہمیں دونوں مقام دیکھنے چاہئیں۔"
"یہ میرے علم میں تھا کہ غیر قانونی طور پر سرحد پار کرنے کے لیے گلیشیئر کا سہارا لیا جاتا ہے۔" فرینک کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔ "لیکن برگ ہٹ اور چرچ کے بارے میں مجھے پتا نہیں تھا اور ویبر وہی شخص ہے جو تمہارے ساتھ ٹویوٹا میں تھا جب تم خودکشی کرنے جا رہی تھیں۔"
"میں خودکشی کرنے نہیں جا رہی تھی۔"
"میرا مطلب ہے کہ اسے خودکشی یا حادثہ ہی سمجھا جاتا۔ بہرحال یہ اطلاع اچھی ہے۔ ہماری اگلی منزل چرچ ہے۔ اٹھو، بارش کسی بھی لمحے شروع ہو سکتی ہے۔"
"ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دو افراد تھے؟"
"وکٹر نے ریل ٹکٹ کے دو ٹکڑے دکھائے تھے۔" فرینک نے کہا۔
"کیا یہ ضروری ہے کہ دوسرا فرد میرے والد ہی ہوں؟ کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی؟" جینی الجھ رہی تھی۔
"کیا وجہ ہو سکتی ہے؟" فرینک سوچ میں پڑ گیا۔
"نیز کیا یہ ممکن ہے کہ میرے والد زندہ سلامت ہوں؟"
"بہت مشکل سوال ہے۔ فی الحال اگر ہم امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں تو فقط "غیاب" کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں۔" فرینک نے قیاس آرائی کی۔
(جاری ہے)

مایاجال

امجد رئیس

مافیا کی ہوشیاریاں اور تباہ کاریاں... جہاں بہتا لہو پانی اور زر کی حکمرانی ہے... اول تا آخر خون... خوف... بے کنار تجسس اور پیہم کروٹ بدلتے پیچ و خم... ہرموڑ پر ایک نیا پیچ، سوال اوپر سوال، موڑ در موڑ ہوس زر میں اندھے اور خونی کرداروں نے ایک ایسا جال بچھایا جس کی بھول بھلیوں میں وہ زہرہ جمال و خوش خصال یوں گم ہوئی کہ سچ کی تلاش میں نڈھال ہوگئی... درد و غم اور خون آشام چیرہ دستیوں نے اسے گھائل کردیا... انتظار و اسرار کی جاں کنی کے اس جان لیوا کھیل میں اس کے دل کی بات محتاج بیان رہی... اس کا پیار بھی تابِ غم آزماتا رہا... لیکن پندار حسن کو ٹھیس نہ پہنچائی۔ لہولہان لمحوں میں پروان چڑھتی خاموش رومان کی وہ پُراسرار داستان جہاں جواب کی امید میں ہرموڑ پر ایک نیا سوال ابھر آتا ہے... انٹرنیشنل بیسٹ سیلر گلین میڈ کی پُرتجسس تخلیق جو قدم قدم پر سلجھتی اور الجھتی ہوئی الجھنوں میں قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے...

مغرب کے خزانوں سے قارئین کے لیے نئے سال کا ایک پُرفسوں تحفہ

ٹیورن۔

مارک کی آنکھ کسی نسوانی آواز سے کھلی تھی۔ اس نے خود کو اسپتال کے بستر پر پایا۔ بظاہر یہ ایک نجی کمرا تھا۔ ایک نرس اس پر جھکی ہوئی تکیہ ٹھیک کررہی تھی۔ اس کے ساتھ ایک عمر رسیدہ شخص سفید کوٹ نما لباس میں کھڑا تھا۔ وہ اٹالین میں تیز تیز لہجے میں نرس سے گفتگو کررہا تھا۔

اچانک مارک کی نظر جیک پر پڑی جو دروازے میں کھڑا تھا۔

''کیا ہوا تھا؟'' مارک کی آواز میں کمزوری تھی۔

جیک قریب آگیا۔ ''بعد میں وضاحت کروں گا۔ ابھی تمہیں میڈیکل اٹینشن کی ضرورت ہے۔''

''کم استا، تم کیسے ہو؟''

''وہ پوچھ رہی ہے، کیا حال ہے؟'' جیک نے ترجمہ کیا۔

''سر میں چھوٹے چھوٹے دھماکے ہورہے ہیں۔ کان میں باجے بج رہے ہیں۔ ذہن صاف نہیں ہے۔'' مارک نے کہا۔ تاہم اس کی نظر بدستور جیک پر تھی۔

ڈاکٹر نے ٹارچ کی مدد سے مارک کی آنکھوں کی پتلیوں کا جائزہ لیا،

نبض چیک کی اور اسٹیتھو اسکوپ استعمال کرنے کے بعد اٹالین میں پھر نرس کے ساتھ گٹ پٹ کرنے لگا پھر اس نے جیک سے کچھ کہا۔

''اس کا کہنا ہے کہ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔''

جیک نے بتایا اور ڈاکٹر کو دیکھا۔ ''گرازی ڈوتور۔'' جیک نے کہا۔

''سمجھ رہا ہوں، ٹوٹی پھوٹی جانتا ہوں... یہ مجھے ''پریگو'' (حاملہ) سمجھ رہے ہیں۔'' مارک نے منہ بنایا۔ ''ویسے حقیقی کنڈیشن کیسی ہے؟''

''ڈاکٹر کے مطابق چھوٹے موٹے زخم ہیں اور خراشیں ہیں۔ ایکسرے میں کوئی سنگین نقصان دکھائی نہیں دیا۔'' جیک نے کہا۔ ''تمہیں کیا یاد ہے؟''

''زوردار دھماکا ہوا تھا۔ میری کار نے آگ پکڑ لی تھی... پھر یہاں آنکھ کھلی۔'' مارک نے کہا۔ ''تاہم میں نہیں سمجھتا کہ چند گھنٹے سے زیادہ یہاں رکوں گا۔''

ڈاکٹر اور نرس جا چکے تھے۔

''وہاں کیا ہوا اور کیوں ہوا؟'' مارک نے سوال کیا۔

''دھماکے نے HQ بلڈنگ کو ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے۔ چھ اموات ہوئی ہیں جن میں پانچ پولیس کے آدمی ہیں۔ ایک درجن سے زیادہ شدید زخمی ہیں۔ ریڈیو رپورٹ کے مطابق زیرِزمین پارکنگ میں فیول اسٹوریج ٹینک پھٹا ہے۔ یہ ابھی اندازہ ہے۔ فارنسک ٹیم کی چھان بین کے بعد ہی کوئی بات یقین سے کہی جا سکتی ہے۔ میری ذاتی رائے میں یہ بم تھا۔'' جیک نے اختصار سے بتایا۔

''بم؟''

''بلاسٹ اتفاقیہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے شبہ ہے کہ قصداً تخریب کاری کی گئی ہے جس نے کی ہے، وہ کیس کی تفتیش روکنا چاہتا ہے۔ تفتیش تو ہو گی لیکن نتیجہ نکلنے کے امکانات معدوم نظر آتے ہیں۔ باڈی، ایوی ڈینس اور دیگر متعلقہ اشیا عمارت میں تھیں اور وہاں اب کچھ نہیں ہے۔''

''لیکن کیوں؟'' مارک نے اعتراض کیا۔ ''کون تفتیش میں حائل ہو رہا ہے؟''

جیک کے چہرے پر تفکرات کا سایہ تھا۔ ''فی الوقت ہمیں جینفر کی فکر کرنی چاہیے۔ تاہم تفتیش ہم دونوں کے مفاد میں نہیں ہے۔''

''ہم دونوں کون؟''

''موسکا یا اور سی آئی اے۔'' جیک نے جواب دیا۔

''بظاہر موسکا یا پچاس ملین گنوا چکی ہے۔ ان کی ترجیح ہے کہ بات ان کی شناخت تک نہ پہنچ جائے۔''

''دھماکے سے پہلے جینفر میری نظروں میں تھی۔''

مارک نے ساری بات بتائی۔

''نسان کا نمبر؟''

''میری جیکٹ کی جیب میں ہے۔''

جیک نے نمبر برآمد کر لیا۔ ''اور کچھ؟''

مارک نے فرینک میکال کے بارے میں بتایا۔

''یہ باتیں میرے علم میں ہیں۔ اس کا بیٹا ''فرکا پاس'' پر حادثے میں مارا گیا تھا۔'' جیک نے بتایا۔ ''لیکن مجھے حادثے والی بات پر شک ہے۔''

''ایک اور بات۔'' مارک نے اضافہ کیا۔ ''جینفر کا ٹویوٹا والا حادثہ بھی حادثہ معلوم نہیں ہوتا۔ کسی نے اس کی گاڑی کے بریک ٹیمپر کیے تھے۔''

جیک کے تاثرات میں دھندلی اداسی نظر آئی۔

''ہم نے اسے کال کی تھی، کئی بار... اگر وہ جواب دیتی تو ہمیں کم از کم اس کی لوکیشن کا اندازہ ہو جاتا۔ تاہم اس کا سیل فون آف ہے۔ ہم کوشش کرتے رہیں گے کہ کب وہ فون آن کرتی ہے۔''

مارک نے سنجیدہ آمیز طنز کے ساتھ کہا۔ ''تمہارے دونوں ایجنٹس نے میرے ساتھ رابطہ کیوں منقطع کیا؟''

جیک اچانک براہِ راست سوال سے لمحہ بھر کے لیے گڑبڑا گیا۔ ''ان کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔'' عجلت میں اس نے بھونڈا جواز پیش کیا۔ مارک اسے گہری نظر سے دیکھ رہا تھا۔

''مذاق مت کرو۔'' مارک نے ہاتھ ہلا کر اس کا جواب مسترد کر دیا۔

''انہوں نے ریڈیو پر تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہے۔ پہاڑی علاقوں میں... اور اگر موسم بھی خراب ہو تو رابطہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گاڑی ملنے تک تو وہ تمہیں کھو چکے تھے۔ پھر برگوف ہوٹل سے انہیں کلیو ملا اور وہ HQ بلڈنگ تک پہنچ گئے۔ تمہیں بچانے والے وہی دونوں تھے۔'' جیک نے قدرے تفصیل کا مظاہرہ کیا۔

''جیک، وقت آ گیا ہے کہ تم پوری طرح کھل جاؤ۔''

''مارک، میں بتا چکا ہوں کہ میں ایک حد سے آگے نہیں جا سکتا۔'' جیک کھڑا ہو گیا۔ ''اس دوران میں مجھے دیکھنا ہے کہ یہ فرینک میکال کی حقیقت کیا ہے؟''

''رک جاؤ، جیک۔''

لیکن جیک باہر نکل چکا تھا۔

☆☆☆

دونوں برگ ہٹ کے بعد چرچ پہنچے۔ چرچ ڈھلوان نما پہاڑی پر تھا۔ نیچے نشانی کے طور پر ایک بورڈ پر مونسرو لکھا تھا۔

بارش کا آغاز ہو رہا تھا۔ فرینک نے چرچ کے آہنی گیٹ پر موجود پرانے طرز کی دروازے کی گھنٹی بجائی۔ دو بار گھنٹی بجانے کے بعد کوئی شخص گیٹ پر نمودار ہوا۔ یہ ایک جوان راہب تھا۔ ٹارچ اور چھتری اس کے ہمراہ تھیں۔

دونوں فریق ایک دوسرے کی بات سمجھنے، سمجھانے میں ناکام رہے۔ نوجوان پلٹ کر اندرونی سمت چلا گیا۔ جاتے جاتے وہ انہیں رکنے کا اشارہ کر گیا تھا۔

وہ واپس آیا تو ایک باریش عمر رسیدہ راہب اس کے ہمراہ تھا۔

''کیا تم انگریزی جانتے ہو؟'' فرینک نے سوال دہرایا۔

''یس، میرا نام فادر اینجلو کونراڈ ہے۔ تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''کوئی یہاں کا انچارج ہوگا، ہمیں اس سے ملنا ہے۔''

''ایبٹ اس وقت یہاں نہیں ہیں۔'' فادر کونراڈ نے گیٹ کے باہر نسان پر نظر ڈالی۔ ''تم راستہ بھول گئے ہو یا گاڑی کے ساتھ مسئلہ ہے؟''

''نہیں، ہمیں اندر آنے دیا جائے تاکہ ہم وضاحت کر سکیں۔'' فرینک نے سر اٹھا کر بادلوں کو دیکھا۔

''معذرت خواہ ہوں۔ دیر ہو گئی ہے۔ ہم اپنے معمولات جلد بند کر دیتے ہیں۔ تم لوگ کل آسکتے ہو۔'' فادر کونراڈ کا جواب غیر متوقع تھا۔ جینی کو مداخلت کرنی پڑی۔

''فادر، پلیز۔ یہ بہت اہم ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ پلیز انکار نہ کریں۔ موسم بھی خراب ہوتا جا رہا ہے۔'' جینی نے ملتجیانہ انداز میں اصرار کیا۔

فادر ہمدردی اور تجسس کے ملے جلے احساسات کے ساتھ بارش میں کھڑا تھا۔ اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر لباس میں سے چابیوں کا گچھا برآمد کیا۔

فادر کی رہنمائی میں وہ آگے بڑھتے رہے۔ بارش کی حدود سے نکلنے کے بعد فادر کے ہاتھ میں ایک آئل لیمپ نظر آنے لگا تھا۔

اٹالین زبان میں اس نے موسم کے بارے میں کچھ کہا پھر بولا۔ ''بجلی اور فون کا نظام موسم نے غارت کر کے رکھ دیا ہے۔'' وہ ان دونوں کو اپنے چھوٹے سے آفس میں لے آیا۔

''تم کہہ رہی تھیں کہ یہ کوئی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے؟'' اس نے سوالیہ نظروں سے جینی کو دیکھا۔

''میرا نام جینفر مارچ ہے اور یہ فرینک میکال ہیں۔'' جینی نے پہلے تعارف کرایا۔ فادر نے سر ہلا کر جواب دیا۔ جینی نے اختصار کے ساتھ برف سے دریافت ہونے والی اجنبی باڈی کے بارے میں بتایا۔

فادر نے شانے اچکائے۔ ''یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہاں اس قسم کے واقعات وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی خاص بات ہے اور اٹالین پولیس تفتیش کر رہی ہے تو تم دونوں کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے... تم لوگ امریکن معلوم ہوتے ہو؟''

فرینک نے اپنا کارڈ نکال کر میز پر رکھ دیا اور بتایا کہ جس لڑکے نے مذکورہ باڈی دریافت کی تھی، وہ میرا بیٹا تھا جسے بعد میں قتل کر دیا گیا۔ فرینک نے زیورچ ایکسپریس سے معلوم کردہ اطلاعات بھی سمجھائیں اور کہا کہ وہ تمام امور تفصیل سے بتائے گا۔ ابھی وہ دونوں یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ دو سال قبل جو شخص برف میں دفن ہوا تھا اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا، جو اس لڑکی کا باپ تھا۔ جس کا اب تک کوئی پتا نہیں ہے۔ ہمیں اس کی تلاش ہے۔ یہ اپنے باپ اور میں اپنے بیٹے کی وجہ سے یہاں نظر آ رہا ہوں۔

''میرا خیال ہے کہ برفانی حادثے سے بچنے کے بعد میرے والد یقیناً یہاں آئے ہوں گے۔ اس سلسلے میں آپ کی مدد ہمارے لیے باعثِ تشکر ہوگی۔'' جینی نے نرم اور میٹھی آواز میں درخواست کی۔

''ٹھیک ہے۔'' فادر نے سر ہلایا۔ ''تاہم میں بات کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ تمہارے والد کا کیا نام تھا؟''

''پال مارچ۔'' جینی نے پُرامید نظروں سے فادر کو دیکھا۔

''ہم ریکارڈ تو رکھتے ہیں۔ لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ہر وزیٹر کے بارے میں لکھا جاتا ہے۔ نیز ریکارڈ تہ خانے میں ہے۔ شاید کل میں کچھ کر سکوں۔'' فادر نے جواب دیا۔

جینی بے قرار تھی۔ اس نے منت سماجت کر کے بہر حال فادر کو قائل کر ہی لیا کہ وہ اسی وقت ریکارڈ دیکھ کر بتا دے۔ اس دوران میں فرینک خاموش رہا۔ وہ جانتا تھا کہ

بڑے میاں کو جینی ہی متاثر کر سکتی ہے۔

بالآخر فادر کونراڈ نیم آمادہ ہو گیا۔

☆☆☆

جب وہ تینوں تہ خانے کی سیڑھیاں اتر رہے تھے تو نوجوان راہب بھی ساتھ تھا۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کے دستے والا ایک پول تھا جس میں کئی لالٹین جھول رہی تھیں۔ فادر کا منہ بنا ہوا تھا۔ جینی متواتر اسے رام کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ فادر کی توجہ ہٹانے کے لیے وہ اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کر رہی تھی۔ اس کی میٹھی، سریلی آواز کم از کم نوجوان راہب کو ضرور متاثر کر گئی۔ فادر اس کو برادر پاؤلو کے نام سے مخاطب کر رہا تھا۔

فرینک نے متواتر خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ تاہم وہ دل ہی دل میں کام کی باتیں نوٹ کر رہا تھا۔ کیونکہ جینی اور فادر کی گفتگو میں فادر نے کئی ایک حیرت انگیز باتیں آشکار کی تھیں جن میں تاریخی حقائق، چرچ کی قدامت اور وجۂ تشکیل... فادر کے چہرے کا تکدر معدوم ہو گیا تھا۔ فرینک کو یہ بھی پتا چلا کہ قدیم زمانے میں یہ چرچ نہیں تھا اور دو مرتبہ برفانی طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ یہاں سے فرار ہونے کے لیے ایک چور راستہ بھی تھا... وہ تہ خانے کی وسعت پر حیران تھا۔

جینی تواتر کے ساتھ فادر کی معلومات، خدمات اور وابستگی کے ضمن میں قصیدے پڑھ رہی تھی۔ فرینک، گلیوں، کمروں اور راہداریوں کو ذہن میں بٹھا رہا تھا۔

اچانک فادر انہیں ایک دور افتادہ کمرے میں لے آیا۔ جینی کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ وہاں انسانی ڈھانچے، ہڈیاں، کھوپڑیاں وغیرہ موجود تھیں۔ بعض انسانی کھوپڑیوں پر بال بھی نظر آ رہے تھے۔ چاروں طرف عجیب سی بو تھی۔

فادر نے بتایا کہ یہ باقیات پچھلے اور قدیم راہبوں کی تھیں۔ جنہیں ان کی وصیت کے مطابق یہاں رکھا گیا تھا۔ انہوں نے زندگی یہاں بتائی اور بعد از مرگ بھی یہیں رہنا چاہتے تھے۔ فادر نے جذباتی ہو کر خفیہ سرنگ بھی دکھا دی۔

جینی خوف زدہ اور حیران تھی۔ اگر وہ یہاں رہنا چاہتے تھے تو ان کو یہیں پر دفن کیا جا سکتا تھا؟ لیکن اس نے فادر سے یہ سوال نہیں کیا۔ وہ جلد از جلد اس خوفناک کمرے سے نکل جانا چاہتی تھی۔

پھر وہ ایک ایسے کمرے میں پہنچے جہاں رجسٹر، لیجر، جنرل، کاغذات اور بکسوں کا ڈھیر لگا تھا۔

جینی اور فرینک سمجھ گئے کہ یہی ان کی منزل ہے۔

فادر اٹالین میں نوجوان راہب سے ”ٹک ٹاک“ کر رہا تھا جبکہ فرینک چور راستے کی خفیہ سرنگ کا راستہ ذہن نشین کر رہا تھا۔ جس کی تاریخ فادر نے نپولین کے وقت کی بتائی تھی۔ جب فرانسیسی افواج نے اس خطے پر حملہ کیا تھا۔

فادر، جینی کی طرف پلٹا۔ ”تم نے کہا تھا کہ یہ حادثہ دو سال پیشتر ہوا تھا۔ مہینا کون سا تھا؟“

”اپریل، اپریل کا دوسرا ہفتہ۔ تاریخ پندرہ کے اردگرد ہو گی۔“ جینی نے فوراً جواب دیا۔

فادر ایک بار پھر نوجوان سے ”ٹک ٹاک، ٹوپ کٹاک“ میں مگن ہو گیا۔ بعد ازاں اس نے ایک لیمپ اپنے ساتھ رکھتے ہوئے جینی اور فرینک کو واپسی کا اشارہ کیا۔

☆☆☆

مارک صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہو گیا تھا۔ وہ کچھ دیر یوں ہی پڑا رہا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ سر کا درد غائب تھا لیکن ذہنی حالت ایسی تھی جیسے وہ نشے میں ہو۔ اس نے اٹھ کر لاکر سے کپڑے نکال کر تبدیل کیے۔ اسے جینی کا خیال شدت سے ستا رہا تھا۔ وہ جوتے پہن رہا تھا جب جیک نے دروازہ کھولا۔

”کہاں کے ارادے ہیں، مارک؟“

”جیک، مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔ میں نہیں رک سکتا۔“

”لیکن کہاں؟“

”یہاں سے نکل کر سوچوں گا۔ جینفر کا پتا چلا؟“

جیک نے گہری سانس لے کر دروازہ بند کر دیا۔ ”نہیں لیکن فرینک میکال کے بارے میں چند اطلاعات ہیں۔ وہ منگل کے روز سوئٹزرلینڈ پہنچا تھا۔ آنے کا مقصد اپنے بیٹے چک میکال کی شناخت تھا۔ وہ نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ میں سراغ رسانی کے فرائض انجام دے چکا ہے۔“

”میرے لیے یہ نئی معلومات ہیں۔“ مارک نے کہا۔

”اور یہ کہ جینفر کو فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔“

”کیوں؟“

”فرینک اس کے ہمراہ ہے۔“ جیک نے کہا۔

”فرینک پر اتنا بھروسا کیوں؟“

”کیا کریں۔ امید ہے کم از کم جینفر تنہا تو نہیں۔“

”امید رکھی جا سکتی ہے۔ فرینک کے بارے میں تمہاری جو رائے ہے، اس میں بہت زیادہ جان بھی نہیں

ہے۔تم نے HQ بلڈنگ کی تباہی کے ساتھ وکٹر اور اس کی بیوی کے قتل کی خبر بھی سنائی تھی جسے خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اتنی خوفناک اور بے دھڑک وارداتوں کے بعد اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ یہ ایک منظم اور خوفناک کھیل ہے۔ نیز کھلاڑی پروفیشنل ہیں جن کے ہاتھ لمبے ہیں۔لہٰذا میں جینفر کو اب بھی خطرے میں محسوس کرتا ہوں۔ جب سے پال مارچ کی باڈی دریافت ہوئی ہے، تب سے ایک طوفان بپا ہو گیا ہے۔ خون پھر پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔آخر ایسا کیا راز ہے کہ سویا ہوا آتش فشاں لاوا اگلنے لگا ہے۔ میں خود جینفر کو تلاش کروں گا۔ علاوہ ازیں تمہیں مجھے ہر بات بتانی پڑے گی۔ میں اندھیرے میں کام نہیں کر سکتا۔ یہ ایک پُراسرار اور گہری سازش ہے۔تم مسلسل مجھ سے متعدد باتیں چھپا رہے ہو۔''

مارک برافروختہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم جینفر تک نہیں پہنچ پا رہے تو تم کیا کر لو گے؟ نیز معاملے کی خفیہ نوعیت کے بارے میں، میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔'' جیک کا انداز مدافعانہ تھا۔

''تمہارے سیکرٹ مشن کی ایسی کی تیسی... اور تم فرینک کے بارے میں اتنے پُراعتماد کیوں نظر آ رہے ہو؟''

''کیونکہ اس کا تعلق پولیس سے رہا ہے۔''

''اور میرا تعلق تو اخبار فروشی سے ہے؟'' مارک بھڑک اٹھا۔

''تم اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہیں کرو گے۔''

''کون روکے گا؟'' مارک نے اٹھ کر جیک کی جیکٹ کا کالر پکڑ لیا۔ ''ٹھیک ہے میں جینفر کی کہانی اخبارات کو دے دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ فرنٹ پیج اسٹوری ثابت ہو گی اور بہت سے رازوں سے پردہ اٹھ جائے گا۔'' مارک نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔

جیک کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ ''تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' اس کی آواز بکھر گئی۔

مارک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ''تو پھر روک لو۔''

جیک نے ہتھیار ڈال دیے۔ ''او کے، تم جیت گئے۔''

مارک تھم گیا۔ اس کا منہ دروازے کی جانب تھا۔ وہ زیرِلب مسکرا رہا تھا۔

''میں 'اوپر' بات کر لوں پھر جس حد تک جا سکا، اتنا تمہیں بتا دوں گا۔''

☆☆☆

متعلقہ رجسٹر، نوجوان راہب نے فادر کونراڈ کے آفس میں پہنچا دیا تھا۔ اس میں جو کوائف درج تھے، ان کی زبان جینفر اور فرینک کے لیے نامانوس تھی۔ فادر نے جلد ہی پندرہ اپریل کی تاریخ ڈھونڈ لی۔

''نہیں، کچھ نہیں۔'' فادر کا جواب سن کر جینی کا دل ڈوب گیا۔

''پندرہ تاریخ کے آس پاس صفحات پر کوئی انٹری نہیں ہے؟'' جینی کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

فادر نے اوراق پلٹنے شروع کیے۔ ایک جگہ وہ رک گیا۔ ''بیس تاریخ میں ایک انٹری ہے۔''

جینی کی امید نے انگڑائی لی۔

فرینک نے سوال کیا۔ ''کیا نام ہے؟''

فادر کی شکن آلود پیشانی پر مزید لکیروں کا اضافہ ہو گیا۔ وہ خاموش تھا۔

''کیا بات ہے؟'' جینی کی آواز میں بے قراری تھی۔

''مجھے یاد آ رہا ہے۔ ایک اجنبی یہاں پہنچا تھا۔ یہ مندرجات پیڈرو نے لکھے تھے۔'ایک مسافر کل شام پہنچا ہے۔ وہ ہائیکنگ کے لیے نکلا تھا اور راستہ بھٹک گیا۔ اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔''

فادر کونراڈ نے خلا میں دیکھا۔ ''مجھے یاد آ گیا ہے۔ اس آدمی کا چہرہ اور پیر فراسٹ بائٹ سے متاثر تھے۔''

جینی کا بدن لرز اٹھا۔ ''اور؟''

''اور وہ بھوکا تھا۔ اس کی حالت کافی خستہ تھی۔ ہم نے مقامی ڈاکٹر کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے منع کر دیا۔ ایبٹ نے اس کی عارضی مرہم پٹی کی تھی اور اسے اسپتال جانے کا مشورہ دیا تھا۔

''اس کی عمر کیا تھی؟''

''درمیانی عمر کا آدمی تھا۔''

''اس نے نام بتایا تھا؟''

''اگر بتایا تھا تو مجھے یاد نہیں اور یہاں لکھا بھی نہیں ہے۔'' فادر نے جواب دیا۔

''وہ سوئس تھا یا اٹالین؟''

''وہ غیرملکی تھا۔ انگریزی بول رہا تھا۔''

جینی نے کانپتے ہاتھوں سے بیگ کھولا اور پال مارچ کی تصویر نکالی۔

''کک... کیا وہ ایسا تھا؟''

فادر نے غور سے تصویر دیکھی۔ ''محسوس تو ہوتا ہے

لیکن میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔"

"اپنے بارے میں اس نے کوئی اور بات کی تھی؟"

فادر نے جرنل کے مندرجات پر نظر دوڑائی۔ "وہ آدمی دو دن بعد، اپریل 22 کو چلا گیا تھا۔ ایبٹ نے خود اسے ریلوے اسٹیشن پہنچایا تھا۔ ریلوے اسٹیشن کا سن کر جینی چونک اٹھی۔

وکٹر نے بھی شواہد کے ساتھ ریلوے کے ٹکٹوں کے دو ٹکڑے دکھائے تھے۔

"وہ کہاں جارہا تھا؟" پے در پے سوالات نے فادر کو بیزار کردیا تھا۔

اس کا مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔" اس نے رجسٹر بند کردیا۔ بعدازاں وہ انہیں لے کر اندرونی سمت چل پڑا۔ نوجوان ساتھ تھا۔ بارش طوفان میں بدل چکی تھی۔

"آج رات تم دونوں کہاں ٹھہرو گے؟" فادر نے سوال کیا۔

"ہم نے سوچا تھا کہ "وارزو" میں کوئی جگہ ڈھونڈیں گے۔" فرینک نے جواب دیا۔

"یہاں ایک آدھ ہوٹل ہی ہے۔ یہ کام اب تم کل ہی کرسکو گے۔ بہتر ہے کہ رات مہمان خانے میں گزارلو۔"

"فادر! ہم آپ کے تعاون کے حد سے زیادہ مشکور ہیں۔" جینی نے تہ دل سے کہا۔

"برادر پاؤلو تمہیں کمرے دکھادے گا۔"

اچانک جینی کے ذہن میں خیال چمکا۔ "فادر! کیا آپ علاقے میں کسی ایسی پہاڑی سے واقف ہیں جو "ایڈل ویز" کہلاتی ہے۔" جینی نے ایک سلپ نکالی جس پر اس نے لکھا تھا: ایچ ووگل، برگ ایڈل ویز 705۔

فادر نے سلپ کا معائنہ کیا۔ "یہ کیا ہے؟"

"یہ نوٹ برف میں سے نکلنے والی باڈی کے کپڑوں میں تھا۔"

فادر نے اپنی ٹھوڑی کھجائی۔ "ویزن ہارن کی سوئس سائڈ پر "ووگل" ایک عام نام ہے۔ خصوصاً برگ اسٹیشن کے اردگرد۔ (برگ، جرمن زبان میں پہاڑی کو کہتے ہیں) اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔" فادر نے سلپ واپس کردی۔

نوجوان پاؤلو دونوں کو کمرے دکھا کر اور ضروری باتیں بتا کر چلا گیا۔

"یہ وزٹ مکمل طور پر ضائع نہیں ہوا۔" فرینک نے ابتدا کی۔ "ہمیں چند کلیو، مدھم ہی سہی، بہرحال مل گئے ہیں۔"

"یعنی؟"

"کوئی آدمی انہی تاریخوں میں یہاں آیا تھا۔ وہ برفانی طوفان سے بھی گزرا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کو بلانے سے کیوں منع کیا۔ وہ یہاں سے نکلا تو ٹرین سے سفر کیا۔ وکٹر نے بھی ہمیں ٹرین کے ٹکٹ کے ٹکڑے دکھائے تھے۔ تصویر دیکھ کر فادر نے جو کچھ کہا۔ غالب امکان ہے کہ یہاں پہنچنے والا شخص پال مارچ تھا۔ غالباً وہ "برگ" کی سمت گیا تھا۔"

"لیکن یہ نامکمل اشارے ہیں۔" جینی نے کہا۔

"تاہم حوصلہ افزا ہیں۔ سچ کی تلاش میں ہمیں "ووگل" کو ڈھونڈنا ہے اور اس کے لیے "برگ" تک جانا پڑے گا۔" فرینک نے اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔

"اب تم آرام کرو۔"

"میں تمہارے تعاون کی دل سے قدر کرتی ہوں، بہت شکریہ۔" جینی نے اظہارِ تشکر کیا۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں۔ شاید ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ ضرورت پڑے تو کال کردینا۔ سو جاؤ۔" فرینک دروازہ بند کرکے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد جینی کو مارک اور بابی کا خیال آیا۔ اس نے سیل فون نکال کر آن کیا۔ لیکن اس کی بیٹری ڈاؤن کے قریب تھی۔ اس نے ارادہ کل پر ملتوی کرکے فون دوبارہ آف کردیا۔

☆☆☆

تھیورن۔

"یو ایس نیشنل سیکیورٹی کو طویل المدتی سنگین ترین خطرہ کون سا ہے؟" جیک نے سوال کیا۔

دونوں اسپتال کے کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"تم بتاؤ۔" مارک نے کہا۔ "دہشت گردی؟"

جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ "منظم جرائم (آرگنائزڈ کرائم)... "رشین آرگنائزڈ کرائم" سرفہرست ہے۔ میرا مطلب ہے "ریڈ مافیا"۔ سی آئی اے کی جمع تفریق کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں "ریڈ مافیا" نے دنیا کے ایک وسیع خطے میں پچاس بلین ڈالرز کا ہیر پھیر کیا ہے۔ ان کے سامنے "اٹالین مافیا"... "بوائے اسکوائٹس" ایک تماشا بن کررہ گئی ہے۔"

"میں نہیں سمجھا کہ اس کا پال مارچ سے کیا تعلق بنتا ہے؟" مارک نے اعتراض جڑا۔

''اسی طرف آرہا ہوں۔ ریڈ مافیا، رئیل اسٹیٹ، اسٹاکس، شیئرز اور دیگر قانونی کاروبار میں ملوث ہے۔ ان قانونی کاروبار کی آڑ میں مافیا منی لانڈرنگ کرتی ہے اور مختلف کاروبار پر اجارہ داری قائم کرتی ہے۔ مافیا کی سب سے زیادہ سرمایہ کاری امریکا کے اندر ہے۔''

''میں سمجھا... لیکن پال مارچ؟''

''پال، پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز میں کام کرتا تھا۔ پرائم کمپنی کو ایک سال قبل بند کردیا گیا۔ اس سے قبل وہ ایک قانونی انویسٹ منٹ بینک تھا۔ سوائے اس کے کہ کمپنی ریڈ مافیا کی ملکیت تھی۔ براہِ راست نہیں، بلکہ ''کے مین آئی لینڈ'' کی ایک ''شیل کمپنی'' کے ذریعے جو بڑی بڑی غیر قانونی رقوم کو دھو دھلا کر کمپنی کے لیے پاک صاف کرتی تھی... یہ ایک بین الاقوامی آپریشن کا حصہ تھا۔ جسے مجرموں کا ایک گروپ چلاتا تھا۔

''موسکایا'' فرقہ آف شور کمپنیوں اور بینکوں کی آڑ میں آپریٹ کرتا ہے۔ انہوں نے بیوروکریسی کا ایسا پیچیدہ جال بچھایا ہوا ہے جو اُن کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ''موسکایا'' والے اپنے ہاتھ صاف رکھتے ہیں اور کام ''چین'' کی دوسری کڑیوں سے کراتے ہیں۔''

''JFK پر مردہ بچے کے پیٹ میں ہیروئن والے کیس پر تم کام کررہے تھے۔ اسے ماسکو سے اسمگل کیا گیا تھا اور موسکایا فرقہ اس کا ذمے دار تھا۔ پیسا بنانے کے لیے وہ ہر کام کے لیے آمادہ رہتے ہیں۔ چاہے وہ کتنا ہی گھناؤنا اور مکروہ کیوں نہ ہو۔''

''انہوں نے پرائم انٹرنیشنل کو کیوں بند کیا؟''

''کیونکہ ہم چار برس سے پرائم کے پیچھے تھے اور بہت قریب پہنچ گئے تھے۔ ہم موسکایا کے خلاف ایک مضبوط کیس بنانے جارہے تھے۔ ہم نے آپریشن کا نام ''اسپائڈر ویب'' رکھا تھا۔ ہم نے فون ٹیپ کیے۔ غیر قانونی اکاؤنٹس کو ٹریک کیا۔ موسکایا چین کی اہم کڑیوں پر ہماری نظر تھی۔ وہی تمام مروجہ ہتھکنڈے... لیکن حیرت انگیز طور پر ہم منزل سے اب بھی دور تھے پھر ہم نے فیصلہ کیا کہ کسی اندر کے آدمی کو ساتھ ملایا جائے۔''

''یہاں سے پال مارچ کی کہانی شروع ہوتی ہے۔ وہ پرائم انٹرنیشنل کے ٹاپ ایگزیکٹو میں شامل تھا۔ وہ ہمیں کمپنی کی خفیہ فائلز تک رسائی دے سکتا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ جانتا تھا کہ پرائم انٹرنیشنل کے اندر کیا ہورہا تھا؟'' مارک نے سوال کیا۔

''اس کا دعویٰ تو یہ نہیں تھا لیکن ہمیں اندازہ تھا کہ وہ باخبر ہے۔ صرف اسے گھیرنے کا مسئلہ تھا۔ کوئی ایسی آفر یا کمزوری جو اسے ہمارے لیے کام کرنے پر مجبور کردے...''

''کیا مطلب؟''

''ہم نے پرائم کے ٹاپ ملازمین کا پس منظر چیک کرنا شروع کیا۔ جب پال مارچ کا نمبر آیا تو پتا چلا کہ اس کا کوئی فیملی بیک گراؤنڈ نہیں تھا۔ یہ ایک عجیب بات تھی۔ ہم گہرائی میں گئے تو معلوم ہوا کہ اس کا اصل نام ''جوزف ڈیلگاڈو'' تھا۔ دس سال کی عمر میں وہ یتیم ہوگیا تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی یتیم خانے میں گزری۔ چوری کے الزام میں ایک آدھ بار وہ بچہ جیل کی سیر بھی کر آیا۔ انیس سال کی عمر میں ایک سال اس نے جیل میں گزارا۔ باہر آتے ہی چاقو کی لڑائی میں اس کے ہاتھوں ایک بندہ مارا گیا۔ لڑائی فونیکس کے ایک بار میں ہوئی تھی۔ پال کا دعویٰ تھا کہ اسے مشتعل کیا گیا تھا۔ بہرحال اسے چار برس کی سزا ہوگئی۔ یہاں سے اس نے تبدیل ہونا شروع کیا۔ قید کا عرصہ اس نے بہتر انداز میں گزارا اور پڑھائی کی جانب توجہ دی۔ باہر نکلنے کے بعد وہ ڈپلوما حاصل کرچکا تھا اور اپنا نام بھی تبدیل کرلیا تھا۔ اس نے خود کو بالکل تبدیل کرلیا تھا۔

''وہ نئے نام کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کررہا تھا۔ اس نے ملازمت کی اور پڑھائی بھی جاری رکھی۔ ایک وقت آیا کہ اس نے پرائم انٹرنیشنل جوائن کرلی۔ وہ ترقی کرتا رہا۔ آج سے چار سال قبل ''پرائم'' کو ایک شیل کمپنی نے خرید لیا۔ جس کے پیچھے موسکایا فرقے کا ہاتھ تھا۔ ہماری جیسے لاٹری کھل گئی۔ ہم نے اس کے ماضی کے ذریعے اسے بلیک میل کیا۔

''اس کے ماضی کو مٹانے کے علاوہ، ہم نے اسے 1/2 ملین کی آفر کی۔ ساتھ ہی اس کی فیملی کے تحفظ کے لیے ''وٹنس پروٹیکشن'' کی پیشکش کی۔ اس کے عوض اسے امریکا اور کیریبین میں ہمارے لیے ''موسکایا'' کے خلاف کام کرنا تھا۔

''پال کی سب سے اہم ڈیمانڈ یہ تھی کہ ''جوزف ڈیلگاڈو'' کی حیثیت سے اس کے ماضی کا ایک ایک لمحہ مٹا دیا جائے۔ جیسے جوزف ڈیلگاڈو کا کوئی وجود نہیں تھا۔ ہم نے اس کی یہ بات مان لی۔''

مارک نے سوچا کہ اسی وجہ سے ''گاردا'' کو جوزف ڈیلگاڈو کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔

جیک نے گہری سانس لے کر دوبارہ بولنا شروع کیا۔

''سال میں کم از کم دو بار پال سوئٹزرلینڈ جاتا تھا۔ جہاں پرائم انٹرنیشنل کے کئی اکاؤنٹ تھے۔ اس کا ٹاسک سادہ تھا۔ اسے اکاؤنٹس بکس کو دیکھنا تھا کہ وہ کس حالت میں ہیں اور اس کی رپورٹ ہمیں دینی تھی۔''

مارک خاموشی سے سنتا رہا۔

''ایک بار جب پال بزنس ٹرپ پر حسبِ معمول زیورچ جارہا تھا تو ایک ہفتے قبل ہمیں ٹپ ملی کہ موسکایا نے اٹالین ''ڈرگ ٹریفکرز'' کے ساتھ ایک بڑی ڈیل کا بندوبست کیا تھا۔ بھاری ڈرگ کنسائنمنٹ کے عوض موسکایا نے پچاس ملین ڈالرز ادا کرنے تھے۔ پچاس ملین مخصوص بانڈز، ہیروں اور کرنسی کی شکل میں تھے۔ موسکایا کا ایک ٹاپ اہلکار، جس کا نام ''کارل لازار'' تھا، اسے زیورچ میں یہ ادائیگی کرنی تھی۔ پال نے ہمیں بتایا تھا کہ اسے ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ زیورچ بینک کے سیف ڈپازٹ باکس، جو پرائم کے زیرِ استعمال تھے، سے بانڈ، کرنسی اور ہیرے نکال کر ''لازار'' کے حوالے کردے۔ ہم نے زیورچ میں اپنی ٹیم سیٹ کی اور لازار کے پیچھے لگ گئے تاکہ اسے رنگے ہاتھوں پکڑا جاسکے۔''

مارک نے سر ہلایا۔

''پال مارچ، زیورچ اترا۔ لازار سے ملا، بینک کا وزٹ کیا۔ مطلوبہ اشیا نکال کر اس نے چار بڑے بریف کیس تیار کیے... وہ اور لازار پاپیادہ ہوٹل کی جانب رواں تھے۔ کامیابی ہم سے چند منٹ کے فاصلے پر کھڑی مسکرا رہی تھی۔'' جیک نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ ''پھر ایک غیر متوقع موڑ آگیا۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''وہ دونوں اپنے ہوٹل میں سرے سے گئے ہی نہیں... ابھی ہم ان کے سر پر تھے اور اگلے منٹ وہ غائب ہو چکے تھے۔ ہم اطراف کی سڑکوں کی بھول بھلیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہ گئے۔ ہم نے پانچ بلاکس کی ہر اسٹریٹ کو کھنگالا۔ ہم نے ائرپورٹ کی نگرانی کی لیکن کچھ بھی ہاتھ نہ آیا... پال مارچ اور کارل لازار پچاس ملین کی دولت لے کر غائب ہوگئے۔ یہ حرکت کسی ایک نے کی یا پھر دونوں نے۔ بہرحال ہماری طویل منصوبہ بندی اور سرگرمی کا نتیجہ شرمناک ناکامی کی صورت میں سامنے آیا۔''

مارک کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔ ''پال ایک خطرناک مافیا کے ساتھ دھوکے کا خطرہ کس طرح مول لے سکتا تھا؟''

''قیاس آرائیاں ہیں۔ لازار تو تھا ہی گھاگ مجرم۔ مال بہت زیادہ تھا... دوسری جانب میں پال کے مجرمانہ ماضی کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ لازار یا پال میں سے کوئی بھی قانونی رہ گزر سے ملک نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اگر لازار صحیح چل رہا تھا تو اسے گلیشیئر کے ذریعے اٹلی میں داخل ہونا تھا اور موسکایا کے انتظام اور ہدایت کے تحت متحرک رہنا تھا۔ اگر وہ دھوکا دے رہا تھا تب بھی اسے گلیشیئر کا سہارا درکار تھا۔ پال کا کام اتنا تھا کہ ہوٹل میں چاروں بریف کیس لازار کے حوالے کردے۔ دونوں ایک ساتھ غائب کیونکر ہوئے، یہ ایک اسرار ہے۔

''پھر جو بھی منصوبہ تھا، اسے برفانی طوفان نے تہس نہس کر دیا۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ دونوں میں سے ایک بچ گیا اور دوسرا دفن ہوگیا۔ یہاں بھی ایک اسرار ہے۔ برف سے ملنے والی باڈی پال مارچ کی نہیں تھی لیکن پاسپورٹ اور کپڑے پال مارچ کے تھے۔''

''کیا بکواس ہے؟'' مارک اچھل پڑا۔ ''یہ تصدیق، صرف جینیفر کر سکتی ہے۔''

''ہاں، اسی نے کی ہے۔'' جیک بولا۔

''لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا؟'' مارک کی آواز میں واضح چبھن تھی۔ وہ بغور جیک کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ ''جب جینیفر اور فرینک HQ بلڈنگ سے نکلے تو ریسٹورنٹ میں گئے... کوئی ان سے نہیں ملا۔ ذرا دیر بعد عمارت تباہ ہوگئی۔ تب سے وہ دونوں تمہاری پہنچ سے باہر ہیں... پھر تمہیں کس نے بتایا؟'' مارک بے اختیار کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھ جاؤ۔ مجھ پر شک مت کرو۔ جب جینیفر نے تصدیق کی ہوگی تو اندر اور بھی لوگ ہوں گے۔ فارنسک ایکسپرٹ تو ہوگا ہی... وکٹر بھی ہوگا۔''

''اندر والے سب مارے گئے۔''

''وکٹر دھماکے سے پہلے نکل گیا تھا۔''

''وکٹر کیوں بتائے گا؟'' مارک نے اعتراض کیا۔

''کیوں بتائے گا، کیوں نہیں بتائے گا، اب اس بحث میں پڑنا لاحاصل ہے۔''

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''وکٹر اور مسز وکٹر کو اسی روز قتل کر دیا گیا تھا۔''

مارک سن ہو کے رہ گیا۔ اسے سماعت کا دھوکا معلوم ہوا۔ ''کیا کہا؟''

''ہاں وہ مارے جاچکے ہیں۔''

مارک نے سر صوفے سے ٹکا دیا اور جسم ڈھیلا چھوڑ کر آنکھیں بند کرلیں۔ اس کے اعصاب کشیدہ تھے۔ رشین مافیا، موسکایا... موسکایا کے ہاتھ اتنے لمبے ہیں؟ کتنے وسائل ہیں ان کے کہ سی آئی اے جیسی تنظیم برسوں سے سر پٹخ رہی ہے۔ مارک کا ذہن برق رفتاری سے کام کررہا تھا۔ کہیں ''موسکایا'' کوئی فرضی کہانی تو نہیں۔ اگر موسکایا حقیقت ہے تو جینی اب تک کیوں بچی ہوئی ہے؟ موسکایا جہاں چاہتے ہیں، گھس جاتے ہیں اور اپنا کام کر کے نکل جاتے ہیں... پھر جینی کی کیا اوقات ہے۔ وہ جب چاہیں اسے مکھی کی طرح مار سکتے ہیں۔ آخری جینی کیوں اب تک بچی ہوئی ہے۔ کیوں بچی ہوئی ہے؟ کیا اس میں کوئی کلیو ہے؟ کیا اسے خاص وقت تک بچایا جارہا ہے؟ کیا اس پر حملے فرضی تھے؟ فرینک کی حقیقت کیا ہے؟

''میرا سوال اپنی جگہ پر ہے؟'' مارک نے آنکھیں کھول دیں۔

''میں تمہاری تسلی کردوں گا، جب چاہو۔''

''ابھی، اسی وقت۔'' مارک کا چہرہ سپاٹ تھا۔

''جینفر کی تصدیق ایک مفروضہ ہے۔''

''کیا بات ہے۔ بہت خوب۔'' مارک کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی۔ جسے جیک نے نظرانداز کردیا۔

''ہم مفروضے ایسے ہی قائم نہیں کرتے۔ باڈی دریافت ہونے کے بعد جب ہمیں پتا چلا کہ پاسپورٹ کے مطابق وہ پال مارچ تھا۔ تو ہم نے اور شاید تمام متعلقہ فریقین نے یقین کرلیا۔ تاہم میں نے اندیشہ ہائے دور دراز کے تحت پاسپورٹ کی تصویر حاصل کرلی تھی۔ میرا مطلب ہے اس کی نقل۔ میرے پاس پال مارچ کی تصویر شروع سے موجود ہے۔ میں نے نہایت احتیاط سے دونوں تصاویر کا موازنہ کیا... انسٹرومنٹ بھی استعمال کیے۔ میں شک میں مبتلا ہوگیا اور دونوں تصاویر انٹرپول کو روانہ کردیں۔ وہاں الیکٹرونکلی دونوں تصاویر مس میچ (MIS-MATCH) ثابت ہوئیں۔ تصاویر میں مشابہت تھی لیکن وہ پال کی باڈی نہیں تھی۔ جب میں شک میں پڑ گیا تو وہ تو اس کی بیٹی تھی۔ اس نے فوراً تصدیق کردی ہوگی کہ وہ کوئی اور ہے۔ چند نکات اور ہیں جو ہمیں بتا گئے کہ HQ بلڈنگ میں رکھی باڈی پال مارچ کی نہیں ہے۔''

''مثلاً؟''

''مثلاً ہماری طرح موسکایا تک بھی یہ بات پہنچ گئی تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ اگر وہ پال مارچ ہی ہوتا تو نہ بلڈنگ تباہ کی جاتی، نہ ہی وکٹر قتل ہوتا۔''

''کیونکہ وہ باڈی یقیناً کارل لازار کی تھی۔ پال یا لازار، تیسرا کوئی امکان نہیں تھا۔ موسکایا اپنے ہاتھ صاف رکھنے کے لیے رتی بھر رسک نہیں لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ طویل عرصے سے ہمارے لیے دردسر بنے ہوئے ہیں۔ اب تم اپنی تفتیش بند کرو۔ لگ رہا ہے کہ جیسے میں کوئی مجرم ہوں۔'' جیک نے اکتاہٹ ظاہر کی۔ ''اس طرح ہم کیسے مل کر کام کرسکتے ہیں؟''

مارک نے دل ہی دل میں جیک کی شان میں ''گل افشانی'' کی۔

''اب یہ نہ پوچھنا کہ ہم نے تصویر کی کاپی کیسے حاصل کی یا موسکایا کو اتنی سرعت سے کیونکر خبر ملی کہ پولیس کے پاس جو باڈی ہے، پال کی نہیں بلکہ لازار کی ہے۔''

''نہیں پوچھوں گا۔ تم نے موسکایا کے جتنے عظیم کارنامے گنوادیے ہیں، اسے دیکھتے ہوئے یہ معمولی بات لگتی ہے۔ انہوں نے اندر کا کوئی بندہ خرید رکھا ہوگا۔'' مارک نے کہا۔

اچانک دروازہ کھلا اور ایجنٹ گراہم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نقشہ تھا۔ اس نے دھیمی آواز میں جیک سے گفتگو کی۔

''جلدی کرو۔ گاڑی تیار رکھو، میں آتا ہوں۔'' جیک کے چہرے پر سرخی نمودار ہوئی۔

''اب کون سا دھماکا ہوا ہے؟'' مارک نے ہلکا سا طنز کیا۔

''بات بن رہی ہے۔ جینفر نے اپنا سیل فون چند منٹ کے لیے آن کیا تھا۔ ٹریسنگ بہت مدھم تھی۔ تاہم وہ وارزو کے آس پاس کہیں ہے۔ میرے آدمیوں نے برگوف ہوٹل میں منیجر سے بات کی تھی۔ اس کا نام اینٹن ہے، اینٹن ویبر۔ اس کے علم میں نہیں ہے کہ جینفر کہاں گئی ہے، البتہ اس نے یہ بتایا ہے کہ وہی جینفر کو ویژن ہارن پر لے گیا تھا۔ وہاں جینفر نے جن چیزوں میں دلچسپی ظاہر کی تھی، ان میں ایک ''کراؤن آف تھارن'' بھی ہے۔ یہ چرچ کا نام ہے۔ جو ''وارزو'' سے ذرا ہٹ کر ہے۔''

''عجیب بات ہے۔'' مارک بڑبڑایا۔

''ایجنٹ گراہم نے نقشے پر جو جگہ دکھائی ہے' چالیس منٹ کی ڈرائیو ہے۔ ہم وہیں جارہے ہیں۔''

''میں بھی ساتھ ہوں۔'' مارک نے عندیہ دیا۔

''میرا خیال ہے، تمہیں آرام کے لیے کہا گیا تھا۔''

''بھول جاؤ، میں ساتھ ہوں اور کئی ایک سوالات تمہارے اوپر ادھار ہیں۔ جینیفر کو خطرہ کیوں ہے؟ بلکہ اب بڑا سوال یہ ہے کہ وہ اب تک بچی ہوئی کیونکر ہے؟ برف میں پال کی باڈی نہیں تھی تو پال کہاں ہے؟ وغیرہ، وغیرہ۔''

☆☆☆

سیاہ ٹویوٹا سینا ''کراؤن آف تھارن'' کے باہر آکر رکی۔ اس میں دو آدمی سوار تھے۔ وہاں نسان کو دیکھ کر سیاہ ٹویوٹا سینا ریورس ہو کر درختوں کے جھنڈ میں چلی گئی۔ اس کی ہیڈ لائٹس بند تھیں۔ انجن بھی بند کر دیا گیا۔ دونوں آدمیوں کے ہاتھوں میں چرمی دستانے تھے۔ انہوں نے گہرے رنگ کے رین کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ چہروں پر سیاہ رنگ کے اسکائی ماسک تھے۔ دونوں کار سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

ایک سیاہ پوش نے ٹارچ نکال کر گیٹ کے لاک پر مرکوز کر دی۔ دوسرے نے لباس سے چمڑے کا پاؤچ نکالا جس میں مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے چند اوزار اور تار تھے۔ وہ لاک پر جھکا اور ایک منٹ کے اندر اسے کھول ڈالا۔ دونوں اندر چلے گئے۔

اندرونی عمارت کا دروازہ بھاری لکڑی کا تھا۔ چوبی دروازے کا لاک بھی انہوں نے بہ آسانی کھول ڈالا۔ دونوں اب اندرونی عمارت میں تھے۔ کوٹ کے اندر سے اسکارپین مشینی پسٹل نکل آئے۔ جو پتلی بیلٹ کے ذریعے گردن سے لٹکے ہوئے تھے۔ دونوں نے اپنے ہتھیار چیک کیے پھر چوبی دروازہ بند کر کے بے دھڑک اندر کی سمت چل دیے۔

☆☆☆

فادر کونراڈ کی تاریکی میں آنکھ کھلی۔ پہلا خیال اسے یہی آیا کہ اس نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔ وہ خواب نہیں تھا۔ دو سیاہ پوش اس کے کمرے میں تھے۔ ایک کا ہاتھ اس کے منہ پر جما ہوا تھا۔ دوسرے نے ٹارچ کی روشنی فادر کے خوف زدہ چہرے پر پھینکی۔

فادر نے مچلنا شروع کیا تو چاقو کی دھار اس کے گلے میں چبھنے لگی۔

''حرکت مت کرو۔ ہلے تو آخری بار ہلو گے۔'' پھنکار جیسی سرگوشی ابھری۔ ''منہ بھی بند رکھنا، کھولا تو پھر بند نہیں ہوگا۔''

فادر کا جسم ساکن ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں دہشت ناچ رہی تھی۔

فوراً بعد ہاتھ اس کے منہ پر سے ہٹ گیا۔

''جو پوچھوں، جواب دیتے جاؤ۔ جھوٹ بولا تو وہ آخری جھوٹ ہوگا۔'' پھنکار پھر ابھری۔

فادر نے سر ہلایا۔ اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔

''دو مہمان آئے تھے۔ کہاں ہیں؟ کوئی بات مت چھپانا؟''

فادر چپ رہا۔ اس کے اندر کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ایک بدترین صورتِ حال سے دوچار ہو چکا ہے۔

''جواب دو، تیسری بار نہیں پوچھوں گا۔'' سیاہ پوش کی آواز سے زہر ٹپک رہا تھا۔

فادر نے پھنسی پھنسی آواز میں ساری کہانی سنا دی۔

''یہاں اور کتنے افراد ہیں؟''

''میرے علاوہ دو اور ہیں۔ برادر پاؤلو اور برادر فرانکو''

''ان کی لوکیشن بتاؤ۔''

''برادر پاؤلو یہاں سے تین دروازے دور ہے۔ برادر فرانکو اگلے کوریڈور کے پہلے کمرے میں ہے۔''

جواب ملتے ہی ہاتھ دوبارہ سختی سے فادر کے منہ پر جم گیا۔ دوسرے سیاہ پاش نے پھرتی اور صفائی سے فادر کا نرخرہ تراش دیا۔

☆☆☆

اچانک جینی کی آنکھ کھل گئی۔ وہی دیرینہ خواب تھا۔ اس مرتبہ کافی دنوں کے بعد دکھائی دیا تھا۔ اسے ادراک تھا کہ باہر طوفان جاری ہے۔

سینے میں دل جنگلی گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ جینی کا بدن پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی حالت ہمیشہ سے زیادہ ابتر تھی۔ خواب تو وہی تھا۔ ہمیشہ کی طرح پھر اس کی حالت اتنی ناگفتہ بہ کیوں ہے؟ قاتل کمرے کے اندر ہے لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا۔ اس نے ہراساں نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھا... جینی کو مارک کی یاد آئی۔ دفعتاً اس کی سماعت سے مدھم آواز ٹکرائی۔ وہ اچھل پڑی۔ آواز کوریڈور سے آئی تھی۔ آواز دوبارہ سنائی دی۔

جینی کو بستر سے اٹھنے میں بے حد قوت صرف کرنی پڑی۔ کمرے میں تاریکی کا راج تھا۔ وہ اندازے سے دروازے کی طرف گئی۔ تیسری بار مختلف آواز آئی۔

کھڑکھڑاہٹ سے ملتی جلتی۔۔۔کوئی دروازے کے ہینڈل پر تھا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی اور گرتے گرتے بچی۔ اسے لگا کہ بے قابو دھڑکن پسلیاں توڑ دے گی۔

معاً دروازہ کھل گیا۔ مدھم روشنی اندر در آئی۔ چیخنے کے لیے بے اختیار اس کا منہ کھلا جو بھی تھا بہت پھرتیلا تھا۔ کھردرا ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ چیخ حلق میں ہی گھٹ کے رہ گئی۔

سرگوشی ابھری۔ ”کوئی آواز نہیں۔“

جینفر مچلی۔ ”خدا کے لیے، جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔“

فرینک نے ہاتھ جینفر کے منہ پر سے ہٹالیا۔ جینی کی رکی ہوئی سانس بحال ہوگئی۔ فرینک نے ٹارچ نکالی۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں مقتول وکٹر کا پسٹل تھا۔

”دروازہ بند کردو۔“ اس نے انگلی ہونٹوں پر رکھ کر خاموشی کا اشارہ کیا۔ جینی نے دیکھا، فرینک کے پیروں میں موزے تھے۔ دونوں جوتے فیتوں کے بل پر گلے میں جھول رہے تھے۔ یقیناً وہ افراتفری میں اس تک پہنچا تھا۔

”کک۔۔۔کیا ہوا؟“

”جلدی تیاری کرو۔ آواز دھیمی رکھو۔ ہم یہاں سے جارہے ہیں۔“

”کیوں؟“

”دشمن پہنچ گئے ہیں۔۔۔جو کہہ رہا ہوں، وہ کرو۔“

جینی کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ کیا وہ خواب نہیں دیکھ رہی تھی؟ آج کا خواب کتنا حقیقی تھا۔ کیا یہ آخری خواب تھا؟

اچانک اسے اپنے ناکافی لباس کا خیال آیا۔ فرینک نے اسے تیاری کے لیے کہا تھا اور اس کے لباس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ وہ ہمت جمع کر کے متحرک ہوگئی۔ فرینک کی موجودگی سے اسے ڈھارس کا احساس ہوا۔ کیا آج بھی وہ اسے بچالے گا؟ ”دشمن“ کون؟ کیا اس کے گھر کو برباد کرنے والے سفاک قاتل نے خواب کی دنیا سے باہر قدم رکھ دیا ہے؟ وہ سوچتی جارہی تھی اور لباس تبدیل کررہی تھی۔

فرینک دروازے سے کان لگائے کھڑا تھا۔ جینی اپنا بیگ اور جوتے اٹھا کر اس کے پاس آگئی۔ ”کیا ہورہا ہے؟“

”کسی آواز سے میری آنکھ کھلی تھی۔ میں دیکھنے کے لیے باہر نکلا تو فادر کے کمرے کے قریب مجھے دو مسلح آدمی نظر آئے۔ دونوں کے چہرے سیاہ اسکائی ماسک میں چھپے ہوئے تھے۔ میں بروقت اپنے کمرے میں واپس گھس گیا۔

گن لے کر میں نے دوبارہ جھانکا۔ دونوں غائب تھے۔ میں ننگے پاؤں فادر کے کمرے تک گیا۔ وہ مر چکا تھا۔ تیز دھار آلے سے اس کا گلا کاٹ دیا گیا تھا پھر میں نے برادر پاؤلو کو چیک کیا۔ اسے بھی قتل کردیا گیا تھا۔ یہاں موجود آخری راہب کو دیکھنا بے معنی تھا۔ اس کا انجام دیوار پر لکھا تھا اور ہمارا ابھی۔ مہلت کم تھی۔۔۔میں اسے بچا نہیں سکتا تھا۔ میں سیدھا یہاں آگیا۔“

جینی کے بدن کی کم ہوتی ہوئی لرزش پھر سے بڑھ گئی۔ ویسی ہی رات تھی۔۔۔اسے لگا کہ وہ ماضی میں سفر کرتی ہوئی دو سال پیچھے چلی گئی ہے۔ فرق یہ تھا کہ اس مرتبہ قاتل دو تھے اور وہ بھی تنہا نہیں تھی۔

فرینک نے ٹارچ آف کر کے احتیاط سے دروازہ کھول کر جھانکا۔ پھر جینفر کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔ فرینک کا رخ تہ خانے کی جانب تھا۔ وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچے تھے کہ عقب میں دو روشن لکیریں لہرائیں۔ یہ ٹارچ کی روشنی تھی۔

”بھاگو۔“ فرینک نے جینفر کو دھکیلا۔ اگلے لمحے وہ سیڑھیوں پر تھے۔ عقب میں بھاگتے قدموں کی دھمک سنائی دی۔ وہ ننگے پیر تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ تہ خانے میں جانے کے لیے شاہ بلوط کا چوبی دروازہ حائل تھا۔ چابی دیوار کے حلقے میں لٹک رہی تھی۔ جینفر نے چابی حلقے سے نکال کر دروازہ کھولا۔ فرینک بریٹا ہاتھ میں لیے عقب میں دیکھ رہا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ اندھا دھند تاریکی میں گھس گئے۔ جینی خوف اور بدحواسی پر قابو پانے کی کوشش کررہی تھی۔

”دروازہ اندر سے لاک کردو۔“ فرینک نے ٹارچ روشن کی۔ قدموں کی دھمک بتارہی تھی کہ قاتل سیڑھیوں پر ہیں۔ جینی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کس طرف بڑھے۔ تہ خانہ خاصا وسیع تھا۔ تاہم فرینک کا ذہن صاف تھا۔ وہ ٹارچ کی روشنی میں تہ خانے کی بھول بھلیوں میں بہ آسانی رواں تھا۔ فاصلے سے گولیوں کی چیخ سنائی دی۔ فرینک سمجھ گیا کہ دروازے کا لاک اڑادیا گیا ہے۔

وہ سیدھا، بغیر کسی غلطی کے ”موت کے کمرے“ میں جا گھسا۔ جہاں ڈھانچے، ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے ڈھیر لگے تھے۔ بعض ڈھانچے قیمتی لباس میں ماربل سے بنے شیلف میں لٹک رہے تھے۔

جینی نے بہ دقت خود کو سنبھالا ہوا تھا۔ اندر بھی موت اور باہر بھی موت۔۔۔ بیرونِ عمارت طوفان، اندرونِ

عمارت گھور تاریکی اور خون میں ڈوبی لاشیں۔۔۔ تہ خانے کا بھیانک منظر، تعاقب میں خونی درندے۔۔۔ جینی کو لگا کہ وہ کسی ہارر مووی کا حصہ ہے۔

وہ یہیں مرے گی اور اس کی ہڈیاں بھی ان ہڈیوں میں شامل ہو جائیں گی۔

ٹارچ کی بیٹری ڈاؤن ہو رہی تھی۔ فرینک ایک سرخی مائل ماربل کے شیلف کی طرف متوجہ تھا۔ جس میں ایک ''شاندار'' قدیم ڈھانچا بیش قیمت لباس میں لٹک رہا تھا۔ پتا نہیں کس طرح ڈھانچے کو صحیح حالت میں رکھا گیا تھا۔ ورنہ اتنے عرصے میں اس کی ہڈیوں کا برادہ بن جانا چاہیے تھے۔ لباس کی شان اور قیمت اس کے طلائی بٹن اور زرگری سے عیاں تھی۔ وقفے وقفے سے صفائی کے ذریعے لباس کی حفاظت کا انتظام رکھا گیا تھا۔ کمرے میں ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی جس میں مختلف کیمیکلز کی بو بھی شامل تھی۔ فرینک کی یادداشت میں فادر کونراڈ کی تقریر کے الفاظ گونج رہے تھے۔ فادر نے شاہانہ ڈھانچے کا تعارف ''پادرے بونی فیس کے نام سے کرایا تھا۔ اسے نہیں پتا تھا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر وہ خود اس کمرے کی زینت بننے کی تیاری پکڑ چکا ہوگا۔

جینی ابکائی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تھوڑی سی کوشش کے بعد پادرے بونی فیس کے شیلف نے آواز کے ساتھ اپنا رخ بدل لیا۔ اس عمل کے دوران میں اچانک ''پادرے'' کے استخوانی ہاتھ کی ایک انگلی ٹپک گئی۔ شیلف کے عقب میں خفیہ سرنگ بھی نمودار ہو گئی۔ فرینک نے انگلی اٹھا کر ''پادرے'' کے لباس کی جیب میں ڈال دی اور اپنا لائٹر نکالا۔ کیونکہ ٹارچ کی بیٹری نے جواب دے دیا تھا۔

فرینک جینفر کو لے کر سرنگ میں گھس گیا۔ اس نے شیلف کو واپس اصل جگہ پر لانے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ وہ بخوبی آگاہ تھا کہ کسی کی رہنمائی کے بغیر تہ خانے کی بھول بھلیوں کو سمجھنا سہل نہیں تھا۔ قاتل ''پادرے بونی فیس'' تک پہنچنے میں خاصا وقت صرف کر بیٹھیں گے۔ ان کے نزدیک شکار تہ خانے کے پنجرے میں مقید ہو چکا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک نے سیڑھیوں پر مورچا سنبھال رکھا ہو اور دوسرا انہیں تلاش کرنے پر لگا ہو۔۔۔ محض ٹارچ کی مدد سے تلاش اور دشوار ہو گئی تھی۔ فرینک کا اندازہ تھا کہ وقت صرف ہوگا تو قاتل بیٹری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

سرنگ کی اونچائی کم تھی اور وہ جھک کر آگے بڑھ رہے تھے۔ دیواروں کے ساتھ زمین پر بھی انسانی ہڈیاں پڑی تھیں۔ آگے سرنگ بلند تر ہونا شروع ہو گئی تھی۔ فرینک لائٹر آن، آف کر کے استعمال کر رہا تھا۔

آخر کار وہ سرنگ کے آخری سرے تک پہنچ گئے۔ دونوں کے چہرے اتر گئے۔ ان کی سمجھ میں آیا کہ گھٹن زیادہ کیوں تھی۔ اچھا ہوا کہ فرینک نے سرنگ کے اندر آنے کا راستہ بند نہیں کیا تھا۔ سرنگ کا بیرونی بند دہانہ ان کا منہ چڑا رہا تھا۔ یہاں پتھروں کا ڈھیر لگا تھا۔

فرینک نے چند بڑے پتھر اٹھا کر ایک طرف پھینکے۔ اس کی مایوسی غصے میں بدل گئی۔ اندھا دھند اس نے پتھر ہٹانے شروع کیے۔ تاہم راستہ نمودار نہ ہوا۔ فرینک نے لائٹر آف کیا اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

''اب کیا ہوگا؟'' جینفر نے لرزیدہ آواز میں سوال کیا۔

''یہاں تک پہنچے ہیں تو نکلیں گے بھی۔'' وہ پھر کھڑا ہو گیا۔ چند پتھر ایک طرف کر کے اس نے لائٹر آن کیا اور ہاتھ بلند کر کے بازو کو اِدھر اُدھر گھمایا۔ ایک مقام پر شعلے میں جنبش ہوئی۔ فرینک نے لائٹر خلا میں اسی مقام پر رکھا۔ شعلہ آہستہ آہستہ تھر کنے لگا۔ جینی کے چہرے سے ناامیدی نے سرکنا شروع کیا۔

فرینک نے لائٹر اسے پکڑایا اور دونوں ہاتھوں سے مزدوری میں جت گیا۔ ذرا دیر بعد ہوا کی آمد واضح ہو گئی اور سوراخ نمودار ہوا۔ جینی نے ٹمٹماتا لائٹر بجھا دیا اور خود بھی چھوٹے پتھر ہٹانے میں مصروف ہو گئی۔ باہر آسمان پر رہ رہ کر بجلی چمکتی تو انہیں مناسب روشنی میسر آجاتی۔ بالآخر اتنا راستہ بن گیا کہ وہ رینگ کر نکل جائیں۔۔۔ اس کام میں جو وقت صرف ہوا، اس نے دونوں کے خدشات میں اضافہ کر دیا تھا۔

دس سیکنڈ تک فرینک نے تمام قوت سماعت سرنگ کے اندرونی سرے کی جانب لگائی۔ پھر جینفر کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ بریٹا اس کے ہاتھ میں واپس آ گیا تھا۔

یکے بعد دیگرے باہر نکل کر انہوں نے تیزی سے جوتے پہنے اور بھیگتے ہوئے نسان کی تلاش میں دوڑے۔

''دھیان سے۔'' فرینک نے تنبیہ کی۔ وہ جس رخ پر نکلے تھے، وہ مخالف سمت تھی۔ فرینک رک گیا۔ بجلی چمکی تو اس نے چرچ کو دیکھا اور رخ بدل کر گیٹ کی سمت دوڑ پڑا۔ جینفر اس سے چند قدم پیچھے تھی۔

کچھ دیر بعد وہ نسان میں نکلے جا رہے تھے۔ جینفر

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔

وہ لوگ ان تک کیسے پہنچے؟ یہ سوال جینی کے ذہن میں گردش کررہا تھا۔اس نے فرینک سے پوچھ ہی لیا۔

''گاڑی میں ''بگ'' چھپایا گیا ہے اور کوئی صورت نہیں۔یہ کام کہیں بھی کیا گیا ہوگا،ممکن ہے کہ آغاز میں ہی کر دیا گیا ہو۔جب میں نے نسان چند گھنٹے کے لیے ورکشاپ میں دی تھی۔اگر ہم ''بگ'' تلاش کرتے ہیں تو اس میں گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں۔دوسری طرف نسان کے ساتھ ہم مستقل خطرے میں ہیں۔''

''پھر؟''

''پھر یہ کہ جلد از جلد نسان کو چھوڑنا ہے۔اگلا قدم وارزو ریلوے اسٹیشن سے ''برگ'' کے لیے ٹرین پکڑنی ہے۔''

☆☆☆

مارک اور جیک، اوپل میں وارزو کی سمت گامزن تھے۔عقبی نشست پر گراہم براجمان تھا۔بارش تھم گئی تھی۔تاہم سڑکیں گیلی تھیں،جابجا پانی کھڑا تھا۔

مارک نے پھر سوالیہ کلام چھیڑ دیا۔

''حاصلِ کلام یا کاوش فی الحال ''تھیوری'' کی شکل میں ہے۔'' جیک نے بولنا شروع کیا۔''جس نے بھی پچاس ملین کا خزینہ چرایا ہے وہ خاص مدت کے لیے زیرِ زمین چلا گیا ہے۔یہ بھی ممکن ہے کہ پلاسٹک سرجری کے بعد اس نے ایک نئی زندگی کا آغاز کردیا ہو۔لیکن باڈی کی دریافت کے بعد ہلچل مچ گئی۔مزید یہ کہ جینفر کی غیر متوقع شناخت نے صورتِ حال کو مزید الجھا دیا۔بعدازاں جو تباہ کاری ہوئی اور لاشیں گریں یا گرائی گئیں،اس کے بعد پولیس کا رویّہ یکسر بدل گیا.... واضح بطور پر وہ اندھیرے میں ہیں اور ظاہر ہے کہ اولین ترجیح کے طور پر جینفر کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔دوسری جانب رشین مافیا کا موسکایا کلین (CLAN) بھی اس کے تعاقب میں ہے،اس امید میں کہ پچاس ملین کا کوئی سراغ لگ سکے۔تیسری جانب اصل مجرم اگر اس بھاگ دوڑ سے باخبر ہے تو وہ بھی نہیں چاہے گا کہ جینفر کے ذریعے موسکایا اپنے مجرم تک پہنچ جائے۔مختصر یہ کہ جینفر کے لیے سہ طرفہ خطرات ہیں۔فرینک میکال اس کے ساتھ ہے، بظاہر اس کا مسئلہ چک میکال کی موت ہے اور وہ خوامخواہ خطرناک جال میں الجھ گیا ہے۔موسکایا خون بہانے میں کسی قسم کا تردّد نہیں کرتے۔''

''ضروری نہیں کہ اصل مجرم زندہ ہو؟'' مارک نے اعتراض کیا۔''تم نے کہا تھا کہ لاش لازار کی ہے۔اصل مجرم تو وہی ہے... پال مارچ کا معاملہ مشکوک ہے۔وہ زندہ ہوتا تو دو سال میں کسی نہ کسی طرح جینفر سے رابطے کی کوشش ضرور کرتا... دوسرے یہ بات بھی مشکوک ہے کہ لاش لازار کی ہے۔ایسا ہوتا تو برفانی قبر سے پوری دولت نہیں تو کچھ حصہ ضرور ملتا...؟''

جیک پُرسوچ انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

''موسکایا کو جینفر سے کلیو ملنے کی امید ہے تو وہ اسے کیوں ہلاک کریں گے؟''

''یہ صرف امید ہی ہے اگر وہ جینفر سے اپنے مطلب کی کوئی بات نہ اگلوا سکے تو وہ بے دریغ اسے ختم کردیں گے۔انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ کچھ جانتی ہے یا نہیں جانتی... البتہ یہ بات یقینی ہے کہ اگر اسے کچھ پتا ہے تو موسکایا کو اس کی زبان کھلوانے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا اور اس صورت میں بھی اس کی ہلاکت یقینی ہے۔سب سے بڑا خطرہ موسکایا ہی ہے۔''

''عجیب بات ہے۔'' مارک نے اعتراض کیا۔''اگر یہ تھیوری صحیح ہے تو گلیشیر پر جینفر کو براہِ راست ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی گئی تھی؟''

''دو باتیں ہیں۔ممکن ہے کہ یہ تیسرے فریق یعنی موسکایا کے مجرم کی کارستانی ہو، یا ہماری تھیوری غلط ہو... اگر ہم بہت دور کی کوڑی لائیں تو پھر فرینک موسکایا کا مہرہ ہے جو جینفر کا اعتماد جیت چکا ہے۔وہ متواتر اس کوشش میں ہو گا کہ جینفر کو پولیس سے دور رکھتے ہوئے کوئی کام کی بات معلوم کرسکے۔''

''آخری بات ٹھیک ہے تو اس کا مطلب جینفر درحقیقت موسکایا کی گرفت میں ہے؟''

''بالکل۔اگر فرینک،موسکایا کا بندہ ہے...''

''الجھن سی الجھن ہے۔بہت سارے اگر ، مگر اور مفروضے ہیں۔'' مارک نے منہ بنایا۔''ایک اور مفروضہ بھی شامل کرلو۔''

''کون سا؟'' جیک نے پوچھا۔

''یہی کہ سب کہانیاں ہیں اور فریق صرف ایک ہے۔''

''وہ کون ہے؟''

''وہ تم ہو۔'' مارک نے بے دھڑک انگلی اٹھائی۔

جیک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔وہ کم از کم ایک منٹ تک

ہنستا رہا۔ مارک سوچ رہا تھا کہ جیک یا تو بہت بڑا اداکار ہے یا پھر وہ خوامخواہ اس سے بدظن ہو رہا ہے۔

جیک کی ہنسی تھمی تو وہ بولا۔ ”چلو یہ مفروضہ بھی شامل کر لیتے ہیں... میں نے تمہیں ڈسک کے بارے میں بتایا تھا۔ اگر پال زندہ ہے اور ہمیں ڈسک مل جاتی ہے تو ہم موسکایا کو لنک اپ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ڈسک میں ”پرائم انٹرنیشنل“ کے سوئس کھاتوں کے نمبرز کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے لیکن اگر یہ خواب پورا ہوتا ہے تو پال طے شدہ 1/2 ملین طلب کرے گا اور تحفظ کے لیے ”وٹنس پروٹیکشن“ کی سہولت مانگے گا... اپنے، جینفر اور بابی کے لیے۔“

”ہم سب جانتے ہیں کہ جینفر کو کچھ نہیں معلوم۔“ مارک نے کہا۔ ”یہ بھی ضروری نہیں کہ پال زندہ ہو۔“

”جینفر جب HQ بلڈنگ، باڈی کی تصدیق کے لیے گئی تھی تو اس نے اجنبی نعش کے ساتھ پاسپورٹ اور اپنے والد کے کپڑے شناخت کیے تھے۔ ہمارے آدمی کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق اسے برف سے نکلنے والے مزید شواہد بھی دکھائے گئے تھے جو کپڑوں اور بیگ سے برآمد ہوئے تھے۔ ہمارا آدمی ان شواہد کی تفصیل بتانے میں ناکام رہا اور عمارت کی تباہی میں مارا گیا۔ ہمیں پتا ہے نہ موسکایا کو کہ جینفر نے باڈی کے علاوہ کیا کیا دیکھا... امکان موجود ہے کہ اس نے کوئی ایسی چیز نوٹ کی ہو جو گتھی کو سلجھا سکے۔“

پیشتر اس کے کہ مارک کوئی بات کرتا، جیک کا سیل فون گنگنانے لگا۔

مارک کو ”کالر“ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن جیک کے چہرے کا تغیر اس کے سامنے تھا۔

”تمہیں یقین ہے کہ وہ جا چکے ہیں؟ او کے، ہم تیس منٹ کے اندر پہنچ رہے ہیں۔ کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔ سن رہے ہو۔ کسی شے کو مت چھونا۔“

☆☆☆

جینفر اور فرینک ٹرین کے درمیانی حصے کے ڈبے کے ایک کمپارٹمنٹ میں تھے۔ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ ٹرین کی روانگی کے وقت سیاہ ٹویوٹا وہاں پہنچ چکی تھی۔ چند منٹ کے فرق سے سیاہ ٹویوٹا کی قاتل سواریوں نے ٹرین مس کر دی تھی۔ تاہم وہ دونوں ٹکٹ بوتھ سے یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ ان کے ”شکار“ کی منزل کون سی ہے۔

”انہوں نے فادر اور ان کے ساتھیوں کو کیوں...؟“ جینی فقرہ مکمل نہ کر سکی لیکن مطلب واضح تھا۔

”انہوں نے پہلے معلومات حاصل کی ہوں گی۔ بہ آسانی فرض کیا جا سکتا ہے کہ فادر نے پوری کہانی سنائی ہو گی۔ وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ رجسٹر کا ذکر بھی آیا ہوگا۔ ہم دونوں کی بات لازماً ہوئی ہو گی۔ دو سال پہلے بیس اپریل کو جو زخمی آدمی یہاں پہنچا تھا۔ فادر اور دیگر راہب اس کے بھی گواہ تھے۔ لہٰذا ان کو جان سے ہاتھ دھونے ہی تھے۔ میں نے پہلے بھی قیاس ظاہر کیا تھا کہ اس پُراسرار کیس کے پُراسرار مجرم ہر ایک گواہ، شواہد اور علامت مٹانے کے درپے معلوم ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے ہم دونوں بھی خطرے میں ہیں... یقیناً وہ ہمارے تعاقب میں ہی وہاں پہنچے تھے۔“

”ان کے وسائل اور پھرتیاں ظاہر کر رہی ہیں کہ وہ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں؟“ جینی کی آواز میں ہراس کی جھلک نمایاں تھی۔

”ہاں، یہ خارج از امکان نہیں ہے۔“

فرینک دروازے کی جانب بڑھا تو جینی کے ذہن میں خوف نے سر اٹھایا۔ ”تم کہاں جا رہے ہو؟“

”واش روم، کیا تمہیں جانا ہے؟“

”نہیں۔“ فرینک کی موجودگی اسے سہارا دیتی تھی۔

فرینک نے اس کی سراسیمگی کو محسوس کر لیا۔

”گھبراؤ نہیں، میں جلد ہی واپس آ جاؤں گا۔ دروازہ بند رکھنا، او کے؟“

جینی نے سر ہلایا اور نشست پر بیٹھ گئی۔ فرینک نے دروازہ کھول کر کوریڈور کی دونوں سمتوں میں نظر ڈالی اور نکل گیا۔

جینی کے تصور میں چرچ کے دہشت ناک مناظر گھومنے لگے۔ اسے پھر مارک اور بابی کا خیال آیا۔ جینی نے بیگ میں فون تلاش کیا اور اس پر انکشاف ہوا کہ وہ سیل فون کہیں گرا چکی ہے۔ غالب امکان تھا کہ وہ چرچ میں کہیں گرا ہے یا پھر خفیہ سرنگ میں۔

فرینک جلد واپس آ گیا۔ اب اس کا حلیہ کافی بہتر دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے واش روم اور ڈائننگ کار کی نشاندہی کی اور کافی کے بارے میں پوچھا۔

”میں پہلے واش روم ہو آؤں۔“ جینی نے اپنے ابتر حلیے کا جائزہ لیا۔

☆☆☆

واش روم میں اس نے اپنا چہرہ اور لباس درست کیا۔ پانی سے لباس کے داغ دھبے حتی الامکان دور کیے۔

جینی باہر نکلی تو کوریڈور کے سرے پر اسے دو آدمی دکھائی دیے۔ اس کا دل بڑی زور سے دھڑکا۔ غور اور تصدیق کا وقت نہیں تھا۔ اولین خیال چرچ کے سنگ دل قاتلوں کا تھا۔ ایک بھورے بالوں والا تھا۔ اس کی آنکھ کے نیچے زخم کا لمبا نشان تھا۔ دوسرا پستہ قد اور گنجا تھا۔ ان کے چہروں پر لکھا تھا کہ وہ کس قماش کے آدمی ہیں۔ ٹرین کی اسپیڈ میں فرق پڑا۔ وہ ایک سرنگ میں داخل ہو رہی تھی۔

جینی چیخ مار کر اندھا دھند دوڑی۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے عقب میں دوڑتے قدم کی دھمک سنی اور ایک کمپارٹمنٹ میں گھس گئی۔ جہاں طلبا کا رش تھا۔ وہ چلاتی ہوئی راستہ بنا رہی تھی۔ دونوں آدمی اس سے زیادہ دور نہیں تھے۔

جینی کی واحد امید فرینک تھا۔ کم از کم وہ مسلح تو تھا۔ وہ پھر کوریڈور میں نکل گئی۔ اس کا کمپارٹمنٹ بیس قدم دور تھا۔ قاتل دس گز کے فاصلے پر تھے۔ وہ حلق پھاڑ کر فرینک کو آوازیں دے رہی تھی۔

دروازہ کھول کر وہ اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچی۔ قاتل سر پر تھے۔ وہ سکتے کے عالم میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے خالی کمپارٹمنٹ کو گھور رہی تھی۔ فرینک وہاں نہیں تھا۔

☆☆☆

کہر آلود شام تھی۔

وہ ایک دور افتادہ فارم تھا۔ قریبی گاؤں بھی کوئی تین میل کے فاصلے پر تھا۔ وہ شخص تنہا رہائش پذیر تھا۔ اس کے ساتھی دو ''ڈوبر مین'' (کتے) تھے۔ وہ باڑے میں گائے کا دودھ دوہنے میں مصروف تھا۔ ڈوبر مین اس کے قدموں میں لوٹ رہے تھے۔

وہ کام سے فارغ ہو کر اٹھا تو دونوں ڈوبر مین ساتھ ساتھ تھے۔ دودھ کے برتن اس نے کچن میں رکھے۔ اس کی جسامت اچھی تھی۔ اس نے جیکٹ اور سبز رنگ کے ربر بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر موسم و سفر کے سرد و گرم کے نمایاں اثرات تھے۔ علامات بتا رہی تھیں کہ وہ کسی برفانی علاقے میں فراسٹ بائٹ کا شکار ہو چکا ہے۔

پلاسٹک سرجن کی کاوشوں کے باوجود اس کی ناک کا ایک نتھنا غائب تھا۔ بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں غائب تھیں۔ اس نے پردوں کی جھریوں سے باہر جھانکا۔ پھر میز کی جانب گیا جہاں ایک دوربین اور اخبار پڑا تھا۔

اس نے دوربین اٹھائی۔ واپس کھڑکی پر آ کر اس نے دوربین مرکزی سڑک پر مرکوز کر دی۔ وہاں کسی آدمی یا کار کا نام و نشان نہ تھا۔

جب سے ویزن ہارن پر زیر برف ''باڈی'' دریافت ہوئی تھی۔ تب سے اس کے روز و شب خوف کے زیر سایہ گزر رہے تھے۔ تین دن قبل اس نے ایک کار دیکھی تھی جو کئی بار فارم کے آس پاس دکھائی دی تھی۔ اس نے دوربین رکھ کر پسٹل نکالا اور اسے چیک کرنے لگا۔ بعد ازاں اس نے دونوں کتوں کے نام لیے۔ ڈوبر مین اس کے ساتھ ہی لگے رہتے تھے۔ اس نے دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ان کے خونخوار جبڑے ایک اشارے پر کسی کو بھی چیر پھاڑ سکتے تھے۔ اس کے کہنے پر ڈوبر مین فرنٹ پورچ میں جا بیٹھے۔

کچن کے قریب وڈیو/ ٹی وی سیکیورٹی اسکرین موجود تھی جس کا کنکشن دو کیمروں کے ساتھ تھا جو فارم ہاؤس کے سامنے اور عقبی حصوں کو مانیٹر کرتے تھے۔ اس نے اسکرین آن کر کے بیرونی مناظر کا جائزہ لیا۔ مطمئن ہونے کے بعد پسٹل اس نے واپس جیب میں رکھ لیا۔ ''باڈی'' کی دریافت کے بعد اس کا راز خطرے میں پڑ گیا تھا لیکن وہ کسی بن بلائے مہمان کے استقبال کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

نیویارک۔

''گاردا'' لانگ بیچ پولیس ڈپارٹمنٹ کے دفاتر میں موجود تھا۔ پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز کے بارے میں تفصیل جاننے کے لیے اس نے انٹرنیٹ کو تادیر کھنگالا تھا۔ تاہم کوئی نئی خاص بات معلوم کرنے میں ناکام رہا... کمپنی بند ہو چکی تھی۔ بہر حال اسے ایک کلیو مل گیا کہ کمپنی کا فارمر وائس پریذیڈنٹ فریڈرک کریمر اب مین ہٹن انویسٹمنٹ بینک میں ملازم ہے۔ کریمر بینک کے سیکیورٹیز کے شعبے میں متعین تھا۔

گاردا نے نمبر تلاش کر کے فون ملایا۔ فون کریمر کی سیکریٹری نے وصول کیا۔ گاردا نے اپنا تعارف کرایا۔ کچھ دیر بعد وہ کریمر سے مصروفِ گفتگو تھا۔ اس نے کریمر کو پال مارچ کا اشارہ دیا۔

''کیا یہ بات چیت آفیشل ہے؟'' کریمر نے سوال کیا۔

''نہیں۔ دو سال قبل پال غائب ہو گیا تھا۔ اس کی بیوی کو قتل کر دیا گیا۔ اس وقت میں اس کیس پر کام کر رہا تھا۔''

''ہاں، وہ بڑا المناک واقعہ تھا۔ پال اپنے کام میں ماہر تھا اور اسٹاف کے لیے باعثِ تکریم۔''

کریمر نے کہا۔ ''تاہم مجھے اس کے ساتھ کام کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملا۔ غالباً ایک سال کام کیا ہوگا اس لیے میں اس کو بہت زیادہ نہیں جانتا تھا۔''

''کمپنی کو کیوں بند کیا گیا؟'' گاردا نے سوال کیا۔

''میں کوئی خیال پیش کرنے سے قاصر ہوں۔ کام اچھا چل رہا تھا۔ یقیناً مالکان کے پاس کوئی معقول وجہ ہو گی۔''

''تم مالکان کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''

''کوئی شیل کمپنی تھی، 'کے مین' کی۔''

''کچھ وضاحت کرسکتے ہو؟''

''کے مین والی شیل کمپنی کو کوئی اور کمپنی اون کرتی تھی۔ جبکہ اس کمپنی کے اونر کا اونر کوئی اور تھا۔ یہ ایک پیچ دار ''کارپوریٹ اونرشپ اسٹرکچر'' کی قسم ہے جس کا مقصد گمنامی، ٹیکس چوری وغیرہ ہوتا ہے۔'' کریمر خاموش ہوگیا۔

''او کے، خبر یہ ہے کہ پال مارچ کی باڈی، سوئس، اٹالین بارڈر پر زیرِ برف گلیشیر پر سے دریافت ہو چکی ہے۔''

''ہم... مجھے خبر نہیں تھی۔ حیرت انگیز۔'' کریمر کے چہرے پر حیرانگی کے سوا کچھ نہ تھا۔ فون پر یہ حیرانگی گاردا نہ دیکھ سکا۔

''میں ''کیس'' پر واپس آنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ کچھ سوالات ہیں شاید تم مدد کرسکو۔''

''معذرت خواہ ہوں مسٹر گاردا، میں پہلے ہی جو جانتا تھا، وہ بتا چکا ہوں۔ گڈ ڈے۔'' لائن بے جان ہوگئی۔

☆☆☆

اٹلی۔

لاشوں کی تعداد تین تھی۔ دو کے گلے کٹے ہوئے تھے جبکہ معلوم ہوتا تھا کہ تیسرے نے پھندا لگا کر خودکشی کی تھی۔

''تینوں راہب ہیں۔'' ایجنٹ فیلوز نے بتایا۔ اس کے ہاتھ میں الیکٹرک ٹارچ تھی۔ گیٹ کھلا ہوا تھا اور ہر طرف ویرانی تھی۔

''جینفر اور میکال غائب ہیں۔'' جیک نے کہا۔

''ہاں، دو کمروں کے شواہد بتاتے ہیں کہ وہ وہاں ٹھہرے تھے۔''

''چلو، دکھاؤ اور جلدی۔''

''انٹرسٹنگ۔'' مارک نے تبصرہ کیا۔ ''دو سال پہلے مارچ کے گھر میں جو کچھ ہوا، اسے یہ رنگ دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ پال مارچ فیملی کو قتل کر کے نکل گیا۔ تھیوری کمزور اس لیے پڑ گئی کہ جینفر بچ گئی تھی۔ اس کے بیان کے مطابق قاتل نے اس پر مجرمانہ حملے کی کوشش کی تھی۔

''دوسری بار جینفر کو گلیشیر پر نشانہ بنایا گیا۔ وہ کامیاب ہو جاتا تو حادثہ ہی معلوم ہوتا۔ جیک میکال کی ہلاکت کو بھی پولیس حادثہ سمجھتی رہی جبکہ کیپٹن وکٹر اور اس کی بیوی کی واردات میں بھی یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی کہ وکٹر نے بیوی کو قتل کر کے خود کو گولی مار کے ہلاک کرلیا۔ اب یہاں بھی یہی صورتِ حال ہے۔ جیسے ایک راہب نے دیوانگی کے عالم میں اپنے ساتھیوں کو قتل کیا پھر خودکشی کرلی۔'' مارک نے تجزیہ پیش کیا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔'' جیک بولا۔

''یعنی ایک بات عیاں ہے کہ یہ ساری کارستانی ایک ہی گروہ کی ہے۔ وارداتوں کا انداز یکساں ہے اور شاید وہ گروہ/تنظیم یا فرقہ ''موسکایا'' ہے۔''

''یہ بھی ٹھیک ہے۔''

''ایک اور اہم بات۔'' مارک نے نکات اٹھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ''جینفر پر کُل تین حملے ہوئے اور وہ تینوں بار بچ گئی۔ نہ وہ پولیس میں ہے، نہ ہی اسے اس قسم کے حالات و معاملات سے نمٹنے کا کوئی تجربہ ہے... ایسا کیوں اور کیسے؟''

''قسمت، اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اس کی اور ہماری بھی خوبیٔ قسمت۔'' جیک نے جواب دیا۔

''صرف قسمت؟''

''تم کیا کہو گے؟''

''ایک بار... دو بار... تین بار... اگر یہ قسمت ہے تو ''گولڈن لک'' ہے۔'' مارک نے بتایا۔ ''ایک بار چلتا ہے، تین بار ہضم نہیں ہوتا۔''

''گولڈن گرل۔ گولڈن لک... اور کوئی توجیہہ نہیں ہے جب تک متبادل توجیہہ سامنے نہ آئے۔'' جیک نے کہا۔

''ویسے تم نے دور کی کوڑیاں لانا شروع کردی ہیں۔''

''تو کیا کروں۔ اگر اسے قسمت مان لیا جائے تو مزید کتنی دیر چلے گی۔ مطلب یہ کہ اگر یہ قسمت ہے تو وہ جلد ہی ماری جانے والی ہے۔ موسکایا حقیقت ہے تو سی آئی اے ہر مرتبہ دو قدم پیچھے کیوں رہ جاتی ہے؟''

''بدقسمتی۔'' جیک نے سابقہ انداز میں جواب دیا۔

''بہت خوب۔ تو پھر بھاگ دوڑ بند کرو۔ تم لوگ بدقسمت ہو اور وہ خوش قسمت۔ لہٰذا صحیح سلامت خود ہی واپس آجائے گی۔'' مارک نے کھلا طنز کیا۔

''مارک تمہارا غصہ اور تشویش بجا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم بہت جلد کامیاب ہوں گے اور تمہارے تمام سوالات حل ہو جائیں گے۔ ہمیں ایک ہی کامیابی ملے اور وہی آخری اور فیصلہ کن ہوگی۔ قبل اس کے پولیس پہنچے، یہاں سے نکلو۔ گراہم تم فیلوز کے ساتھ ہو گے اور مارک میرے ساتھ جائے گا۔''

☆☆☆

نصف گھنٹے بعد نیلی نسان وارزور ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر مل گئی۔ مارک نے لائسنس پلیٹ پہچان لی۔ نسان کی چابیاں اگنیشن میں تھیں۔ محسوس ہوتا تھا کہ گاڑی کو لاوارث چھوڑ دیا گیا تھا۔ گراہم ٹارچ لے کر گاڑی کے نیچے گھسا ہوا تھا۔

''یعنی اب انہیں گاڑی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ریل گاڑی کی ضرورت ہے۔'' مارک نے قدرے فاصلے پر ریلوے اسٹیشن کو دیکھا۔

''اچھے جا رہے ہو۔'' جیک نے ستائش کی۔ ''زیادہ وقت نہیں گزرا۔ ٹکٹ ایشو کرنے والا یقیناً جوڑے کو بھولا نہیں ہوگا۔ دونوں امریکن ہیں... میں معلوم کر کے آتا ہوں۔'' جیک اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ڈھونڈ رہے ہو؟'' مارک، گراہم کے قریب ہو گیا۔ وہ کوئی ننھی سی شے لے کر نسان کے نیچے سے نکل رہا تھا۔ مارک نے اس کی کھلی ہتھیلی کو دیکھا۔ ''بگ؟''

''ہاں، ہماری طرح کوئی اور بھی ان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔'' گراہم نے کہا۔

''اور ہم پھر دو قدم پیچھے ہیں۔'' مارک بڑبڑایا۔ وہ لوگ جیک کا انتظار کرنے لگے۔ جیک مثبت خبر لے کر آیا تھا۔

''وہ دونوں ''برگ'' کی سمت گئے ہیں۔''

☆☆☆

جینی نے چند لمحے ضائع کیے اور بعد ازاں پلٹ کر پھر کوریڈور میں بھاگی۔ قاتل بس چند قدم دور تھے۔ مایوسی کا اندھیرا ذہن میں اترنے لگا۔ اس نے سر جھٹکا اور اندھا دھند پوری قوت سے دوڑ پڑی۔ اس کا ذہن خالی تھا۔ یہ خیال بھی نہیں آیا کہ قاتل بہ آسانی اسے گولی مار سکتے تھے... وہ متواتر چیخ رہی تھی۔ شاید فرینک کہیں سے آجائے لیکن امید بر نہ آئی۔ وہ ریل ڈبے کے سرے پر تھی۔ وہ بلا سوچے سمجھے ایک کھلے کمپارٹمنٹ میں گھس گئی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ اس کی نظر کھلی کھڑکی پر پڑی۔ ذہن نے کہا کود جاؤ لیکن ٹرین برق رفتاری سے ابھی تک سرنگ میں دوڑ رہی تھی۔ اس کی حالت دہشت زدہ ہرنی کی طرح تھی، دماغ ماؤف تھا۔ مہلت ختم ہو گئی تھی۔

تین سیکنڈ بعد گنجا قاتل نمودار ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشینی پسٹل تھا۔ خوف و دہشت نے جینی کو مفلوج کر دیا تھا۔ پستہ قد گنجے نے اسے بے بس چڑیا کی طرح دبوچ لیا۔ اس کے مکروہ لمس نے جینی کو پھر بیدار کر دیا۔ وہ تڑپ اٹھی۔ ردعمل کے طور پر اسے تھپڑ کھانا پڑا پھر پستہ قد گنجے نے اسے گلے سے دبوچ کر کھلی کھڑکی سے لگا دیا۔

جینی سمجھ گئی کہ وہ اسے گولی نہیں مارے گا بلکہ کھڑکی سے باہر پھینکے گا۔ وہ دیوانہ وار ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔ ایک بار پھر مدد کے لیے اس نے چیخنا شروع کر دیا۔ گنجے کے ہاتھ کا دباؤ بڑھا تو اس کی چیخ بھی گھٹ گئی۔

جینی نے اندھوں کی طرح اپنا بیگ کھول کر اس میں ہاتھ ڈالا۔ کوئی سخت چیز اس کے ہاتھ سے ٹکرائی۔ یہ بال پین تھا۔ اس نے ڈوبتے ہوئے ذہن کے ساتھ قوت جمع کی اور گنجے کے چہرے پر وار کیا۔ بال پوائنٹ اس کی آنکھ میں جا گھسا۔

گنجے کی کرب میں ڈوبی ہوئی چیخ بلند ہوئی۔ جینی آزاد ہو گئی۔ قاتل کے ہاتھ سے مشینی پسٹل گر گیا تھا۔ وہ خود بھی لڑکھڑا کر گرا اور ایک ہاتھ سے بال پین باہر کھینچا... ساتھ ہی خون کی پچکاری اچھلی۔ وہ لوٹ پوٹ ہو گیا۔ اتفاق سے وہ دروازے میں گرا تھا۔ جینی نے پھلانگ کر باہر نکلنا چاہا لیکن گنجے نے اس حالت میں بھی اس کی ایک ٹانگ پکڑ لی۔

جینی کی نظر مشینی پسٹل پر پڑی، وہ ہاتھوں کے بل پر نیچے گئی اور لیٹ کر مہلک ہتھیار پر قبضہ کر لیا پھر ٹانگ کو بل دے کر زخمی قاتل کی گرفت سے چھڑا لیا۔ جینی کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ سیکنڈ کے دسویں حصے میں فادر کی لہولہو لاش اس کے تصور میں ابھری۔ جینی نے بلا تامل ٹریگر دبا دیا۔ مشینی پسٹل کی تڑتڑاہٹ گونجی۔ بیشتر گولیاں خالی گئیں۔

تاہم پھر بھی دو گولیوں نے اس کا دایاں شانہ ادھیڑ ڈالا۔ وہ چیختا ہوا دروازے کے باہر جا پڑا... اسی وقت فرینک بریٹا ہاتھ میں لیے بگولے کی طرح گنجے کو پھلانگتا ہوا اندر داخل ہوا اور پسٹل جینفر کے ہاتھ سے لے لیا۔

جینی کٹی پتنگ کی طرح فرینک کی بانہوں میں جا گری۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ وہ ابھی تک دوسرے قاتل کو بھولی ہوئی تھی۔ فرینک اسے دلاسا دے رہا تھا۔

''فرینک... مم... میں... میں نے اسے مار

دیا؟''

''ٹھیک کیا ورنہ وہ تمہیں مار دیتا۔ پتا نہیں مرا بھی ہے یا زندہ ہے۔ خود کو سنبھالو... شاباش حوصلہ کرو۔''

''تم... کہاں چلے گئے تھے؟''

''میں کافی کے لیے گیا تھا، چلو آؤ۔'' فرینک نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

جینی نے دیکھا کہ کچھ فاصلے پر گنجے کا ساتھی بھی فرش چاٹ رہا تھا۔

''کیا وہ مر گیا؟''

''پتا نہیں۔ البتہ میں نے بریٹا سے اس کا سر اچھی طرح ٹھونک دیا تھا۔'' فرینک نے دونوں کے ہتھیار جمع کیے۔ میگزین الگ کر کے بریچ ایمونیشن سے خالی کر دیے۔ پھر ناکارہ مشینی پسٹل کھڑکی سے باہر اچھال کر ہاتھ جھاڑے۔

تب ہی جینیفر نے نوٹ کیا کہ فرینک کے چہرے پر خون آلود خراشیں پڑی تھیں اور ایک آنکھ کے نیچے زخم تھا۔

''یہ... یہ کیسے...؟'' جینی کی آواز میں تاسف تھا۔

''ہوتا ہے معمولی بات ہے۔ گنجے کا ساتھی جسامت کے برعکس خاصا سخت جان تھا۔ یہ دونوں وہی ہیں جو چرچ تک پہنچے تھے۔''

''ان کی پھرتیاں ناقابلِ یقین ہیں۔ دونوں یہاں تک اتنی جلدی پہنچے کیسے؟''

''اس پر پھر بات کریں گے۔ نکلنے کی تیاری کرو۔ ہمیں اسٹیشن سے پہلے اترنا ہوگا۔ ٹرین سرنگ سے نکل گئی ہے۔ ہم کھڑکی سے کود یں گے۔ میں لیور کھینچ کر آتا ہوں۔''

ایمرجنسی اسٹاپ لیور کے استعمال کے بعد ٹرین کی رفتار کم ہونے لگی۔

☆☆☆

وہ لوگ برگ مارکیٹ اسکوائر مین تھے۔ قصبہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ سڑکیں سنسان تھیں۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔

''اس وقت کچھ نہیں کیا جاسکتا۔'' جیک نے کہا۔ فی الحال چند گھنٹے یہیں آرام کرنا ضروری ہے۔'' وہ واکس ویگن میں تھے۔ جیک نے گراہم کو ہوٹل کی تلاش پر مامور کیا تھا۔

☆☆☆

دونوں ریلوے ٹریک کے ساتھ پیدل چلتے رہے۔ ''برگ'' کی حدود کے قریب انہیں ایک کیب مل گئی جس نے انہیں ایمبیسڈر ہوٹل تک پہنچا دیا۔

انہوں نے دو متوازی کمروں کی خواہش ظاہر کی۔ دونوں کے حلیے مشکوک تھے۔ نہ کوئی سامان تھا۔ وقت بھی نصف شب کا تھا۔ ریسپشنسٹ کی آنکھوں میں شک کی جھلک تھی۔ اس نے ریزرویشن کے بارے میں سوال کیا۔

جواب نفی میں ملا۔ ''ہماری کار قصبے کے باہر خراب ہو گئی تھی۔'' فرینک نے کریڈٹ کارڈ نکالا۔

''دو ملحقہ کمرے دستیاب نہیں ہیں۔'' استقبالیہ کلرک نے معذرت کی۔ ''تین سو چھ اور تین سو نو مل سکتے ہیں دونوں میں تین کمروں کا فاصلہ ہے۔''

جینی اور فرینک نے رجسٹریشن کارڈ بھرے۔ کلرک نے بغور ان کے پاسپورٹ چیک کیے۔ نیز اس نے فرینک کے کریڈٹ کارڈ کی نقل بھی رکھ لی۔ پھر دو عدد ڈور کارڈ ان کے حوالے کیے۔

جینی اکیلے کمرے میں رکنے سے ہچکچا رہی تھی۔ وہ خاصی خوف زدہ ہو چکی تھی۔

''جینیفر تم اتنی کمزور نہیں ہو۔ ٹرین میں تم نے استطاعت سے بڑھ کر حالات کا مقابلہ کیا تھا۔ مضبوط رہو... صبح ہم ''وونگل'' کو تلاش کریں گے۔''

فرینک نے اسے حوصلہ دیا اور اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔

☆☆☆

جینی اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی برگ کی روشنیوں کو تک رہی تھی۔ گزرے ہوئے پے در پے خوفناک واقعات نے اس کی توانائی نچوڑ لی تھی۔ اس کا ذہن پریشان تھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ دونوں رات کے اس پہر کوئی سرگرمی دکھانے کے قابل نہیں تھے۔ کھڑکی میں کھڑے کھڑے اس کے دماغ میں ایک خیال رینگا۔

فرینک نے اسے کمرے تک محدود رہنے کی تاکید کی تھی لیکن اس نے نائٹ اسٹینڈ سے کارڈ اٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

☆☆☆

وہ ہوٹل برگ ریلوے اسٹیشن سے قریب تھا۔ چاروں امریکنز کے ہاتھوں میں ایک ایک بیگ تھا۔ نائٹ پورٹر نے گیسٹ رجسٹریشن کارڈ بھروا کر انہیں چار سنگل روم الاٹ کر دیے۔

جیک نے اس سے اکیلے میں کچھ بات کی اور اسے بھاری ٹپ سے نوازا۔ بعدازاں وہ اپنے ساتھیوں کی جانب آیا۔ ''اپنے اپنے بیگ کمروں میں چھوڑ کر دو منٹ

کے لیے میرے کمرے میں آجاؤ۔'' اس نے مختصر میٹنگ کی خواہش کا اظہار کیا۔

مارک نے اپنے کمرے کا لاک کھولا تو اس کا ارادہ تھا کہ گاردا سے بات کرے اور بابی کی خیریت بھی معلوم کرے۔ اس نے حساب لگایا کہ اس وقت نیویارک میں شام کے ساڑھے سات بج رہے ہوں گے۔ مارک کے علم میں تھا کہ گاردا گھر پہنچنے سے قبل بار میں ضرور رکے گا۔ اس نے جیک سے میٹنگ کے بعد کال کرنے کا فیصلہ کیا۔

کمرا زیادہ بڑا نہیں تھا۔ گراہم اور فیلوز مارک سے پہلے ہی جیک کے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

''میرا اندازہ ہے کہ انہیں ٹرانسپورٹ کی ضرورت پڑے گی۔'' اس نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ صبح کے آغاز میں وہ کار ہائر کریں گے۔ نائٹ پورٹر نے بتایا ہے کہ ٹاؤن میں معقول کار ہائر آفس ایک ہے اور وہ ہے ''ہرٹز''۔ تو ہمیں ابتدا بھی وہیں سے کرنی ہے۔ مارک تم آفس کھلنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ جانا۔ میں اسٹیشن پر رہوں گا۔ گراہم ہوٹلوں میں فون کرے گا۔ فیلوز بسوں کے اڈے پر ہوگا۔ علاوہ ازیں میں ہیڈ آفس فون کرکے پچاس میل کے دائرے میں تمام ہوٹلوں کی بکنگ ریکارڈ کا ڈیٹا بھی حاصل کروں گا۔ ہم اپنے ٹارگٹ سے بہت قریب ہیں اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھیں گے، کوئی سوال؟'' وہ چپ ہوگیا۔ خاموشی۔

''گڈ!'' جیک پھر بولا۔ ''پورٹر کو میں نے چھ بجے کی کال کی ہدایت کی ہے۔ یعنی آرام کے لیے ہمارے پاس چار گھنٹے ہیں۔''

☆☆☆

مارک انڈر گارمنٹس میں بستر پر بیٹھا تھا۔ اس نے گاردا کے گھر پر کال کی تھی۔ وہ ابھی تک باہر تھا۔ آنسرنگ مشین پر اس نے پیغام میں اپنے ہوٹل کا نام کمرا نمبر بتا کر کال بیک کا پیغام چھوڑ دیا۔

پھر وہ کھڑکی کے پاس آگیا۔ وہ محسوس کررہا تھا کہ جینی کہیں آس پاس ہے۔ اس کے ساتھ فرینک ہے اور کئی روز سے متواتر جینی کے ساتھ ہے۔ جینی کے تصور نے اسے اضطرابی ہیجان میں مبتلا کردیا۔ ساتھ ہی اسے حسد کا احساس ہوا۔ ''خادم'' تو وہ تھا جبکہ کئی روز سے فرینک متواتر جینی کی ''خدمت'' کے فرائض انجام دے رہا تھا اور بظاہر بخوبی دے رہا تھا۔

جو خیالات مارک کے کردار سے مطابقت نہیں رکھتے تھے، ان خیالات نے اچانک یلغار کردی۔ کیا وہ دونوں ایک کمرے میں ہوتے ہوں گے؟ کیا جینی، فرینک سے متاثر ہو چکی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

جلد ہی اس نے منفی سوچوں پر قابو پالیا۔ اسے جینی پر اعتماد تھا اور جینی کو اس پر۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے لیے جینی کے دل میں کیا ہے اور کیوں دل کی بات جینی کی زبان پر آتے آتے رک جاتی ہے۔ وہ بخوبی آگاہ تھا کہ جینی بھی اس کے حالِ دل سے بے خبر نہیں ہے۔ جینی کی زندگی میں ایک ہی مرد ہے، مارک۔ چاہے وہ فاصلے پر ہی صحیح۔

اسے کچھ دیر قبل کے اپنے گھٹیا خیالات پر شرم محسوس ہوئی۔ وہ عام مردوں کی طرح سوچنے لگا تھا جبکہ جینی کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔ جینی کا پیمانۂ معیار بھی عمومی نہیں تھا۔ اس نے ہونٹ اپنے ہاتھ کی پشت پر وہاں رکھ دیے جہاں امریکا سے روانہ ہونے سے قبل جینی نے قرض اتارنے کے بہانے اپنے لبوں کی مٹھاس منتقل کی تھی۔

مارک نے بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کرلیں۔ چند منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ گاردا کی کال ہے۔

''بابی کا کیا حال ہے؟''

''وہ ٹھیک ہے لیکن ہو کیا رہا ہے؟ تم سوئٹزرلینڈ میں کیا کر رہے ہو؟''

''بڑی لمبی کہانی ہے۔ اس وقت نہیں سنائی جاسکتی۔ فی الحال میری بات سنو۔ ایک اور کام تمہیں کرنا ہے...'' مارک نے اسے سمجھایا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

''میں واپس ڈیک پر آگیا ہوں۔ ہم دونوں مل کر یہ کیس ہمیشہ کے لیے ختم کرسکتے ہیں... بڑا چانس ملا ہے مجھے۔'' گاردا نے کہا۔

''اچھی بات ہے۔ میں جلد بات کروں گا۔'' مارک نے جواب دیا۔

☆☆☆

جینی ساڑھے چھ بجے بیدار ہوگئی تھی۔ وہ گہری نیند سوئی تھی اور اپنی رات والی دریافت پر خوش تھی۔

اس نے شاور لے کر لباس تبدیل کیا اور کوریڈور میں نکل آئی۔ وہ فرینک کے کمرے پر تھی۔ دستک پر فرینک نے دروازہ کھولا۔ وہ بھی ڈریس اپ تھا۔ تاہم اس کے بال ابھی گیلے تھے۔

''نیند آگئی تھی؟'' فرینک نے اسے اندر آنے کے لیے جگہ دی۔

''میں تو تکیے سے ٹکراتے ہی سوگئی تھی۔''

''پُرجوش دکھائی دے رہی ہو، کیا بات ہے؟''

''بہت تیز نگاہ ہے تمہاری۔ رات ایک کارنامہ انجام دیا ہے میں نے۔''

''اوہ.... ہو.... یہ کام کب سے شروع کر دیا تم نے؟''

''نیچے چلتے ہیں۔ ناشتے کے بعد بتاؤں گی۔''

ہوٹل ریسٹورنٹ میں خاصے لوگ موجود تھے۔ ایک ویٹر انہیں کارنر ٹیبل پر لے گیا۔

جینی نے بتایا کہ وہ رات سونے سے قبل استقبالیہ پر گئی تھی، اس نے مقامی فون ڈائریکٹری عاریتاً لی اور واپس کمرے میں آ گئی۔ ڈائریکٹری میں اسے کم از کم بارہ عدد نام ''ووگل'' کے ملے لیکن کسی کے شروع میں بھی "H" نہیں تھا۔

''میں نے آپریٹر کو فون کیا اور بتایا کہ میں امریکی سیاح ہوں اور اپنے ایک سوئس رشتے دار سے ملنے یہاں آئی ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ ڈائریکٹری میں مجھے ایچ ووگل دستیاب نہیں اور مجھے اس کی رہنمائی درکار ہے۔ آپریٹر نے مجھے دو نام مہیا کیے۔ دونوں اَن لسٹڈ تھے۔ دونوں ایچ ووگل تھے۔''

فرینک دلچسپی سے جینفر کی کہانی سن رہا تھا۔ ایک ووگل ''مرناؤ'' نام کی جگہ پر مقیم تھا، یہاں سے پانچ میل کے فاصلے پر۔ دوسرا ایچ ووگل بھی مرناؤ کے آس پاس ہے۔''

''کیا اس نے دونوں کے پتے اور فون نمبر دیے؟''

''نہیں۔ کیونکہ اَن لسٹڈ ناموں کے لیے قانونی رکاوٹ ہے۔ لیکن اس نے مشورہ دیا کہ مجھے مرناؤ کے ٹاؤن ہال میں کوشش کرنی چاہیے۔ ٹاؤن ہال میں تفصیلی رجسٹر ہوتا ہے۔''

''ویری گڈ، تم نے تو سراغ رسانی شروع کر دی۔ چلو جلدی ناشتا ختم کرو۔ ہم کار ہائر کر کے ''مرناؤ'' جائیں گے۔'' فرینک کے چہرے پر دبا دبا جوش نظر آ رہا تھا۔

وہاں زیادہ تر اسٹور آٹھ بجے تک کھل جاتے تھے۔ دونوں نے ایک اسٹور سے چند ضروری نئے کپڑوں کی خریداری کی۔ جس میں ایک بیگ اور جیکٹ بھی شامل تھے۔ دوبارہ ہوٹل واپس آ کر انہوں نے لباس تبدیل کیا۔ چیک آؤٹ کرنے سے پہلے جینی نے ڈیسک کلرک سے کار ہائر کرنے کے لیے معلومات لیں۔

کلرک نے ایک نام تجویز کیا اور راستہ بھی سمجھا دیا۔

☆☆☆

مارک سڑک کے دوسری جانب سے ہرٹز کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس نے رین کوٹ اور ہیٹ لیا ہوا تھا۔

اچانک ایک فیاٹ کے پہیے چرچرائے۔ مارک چونک اٹھا۔ ''اندر بیٹھو۔'' جیک نے دروازہ کھولا۔

''کیا ہوا؟'' مارک فیاٹ کی نشست پر آ گیا۔

''ڈیٹا بیس سے معلوم ہوا ہے کہ رات سوا ایک بجے دو مہمان ہوٹل آئے تھے۔''

''کون سا ہوٹل؟''

''ایمبیسڈر۔''

فیاٹ چند منٹ میں ایمبیسڈر پر تھی۔ اندر سے گراہم تقریباً بھاگتا ہوا نکلا۔ ''وہ آدھا گھنٹا پہلے کار ہائر کرنے نکلے ہیں۔'' اس نے خبر دی۔

''ممکن نہیں ہے۔ مارک ہرٹز کی نگرانی کر رہا تھا۔''

''وہ ہرٹز نہیں گئے تھے۔ کلرک نے انہیں ایک دوسری چھوٹی کمپنی کی جانب بھیجا ہے۔'' گراہم نے نئی اطلاع دی۔

اسی وقت فیلوز کی کال آئی۔ ''وہ لوگ نیوی بلیو کلر کی واکس ویگن گالف میں نکلے ہیں۔''

''کہاں؟''

''مرناؤ، ٹاؤن ہال۔ لائسنس پلیٹ کا نمبر میرے پاس ہے۔''

☆☆☆

مرناؤ ایک خوب صورت قصبہ تھا۔ ایک درجن کے قریب چھوٹے چھوٹے مہمان خانے اور اسکائی لاجز تھیں۔ ٹاؤن ہال کی بلڈنگ صدیوں پرانی تھی۔ جینی نے کار پارک کی اور دونوں عمارت میں داخل ہو گئے۔

''کیا مدد کر سکتی ہوں؟'' ڈیسک کلرک نے پوچھا۔ وہ نوجوان اور خوش مزاج خاتون تھی۔ جینی نے اپنا مدعا بیان کیا۔

خاتون کلرک کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہو گئی۔

''ہربرٹ ووگل۔ باؤل اسٹراس میں مقیم ہے۔ یہ جگہ اولڈ مارکیٹ اسکوائر کے قریب ہے۔ وہ ایک ریٹائرڈ پولیس مین ہے۔'' خاتون نے بتایا۔ ''دوسرا ہربیرچ ووگل، مرناؤ سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک فارم میں رہتا ہے۔ وہ ایک ماؤنٹین گائیڈ اور کلائمبنگ انسٹرکٹر ہے۔''

''کیا فون نمبر مل سکتے ہیں؟'' جینی نے درخواست کی۔

''کیوں نہیں۔'' خاتون نے نمبر فراہم کردیے۔
جینفر نے نمبر دیکھے۔ اس کی رفتارِ قلب بڑھ گئی۔ ہیز چ ووگل کے فون نمبر کے آخری تین ہندسے ''705'' تھے۔ کاربیزی میں HQ بلڈنگ میں وکٹر نے جو ادھوری سلپ دکھائی تھی۔ اس کا معما حل ہوگیا تھا۔
''میں کس طرح ہیز چ ووگل تک رسائی حاصل کرسکتی ہوں؟''
خاتون کلرک نے فارم کے مقام کے بارے میں رہنمائی کی۔ فارم کا نام تھا۔ ''برگ ایڈل ویز'' مذکورہ لفظ بھی گمنامی سے باہر آگیا۔ ''ایڈل ویز'' کا معما بھی حل ہوگیا تھا۔

☆☆☆

برگ ایڈل ویز ایک وسیع روایتی قسم کا فارم ہاؤس تھا۔ مین فارم ہاؤس سے ہٹ کر وسیع علاقے میں کئی عمارات بکھری ہوئی تھیں۔ فارم ہاؤس صبح کی دھند میں لپٹا ہوا تھا۔
جینی نے واکس ویگن پتھریلے ڈرائیو وے پر روک دی۔ فارم کے ایک طرف اصطبل نما احاطہ اور ڈبل گیراج نظر آرہا تھا۔ گیراج کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔
اندر ایک براؤن کلر کی پرانی مرسیڈیز کھڑی تھی۔ ڈوبرمین کا جوڑا فارم ہاؤس کے مرکزی دروازے پر پہلو بہ پہلو بیٹھا تھا۔ دونوں کتوں نے کوئی آواز نکالی نہ حرکت کی۔
فرینک نے گاڑی سے باہر قدم رکھا۔ ''میرے قریب رہنا اور چال دھیمی رکھنا۔'' دونوں نے چند قدم بڑھائے۔ ڈوبرمین دھیرے سے غرائے۔ دونوں کے کان کھڑے ہوگئے۔
فرینک نے جینفر کا بازو تھاما۔ ''ایک منٹ کے لیے ساکت کھڑی رہو۔'' ڈوبرمین کی آنکھوں میں عداوت عیاں تھی۔ تاہم وہ اب بھی اپنی جگہ پر تھے۔
فرینک نے ایک قدم بڑھایا۔ ڈوبرمین کے حلق سے کینہ پرور غراہٹ خارج ہوئی۔ دونوں کھڑے ہوگئے۔
اچانک ایک مردانہ آواز بلند ہوئی جو بظاہر کتوں کو پکار رہی تھی۔ کتے فرمانبرداری سے دوبارہ بیٹھ گئے۔
ایک آدمی دروازے میں نظر آیا۔ اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔ بالوں میں سفیدی بکثرت تھی۔ اس نے جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ جیب میں تھا۔
جینی نے دیکھا کہ اس کی ناک کا ایک نتھنا غائب تھا۔
''انگلش سمجھتے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔
''ہاں۔'' اس نے انگریزی میں مختصر جواب دیا۔
''ہم ہیز چ ووگل سے ملنے آئے ہیں۔''
''میں ہوں ایچ ووگل۔ تم کون ہو؟'' اس کا لہجہ سوئس تھا۔
''میرا نام جینفر مارچ ہے اور یہ فرینک میکال۔''
''اگر تمہیں گائیڈ کی ضرورت ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ آج کل میں مصروف ہوں۔''
''ہمیں گائیڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔'' جینی نے کہا۔
ووگل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''کس سلسلے میں؟''
''ہر ووگل، میں شکر گزار ہوں گی، اگر ہم اندر بیٹھ کر بات کرلیں۔''
ووگل نے سیٹی بجائی اور ڈوبرمین کا جوڑا اندر غائب ہوگیا۔
''آجاؤ'' ووگل نے اشارہ کیا۔ ووگل انہیں نشست گاہ کے بجائے وسیع کچن میں لے گیا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ناشتے کی تیاری کررہا ہو۔
کمرا مخصوص سوئس کچن تھا۔ ایک بڑے حجم کا پائن ڈریسر تھا۔ درمیان میں پائن ٹیبل تھی۔ میز پر اخبارات بکھرے تھے اور ایک دوربین پڑی تھی۔ ڈریسر کے قریب، دیوار کے بریکٹ میں وڈیو مانیٹر موجود تھا جو فارم کے فرنٹ یارڈ کا عکس دکھا رہا تھا۔
جینی نے ڈریسر پر کئی فریم شدہ تصاویر دیکھیں۔ ایک فریم میں چار آدمیوں کا گروپ تھا۔ جنہوں نے پہاڑی لباس پہنا ہوا تھا۔ دیگر ضروری اشیا بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ چاروں کوہ پیماؤں میں ہیز چ ووگل کی تصویر بھی تھی۔ ووگل کے ساتھ جو آدمی کھڑا تھا اس کے بال سیاہ اور بھویں گھنی تھیں۔ آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ اس نے نیلے رنگ کا ''پارکا'' لیا ہوا تھا۔ جینی کو اس کا چہرہ شناسا معلوم ہوا۔
وہ لوگ درمیان میں پڑی میز پر بیٹھ گئے۔
''کیا معاملہ ہے؟'' ووگل نے آغاز کیا۔
جینفر نے کہانی بیان کرنی شروع کی پھر سوال کیا۔
''تم نے ویزن ہارن سے نکلنے والی باڈی کے بارے میں سنا ہوگا؟''
ووگل نے جواب دینے سے پہلے وڈیو مانیٹر پر نگاہ ڈالی۔ ''ہاں، وہ خبر مجھ تک پہنچی تھی بلکہ اس علاقے میں اور بھی لوگوں کے علم میں ہے۔''
''باڈی کے ساتھ پولیس کو یہ بھی ملا تھا۔ جو یقینا

تمہاری توجہ کے قابل ہوگا۔'' جینی نے بیگ سے ایک نوٹ نکالا۔

ووگل کا بایاں ہاتھ ابھی تک جیب میں تھا۔ اس نے دائیں ہاتھ سے کاغذ کا ٹکڑا لے کر پڑھا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں دکھائی دیں۔

''تمہارا نام لکھا ہے۔ ''ایڈل ویز'' کا نام اور تمہارے فون نمبر کے آخری تین ہندسے... کیا تم وضاحت کر سکتے ہو کہ دو سال قبل برف میں مدفون آدمی کی ملکیت میں ان اطلاعات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟'' جینی نے استفسار کیا۔

''مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔'' ووگل نے محتاط انداز اختیار کیا۔ ''کیا تم دونوں کا تعلق پولیس سے ہے؟''

''نہیں، میں ایک نجی سراغ رساں ہوں۔'' فرینک بولا۔ ووگل نے مانیٹر پر نظر ڈالی۔ پھر کھڑکی کو دیکھا اور ہونٹوں پر اضطرابی انداز میں زبان پھیری۔ ''میں ایک ماؤنٹین گائیڈ ہوں۔ شاید اس آدمی نے کبھی ویزن ہارن پر میری خدمات حاصل کی ہوں۔ اس کا نام کیا ہے؟''

''اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ پولیس نے اس کی باڈی کو جہاں رکھا تھا، وہ عمارت تباہ ہوگئی یا اسے تباہ کر دیا گیا تھا۔'' فرینک نے بتایا۔

ووگل نے نشست پر پہلو بدلا۔ ''ہاں دھماکے کی خبر میں نے اخبار میں پڑھی تھی۔'' اس نے میز پر پڑے اخبارات کی جانب اشارہ کیا۔ ''لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میرا نام پتا اس کے پاس کیونکر تھا؟''

جینی نے محسوس کیا کہ ووگل صاف گوئی سے کام نہیں لے رہا تھا۔ ''تمہارا کام قانونی اور رجسٹرڈ ہے؟''

''ہاں۔ سوئس قانون ایسے معاملات میں خاصا سخت ہے۔''

''تو پھر جو افراد یا سیاح تمہاری خدمات حاصل کرتے ہیں، تمہیں ان کا ریکارڈ رکھنا پڑتا ہوگا؟'' جینی نے عمدہ نکتہ اٹھایا۔

''ہم... م... ہاں... آں... ایسا ہے۔'' ووگل کی آواز بکھرنے لگی۔

''پولیس کے مطابق یہ حادثہ دو سال قبل پندرہ اپریل کے قریب پیش آیا ہے۔ کیا تم ریکارڈ دیکھ کر بتا سکتے ہو؟'' جینی نے استدعا کے انداز میں کہا۔

''کیا تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں گلیشیئر پر اس کا گائیڈ تھا؟''

''نہیں، یہ ایک چانس ہے۔ اگر ریکارڈ میں مل گیا تو ہمیں اس کی شناخت مل جائے گی۔''

ووگل نے کوئی جواب نہیں دیا اور فرینک نے مداخلت کی۔ ''دیکھو ووگل، اس میں شک نہیں کہ یہی سوال پولیس بھی کرے گی۔ کیا نقصان ہے اگر تم ہماری مدد کر دو۔''

ہچکچاتے ہوئے ووگل کھڑا ہوا اور اپنا بایاں ہاتھ جیب سے نکالا۔ دونوں نے دیکھ لیا کہ اس کے ہاتھ کی تین انگلیاں غائب تھیں۔ فرینک اور جینی اس کی ناک کی حالت دیکھ کر چونکے تھے لیکن خاموش رہے۔ فرینک نے پلاسٹک سرجری کو بھی تاڑ لیا تھا۔ ہاتھ کی حالت دیکھ کر وہ چونکے بغیر نہ رہ سکے۔ جینی کو فادر کی باتیں یاد آرہی تھیں۔ کیا یہ وہی آدمی ہے جو زخمی حالت میں چرچ پہنچا تھا؟

''فراسٹ بائٹ۔'' ووگل نے ان کی نگاہ کا رخ دیکھتے ہوئے ازخود وضاحت کی۔

''آئی ایم سوری۔'' جینی نے کہا۔

''نہیں معذرت خواہ مجھے ہونا چاہیے۔ میں خوامخواہ تم لوگوں کو مشکوک سمجھ رہا تھا، میں دیکھتا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔'' ووگل معذرت کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ جاتے جاتے اس نے ویڈیو مانیٹر پر اچٹتی سی نظر ڈالی تھی۔

فرینک، اس کی یہ حرکت شروع سے نوٹ کر رہا تھا۔ اس کے جاتے ہی جینی کھڑی ہوگئی۔ دونوں ڈوبر مین دروازے پر مستعد تھے۔

جینی ڈریسر کے قریب چلی گئی۔ اس کے گروپ والی تصویر کی جانب اشارہ کیا۔ ''دیکھو۔''

''کیا ہے؟'' فرینک بھی قریب آگیا۔

''نیلے ٹوپ والے کی تصویر... اس کی آنکھیں، اس کا منہ... میرا مطلب اس کے دہانے کا خاص انداز۔ یہ مجھے شناسا لگتا ہے۔'' جینی نے کہا۔

''مطلب؟''

''اوہ مائی گاڈ، یہ وہی ہے جو برف کی قبر سے برآمد ہوا تھا۔'' جینی تصویرِ حیرت بنی ہوئی تھی۔

فرینک نے غور سے تصویر دیکھی۔ اسی لمحہ ڈوبر مین کی غراہٹ بلند ہوئی۔ دونوں پلٹ پڑے۔ ووگل دروازے میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پسٹل دبا ہوا تھا۔ فرینک نے بریٹا نکالنا چاہا۔

''ہاتھ جیب سے دور رکھو۔'' ووگل پوری طرح چوکنّا تھا۔ ''اور تم بہت دھیرے سے اس کی گن نکالو۔'' اس نے جینی کو آرڈر دیا۔

بریٹا کو چھوتے ہی جینی کا ہاتھ کانپ گیا۔
''بہت آہستہ۔'' ووگل نے پھر کہا۔ ''گن میز پر رکھ دو۔''
جینی نے ایسا ہی کیا۔ ووگل نے آگے بڑھ کر بریٹا اپنی جیب میں رکھ لیا۔
''دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ کوئی غلط حرکت کی تو میں بے دریغ گولی چلا دوں گا۔''
''ہم یہاں تمہیں نقصان پہنچانے نہیں آئے، مسٹر ووگل۔'' جینی نے کہا۔ ''صرف معلومات درکار تھیں۔ وہ پرائیویٹ ڈیٹکٹو ہے۔ اپنے تحفظ کے لیے اسے گن رکھنا پڑتی ہے۔''
''تم دونوں کیا باتیں کر رہے تھے؟'' ووگل نے پوچھا۔
''جو باڈی ویزن ہارن پر دریافت ہوئی، وہ اس شخص کی ہے۔'' جینی نے تصویر کی جانب اشارہ کیا۔ ''ووگل تم جانتے تھے کہ ویزن ہارن پر کیا ہوا۔ اور کون آدمی حادثے کا شکار ہوا تھا؟ کیا تم تردید کرو گے؟ وہ اکیلا نہیں تھا۔ غالباً میرے والد بھی ہمراہ تھے۔ شاید تم بھی جانتے ہو؟''
''تمہارے والد؟ تم کیا کہہ رہی ہو؟'' ووگل کے تاثرات میں حیرت اور سچائی تھی۔
''ان کا نام پال مارچ تھا۔ دو برس قبل وہ غائب ہو گئے تھے۔ ان کا پاسپورٹ برف میں سے نکلنے والی لاش کے ساتھ تھا۔ وہ تصویر، جس نے نیلا کوٹ اور ٹوپ پہنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ میرے پاس اپنے والد کی تصویر بھی ہے۔ میں تمہیں دکھا سکتی ہوں۔''
ووگل کی آنکھوں میں شک کا سایہ لہرایا۔ ''نہیں، بیگ میری جانب بڑھا دو، آہستہ سے۔''
جینی نے حسب ہدایت حرکت کی۔ تھوڑی کوشش کے بعد ووگل نے تصویر برآمد کر لی۔ تصویر دیکھتے ہی ووگل کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ لیکن فوراً ہی اس کے تاثرات پھر بدل گئے۔ اب وہاں تجسس کی حکمرانی تھی۔ اس نے جینفر کو دیکھا۔
''ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ یہاں کیوں آئے ہو؟''
جینی نے گہری سانس لی اور مزید تفصیل کے ساتھ کہانی دوبارہ سنائی۔
کمرے میں سناٹا تھا۔ محض کلاک کی ٹک... ٹک سنائی دے رہی تھی۔ فرینک نے دیکھا کہ ووگل کے ہاتھ میں خفیف سی لرزش تھی۔
''تم ویزن ہارن پر ہلاک ہونے والے شخص کو جانتے ہو... اس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔'' جینی نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔
''ہاں، میں جانتا ہوں۔'' اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔
''کون تھا وہ؟''
''میرا بھائی پیٹر۔'' قطعی غیر متوقع جواب ملا۔
جینی اور فرینک نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
''وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟'' دونوں کو اس جواب نے الجھا دیا۔
''جب وہ طوفان کی نذر ہوا۔ اس سے ایک رات قبل پیٹر دو آدمیوں کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ ان میں سے ایک کارل لازار تھا اور دوسرا یہ...'' اس نے پال مارچ کے فوٹو کی جانب اشارہ کیا۔ ''اس کا نام تم نے پال بتایا ہے... پال کو میں نے پہلی بار دیکھا تھا لیکن لازار کو میں جانتا تھا۔ لازار کئی برس سے مرناؤ اسکیٹنگ کے لیے آتا تھا۔ لہٰذا وہ ہم دونوں بھائیوں کو جانتا تھا۔''
''وہ دونوں پیٹر کے ساتھ یہاں کیوں آئے تھے؟''
''لازار کی خواہش تھی کہ میں اور میرا بھائی ان دونوں کو گائیڈ کریں۔ وہ بہت جلدی میں تھے۔ ان کا مقصد ویزن ہارن کے ذریعے اٹلی میں داخلہ تھا۔ یہ مجھے بعد میں پتا چلا کہ وہ اپنے دوستوں یعنی رشین مافیا سے فرار چاہتے تھے۔'' ووگل نے بتایا۔
جینی سناٹے میں رہ گئی۔ ''میں کچھ سمجھی نہیں؟''
''کیا؟''
''مافیا... رشین مافیا؟ کیا اس معاملے میں مافیا ملوث ہے؟'' جینی کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ کیا وہ مافیا سے الجھ رہی ہے؟ کیا اس کا باپ مافیا کے لیے... نہیں... نہیں اس نے مضطرب نظروں سے فرینک کو دیکھا لیکن وہ شانے اچکا کر رہ گیا۔
''ہاں، لازار، رشین مافیا کے لیے کام کرتا تھا۔'' ووگل نے جواب دیا اور مافیا اس معاملے میں ملوث ہے۔''
''اور میرے والد؟ تم نے پہلی بار انہیں دیکھا تھا؟''
''یہ ٹھیک ہے کہ میں نے پہلی بار پال مارچ کو دیکھا تھا۔ ان دونوں کا رویہ عجیب تھا۔ بظاہر پال، لازار کے ساتھ تھا لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ پال بھی مافیا کا رکن تھا۔''

جینی کا ذہن بری طرح منتشر تھا۔ اسے دو سال پہلے کی رات یاد آئی اور چرچ کی رات... دونوں حملوں میں مماثلت تھی۔ وہی انداز، چھری کا استعمال، اسکائی ماسک وغیرہ۔ جینی کو نادیا یاد آئی۔ اسے ماسکو سے اسمگلنگ کے لیے زبردستی بھیجا گیا تھا۔ اسمگلنگ کا انداز... جینی کا بدن لرز اٹھا۔ اسے نادیا کے ساتھ اپنی بات چیت یاد آئی۔ اسے کئی سوالات کے جواب مل گئے لیکن مزید کئی سوال پوری شدت سے ابھر آئے۔

''پیٹر کے ساتھ کیا ہوا اور پال مارچ کہاں ہے؟'' فرینک نے کافی دیر بعد سوال کیا۔

''پہلے میں معذرت کروں گا۔'' ووگل کا پسٹل والا ہاتھ جھک گیا۔ ''میں سمجھا تھا کہ تم لوگ مجھے ہلاک کرنے آئے ہو۔ پیٹر اور پال مارچ...'' معاً ووگل نشست سنبھالتے سنبھالتے اچھل پڑا۔ اس کی بات بھی ادھوری رہ گئی۔ وہ ویڈیو مانیٹر کو تک رہا تھا۔

''وقت نہیں ہے۔ وہ پہنچنے والے ہیں۔ اب میں سمجھا وہ فارم کی نگرانی کیوں کر رہے تھے... تمہاری وجہ سے۔ وہ تمہارا انتظار کر رہے تھے... ہم سب مارے جائیں گے۔''

فرینک نے مانیٹر کو دیکھا لیکن وہاں منظر صاف تھا۔

''کون آ رہا ہے؟ کون مارا جائے گا؟ تم کیا باتیں کر رہے ہو؟''

''تم لوگ فوراً نکل جاؤ۔'' ووگل نے پھر پسٹل سنبھال لیا تھا۔ وہ کھڑکی کی جانب گیا۔

ڈوبرمین کے جوڑے نے غرانا شروع کر دیا۔

''انہیں چپ کراؤ۔'' فرینک کی آواز میں اضطراب تھا۔

''سیز، فرر ڈی! سیز، ہانس!'' ووگل نے حکم جاری کیا۔ وہ دونوں خاموش ہو کر ساکت بیٹھ گئے۔

باہر سے کسی کار انجن کی مدھم آواز آئی۔

''دونوں کو باہر نکال دو، جلدی۔'' فرینک نے کہا۔

''دراسین، ڈراسین سوفور۔''

کتوں کے نکلتے ہی فرینک نے جھپٹ کر دروازہ بند کیا اور پسٹل کے لیے ووگل پر جست لگائی۔ دونوں الجھ کر گرے۔ ووگل نے بریٹا کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اسی کشمکش کے دوران دھماکا ہوا۔ گولی فرینک کے بازو میں لگی۔ ''فرینک۔'' جینی کی چیخ بلند ہوئی۔ وہ بے اختیار فرینک کی مدد کے لیے اس کشمکش میں ملوث ہو گئی۔ فرینک نے گن ووگل سے چھین لی۔

''پلیز... پلیز... مجھے مت مارو۔'' ووگل گڑگڑایا۔ ''میں خود کو بچا رہا تھا۔ گولی چل گئی۔ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔''

فرینک نے ایک ہاتھ سے اپنا بازو دبایا ہوا تھا۔ ووگل کی گن اس کے زخمی ہاتھ میں لٹک رہی تھی۔

''ٹھیک ہے ووگل، ہم ایک ہی کشتی میں آ گئے ہیں۔ بریٹا جینفر کو دے دو۔''

فرینک باہر اور اندر دونوں جانب سے چوکنا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔ بریٹا قبضے میں کرنے کے بعد فوری طور پر جینی کو تولیا نما کپڑا مل گیا۔ خون روکنے کے لیے جینی نے دبیز کپڑا اس کے فرینک کے بازو پر باندھ دیا۔

''ٹھیک ہو؟''

''ہاں، ہڈی بچ گئی۔''

گولی جیکٹ کی راہ گوشت پھاڑتی ہوئی نکل گئی تھی۔ بیرونی جانب کار انجن کی آواز قریب آ گئی تھی۔ فرینک نے جینی کو کھڑکی پر جانے کا اشارہ کیا۔

سیاہ رنگ کی ٹویوٹا دیکھ کر وہ سراسیمہ ضرور ہوئی تاہم اسے حیرانگی نہیں ہوئی۔ وہ جان چکی تھی کہ ان کا واسطہ مافیا سے ہے۔ عام مجرم یا گروہ اس طرح جناتی انداز میں کام نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے وسیع نیٹ ورک بشمول مادّی اور افرادی وسائل ضروری ہیں۔ ''مافیا'' محض ایک لفظ ہے۔ لیکن اس لفظ کے اندر کیسی خوفناک دنیا اور فلسفہ چھپا ہے، اس سے پوری طرح وہ خود بھی آگاہ نہیں تھی۔

فرینک بھی کھڑکی تک آ گیا تھا۔ ووگل بھی ہمراہ تھا۔ سیاہ ٹویوٹا سے دو افراد اترے۔ ایک وہی تھا بھورے بالوں والا جسے فرینک نے ٹرین میں زخمی کیا تھا۔ اس کے سر پر بینڈ یج نظر آ رہی تھی۔ وہ سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کا ساتھی بدل گیا تھا۔ نیا آدمی کافی جاندار دکھائی دے رہا تھا۔ عمر تیس کے لگ بھگ ہو گی۔ دونوں مشینی پسٹل سے مسلح تھے۔

''یہ دونوں کون ہیں؟'' فرینک نے سوال کیا۔

''مم... مجھے نہیں پتا۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ انہی میں سے ہیں جو کئی روز سے فارم کی نگرانی کر رہے تھے۔ جب سے ''پیٹر'' کی باڈی دریافت ہوئی ہے، اس کے کچھ عرصے بعد ہی نگرانی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔'' ووگل نے جواب دیا۔

''رشین مافیا؟''

''دونوں کو میں شکل سے نہیں جانتا۔لیکن یہ رشین مافیا کے ہی آدمی لگتے ہیں۔''

بھورے بالوں والے نے فون پر بات ختم کی اور ہتھیار نکال لیا۔ دونوں نے اپنا درمیانی فاصلہ بڑھا لیا اور عمارت کی جانب بڑھنے لگے۔ ان کی ہر حرکت پیشہ ورانہ تربیت کی غماز تھی۔

''پیچھے ہٹ جاؤ۔'' فرینک خود بھی پسپا ہو گیا۔''کوئی راہِ فرار ہے؟'' اس نے وو گل سے پوچھا۔

''ہم کچن کے عقبی دروازے سے تہ خانے کے ذریعے اصطبل میں نکل کر گیراج تک پہنچ سکتے ہیں۔''

''مرسیڈیز کی چابیاں دو۔''

''لیکن میرے کتے؟'' وو گل نے چابیاں نکالیں۔

''میں ان کو بلاتا ہوں۔''

''بھول جاؤ۔'' فرینک نے کہا۔''وقت نہیں ہے۔ کُتّوں کی محبت میں کُتّوں کی موت مارے جائیں گے۔ دعا کرو کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔ میں ان ''کتوں'' کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔'' فرینک نے وو گل کو گھسیٹا۔

کچن کے عقبی دروازے سے نکل کر اس نے دروازے کو لاک کیا۔ پھر وہ وو گل کی رہنمائی میں تہ خانے میں جا گھسے۔

اندر جانے سے قبل انہوں نے کُتّوں کے بھونکنے اور فائرنگ کی آواز سنی۔

''حرام زادوں نے میرے کُتّوں کو مار دیا۔'' وو گل چیخنے والے انداز میں بولا۔ اس کے چہرے پر اذیت تھی۔

''پلیز آواز دھیمی رکھو۔ خود کو بچانے کی فکر کرو۔'' فرینک نے اسے سمجھایا۔ پھر جینی کی طرف دیکھا۔''بریٹا تمہارے پاس ہے۔ وہ تہ خانے کا راستہ بہ آسانی ڈھونڈ لیں گے۔ کوئی سیڑھیوں پر آنے کی کوشش کرے تو بے دریغ بریٹا استعمال کرنا۔'' فرینک نے جینی کو ہدایت دی۔''خود آڑ میں رہنا، کوئی بھی غلطی کہانی ختم کر دے گی۔''

''کیا مطلب؟ تم کہاں جا رہے ہو؟''

''ہم اندھا دھند گیراج میں قدم نہیں رکھ سکتے، میں جائزہ لے کر آتا ہوں۔'' فرینک یہ کہہ کر دوسرے راستے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

کُتّے مر چکے تھے۔ فرینک تہ خانے سے باہر تھا۔ قاتل اندرونِ عمارت انہیں تلاش کر رہے ہوں گے۔ فی الوقت ہر جانب سناٹا تھا۔ جینی کو احساس تھا کہ یہ خاموشی عارضی ہے۔ اس نے سرگوشی کی۔

''وو گل! مجھے بتاؤ اس روز کیا ہوا جب تم میرے والد کو لے کر ''ویزن ہارن'' گئے تھے؟''

وو گل نے فوری جواب نہیں دیا۔ غالباً اسے اپنے کُتّوں سے بہت محبت تھی۔ معمولی وقفے کے بعد وہ بولا۔

''لازار کے پاس گن تھی اور وہ مرنے مارنے پر تلا ہوا تھا۔ میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ رات کے وقت گلیشیئر کے ذریعے سرحد پار کرنا موت کو دعوت دینے والی بات ہے۔ لیکن وہ کچھ سننے کے لیے تیار نہ تھا۔ اس نے وہاں جانے کے لیے ضروری سامان طلب کیا اور تین عدد رک سیک بھی مانگے۔ میرے تجربے کے مطابق موسم غیر یقینی تھا۔ یہ بات بھی میں نے اسے بتائی۔ جواب میں اس نے مجھ پر گن تان لی۔ مجھے احساس ہو گیا کہ کوئی سنگین معاملہ ہے اور وہ نہیں مانے گا۔''

''جب وہ روانگی کے لیے تیار ہو گئے تو میں نے دیکھا کہ دو رک سیک میں اس نے چھوٹے سائز کے کئی بریف کیس ٹھونس دیے اور تیسرے میں کچھ کپڑے رکھ دیے۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ مافیا سے دغا بازی کرنے جا رہا ہے۔ ہم آدھی رات کے قریب ویزن ہارن پر پہنچے اور موسم کے تیور بگڑنے لگے۔ نگاہ کی رسائی چند میٹر تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔''

''وہ ایک خوفناک طوفانی رات تھی پھر مجھے پیٹر کی چیخ سنائی دی۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کسی برفانی دراڑ میں گر گیا ہے۔ میں بے بس تھا بلکہ ہم تینوں بے بس تھے۔ موسم کے تیور بگڑتے جا رہے تھے۔''

''میرے والد؟''

''انہیں اور لازار دونوں کو میں کھو چکا تھا۔ مجھے اپنی جان کے لالے پڑے تھے۔ میں جلد از جلد واپس جانا چاہتا تھا۔ خطرے سے نکلنے میں میرے چار گھنٹے صرف ہوئے۔ میری ناک اور انگلیاں ضائع ہو چکی تھیں۔ میری قسمت تھی جو میں بچ نکلا۔''

''تم نے پولیس کو اطلاع دی؟''

''یہ خودکشی کے مترادف تھا۔ پیٹر کے بارے میں، میں نے اُڑا دیا کہ وہ زیورچ شفٹ ہو گیا ہے۔''

''خودکشی کا مطلب؟'' جینی نے سوال کیا۔

''چند برس قبل لازار نے اپنے مافیا فرینڈ کے لیے مجھے بطور ''کوریئر'' ہائر کیا تھا۔ ہر چند ماہ بعد ویزن ہارن کے راستے میں اٹلی میں داخل ہوتا اور رقم سے بھرا ایک بیگ

وہاں سے لا کر لازار کے دوست کے حوالے کرتا۔ زیورچ میں ایک بینک تھا جہاں اس رقم کو دھویا جاتا۔ منی لانڈرنگ۔ میں جانتا تھا کہ یہ غیر قانونی ہے لیکن مجھے خاص پروا نہیں تھی۔ کیونکہ روسی مجھے ایک موٹی رقم بطور معاوضہ ادا کرتے تھے۔''

''کیا میرے والد اس کھیل کا حصہ تھے؟''

''میں کیسے بتا سکتا ہوں؟ مجھے صرف یہ معلوم تھا کہ دو پریشان افراد ''دولت'' کے ساتھ فرار ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟'' جینی نے کلائی کی گھڑی پر نظر ڈالی۔

''جب ہم گلیشیئر کے لیے روانہ ہو رہے تھے تو لازار نے مجھے بتایا کہ وہ اور پال رشین مافیا کا مال لے کر فرار ہوئے ہیں۔ اس نے آفر کی کہ اگر میں اور پیٹر اپنا منہ بند رکھیں گے تو وہ ہمیں غیر معمولی معاوضہ دے گا۔ میرا واسطہ ان لوگوں سے رہ چکا تھا لہٰذا مجھے کوئی شک نہیں تھا کہ کام نکلنے کے بعد لازار بلاتکلف ہم دونوں بھائیوں کو قتل کر دے گا۔ اس لیے موقع ملتے ہی میں نکل گیا۔''

''تم نے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جہاں تمہاری میرے والد سے کوئی بات ہوئی ہو؟''

''ایسا کچھ نہیں ہوا۔ جو بات بھی کی، وہ لازار نے کی۔''

''کیا یہ ممکن نہیں کہ لازار کے ساتھ میرے والد کی موجودگی کی کوئی اور وجہ رہی ہو؟''

''اس بارے میں، میں کوئی رائے دینے سے قاصر ہوں۔''

''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ میرے والد برفانی طوفان سے بچ نکلے تھے؟''

''ناممکن۔ صورتِ حال جس قدر مخدوش تھی، دونوں کا بچنا ناممکن تھا۔ وہ بھی پیٹر اور میرے بغیر۔''

''پھر بھی ایک بچ نکلا؟''

''اسے کرشمہ کہہ لو یا میری قسمت۔''

''بعد میں تم ان لوگوں کی تلاش میں نہیں گئے؟''

''حالت سنبھلنے پر چھ ہفتے بعد گیا تھا۔ تاہم کسی کا بھی کوئی نشان ہاتھ نہ آیا۔ یقیناً وہ تینوں برفانی دراڑوں کی نذر ہو گئے تھے۔''

''تم غلطی پر ہو یا غلط بتا رہے ہو؟'' جینی نے اعتراض کیا۔ ''ایک آدمی بچ گیا تھا جو پانچ دن بعد ''کراؤن آف تھارن'' پہنچا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ میرے علاوہ بھی کوئی زندہ بچا تھا؟''

''ہاں۔'' جینی نے جواب دیا۔ اول اول وہ سمجھی تھی کہ ووگل وہ شخص تھا جو ''کراؤن آف تھارن'' پہنچا تھا۔ تاہم بعدازاں اس نے فادر کی باتیں یاد کیں تو اس کی امید پھر بیدار ہو گئی۔ فادر کے مطابق وہاں پہنچنے والا درمیانی عمر کا تھا اور انگریزی بول رہا تھا۔ نیز فراسٹ بائٹ سے چہرے کے ساتھ اس کا پاؤں متاثر ہوا تھا، ہاتھ نہیں۔ مختصر یہ کہ ووگل سچ نہیں کر رہا تھا۔ ووگل کی عمر بھی زیادہ تھی اور وہ سوئس تھا۔ اگرچہ انگریزی بول لیتا تھا۔ اس لیے اس نے بڑے اعتماد سے کہا تھا کہ اس کے علاوہ بھی اس رات کوئی تھا جو زندہ بچ گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ ووگل کوئی بات چھپا نہیں رہا تھا۔ اگر وہ ''کراؤن آف تھارن'' پہنچا تھا تو ظاہراً بتا دیتا۔

''ممکن نہیں ہے۔ ان حالات میں پانچ دن نکالنا ناممکن ہے۔''

''تم بھول رہے ہو کہ پناہ کے لیے اس علاقے میں ایک ہٹ بھی ہے۔ ''برگ ہٹ''۔''

ووگل نے پلکیں جھپکائیں۔ تاہم وہ خاص قائل دکھائی نہیں دیا۔ ''تم ایک بہت کمزور امید کا سہارا لے رہی ہو۔ میرا یقین کرو۔''

جینی نے پھر گھڑی دیکھی۔ اسی وقت پانچ فٹ کا چوبی دریچہ دھیرے دھیرے کھلنا شروع ہوا۔ یہ تہ خانے سے باہر نکلنے کا راستہ تھا۔ جہاں سے فرینک باہر گیا تھا۔ جینی نے احتیاطاً بریٹا سیدھا کر لیا، وہ فائر کرنے کے لیے تیار تھی۔ اس کی دھڑکن بڑھنے لگی۔

''میں ہوں...'' فرینک کی سرگوشی سنائی دی۔

''کیا رہا؟''

''بظاہر تو کوئی نہیں ہے۔'' فرینک نے کہا۔ اسی وقت تہ خانے کے دروازے پر کھڑبڑ ہوئی۔

''وہ تہ خانے تک پہنچ گئے ہیں۔'' فرینک کی پیشانی پر ننھے ننھے موتی نظر آ رہے تھے۔ ووگل پر بدحواسی طاری تھی۔ جینی کی سانس بھی رک گئی۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ مرسڈیز میں نکل جائیں گے۔ تاہم اب بھی گویا وہ چوہے دان میں پھنسے ہوئے تھے۔

''دیوار کے ساتھ لگ جاؤ۔'' فرینک نے کہا اور ٹارچ نکال کر روشن کی۔ ''ووگل! وہ پیٹی لاؤ۔'' فرینک نے کاٹھ کباڑ میں ایک پیٹی کی جانب اشارہ کیا۔ ساتھ ہی اس

نے اپنا صحت مند ہاتھ جیکٹ کی آستین سے باہر نکال لیا۔ تہ خانے کی چھت نیچی تھی۔ پیٹی پر چڑھ کر جیکٹ کی آستین کی مدد سے فرینک نے واحد بلب اتار لیا۔

تہ خانہ تاریک ہو گیا۔ ووگل کی لائی ہوئی پیٹی پر چڑھنے سے قبل فرینک نے جو ڈنڈا نما شے تاڑی تھی، اب وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس کی لمبائی کرکٹ بیٹ سے کچھ زیادہ تھی۔ وہ کیا چیز تھی اس پر غور کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اتنا ہی کافی تھا کہ وہ فرینک کے مطلب کی تھی۔ ٹھوس اور وزنی۔

تہ خانے کی چھت پر کھڑ کھڑ عروج پر تھی۔ فرینک نے ایک نظر سیڑھیوں پر ڈالی۔ پھر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموشی کا اشارہ دیا اور ٹارچ آف کر دی۔ تاریکی میں وہ تیزی سے لٹھ نما شے ہاتھ میں لیے سیڑھیوں کی جانب لپکا۔

جینی اور ووگل دیوار کے ساتھ لگے تھے۔ جینی کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تاہم اس نے بریٹا تیار حالت میں رکھا تھا۔ جینی، فرینک کی قوتِ فیصلہ اور پھرتیوں پر حیران تھی۔ نڈر اور باہمت ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی پیش بینی اور مشاہدہ بھی قابلِ تعریف تھا۔ اس وقت وہ پہلی بار جینی کو سراغ رساں سے آگے کی چیز معلوم ہوا۔ اس کی موجودگی میں جینی بدتر حالات میں بھی پُرامید رہتی تھی۔ فرینک کے نزدیک بغیر فالتو ایمونیشن کے محض بریٹا اور عام پسٹل کے بل بوتے پر فائر فائٹ خودکشی کے مترادف تھی۔

فرینک نے تاریکی میں ایک حد تک فاصلہ طے کیا۔ پھر رک کر لمحہ بھر کے لیے ٹارچ آن کی۔ ٹارچ کی مدھم روشنی میں اس نے سیڑھیوں کا ہیولا اور فاصلہ ناپا اور ٹارچ آف کر دی۔ چند سیکنڈ بعد وہ سیڑھیوں کے ساتھ دبکا ہوا تھا۔ تہ خانے کی چھت نیچی تھی لہٰذا سیڑھیاں بھی تعداد میں کم تھیں۔ بمشکل دو سیکنڈ گزرے ہوں گے کہ تہ خانے کا دریچہ نما در کھل گیا۔ تاریکی کے باعث آنے والے نے ٹارچ روشن کی اور سوچ اوپر نیچے کیا۔ تہ خانے میں بلب ہوتا تو روشنی ہوتی۔ اس کے منہ سے گالی برآمد ہوئی۔ وہ ٹارچ کی روشنی میں ہی نیچے اترا۔

فرینک نے جھپٹ کر لٹھ اس کی کھوپڑی پر بجایا۔ آنے والا بلبلاتا ہوا جھکا۔ فرینک نے دوسرا وار اس کی گردن پر کیا اور چت لیٹ گیا۔ حواس چھوڑنے سے پہلے آنے والا اندھا برسٹ چلا چکا تھا۔ اس کے گرنے سے پہلے مشینی پسٹل اور ٹارچ گری۔ ٹارچ روشن تھی۔ فرینک نے پھرتی سے مشینی پسٹل پر قبضہ کیا پھر کئی واقعات ایک ساتھ ہوئے۔

ووگل پتا نہیں کیا سمجھا اور بدحواس ہو کر بھاگا۔ فائرنگ کی آواز سے تہ خانے کا در پورا کھل گیا۔ ایک ٹارچ زمین پر روشن پڑی تھی، کچھ روشنی باہر سے آئی اور دوسرا آدمی اندر گھسا۔ فرینک نے ٹارچ آف کرنے کا ارادہ ملتوی کیا اور پھر دبک گیا۔ آنے والے نے اپنے ساتھی کو زمین بوس اور ووگل کو بھاگتے دیکھا۔ اس نے ایک گولی فائر کی جو ووگل کی پشت سے گھسی اور سینے سے نکل گئی۔ وہ منہ کے بل گرا۔ یہ سب کارروائی دو تین سیکنڈ میں مکمل ہو گئی۔

آنے والا دوسری سیڑھی پر رکا ہوا تھا۔ وہ جینی اور فرینک کی جائے پناہ سے لاعلم تھا۔ اس نے اپنے ساتھی کو آواز دی اور نہ نیچے اترا۔ مشینی پسٹل بیلٹ کے ذریعے اس کے گلے میں لٹکا تھا۔ دائیں ہاتھ سے اس نے گن سنبھالے سنبھالے ٹارچ نکالی۔ فرینک نے ذرا جگہ بنا کے جوابی برسٹ مارا جس نے اس کے سر کے قریب دیوار کو ادھیڑ ڈالا۔ حملہ آور نے الٹے قدموں نکلنے کی کوشش کی اور ٹارچ چھوڑ دی۔ فرینک نے لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے سر پر برسٹ مارا۔ گولیاں چھت پر لگیں۔ یہ فیصلہ کن وارننگ تھی۔

''گن پھینک دو۔'' فرینک دہاڑا اور آڑ سے باہر آ گیا۔

چھت کی دھول، مٹی کنکر وغیرہ حملہ آور کے سر پر پڑے تھے۔ پلاسٹر کا کوئی ٹکڑا اس کے دائیں آنکھ میں لگا تھا۔ وہ ایک لمحہ کے لیے ٹھٹکا پھر گن کی بیلٹ گلے سے نکالی۔

''بہت آہستہ، ورنہ سر میں چھید گننے کے قابل نہ رہو گے۔'' فرینک کی نگاہ اس پر جمی ہوئی تھی۔ ''جینفر، ووگل کو دیکھو۔'' وہ سیڑھیاں چڑھ گیا۔ حملہ آور وہی تھا جو ٹرین میں زخمی ہوا تھا اور فرینک کے چہرے پر بھی خراشیں آئی تھیں۔ وہ کینہ توز نظروں سے فرینک کو گھور رہا تھا۔ فرینک نے قریب پہنچتے ہی دایاں گھٹنا اس کے زیرِ ناف رسید کیا۔ وہ ''اوغ'' کی آواز کے ساتھ دہرا ہو گیا۔ فوراً ہی گن کا دستہ ایک بار پھر اس کے سر پر بجا۔ دوسری ضرب کی نوبت ہی نہیں آئی۔ وہ لڑھکتا ہوا نیچے اپنے ساتھی کے پاس جا گرا۔

جینی کا چہرہ دھواں دھواں تھا۔ ووگل اپنی حماقت کے باعث جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ اس کے اترے ہوئے چہرے نے فرینک کو جواب دیا۔

☆☆☆

دونوں مافیا مین کچن میں کرسیوں پر بندھے ہوئے تھے۔ فرینک کے ہر سوال کا جواب وہ گالیوں سے دے رہے تھے یا پھر خاموشی... جینی نے بھی چند سوالات کیے لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ فرینک نے جینفر کے روکنے کے

باوجود دونوں کی اچھی خاصی دھلائی کی۔ ایک کرسی سمیت فرش پر جا پڑا۔ یہ وہی تھا جس نے ووگل کو ہلاک کیا تھا۔ فرینک نے اسے لہولہان کر دیا۔

''وقت ضائع مت کرو، گولی مار دو۔'' اس نے خون تھوک کر کہا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ دونوں مر جائیں گے، مگر کچھ بتائیں گے نہیں جبکہ وہاں زیادہ دیر رکنے میں خطرہ تھا۔

فرینک نے ان کی اچھی طرح تلاشی لی۔ تاہم کوئی کام کی چیز ہاتھ نہ آئی۔ اس کا زخمی بازو دکھ رہا تھا۔ ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ فرینک کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ یہاں ان کا کام ختم ہو گیا تھا۔ ووگل نے ضرور کچھ نئی معلومات فراہم کی تھیں۔ تاہم خود اس کا بھی کام تمام ہو چکا تھا۔ فرینک نے دونوں کی جیبوں سے نکلنے والی کرنسی سمیٹ لی۔

''اٹھو، نکلو یہاں سے، وقت کم ہے۔'' فرینک نے جینفر کو اشارہ کیا۔ ''پولیس پتا نہیں کس کس کو تلاش کرتی پھر رہی ہوگی۔''

جینی نے کوئی سوال کرنا چاہا پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔ فرینک پر اس کا اعتماد روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ بس آج اسے یوں لگا تھا کہ فرینک پرائیویٹ ڈیٹکٹو سے بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ جینی کو اس چیز نے بھی بہت متاثر کیا تھا کہ کسی مرحلے پر بھی فرینک نے مرد کی حیثیت سے اس کے قرب کا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

فرینک نے چلتے چلتے ان کے ہتھیاروں کو خالی کر کے رومال سے صاف کر دیا۔ ووگل کا پسٹل بھی خالی کر کے صاف کیا۔ اچانک اسے خیال سوجھا۔ تہ خانے میں مافیا کے آدمیوں کی گولیوں کے نشان تھے اور ووگل مرا پڑا تھا۔

''ایک منٹ آیا۔ بریٹا ہاتھ میں رکھنا۔'' اس نے جینفر کو چوکنا رہنے کا اشارہ کیا اور تہ خانے کی جانب لپکا۔ اندر کر اس نے چند فائر سیڑھیوں پر کیے اور بقیہ اِدھر اُدھر... پھر خالی گن ووگل کے ہاتھ کے قریب ڈال کر واپس آ گیا۔

''نکلو۔'' وہ بولا۔ جاتے جاتے اس نے ایک ایک ضرب بریٹا کی مزید دونوں کے سروں پر... آزمائی... پھر جینفر کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

جینی، فرینک پر اتنا اعتماد کرنے لگی تھی کہ وہ واپس اس کے ساتھ نیویارک جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ حالانکہ اس کا خیال تھا کہ انہیں پولیس کے سامنے ساری کہانی رکھ دینی چاہیے... تاہم فرینک نے اسے بہ آسانی قائل کر لیا۔

☆☆☆

پہلا شاک انہیں ڈوبرمین کی گولیوں سے چھلنی لاشیں دیکھ کر لگا۔ وہ اطراف میں پھیل کر تلاشی لے رہے تھے۔ گراہم نے تہ خانہ دریافت کیا۔ کچھ دیر میں چاروں وہیں تھے۔

''اصل غارت گری یہیں مچی ہے۔'' مارک کی آنکھوں میں تشویش تھی۔ جیک مردہ ووگل کا لائسنس چیک کر رہا تھا۔

''یہی بندہ کام کا تھا۔'' وہ بڑبڑایا۔

''اب کس کام کا؟'' مارک نے چڑ کر کہا۔ اسے جینی کہیں نظر نہیں آئی تھی۔

تہ خانے سے نکل کر وہ کچن میں جمع ہو گئے۔

''یہ دونوں کون ہیں؟'' مارک نے بے ہوش افراد کی جانب اشارہ کیا۔

''موسکا یا؟''

''کیسے؟''

''دونوں ہتھیار روسی ہیں اور ہماری طرح وہ بھی ووگل کی تلاش میں تھے۔'' جیک نے جواب دیا۔ ''یہاں کا خونی ڈراما ختم ہو چکا ہے۔ نکلو یہاں سے۔'' جیک نے کہا۔

''اور جینفر؟'' مارک نے جیک کا گریبان پکڑ لیا۔

''یہ تازہ واردات ہے۔ جینفر زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم اس تک پہنچ جائیں گے۔ تم جذباتی ہوتے جا رہے ہو۔'' جیک بولا۔

''کئی روز ہو گئے ہیں اور ہم اسے دیکھ تک نہیں سکے ہیں۔ کیا اس کے مرنے کا انتظار کر رہے ہو؟'' مارک بپھرا ہوا تھا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ یہاں بھی وہ بروقت نہیں پہنچ سکیں گے۔

''کیا بکواس ہے؟''

''بکواس؟ اگر وہ چرچ میں یا یہاں اکیلی ہوتی تو کیا وہ ہمیں زندہ ملتی؟ بتاؤ... بکو...''

''وہ فرینک...''

''کون فرینک؟ کون ہے وہ؟ کیا ہے اس کی اصلیت؟ کیا اس نے ٹھیکا لیا ہوا ہے جینی کو بچانے کا؟'' غصے میں پہلی مرتبہ دوسروں کے سامنے اس کے منہ سے جینی نکل گیا۔ ''ووگل تمہارا مطلوبہ بندہ تھا۔ تو تم نے شروع میں ہی جینی کو کیوں نہیں بتایا۔ مجھے کیوں نہیں بتایا؟''

''مجھ سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ میں مانتا ہوں۔'' جیک نے اپنا گریبان چھڑایا۔

''ووگل کے بارے میں تمہیں شروع سے پتا تھا؟''

''ہاں، ہیڈکوارٹر کے ذریعے... لیکن صرف نام کی حد تک۔ اور اطلاع بھی مجھے یہاں پہنچنے کے بعد ہی ملی تھی۔''

''کس حوالے سے؟'' مارک بغور اسے تک رہا تھا۔

''لازار اور موسکایا کے حوالے سے... میں سب بتا دوں گا۔ یہاں سے نکلو پولیس کے پہنچنے کا امکان ہے۔''

''آنے دو پولیس کو، ہم نے کچھ نہیں کیا ہے اور تم آسانی سے نمٹ لوگے۔'' مارک نے کہا۔ ''مجھے یہ بتاؤ کہ وگل چاہیے تھا تو تم جینفر کے پیچھے کیوں لگے ہوئے تھے؟'' مارک قدرے حواس میں آگیا تھا۔ اس نے پھر سے جینفر کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔

''کیونکہ وگل کے کلیوز جینفر کے پاس تھے۔''

''کیسے؟''

''کاربیزی کی HQ بلڈنگ میں مقتول وکٹر نے دکھائے تھے۔'' جیک کا رویہ مسلسل مدافعانہ تھا۔

''یعنی تم نے پہلے اس بارے میں مجھ سے جھوٹ بولا؟'' جیک خاموش رہا۔

''سب سے بڑھ کر تم نے وگل تک پہنچنے کے لیے جینفر کو چارے کے طور پر استعمال کیا... اب یہ بھی بتادو کہ فرینک تمہارا آدمی ہے؟''

''نہیں۔ یہ غلط ہے۔ اس کا بیٹا موسکایا کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس لیے وہ یہاں آیا ہے۔''

''اور بیٹے کو بھول کر جینفر کا باڈی گارڈ بن گیا؟'' مارک کا لہجہ کاٹ دار تھا۔ ''اور کیا تباہ ہونے والی HQ بلڈنگ میں فرینک نے وگل کے کلیوز نہیں دیکھے ہوں گے؟ وہ بھی ساتھ گیا تھا؟''

''ممکن ہے اور نہیں بھی... بس کرو۔ ان دونوں تک پہنچنے تو دو پھر فرینک کی حقیقت بھی سامنے آجائے گی۔''

''اور ڈسک؟''

''جینفر ہی کوئی مدد کرسکتی ہے۔''

''تمہیں پتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتی۔ اگر اس نے ڈسک کی شکل بھی دیکھی ہوتی تو مجھے ضرور بتاتی۔''

''کیا تم نے اس سے پوچھا تھا؟''

''ہاں، معلوم کیا تھا۔'' مارک نے آدھا سچ بولنے کا فیصلہ کیا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی تو چلو یہاں سے۔ اب کیا بچا ہے۔ کچھ بچا بھی ہے تو بعد میں پوچھ لینا۔''

☆☆☆

جنیوا۔

فرینک نے گاڑی جنیوا ائرپورٹ کی پارکنگ لاٹ میں چھوڑ دی۔ ٹرمینل کے قریب ایک قطار میں دکانیں تھیں۔ جینفر نے فارمیسی کی دکان سے اینٹی سیپٹک کریم، پلاسٹر اور گاز خریدا۔ بغیر نمبر کا ایک شیڈ والا چشمہ لیا، پھر دونوں گفٹ شاپ میں گئے۔ وہاں سے دو سفری بیگ، ایک ہیٹ، ایک بیس بال کیپ، اونی اسکارف اور دھوپ کے چشمے خریدے۔

بغیر نمبر کا ریڈنگ والا چشمہ لگا کر فرینک نے ہیٹ سر پر رکھ لیا۔ دھوپ کا چشمہ جینفر نے چہرے پر سجایا۔ اس نے عمداً قدرے بڑے شیشوں والے چشمے لیے تھے۔ اس کے حسین چہرے نے چشمے کا یہ عیب بھی جدت میں بدل دیا تھا اور اس کے چہرے کا بالائی حصہ کافی حد تک چھپ گیا تھا۔ بیس بال کیپ بھی جینی نے بڑی لی تھی۔ پونی ٹیل سمیٹ کر اس نے بال کیپ میں چھپا لیے۔ اسکارف اس نے گلے کے گرد لپیٹ لیا۔

فرینک ٹکٹ کے لیے قطار میں نہیں گیا تھا بلکہ دو ٹکٹ اس نے ٹریول آفس سے لے لیے تھے۔ کیش کی صورت میں وہ مافیا کے آدمیوں کی رقم خرچ کر رہے تھے۔ نیویارک کے لیے کل تک کوئی فلائٹ نہیں تھی۔ ایک گھنٹے میں جو فلائٹ دستیاب تھی، وہ پیرس سے ہوتی ہوئی نیویارک پہنچتی۔ فرینک نے اسی کے دو ٹکٹ خریدے تھے۔ کمپنی ائرفرانس تھی۔

گفٹ شاپ سے نکل کر وہ بورڈنگ گیٹس کی طرف چل دیے۔ فرینک کی ہدایت کے مطابق جینی اس کی ہمراہی میں نہیں تھی بلکہ قدرے فاصلہ رکھ کر چل رہی تھی۔

☆☆☆

چالیس میل دور جیک، ہیڈکوارٹر ''لینگلے'' سے سیل فون پر بات کر رہا تھا۔ ان کی گاڑی کا رخ جنیوا کی طرف تھا۔ سی آئی اے کمپیوٹر ہیکر کی اطلاعات کے مطابق سہ پہر چھ بجے پیرس کے انٹرنیشنل ائرلائن بکنگ کمپیوٹر نے دو نام ریکارڈ کیے تھے۔ ائرفرانس شٹل ٹو پیرس کے لیے دو ٹکٹ خریدے گئے تھے۔ خریداروں نے بارہ پینتالیس پر جنیوا چھوڑ دیا تھا۔ پیرس سے ائرفرانس شٹل نے جے ایف کے ائرپورٹ، نیویارک پہنچنا تھا۔ ٹکٹ ہولڈرز، فرینک میکال اور جینفر مارچ ہیں۔

جیک نے کافی دیر بات کی تھی۔ اس نے مارک کو مزید بتایا کہ لینگلے کمپیوٹر سے مانیٹرنگ جاری ہے۔ جیسے ہی

وہ JFK پر اتریں گے، انڈر کور ایجنٹس کی نظروں میں ہوں گے۔ میں نے تین انڈر کور ایجنٹس تعینات کیے ہیں جو ائرفرانس میں پیرس سے سوار ہوجائیں گے۔''

''اِٹ از ڈن، ناؤ۔''

''اور ہم کیا کریں؟'' مارک اپنی ناگواری کو نہ چھپا سکا۔

''ولینگلے نے نیویارک کے لیے ہمارے لیے پرائیویٹ جیٹ بک کیا ہے۔''

''اس کے بعد کیا ہوگا؟''

''شاید تم صحیح تھے۔'' جیک نے اعتراف کیا۔ ''ہمیں جینفر کو ساری کہانی بتا دینی چاہیے۔''

''لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔'' مارک بولے بغیر نہ رہ سکا۔ ''وہ بھی خالی ہاتھ۔''

☆☆☆

نیویارک۔

گاردا، مین ہٹن ڈاؤن ٹاؤن کے دفاتر پہنچا۔ ایلیویٹر کے ذریعے وہ جس سوئیٹ میں گیا، وہاں دروازے کی پیشانی پر لکھا تھا:

''فرینک میکال، پرائیویٹ انویسٹی گیٹر۔''

دروازے پر کئی بار ''ناک'' کرنے کے باوجود کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ وہ نیچے آکر ایک اور آفس میں چلا گیا جہاں درمیانی عمر کی ایک عورت اندر کمپیوٹر پر مصروفِ کار تھی۔

''کیا خدمت کرسکتی ہوں؟'' وہ سر اٹھا کر مسکرائی۔

گاردا نے مدعا بیان کیا اور فرینک کے بارے میں پوچھا۔

''کچھ روز قبل وہ سوئٹزر لینڈ گیا تھا۔ جہاں الپس پر اس کے بیٹے کے ساتھ ایک اندوہناک حادثہ پیش آیا تھا۔''

گاردا نے اظہارِ افسوس کیا اور بولا۔ ''میرا اندازہ ہے کہ تم فرینک کو خاصا جانتی ہو؟''

''ہاں ایسا ہے۔ دراصل کئی بار وہ میری خدمات حاصل کرچکا ہے۔ کیا تم اسے ہائر کرنا چاہتے ہو؟''

گاردا نے مسکرا کر اپنا بیج دکھایا۔ خاتون نے دلچسپی سے اس کی شناخت اور لانگ بیچ پولیس ڈپارٹمنٹ کی مہر دیکھی۔

''اگر تم تعاون کرو تو فرینک کے بارے میں مجھے کچھ باتیں کرنی ہیں؟''

''ضرور، کیا پیو گے؟''

''گاردا جس لت میں مبتلا تھا۔ وہی مطالبہ اس کے منہ سے نکل چلا تھا۔ تاہم بروقت قابو پا کر اس نے کافی کی خواہش کا اظہار کیا۔

☆☆☆

ائرفرانس 747 میں وہ پینتیس ہزار فٹ کی بلندی پر تھے۔ جینی سکون سے پانچ گھنٹے گہری نیند سوئی۔

''خوب سوئیں تم۔''

''ہاں بالکل بچوں کی طرح۔ تمہارا بازو کیسا ہے؟''

''زیادہ بہتر نہیں ہے لیکن فی الحال میں سوچ رہا ہوں کہ پینتیس ہزار فٹ پر بھی صورتِ حال اطمینان بخش نہیں ہے۔'' فرینک نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب؟'' جینی کی نیند کا خمار تحلیل ہوگیا۔

''پتا نہیں کون فرشتے جان کو آئے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی تین عدد سفر کر رہے ہیں۔ سفر کیا... ہماری نگرانی کر رہے ہیں؟''

''کون تین؟'' جینی سٹپٹا گئی۔ وہ تو یہ سوچ کر سکون سے سوگئی تھی کہ وبال سے جان چھوٹ چکی ہے۔

''خبردار، اِدھر اُدھر مت دیکھنا۔ ایسے ہی بیٹھی رہو۔'' فرینک نے دھیمے سے کہا۔ ''آٹھ نشستوں کے فاصلے پر دو فرشتے ساتھ بیٹھے ہیں۔ ایک سرخ بالوں والا ہے، گرے بزنس سوٹ میں۔ دوسرے کا ملبوس گہرا نیلا ہے اور چشمہ لگایا ہوا ہے۔ تیسری سنہرے بالوں والی عورت ہے، لباس چارکول ٹوپیس میں ہے۔ عقبی سمت میں درجن بھر نشستیں چھوڑ کر رو نمبر چھتیس میں موجود ہے۔''

''تم اتنے یقین سے کیسے کہہ رہے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔

''دو یہاں سے گزرے تھے جب تم خوابِ غفلت میں تھیں۔ بظاہر وہ دونوں معصوم دکھائی دے رہے تھے۔ میری ایک پر نظر پڑی تھی۔ اس نے عام سے انداز میں تمہیں دیکھا تھا۔ تاہم مجھ سے چھپ نہ سکا کہ وہ تصدیق کے لیے تمہیں دیکھ رہا تھا لیکن گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ کم ازکم جب تک ہوا کے دوش پر ہیں، خطرے کی کوئی بات نہیں۔

''تم سامنے واش روم کی طرف جاؤ لیکن ان دونوں سے نگاہیں چار مت کرنا... واپسی میں عقبی سمت اسٹیورڈس کے پاس ڈرنک کے بہانے جاؤ گی تو وہ عورت بھی نظر آجائے گی... بے فکری کا انداز اپنائے رکھنا۔'' فرینک نے بات ختم کی۔

جینی نے من وعن فرینک کی ہدایات پر عمل کیا۔ واش روم سے ہو کر وہ عقبی سمت میں گئی۔ سنہرے بالوں والی

عورت کوئی میگزین دیکھ رہی تھی۔ جینی نے آنکھ کے کونے سے دیکھ لیا کہ اس نے لمحہ بھر کے لیے میگزین سے نظر اٹھائی تھی۔ جینی پانی کا گلاس لے کر واپس آگئی۔

''اب ان سے کیسے جان چھڑائیں؟'' اس نے فرینک سے استفسار کیا۔

''ایک آئیڈیا ہے۔'' فرینک نے کال بٹن دبایا۔

ایک اسٹیورڈ ان کے پاس آگیا۔

''جناب؟'' وہ مسکرایا۔

''آن بورڈ سیٹلائٹ فون سسٹم ہے؟''

''جی ہاں، لیکن صرف فرسٹ کلاس میں۔''

''برائے مہربانی میری راہنمائی کریں۔ یہ ایک ذاتی ایمرجنسی ہے۔''

☆☆☆

سامان تو لینا نہیں تھا۔ لہٰذا جینی اور فرینک امیگریشن کی قطار میں سب سے آگے تھے۔ پاسپورٹ کی پڑتال کے بعد وہ کسٹم کی جانب بڑھے۔ آدھا راستہ ہی طے ہوا تھا کہ معاً فرینک نے جینی کا رخ ریسٹ روم کی طرف کر دیا۔

''یہاں رکو اور ایسے اداکاری کرو کہ بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔''

''تم کیا کرنے چلے ہو؟''

''بھروسا رکھو... ڈوانٹ وھاٹ آئی سے۔''

جینی نے بیگ کھولا۔ اس کے بائیں ہاتھ پر ٹھوس فولادی دروازہ تھا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا دو مسلح پولیس والے دائیں جانب کھڑے تھے۔ پھر اس کی نگاہ ستون کے قریب تین مسافروں پر پڑی۔ جینی نے فی الفور نگاہ ہٹالی۔ وہ تینوں وہی تھے جن کی فلائٹ پر نشاندہی فرینک نے کی تھی۔ جینی کو بے کلی کا احساس ہوا۔ فرینک کیا کر سکتا ہے؟

فرینک نے سیل فون پر نمبر پنچ کیے۔ ''مارٹی، تم کہاں مر گئے؟ مصیبت سر پر ہے۔'' کچھ سن کر اس نے فون بند کر دیا۔ جینی ہراساں تھی۔ فولادی دروازے سے تو وہ گزر نہیں سکتے تھے۔

اچانک ایک اجنبی آواز سنائی دی اور جینی کے دل نے چھلانگ لگائی۔ فولادی دروازہ اندر سے دفعتاً کھل گیا تھا۔ وہاں ایک بھاری بھرکم آدمی نظر آیا جس کی مونچھیں خوب گھنی تھیں۔ اس نے آفیشل یونیفارم پہنا ہوا تھا۔ سر پر کیپ اور ہاتھ میں کلپ بورڈ تھا۔ فوٹو آئی ڈی چین کے ساتھ گردن میں جھول رہی تھی۔

''کہاں رہ گئے تھے؟'' فرینک بڑبڑایا۔

''حتی الامکان تیزی سے پہنچا ہوں۔'' مارٹی نے جواب دیا۔ ''چلو جلدی کرو۔'' وہ برانکس لہجہ میں بات کر رہا تھا۔

دونوں دروازے سے گزر گئے۔ جینی نے شانے پر عقب میں نگاہ دوڑائی۔ ستون کے پاس کھڑے تینوں مسافر تیزی سے ادھر ہی آرہے تھے۔

تاہم اتنی دیر میں دروازہ واپس بند ہو چکا تھا۔ چند سیکنڈ کا فرق رہ گیا تھا۔ ورنہ وہ تینوں نہیں تو ایک آدھ اندر گھس ہی آتا۔ فرینک بھی تاڑ گیا تھا اور ٹانگ چلانے کے لیے تیار تھا۔

فولادی دروازے سے گزر کر وہ تینوں ایک کوریڈور میں آگے بڑھ رہے تھے۔

''مارٹی کا تعلق ائرپورٹ سیکیورٹی سے ہے۔'' فرینک نے تعارف کرایا پھر اس نے جینیفر کا نام بتایا۔

''کون کُتے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟'' مارٹی نے پوچھا۔

''لمبی کہانی ہے۔ کار کا کیا ہوا؟''

مارٹی نے چابیاں نکال کر فرینک کو پکڑائیں۔

''ایلیویٹر سے نکل کر لیول فور پر آنا۔ لاٹ تھری میں نیلے رنگ کی شیوی امپالا کھڑی ہوگی۔ خیال رکھنا، گاڑی کئی ٹکڑوں میں واپس نہ ملے... ابھی دو سال کی قسطیں ادا کرنی ہیں۔''

''وعدہ رہا۔'' فرینک نے اسے اطمینان دلایا۔

☆☆☆

چارٹرڈ ''گلف اسٹریم''، ائرفرانس 747 کے پیچھے تیس منٹ بعد فضا سے زمین پر آیا۔ سب سے پہلے جیک نے باہر قدم رکھا۔

انہوں نے چاروں سمت دوڑ لگائی اور سیل فون نے دھن بجائی۔ فون جیک نے کان سے لگایا۔ ''وھاٹ؟'' اس کی آواز میں غصہ ابل رہا تھا۔ ''کیا بکواس ہے... ہر ایگزٹ کی نگرانی ہو رہی تھی... تین ایجنٹ ساتھ چپکے ہوئے تھے۔ لعنت ہے تم لوگوں پر۔ تلاش کرو، ورنہ دوسرے تمہیں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔'' جیک اچھا خاصا مشتعل دکھائی دے رہا تھا۔

''اب کیا افتاد آن پڑی؟'' مارک نے زہرخند سے کہا۔

''وہ دھوکا دے کر نکل گئے۔'' جیک نے اکھڑی

آواز میں کہا۔
''وہ تو مجھے پتا تھا'' مارک کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا۔
''زندہ باد سی آئی اے۔۔۔ میرا مشورہ ہے کہ ان کو اور اپنے ''نامعلوم'' مشن کو بھول کر آرام کرنا چاہیے۔'' مارک نے کھل کر مذاق اڑایا۔
جیک نے بمشکل خود کو جواب دینے سے باز رکھا۔ اس کے پاس جواب بھی کیا تھا۔ وہ خفت کا شکار تھا۔

☆☆☆

مارٹی، دروازے سے ان دونوں کو جاتا دیکھ رہا تھا۔ بعدازاں اس نے یونیفارم اور کیپ اتار کر ''گاربیج بن'' کی نذر کی اور سیل فون نکالا۔
''وہ دونوں نیلے رنگ کی شیوی امپالا میں ہیں۔'' مارٹی کا برانکس لہجہ بدل گیا تھا۔
''ہونہہ۔'' دوسری جانب سے محض ایک لفظ سنائی دیا۔
''اسکرپٹ کے مطابق کام جاری ہے۔'' اس نے مزید بتایا۔ ''وہ دہرے جال میں پھنس گئی ہے۔ میں اور نک اسکرپٹ کے مطابق جا رہے ہیں۔ کام ختم سمجھو۔'' مارٹی نامی شخص نے مزید کہا۔
''پرفیکٹ، فنش دی جاب۔''

☆☆☆

گاردا، لانگ آئی لینڈ میں فرینک میکال کے گھر پر تھا۔ یہ ایک پُرامن اور خاموش مقام تھا۔ مکھن کے رنگ والا فرینک کا گھر ''باڑ'' نے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ کار لاک کر کے اس نے صحن میں قدم رکھا۔ آس پاس اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ گاردا نے دروازے کی گھنٹی پر انگلی رکھ دی۔ ایک بار، دو بار، تین بار۔۔۔ کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ اس نے دو تین بار دستک دی، وہی خاموشی۔
گاردا نے والٹ نکالا جس میں ایک ملٹی پل پین نائف تھا، تین بلیڈ تھے، ایک تار کی طرح پتلا تھا۔۔۔ معمولی کوشش کے بعد وہ پولیس سے ''برگلر'' بن چکا تھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ ہال وے سے گزر کر وہ لاؤنج میں آیا اور دیواروں پر سجی تصاویر دیکھتا ہوا سیڑھیوں کے ذریعے اوپر جانے لگا۔ اس کا ارادہ تھا کہ پہلی منزل کے کمروں سے آغاز کیا جائے۔ اوپر آ کے ابھی وہ پہلے کمرے کا دروازہ کھولنے جا رہا تھا جب اس کی سماعت سے مدھم آواز ٹکرائی۔ آواز نیچے ہال وے سے ابھری تھی۔
وہ تھم گیا۔ دوسری بار آواز سیڑھیوں پر سے آئی۔ یہ قدموں کی آہٹ تھی۔ گاردا نے گلوک نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ گلوک سنبھال کر اس نے اسٹیئرز کا رخ کیا۔
ایک درمیانی عمر کا فارغ البال (گنجا) آدمی سیڑھیوں سے اوپر آ رہا تھا۔
''دوست، وہیں رک جاؤ۔'' گاردا نے حکم جاری کیا۔ اس آدمی نے گن کی جھلک دیکھتے ہی چند قدم پسپائی اختیار کی۔ ''پولیس'' گاردا نے بیج نکالا۔ ''یہاں کیا کر رہے ہو؟''
بیج دیکھ کر اجنبی کے چہرے سے خوف کا سایہ ہٹ گیا۔
''آفیسر! یہی سوال میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔ میرا نام نورس ہے۔ میں سڑک کی دوسری جانب قیام پذیر ہوں۔ فرینک اور میں اچھے پڑوسی ہیں۔ میں نے تمہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا ضروری خیال کیا کہ صورتِ حال کا جائزہ لوں۔''
''سن کر خوشی ہوئی، مسٹر نورس۔'' گاردا نے گلوک نیچے کر لیا۔ ''یہ فرینک کی رہائش گاہ ہے، ٹھیک؟''
''شیور، فرینک کی غیر موجودگی میں، میں خیال رکھتا ہوں۔'' وہ بولا۔
''بات اچھی ہے۔ تم نے آخری بار فرینک کو کب دیکھا تھا؟''
''کچھ روز پہلے۔ اسے اپنے بیٹے کے لیے ملک سے باہر جانا تھا۔ اس کا بیٹا چک میکال مارا گیا تھا۔ یو نو۔''
''ہاں، میں نے سنا تھا۔ افسوس ناک خبر تھی۔'' گاردا نے کہا۔ ''کیا تم ٹھیک ٹھیک بتا سکتے ہو کہ فرینک کس وقت یا کس دن نکلا تھا؟''
''اتوار کی دوپہر اسے زیورچ کے لیے پرواز کرنی تھی۔ وہ کافی نڈھال تھا۔ وہ خبر ہی ایسی تھی۔ چند آدمی اس کے سہارے کے لیے آئے تھے اور اسے ائرپورٹ تک پہنچایا تھا۔''
گاردا کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔ ''تم نے کہا اتوار کی دوپہر۔ آر یو شیور؟''
''اس میں مغالطے والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ آخر مسئلہ کیا ہے؟'' نورس نے سوال کیا۔
گاردا کی پیشانی اب تک ناہموار تھی۔ اس نے نورس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے استفسار کیا۔ ''اسے کون ائرپورٹ لے گیا تھا؟''
''سیاہ سیڈان میں دو آدمی تھے۔ میں نے پہلے انہیں

کبھی نہیں دیکھا۔'' نورس کی آنکھوں میں شک کا سایہ لہرایا۔
''اگر تم برا نہ مانو آفیسر تو میں جاننا چاہوں گا کہ تم اندر کیسے آ گئے؟''
''کوئی جواب نہیں آ رہا تھا اور دروازہ کھلا ملا تھا۔''
''عجیب بات ہے۔ میں نے کل ہی لاک چیک کیا تھا۔'' ''آفیسر، نام...'' نورس کی بات ادھوری رہ گئی۔
''ڈیٹیکٹو اسمتھ۔'' گاردا نے سیڑھیاں اترنا شروع دیں۔

☆☆☆

مارک JFK انٹرنیشنل ٹرمینل کے باہر کھڑا جیک کو دیکھ رہا تھا۔ جیک تین افراد سے الجھ رہا تھا، ان میں ایک عورت تھی۔ جیک کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا برافروختہ ہے... ان سے جدا ہو کر اس نے احکامات جاری کرنے شروع کیے۔ گراہم اور فیلوز کو اس نے پارکنگ لاٹس کی جانب روانہ کیا۔ جن پر وہ برس رہا تھا، تینوں کو ٹرمینل کی جانب بھیجا تھا۔ میں خود ''کار ہائر'' اور لیمو (لیموزین) ڈیسک کو دیکھوں گا۔ وقت نہیں ضائع کریں گے بلکہ پندرہ منٹ بعد یہیں ملیں گے۔
پھر اس نے مارک کو مخاطب کیا۔ ''بارز، ریسٹورنٹس اور ریسٹ رومز پر نظر ڈالو۔ پندرہ منٹ بعد واپس آ جانا۔''
مارک بیزاری کے ساتھ ایسکلیٹر کی جانب چلا گیا۔ اس نے گھڑی دیکھی، جیک پر لعنت بھیجی اور اِدھر اُدھر گھوم پھر کر پے فون پر آ گیا۔ وہ گاردا کا نمبر ملا رہا تھا۔
دوسری رِنگ پر گاردا کا جواب آیا۔ ''کہاں غائب ہو، مارک؟''
''میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ JFK پر ہوں۔ میرے پاس دس پندرہ منٹ ہیں۔ جلدی بتاؤ کیا پروگریس رہی؟''
''تمہاری خواہش کے مطابق میں نے کام شروع کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سب ٹھیک ٹھاک ہے۔ لیکن کچھ کچھ مشکوک حقائق بھی ہیں۔'' گاردا نے کہا۔
''کیا مطلب؟''
''فرینک کے پڑوسی نے بتایا ہے کہ وہ اتوار کے روز روانہ ہوا تھا۔ اسے دو آدمی سیاہ بیوک سیڈان میں ائرپورٹ لے گئے تھے۔ اس کا مطلب فرینک کو حد سے حد پیر کے روز صبح سوئٹزرلینڈ پہنچ جانا چاہیے تھا لیکن ریکارڈ کے مطابق وہ منگل کے روز وہاں اترا تھا۔ پورا ایک دن درمیان سے غائب ہے۔''
''سن رہا ہوں۔'' مارک نے کہا۔

''فرینک کے دفتر والی عمارت سے معلوم ہوا تھا کہ اس نے زیورچ کے لیے ڈائریکٹ فلائٹ ہفتے کی شام ہی بک کر لی تھی۔ JFK کی بکنگ چیک کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ اتوار کو روانگی سے ایک گھنٹے قبل وہ بکنگ کینسل کر دی گئی تھی پھر اسے رات میں دوبارہ ''ری بک'' کیا گیا۔ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہو رہی ہے۔'' گاردا نے بات ختم کی۔
''ہاں، بات تو مشکوک ہے اور کچھ؟'' مارک کی نظر گراہم پر پڑی۔ اس نے آڑ بڑھائی۔
''نہیں اور کچھ نہیں۔ آخر ہو کیا رہا ہے؟''
''جلد بتاؤں گا۔ اس وقت مزید بات جاری رکھنا ممکن نہیں۔'' مارک نے جواب سنے بغیر فون رکھ دیا۔
مارک کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ پیر کے بجائے منگل کو سوئٹزرلینڈ پہنچا؟ اسے ائرپورٹ کون لے کر گیا؟ بکنگ کس نے کینسل کی وغیرہ...

☆☆☆

انہیں ڈرائیو کرتے ہوئے نصف گھنٹا بیت گیا تھا۔ جینی بار بار مڑ کر عقب میں دیکھتی۔ تاہم ہیوی ٹریفک میں یہ اندازہ لگانا دشوار تھا کہ کوئی تعاقب میں ہے یا نہیں۔
''جیلنفر، پریشان مت ہو۔ ہم انہیں غچا دے چکے ہیں۔'' فرینک نے ڈرائیو کرتے ہوئے جینی کو اطمینان دلایا۔ جینی کو امید تھی کہ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔
''ہم اس راستے پر کیوں جا رہے ہیں؟'' جینی نے سوال کیا۔
''اس راستے سے ہم ''لانگ بیچ'' نسبتاً جلدی پہنچ جائیں گے۔''
''فرینک! میں پہلے بابی کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ اگر ہم وہ ذیلی سڑک پکڑیں تو صرف دس منٹ میں کلاڈویل، بابی تک پہنچ جائیں گے۔'' جینی نے بتایا۔
''او کے۔'' فرینک نے کار روک دی۔ ''تب تک میں ایک کال کر لوں۔''
جینی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور فرینک اتر کر پسنجر سیٹ پر آ گیا۔ اس نے گلوو کمپارٹمنٹ کھولا۔ جینی کی نگاہ پڑی۔ وہاں ایک سیل فون کے ساتھ آٹومیٹک پسٹل بھی رکھا تھا۔ فرینک نے پسٹل نکال کر گود میں رکھ لیا اور سیل فون پر نمبر پنچ کرنے لگا۔
جینی پسٹل کو گھور رہی تھی۔ ''پسٹل وہاں کس نے رکھا؟''

''اپنا منہ بند رکھو اور مجھے بات کرنے دو۔''
جینی کو کرنٹ سا لگا۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔
''میں ہوں۔ کووانیڈ کی جانب جا رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے میں وہیں ملو۔'' اس نے مبہم بات کر کے فون بند کر دیا۔
''گاڑی اسٹارٹ کرو۔'' اس نے خشک لہجے میں کہا۔
جینی سکتے کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔
''فرینک، فرینک کیا ہو گیا ہے تمہیں؟''
فرینک نے پستول اٹھالیا۔ ''اور مجھے فرینک کہنا بند کرو جیسا کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو۔ لانگ بیچ کی طرف چلو۔''

☆☆☆

مارک نے دیکھا کہ جیک سیل فون پر بات کر رہا تھا اور فیلوز سیاہ رنگ کی لیموزین کو سائڈ واک کے ساتھ لگا رہا تھا۔
مارک کو دیکھ کر اس نے فون بند کر دیا۔
''گاڑی میں آجاؤ، باقی لوگ تلاش جاری رکھیں گے۔ شاید چانس لگ جائے۔''
''مجھے یاد پڑتا ہے کہ تم نے فرینک کی اصلیت چیک کر لی تھی؟'' مارک نے مشکوک نظروں سے جیک کو دیکھا۔
''ہاں، تو کیا ہوا؟''
''میری تفتیش کے مطابق تم نے جھوٹ بولا تھا جیک، یا پھر کوئی سنجیدہ غلطی کی تھی۔'' اس لمحے گراہم بھی گاڑی کی جانب آتا دکھائی دیا۔ جیک نے کہا۔
''اس وقت ہم اس موضوع پر بات نہیں کر سکتے۔ اگر تم جاننا چاہتے ہو تو اندر آجاؤ۔''
مارک کی کھوپڑی چیخ گئی۔ ''میں کہیں نہیں جا رہا جب تک مجھے سچ نہ معلوم ہو جائے۔'' وہ چیخنے لگا۔ ''اسی وقت سچ بتاؤ۔ سی آئی اے کس چکر میں ہے، کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے؟''
راہ گیر گاڑی کی طرف متوجہ ہو گئے۔
فیلوز نے لپک کر مارک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ مارک نے بازو موڑ کر کہنی کی ضرب فیلوز کے جبڑے پر ٹکائی۔ اس نے کراہ کر اپنا ہاتھ ہٹایا۔ اسی وقت گراہم پہنچ گیا۔ اس نے آرم لاک لگا کر مارک کو گاڑی میں دھکیلا... جیک نے تماشائیوں کو اپنی آئی ڈی دکھائی۔
''پولیس، یہ آدمی ہماری تحویل میں ہے۔'' جیک نے دروازہ بند کیا اور ایک گھونسا مارک کے چہرے پر رسید کیا۔
''ایڈیٹ، یہ پبلک میں شور مچانے کے لیے تھا۔''

فیلوز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور انجن اسٹارٹ کر کے لیمو (لیموزین) آگے بڑھا دی۔
''کہاں لے جا رہے ہو؟'' مارک کی آواز تپ رہی تھی۔
''گراہم نے تمہیں پے فون پر بات کرتے دیکھا تھا، مارک۔'' جیک نے بتایا۔ ''بہتر ہے کہ جلدی سے بتا دو، تم کس سے بات کر رہے تھے؟''
''تم مجھے اغوا کر کے قانون شکنی کے مرتکب ہو رہے ہو۔''
''اس وقت میں ہی قانون ہوں۔ اب سوال کا جواب دو۔'' جیک کا رنگ بدلا ہوا تھا۔
''میرا ایک دوست تھا جو فرینک کے بارے میں معلومات کر رہا تھا... اس نے بتایا ہے کہ فرینک نے اتوار کو فلائی کرنا تھا۔ دو آدمی سیاہ بیوک میں اسے ائرپورٹ لے گئے تھے۔ ایک گھنٹا پہلے بکنگ کینسل کی گئی۔ رات میں پھر ری بکنگ کرائی گئی اور وہ اتوار کے بجائے پیر کو نکلا... کیا مطلب ہوا اس کا؟''
جیک کشیدگی کا شکار نظر آیا۔ اس نے ایک لفافہ نکال کر فوٹو برآمد کیا اور گاڑی کی اندرونی لائٹ آن کی۔
''یہ تصویر دیکھو۔'' اس نے فوٹو مارک کے حوالے کیا۔
فوٹو کچھ دھندلا تھا۔ مارک نے بغور اس کا جائزہ لیا۔
''کیا یہی فرینک ہے؟ جسے اٹلی میں HQ بلڈنگ کی تباہی سے ذرا پہلے تم نے جینفر کے ساتھ دیکھا تھا؟''
''یہ تم پہلے بھی دکھا چکے ہو۔'' مارک نے فوٹو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''فوٹو دھندلا ہے۔ لیکن ظاہر ویسا ہی معلوم ہوتا ہے۔'' مارک نے جواب دیا۔ ''ہیئر اسٹائل اور ہیئر کلر بھی۔''
جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''مارک، یہ اتنی اہم بات نہیں ہے۔ ہیئر کٹ بدلنا معمولی بات ہے اور ہیئر ڈرائی کی کوئی بھی سستی بوتل بالوں کا رنگ بدل سکتی ہے۔ اب میں سمجھا کہ ویزن ہارن پر جینفر کو جو خطرناک حادثہ پیش آیا تھا، وہ پہلے سے طے شدہ تھا۔ یعنی فرینک میکال وہ نہیں ہے، جو ہم سمجھ رہے ہیں۔'' جیک نے تشریح کی۔
مارک کے چہرے پر زردی نظر آئی۔ ''لیکن تم نے کہا تھا کہ فرینک کا پس منظر چیک کیا گیا تھا؟''
''میں نے ٹھیک کہا تھا۔ کیا تمہارے دوست نے نہیں بتایا کہ فرینک میکال، چک میکال کا باپ ہے اور وہ

پرائیویٹ ڈیٹکٹو ہے، وغیرہ وغیرہ۔ وہ بیٹے کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ گیا۔''

''یہی بیک گراؤنڈ ہم نے بھی چیک کیا تھا۔ اگر دال میں کچھ اور کالا ہے تو سو فیصد تصدیق کے لیے فرینک تک پہنچنا ہوگا۔''

''اگر وہ فرینک نہیں ہے تو پھر کون ہے۔ نیز اصلی فرینک کہاں ہے؟'' مارک کی آواز میں الجھن تھی۔ ''کیا تمہاری پچھلی بات ٹھیک ہو سکتی ہے کہ وہ موسکایا کا آدمی ہے؟''

☆☆☆

''تم کون ہو؟'' جینی ہائی وے پر لانگ آئی لینڈ کی طرف جارہی تھی۔ آسمان سے برف کی باریک تہ اتر رہی تھی۔ وائپرز آن تھے۔

''میرا نام نک استاوز ہے۔ میں سی آئی اے کے لیے کام کرتا ہوں۔''

جینی اسے گھور کے رہ گئی۔

''اصلی فرینک کہاں ہے؟''

''نیویارک سے باہر ''سیف ہاؤس'' میں۔''

''تم نے اس کی جگہ کیوں لی؟''

نک نے پسٹل واپس جیب میں رکھ لیا۔ ''تاکہ میں تمہارے قریب رہتے ہوئے ان لوگوں سے تمہاری حفاظت کرسکوں جو تمہیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔''

''مجھے کون ہلاک کرنا چاہتا ہے؟''

''اس آدمی کا نام جیک گیلسو ہے۔''

جینی نے یادداشت کو کریدا۔

''اس نے تم سے جھوٹ بولا تھا کہ وہ تمہارے باپ کا دوست ہے۔'' نک استاوز نے وضاحت کی۔

جینی کا بدن چند لمحے کے لیے سن ہوگیا۔ اسے جیک کا نام اور حلیہ یاد آ گیا۔ وہ دو سال قبل قاتل رات کی واردات کے بعد جینی سے ملنے اسپتال آیا تھا۔ جینی کو سب یاد آ گیا۔ جیک کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ وہ پال مارچ کے دوست کی حیثیت سے وقتاً فوقتاً ملتا رہا۔ پھر بددل ہو کر آہستہ آہستہ غائب ہوگیا۔

نک استاوز دوبارہ گویا ہوا۔ ''جیک بھی سی آئی اے کا آدمی ہے۔ چند سال قبل اس نے ایک خفیہ آپریشن شروع کیا تھا جس کا کوڈ نیم ''اسپائڈر ویب'' رکھا گیا۔ آپریشن کا ٹارگٹ ''پرائم انٹرنیشنل سیکیوریٹیز'' نامی بینک تھا۔''

جینی ایک بار پھر چونک پڑی۔ یادداشت کے نہاں خانوں سے ''اسپائڈر ویب'' کا نام ابھر کر شعور کی سطح پر آ گیا۔ اس نے باپ کی اسٹڈی روم میں سیکیورٹی باکس کے ساتھ زرد رنگ کا نوٹ پیڈ دیکھا تھا۔ اس پر کچھ لکھا تھا۔ جینی ''اسپائڈر ویب'' کے الفاظ ہی پڑھ پائی تھی۔ اس نے ڈسک بھی دیکھی تھی اور نقرئی کنجی بھی۔

وہ چاندی کی کنجی اب بھی اس کے پاس تھی۔ تاہم اسے نہیں معلوم تھا کہ سوئٹزرلینڈ کے وکٹر کے دفتر (HQ بلڈنگ) میں جینی نے بے خیالی میں وہ کنجی اپنے بیگ میں رکھ لی تھی۔ کیا فرینک/نک نے دیکھ لیا تھا؟ خیالات سے باہر آ کر اس نے نک سے سوال کیا۔ ''لیکن کیوں؟''

''پرائم کمپنی کو آف شور کمپنی کنٹرول کرتی تھی۔ آف شور کمپنی کو ایک اور کمپنی اون کرتی تھی۔ یہ کھیل رشین مافیا کے موسکایا کلین (CLAN) کے زیرِسایہ کھیلا جارہا تھا۔ غیر قانونی آف شور اکاؤنٹس کے ذریعے موسکایا کی دولت کا بیشتر حصہ امریکا میں انویسٹ کیا جارہا تھا۔ ''اسپائڈر ویب'' کا مقصد اس کاروبار کو مستقل بنیادوں پر بند کرنا تھا۔

''بالفاظ دیگر پرائم انٹرنیشنل کو رشین مافیا اون کرتی تھی؟''

نک نے سر ہلایا۔ ''ڈرٹی منی کو دھونے (لانڈرنگ) کے لیے وہ پرائم انٹرنیشنل کو استعمال کرتے تھے۔ پال مارچ اس کھیل سے بے خبر تھا۔ پھر جیک سامنے آیا اور اس نے پال کو قائل کیا کہ پرائم انٹرنیشنل کے اصل مالکان کو گھٹنوں پر گرانے میں مدد کی جائے۔ اس کے لیے پیپرایوی ڈینس کی ضرورت تھی۔''

اگلے ایک دو میل تک نک نے جینفر کو بتایا کہ جیک نے کس طرح پال کے ماضی کو استعمال کرتے ہوئے اسے دوبارہ ایک خطرناک کھیل میں اس وقت الجھادیا جب وہ اپنا ماضی بہت پیچھے چھوڑ کر ایک نئی باعزت زندگی شروع کرچکا تھا۔

جینی کا ذہن لٹو کی طرح چکرا رہا تھا۔ وہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش کررہی تھی۔ یہ خوشی کے آنسو تھے۔ بالآخر اسے اپنے باپ کی ساکھ کے بارے میں ایک مضبوط شہادت مل گئی تھی۔

''لیکن وہ سوئٹزرلینڈ میں کیا کررہے تھے؟''

انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ پرائم کو استعمال کرتے ہوئے زیورچ بینک سے پچاس ملین کی مالیت کے مساوی دولت کارل لازار نامی شخص کے سپرد کردی جائے۔ لازار، موسکایا کا گینگسٹر تھا۔ پال مارچ سی آئی اے (جیک) کی

مدد کر رہا تھا۔ لازار والی ڈیل سامنے آئی تو جیک کی نیت خراب ہوگئی۔ وہ پال کی مدد سے موسکایا کے خلاف جال بُن رہا تھا۔ اس نے دھوکے اور غداری کا دوسرا جال پھینکا۔''

''کیا مطلب ہے اس بات کا؟'' جینی نے پوچھا۔

''جیک اور سی آئی اے میں اس کے چند کرپٹ ساتھیوں نے مل کر لازار سے ڈیل کرلی... ٹارگٹ پچاس ملین کی دولت تھی... پال بے خبر تھا۔ اتنا لمبا ہاتھ مارنے کے لیے پال مارچ کو پھنسانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ پال کو مار کر اس کی لاش سے چھٹکارا پانا تھا تاکہ یوں معلوم ہو کہ وہ لازار کو جھانسا دے کر دولت لے کر غائب ہوگیا۔

''ایسا کیوں، وہ تو سی آئی اے کی مدد کر رہے تھے؟''

''لالچ، طمع... خالصتاً ہوسِ زر۔ منصوبے کی کامیابی کے بعد شریکِ جرم گروپ کی قسمت پلٹ جاتی۔ لازار گن پوائنٹ پر پال کو ویزن ہارن پر لے گیا۔ بہت سی اگلی باتیں شاید تم وولگل سے معلوم کر چکی ہو۔ لازار کا منصوبہ تھا کہ وولگل برادرز اور پال کو قتل کر کے کسی گہری برفانی دراڑ کے سپرد کر کے نکل جائے اور بعد میں ''جیک گروپ'' کے ساتھ دولت شیئر کرلے لیکن عین وقت پر تمام ہوشیاریاں دھری رہ گئیں۔ برفانی طوفان نے سارا منصوبہ خاک... میرا مطلب ہے برف میں ملا دیا۔''

''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ تم نے مجھے ان تمام مرحلوں سے کیوں گزارا؟'' جینی نے منطقی سوال کیا۔

''سی آئی اے کے احکامات تھے۔ تمہیں جتنا کم علم ہوتا، اتنا ہی اچھا تھا۔ کم از کم اس وقت تک جب تک ڈسک نہ مل جائے اور جیک بے نقاب ہوجائے۔ ہمیں جیک کی ٹیم کو بھی اندھیرے میں رکھنا تھا کہ ہم ان کی اصلیت سے واقف ہیں۔ کیونکہ اس بات کا بھاری امکان تھا کہ وہ جان جاتے کہ فرینک میکال، جینیفر کے ساتھ ہے، ''فرینک'' ناٹ نک''...

''تم ''ہم'' کا استعمال کر رہے ہو؟''

''ظاہر ہے کہ میں بھی اس پیچیدہ سازش کے تاروپود بکھیرنے کے لیے اکیلا نہیں تھا۔ مارنی سے تو تم مل چکی ہو۔''

''تم ڈسک کی بات کر رہے تھے؟ کیسی ڈسک؟'' جینی نے انجانے پن سے سوال کیا۔

''ڈکٹر کے مرڈر کے بعد جب ہم پولیس کے پہنچنے سے پہلے وہاں سے نکل گئے تھے۔ راستے میں تم نے ''برگ ہٹ'' اور چرچ کے بارے میں بتایا تھا۔ نیز اپنے ماضی کے بارے میں، میرے پوچھنے پر بہت سی باتیں بتائی تھیں۔ وہیں تم نے ایک سیکیورٹی باکس کا ذکر کیا تھا، جو تم نے اپنے والد کی اسٹڈی میں دیکھا تھا۔ میرے اندازے کے مطابق وہ ڈسک سیکیورٹی باکس میں ہے پھر نک نے مختصراً اسے بتایا کہ ڈسک میں کیا ہے اور اس سے موسکایا کے خلاف کیا کام لیا جا سکتا ہے۔'' نک نے اپنی کہانی میں مزید اضافہ کیا۔

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' جینی بولی۔ ''لیکن میں نے تمہیں یہ بھی بتایا تھا کہ جب اسپتال سے فارغ ہو کر میں گھر پہنچی تو ایک روز میں نے تلاشی لی تھی اور مجھے وہاں کچھ نہیں ملا تھا۔''

''تمہاری اور میری تلاش میں فرق ہے۔ اتنی اودھم بازی اور خون خرابے کے بعد ہمیں یہ چانس تو لینا چاہیے۔''

جینی کا ذہن ایک الجھی ہوئی گتھی بن چکا تھا۔ بات کہاں سے نکلی اور الجھتی، سلجھتی... سلجھ کے الجھتی کہاں آن پہنچی۔ نئے نئے انکشافات، نت نئے سوالات، ناقابلِ یقین، ناقابلِ قیاس۔ وہ پھر خالی ہاتھ نیویارک میں موجود تھی۔

''میری ماں کا قاتل کون ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''جیک۔''

''وہاٹ؟'' جینی کا منہ کھل گیا۔

''سامنے دیکھو۔ جیک کا مقصد تھا کہ اسے ایک اندرونی ٹریجڈی سمجھا جائے اور فریم میں پال کو ملزم کے طور پرفٹ کیا جائے۔ پال کے لیے ایسا ہی منصوبہ اس نے لازار کے ساتھ مل کر ویزن ہارن گلیشیر پر بنایا تھا۔''

''اور... اور... میرے والد؟''

''یہ بات تقریباً یقینی ہے۔'' نک چپ ہوگیا۔

''کہ... کہ ویزن ہارن پر اس رات برفانی طوفان سے صرف وولگل بچ کر نکلا تھا۔ پال کی باڈی اب بھی کہیں گلیشیر کی آغوش میں ہوگی۔ تمہیں حقائق کا سامنا کرنا چاہیے۔''

''لیکن کوئی اور بھی زندہ بچ گیا تھا۔ جو... جو کراؤن آف تھارن، فادر کے پاس پہنچا تھا۔''

''کیا کہہ سکتے ہیں۔ وہاں پہنچنے والا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔''

''نہیں، وہ میرے والد تھے۔ ان کے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟'' رنج و غم کی تند لہر نے اسے بے حال کر دیا۔ اس نے گاڑی روک کر سر اسٹیئرنگ وہیل پر رکھ دیا۔ سسکیوں کے ساتھ اس کا جسم واضح انداز میں لرز رہا تھا۔

نک نے نرمی سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''مجھے دکھ ہے... میرا یقین کرو، جینیفر۔''

''میں نہیں جانتی، کیا یقین کروں، کیا نہ کروں۔''
جینی نے آنکھیں صاف کیں۔
نک نے والٹ سے آئی ڈی نکال کر سی آئی اے کا ''لوگو'' جینی کو دکھایا۔ اس کا نام بھی لکھا ہوا تھا اور فوٹو بھی ابھرا نظر آ رہا تھا۔
''تم اپ سیٹ ہو۔'' اس نے آئی ڈی اور والٹ جیب میں رکھ لیا۔ میں ڈرائیو کرتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں کہ جیک اور مارک رائن کس چکر میں ہیں؟''
''مارک؟ کیا کہنا چاہ رہے ہو؟'' جینی کی سانس رک گئی۔

☆☆☆

لیموزین کا رخ مین ہٹن کی جانب تھا۔ بارش جاری تھی۔ بارش کیا، برفاب تھا جو گاڑی کی چھت کو کوٹ رہا تھا۔
جیک نے نشست میں خود کو ترچھا کیا۔ ''فیلوز، گاڑی روکو۔''
فیلوز نے گاڑی ایک طرف کھڑی کر دی۔ جیک کے ہاتھ میں پسٹل تھا۔ اس نے سائلنسر لگایا اور پسٹل کا رخ مارک کی جانب کر دیا۔
''کیا کر رہے ہو؟'' مارک بوکھلا گیا۔
عقبی نشست پر گراہم بھی بے چین نظر آ رہا تھا۔
جیک نے دفعتاً رخ بدلا۔ گلوک سے کھانسی کی آواز نکلی۔ گولی گراہم کے سینے پر لگی اور وہ نشست پر لڑھک گیا۔ فیلوز نے گردن گھمائی، اس کے چہرے پر الجھن تھی۔ تاہم مارک کا ذہن صاف تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ اظہارِ حیرت کا وقت نہیں ہے۔ گلوک دوسری بار کھانسا۔ فیلوز کی الجھن معدوم ہو گئی۔ گولی اس کے سر میں جا گھسی اور وہ اسٹیئرنگ پر اوندھا ہو گیا۔
مارک، جیک پر جھپٹا۔ جیک کو یہ سبقت حاصل تھی کہ وہ پہلے ہی ذہنی طور پر فیصلہ کر چکا تھا۔ مارک کامیاب نہ ہو سکا۔
''ہیرو مت بنو، ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔'' جیک نے پہلو بدل کر مارک کی جھپٹ کو ضائع کیا اور گلوک اس کے سینے کی جانب پھر دیا۔
''تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔'' مارک نے اسے گھور کر دیکھا۔
جیک نے گراہم کی لاش کو نشست پر سے نیچے گرایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔
''باہر نکلو۔'' اس نے مارک کے لیے حکم صادر کیا۔
''فیلوز کو پیچھے گراہم کے ساتھ ڈال دو۔''
مارک نے اس کی ہدایت کے مطابق حرکت کی۔
جیک نے عقبی دروازہ بند کر دیا۔ ''سیٹ سنبھالو اور ڈرائیو کرو۔'' اس نے مارک کو دوسرا حکم دیا۔
تادیر متواتر الجھتے الجھتے بالآخر گتھی نے سلجھنے کا آغاز کر دیا تھا۔

☆☆☆

نک، لانگ بیچ کی جانب رواں دواں تھا۔ بارش ونڈ اسکرین پر چابک کی طرح برس رہی تھی۔ برسات طوفان میں تبدیل ہو رہی تھی۔
''تم نے ٹھیک دیکھا تھا۔ ٹیورن میں اوپل کے ساتھ مارک ہی تھا۔ وہ اور جیک تمہارا پیچھا کر رہے تھے۔'' نک نے لب کشا کیے۔ ''تمہارے سوئٹزرلینڈ میں اترتے ہی وہ لوگ تمہارے تعاقب میں مصروف ہو گئے تھے۔''
جینی کو یوں لگا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر سڑک پر دے مارا ہو۔
''کک... کیوں؟'' اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔
''جیک چاہتا تھا کہ کوئی تم پر نظر رکھے تاکہ کوئی کلیو تمہارے ہاتھ لگے تو اسے پتا چل سکے۔ شاید وہ یہ چاہتا تھا کہ مارک تمہاری نظر میں آ جائے تو وہ اس کی جگہ لے سکے... منظرنامے میں میرے شامل ہونے سے بات بگڑ گئی۔ مارک یہی سمجھ رہا تھا کہ جیک تمہاری حفاظت کرنا چاہتا ہے۔''
جینی کچھ سمجھی کچھ نہیں سمجھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک مہیب چیستان یا گنبدِ بے در میں پھنس گئی ہے۔
''جیک کیا چاہتا ہے؟''
''گلیشیئر پر باڈی دریافت ہونے کے بعد... پہلے تو اس کی دلچسپی پچاس ملین کے شیئر میں تھی پھر اسے خیال آیا کہ پال کی باڈی مل گئی ہے تو ڈسک تک بھی پہنچا جا سکتا ہے۔ اس نے پروگرام بنایا کہ ڈسک کے لیے وہ موسکایا سے سودے بازی کرے گا۔ اس طرح موسکایا کی بھی بچت ہو جائے گی اور ڈسک کے عوض اسے مال بھی مل جائے گا۔ ہمیں اندازہ تھا کہ وہ یا اس کا کوئی آدمی چک میکال سے مل کر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ رک سیک میں اس نے کیا کیا دیکھا۔ انہیں کچھ پتا چلا یا نہیں لیکن انہوں نے چک میکال کو مروا دیا تاکہ کوئی بائی چانس بھی انہیں ٹریک نہ کر سکے۔''
نک خاصی باخبری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

''وہاں جو خون خرابا اور تباہ کاری ہوئی'' کیا یہ صرف سی آئی اے... میرا مطلب جیک کی کارستانی تھی؟''

''نہیں۔'' نک نے کہا۔ ''جیک اور موسکایا دونوں ملوث تھے۔''

''مثلاً؟''

''مثلاً ہیڈ کوارٹر کو مسمار کرنے اور وکٹر فیملی کو قتل کرنے میں موسکایا کا ہاتھ تھا... چرچ میں بھی انہوں نے خون بہایا... وغیرہ وغیرہ۔''

''مقصد؟'' جینی نے سوال کیا۔

''جیک اور موسکایا، معاملات اپنے طور پر حل کرنا چاہتے تھے۔ دونوں کا مقصد ہر اس امکان کو فنا کرنا تھا، جو تفتیش کو آگے لے جاتا... موسکایا کو دولت سے زیادہ ڈسک کی فکر تھی جبکہ جیک دولت کے چکر میں تھا۔ غالباً دونوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ لازار، پال اور پچاس ملین کی برآمدگی کے امکانات معدوم ہو چکے ہیں۔ دونوں کو ڈسک کی فکر تھی۔ اگر جیک پہلے ڈسک تک پہنچتا تو وہ موسکایا سے سودا کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں آجاتا... میرا اندازہ ہے کہ موسکایا دو باتوں سے بے خبر رہی۔ ایک یہ کہ جیک نے پال کو استعمال کیا پھر لازار سے مل گیا۔ دوسرے یہ کہ لازار، پال کو استعمال کر رہا تھا اور جیک سے ملا ہوا تھا۔''

''خود سی آئی اے کیا کر رہی تھی؟''

''سی آئی اے کو شک ہو گیا تھا کہ جیک ادارے کے وسائل استعمال کرتے ہوئے کوئی اور ہی کھیل کھیل رہا ہے۔ اسی لیے مجھے اس کے پیچھے لگایا گیا...''

''موسکایا پال اور لازار کی حد تک بے خبر تھی تو گلیشیر پر باڈی کی دریافت سے کھلبلی کیوں مچی؟''

''ڈسک کی برآمدگی کا آسرا پیدا ہو گیا تھا۔''

''یعنی انہیں پتا تھا کہ ڈیڈی نے ان کے خلاف سی آئی اے کے لیے کام کیا تھا؟''

''نہیں۔'' فرینک نے جواب دیا۔ ''غالباً جب جیک کی ڈیل لازار سے قدرت کے ہاتھوں برف نشین ہوئی تو دونوں پارٹیاں خاموش ہو گئیں۔ موسکایا سمجھ رہی تھی کہ لازار حسبِ ہدایت پچاس ملین گلیشیر کی راہ سے پہنچاتے طوفان کی نذر ہو گیا... باڈی کی دریافت کے بعد انہیں اندازہ ہوا کہ پال کے غیاب کا کوئی تعلق لازار سے تھا... وہ سرگرم ہو گئے...''

''لیکن انہیں ڈسک کی موجودگی کا کیونکر پتا چلا؟'' جینی متواتر سوال کر رہی تھی۔

''جیک نے ہی کوئی جال بُنا تھا۔ اس بارے میں حتمی طور پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' فرینک نے اظہارِ لاعلمی کیا۔

جینی کا دماغ ماؤف تھا۔ اسے ایک ہی بات ٹھیک طرح سمجھ میں آئی کہ اس کا باپ صاف ستھری زندگی گزار رہا تھا اور یہ کہ ان کی فیملی کی تباہی کے آغاز کی واحد وجہ جیک ہے۔

☆☆☆

جینی کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔ اسے یہ یقین نہیں آرہا تھا کہ مارک، بابی کو چھوڑ کر سوئٹزرلینڈ کیسے آسکتا تھا جبکہ جینی نے اسے بابی کی خاطر ساتھ نہیں لیا تھا۔ اس کا دل نہیں مان رہا تھا کہ مارک اس کی مرضی کے خلاف جاسکتا ہے۔

فادر کونراڈ کی باتیں، ووگل کی باتیں، فرینک کی باتیں، نک (فرینک) کی باتیں، سی آئی اے، موسکایا... ہر چیز ایک دوسرے کے ساتھ الجھ گئی تھی۔ اس کا ذہن اس قابل نہیں رہا تھا کہ وہ اس پزل کو سلجھا سکتی۔

مارک پر وہ کسی قیمت پر شک نہیں کر سکتی تھی اگر وہ سوئٹزرلینڈ آیا بھی تھا تو یقیناً کوئی معقول وجہ ہو گی اس نے بابی کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا ہو گا۔ مارک پر شک کرنا خود اپنے اوپر شک کرنے کے مترادف تھا۔

تاہم، نک کی حیثیت میں فرینک نے جو انکشافات کیے تھے، وہ پھر سے اس پر بھروسا کرنے لگی تھی۔ نک اس کی زبان پر نہیں چڑھ رہا تھا۔ وہ اکثر فرینک بولتے بولتے رک جاتی۔

ایک نامعلوم بے کلی میخ کی طرح اس کے دماغ میں گڑی ہوئی تھی۔

''جینفر، تم نے کہا تھا کہ تمہیں نہیں معلوم تمہارے والد نے سیکیورٹی باکس کہاں چھپایا تھا۔'' نک کی آواز نے اسے خیالات کے حصار سے باہر نکالا۔ ''لیکن تمہیں پھر سے کوشش کرنی چاہیے۔ اگر باکس گھر میں نہیں ہے تو شاید کوئی اشارہ چھوڑ دیا گیا ہو جو یہ بتادے کہ باکس کہاں ہے۔ ہمیں جیک سے پہلے باکس تک پہنچنا ہے۔'' نک نے نرمی سے جینفر کے بازو کو چھوا۔ ''کیا تم مدد نہیں کرو گی؟'' اس کی آواز میں التجا آمیز نرمی تھی۔

''ہاں... ہاں، شاید۔'' وہ بولی۔

بارش دھیمی پڑ گئی تھی۔ وہ کوو اینڈ کے قریب تھے۔

مکان تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ پہنچ گئے تھے۔

☆☆☆

لیموزین، لانگ بیچ سے پانچ میل دور بارش میں

رواں تھی۔ مارک کی نظریں گیلی سڑک پر تھیں۔

''اگلے موڑ سے لانگ بیچ کی جانب، وہاں سے کوواینڈ کارخ کرو۔'' جیک کی آواز آئی۔

''جینفر سے ملنا ہے؟''

''نیکسٹ ایگزٹ۔'' جیک نے سامنے اشارہ کیا۔

''تم نے منظر اس طرح ترتیب دیا جیسے پال نے پچاس ملین چرائے تھے جبکہ یہ کارروائی تمہاری تھی۔''

''تقریباً ٹھیک ہے۔'' جیک نے کہا۔ ''میں اور لازار تھے۔ ہمارے درمیان ڈیل ہوگئی تھی۔ ڈیل میں وہ برفانی طوفان شامل نہیں تھا۔ پال اور لازار گلیشیئر کی کسی گہری کھائی میں سو رہے ہوں گے اور پچاس ملین کا خزانہ بھی... کوئی ان کو نہیں پاسکتا۔''

مارک خاموشی سے سن رہا تھا۔

''لازار نے پچاس ملین کے ساتھ نکلنا تھا۔ پچاس فیصد میرا تھا۔ پال اور ووگل برادرز کو گلیشیئر پر ہلاک کر دیا جاتا۔''

''بعدازاں تم نے پچاس ملین کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی؟'' مارک نے سوال کیا۔

''لازار نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ وہ کس جانب سے سرحد پار جائے گا۔ یہ فیصلہ میں نے اس پر چھوڑ دیا تھا۔ وہی میری ایک بڑی غلطی تھی۔ جب تک اس کی باڈی دریافت نہیں ہوتی، پچاس ملین کی تلاش میں جانا پاگل پن ہوگا۔''

''وکٹر کا قتل، HQ بلڈنگ کی تباہی، چرچ میں خون خرابا، سب تمہاری حرکت تھی... کہ پال مارچ کی موت کا ایک سبب تم تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ کسی کو تمہارے ملوث ہونے کا سراغ ملے؟''

''نہیں موسکا یا بھی ملوث تھی۔''

جیک چپ رہا... کچھ دیر بعد وہ پھر بولا۔ ''تمہیں ڈسک کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ موسکا یا ڈسک کے لیے بہ آسانی مزید پچاس ملین کا نقصان برداشت کرسکتی ہے۔ محض اپنے گندے ہاتھ بچانے کے لیے۔''

''اور پھر تم ہمیشہ کے لیے اس کرۂ ارض سے غائب ہو جاؤ گے۔'' مارک نے نفرت کے ساتھ تبصرہ کیا۔

''سی آئی اے میں تیس برس گزارنے کے بعد میں سیکھ چکا ہوں کہ اپنے کھوج کیسے مٹائے جاتے ہیں۔''

''یہ سب کیوں کر رہے ہو؟''

''فضول سوال ہے۔'' جیک نے کہا۔ ''ہم اپنی زندگیاں داؤ پر لگائے رکھتے ہیں۔ موسکا یا جیسے لوگوں کے لیے جو ملین، بلینز میں کھیلتے ہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک مجرم، خطرناک گینگو... وغیرہ وغیرہ... یہ سب دیکھ کر میں تھک گیا ہوں۔ بدلے میں ہمیں کیا ملتا ہے؟ اگر زندہ بچے رہے۔ ایک تھکا ہوا پنشن پلان، جو داؤ پیچ اور ٹرکس سی آئی اے نے مجھے سکھائیں، ان کے استعمال کا صحیح وقت آگیا ہے۔ کچھ دیر سے آیا ہے۔ تاہم کوئی بات نہیں۔''

''تو ڈسک کہاں ہے؟''

جیک نے دانت نکالے۔ ''میرا دل کہتا ہے کہ تمہاری محبوبہ جینفر، جسے تم جینی کہہ کر پکارتے ہو' وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ بس اس کی یادداشت بہتر کرنے کے لیے مجھے سی آئی اے والی کوئی ٹرک استعمال کرنی پڑے گی۔''

''وہ میری محبوبہ نہیں' دوست ہے۔''

''بہت شرمیلے اور وضع دار واقع ہوئے ہو تم۔ چلو دوست ہی صحیح۔ ویسے تمہاری دوست ہے بہت خوب صورت۔'' جیک کی پوشیدہ مکروہ صورت عیاں ہوتی جارہی تھی۔

مارک نے اپنے اشتعال کو دبایا اور خاموش رہا۔

''اور کوئی سوال؟'' جیک نے فیاضی کا مظاہرہ کیا۔

''اگر جینفر تمہاری مدد کرسکتی ہے تو تم دو سال سے کہاں سو رہے تھے؟''

''اوہ مارک، اس کا جواب تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔''

''ہوسکتا ہے میں غلط سوچ رہا ہوں، تم ہی بتا دو۔''

''شروع میں، میں اس غلط فہمی میں رہا کہ ڈسک پال کے پاس ہے۔ پچاس ملین کا منصوبہ قدرت نے فیل کر دیا۔ پال سمیت سب کچھ غائب ہوگیا۔ پھر پال کی باڈی ملی تو مجھے ڈسک کا خیال آیا اور میں جینفر کے پیچھے لگ گیا۔ تاہم دوسرا صدمہ اس وقت ہوا جب جینفر نے تصدیق کر دی کہ باڈی اس کے باپ کی نہیں ہے۔''

''امید پھر بحال ہوگئی جب پتا چلا کہ وکٹر نے جینفر کو برف سے نکلنے والے کچھ اور شواہد بھی دکھائے تھے، کیوں ٹھیک ہے نا؟''

☆☆☆

لی رائے مرفی نے ان دونوں آدمیوں کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کے آئی ڈی بیج بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ ایک کے جبڑے پر زخم کا نشانہ تھا۔ وہ بابی کو دیکھنے آئے تھے اور لی رائے پریشان تھی کہ کیا کرے۔ وہ ہچکچا رہی تھی۔

''دیکھو اس کی بہن کار ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئی ہے۔'' لمبے قد والے نے بتایا۔

''وہاٹ؟ یہ کب کی بات ہے؟'' نرس نے پریشانی سے پوچھا۔

''وہ بیرونِ ملک سے واپس آئی تھی اور کیب میں سفر کر رہی تھی، جب یہ حادثہ ہوا۔''

''بیڈ ویری بیڈ... وہ تنہا ہی بابی کی فیملی تھی۔ اگر اسے پتا چلے گا تو وہ اپ سیٹ ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے؟'' نرس نے چلنا شروع کیا۔

''جینفر اسے دیکھنا چاہتی ہے، ہمیں لڑکے کو لے جانا پڑے گا۔''

نرس یک لخت رک گئی۔ وہ بابی کے کمرے کے پاس تھے۔ ایک نے کھڑکی سے جھانکا۔ بابی وھیل چیئر پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی کاغذ تھا۔ ''وہ رہا بابی۔'' ایک نے فقرہ اچھالا۔

''ہاں، وہی بابی ہے۔'' نرس لی رائے کی آواز میں افسردگی تھی۔ ''لیکن میرے پاس اختیار نہیں ہے کہ میں اسے یہاں سے جانے دوں۔''

''اونہوں... مگر ہمارے پاس اختیار ہے۔'' نشان زدہ جبڑے والے نے پسٹل نکالا۔ نرس بے سدھ کھڑی رہ گئی۔ دوسرے نے بڑھ کر اس کی گردن میں بازو لپیٹا۔ نرس نے چیخنے کی کوشش کی لیکن محض خرخراہٹ کی آواز آئی۔ ایک منٹ سے پہلے وہ بے ہوش ہو کر جھول گئی۔ دراز قامت نے بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے اندر کمرے میں گھسیٹ لیا۔ اس دوران میں دوسرا دروازہ کھول کے کھڑا رہا۔

بابی کی آنکھوں میں پہلے حیرت نظر آئی پھر حیرت کی جگہ خوف نے لے لی۔

☆☆☆

جینفر اور نک مکان کے اندر تھے۔ بتیاں روشن تھیں۔ دکھ بھری یادوں نے پھر یلغار کی۔

''کہاں سے شروع کریں؟'' نک نے سوال کیا۔

جینفر گم صم تھی۔

''جینفر...''

''ہاں، آں... میرے خیال میں پہلے اسٹڈی۔'' وہ چونک کر بولی۔

''اوکے۔''

اسٹڈی میں ناکامی کے بعد انہوں نے کمروں کو کھدیڑا پھر تہ خانہ، کچن۔

جینی تھک کر لیونگ روم میں بیٹھ گئی۔ نک بے چین نظر آ رہا تھا۔ اچانک باہر آسمان پر بجلی کڑکی اور بارش تیز ہو گئی۔ ہوا کی رفتار بھی بڑھنے لگی۔ درختوں نے جھومنا شروع کر دیا۔

دفعتاً لائٹ آف ہو گئی۔

''شاید تاریں ٹوٹ گئی ہیں۔'' نک نے ٹارچ روشن کی۔ بوٹ ہاؤس ڈوک دیکھتے ہیں۔ برساتیاں ہیں؟''

''ہاں، روشنی دکھاؤ۔'' وہ بولی۔

''باہر نکلنے سے پہلے میرا ہاتھ پکڑے رکھنا۔ باہر موسم خراب ہوتا جا رہا ہے۔'' نک نے ہدایت کی۔

☆☆☆

''یہاں روک دو۔'' جیک کی پسٹل کا رخ مارک کی جانب تھا۔ وہ ''کوواینڈ'' سے دو سو گز کے فاصلے پر تھے۔

''انجن چلنے دو، ہیڈ لائٹس آف کر دو، پھر فرسٹ گیئر میں دھیمی رفتار سے آگے جاؤ۔ کوواینڈ سے پچاس گز دور جیک نے گاڑی بند کروا دی۔ ''کوواینڈ'' نے اندھیرے کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

معاً بادل شدت سے گرجے۔ گاڑی کے باہر شور بڑھتا جا رہا تھا۔ جیک نے گھڑی دیکھی۔ ''ہم جلدی آ گئے۔''

''کیا مطلب؟''

''انتظار کرو۔''

☆☆☆

لہریں بورڈ واک پر سر پٹخ رہی تھیں۔ نک نے بوٹ ہاؤس کا دروازہ کھولا۔ ٹارچ کی روشنی میں انہوں نے جائزہ لیا۔ موٹر بوٹ، انجن پارٹس کے شیلف، زنگ آلود اوزار۔

''جینفر، تم بوٹ کے اندر اچھی طرح تلاشی لو۔'' نک نے کہا۔ وہ اسے روشنی دکھا رہا تھا۔

کیبن، وھیل ہاؤس، انجن کمپارٹمنٹس... تاہم ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ نک نے شیلف چھان ڈالے، ٹولز کو چیک کیا۔ پھر موٹر پارٹس۔ اس کا تکدر، بدمزگی سے ہوتا ہوا غصے اور پھر اشتعال کی حدود کو چھونے لگا۔ اس نے غصے میں بوٹ کی سائڈ پر لات ماری۔

''کہاں ہے، کہاں ہے باکس؟'' وہ چلایا۔ ''جینفر سوچو... سوچو... کہاں ہو سکتا ہے؟''

جینی بوٹ سے باہر آ گئی۔ اچانک نک نے گھوم کر اس کے بال پکڑ کر بے رحمی سے گھمایا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے رخسار پر مارا... وہ لڑکھڑاتی ہوئی دیوار سے جا لگی۔

لمحہ بھر کے لیے تو اسے یقین نہیں آیا کہ نک نے کیا حرکت کی ہے۔ وہ ہکا بکا رہ گئی، سکتے کی، بے یقینی کی کیفیت تھی جو دھیرے دھیرے کم ہوئی تو آنکھوں میں خوف اور نفرت اجاگر ہوگئی۔

اتنا بڑا دھوکا، اتنی بڑی اداکاری، اٹلی، سوئٹزرلینڈ سے لے کر نیویارک تک۔

''میں نے کچھ کہا تھا؟'' نک پھنکارا۔

''مجھے، مجھے نہیں معلوم۔'' جینی دروازے کی طرف بھاگی۔ لیکن نک نے لپک کر اس کی کلائی پکڑ لی۔ اس کے چہرے سے پاگل پن ہویدا تھا۔ وہ جینفر کو کھینچتا ہوا بوٹ ہاؤس سے بھیگے ہوئے لان، پھر کچن میں لے آیا۔ جینی اس دوران میں احتجاج کرتی رہ گئی۔

''اپنا منہ بند رکھو۔'' وہ بالکل اجنبی بن گیا تھا۔ اس نے سیل فون نکالا۔ نمبر پنچ کر کے چند الفاظ کہے اور اسے آف کر دیا۔

ایک منٹ کے اندر کوئی گاڑی ڈرائیوے میں داخل ہوئی۔ گاڑی سے جو آدمی باہر آیا، وہ ائرپورٹ پر ان دونوں کو فرار کرانے والا مارٹی تھا۔ پھر ایک اور آدمی نکلا جو لمبے قد کا تھا۔ دونوں کسی کو گھسیٹتے ہوئے کچن کی جانب آرہے تھے۔

جینی کی چیخ نکل گئی۔ دل زور سے پسلیوں کے اندر اچھلا، وہ بابی تھا۔ اس کا سر لٹک رہا تھا اور ٹانگیں زمین پر گھسٹتی آرہی تھیں۔

اندر آتے ہی وہ جھپٹی۔ ''بابی... بابی۔''

نک سیل فون پر کہہ رہا تھا۔ ''جیک، میں نے سارے پتے کھیل لیے۔ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کتیا کو کچھ نہیں معلوم۔'' جینی جیسے بہری ہوگئی۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ کسی گہری سازش کا شکار تھی۔ نک کی حقیقت کچھ اور تھی۔ بابی کی وہاں موجودگی اور مارٹی کی آمد بتا رہی تھی کہ وہ اور بابی انتہائی نامساعد اور خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہیں۔

''ہاں اسے اٹھا لائے ہیں۔'' اس نے کسی سوال کا جواب دیا۔ ظاہر ہے اشارہ بابی کی طرف تھا۔ ''اب کیا کرنا ہے؟'' نک نے دوسری جانب سے جواب سنا۔

''اوکے۔'' اس نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

''سب ٹھیک ہے بابی... بابی... میں تمہارے پاس ہوں۔ کیا تم زخمی ہو؟'' جینی کا دل تڑپ رہا تھا۔ آج وہ کھلی آنکھوں سے بھیانک خواب دیکھ رہی تھی۔ سب کچھ اس سے زیادہ کربناک تھا جو وہ بند آنکھوں سے خوابیدہ حالت میں دیکھتی تھی۔

بابی کچن میں اس کے ساتھ ٹیبل پر تھا۔ اس کی آنکھیں رونے سے سوج گئی تھیں۔ اس کے بائیں رخسار پر خون آلود خراش تھی۔ جینی نے اسے بانہوں میں لیا ہوا تھا۔ بابی کا سر اب بھی سسکیوں کے زیرِ اثر ڈول رہا تھا۔ بابی کی حفاظت کے لیے جینی کے جسم میں غم و غصے کی لہر طاقتور کرنٹ کی طرح دوڑنے لگی۔

''درندو، تم نے اسے زخمی کر دیا ہے۔'' وہ چلّائی۔

''معمولی بات ہے۔'' نک نے پھنکار ماری پھر اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف انگوٹھا اٹھایا۔ ''جیک آرہا ہے، تم میں سے ایک باہر جا کر گاڑی میں بیٹھے اور چوکس رہے۔ دوسرا بیک یارڈ میں چلا جائے۔'' نک نے ہدایات جاری رکھیں۔

جینی، بابی کو دلاسا دے رہی تھی، اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ بابی کو نہ بچا سکی تو پہلے خود جان دے دے گی۔ چند روز میں اس نے جو کچھ دیکھا اور بھگتا تھا، اس کے بعد اب اسے کوئی چیز خوف زدہ نہیں کر سکتی تھی۔

نک نے کچن کی درازیں نکال کر باہر پھینک دیں۔ اس نے اپنے انداز میں ایک بار پھر کچن کو ٹٹولا۔ فرش، دیواروں اور چھت تک کا جائزہ لیا۔ وہ اور اس کے ساتھیوں نے جو طویل فلمی ڈراما تشکیل دیا تھا، کئی روز بعد صبر آزما ڈراما فلاپ ہوتا نظر آرہا تھا۔ ہزیمت نے اسے مشتعل کر دیا تھا۔ وہ اپنی تمام اداکاری اور پیشہ ورانہ تراکیب پوری توانائیوں کے ساتھ اس ڈرامے میں جھونک چکا تھا۔

اس کا پیمانۂ صبر چھلک پڑا تھا۔ شرافت، بہادری اور اخلاص کا مصنوعی نقاب اس نے نوچ کر پھینک دیا تھا۔ وہ کئی روز سے ''ہیرو'' کا رول ادا کر رہا تھا۔ اب پوری طرح ولن کے روپ میں ڈھلنے کے لیے تیار تھا۔ اس کے پاس یہی کارڈ بچا تھا کہ انگلیاں ٹیڑھی کر دے، بلکہ توڑ ڈالے۔

نک نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ناکامی یا کامیابی دونوں صورتوں میں بہن بھائی کو ٹھکانے لگا دے گا۔ اس کا گندہ خون آکسیجن لے کر دماغ میں آتا تو وہاں شیطانی خیالات چھوڑ جاتا۔ اپنی خباثت کے برخلاف اٹلی اور سوئٹزرلینڈ میں اس نے جینفر کے حسنِ جہاں سوز کو بھسم کرنے کے کئی مواقع گنوائے تھے اور خود کو قابو میں رکھا تھا۔

اب وہ معذور بھائی اور عاشق نامدار کی موجودگی میں جینفر کے ساتھ ''شیطانی ڈراما'' پلے کرے گا۔ اس کا حیوانی

ٹیسٹ پہلے ہی جانور کی سطح پر تھا۔ وہ دکھائے گا کہ وہ ہیرو نہیں بلکہ شیطان صفت ولن ہے، جلاد ہے۔ انسانیت کے منہ پر زہر آلود طمانچہ ہے۔ عاشق اور بھائی تو ''شیطانی ڈراما'' ختم ہونے سے پہلے ہی ازخود مر جائیں گے۔ اس نے کئی روز جینفر کے ساتھ گزارے تھے۔ وہ اس کے پندار، انا اور بانکپن سے واقف تھا۔ نک کے دماغ میں جو شیطانی منصوبہ پل رہا تھا، وہ خوب آگاہ تھا کہ جینفر اس کی غیر انسانی خباثت کو ناکام بنانے کے لیے جان سے گزر جائے گی۔ مارک اور بابی کے لیے بھی یہ ایک ناقابلِ برداشت جہنمی نظارہ ہوگا۔ نک نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ گویا کوئی گولی ضائع کیے بغیر تینوں کا کام ہوجائے گا۔

حیوانی خیالات نے اس کے تاثرات مسخ کر دیے تھے۔

باہر کسی گاڑی کے انجن کی آواز آئی پھر دروازے کھل کے بند ہوئے۔ ذرا دیر بعد کچن کے دروازے کے باہر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

دروازہ کھلا اور مارک نے قدم اندر رکھا۔ اس کے پیچھے جیک تھا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی۔ مارک نے جینی کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔ چہرے پر مسرت اور اداسی کا ملا جلا تاثر تھا۔ وہ جینی کی طرف بڑھا۔

''جذباتی مت ہو۔ میز کے قریب کرسی سنبھالو۔''

جیک نے وارننگ دی۔ حالات بدتر تھے۔ تاہم جینی کی آنکھوں میں امید کا دیا ٹمٹمایا۔ مارک کو گن پوائنٹ پر دیکھ کر اس کے دل میں مسرت بیدار ہوئی تھی۔ یعنی مارک دشمنوں کا دشمن تھا جبکہ نک نے جینی کو مارک کی جانب سے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔

مارک نے بابی اور بابی نے مارک کو دیکھا۔ بابی کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ مارک کے چہرے پر دکھ کا سایہ اتر کر غائب ہوگیا۔ صورتِ حال مخدوش اور فیصلہ کن تھی۔ اسے کمزوری اور بے بسی کے اظہار سے بچنا تھا۔ جو کچھ کرنا تھا، اسے ہی کرنا تھا۔ وہ جانتا تھا جینی کیا سوچ رہی ہے۔ مارک نے ایک نگاہ جینی پر ڈالی۔ یہ دیکھ کر اسے اطمینان ہوا کہ جینی کے چہرے پر خوف کی جگہ عزم جھلک رہا تھا۔ نگاہیں چار ہوئیں تو دونوں نے زبان کھولے بغیر ایک دوسرے کے دل کا حال جان لیا۔

جیک نے دروازہ بند کردیا۔ ''تم میرے پارٹنر سے مل چکے ہو۔'' جیک کی آواز آئی۔ ''نک ایک شاندار اداکار اور ہمارا سب سے بہترین آدمی ہے۔''

''ملا نہیں ہوں صرف دیکھا ہے۔'' مارک نے اعتماد کے ساتھ تردید کی اور بے نیازی سے فرینک عرف نک سے نگاہیں چار کیں۔ ''ہاں اداکار تو معلوم ہوتا ہے۔ دوسری بات دکھائی نہیں دیتی۔'' مارک ماحول کا مجموعی تاثر بدلنا چاہتا تھا۔ جینی اور بابی کو اعتماد کی ضرورت تھی۔ وہ ذہنی طور پر خود کو ہر قسم کی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے تیار کر رہا تھا۔

اس کا جواب کچن میں موجود ہر فرد کے لیے غیر متوقع تھا۔ جینی نے فخر محسوس کیا۔ بابی نے ڈھارس پائی، جیک کو حیرت ہوئی اور... اور نک کے جبڑے بھنچ گئے۔ مارک کے جواب نے سب سے زیادہ نک کو متاثر کیا تھا۔ جواب بھی اُدھر سے ہی آیا۔

''جلد ہی دیکھ لوگے۔'' اس کی آواز میں آگ تھی۔

''جلدی؟'' مارک نے ٹانگیں پھیلا دیں۔ ''ابھی دکھا دو۔''

آواز کا شعلہ نک کی آنکھوں میں منتقل ہوگیا۔ وہ خونی نظروں سے مارک کو دیکھ رہا تھا۔ ''بہت رونا پڑے گا۔''

''اپنے مستقبل کے بارے میں بتا رہے رہو؟''

مارک نے حملے جاری رکھے۔ جینی کو بھی قدرے حیرت ہوئی۔ مارک کا یہ روپ اس نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ اُدھر نک کی کھوپڑی یخ پڑی۔ اس نے خطرناک انداز میں پیش قدمی کی۔

''نک، اس کی خوش فہمی دور ہونے والی ہے۔ قابو میں رہو۔'' جیک نے تنبیہ کی۔ نک نے بمشکل خود کو روکا۔

''اچھا اداکار ہے، سی آئی اے میں کیسے آگیا؟''

مارک نے بے خوفی سے مضحکہ اُڑایا۔

''اپنی جانِ جگر کی فکر کر... تجھے ہاتھ نہیں لگاؤں گا اور تو روئے گا۔'' نک کسی درندے کی طرح غرایا۔

''جیک، یہ تو کامیڈی بھی کر لیتا ہے۔ اسے بتاؤ کہ میری جان تو اس کے اندر اٹکی ہے۔''

نک کے ضبط کی بندشیں ٹوٹ گئیں۔ مارک بھی کھڑا ہوگیا۔ جیک نے ہوائی فائر کیا۔ نک پھر تھم گیا۔ فائر کی آواز سے دونوں کارندے کچن کی طرف آئے۔

''دونوں باہر رہو۔ یہاں سب ٹھیک ہے۔'' جیک نے انہیں واپس بھیج دیا۔

دو اور دو چار۔ دو اندر دو باہر۔ مارک نے تخمینہ لگایا۔

''مرنے کی جلدی ہے کیا؟'' جیک نے مارک کو گھورا۔

''ہاں، اس کو جلدی ہے۔'' مارک نے نک کی طرف اشارہ کیا۔ ''پٹاڈال دو۔''
جینی کو لگا کہ جیک فائر کرنے والا ہے۔ اس کا چہرہ غضبناک ہوگیا تھا۔ تاہم وہ دانت کچکچا کر رہ گیا لیکن نک، جینی کی طرف بڑھ رہا تھا۔
مارک کو اندازہ ہوگیا کہ کسی وجہ سے جیک اسے فوراً ہلاک نہیں کرے گا۔ ورنہ وہ یہ کام گراہم اور فیلوز کے ساتھ ہی کر دیتا۔ تاہم اسے وقت کی کمی کا بھی احساس تھا۔ وہ چاہ رہا تھا کہ جیک کے حواس بھی غصے کی نذر ہو جائیں اور وہ کچن میں ہی معاملہ نمٹا دے۔ ڈو اور ڈائی والی سچویشن تھی۔ اس کی تیز نگاہ نے بھانپ لیا کہ نک کا ایک بازو گڑبڑ کر رہا ہے۔ شاید زخمی تھا۔ اس کی آنکھ کے نیچے بھی زخم کا نشان تھا جو زیادہ پرانا نہیں تھا۔ تمام بکواس میں اس کی پوزیشن بدل گئی تھی۔ وہ کھڑا تھا، رخ ایسا تھا کہ جیک اور نک دونوں اس کی نظر میں تھے۔
مارک کی دلیری نے جینی کا حوصلہ بڑھا دیا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ نک خطرناک عزائم آنکھوں میں لیے اس کی طرف آرہا ہے۔
مارک کے جسم کے تمام عضلات اکڑ گئے تھے۔
''جیک اسے روک لو ورنہ میں اس کا دوسرا بازو بھی ناکارہ کر دوں گا۔'' مارک ایک قدم آگے گیا۔ ''اور تم لوگ ڈسک سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔'' مارک نے بیک وقت دو ہوائیاں چلائیں۔
نک خود ہی رک گیا۔ مارک کے غیر متوقع فقروں نے ہر ایک کے چہرے پر حیرت و استعجاب کا رنگ پھیر دیا تھا۔ نک، جینی اور جیک تینوں حیران تھے کہ مارک نے ''بازو'' والی بات کیسے کہی؟ سب سے زیادہ حیرت نک کو ہوئی تھی۔ اسے پہلی بار اندازہ ہوا کہ وہ مارک کو شروع سے انڈر اسٹیمیٹ کرتا رہا ہے۔ جینی تو گویا جھوم اٹھی تھی۔ تاہم وہ متواتر خاموش تھی۔
لیکن مارک، بابی کو دیکھ رہا تھا بلکہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ مارک اس بات پر حیران تھا کہ بابی کیوں حیرت زدہ تھا۔ اس کو تو نک کے بازو کی کوئی خبر نہیں تھی تو کیا وہ ڈسک والے فقرے پر چونکا تھا؟ کیا بابی جانتا ہے کہ ڈسک کہاں ہے؟
مارک شک میں پڑ گیا کہ بابی کو کچھ نہ کچھ معلوم ہے۔
''مارک! میں نہیں سمجھا کہ تم کس بات پر اکڑ رہے ہو؟ اور ڈسک والی بات تم نے کیوں کہی؟'' جیک نے سرد لہجے میں سوالات کیے۔
''میں ہنستے ہوئے مرنا چاہتا ہوں لیکن ''اداکار'' کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ جہاں تک ڈسک کی بات ہے، میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے جینفر سے ڈسک کا اتا پتا معلوم کیا تھا لیکن اسے کچھ نہیں پتا تھا۔ اس وقت میں نے آدھا سچ بولا تھا۔ جینی کو اشارہ معلوم تھا لیکن وہ ایک معما تھا۔ وہ اسے حل نہ کر سکی۔ میں نے اشارہ سمجھ لیا تھا۔'' مارک نے بتایا۔
''بکواس کر رہے ہو۔ دوسرے تمہیں نک کی طاقت اور صلاحیتوں کا اندازہ بھی نہیں ہے۔'' جیک نے کہا۔
''اندازہ تو ہے۔'' مارک نے جواب دیا۔ ''نک ایک اداکار ہے اور عورتوں سے بچوں سے لڑ سکتا ہے۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے کارنامے سب ڈراما تھا۔''
اس مرتبہ مارک کی اشتعال انگیز باتوں کا کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ وہ ماحول کو بھڑکانے اور بے قابو کرنے میں تقریباً کامیاب ہوگیا تھا۔ تاہم جینی کو کسی افتاد سے بچانے کے لیے بروقت اس نے جو ہوائیاں چھوڑی تھیں، انہوں نے ماحول کی گرمی کم کر دی تھی اور دشمنوں کو بھی ہوشیار کر دیا تھا۔ اس نے پینترا بدلا۔
''مت کرو یقین۔ اتنا بتا دو کہ فرینک میکال کہاں ہے؟''
''وہ مر چکا ہے۔''
''تمہارے ساتھ دوسرے لوگ کون ہیں؟'' جینفر کافی دیر بعد بولی۔
''کرائے کے گوریلے۔'' جیک نے محاورتاً مختصر لیکن شافی جواب دیا۔
''جینفر کو متواتر خطرے میں رکھ کر بار بار ''اداکار'' کے ذریعے بچانے کا مطلب؟'' مارک نے سوال کیا۔
''سادہ سی بات ہے۔ جینفر کا اعتماد جیت کر کوئی کلیو حاصل کرنے کی کوشش... اس طرح کچھ نہ کچھ معلوم ہو ہی گیا۔ وو گل تک پہنچ گئے اور سیکیورٹی باکس کا پتا چل گیا۔''
''اس گورکھ دھندے میں مجھے کیوں فٹ کیا گیا؟''
''تم پلان بی کے طور پر گئے تھے۔ اگر نک کسی وجہ سے فیل ہو جاتا تو تمہیں استعمال کیا جاتا۔''
''یو باسٹرڈ۔'' جینی پھر غصے میں آگئی۔ ''تم نے بابی پر گولی چلائی۔ تم نے میری ماں کی جان لی۔ تم انسان نہیں ایک وحشی درندے ہو۔'' اس کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ''تم قانون

کے رکھوالے دولت کے لیے بے گناہ لوگوں کو قتل کرتے پھر رہے ہو۔ کیا ملے گا تمہیں۔ تم بھی اسی طرح مارے جاؤ گے۔'' جینی کی سانس پھول گئی۔

''ہم جان ہتھیلی پر رکھے پھرتے ہیں اور قانون ہمیں کیا دیتا ہے؟''

''یہ تو پیشے کا انتخاب کرتے ہوئے سوچنا چاہیے تھا۔''

''اپنا لیکچر بند کرو۔'' نک غرایا۔ ''میں نے تمہارے لیے خصوصی پروگرام بنایا تھا لیکن اب میں پہلے تمہارے عاشق کے ہاتھ پاؤں توڑوں گا۔''

''اپنا غلیظ منہ بند رکھو۔'' جینی نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اسے خطرے کا احساس تھا لیکن مارک کی دلیری نے اسے شیر کر دیا تھا۔ مارک کی وجہ سے ناامیدی کا دباؤ کمزور پڑ گیا تھا۔ ''تم لوگ اپنے ناپاک خوابوں سمیت اسی طرح دفن ہو گے جس طرح تم نے درجنوں بے گناہوں کو دفن کیا ہے۔''

''تم نے بتایا تھا اس کو؟'' جیک نے نک کو دیکھا۔

''ہاں، یہ پھسل رہی تھی... اس لیے میں نے اس کی ماں کے علاوہ لازار سمیت کئی ایک خفیہ باتیں بتا دی تھیں۔ پال کو پھنسانے کا منصوبہ بھی بتا دیا تھا۔''

''آئی ایم سوری، یہ سچ ہے۔ یہ بزنس ہے۔ بزنس میں کئی ناخوشگوار فیصلے کرتے پڑتے ہیں۔'' جیک نے کہا۔

''بزنس دیوالیا بھی ہو جاتے ہیں۔'' مارک نے کہا۔

''دیکھیں گے۔'' جیک نے کہا۔ ''لاؤ چابی نکالو۔'' چابی کے لیے جیک نے جینفر کو مخاطب کیا تھا۔

جینی نے سوچا کہ جھوٹ بولنا بے معنی ہے۔ یقیناً نک نے وکٹر کے دفتر میں اسے چابی رکھتے دیکھ لیا تھا۔ وہ آئیں بائیں شائیں کرے گی بھی تو چابی اس کے بیگ سے برآمد ہو جائے گی۔ البتہ مارک چونک پڑا تھا۔

جینی نے بیگ کھول کر چابی میز پر رکھ دی۔

''بہت خوب۔'' جیک کا چہرہ چمکنے لگا۔ ''اب سیکیورٹی باکس کا پتا بھی بتا دو۔''

''اس کے لیے تمہیں بابی کے ''فادر'' کو واپس لانا پڑے گا، وہی کچھ بتا سکتے ہیں۔'' جینی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''میں سمجھ گیا۔'' جیک نے سائلنسر نکال کر پسٹل پر فٹ کرنا شروع کر دیا۔ سائلنسر لگا کر اس نے پسٹل جینفر کے سر پر رکھ دیا۔ ''تم بتا دو یا کوئی اور بتا دے۔ چابی مل سکتی ہے تو باکس بھی ملے گا۔ چابی کا ملنا ایک کرشمہ تھا۔ مطلب یہ کہ قسمت ہمارے ساتھ ہے۔'' وہ مسکرانے لگا۔

کچن میں خاموشی طاری تھی۔ بابی بے چین نظر آ رہا تھا۔ پھر جیک پیچھے ہٹ گیا۔

''تمہیں کیوں یقین ہے کہ باکس یا ڈسک کہیں آس پاس ہے؟'' مارک نے سوال کیا۔

''گڈ، اچھا سوال ہے۔ دو سال پہلے میں نے نیویارک کے ہر بینک کی چھان بین کروائی تھی کہ بابی کے ماں یا باپ کے نام پر کوئی سیف ڈپازٹ لاکر وغیرہ ہونا چاہیے لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ چیز اتنی بے وقعت نہیں تھی کہ اسے ضائع کر دیا جاتا۔ چابی کی موجودگی اس کا ثبوت ہے۔ لہٰذا سیکیورٹی باکس کو انتہائی احتیاط سے چھپایا گیا ہے۔ سی آئی اے کی نفسیاتی ٹرکس کے مطابق چھپانے والے نے اسے یہاں سے دور نہیں چھپایا۔ باکس اسی پراپرٹی پر ہے۔''

''باکس خالی ملا تو؟''

''ناممکن، خالی باکس کو پوشیدہ نہیں رکھا جاتا پھر یہ چابی...'' جیک نے چابی اٹھالی۔ ''جلدی کرو۔ ورنہ پہلے بابی مارا جائے گا، پھر مارک اور پھر تم۔'' اس نے جینفر کو گھورا۔

اسی وقت نک نے حرکت کی۔ وہ جیک کے قریب آیا اور کان میں کچھ کہا۔

''آئی سی، گڈ آئیڈیا۔'' جیک نے سر ہلایا۔ ''تمہیں ایسے نہیں مارا جائے گا۔ نک کا پروگرام کچھ اور ہے۔'' جیک کی آنکھوں میں خباثت ناچ رہی تھی۔ اس نے رخ بدلا اور پسٹل بابی کے سر پر رکھ دیا۔

''لڑکے کی طرف کبھی کسی کا دھیان نہیں گیا۔ بہت ممکن ہے کہ اسے کچھ معلوم ہو۔'' بابی کسمسایا۔

''پلیز، اسے کوئی نقصان مت پہنچاؤ۔'' جینی کے لہجے میں التجا تھی۔ بھائی کی محبت عود کر آئی تھی۔

جیک نے اپنا نچلا ہونٹ چبایا۔ ''میں کوئی ظالم ترین انسان نہیں ہوں۔''

''پتا ہے، تم انسان نہیں ہو۔'' مارک نے بات کاٹ دی۔

''تمہاری زبان بہت چلنے لگی ہے۔ شاید ہیروئن کے سامنے۔'' جیک کی آنکھوں میں نفرت جھلک رہی تھی۔

مارک کی برجستہ فقرے بازی، ایسی مایوس کن صورت حال میں بھی جینی کو مزہ دے گئی۔

''میں نے سوچا ہے۔'' جیک نے سلسلۂ تکلم جوڑا۔ ''تم تینوں مشاورت کر لو۔ سچ بولنا ہے اور کس نے بولنا ہے؟

تم تینوں کے پاس دس منٹ ہیں۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔''
''نک، اس کے پاس سیل فون ہے؟'' جیک نے نک کو دیکھا۔
''نہیں۔''
''ہاؤس فون کام کر رہا ہے؟''
''نہیں۔''
''کچن میں کوئی ہتھیار، چاقو وغیرہ؟''
''نہیں، ایک چھری تھی، وہ میرے پاس ہے۔''
''ٹھیک ہے۔'' جیک نے باہر جھانکا۔ ''بارش کا زور بھی ٹوٹ گیا ہے۔ آؤ باہر چلتے ہیں۔''
چلتے چلتے وہ مڑا۔ ''گارڈن سے ہم نظر رکھیں گے۔ کوئی چالاکی نہیں چلے گی۔ دس منٹ کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ اور اچھا فیصلہ کرو۔ جان چھوٹ جائے گی۔''
دونوں نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ تاہم کھڑکیوں کے شیشوں سے اندر سے باہر اور باہر سے اندر دیکھا جا سکتا تھا۔

☆☆☆

ان کے نکلتے ہی مارک نے گھڑی دیکھی پھر زخمی نگاہ سے جینی کو دیکھا۔ ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ ویزن ہارن پر وہ پہلے بھی موت کے سامنے مارک کی غیر موجودگی میں اظہارِ محبت کر چکی تھی۔
وہ کرسی سے اٹھی۔ مارک سمجھ گیا۔ بے اختیار اس کے بازو دراز ہو گئے اور وہ بچوں کی طرح اس کے فراخ سینے میں پناہ گزیں ہو گئی۔
''آئی ایم سوری ہنی۔ میں نے سوچا تھا کہ میں تمہاری مدد کرنے وہاں جا رہا ہوں۔ بابی کے لیے میں نے بندوبست کر دیا تھا۔'' مارک کی آواز بھرا گئی۔ ''اینڈ... اینڈ... آئی لو یو۔''
''می ٹو...'' جینی نے سر اٹھایا۔ مارک نے اس کی ستواں ناک کے ننھے سے سرخ تل کو ہونٹوں سے چھو کر نرمی سے الگ کر دیا۔ ''ہمارے پاس بہت کم وقت ہے۔ بابی کو دیکھو۔ رکو، کیا تمہیں معلوم ہے؟''
''نہیں، اور تمہیں؟''
''میں تو انہیں چکر دے رہا تھا۔''
''موت کے سامنے تم کب سے اتنے دلیر ہو گئے؟''
''کیا پہلے میں بزدل تھا؟''
''نہیں، پہلے تم الو کے پر تھے۔''
''ہاں، اچھا سنو، بابی کو معلوم ہے کہ سیکیورٹی باکس کہاں ہے؟''
''کیا مذاق ہے؟'' جینی نے اعتراض کیا۔
''میرا خیال ہے۔ جاؤ اس کے پاس۔ میں کوئی راہِ نجات تلاش کرتا ہوں۔ ورنہ ہم مارے جائیں گے۔ ڈسک ملے نہ ملے۔ دونوں صورتوں میں یہ بھیڑیے ہمیں نہیں چھوڑیں گے۔''
مارک نے کچن کا جائزہ لینا شروع کیا۔ مارک نے دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا سرخ سلنڈر دیکھا۔ مارک کی تمام حسیات پوری طرح بیدار تھیں۔ اس نے کھڑکی کے شیشے سے باہر گارڈن میں دیکھا۔ نک اپنے دوسرے ساتھی کے ہمراہ وہاں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ مارک کی زبان درازی نے اس کے اعتماد کو متزلزل کر دیا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے کھڑکی کے شیشے کے ذریعے کچن میں دیکھ رہا تھا۔
مارک نے دائیں جانب دروازے کو دیکھا اور آہستہ سے جینی کو آواز دی۔ وہ اشاروں میں بابی سے باتیں کر رہی تھی۔ ''جینی یہ دروازہ کدھر جاتا ہے؟''
''وہ پینٹری میں کھلتا ہے، ایگزٹ نہیں ہے۔'' ''کپ بورڈ'' ''سمجھو۔'' جینی نے بتایا۔
''تمہارے والدین گن رکھتے تھے؟''
''نہیں۔''
''جینی میرے والدین کا گھر یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میرے والد کے کمرے میں بیڈ کے ساتھ دراز میں اعشاریہ تین آٹھ کا ہوگا۔ اگر کسی نے اسے وہاں سے ہٹایا نہ ہو۔ گھر خالی ملے گا۔ اگر ہم کسی طرح وہاں تک پہنچ جائیں۔''
''ایک منٹ رکو، بابی کچھ بتا رہا تھا۔'' جینی، بابی کی طرف متوجہ ہو گئی۔ بابی کے ہاتھ تیزی سے ہل رہے تھے۔
مارک نے گھڑی دیکھی۔ اگر بابی کے متعلق اس کا اندازہ ٹھیک نکلا تو ان کے پاس کیا آپشن ہوگا۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔
''اسے پتا ہے مارک، بابی کو معلوم ہے۔'' جینی کی ہیجانی آواز میں حیرت تھی۔
''کیسے، کیا؟'' مارک چونک پڑا۔
''ایک دو منٹ رکو۔''

☆☆☆

''ڈیڈی کے غائب ہونے سے ایک ہفتہ پیشتر بابی کی آنکھ صبح تڑکے کھل گئی تھی۔ اس نے کوئی آواز سنی تھی۔ بابی نے اٹھ کر کھڑکی سے دیکھا۔ ڈیڈی کے ہاتھ میں دھاتی

باکس تھا اور وہ بوٹ ہاؤس کی جانب جا رہے تھے۔'' جینی، مارک کو بتا رہی تھی۔

''وہ باہر آئے تو ان کے ہاتھ میں سیاہ پلاسٹک کا بیگ تھا۔ جو نیلی رنگ کی نائلون کی رسی میں لپٹا ہوا تھا۔ بیگ خالی نہیں تھا۔ لگتا تھا کہ باکس کو بیگ میں رکھا گیا ہے۔ پھر وہ بورڈ واک کی سیڑھی کے ذریعے پانی میں اتر گئے۔''

مارک کا ایک ابرو اوپر چڑھ گیا۔ ''پانی کے سپرد کرنا تھا تو وہ باکس کے ساتھ کوئی وزنی چیز رکھ کر پھینک دیتے۔ بیگ لے کر سیڑھی کے ذریعے پانی میں اترنے کی ضرورت نہیں تھی۔''

''شاید وہ چھپاکے کی آواز دبانا چاہتے ہوں یا پھر بوٹ کھول کر آگے سمندر میں بیگ پھینکنا چاہتے ہوں۔''

''اس صورت میں کیا بوٹ کی آواز بلند نہیں ہوتی؟'' مارک نے اعتراض کیا۔

''بابی کا کہنا ہے کہ بوٹ استعمال نہیں ہوئی۔ چند منٹ بعد ڈیڈی باہر آ گئے تھے لیکن بیگ ان کے پاس نہیں تھا۔

''یہ ممکن نہیں کہ ڈیڈی ڈسک کی اہمیت سے آگاہ نہ ہوں۔ اگر ڈسک والا باکس بیگ میں تھا تو خیال غالب ہے کہ ڈسک کو محفوظ کیا گیا ہے۔''

جینی نے کھڑکی سے دیکھا کہ نک پاگل جانور کی طرح چکرا رہا تھا۔

''یعنی باکس بورڈ واک کے نیچے اب بھی کہیں موجود ہے؟''

''بابی نے جو بتایا ہے۔ منطق یہی کہتی ہے کہ ڈسک پانی میں کہیں باکس کے اندر محفوظ ہے۔ ضائع کرنے کے کئی طریقے تھے۔ گھر سے دور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا جاتا۔ تیزاب یا آگ کے ذریعے ناکارہ کیا جا سکتا تھا' وغیرہ وغیرہ۔''

''دو منٹ رہ گئے ہیں۔'' جینی کی آواز میں فکرمندی تھی۔

''میں نے ایک آئیڈیا تیار کیا ہے۔'' مارک نے سرگوشی کی۔ ''لیکن تم دونوں کو حرف بہ حرف اس پر عمل کرنا ہے۔ ہم ان کے خواب ملیامیٹ کر سکتے ہیں۔ کیا تم ناامید ہو؟''

''نہیں۔''

''دھیان سے سنو۔'' مارک نے تیزی سے اسے سمجھایا۔ جینی سر ہلاتی رہی۔ باہر سے قدموں کی آہٹ قریب آنے لگی۔ تیس سیکنڈ باقی تھے۔ بیس... دس... پانچ... دروازہ جارحانہ انداز میں کھولا گیا۔ جیک اور نک کڑے تیوروں کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ جیک نے آتے ہی پستول بابی کے سر سے لگا دیا۔

''تم لوگوں کا وقت ختم ہو گیا۔''

''کیا ارادہ ہے؟'' نک غرایا۔

''بابی... بابی کو کچھ یاد آ رہا ہے۔'' جینی نے لرزیدہ آواز میں خوف کی اداکاری کی۔

چند لمحے سکوت طاری رہا۔

جیک کے لبوں پر دھیرے دھیرے فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

☆☆☆

''تم نے بتایا ہے کہ بوٹ فشنگ کے لیے استعمال ہوئی تھی۔ سمندر میں سو گز آگے زیر آب مونگے کی چٹانیں ہیں۔ سو گز دور نشاندہی کے لیے ''مارکر'' لگائے گئے ہیں، جو پانی سے اوپر ابھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مارکرز سے آگے جانا خطرے سے خالی نہیں... تمہارے خیال میں باکس کھاڑی میں، ان رنگین مارکرز کے آس پاس کہیں موجود ہے۔'' جیک کھڑکی سے بوٹ اور سمندر کو دیکھ رہا تھا۔ پل پل بدلتا موسم پھر طوفانی صورت اختیار کر رہا تھا۔ رنگین مارکرز نظر نہیں آ رہے تھے بلکہ بوٹ ہاؤس سے آگے کا منظر بمشکل دس گز تک نگاہ کی رسائی میں تھا۔

جیک کے چہرے پر فرسٹریشن طاری تھی۔ ''وہ بابی کی جانب مڑا۔ ''کیا یہ سچ ہے؟''

بابی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اگر یہ جھوٹ ہوا تو میں تمہیں وہ رنگ دکھاؤں گا...'' اس نے بات ادھوری چھوڑ کر جینیفر کو گھورا اور اپنی جیکٹ اتار کر قمیص کے بٹن کھولنے لگا... اس نے قمیص اور ٹائی بھی اتار دی۔

مارک خاموش اور چوکس تھا۔ نک بھی الرٹ تھا۔ بالائی لباس اترنے کے بعد جیک کی گردن پر چھری کے زخم کا نشان نظر آیا۔ ''یاد ہے، یہ زخم کیسے لگا تھا؟ میری قسمت اچھی تھی کہ اس رات میں بچ گیا۔'' جیک کی آنکھوں میں خباثت ناچ رہی تھی۔

جیک کے لیے اپنی شدید نفرت کو چھپانے کی جینیفر نے کوئی کوشش نہیں کی۔ اچانک جیک نے اسے نظرانداز کیا اور کھڑکی کی جانب چلا گیا۔ ''کیا بوٹ صحیح حالت میں ہے؟''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ بوٹ کئی برس سے زیر استعمال نہیں آئی۔'' جینیفر نے جواب دیا۔

نک بولا۔ ''اس موسم میں تم بوٹ پر جاؤ گے؟''

اسے یقین نہیں آیا۔
''ہمارا دوست مارک جائے گا۔'' جیک نے پسٹل کو حرکت دیتے ہوئے مکاری سے کہا۔ ''لیکن ہمیں موافق موسم کا انتظار کرنا پڑے گا۔''
''تب تک ہم کیا کریں گے؟'' نک نے پوچھا۔
''انتظار۔ تاہم اس دوران میں تم مارک کے ساتھ بوٹ کی حالت زار کا جائزہ لو اور ڈیرن کو اندر بھیج دو۔ اگر ہمارا ہیرو کوئی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کرے تو گولی مار دینا۔''

☆☆☆

مارک کو چند منٹ میں ہی اندازہ ہو گیا کہ بوٹ ناکارہ حالت میں ہے۔ ٹینک میں اگرچہ تھوڑا سا فیول تھا۔ تاہم انجن سیز ہو چکا تھا۔ بوٹ کے تختے کئی جگہوں پر خستگی کا شکار تھے۔
''وقت کا زیاں ہے۔'' وہ بولا۔ ''پندرہ گز دور جانے سے پہلے ہی یہ تہ نشین ہو چکی ہوگی۔''
نک نے بورڈ پر لات ماری۔ اس کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا۔
''میرے پاس ایک تجویز ہے۔'' مارک نے کہا۔ ''ایک اچھی تجویز۔ اگر تم دماغ ٹھنڈا رکھو تو ہمارے درمیان ایک ڈیل ہو سکتی ہے۔''
''کیسی ڈیل؟''
''ہمیں محفوظ راستہ دو اور سیکیورٹی باکس خود رکھ لو۔''
''صاف صاف بکو۔ کیا مطلب ہے؟''
''ممکن ہے باکس اتنی دور مارکرز کے آس پاس نہ ہو بلکہ کہیں اور ہو۔''
''کہاں؟''
''بورڈ واک کے نیچے۔''
''کیا پہلے جھوٹ بولا تھا؟'' نک مشتعل ہو گیا۔
''نہیں۔'' مارک نے کہا۔ ''بابی بچہ ہے اور معذور ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ غلطی کر رہا ہے... باکس کو پراپرٹی سے دور رکھنا ہوتا تو اسے بہت دور لے جایا جا سکتا تھا۔ مطلب بذریعہ کار... مجھے ڈسک سے یا جیک سے کوئی غرض نہیں ہے۔ تمہیں معمولی پنشن پلان سے نفرت ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ جینیفر اور بابی کے ساتھ زندہ سلامت یہاں سے نکل جاؤں۔ تمہیں ڈسک کے ذریعے مال چاہیے۔ جیک کو ہٹا دو تو یہ مال دگنا ہو جائے گا۔ جیک کے ساتھ شیئر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔''
نک کی آنکھوں میں طمع کی چمک نظر آئی۔ ''دگنے کا مطلب پچاس ملین۔'' مارک نے دیکھا کہ وہ ہچکچاہٹ کا بھی شکار ہے۔ اس نے فوراً دوسرا وار کیا۔
''ایک آدمی کے لیے پچاس ملین ایک خزانہ ہے۔ جس سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ بظاہر ناممکن چیز بھی خریدی جا سکتی ہے... کیا تمہیں یقین ہے کہ جیک خود ایسا نہیں سوچ رہا ہوگا۔ ڈسک ہاتھ میں آتے ہی اگر اس نے تمہیں جنت میں... سوری جنت میں تمہاری جگہ نہیں ہے... اگر اس نے تمہیں سیدھا جہنم رسید کر دیا تو تم کیا کر لو گے... پچاس ملین سے بقایا زندگی کو جنت بنانے کا موقع تمہارے ہاتھ میں ہے۔ وہ اب تک اپنے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے ٹھکانے لگاتا آیا ہے۔ حتیٰ کہ کام نکلنے پر راستے میں اس نے گراہم اور فیلوز کو بھی گولی مار دی... تمہاری اس سے کون سی رشتے داری ہے۔ جیک کی رشتے داری صرف دولت سے ہے۔ تم آخری غلطی کے بہت قریب ہو۔''
''ایک طرف ارضی جنت، دوسری طرف آسمانی جہنم... پنشن پلان تک ہاتھ نہ آئے گا۔''
مارک خاموش ہو گیا۔ نک بری طرح الجھ گیا تھا۔ آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ مارک چالبازی کر رہا ہے یا نہیں، اس کی باتیں وزن سے خالی نہیں تھیں۔ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان نک کے ذہن میں سر اٹھا چکا تھا۔
''گراہم اور فیلوز کہاں ہیں؟''
''دونوں کی لاشیں لیموزین میں پڑی ہیں۔'' مارک اندر سے کافی مطمئن تھا۔ اس نے بھرپور نفسیاتی وار کیے تھے۔
''اگر باکس، بورڈ واک کے نیچے کہیں نہ ہوا تو؟''
''پھر بھی ہماری ڈیل اپنی جگہ پر ہوگی۔ میں مارکرز کے آس پاس تلاش کروں گا۔''
''لیکن بوٹ تو ناکارہ ہے؟''
''کوئی مسئلہ نہیں۔ تم جیک کو بتا دو، وہ کوئی بندوبست کر لے گا۔ وہ ڈسک کے لیے مرا جا رہا ہے۔ خود زندہ رہتے ہوئے دوسروں کو مارتا جا رہا ہے۔ اندر تمہارے دونوں ساتھی بھی بالآخر جہنم کی سیر پر نکل جائیں گے۔ صرف تم رہ جاؤ گے... آگے تم خود سمجھدار ہو۔''
''تمہاری زبان خوب چلتی ہے۔''
''تمہارے ساتھ تو میں نے مذاق کیا تھا۔ پولیس میں آنے سے پہلے میں اداکاری کرتا تھا۔''
''اب کیا کر رہے ہو؟''
''اب تو یہاں اکیلے میں تمام ڈرامے کا ڈراپ سین

سمجھا رہا ہوں۔ یقین نہ آئے تو جا کر ''لیمو'' چیک کرلو۔''

مارک کو تقریباً یقین ہو چلا تھا کہ اس نے نک کو ہموار کرلیا ہے۔ پچاس ملین کے ساتھ اس کے وزنی دلائل نے نک کے مکار ذہن کے سوئے ہوئے خلیے جگا دیے تھے۔

نک آنکھیں سکیڑ کر ہونٹ چبا رہا تھا۔ اس نے ایک بار پلٹ کر مکان کی جانب دیکھا۔

پھر نارنجی نائلون کی رسی مارک کی جانب اچھالی۔ ''دیکھتے ہیں۔'' وہ بولا۔ ''اسے کمر سے باندھو اور پانی میں اترو۔ نیچے کا رزلٹ معلوم ہو جائے پھر ڈیل کی بات کرتے ہیں۔''

☆☆☆

جینفر نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ مارک کو گئے ہوئے ٹھیک تین منٹ ہو گئے تھے۔ اس نے بابی کا ہاتھ دباتے ہوئے انگلیوں کی مدد سے اشارہ دیا۔ ''ریڈی؟''

بابی نے بھی انگلیوں کے ذریعے اشارہ دیا۔ ''ریڈی۔''

جیک نے کھڑکی سے پلٹ کر دیکھا۔ بابی ہاتھ چلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر کشیدگی تھی۔

''وہ کیا کر رہا ہے؟''

''اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ دوائی مانگ رہا ہے۔ دباؤ کی حالت میں اسے ضرورت پڑتی ہے۔'' جینی نے سمجھایا۔

''بھول جاؤ۔'' جیک نے سنگ دلی کا مظاہرہ کیا۔

''میرا بھائی مر بھی سکتا ہے، اگر گولیاں نہ ملیں۔ یاد رکھو اسی نے آخری بار باکس دیکھا تھا اور باکس ابھی تمہارے ہاتھ نہیں آیا۔''

''تو میں دوائی کہاں سے لاؤں؟'' جیک نے جھنجلا کر کہا۔

''میرے پاس ایک بوتل پڑی ہے، ایمرجنسی کے لیے میں ساتھ رکھتی ہوں۔''

''کہاں؟''

''گاڑی میں۔''

جیک نے پستول پتلون میں اڑسا۔ ''کوئی حماقت کرے تو اڑا دینا۔'' جیک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ باہر جاتے ہوئے اس نے دروازہ کافی زور سے بند کیا تھا۔

کچن میں اس وقت صرف ایک آدمی ڈین رہ گیا تھا۔ وہ کرسی کھینچ کر ان دونوں کے قریب جم گیا۔

معاً بابی نے ہلنا شروع کر دیا۔ اس کا جسم اکڑ رہا تھا، بل کھا رہا تھا۔ پھر گٹھڑی بن کر فرش پر لڑھک گیا۔ جینفر بدحواسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ ڈین کھڑا ہو گیا۔

''کیا ہوا اسے؟''

''سیزر (تشنج) شروع ہے۔ پلیز، پلیز مجھے ایک تولیا لا دو۔'' جینی گھبرائی ہوئی تھی۔

''لاتا ہوں۔'' ڈین نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

وہ سنک کی جانب گیا۔ یہ چانس لینے کا وقت تھا۔ وہ دونوں مارک کی ہدایات کے مطابق عمل کر رہے تھے۔ جینی نے پھرتی سے دیوار پر سے فائر سیلنڈر اتارا۔ ڈین تولیا لے کر جیسے ہی پلٹا، جینی نے نوزل کا رخ اس کے چہرے کی جانب کر کے فائرنگ ہینڈل دبایا۔

کچھ بھی نہیں ہوا۔

''اوہ گاڈ... بوکھلاہٹ میں وہ سیفٹی پن کھینچنا بھول گئی تھی۔ ڈین نے تولیا پھینک کر گن نکالی۔ جینی نے سرخ وزنی آلہ گھما کر اس کے جبڑے پر مارا۔ ڈین کے منہ سے تکلیف دہ غراہٹ بلند ہوئی۔ جبڑا پھٹ گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ وہ پشت کے بل نیچے گرا۔

ایک ہاتھ اس کا منہ پر تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اندھا دھند اس نے جینفر کو پکڑنے کی کوشش کی۔ دوسری مرتبہ جینی نے آگ بجھانے والا آہنی آلہ اس کے سر پر بجایا۔ ڈین ہاتھ پیر چلانے کے بجائے خواب غفلت میں چلا گیا۔

جینی اعصابی تناؤ کا شکار تھی اور ہانپ رہی تھی۔ ڈین کے ساکت ہونے پر اس کی سانس بحال ہونا شروع ہوئی۔

بابی نے اداکاری ختم کر دی۔ جینی نے ڈین کی گن اٹھالی۔

مارک نے جو سمجھایا تھا، بابی وہ کر تو گزرا لیکن اس کا چہرہ زرد تھا۔ وہ ڈپریس نظر آ رہا تھا۔ جینی نے اسے سمجھایا کہ ہم پریشانی افورڈ نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہمت سے کام لینا ہے۔ مارک بھی موجود ہے۔ ایک مرحلہ ہم نے کامیابی سے طے کرلیا ہے۔

''پلیز خود کو سنبھالو۔ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔''

جینی نے پینٹری کا دروازہ کھولا۔ اندر جگہ کم تھی۔ اطراف میں شیلف بنے تھے۔ اتنی جگہ بابی کے لیے کافی تھی۔

''تم کو پینٹری میں چھپے رہنا ہے۔ کسی صورت میں آواز مت نکالنا، نہ حرکت کرنا۔ پینٹری کے خلا میں فٹ ہونے کے لیے جینی نے اس کی مدد کی۔

''پلیز ڈرو نہیں۔ میں دروازہ بند کر رہی ہوں۔'' جینی نے جیک کے قدموں کی آہٹ سن لی تھی۔ اس نے

دروازہ بند کر دیا۔

جیک واپس آرہا تھا۔ ظاہر ہے اسے گاڑی میں کوئی دوا نہیں ملی تھی۔ جینی خود پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

☆☆☆

”یہ خطرناک ہوسکتا ہے۔“ مارک نے رسی کمر سے باندھ کر ایک سرا بورڈ واک کی سیڑھی کے ڈنڈے کے ساتھ کس دیا۔

نک نے ٹارچ مارک کو دے دی۔ گن اب بھی نک کے ہاتھ میں تھی۔ ٹارچ کے ساتھ گرپ کے لیے ڈوری کا حلقہ تھا۔ ”تم کر سکتے ہو، کچھ نکال کر لاؤ۔“

مارک نے ٹارچ کی ڈوری کا حلقہ کلائی میں ڈالا۔ اور سیڑھی اترنا شروع کی۔ چند سیڑھیاں اتر کر وہ رکا۔ لہر ٹکرا کر واپس گئی تو اس نے پھر اترنا شروع کیا۔ سیڑھی کے ساتویں ڈنڈے پر پہنچا تو لہر پھر بورڈ واک سے ٹکرائی۔ پانی برف کے مانند تھا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی پوری کوشش کی لیکن پھسل گیا۔ کمر کی رسی کے سہارے وہ پھر سیڑھی تک آگیا۔

دوسری بار سرد لہر نے اسے ٹکر ماری تو وہ سیڑھی پر جمع رہا اور مزید نیچے اتر گیا۔ وہ آہستہ آہستہ پانی میں ڈوبتا جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ زیادہ دیر تک برف آب کو برداشت نہیں کر سکتا۔ نیز اسے اپنا سر بھی سطح آب سے اوپر رکھنا تھا۔

اب وہ اتنا نیچے آگیا تھا کہ بورڈ واک کے نیچے بیم کے جال کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے سر بچاتے ہوئے ٹارچ کی روشنی میں چند بیم دیکھے۔ کچھ نہ تھا۔ پانی کی لہر نے بیم چھپا لیے تھے۔

مارک نے سر اٹھا کر ٹارچ آف کر دی۔ اس کا جسم کانپنا شروع ہوگیا تھا۔ آدھے سے زیادہ دھڑ سرد پانی میں تھا۔ لہر پسپا ہوئی تو اس نے نیچے ہو کر ٹارچ کی روشنی میں دوسرے رخ پر موجود بیموں کو جانچا۔ مگر کچھ نہ تھا۔ اس نے لہر آنے سے قبل پھرتی سے ٹارچ گھمائی۔ معاً اس کا دل زور سے دھڑکا۔ ایک کراس بیم کے ساتھ سیاہ رنگ کا بیگ بندھا ہوا تھا۔

لہر پلٹ چکی تھی۔ مارک واپس اوپر اٹھ گیا۔ بیگ کی موجودگی کے انکشاف نے وقتی طور پر سردی کا اثر کم کر دیا تھا۔ اس کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔

”کچھ ملا؟“ اسے نک کی چیخ سنائی دی۔

”ہاں، وہ نیچے موجود ہے لیکن میں زیادہ دیر پانی میں نہیں رہ سکتا۔ رسیاں کاٹنے کے لیے مجھے چھری چاہیے۔“

نک کے چہرے پر ہیجان تھا۔ اس نے جیب سے چھری نکال کر مارک کو پکڑائی۔ اس وقت مارک نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں ہوس زر کے علاوہ حیوانی چمک تھی۔ دوسرے ہاتھ میں پسٹل بدستور موجود تھا۔ مارک کی چھٹی حس نے شور مچایا کہ نک بیگ حاصل کرتے ہی پہلے اسے ختم کرے گا۔ اسے ڈیل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ مارک اینڈ کمپنی کو رعایت دیے بغیر بھی جیک کو ٹھکانے لگا سکتا تھا پھر جینی اس کے رحم و کرم پر ہوگی۔

”چھری حاصل کر کے کسی خوش فہمی میں مت رہنا... ڈیل ختم ہو جائے گی اور مارے جاؤ گے۔“ نک نے دھمکایا۔ مارک سمجھ رہا تھا کہ نک ڈیل کے بہانے اسے جھانسا دینے والا ہے۔ جینی اور بابی کی آس وہ خود تھا۔ اس کا ذہن برقی ٹرین کی رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ کچن میں ان دونوں نے کامیاب ڈراما کھیلا ہوگا۔

”بے فکر رہو... مجھے ایک دو منٹ پانی میں رہنا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے میں وہیں جم جاؤں...“

”نہیں، تم جینفر اور بابی کے لیے واپس آؤ گے۔“ نک نے کہا اور مارک نے زیرِ لب مزاج کے برخلاف اس کے حق میں گالی لڑھکائی۔

”کیا... کیا کہہ رہے ہو؟“

”واپس آؤں گا۔“ مارک نے بلند آواز میں کہا۔

☆☆☆

جینی دروازے کی آڑ میں ہوگئی۔ اس کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ گن اس نے مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں تھامی ہوئی تھی۔ مارک کے مطابق اسے سڑک پار کر کے مارک کے والدین کے گھر تک پہنچنا تھا۔

آہ یہ ماضی کا ری پلے... شکاری اور شکار وہی پرانے تھے، رات بھی طوفانی، عجب ستم ظریفی تھی۔ فرق اتنا تھا کہ اب جینی کے ہاتھ میں گن تھی۔

کچن کے دروازے کی ناب نے گھومنا شروع کیا۔ جینی کا اندازہ تھا کہ وہ اس مرتبہ بھاگ نہیں سکے گی۔ ایک ہی آپشن تھا کہ وہ جیک کو شوٹ کر دے۔ اس کا ہاتھ کانپا۔ کیا وہ یہ کام کر سکے گی؟

کیوں نہیں، وہ اس کی ماں کا قاتل اور باپ کی بربادی کا ذمے دار تھا۔ اس وقت مارک اور بابی سمیت اس کی جان بھی لینے کے لیے تیار تھا۔ اس کی اصل شکل سامنے تھی، عزائم شک و شبہے سے بالاتر تھے۔ وہ اس قابل تھا کہ اسے بار بار مارا جائے۔ زندہ کر کے پھر ہلاک کیا جائے لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔ یہ خیال محض شدید نفرت کا مظہر تھا۔ جیک

نے اس کی پوری فیملی تباہ کردی تھی۔
دروازہ کھل گیا۔ جیک نے اندر قدم رکھا۔ جینی اس کے سر کی پشت کو گھور رہی تھی۔ سیکنڈ کے کسی وقفے میں اس نے نشانہ لیا اور فائر کرتے وقت آنکھیں بند کرلیں۔
دھماکا ہوا۔ گونج ختم ہونے پر جینی نے آنکھیں کھولیں۔ جیک لڑکھڑاتا ہوا آگے گیا اور کچن کی ٹیبل سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اس کے چہرے پر شاک کے اثرات تھے لیکن وہ زندہ تھا۔ اس کا ایک ہاتھ گردن پر تھا۔ خون اس کی انگلیوں کے درمیان سے رس رہا تھا۔
بلا سوچے سمجھے جینی نے سر کا نشانہ لے کر دوسرا فائر کیا۔ گولی جیک کے ہاتھ کی انگلیوں کو زخمی کر کے نکلی۔ وہ چیخ اٹھا اور دروازے کی جانب لڑھکنا شروع کیا۔ تکلیف کی جگہ اس کے چہرے پر غصہ نظر آرہا تھا۔
جینی کو احساس ہوا کہ وہ محض اس کی گردن پر خراش ڈالنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ سنہری موقع اس کے اناڑی پن اور اعصاب زدگی کی نذر ہو رہا تھا۔
اچانک جیک نے کھڑے ہو کر پسٹل نکال لیا اور بلا تامل فائر کیا۔ تیسرا دھماکا کچن میں گونجا۔ وہ جینیفر کو مغلظات بک رہا تھا۔
گولی جینی کے بازو کو چھو کر گزری۔ اسے لگا جیسے بازو میں آگ کی لکیر کھینچ دی گئی ہو۔ گن اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ اسے اٹھانے کی مہلت نہیں تھی۔ یہ بھی خطرہ تھا کہ دھماکوں سے گھبرا کر بابی اپنی پوشیدگی کا راز فاش کر بیٹھے اور مارا جائے۔
جینی کے بدن میں بجلی بھر گئی۔ چانس اب بھی تھا۔ تاہم لمحوں کا کھیل تھا۔ وہ تیر کی طرح ہال وے سے گزر کر باہر نکل گئی۔ واپسی کا سوال نہیں تھا۔
ماضی خود کو دہرا رہا تھا۔ اسی طرح، دو سال پہلے کی طرح وہ بارش میں بھاگ رہی تھی اور آج بھی قاتل زخمی تھا۔ لان سے گزر کر وہ سڑک پر آگئی۔ جینی نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اس کے پھیپھڑوں میں آگ لگی تھی۔ وہ دیوانہ وار بھاگ رہی تھی۔ اس کا رخ مارک کے والدین کے مکان کی جانب تھا۔
جیک پیچھے تھا، تاہم اس کی رفتار تسلی بخش نہیں تھی۔ ماضی کی نسبت آج وہ زیادہ زخمی تھا اور مرتے مرتے بچا تھا۔

☆☆☆

مارک کو لگا کہ وہ ڈوب جائے گا۔ اس نے رسی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ اس کے منہ میں سرد نمکین پانی گھس گیا تھا۔ چھری کے ذریعے رسی کاٹ کر وہ اندر ہی اندر کسی اور طرف

نکل کر فرار نہیں ہوسکتا تھا۔ سرد پانی خون جمائے دے رہا تھا۔ نیز صرف اس کی زندگی کا سوال نہیں تھا۔

جیسے تیسے اس نے بیم سے بیگ کو الگ کیا۔ بیگ کچھ وزنی تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں چھری تھی۔ بیگ کو بازو کی مدد سے اس نے سینے سے لگایا ہوا تھا۔

وہ مختصر وقفہ اسے بہت طویل لگا۔ چاقو اس نے دانتوں میں دبالیا۔ ایک ہاتھ اور رسی کے سہارے وہ سیڑھی تک پہنچ گیا۔ ٹارچ وہ پہلے ہی چھوڑ چکا تھا۔ اس کے پاس چھری اور اندھیرے کا سہارا تھا تاہم حالت ابتر تھی۔ جبکہ نک کے پاس پسٹل اور توانائی تھی۔ مارک کا اندازہ تھا کہ نک کا پلّا بھاری ہے۔

اس نے آہستہ آہستہ سیڑھی چڑھنا شروع کی۔

''چاقو پھینک دو اور بیگ کو سنبھالو۔'' نک غرایا۔

اس کے پاس ایک پنسل ٹارچ تھی۔ مارک امید کر رہا تھا کہ بیگ دیکھ کر نک عالمِ ہیجان میں چھری کو نظرانداز کر دے گا۔ تاہم یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ وہ بورڈواک تک پہنچ گیا تھا۔ چھری اس نے نیچے گرادی۔ برفانی پانی نے اس کو نچوڑ لیا تھا۔ وہ گھٹنوں کے بل تختوں پر جھکا ہانپ رہا تھا۔

نک بیگ لینے کے لیے جھکا۔ عین اسی وقت کچن کی جانب دھماکے کی آواز آئی۔ دونوں ہی چونک اٹھے تھے۔ دوسرا اور پھر تیسرا دھماکا... نک ایک لمحے کے لیے اضطراری طور پر ٹھٹکا۔ مارک کے لیے یہ ایک قطعی غیر متوقع چانس تھا لیکن بہت معمولی وقفہ... اس نے جینی کا تصور کر کے ہمت مجتمع کی اور جھٹکے سے اوپر اٹھا۔ اس کا سر جھکے ہوئے نک کی ناک سے ٹکرایا۔ اگرچہ ٹکر میں زیادہ جان نہیں تھی تاہم ایک دو لمحات میں تین واقعات رونما ہوئے۔ فائرنگ کے دھماکے، مارک کی ٹکر سے وہ تیورا کر گرا۔ ٹارچ گری۔ لیکن پسٹل اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ ناک کی چوٹ نے چند لمحوں کے لیے اس کا دماغ سن کر دیا۔ مارک کو پتا تھا کہ یہ فیصلہ کن لمحات ہیں۔ زندگی گویا ریشمی دھاگے کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے اندازے سے دیوانہ وار چھری کے لیے ہاتھ چلایا۔ چھری کا دستہ اس کے ہاتھ سے ٹکرایا۔ قسمت کی خرابی، ہاتھ سے ٹکرا کر چھری پانی میں جا گری۔

مایوسی نے مارک پر حملہ کیا۔ نک کے حواس واپس آ رہے تھے۔ رسی اب بھی مارک کی کمر... سے بندھی تھی۔ اسے جینی کا خیال آیا۔ ساتھ ہی جسم میں برف سی دوڑ گئی۔ وہ اچھل کر نک پر جا گرا۔ بیگ ہلکا نہیں تھا اور پانی نے اس کا وزن اور بڑھا دیا تھا۔ سیاہ بیگ کا قبضہ ابھی بھی مارک کے پاس تھا۔ نک اٹھتے اٹھتے پھر لیٹ گیا۔ اس کی ناک سے خون رس رہا تھا۔ مارک کے لیے سب سے بڑا خطرہ نک کا پسٹل تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اپنی طاقت سے زیادہ ذہن پر انحصار کرنا ہے۔ نک کوئی نرم چارا نہیں تھا جبکہ سرد پانی نے مارک کے قدرتی جسمانی درجہ حرارت کو متاثر کیا تھا۔ اگر وہ کچھ دیر اور پانی میں رہتا تو چند منٹ بعد جان لیوا عمل کا آغاز ہو جاتا۔

مارک نے پہلے بوجھل سیاہ بیگ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر نک کے چہرے پر دے مارا۔ اس مرتبہ اس کے حلق سے تکلیف دہ کراہ خارج ہوئی۔ مارک نے بیگ کے چرمی فیتے کو اپنی کلائی میں لپیٹ لیا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے نک کی پسٹل والی کلائی کو پکڑ کر چوبی تختوں سے ٹکرایا۔

نک کی وحشیانہ غراہٹ بلند ہوئی۔ اس نے دوسرے ہاتھ کا گھونسا مارک کے جبڑے پر رسید کیا۔ گھونسا مارتے ہی وہ کراہ اٹھا۔ ضرب کی شدت نے مارک کو احساس دلایا کہ اس کے پاس قلیل وقت بچا ہے۔ وہ اپنی زوال شدہ توانائی کے ساتھ قاتل درندے کو قابو نہیں کر سکے گا۔ تاہم اس کا ذہن جسم سے زیادہ اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ اس نے نوٹ کر لیا کہ گھونسا مارتے ہی نک کیوں کراہ اٹھا تھا۔ یہ وہی اس کا زخمی بازو تھا۔

مارک نے پسٹل والی کلائی چھوڑے بغیر بیگ اندازے سے اس کے زخمی بازو پر دے مارا۔ نک پھر کراہ اٹھا۔ مارک نے اس کے بازو پر دوسری ضرب لگائی اور پسٹل والا ہاتھ تختوں سے پھر ٹکرایا۔ نک کی مزاحمت بڑھتی جا رہی تھی۔ دوسری... تیسری اور چوتھی ضرب کے بعد پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

خوفناک طوفانی رات میں مارک اپنے علاوہ دو اور انسانوں کے لیے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔ آسمان پر بادلوں کے ٹکراؤ کا سماعت شکن کڑاکا ہوا۔ تیز روشنی نے چند لمحات کے لیے ماحول کو منور کر دیا۔ مارک کی نظر نک کے چہرے پر پڑی۔ نک کی آنکھیں... وہ کسی انسان کی نہیں، جانور کی آنکھیں تھیں۔

مارک کی سانس پھولی ہوئی تھی۔ چھٹی حس نے کہا کہ اب نک کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ اس نے کلائی چھوڑ کر پسٹل اٹھانے کی کوشش کی۔ پسٹل کے بغیر اس کی موت یقینی تھی۔ کلائی آزاد ہوتے ہی نک کا بھرپور گھونسا، سینے پر سوار مارک کی کنپٹی سے ٹکرایا۔ اسے یوں لگا کہ بجلی آسمان پر نہیں اس کے دماغ میں چمکی ہے۔

مارک ایک طرف لڑھک گیا۔ مایوسی نے مارک کے ذہن پر یورش کی۔ اس نے سر جھٹک کر نگاہ صاف کی۔ نک قدموں پر کھڑا تھا۔ پنسل ٹارچ بجھ چکی تھی۔ برسات جاری تھی۔ تاہم کڑک چمک میں وقفہ آگیا تھا۔ لہٰذا تاریکی کے باعث نک فوراً پسٹل کو نہ دیکھ سکا۔

مارک کی عافیت اسی میں تھی کہ وہ نک سے لپٹنے کی کوشش نہ کرے اور نہ اسے پسٹل تک پہنچنے دے۔ اس نے ناکامی کی سوچ کا ہر در بند کردیا۔

آسمانی بجلی پھر چمکی۔ دونوں کی نظر پسٹل پر پڑی۔ نک نے جھک کر ہاتھ بڑھایا۔ عقب سے مارک نے اس کی تشریف پر لات جمائی۔ گرتے گرتے نک نے بوجھل گالی اچھالی اور حیرت انگیز پھرتی سے پلٹا۔ وہ پسٹل کو بھول کر سیدھا زمین بوس مارک پر آیا۔ مارک نے آخری بار بیگ گھما کر اس کے چہرے پر مارا پھر بیگ چھوڑ دیا۔ دونوں گتھم گتھا ہوچکے تھے۔ بیگ کو بطور ہتھیار استعمال کرنا ممکن نہیں تھا۔

مارک لمحہ بہ لمحہ کمزور پڑتا جارہا تھا۔ موقع ملتے ہی وہ نک کی ناک اور بازو کو نشانہ بناتا۔ تاہم اسے احساس ہوگیا تھا کہ وہ یہ جنگ ہارنے جارہا ہے۔ دونوں چوبی تختوں پر لڑھک رہے تھے۔ اچانک نک اسے چھوڑ کر ایک طرف ہوگیا۔ اس کا کریہہ قہقہہ بلند ہوا۔

”ہیرو، تجھے گولی نہیں ماروں گا۔“ وہ چیخا۔ مارک عالم حیرت میں بمشکل کھڑا ہوا۔ نک چند فٹ کے فاصلے پر پسٹل ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ تب مارک کو احساس ہوا کہ کمر سے بندھی رسی کا دوسرا سرا پانی میں جاتی سیڑھی کے ڈنڈے سے بندھا تھا۔ رسی کی لمبائی ختم ہوگئی تھی۔

”تو گولی کی آسان موت کا حق دار نہیں ہے۔“ وہ پھر بولا۔

”گولی چلادے، ورنہ بعد میں پچھتائے گا۔“

”تو بڑا زبان دراز ہے۔ سب کچھ ہار کر بھی ہذیان بک رہا ہے۔“

”یہ ہذیان نہیں، میرا یقین بول رہا ہے۔“

”یہ کیا ہوتا ہے؟“ نک نے مضحکہ اڑایا۔

”یہ وہ قوت ہے، جو تیرے جیسے شیطانوں کو خاک چٹاتی ہے۔“ مارک نے کہا۔

”خاک تو یہاں نہیں ہے، پانی بہت ہے۔ تو پانی پی۔“ یہ کہہ کر اچانک نک نے قدم بڑھا کر پھرتی سے لات چلائی۔ بھرپور ضرب مارک کے سینے پر پڑی۔

مارک نے سنبھلنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس کا ذہن جاگ رہا تھا۔ ایک پتا اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ رسی اب بھی اس کی کمر سے بندھی تھی۔ جس کا دوسرا سرا سیڑھی کے ڈنڈے سے منسلک تھا۔

لات کھا کر وہ سیدھا پُرشور متلاطم پانی میں جا گرا۔

منہ زور برفیلی لہروں نے اسے اپنی آغوش میں چھپالیا۔

☆☆☆

بارش کی بوچھاڑ جینی کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔ اس کی تمام تر قوت ٹانگوں میں سمٹ آئی تھی۔ گرج، چمک سے آسمان جیسے پھٹا جارہا تھا۔ وہ مطلوبہ مکان کے دروازے تک پہنچ گئی۔ سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔ پلٹ کے دیکھنے کی ہمت نہ تھی۔

مارک کی اطلاع کے مطابق اس نے گملے کے نیچے سے چابی برآمد کی۔ ہال وے میں آکر اس نے سوئچ آن کیا۔ چند لمحے کے لیے اچانک روشنی نے اس کی نگاہ کو متاثر کیا۔

وہ بلا جھجک سیڑھیاں طے کر کے بالائی منزل پر پہنچ گئی۔ یہاں نقشہ ”کوواینڈ“ کی رہائش سے مختلف تھا۔ چھ کمرے تھے اور ایک ہی قطار میں۔ جینی کو نہیں معلوم تھا کہ ماسٹر بیڈ کون سا ہے۔ اس نے پہلا دروازہ کھولا۔ یہ ماسٹر بیڈ نہیں تھا۔ دوسرا کھولا، یہ بھی نہیں... اس وقت اسے ہال وے میں آہٹ سنائی دی۔ جیک پہنچ گیا تھا۔

جینی اندھا دھند تیسرے کمرے میں داخل ہوگئی اور دروازہ بند کردیا لیکن سوئچ آن نہیں کیا۔ کھڑکی کے پردے پوری طرح برابر نہیں تھے۔ آسمانی بجلی کی چمک گاہے گاہے نگاہ کو رسائی دے رہی تھی۔ وہ ماسٹر بیڈروم ہی تھا۔ جینی نے فون بھی دیکھ لیا۔ اسے استعمال کرنے کا وقت نہیں تھا۔ آہٹیں اب سیڑھیوں پر تھیں۔ اسے گن حاصل کرنا تھی۔

چوبی رائٹنگ ٹیبل میں چھ درازیں تھیں۔ مارک کی اطلاع کے مطابق ان میں سے کسی میں گن ہونی چاہیے تھی۔ جینی نے کرسی ایک طرف کی اور پہلی دراز کھولی۔ وہ خالی تھی۔ اس سے متصل، اس نے دائیں دراز کھولی، خالی...

جیک کمروں تک پہنچ گیا تھا۔ جینی نے کسی کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ شاید وہ پہلے کمرے میں تھا۔ وہ دیوانہ وار درازوں کو کھنگال رہی تھی... یکے بعد دیگرے۔

اور پھر ماسٹر بیڈ کا دروازہ جھٹکے سے کھلا۔ ہال وے کی روشنی کا کچھ حصہ کمرے تک آگیا۔ دروازے کے فریم میں جیک کھڑا تھا۔

جینی پلٹ کر رائٹنگ ٹیبل کے ساتھ چپک گئی۔

جیک کے منہ سے مغلظات گٹر کی طرح بہہ رہی تھیں۔ جینی نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

"بابی کو کہاں چھپایا ہے؟" وہ آگے بڑھتا ہوا غرایا۔

جینی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جیک قدم بہ قدم قریب تر ہو رہا تھا۔

"وقت آگیا ہے کہ تمہیں سبق سکھایا جائے۔" وہ بولا۔ "بتاؤ کہاں ہے بابی؟" وہ جینی سے دو قدم دور تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر جینی کے رخسار کو چھوا۔ جینی نے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ دوسرا ہاتھ پشت پر دراز میں تھا۔ پتا نہیں وہ کون سی دراز تھی۔ دل ہی دل میں اس نے دعا مانگی اور ہاتھ دراز میں گھمایا۔

"حرکت مت کرو۔" جیک نے تنبیہ کی۔

دفعتاً جینی کا ہاتھ دراز میں کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ وہ نوک دار آہنی پیپر کٹر تھا۔

جیک کی سانسیں جینی کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔

"تم لطف اندوز ہوگی، کیا خیال ہے؟" اس کی مکروہ ہنسی کمرے میں گونجی۔

"جہنم میں جاؤ۔" جینی نے ترچھا ہو کر پیپر کٹر کا نوک دار تیز سرا پوری قوت سے جیک کے سینے میں اتار دیا۔ وہ پیچھے ہٹا، گن ہاتھ سے گر گئی۔ جیک کی آنکھوں میں وحشت تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر تھے۔

جینی نے لمحہ ضائع کیے بغیر گری ہوئی گن اٹھا کر نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اتنے قریب سے کوئی گولی ضائع نہیں ہوئی۔ پہلی گولی سینے میں... دوسری گولی بھی سینے میں جا گھسی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر پھسلا۔

جینی عالمِ اشتعال میں ٹریگر دباتی رہی۔ حتیٰ کہ گن خالی ہوگئی۔ جیک دیوار کے ساتھ گٹھڑی کی صورت میں پڑا تھا۔ اب خالی گن سے کلک کلک کی آواز آرہی تھی۔

وہ خود بھی گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی۔ اس کی ڈھول بجاتی دھڑکنیں معمول پر آرہی تھیں۔ اسے خیال آیا کہ طوفانی راتیں تو آتی جاتی رہیں گی لیکن اب وہ ڈراؤنا خواب کبھی اس کی نیند خراب نہیں کرے گا۔

دفعتاً سیڑھیوں پر آہٹ ابھری۔ جینی نے سر اٹھایا۔ آہٹیں قریب آگئیں پھر نک کی شکل نظر آئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں پسٹل تھا اور دوسرے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا بیگ۔

جینی نے گھبرا کر گن سیدھی کی اور ٹریگر دبایا۔ کلک... بدحواسی میں وہ بھول گئی تھی کہ تمام گولیاں تو وہ جیک کی نذر کر چکی تھی۔

نک کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے ایک نظر خون میں لت پت جیک پر ڈالی اور بولا۔

"بالآخر حصہ داری کا مسئلہ خود ہی ختم ہوگیا۔ اب میں اکیلا موسکایا سے سودے بازی کروں گا۔ کم از کم پچاس ملین..." پھر اس نے جینیفر کو دیکھا۔ "ہنی! تمہارے لیے میرا پروگرام تو کچھ اور تھا۔ تاہم اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔" اس نے پسٹل جینی کی طرف تانا...

دور سے کہیں سائرن کی آواز ابھری۔ نک ٹھٹکا۔ تاہم بہت دیر ہو چکی تھی۔ جینی نے آنکھیں بند کرلیں اور گولی کا انتظار کرنے لگی۔

بجلی زور سے کڑکی۔ یوں لگا کہ اسی مکان پر گری ہو۔ یہ نہایت زوردار کڑاکا تھا۔ بلا ارادہ جینی نے آنکھیں کھول دیں۔ نک کے عقب میں اسے ایک سایہ نظر آیا۔ وہ مارک تھا۔ بری طرح پانی میں شرابور۔ اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ پسٹل اس نے دونوں ہاتھوں میں سختی سے پکڑا ہوا تھا۔ زندگی اور توانائی صرف اس کی آنکھوں میں جھلک رہی تھی۔ جہاں فولادی عزم کے ساتھ شدید غصہ عیاں تھا۔

"او... ناکام اداکار۔" وہ چلایا۔ تاہم آواز چیخ سے مشابہ نہیں تھی۔

نک کو جیسے کرنٹ لگا۔ وہ تیزی سے پلٹا لیکن مارک فائر کر چکا تھا۔ گولی نک کی کھوپڑی میں اتر گئی۔ گرتے گرتے اس نے بمشکل چند سانسیں لی ہوں گی۔

مارک بھی ساتھ ہی گرا۔ پسٹل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل تھا۔

"مارک... ک... ک..." جینی تڑپ کر چلائی اور اس کی جانب لپکی۔

مارک کا سر جینی کی گود میں تھا۔ اس نے دیکھا کہ مارک کے ہونٹوں پر ہلکی نیلاہٹ تھی اور جسم برف بنا ہوا تھا۔ جینی کے گرم آنسو نیل زدہ ہونٹوں پر ٹپکے۔ مارک آنکھوں سے مسکرایا اور سرگوشی کی۔

"اور..."

"کیا اور...؟"

"آنسو۔"

سائرن کی آواز قریب پہنچ چکی تھی۔

☆☆☆

وہ قدرے ایک خوشگوار شام تھی۔ جینی بوٹ ہاؤس کے قریب، بورڈ واک پر پیر لٹکائے بیٹھی تھی۔ مارک بھی اس کے قریب بیٹھا تھا۔

مارک نے بمشکل چوبیس گھنٹے اسپتال میں گزارے تھے۔ وہ باقی کے واقعات جاننے کے لیے بے تاب تھا۔

جینی نے اسے بتایا کہ اس کے باہر جانے کے بعد کیا ہوا اور فائرنگ کیوں ہوئی... کس طرح وہ جیک کو نشانہ بنانے میں ناکام ہونے کے بعد وہاں سے بھاگ نکلی۔

''مجھے وہاں سے بھاگنا ہی تھا۔'' جینی نے مارک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ''سب سے بڑا خطرہ یہ تھا کہ فائرنگ سے گھبرا کر بابی اپنی کمین گاہ سے باہر نہ آجائے۔ جیک کی توجہ پوری طرح میری جانب تھی۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ بابی قریب ہی چھپا ہوا ہے۔'' وہ چپ ہو کر مارک کی سبزی مائل آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

''کیا دیکھ رہی ہو؟''

''تم الو کے پر نہیں ہو۔'' وہ بولی۔

''پہلے تو تھا۔'' وہ مسکرایا۔

''تم نے یہ سب کیسے کیا؟''

''نک بھول گیا تھا کہ میری کمر سے رسی بندھی تھی۔ میں نے اسے مستقل اشتعال میں رکھا۔ اس کی نفسیات میں اذیت پسندی شامل تھی۔ میں اسے گولی مارنے پر اکسا رہا تھا۔ اس نے اپنی فطرت کے مطابق ردِعمل پیش کیا اور مجھے پانی میں پھینک دیا۔''

''اگر وہ واقعی گولی چلا دیتا؟'' جینی نے لرز کر مارک کی گود میں سر رکھ دیا۔ وہ اوپر دیکھ رہی تھی اور مارک نیچے... اس کی نیلگوں آنکھوں میں۔

''نہیں وہ گولی نہیں چلاتا۔''

''کیوں؟''

''میرے پاس رسی کے علاوہ دوسری چیز بھی تھی۔'' مارک نے جینی کے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔

''وہ کیا؟''

''آخر میں بتاؤں گا۔ پہلے تمہارے دوسرے سوالات کے جواب سنا دوں۔'' مارک نے کہا۔ ''پانی میں گرنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ صورتِ حال اب بھی انتہائی مخدوش تھی۔ اگر میرے پاس وہ دوسری چیز نہ ہوتی تو رسی کے باوجود سرد طوفانی موجوں سے لڑنا میرے لیے ممکن نہ ہوتا۔ میری جسمانی حالت پہلے ہی ابتر تھی۔

''خیر میں کسی نہ کسی طرح وہاں سے نکل ہی آیا اور گرتا پڑتا اندر پہنچا... وہاں بابی خوف زدہ حالت میں تھا۔ وہ اپنی پناہ گاہ سے باہر آگیا تھا۔ ایک بندہ بے ہوش پڑا تھا۔ جسے تم نے زخمی کیا تھا۔ وہ کسی وقت بھی ہوش میں آجاتا۔ تمہارا گرایا ہوا پسٹل اٹھا کر اس کا دستہ دو بار اس کی کنپٹی پر رسید کیا۔ میرے ہاتھ پیر ٹھیک طرح کام نہیں کر رہے تھے۔ کم وقت میں مجھے زیادہ کام کرنا تھا۔ ''گاردا'' کے بارے میں، میں تمہیں اسپتال میں بتا چکا ہوں۔ بے ہوش آدمی سی آئی اے کا نہیں بلکہ کرائے کا ٹٹو تھا۔ اس کے لباس سے مجھے موبائل ملا۔ میں نے گاردا کو صورتِ حال سے آگاہ کر کے فوراً پہنچنے کا کہا۔

پھر کسی طرح بابی کو اشارے سے تسلی دی۔ اسے واپس بمشکل پینٹری میں چھپایا۔ صرف ایک کام رہ گیا تھا، اپنی جان بچانا۔''

''اپنی جان...؟''

''ایک ہی بات ہے۔ میرا مطلب تھا کہ تمہاری جان۔''

''اُلّو ہو۔'' جینی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

''نہیں۔ خادم ہوں۔'' مارک نے کہا۔ ''جیک اور نک کہیں دکھائی نہ دیے۔ میں جانتا تھا کہ تم کہاں ہو گی۔ شدید خطرے نے مجھے بدحواس کر دیا۔ مجھے کسی بھی صورت جلد از جلد تم تک پہنچنا تھا۔ تم تک پہنچنے کا مختصر فاصلہ جیسے پھیل کر بہت طویل ہو گیا تھا۔ وہ ''دوسری'' چیز ہی مجھے آگے بڑھا رہی تھی۔''

''کون سی چیز؟'' جینی کی آنکھوں میں بے قراری تھی۔

''آخر میں بتاؤں گا۔ بہر حال میں ایک سیکنڈ قبل پہنچ ہی گیا... باقی سب تمہیں معلوم ہے۔ گاردا خاصی فورس لے کر آیا تھا۔ اسے پتا تھا کہ بابی کہاں ہے۔ کرائے کے آدمی کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہ ہوش میں آگیا تھا۔ تاہم اسے کھسکنے کی مہلت نہیں ملی۔ اگرچہ بعد میں وہ بے کار ہی نکلا۔ گاردا نے بابی کو دوسری گاڑی کے ذریعے کالڈویل پہنچایا اور خود سیدھا یہاں آگیا۔ خواب ختم، کہانی ختم۔ اب خواب میں تم صرف مجھے دیکھو گی۔'' مارک نے جینی کی شفاف پیشانی پر انگلی سے دستک دی۔

''تم کیا گیری کوپر ہو؟''

''نہیں، میں مارک دی آؤل (اُلّو) ہوں۔'' مارک نے جواب دیا۔

''نہیں، تم اُلّو ہو نہ خادم ہو۔ تم شروع سے اونر ہو۔'' جینی نے اس کا ہاتھ پیشانی سے ہٹا کر ہونٹوں پر رکھ لیا۔

''کیسا اونر؟''

''انجان مت بنو۔ یہ بتاؤ کہ موسکا یا کا کیا بنے گا۔ کیا

ان کا خطرہ نابود ہوگیا؟"

"ڈسک اب "آرگنائزڈ کرائم ڈویژن" کی تحویل میں ہے۔ انہیں اپنے ہاتھ پیر بچانے کی پڑی ہوگی۔ اگر وہ ٹوٹ پھوٹ سے بچ بھی گئے تو انہیں امریکا سے اپنے معاملات سمیٹتے ہی بن پڑے گی۔" مارک نے جواب دیا۔

"مارک! میرا دل نہیں مانتا تھا کہ میرے والد ہمارے لیے شرمندگی کا باعث بنیں گے۔" جینی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ "میرے دل کی آواز سچی تھی۔" غم کے سائے نے اچانک حسن کی سوگوار تصویر کشی کی۔ مارک نے اس کا ہاتھ دبایا۔ "میں متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر پوری کوشش کروں گا کہ ان کی باڈی دریافت ہوجائے۔ تمہارے والد قابلِ احترام ہیں۔ قانون کے محافظوں نے ہی ہوسِ زر میں غداری کی اور عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔ تمہارے والد کی روح یقیناً خوش ہوگی۔"

"مارک، کیا یہ ممکن ہے؟"

"ہاں، کیوں نہیں۔ ووگل نے تمہیں بتایا تھا کہ لازار کے پاس تین بیگ تھے۔ تیسرے میں کپڑے تھے۔ رقم والے بیگ اس نے اپنے پاس رکھیں ہوں گے۔ خاصا امکان ہے کہ کپڑوں والا بیگ ووگل کے بھائی کے پاس تھا جس کی باڈی دریافت ہوئی۔ اس میں تمہارے والد کی اشیا بھی تھیں۔ لازار کا منصوبہ کیا تھا؟ وہ تم نک کے ذریعے سن چکی ہو لیکن اس کا طریقہ کار اندھیرے میں تھا۔ ناگہانی طوفان نے سب کچھ تتر بتر کردیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ جس مقام پر ووگل کا بھائی ہلاک ہوا تھا، وہ دونوں وہاں سے دور جا سکے ہوں گے۔ ووگل کی بات اور تھی اور وہ کچھ خوش قسمت بھی رہا کہ بچ نکلا۔ تاہم اس کا انجام افسوس ناک رہا۔ وہ ایسے انجام کا حق دار نہیں تھا۔"

"کیا مارٹی بھی کرائے کا آدمی تھا؟" جینی کو خیال آیا۔

"نہیں، وہ سی آئی اے کا آدمی تھا۔ تاہم جیک کے دونوں ساتھیوں فیلوز اور گراہم کی طرح اصل معاملات سے بے خبر تھا۔ وہ خود ہی منظر عام پر آگیا۔ اسے علم تھا کہ وہ بھاگ نہیں سکتا۔ جیک کا پارٹنر صرف نک تھا۔"

"مارک میں نادیا کو بھی بھول نہیں پاتی۔ موسکا یا کی ترجیحات بدل چکی ہیں، بقول تمہارے۔ تو اگر میں نادیا کو وفاقی گواہ بننے پر آمادہ کرلوں تو کیا تم اسے سزا سے بچانے میں مدد نہیں کرسکتے؟"

"خادم ہوں۔"

"تم باز نہیں آؤ گے۔ بائی دی وے موت کے سامنے جس طرح تم نے نک اور جیک کے ساتھ مکالمے بازی کی تھی، لاجواب تھی۔۔۔ نہ صرف ماحول بدل گیا تھا بلکہ مجھے نئی توانائی اور امید ملی تھی۔ کیا تم شروع سے اتنے دلیر تھے؟ کیا تم نے نفسیات بھی پڑھی ہے؟"

"نہیں، میں شروع سے گیدڑ کی ٹانگ تھا۔ اپنے ڈپارٹمنٹ میں جھک مارتا رہا۔ جہاں تک نفسیات پڑھنے کی بات ہے، میں تو تمہیں پڑھنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن تم نے کتاب ایسی بند کر کے رکھی تھی کہ بس ٹائٹل ہی پڑھ کر آہیں بھرتا رہتا تھا۔"

"اچھا بتاؤ نہ نادیا کے لیے کچھ کرو گے؟" وہ بچوں کی طرح ٹھنکی۔

"ایک شرط پر۔"

"کیا؟"

"اگر کسی مشکل میں پڑا تو میری وکیل تم ہوگی؟"

"صرف وکیل؟ چلو اچھا ہے۔ منظور ہے۔" جینی نے شرارت سے جملہ کسا۔

"کیا مطلب؟" مارک نے آنکھیں دکھائیں۔

"نکالوں گولڈرنگ؟"

"ہیرا لگا ہے اس میں؟"

"ہیرا تو تم خود ہو۔"

"بہت فری ہورہے ہو؟"

"ہائے۔۔۔ ے۔۔۔ ے۔۔۔ اب بھی کوئی کسر باقی ہے۔ کیا نخرا ہے، عشوہ ہے؟ ستم ہے؟ ادا ہے یا عادت ہے؟"

"ہاں ایک بات رہ گئی۔ وہ دوسری چیز کیا تھی تمہارے پاس، جب نک نے تمہیں پانی میں پھینکا؟"

"خوب یاد رکھا ہے۔" مارک نے کہا۔ "وہ چیز تمہاری تصویر تھی۔" وہ مسکرایا۔

"میری تصویر! تمہارے پاس؟" جینی نے بے اعتباری سے سوال کیا۔ "جھوٹ بول رہے ہو، دکھاؤ؟"

"شروع سے ہے، یہاں۔" مارک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سینے پر رکھ لیا۔

جینی نے عالمِ بے خودی میں مارک کے سینے میں منہ چھپالیا۔

نہ حرف ہے، نہ صَوت، نہ نغمہ۔۔۔ بس خامشی، سکوت اور ایک جلوۂ مستور۔

ناپختگیِ شوق تحلیل ہوئی، اندیشۂ باطل، باطل نہ رہا۔۔۔
ایک طلسم تھا اور دل، اِک جنبش میں پہلو سے نکل گیا۔

برفیلا جہنم

الاسکا کے برفیلے جہنم میں زندگی اور موت کا تصادم

زیر نشتر

ٹیس گریٹسن کے بہترین ناول کا انتخاب

مسافت گزیدہ

جان گلسٹریپ کا ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ناول

مایا جال

انٹرنیشنل بیسٹ سیلر گلین میڈ کی اٹالین مافیا پر ایک بہترین ناول
دو حصوں پر مشتمل